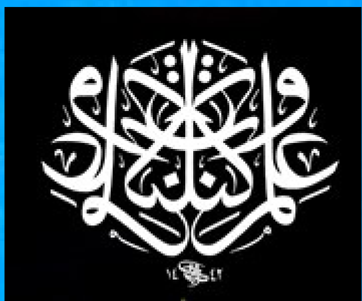


فرہنگِ اثر

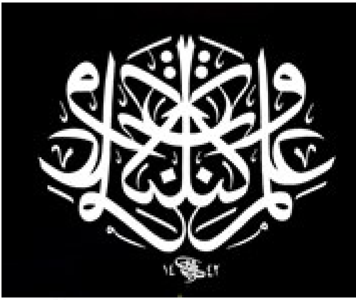
اثر لکھنوی

مقتدرہ قومی زبان © اسلام آباد



کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ

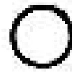
(جلد چہارم)



سلسلۂ مطبوعات

مقتدرہ : ۳۹۱

دارالتصنیف (طبع نو) : ۵۹



طبع اول : مارچ ۱۹۸۷ء

تعداد : ایک ہزار

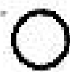
قیمت : ۷۵ روپیے

طابع : صفی صفدر ایسوسی ایٹس اسلام آباد
بوساطت نیا پیام پرنٹرز، لاہور

ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
(صدر نشین)

مقتدرہ قومی زبان، ۱۶۔ ڈی (غربی)

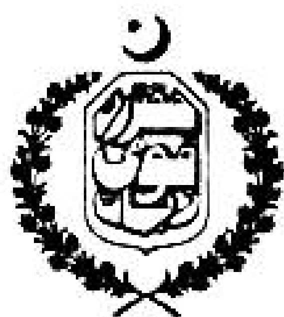
بلیو ایریا، الف ۶/۱، اسلام آباد



کتبِ لغت
کا
تحقیقی و لِسانی جائزہ

(جلدِ چہارم)

اثرؔ لکھنوی



مقتدرہ قومی زبان ۰ اِسلام آباد



عرضِ ناشر

کتبِ لغت کے تحقیقی جائزے کے سلسلے میں نواب مرزا جعفر علی خاں آثرؔ لکھنوی مرحوم پہلے ہی ایک کام کر چکے تھے۔ اس کے دو حصّے انھوں نے "فرہنگِ اثرؔ" کے نام سے شائع کرا دیے تھے۔ پہلے حصّے میں انھوں نے جلال لکھنوی کی کتاب "سرمایۂ زبانِ اردو" کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے۔ دوسرے حصّے میں نورالحسن نیّر کاکوروی کی "نوراللغات" کا تحقیقی اور لسانی جائزہ پیش کیا۔ اس حصّے میں بھی کہیں کہیں جلال لکھنوی کا ذکر آ گیا ہے۔ یہ دونوں حصّے جولائی ۱۹۶۱ء میں سرفراز قومی پریس لکھنؤ سے ایک ہی جلد میں شائع ہوئے تھے۔ آثرؔ لکھنوی کے داماد اور قانونی وارث جناب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) علی طباطبائی کی اجازت سے ان حصوں کی عکسی نقل شائع کی جا رہی ہے۔ متن میں اغلاط کی تصحیح، ترامیم اور اضافے کر دیے گئے ہیں۔

نواب آثرؔ لکھنوی مرحوم نے "نوراللغات" پر دوبارہ بھی کام کیا تھا اور جن الفاظ کی تحقیق پہلی جلد میں درج ہونے سے رہ گئی تھی، انھیں تیسرے حصّے کی صورت دے دی تھی۔ اسے بھی "کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ" کے سلسلے میں شائع کیا جا رہا ہے۔

عرضداشت

"سرمایۂ زبان اُردو" حضرت جلال لکھنوی کی بہت مشہور تالیف ہے۔ اسکے دیباچے میں انھوں نے کتاب کے مطالب پر اس طرح روشنی ڈالی ہے ۔

۱ - جملہ محاوروں اور کنایوں اور اصطلاحوں اور مثلوں کے معانی اور محل استعمال لکھ دیے ہیں اور بیشتر کے اسناد و نظائر کلام نظم شعرائے نامی و معتبر اہل زبان سے اخذ کرکے تحت میں معانی و مقامات استعمال درج کر دیے ۔

۲ - اس امر کا اظہار کر دیا کہ کون محاورہ عورتوں سے مختص ہے اور کون مرد و زن میں مشترک ہے ۔

۳ - محاورات خواص و محاورات عوام کے فرق سے بھی آگاہ کر دیا ۔ کتاب کا سال طبع ۱۳۰۵ھ ہے ۔

اول تو یہ ادعا کہ جملہ محاورے وغیرہ درج کر دیے ہیں مبالغے پر مبنی ہے ۔ مروجہ محاورات و ضرب الامثال کا عشر عشیر بھی کتاب میں شامل نہیں ہے ۔ علاوہ بریں کتاب کے مطالعے کے وقت محسوس ہوا کہ اُردو کے اکثر الفاظ و محاورات جو آج کل مستعمل ہیں وہ حضرت مؤلف کے تحریر کردہ محاوروں سے صورت یا معنی میں مختلف ہیں۔ بعض مواقع پر یہ بھی گمان ہوا کہ حضرت مؤلف سے شعر کا مطلب سمجھنے میں تسامح ہوا جس کی وجہ سے محاورے کا مفہوم بھی غلط ہو گیا مثلاً اندھا کنواں کے معنی چاہ تاریک لکھ کر سند میں بحر لکھنوی کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

اے انتظار جان مسافر نہ گر پڑے ۔۔۔ اندھے کنویں ہیں آنکھوں میں اپنے گڑھے نہیں

دوسرا شعر میر کا ہے ؎

نہ اک یعقوب رویا اس الم میں ۔۔۔ کنواں اندھا ہوا یوسف کے غم میں

حالانکہ اندھا کنواں چاہ تاریک نہیں بلکہ ایسا کنواں ہے جس کا پانی خشک ہو گیا ہو۔ بحر کے شعر میں اندھے کنویں ایسی آنکھیں ہیں جن کے آنسو شدت گریہ سے خشک ہو گئے ہیں۔ میر کے شعر میں کھلا کھلا اشارہ چاہ بے آب کی طرف ہے کیونکہ حضرت یوسف کے بھائیوں نے ان کو جس کنویں میں گرایا تھا اس میں حسن اتفاق سے پانی نہیں تھا۔ میں نے اپنی تائید میں رند لکھنوی کا شعر بھی نقل کر دیا ہے ؎

نہ دکھلایا کسی دن بوند بھر پانی پسینے نے ۔۔۔ ترا چاہِ ذقن اے جانِ جاں اندھا کنواں نکلا

اسی طرح حضرت مؤلف نے "اللہ کرے" کو کلمۂ دعائیہ لکھ کر مثال میں بحر کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

پھٹنے نہ دیا ایک بھی لالۂ حسرت پھول ۔۔۔ اللہ کرے خانۂ گلچیں میں پڑے پھول

پھول پڑنا آگ لگنا ہے یعنی خانۂ گلچیں میں آگ لگے لہٰذا خود شعر سے واضح ہوا کہ اللہ کرے بربنائے قیاس عبارت کلمۂ دعائیہ بھی ہے اور کوسنا بھی ہے ۔ مثلاً ایک عورت دوسری عورت کو دعا دیتی ہے اللہ کرے پوتوں پھلو دودھوں نہاؤ ۔ یا اللہ کرے تمھارا بُرا چیتنے والے غارت ہوں۔ ایسے لوگوں کو اس طرح کوستی ہے ۔

میں نے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے اُس کا مقصد زبان کی خدمت ہے اور صرف زبان کی خدمت۔

اثر لکھنوی

رہنمائے کتب

نام کتاب: کتب لغت کالسانی اور تحقیقی جائزہ (جلد چہارم اور پنجم) . فرہنگ اثر (۱۔۳)

مصنف: نواب جعفر علی خان اثر لکھنوی

صفحات: ۵۸۰+۲۶۸

ناشر: مقتدرہ قومی زبان۔اسلام آباد

سنہ اشاعت: ۱۹۹۲ء

تعارف نگار: عبدالمتین منیری۔بھٹکل۔کرناٹک

کتب لغت کے لسانی اور تحقیقی جائزے کے سلسلے کی یہ چوتھی اور پانچویں کتاب ہے،اور یہ جلال لکھنوی کی تحفہ سخنوراں یا سرمایہ زبان اردو اور نورالحسن نیر لکھنوی کی نوراللغات کے تعاقب میں نواب جعفر علی خان اثر لکھنوی کی فرہنگ اثر کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

اردو کتب لغت میں ایک اہم نام تحفہ سخنوران یا سرمایہ زبان اردو کا ہے،یہ پہلی مرتبہ آج سے (۱۴۰) سال قبل سنہ ۱۳۰۴ھ میں شائع ہوئی تھی،یہ حکیم سید ضامن جلال لکھنوی (۱۸۲۸ء۔۱۹۰۶ء) کی ترتیب کردہ لغت ہے،جلال زبان وادب کے ایک جید عالم تھے،آپ کے والد حکیم سید اصغر علی،داستان گوئی میں شہرت رکھتے تھے،اسی فن کی بدولت انہوں نے دربار رامپور میں بار پایا،طلسم ہوشربا کی آخری تین جلدوں کے مصنف احمد حسین قمر انہی اصغر علی کے شاگرد تھے،اس لحاظ سے جلال لکھنوی کا رامپور میں قیام بڑی اہمیت رکھتا ہے،آرزو لکھنوی کے مطابق "اس دوران آپ نے رامپور کے کتب خانے کی شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جو پڑھ نہ ڈالی ہو"۔جلال لکھنوی کے بقول آپ نے اپنی کتاب سرمایہ زبان اردو میں:

۱۔جملہ محاوروں اور کنایوں اور اصطلاحوں اور مثلوں کے معانی اور محل استعمال لکھ دئے ہیں،اور بیشتر کے اسناد و نظائر،کلام نظم شعرائے نامور و معتبر اردو زبان سے اخذ کر کے تحت میں معنی و مقامات استعمال درج کردئے ہیں۔

۲۔اس امر کا اظہار کردیا کہ کون محاورہ عورتوں سے مختص ہے اور کون مردوزن مین مشترک ہے۔

۲۔محاورات خواص و محاورات عوام کے فرق سے بھی آگاہ کردیا،

نواب جعفر علی خان اثر لکھنوی نے اس لغت کا محاسبہ اپنی کتاب فرہنگ اثر کے حصہ اول میں کیا ہے، ان کا اس لغت کے بارے میں کہنا ہے کہ:

اول تو یہ ادعا کہ جملہ محاورے وغیرہ درج کردئے گئے ہیں مبالغے پر مبنی ہیں۔ مروجہ محاورات وضرب الامثال کا عشر عشیر بھی کتاب میں شامل نہیں ہے، علاوہ بریں کتاب کے مطالعے کے وقت محسوس ہوا کہ اردو کے اکثر الفاظ ومحاورے جو آج کل مستعمل ہیں، وہ حضرت مولف کے تحریر کردہ محاوروں سے صورت یا معنی میں مختلف ہیں، بعض مواقع پر یہ بھی گمان ہوا کہ حضرت مولف سے شعر کا مطلب سمجھنے میں تسامح ہوا، جس کی وجہ سے محاورے کا مفہوم بھی غلط ہوگیا۔

کتاب کا دوسرا اور تیسرا حصہ اردو کی ایک اور لغت نوراللغات کے ناقدانہ جائزہ پر ہے۔ اس سلسلے میں مصنف کا کہنا ہے کہ "یہ ایسے الفاظ ومحاورات کا مجموعہ ہے جو نوراللغات میں درج نہیں، یا جن کے متعلق راقم الحروف کو حضرت مولف سے کسی قسم کا اختلاف ہے، بکثرت ایسے الفاظ کو نظر انداز کردیا گیا ہے جو غیر معروف ہیں، اور جن سے بحث کرنا مفید نہیں معلوم ہوا۔ فاضل مولف نے جو مہتم بالشان کام تنہا کمال مشقت ودیدہ ریزی وتجسس وتفحص سے سرانجام دیا، مستحق ہزار تحسین وآفرین ہے، میری خامہ فرسائی کو جسے کسی طرح مکمل نہیں کہا جاسکتا نوراللغات کا ضمیمہ تصور کرنا چاہئے، ہر چند برسوں کی محنت ہے"

نوراللغات کے مولف مولوی نورالحسن نیر کاکوروی، حسان الھند مولوی محسن کاکوروی کے بڑے صاحبزادے تھے، آپ کی وفات مئی ۱۹۳۶ کو ہوئی۔ جس زمانے میں آپ نے یہ لغت ترتیب دی اس زمانے میں فرہنگ آصفیہ کے علاوہ کوئی مستند اور کارآمد لغت شائع نہیں ہوا تھا۔۔۔نوراللغات کی ترتیب اور تدوین آپ کی تنہا کوششوں کا نتیجہ ہے۔۔۔اس کے لئے آپ نے وکالت چھوڑ دی اور مستقلا لکھنو آگئے، نوراللغات کی طباعت کے لئے اپنا ذاتی مطبع نیر پریس کے نام سے لکھنو میں قائم کیا تھا، نوراللغات کی چاروں جلدیں انتہائی مستند تسلیم کی گئیں۔۔۔اس سلسلے میں وارث سرہندی کا کہنا ہے کہ "فرہنگ آصفیہ اگر دہلوی دبستان لسانیات کے لئے موجب افتخار ہے تو نوراللغات لکھنوی دبستان لسانیات کے لئے باعث فخر ومباہات ہے"۔

جلال لکھنوی اور نیر کاکوروی کی غلطیوں کا محاسبہ کرنے کی جرات کرنے والی نواب جعفر علی خان اثر لکھنوی کی شخصیت اور ان کا مقام جاننے کے لئے آپ کی رحلت پر مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی مدیر معارف اعظم گڑھ کا شذرہ ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

افسوس ہے کہ ٦ جون کو نواب جعفر علی خاں اثر لکھنوی نے انتقال کیا، وہ اس دور کے استاد فن شاعر اور اردو زبان وادب کے نامور محقق تھے، اس کے جملہ متعلقات پر ان کی نظر بڑی گہری اور محققانہ تھی، اور اس میں ان کا قول سند کی حیثیت رکھتا تھا، ان کی ذات لکھنو کی تہذیب وشائستگی اور قدیم شرافت ووضعداری کا نمونہ تھی، ان کی زندگی کا بڑا حصہ سرکاری ملازمت میں گذرا، کلکٹری کے

عہدے سے ریٹائر ہوئے لیکن تصنیف و تالیف و تلاش و تحقیق کا مشغلہ ہمیشہ جاری رہا اور انھوں نے اردو زبان و ادب کے مختلف پہلوو ں پر محققانہ مضامین اور مستقل کتابیں لکھیں، ان کا سب سے بڑا کارنامہ فرہنگ اثر ہے جس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے، ان کی وفات سے اردو زبان کا ایک بڑا محقق اٹھ گیا، اور قدیم تہذیب کی ایک اہم یادگار مٹ گئی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

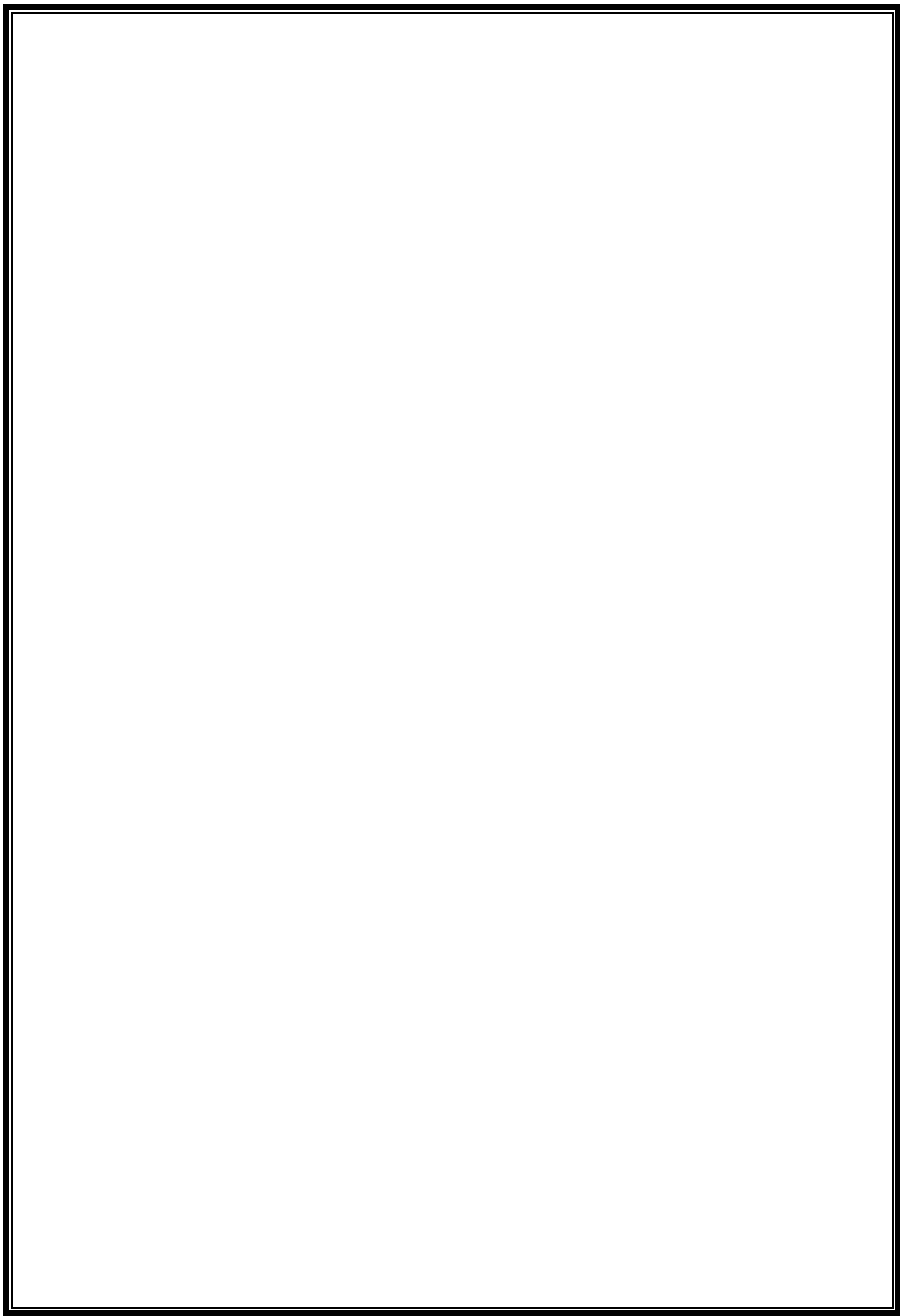
(''م''، جون ۱۹۶۷ء)

ہمارے مشفق پروفیسر رشید کوثر فاروقی مرحوم ترنگ میں ہوتے تو فرماتے کہ میں اپنے وقت میں اردو زبان کے سب سے مستند عالم کا شاگرد ہوں، وہ ہمیں فرہنگ اثر خاص طور پر پڑھنے کے لئے کہتے تھے، لیکن اس زمانے میں یہ کتب نایاب تھی، اور جیب میں بھی اسے خریدنے کی طاقت نہیں تھی۔

فرہنگ اثر کی تیسری جلد کے بارے میں ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتا ہے کہ [**صاحب نور اللغات مولوی نور الحسن نیر سے جہاں کوئی فرد گذاشت ہوئی ہے موصوف نے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے دل نشین انداز میں اس کی نشان دہی کی ہے۔ فرہنگ اثر اسی محاکمے اور زبان دانی کی روداد ہے۔ یہ ایک بڑا کام تھا جسے حضرت اثر لکھنوی کے قدو قامت کا عالم زبان ہی خلوص اور لگن کے ساتھ انجام دے سکتا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو فرہنگ اثر کی حیثیت نور اللغات کے ضمیمے یا تتمے کی ہے۔ کوئی بھی اہل علم اس لغت کے مطالعے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔**

فرہنگ اثر کا نمایاں وصف اس کا محققانہ دل نشین انداز بیان ہے۔ ہر بات کو سند اور دلیل کے ذریعے اعتبار کا درجہ دیا گیا ہے۔ تلفظ پر ان کی پوری توجہ مرکوز ہے۔ جا بجا بیگماتی لہجے، عام بول چال کے تلفظ اور لغوی تلفظ کے مقابلے میں فصحا کے محاورے کو ترجیح دی گئی ہے۔ فرہنگ اثر کا یہ وہ پہلو ہے جس سے اُردو کے اکثر لغات عاری ہیں]۔

فرہنگ اثر کی یہ جلدیں علم و کتاب ٹیلگرام چینل کی مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہیں۔



”فرہنگ اثر“

حصہ اوّل

جلال کی

”سرمایۂ زبان اُردو“

کا جائزہ

آثر لکھنوی

حرف الف

(ممدودہ)

آب آب ہونا - آب ہونا - کنایہ ہے شرمندہ اور منفعل ہونے سے - (ب) آب شدن - ناسخ ؎

خجلت دندان جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا

میر ؎

صید زبوں ہوں میرے اک قطرہ خوں نہ نکلا
خنجر تلے بسا ہیں خجلت سے آب ہو کر

عرض آثر - اُردو کا محاورہ آب آب ہونا ہے - آب ہونا فارسی آب شدن کا ترجمہ ہے جس طرح اُردو کے شعرائے قدیم نے فارسی کے اکثر محاوروں کا ترجمہ کیا ہے، آب ہونا ترجمے کی حد سے آگے بڑھ کر جزو زبان نہیں ہوا - اس کا ثبوت یہ ہے کہ نثر میں آب آب ہونا شرمندہ ہونے کے موقع پر بولیں گے نہ کہ آب ہونا -

آٹھ پہر - کنایہ ہے ایک شبانہ روز سے -

عرض آثر - عموماً بمعنی ہر وقت یا رات دن استعمال ہوتا ہے - مثلاً آٹھ پہر یہی دھیان رہتا ہے -

آج کل - کنایہ ہے اُس زمانے سے جو قریب تر گزرا ہو یا قریب تر آنے والا ہو - ناسخ ؎

فیض بہار عام یہی ہے تو آج کل
سنبل کی شاخ سا ہے مرا جسم زار زرد

عرض آثر - موجودہ زمانے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے مثلاً آج کل فصل خراب ہو رہی ہے غذا میں احتیاط چاہیے :

آتش ؎ شوق آرائش ہے اُس جان جہاں کو آج کل
لپٹی ہی رہتی ہے دامن سے کناری اندنوں

آدھا سیسی - آدھی سیسی - درد شقیقہ کو کہتے ہیں -

عرض آثر - یہ عوام کی زبان ہے - اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں - مستعمل آدھے سر کا درد ہے -

آڑھت - ساہوکاروں کے معتمد علیہ جگہ کو کہتے ہیں -

عرض آثر - ساہوکاروں کے معتمد علیہ کو آڑھتیا اور اُس کے پیشے کو آڑھت کہتے ہیں -

آس دینا - امیدوار کرنا -

عرض آثر - گویئے کو ساز پر سہارا دینا بھی آس دینا ہے - سوزخوان کے بازو (ہمراہ پڑھنے والے) بھی اُس کو آس دیتے ہیں -

آدھی کو چھوڑ کر ساری کو جانا - ایک مشہور مثل ہے - شیخ ابراہیم ذوق ؎

گر خدا دیوے قناعت، ماہ یک ہفتہ کی طرح
دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ انساں چھوڑ کر

عرض آثر - شعر ہی سے ظاہر ہے کہ مثل دوڑنا کے ساتھ ہے نہ کہ جانا کے ساتھ - "آدھی چھوڑ ساری کو دوڑنا" یعنی پہلا کو اور کر جز مثل نہیں

آک کا درخت - مدار کا درخت -

عرض آثر - یہ آک بکاف عربی ہے نہ کہ آگ بکاف فارسی - غلط کتابت کا شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے ماقبل آگ دینا اور اس کے مابعد آگ کھانا انگارے ہگنا درج ہے -

آگ لینے آنا - کنایہ ہے کہیں آ کر کسی کے جلد چلے جانے سے -

میر تقی ؎

جلد مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا   آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا

عرض آثر۔ میرؔ کے شعر میں لفظ جلد کی جگہ لفظ گرم ہے۔ گرم مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح محاورے کا لطف دوبالا ہو گیا۔

آگے خدا کا نام۔ اس جگہ بولتے ہیں کہ کسی شخص یا چیز پر کوئی فرد بشر یا کوئی چیز حسن و خوبی وغیرہ میں فوق نہ رکھتی ہو بجز ذات پروردگار کے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

مہر و مہ سے کم نہیں تو حسن میں   اے صنم آگے خدا کا نام ہے

عرض آثر۔ لفظ "ہے" جزو محاورہ ہے اسے شامل کرنا چاہیے تھا چنانچہ نقل کردہ شعر میں بھی موجود ہے۔

آمد۔ آمدنی۔ مداخل کو کہتے ہیں کہ ضد مخارج ہے۔

عرض آثر۔ دونوں کے محل استعمال میں نازک فرق ہے۔ آمدنی مستقل ہے اور آمد جو معین نہ کی جا سکے کبھی ہو کبھی نہ ہو۔

آنچل۔ کنارہ چادر اور دوشالے اور دوپٹے وغیرہ کا۔

عرض آثر۔ عورتوں کی زبان میں چھاتی (پستان) بھی آنچل ہے۔ آنچل پک جانا چھاتی میں زخم ہو جاتا ہے۔

آنکھ پھڑکنا۔ عبارت ہے اختلاج چشم سے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ دہنی آنکھ کے پھڑکنے سے کوئی خوشی اور بائیں آنکھ کے پھڑکنے سے کوئی رنج حاصل ہوتا ہے۔ صبا ؎

تقدیر شکل ہجر کی رکھتی ہے وصل میں
رہ رہ کے بائیں آنکھ پھڑکتی ہے وصل میں

عرض آثر۔ عورتوں میں معاملہ برعکس ہے۔ ان میں دہنی آنکھ کا پھڑکنا علامت رنج اور بائیں آنکھ کا پھڑکنا خوشی کا پیش خیمہ ہے۔ فسانۂ آزاد میں بیگم نے تو کل ہی کہہ دیا تھا کہ کوئی خوش خبری سننے میں آئے گی۔ میری بائیں آنکھ پرسوں سے پھڑک رہی تھی۔

آنکھ پھوٹی پیر گئی۔ ایک مثل ہے اس محل پر بولتے ہیں کہ کسی کا کوئی عزیز کسی رنج و صدمہ میں مبتلا ہو مگر اس کے سامنے نہ ہو۔

عرض آثر۔ میرے ذہن میں اس مثل کا مفہوم یہ ہے کہ بلا سے نقصان ہوا جھگڑا تو ختم ہوا، بنائے مخاصمت مٹ گئی۔ پیر (یائے معروف) بمعنی درد۔

آنکھ ٹیڑھی ہونا۔ کنایہ ہے کسی کی طرف بنگاہ کج دیکھنے سے۔ میر تقی ؎

ہم سے یہ انداز ادا شانہ کرنے کیا ضرور
آنکھ ٹیڑھی خم ہے ابرو طور کچھ بے طور ہے

جرأت ؎

کیا غضب ہے اس نے کی بس آنکھ بھوں ٹیڑھی واہیں
کچھ اشاروں میں کہا جب یار سے اغیار نے

عرض آثر۔ آنکھ ٹیڑھی ہونا نگاہ بدل جاتا ہے، اظہار ناپسندیدگی و آزردگی ہے خالی بنگاہ کج دیکھ لینا کہہ دینا کافی نہیں۔

آنکھ جھپکنا۔ نیچے دیکھنا۔ اور کنایہ ہے شرمندہ و محجوب ہونے سے۔

عرض آثر۔ یہ آنکھ جھکنا ہے، آنکھ چار نہ ہونا نہ کہ آنکھ جھپکنا (جھپکنا؟)

آنکھ چرانا۔ عبارت ہے چشم پوشی سے۔ رشک ؎

پھول آگے ترے پکڑتے ہیں کان   آنکھ نرگس اگر چراتی ہے

عرض آثر۔ آنکھ چرانا ندامت، شرمندگی یا اور کسی وجہ سے اوپر نہ دیکھنا۔ اغماض کرنا ہے چشم پوشی تو خطا پر باز پرس نہ کرنا۔ درگزر کرنا ہے چشم نمائی کی ضد۔

آنکھ کا تارا۔ کنایہ ہے روشنی چشم سے۔ بحر ؎

یار اگر اپنے ستارے کی نظر سیدھی ہے
سامنے آئے گا تو آنکھ کا تارا ہو کر

عرض آثر۔ آنکھ کا تارا ہونا مجازاً کسی کا عزیز و دلخواہ ہونا ہے، پیارا ہونا ہے۔

آنکھ کی پتلی۔ عبارت ہے سیاہی چشم سے۔

عرض آثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ کنایۃً کسی کا منظور نظر ہونا۔

آنکھ کی کیچڑ۔ چرک گوشۂ چشم۔

عرض آثر۔ کیچڑ عام طور پر مؤنث ہے مگر آنکھ کے ضمن میں مذکر بولا جاتا ہے

زندگی کی آنکھ میں سما پچھڑ آتا ہے نہ کہ آتی ہے ۔

آنکھ ڈالنا - عبارت ہے بار بار بنظر خواہش کسی طرف دیکھنے سے ۔

عرض آثر - یہ سرسری طور پر دیکھنا بھی ہے ۔ رند سے

وہ پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے اے یار شناسا تیرا

آنکھ کی سیل - کنایہ ہے شرم و مروت سے ۔

عرض آثر - محاورہ آنکھ میں سیل ہے نہ کہ آنکھ کی سیل ۔ (نا معلوم)

سیل نہیں تری آنکھوں میں ۔

آنکھوں کا جاتی رہنا - نابینا ہو جانا ۔

عرض آثر - یہ آنکھوں کا جاتا رہنا ہے نہ کہ جاتی رہنا ۔ لفظ کا نکال دیں تو بیشک آنکھیں جاتی رہنا بولیں گے ۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بیٹھنا - کنایہ ہے کسی کے نگران حال رہنے سے ۔

عرض آثر - جہاں تک مجھے علم ہے یہ کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں ۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا ڈھٹائی کرنا ہے وہ درج نہیں ۔ میرا شعر ہے

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے ہر بات کو جھٹلائے گا
توبہ کرو توبہ کرو وہ شوخ کیا شرمائے گا

نگران حال کا مفہوم آنکھوں کے سامنے رکھنا یا آنکھوں میں رکھنا سے ادا ہوتا ہے ۔ آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دینا تیر سے

آنکھوں ہی میں رہے ہو دل سے نہیں گئے ہو
حیران ہوں یہ شوخی آئی نہیں کہاں سے

آنکھیں پتھرانا - کنایہ ہے آنکھوں کے بے نور ہو جانے سے ۔ جرأت سے

کہیو اسے پیغامبر آنکھیں تو یاں پتھرا گئیں
جلد آ پہنچو ابھی ہم منتظر ہیں دیر سے

ذوق سے

پتھرا دیا جلووں نے ترے چشم صنم کو
چکرا دیا غمزے نے ترے طوف حرم کو

عرض آثر - آنکھیں پتھرانا شدید انتظار کے باعث آنکھوں کا جم جانا گردش نہ کرنا ہے ۔ بے نور ہو جانا لازم نہیں ۔

آنکھیں چھت سے اور چھت کو لگ جانا - کنایہ ہے حیرت زدہ اور دنگ رہ جانے سے ۔ جرأت سے

گرے یوں بستر غم پر کہ چھت سے لگ گئیں آنکھیں
نظر آیا تھا بہ رات ہم کو جلوہ بام پہ کس کا

مولف سے

مرے گھر کیوں نہ آیا وہ شب وعدہ یہ حیرت ہے
جو سوئے در لگیں تھیں اب وہ آنکھیں لگ گئیں چھت کو

عرض آثر - محاورے سے شدید انتظار اور ضعف و یاس کا اظہار ہوتا ہے نہ کہ حیرت زدہ اور دنگ رہ جانے کا ۔ وقت احتضار بھی آنکھیں چھت سے لگ جاتی ہیں ۔ شوق سے

ذکر کیا ہے کوئی حسرت سے ۔۔۔ اب تو آنکھیں بھی لگ گئیں چھت سے

آنکھوں میں رکھنا - عبارت ہے کسی کو آنکھوں کے سامنے رکھنے سے ۔

عرض آثر - اتنا اضافہ کرنا چاہیے " بہ رضا " ۔

آنکھوں میں سرسوں پھولنا - کنایہ ہے سرور نشہ شراب وغیرہ میں کسی کیفیت اور بہار کے نظر آنے سے ۔

عرض آثر - اس کا ایک مفہوم خوش ہونا بھی ہے ۔ نشہ کی قید نہیں ۔

آنکھوں کا چلنا - عبارت ہے جلد جلد آنکھوں کے گردش کرنے سے ۔

عرض آثر - جہاں تک مجھے علم ہے یہ کوئی محاورہ نہیں ۔ آنکھیں مٹکانا کہتے ہیں ۔ عورتوں کی زبان میں نین مٹکا (کا لفظ مشہور [illegible])

آنکھوں کا کھٹکنا - عبارت ہے درد چشم سے ۔

عرض آثر - فصیح آنکھوں میں کھٹک ہونا ۔

آنکھیں مانگنا - کنایہ ہے نور بصر کی جستجو اور نور بینائی ڈھونڈھنے سے ۔ بحر سے

تمہاری زلف نے کالوں کو کالے دن دکھائے ہیں
در روزن سے آنکھیں مانگتے بچھو نکلتے ہیں

عرض آثر - کنایہ ہے اتنا ضعیف و ناتواں ہونا ہے کہ بینائی میں فرق آ جائے اندھیرا چھا جائے ۔ اندھا اور نور بصر کی جستجو کوئی [illegible] ہیں ۔

آواز بھاری ہونا - عبارت ہے آواز کا گراں ہونا بسبب چیخنے کے۔

ناسخ ؎ نہ سنا پر نہ سنا کیا ہی گراں گوش ہیں گل
ہو گئی نالوں سے آواز عنا دل بھاری

عرض آثر - یہ ناسخ کے شعر کی بنا پر محاورے کے معنی محدود کئے گئے ہیں ورنہ آواز بھاری ہونے کے اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں مثلاً شدت گریہ، بے خوابی وغیرہ۔ تعشق ؎

آج کس پر رحم آیا کس پہ روتے ہیں حضور
بے نصیب دشمناں آواز بھاری آپ کی

آواز لگانا - کنایہ ہے نقیبوں کی نقابت سے اور گویوں کی اصطلاح میں آواز بلند کرنے سے گانے میں۔

عرض آثر - اس کے معنی اتنے محدود نہیں ہیں۔ فقیر بھی آواز لگاتے ہیں بھیک مانگنے میں۔ سودا بیچنے والے بھی آواز لگاتے ہیں۔ گویوں میں آواز بلند کرنا آواز لگانا نہیں بلکہ تان لینا ہے۔

آواز میں پتی لگنا - گویوں کی اصطلاح میں آواز کی ناصافی اور بدی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے (ع)

نقش گل گائے تو پتی لگ گئی آواز میں

عرض آثر - ہنگام بلوغ بھی آواز میں پتی لگنے کی ایسی کیفیت ہوتی ہے' کبھی آواز بھاری نکلتی ہے کبھی پتلی۔ بعض گویوں کی آواز میں پتی لگنا عیب کیسا حسن ہے۔ کلکتے کے پیارے صاحب کے گانے میں دلکشی کا راز یہی پتی لگنا تھا۔ پپیہے اور کوئل کی آواز میں بھی پتی لگتی ہے۔

ایک مرتبہ بھری برسات میں پپیہے کی "ٹیر" سن کر طبیعت میں غضب کا ہیجان برپا ہوا اور ایک مسلسل غزل کی صورت میں ظہور پذیر ہوا اس کے دو شعر یہ ہیں ؎

پپیہا ٹیرتا ہے کہہ کے "پیو، پیو" یہ پاپی اور بھی تڑپا رہا ہے
اُدھر آواز میں لگتی ہے پتی اِدھر دل ہے کہ بیٹھا جا رہا ہے

آنکھ جلنا - کنایہ ہے کسی کے غصہ و عتاب کی تاب نہ لانے سے۔ برق ؎

تجھ گرم یار دیکھی ہے کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہے

عرض آثر - آنکھ جلنا اس معنی میں میری نظر سے کہیں نہیں گزرا۔ آنکھیں جلنا (آنکھ جلنا نہیں) یعنی آنکھوں میں سوزش ہونا ہے جیسا کہ خود حضرت مؤلف نے ایک جگہ لکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بربنائے سہو کاتب وضع کیا گیا ہے برق نے آنکھ جھپکنا نظم کیا ہوگا: کب کسی سے یہ آنکھ جھپکتی ہے۔ یعنی نیچی نہیں ہو سکتی کیونکہ عتاب معشوق برداشت کر چکے ہیں۔

آواز کا پاٹ - گویوں کی اصطلاح میں آواز کی چوڑائی کو کہتے ہیں۔

عرض آثر - بیشتر اونچی آواز کو پاٹ دار آواز کہتے ہیں۔

آہر جاہر - لوگوں کی آمد و رفت کو کہتے ہیں۔

عرض آثر - اب یہ فقرہ سننے میں نہیں آتا۔ پہلے بھی عوام یا عورتوں کی زبان تھی۔ اس کا بدل ہے "آنا جانا لگا ہے" یا ایک قدم اندر ایک باہر۔

حرف الف (مقصورہ)

ا - ب

ابکے - تحتانی مجہول کے ساتھ - ایک کلمہ ہے کہ زمانۂ آئندہ کے لئے زبان پر لاتے ہیں - میر وزیر علی صبا سے

ضرور تربتِ مجنوں پہ گل چڑھاؤں گا
جو ابکے خیر سے فصلِ بہار میں گزری

عرض آثر - میرے نسخۂ دیوان صبا لکھنوی مطبوعہ محمدی پریس ۱۲۸۶ھ میں صاف صاف ابکی اسی شعر میں یائے معروف سے درج ہے۔ ابکی اور ابکے کا فرق درحقیقت لکھنؤ اور دہلی کے روزمرہ کا فرق ہے - لکھنؤ میں یائے معروف سے اور دہلی میں یائے مجہول سے بولتے ہیں - دہلی میں بھی پہلے یائے معروف ہی سے بولتے تھے میر سے

نکتہ دانان رفتہ کی نہ کہو — بات وہ ہے جو ہووے اب کی بات
اب تو چپ لگ گئی ہے حیرت سے — پھر کھلے گی زبان جب کی بات
کہتے ہیں پہلے تھا بتوں میں رحم — ہے خدا جانیے یہ کب کی بات

یا پہلی دے نگاہیں جن سے کہ چاہ نکلے
یا ابکی وہ ادائیں جو دل سے آہ نکلے

آتش سے
ذکر فقیر آگے اُس بُت کے بھولتا ہے
ابکی گرہ میں دوں گا زنار برہمن میں

ابر اٹھنا - ایک حرف سے آسمان پر آکر ابر کا دکھائی دینا۔
عرض آثر - بجز اشعار کے عام طور پر گھٹا اٹھنا۔ گھٹا چھانا بولتے ہیں۔

ا - پ

اپنی پڑ جانا - عبارت ہے کسی فکر و تردد میں مبتلا ہونے سے

مرزا عالیجاہ - شیدا سے

تلقین پڑھیں قبر پہ یا فاتحہ احباب — اپنی ہی پڑی ہے کہ کسی کی نہیں سنتے

عرض آثر - اول تو روزمرہ اپنی پڑنا ہے نہ کہ اپنی پڑ جانا - اور اس کا مطلب ہے دوسروں سے خالی الذہن ہو کر اپنے متعلق سوچنا نقل کردہ شعر کا بھی یہی مفہوم ہے -

اپنی گور اپنی منزل - ایک مثل ہے اُس جگہ کہتے ہیں کہ ذکر نیک اعمال اور بد اعمال کا درمیان میں آجائے - آتش سے

آسماں پر روح تن زیر زمیں کیونکر نہ جائے
اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل چاہیئے

عرض آثر - آتش کے شعر ہی سے ظاہر ہے روزمرہ اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل ہے نہ کہ اپنی گور اپنی منزل ہے -

اپنا دام کھوٹا تو پرکھنے والے کو کیا دوس - ایک مثل ہے اُس جگہ کہتے ہیں کہ کسی کے فرزند یا عزیز یا دوست بد وضع کو اُس کے سامنے بُرا کہے -

عرض آثر - میں نے مثل کو اس طرح سُنا ہے: "اپنے دام کھوٹے پرکھنے والے کو کیا دوش" دام کھوٹے زبان ہے نہ کہ دام کھوٹا۔ تو کا دخل مثل کی روانی میں روڑے اٹکا رہا تھا - مثل "پیسا" کے ساتھ بھی ہے - اپنا ہی پیسا کھوٹا ——

اپنے والی پر آجانا - کنایہ ہے اپنی بات کی پچ کرنے سے۔
عرض آثر - محاورے میں اپنے (یائے مجہول) کے بجائے اپنی (یائے معروف) سے ہے -

اپھرنا - کنایہ ہے تھوڑی سی دولت پر کمینوں کے غرور کرنے سے -
جرأت سے
کل تنگ جو دست تھا نہ دولت بچا سکا — سونے کا ایک کھا کے نوالا اپھر گیا

عرض آثر۔ میر کے شعر میں دولت بچا سکا نہیں دولت بچا سکا ہضم کر سکا ہے۔ ابھرنا کے دوسرے معنی پھولنا ہیں۔ مثلاً پیٹ ابھر گیا۔ پیٹ میں تنخ ہو گیا۔ اس کا اسم ابھار ہے۔

ا - ت

اُتو کرنا - سوا معنیٰ معروف کے کنایہ ہے کسی کے سراپا ضرب رسیدہ اور مجروح کرنے سے۔ میر ؎

وہ اُتو کش کا مجھی پر کیا ہے سرگرم جفا
مانے تلواروں کے اُس نے بہتوں کو اُتو کیا

عرض آثر۔ بعض لوگوں کی چال ایسی ہوتی ہے گویا اُچک رہے یا پُھدک رہے ہیں۔ اُن کے متعلق مذاق سے کہتے ہیں کہ زمین پر اُتو کر رہے ہیں۔

ا - ٹ

اٹکن مٹکن - ایک کھیل ہے کہ لڑکیاں آپس میں کھیلتی ہیں اور یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔

عرض آثر۔ صرف یہی کلمہ نہیں بلکہ اور بھی بہت کچھ کہتی ہیں۔ اٹکن مٹکن دہی چٹاخن دا اگلا جھولے بگلا جھولے ساون ماس کریلا پھولے۔

اٹھوانس - ہشت پہلو کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ اٹھوانس عامیانہ زبان ہے۔ اس کی جگہ ہشت پہل بولتے ہیں۔

اٹیرن کاوا - حلقہ باندھ کر گھوڑے کی گردش کرنے کی ایک صورت کا نام ہے۔

عرض آثر۔ صحیح نشست الفاظ کاوا اٹیرن ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ پہلے گھوڑے کو کاوے (گردش) پر لگاتے ہیں پھر اڑیا کے تیز کرتے ہیں۔ داغ ؎

سمند عمر رواں جب چلا تو تیز چلا   نہ کاوا ہے نہ اٹیرن نہ بیت کچھ بھی

ا - ج عربی و فارسی

اجیرن - ناگوار۔

عرض آثر۔ صحیح مفہوم لفظ دو عبارت ادا ہوتا ہے

اچھی طرح - ایک کلمہ ہے مزاج پرسی کا۔

عرض آثر۔ میر کا ایک نہایت شوخ شعر عطیۂ عسکری پروفیسر یوسف حسین موسوی سنائے بغیر دل نہیں مانتا ؎

دیکھ لیتا ہے وہ پہلے چار سو اچھی طرح
چپکے سے پھر پوچھتا ہے میر تو اچھی طرح

ا - خ

اَخ تھو - واؤ معروف کے ساتھ۔ ایک کلمہ ہے کہ کسی چیز سے طبیعت کے نفرت کرنے کے وقت زبان پر آتا ہے اور اشارہ ہے خانہ جنگوں کے باہم جنگ کرنے کا بھی۔

عرض آثر۔ زبانوں پر اَخ تھو الف ممدودہ سے ہے بو خرالذکر معنی سے میرے کان آشنا نہیں۔ یہ البتہ سنا ہے کہ شاہی زمانے میں کسی کو دیکھ کر کھنکارنے یا تھوکنے پر تلوار چل جاتی تھی۔ ممکن ہے کہ اس طرف اشارہ ہو۔ (از روئے لغت اَخ تھو ہی صحیح ہے۔ الف مقصورہ۔ آخ تھو کہنے سے حقارت و نفرت کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے)۔

ا - د

اودبدا کے کرنا - دانستہ شرارت سے کوئی کام کرنا۔

عرض آثر۔ اودبدا کا ایک مفہوم اچانک بھی ہے۔ مثلاً جس بات کو ڈرو وہی اودبدا کے ہوتی ہے۔

آدل بدل اور ادلا بدلا - عوض اور بدل کسی چیز کا کہ ایک چیز دیں اور دوسری چیز لیں۔

عرض آثر۔ ہم نے اس مفہوم کو ادل بدل تک محدود کر دیا ہے اور ادلا بدلا احسان یا عداوت کا عوض ہے۔

ادھن ۔ بروزن لگن ۔ وہ پانی جسے کھانا پکانے کے لئے دیگ میں ڈال کر گرم کریں۔

عرض آثر۔ اس لفظ کا استعمال مخصوص ہے اُس پانی کے لئے جو اناج (دال چاول وغیرہ) اُبالنے کے لئے گرم کریں۔ کنایۃً اگر ٹھنڈے پانی کے بدلے گرم پانی پینے کو ملے تو کہتے ہیں کہ ادھن پی رہے ہیں۔ سنسکرت میں اد۔ہن ہے۔ یہاں بھی رہی تحقیق و صناعت اردو کے ابتدائی معماروں کی اپنے کرشمے دکھا رہی ہے۔

اَدھر ۔ بروزن شرر۔ جو چیز وسط ہوا میں ہو۔

عرض آثر۔ سنسکرت میں لفظ اَدھر کے متعدد معنی ہیں وسط یا بیچ ہونٹ۔ نیز عورت کے اندام نہانی کے دونوں پٹے (labia minora and majora) اس رکیک مفہوم سے بچنے کو اُردو نے ادھر بمعنی ہونٹ قبول نہیں کیا۔ ادھر بمعنی وسط لے کر اسے ادھر (نصف دھڑ) سے بدل دیا۔ قافئے کا لحاظ رکھتے ہوئے شل نہ ادھر میں نہ اُدھر میں بیچ ادھر میں چاہئے تھی۔ مگر بیچ ادھڑ بولتے ہیں۔ کیسے نباض تھے اُردو کے ابتدائی معمار جن میں ہندو برابر کے سہیم و شریک تھے ورنہ سنسکرت کا نازک فرق مفاہیم کون قائم کرتا اسے اُردو میں چابکدستی سے داخل کرتا۔

ا - ر

اردلی ۔ امیروں کی سواری۔

عرض آثر۔ اب یہ لفظ بمعنی چپراسی استعمال ہوتا ہے انگریزی لفظ Orderly کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

ارے ۔ ایک کلمہ ہے کہ مرد حقیر کو اس سے خطاب کرتے ہیں۔

عرض آثر۔ کلمۂ استعجاب بھی ہے مثلاً ارے یہ کیا ہوگیا۔ زائد بھی آتا ہے مثلاً ارے کس جھگڑے میں پڑے ہو گھر میں آرام سے بیٹھو۔

ا - ڑ

اڑبڑ۔ راہ کی ناہمواری و نشیب و فراز کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ فیلن میں اڑبڑ کے معنی ناہموار سڑک اور بیہودہ گفتگو دونوں لکھے ہیں۔ پلیٹس نے صرف گفتگوئے لاطائل لکھے ہیں۔ دراصل یہ عوام کی زبان ہے، رائج ناہموار یا اونچا نیچا راستہ ہے۔

اڑگڑا ۔ وہ جگہ جہاں گھوڑوں کو دوڑانا سکھائیں تاکہ گھوڑے ہموار اور آراستہ (شائستہ؟) ہو جائیں۔

عرض آثر۔ اڑگڑا ایسی جگہ نہیں ہے بلکہ وہ پٹرا لگی چیز ہے جس میں نیا گھوڑا جوت کر گاڑی میں چلنے کے لئے نکالا جاتا ہے۔ اُس جگہ کو بھی اڑگڑا کہتے ہیں جہاں کرایہ کی گاڑیاں اور یکے تانگے رہتے ہیں اور اُن کے گھوڑے باندھے جاتے ہیں۔ ایک زمانے میں یہ فقرہ عام تھا "اڑگڑے سے گھسی لے آؤ"۔

اڑیار ۔ جس کا شیوہ دغابازی ہو۔ جرأت ؎

اپنے رتبے سے جو بڑھ بڑھ کے بہت بولتے ہیں
منھ کے بل اُن کو گراتا ہے اڑیار گھمنڈ

عرض آثر۔ اب یہ لفظ سننے میں نہیں آتا نہ میرے پاس جو کتب لغات ہیں اُن میں ملا۔ اب اس معنی میں اڑی باز مستعمل ہے۔ البتہ ایک صاحب نے بتایا کہ فرہنگ آصفیہ میں بھی اڑیار اس معنی میں درج ہے۔ فریبی۔ دغاباز۔

ا - ش

اش اش ۔ ایک کلمہ ہے کہ شادمانی اور وجد کے معنی پر بولا جاتا ہے اور یہ محاورہ اہل اُردو کا ہے۔ فارسی عربی میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ البتہ عربی میں اشاش بروزن تلاش شادمانی و وجد کردن کے معنی پر پایا جاتا ہے کما فی الصراح۔ پس کیا عجب ہے کہ یہی اس کی اصل ہو پس جو لوگ اس کلمہ کو بجائے دو الف دو عین مہملہ سے لکھتے ہیں

مؤلف نوحیداں کے نزدیک خطا پر ہیں۔

عرض آثر۔ جب یہ تسلیم ہے کہ یہ محاورہ اہل اُردو کا ہے، فارسی عربی میں کہیں نہیں پایا جاتا تو اُن کا مقررہ املا عش عش بھی قبول کیجئے کم سے کم اش اش بالکسر (بچوں کو پیشاب کرانے کی آواز) سے تلبیس بچانے کو اُردو بجائے خود ایک زبان ہے جس نے دوسری زبانوں کے الفاظ میں معلوم کیا کیا تصرفات کر ڈالے ہیں اُنھیں میں عش عش بھی ہے اس کو اش اش لکھنے پر کیوں مصر ہوئے بعض لغت نویسوں مثلاً پلیٹس نے اس کا استخراج خشاش سے کیا ہے، ماشاش بمعنی شادمانی و وجد کا بدل اُردو میں ہشاش بشاش ہے۔ اش اش اس وجہ سے بھی فضول ہو گیا۔

ا۔ص

اصیل۔ کفیل کے وزن پر۔ اچھے لوہے کی تلوار اور زن طباخہ و خدمتگذار۔

عرض آثر۔ اصیل صرف تلوار کی صفت نہیں۔ گھوڑا بھی اصیل ہوتا ہے، مرغ بھی اصیل ہوتا ہے۔ زن طباخہ و خدمتگزار کے معنی میں تنہا اصیل نہیں ماما اصیل بولتے ہیں۔

ا۔ک

اکّا۔۔۔ وہ نگینہ جو بازو پر باندھا جاتا ہے۔ برق سے

دوچنداں ہو گیا زور ہے عالم اس پری رو کا
گل خورشید ٹیکا ہے قمر اکّا ہے بازو کا

عرض آثر۔ بازو پر نگینہ نہیں باندھا جاتا زیور باندھا جاتا ہے جسے اکّا کہتے ہیں۔ یہ امر خود برق کے شعر سے ظاہر ہے۔

اک انگ۔ وہ شخص جس کا شیوہ یکجہتی و یک رنگی ہے اور چوب بازی کی بھی اک قسم کا نام ہے۔

عرض آثر۔ ایسے شخص کو یکرنگ کہتے ہیں نہ کہ اک رنگ۔ نیز اک انگ چوب بازی کی قسم نہیں۔ بلکہ اک انگ لڑنا بغیر سپر کی محافظت کے دشمن سے تیغ آزمائی کرنا ہے۔

اکڈال۔ چھری وغیرہ کہ پھل اور دستہ اس کا ایک پارۂ آہن سے بنا ہو۔ رشک سے

قد ہے بوٹا سا کمر ہے رگ برگ تصویر
کوئی تصویر سی اکڈال کٹاری رکھنا

عرض آثر۔ پارۂ آہن کی قید ضروری نہیں۔ کوئی چیز جس میں جوڑ نہ ہو بلکہ سلوتر ہو اک ڈال ہے۔ (اختر شاہ اودھ) سے

میز تیار ایک نور کی ہو پر سب اکڈال وہ بلور کی ہو

ا۔گ

اگری۔ تحتانی معروف کے ساتھ۔ بروزن سفری۔ اک رنگ کا نام ہے کہ اگر کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے (ف) عودی۔ سید محمد خاں رند سے

اگری کا ہے گماں شک ہے ملاگیری کا
رنگ لایا ہے دوپٹا ترا میلا ہو کر

تنبیہ۔ جو لوگ اگری بروزن سفری کو اگرئی بروزن اجنبی بولتے ہیں غلط بولتے ہیں کس واسطے کہ لفظ اگر ہے اگرہ نہیں ہے جو ہمزہ قبل تحتانی کے کسی حرف کے عوض آ گیا جو اگرئی سرمئی و نقرئی کے قیاس پر بولا جاتا ہے۔

عرض آثر۔ پہلے یہ امر تحقیق طلب ہے کہ اگر بمعنی خوشبودار لکڑی کس زبان کا لفظ ہے۔ حضرت جلال نے خود اس کا فارسی مرادف عودی تحریر کیا ہے یعنی اسے ہندی تسلیم کر لیا ہے اس کی تصدیق پلیٹس اور دوسری ڈکشنریوں یا کتب لغات سے بھی ہوتی ہے۔ اگر (ہ۔ی) کا ماخذ سنسکرت اگر ہے تینوں حروف متحرک۔ ہندی میں گ کو ساکن کر دیا نور اللغات میں البتہ تحریر ہے کہ صاحب برہان نے اسے فارسی قرار دیا ہے۔ جب اس لفظ کا فارسی ہونا ہی مشتبہ ہے اور ہندی ہونے کے قوی دلائل موجود ہیں تو اس میں فارسی کی یائے نسبتی کیوں لگائی جائے اور اگرئی بروزن اجنبی کو غلط قرار دیا جائے۔ کھانے کتھئی، اچھا سے چھپئی بن سکتے ہیں تو اگر سے اگرئی کیوں نہ بنے۔ فارسی قاعدے سے شکر (بفتح اول و دوم) سے

شکری (بفتح اول و دوم) بنا چاہیے مگر حضرت جلال کو تسلیم ہے کہ
تشکری (ایک قسم کی مٹھائی) میں حرف کاف ساکن ہے۔ موصوف کی
تحریر سے پایا جاتا ہے کہ سرمہ اور نقرہ سے سرمئی اور نقرئی اس طرح
بنے کہ ہائے ہوز کا بدل ہمزہ ہو گیا۔ چمپا سے چمپئی، کتھا سے کتھئی کے
بارے میں نہ معلوم کیا ارشاد ہوتا۔ اور سب جانے دیجئے کانوں کو
کیا اچھا معلوم ہوتا ہے اگرئی بروزن اجنبی یا اگری بروزن سفری
فیصلہ یقیناً اگرئی بروزن اجنبی کے حق میں ہوگا۔ ایک بات یہ بھی
ہے کہ تین متحرک حروف پے در پے آئیں تو حرف اوسط کو بعض صورتوں
میں ساکن کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ کانوں کو برا نہ معلوم ہو۔ ورنہ ست۔
تبسم اور خاتم دل۔ ست۔ متغزلین (بجائے تبسم اور خاتم المتغزلین)
سب کچھ جائز ہو جائے گا۔ انشا نے بھی دریائے لطافت میں اگرئی بروزن
اجنبی لکھا ہے۔ پڑی کا رنگ سبز یا اگرئی فیلن میں بھی صرف اگرئی
(بسکون گاف) درج ہے۔ (agrai)

ا - ل

الٹی مانگیں گلے میں ڈالنا - اپنی طرف جو کوئی کسی الزام کی
نسبت کرے تو وہ اس الزام کی اُس کی طرف نسبت کرنا۔

عرض آثر۔ یہی مطلب، الٹی آنتیں گلے پڑنا سے ادا ہوتا ہے اور
یہی زیادہ مستعمل ہے وہ درج نہیں۔

اللہ رے - تحتانی مجہول کے ساتھ۔ اک کلمہ ہے کہ کسی امر کی عظمت
اور بزرگی اور زیادتی اور افزونی کے اظہار کے واسطے لاتے ہیں...
اور اس کلمہ کو جو کسی امر مونث یا کسی عورت کی عظمت و بزرگی وغیرہ کے
اظہار کے واسطے لوگ یائے معروف سے بولتے ہیں مولف ہیچمداں کے
عندیہ میں غلط بولتے ہیں ایسے محل پر بھی یائے مجہول ہی سے بولنا چاہئے۔

عرض آثر۔ اول تو یہ ادعا ہی غلط ہے کہ اللہ رے سے فقط عظمت
و بزرگی و زیادتی و افزونی کا اظہار ہوتا ہے اس سے تحقیر، خفگی وغیرہ کا
بھی مفہوم ادا ہوتا ہے، مثلاً اللہ رے تیرا مسخرا پن۔ اللہ رے تیرے
دیدے کی صفائی وغیرہ۔

دوسرے جب لفظ رے میں تذکیر و تانیث موجود ہے اور خطاب
خدا سے نہیں ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مرد اور عورت سے خطاب یا تذکیر و
تانیث میں رے اور ری کا فرق ملحوظ نہ رکھا جائے۔ اگر مرد سے خطاب
میں ارے تو اتنی دیر سے کہاں تھا اور عورت سے خطاب میں اری تو کہاں
رہ گئی تھی بولنا جائز ہے تو عورت سے خطاب میں اللہ ری کھلنڈری
کیوں نہ کہیں۔ اللہ ری مُردار کو اللہ رے مُردار کہئے اور غور کیجئے۔

دراصل اللہ رے اور اللہ ری کا فرق دہلی اور لکھنؤ کے روزمرہ کا
فرق ہے۔ اسے قائم رکھئے۔

اللہ کرے - ایک طرح دعائیہ۔ جرأت ؎

جینے نہ دیا ایک مجھے لالہ جھڑے پھول
اللہ کرے خانہ گلچیں میں پڑے پھول

عرض آثر۔ صرف دعائیہ کلمہ نہیں کوسنا یا بددعا بھی ہے۔ سیاق
عبارت سے اس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ حضرت مولف کے
نقل کردہ شعر ہی میں بددعا یا کوسنا ہے کیونکہ اللہ کرے خانہ گلچیں
میں پڑے پھول کا مطلب ہے کہ خانہ گلچیں میں آگ لگے۔ حضرت
مولف نے خود بھی (پ) کی ردیف میں پھول پڑنا کے معنی شرارۂ
آتش کا کسی شے پر گرنا لکھے ہیں یعنی آگ لگنا۔ اور سند میں یہی شعر
جرأت کا لکھا۔ بعد ازاں پھول پڑنا لکھ کر مطلب لکھا ہے شرارۂ آتش کا
کسی شے پر گرنا۔

السیٹھ - فریب کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ اول تو اس کا املا السیٹ بغیر ہا ہے۔ دوسرے بیان کردہ
معنی بھی درست نہیں معلوم ہوتے۔ السیٹ جھگڑا، انجاڑ، بکھیڑا پن ہے،
ایک معنی دھاندلی کے بھی ہیں۔ اسے کھینچ تان کے فریب کہہ لیجئے۔

السنتے - غیر اور بیگانے۔

عرض آثر۔ صحیح مفہوم سنت خوردوں سے ادا ہوتا ہے۔ فصیح بفتح اول
بجائے بضم اول سمجھا جاتا ہے۔

المانغوپچی - ناکارہ چیزوں کو کہتے ہیں -
عرض آثر - صحیح املا الماغوچی بغیر نون کے ہے - علاوہ بریں الماغوچی واہیات خرافات، بیہودہ باتیں ہیں نہ کہ ناکارہ چیزیں یا ایسا شخص جس کی ذات میں فی ہو یا دوسرے کے مال میں تغلب تصرف کرے۔ (کرنا کے ساتھ)
الم غلم - اشیائے ناکارہ سے عبارت ہے -
عرض آثر - اس کا مصرف ناکارہ اشیائے خوردنی تک محدود ہے - الم غلم بلا بوغا جو کچھ پایا کھا گئے -
الھڑ - شخص ناتجربہ کار -
عرض آثر - زیادہ تر بھولی کمسن لڑکیوں اور سادہ مزاج عورتوں کے لئے بولتے ہیں - قلق ؎

پر انیل کمال ہے وہ سمن کمسنی کے سبب ہے الھڑپن
منشی درگا پرشاد - برق ؎
کمسن الھڑ حسین انیلی چوتھی کی دلھن نئی نویلی

ا - ن

انٹا چت - جو چت گر پڑے -
عرض آثر - یہ حالت نشے میں ہوتی ہے، لہٰذا معنی بیان کرنے میں لفظ نشہ اضافہ کرنا چاہئے تھا
انجر پنجر - آدمی کا عضو عضو اور ہر چیز کا جزو جزو -
عرض آثر - یہ انجر پنجر رائے حملہ سے ہے نہ کہ رائے ہندی سے پنجر۔ مثلاً انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے - (تھکنے کا مفہوم)
اندھا آئینہ - وہ آئینہ جس میں کچھ نہ دکھائی دے - ناسخ ؎

تو وہ یوسف ہے جو منہ تیرا نہ دیکھا ایک دن
صورت یعقوب آئینہ بھی اندھا ہو گیا

عرض آثر - اندھا آئینہ وہ ہے جس میں صورت صاف نہ دکھائی دے نہ کہ جس میں کچھ نہ دکھائی دے -

اندھا کنواں - کنایہ ہے چاہ تاریک سے - جرأت ؎

اے انتظار جان مسافر نہ گر پڑے
اندھے کنویں ہیں آنکھوں میں اپنے گڑھے نہیں

میر تقی ؎
نہ اک یعقوب رو یا اس الم میں
کنواں اندھا ہوا یوسف کے غم میں

عرض آثر - اندھا کنواں چاہ تاریک نہیں بلکہ ایسا کنواں ہے جس میں پانی نہ ہو - رند ؎

نہ دکھلایا کسی دن بوند بھر پانی پسینے نے
ترا چاہ ذقن اے جان جاں اندھا کنواں نکلا

ناسخ ؎

جتنے ہیں اندھے کنویں سوکھے ہی وہ دیکھے ہیں
خشک کوری میں بھی یاں دیدۂ خونبار نہیں

آتش ؎

حال پر اپنے کسی وقت تو کر چشم کو تر
ہے بھرا اندھا وہ کنواں جس میں نہیں پانی ہے

اندھیارا اور اندھیرا - تاریکی کو کہتے ہیں، لیکن فی زمانہ اندھیرا مستعمل ہے اور اندھیارا متروک الاستعمال ہے -
عرض آثر - ایک حد تک یہ فیصلہ درست ہے مگر میں اندھیارا کو متروک قرار دینے کے خلاف ہوں - دونوں کو رکھئے اور موقع موقع سے استعمال کیجئے - میں اس بدعت کا مرتکب ہوا ہوں ؎

پاؤں میں چھالے راہ میں کانٹے آنکھ تلے اندھیارا ہے
ڈوبتے دل کی آس نہ توڑو ہار کے تم کو پکارا ہے

اندھا دُھند - دوسرا حرف نون غنہ - کنایہ ہے حاکم و والی شہر کی غفلت سے رعایا کے ساتھ -
عرض آثر - دوسرا ہی نہیں پہلا نون بھی غنہ ہے - ان - دھا دُھند کوئی نہیں بولتا -
انڈے لڑانا - قمار بازی کی ایک قسم ہے کہ باہم انڈے لڑاتے ہیں

اور جیت ہار ہوتی ہے۔

عرض آثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ کنایۃً بیہودہ شغلوں میں وقت ضائع کرنا۔

انگنا ہینا۔ عورتوں کے محاورے میں حمل کے آٹھویں مہینے سے عبارت ہے۔

عرض آثر۔ صحیح بکسر سوم ہے مگر عورتیں بالفتح بولتی ہیں اور یہی فصیح ہے۔

انمل۔ وہ چیز جو کسی سے میل نہ رکھتی ہو۔

عرض آثر۔ یہ تنہا مستعمل نہیں۔ انمل بے جوڑ کہتے ہیں۔ تنہا استعمال کرنا ہو تو بے میل کہیں گے۔

انیلا۔ ناآزمودہ کار۔

عرض آثر۔ مرد کے لئے انیلا (بفتح اول و دوم) عورت کے لئے انیلی +

ا ۔ و

اوبلنا۔ سوائے معنی معروف کے کنایہ ہے جو کچھ کہ دل میں اُسکے زبان پر لانے سے بھی۔

عرض آثر۔ یہ اُبلنا نہیں اُبل پڑنا ہے۔

اوپ۔ واو مجہول کے ساتھ چمک کو کہتے ہیں (ف) تاب۔ بحر ؎

کیا ضیائے حسن ہے جھمکا ثریا ہو گیا
اوپ کانوں سے ہوئی ایسی گہر اختر بنے

عرض آثر۔ اوپ یعنی چمک اب متروک ہے۔ اس کا بدل جوت یا جھوٹ ہے۔

اوپچی۔ واو مجہول کے ساتھ وہ شخص جو تمام سلاح جنگ سے آراستہ ہو۔

عرض آثر۔ اب بغیر واو بضم اول بولتے ہیں۔

اوتارا۔ مردمان کشتی کا لب دریا اُترنا اور تصدق کو بھی کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ جادو کا بھی اُتارا (رد) ہوتا ہے۔ میرا شعر ہے ؎

اُن آنکھوں نے سیکھا نہ جانے کہاں وہ جادو کہ جس کا اُتارا نہیں

ویستی ہونا۔ کسی کام پر متوجہ و مستعد ہونا۔ سودا ؎

سکو صف قشوں پہ خزاں آئی جس گھڑی
ہو کر اُتارے کھیت میداں میں کارزار

عرض آثر۔ اب اُتارو بولتے سُنا ہے۔ کتب لغات میں اُتارے بھی درج ہے۔

اُٹھ بیٹھ۔ نشستن و برخاستن کا ترجمہ ہے اور ایک قسم کی تعذیر (تعزیر؟) سے عبارت ہے جیسے کہ معلم اور ادیب خطا وار لڑکوں کو اُٹھ بیٹھ کرواتے ہیں۔

عرض آثر۔ بچوں کی تادیب کو اُٹھا بیٹھی کہتے ہیں۔ بچہ بقرہ مرتبہ اپنے کان پکڑ کر اُٹھتا بیٹھتا ہے۔

اُداسی۔ سوا معنی معروف کے اس لفظ کا کسی رنگ کے شوخ نہ ہونے پر اور شمع و چراغ کی روشنی کی بے رونقی پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

عرض آثر۔ اُداسی فقیروں کی ایک جماعت کو بھی کہتے ہیں میرا شعر ہے ؎

حسرتیں دل سے یوں جا رہی ہیں جیسے غول اُداسی فقیروں کا جائے

اُڑان گھائی۔ کنایہ ہے فریب دینے سے۔ جرأت ؎

اُس نے اُڑان گھائی باتوں ہی میں بتائی
پرواز کے تصدق اس گفتگو کے صدقے

عرض آثر۔ اب اڑن گھائی (بغیر اضافۂ الف قبل نون) بولتے ہیں۔ بصیغۂ جمع اُڑن گھائیاں بتانا بھی ہے۔

اُڑ چلنا۔ کنایہ ہے شان و شوکت دکھانے سے۔ بحر ؎

کبھی جو زیب بدن جامۂ زری ہو جائے
یہ اڑ چلو کہ پری کو بھی بے پری ہو جائے

عرض آثر۔ عام طور پر محاورے کا مفہوم حد اعتدال سے قدم باہر رکھنا ہے کسی کا مصرع ہے۔ ع اُڑ چلے ہوتے گر پر ہوتے۔

اشغلا چھوڑنا۔ کوئی سخن فساد انگیز کہہ کر دو آدمیوں کو آپس میں لڑوا دینا۔

عرض آثر۔ بعض بیگمات لکھنؤ اسے اشقلا چھوڑنا بولتی ہیں (ق بجائے غ) میرے نزدیک تو لفظ کی لطافت بڑھ گئی۔

اُگلنا ... (۲) کسی سے کسی بات کی شکایت کرنا۔

عرض آثر۔ اُگلنا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ اس جگہ اُلنا دینا رائج ہے۔ اُگلنا کے ایک معنی جرم کا اقرار کرنا اور مال مسروقہ کا پتہ بتانا ہیں وہ درج نہیں۔

اولا ہونا۔ واو مجہول اور لام ساکن کے ساتھ۔ آب گرم کے ڈالنے سے پوست انسان کا یا حیوان کا گوشت سے جدا ہو جانا۔

عرض آثر۔ پان میں چونا زیادہ ہونے سے منہ کٹنے کو بھی اولا ہونا کہتے ہیں۔

الٹی ٹانگیں گلے میں ڈالنا۔ اپنی طرف جو کوئی کسی الزام کی نسبت کرنے کو ہو اُس کی طرف اُس الزام کو نسبت کرنا۔

عرض آثر۔ عموماً اُلٹی آنتیں گلے پڑنا بولتے ہیں۔

اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ ایک مثل ہے اُس شخص پر کہتے ہیں کہ ایسی کوئی شے پائے کہ لائق اُس کے نہ ہو۔ اسیر ؎

کھا گیا ہے فائدہ تجھ کو فلک   اونٹ کے منہ کا میں زیرہ ہو گیا

عرض آثر۔ خود نقل کردہ شعر سے واضح ہے کہ صحیح محاورہ اونٹ کے منہ کا زیرہ ہے نہ کہ اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ محاورہ لفظ "کو" کے ساتھ بھی ہے، اونٹ کے منہ کو زیرہ۔

اُنگلی کرنا۔ کنایہ ہے کسی کو پوشیدہ آزار دینے سے۔

عرض آثر۔ یہ اُنگل بید کرنا ہے۔ اُنگلی کرنا تو ایک فحش فقرہ ہے۔

اوہی۔ ایک کلمہ ہے عورتوں کے محاورے میں کہ ناز و غمزہ وغیرہ کے وقت بولتی ہیں۔

عرض آثر۔ بیگمات اوہی نہیں بلکہ اوئی یا دوئی بولتی ہیں بجز ایک فقرے کے: "کیا آپا اوہی لگائی ہے"۔ کم سے کم اوہی کے ساتھ اوئی اور دوئی بھی لکھنا چاہئے تھا۔

ا - ہ

اہلے گہلے پھرنا۔ عورتوں کی زبان میں عبارت ہے ناز کرتے پھرنے سے۔

عرض آثر۔ اس میں خوشی اور بے فکری کا مفہوم شامل ہے۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

نشے میں اپنے شباب کے مست   پھرتا تھا اہلا گہلا پانی

ا - ے

ایک در بند ہزار در کھلے۔ ایک مثل ہے اُس جگہ کہتے ہیں کہ کسی کے حصول مطلب کی امید کسی مقام سے منقطع ہو جائے۔

عرض آثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہئے، اور دل کو یوں تسکین دے کہ دیگر ذرائع نکل آئیں گے۔

ایک دم میں ہزار دم۔ ایک کلمہ ہے کہ امید زندگی کے مقام پر بولتے ہیں۔ جرأت ؎

جو درد ہجر بتاں سے ترے لبوں پہ دم ہے تو کیا الم ہے
خدا کو کر اپنے یاد جرأت کہ ایک دم میں ہزار دم ہے

عرض آثر۔ عام طور پر محاورہ اس طرح ہے: "ایک دم میں ہزار دم ہوں"۔ دعا جس کا مطلب ہے کہ آل اولاد میں اضافہ ہو۔ پروار ہٹے۔

ایک سر ہزار سودا۔ ایک مثل ہے اُس شخص پر کہتے ہیں جو بہت سی فکروں میں (مبتلا) ہو۔ میر تقی ؎

دل میں پھرتے ہیں خال و خط و زلف   مجھ کو یک سر ہزار سودا ہے

عرض آثر۔ میر کے شعر ہی سے ظاہر ہے کہ مثل میں یک سر ہے نہ کہ ایک سر۔ فارسی کا فقرہ ہے جس کے ساتھ ایک استعمال نہیں ہو سکتا۔

اینڈ کر چلنا۔ عبارت ہے ناز و تکبر کی چال سے۔

عرض آثر۔ اینڈ کر چلنا تن کر چلنا اکڑنا ہے۔ ورزش کرنے والے بھی اینڈ کر چلتے ہیں لازم نہیں کہ مغرور ہوں۔

ایتر۔ کم ظرف آدمی کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ یہ اترانے سے ہے۔ لہذا صحیح مفہوم گھمنڈی یا چھچھورا ادا ہوتا ہے۔ مثل بھی ہے: ایتر کے گھر تیتر باہر رکھوں کہ بھیتر۔

حرف باے عربی

ب - ا

بات گرہ میں باندھنا - کنایہ ہے کسی کے سخن تشنیع کے یاد رکھنے سے - تجر ؎

کلام تلخ بھی شیریں لبوں سے سن اے تجر
گرہ میں باندھ نہ بات ان کی نیشکر کی طرح

عرض آثر - بات گرہ میں باندھنا بات یاد رکھنا ہے، تلخ ہو یا شیریں - اس کو سخن تشنیع تک محدود کرنے کے جواز کی کوئی شکل نہیں۔

بات کہنے میں کوئی کام کرنا - کنایہ ہے جلد جلد کام کرنے سے - جرأت ؎

بات کہنے میں وہ کیونکر نہ جلا ے مردے
اُس کی جو بات ہے جرأت وہ ہے اعجاز کے ساتھ

عرض آثر - بات کہتے کوئی کام کرنا بھی ہے - تیر ؎

حق تو سب کچھ ہی ہے تو ناحق بول   بات کہتے سر کٹا منصور کا

؎ بات کہتے جی کا جانا ہو گیا   مرنا عاشق کا بہانا ہو گیا

باتیں بنانا - کنایہ ہے یاوہ گوئی سے -

عرض آثر - باتیں بنانا چکنی چپڑی دل وہ لینے والی باتیں کرنا ہے، جھوٹی سہی - میرا شعر ہے ؎

باتیں بناتا رہا، شوق بڑھاتا رہا
لے گیا دل بیوفا حیلہ و تدبیر سے

باتیں چھانٹنا - کنایہ ہے طنز آمیز باتیں کرنے سے -

عرض آثر - یہ تعلی آمیز گفتگو بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا ودون کی لینا ہے نہ کہ طنز آمیز باتیں کرنا -

بارہ باٹ - خراب اور آوارہ سے کنایہ ہے - ذوق دہلوی (رباعی) ؎

دل اپنا غم دہر سے کر تو نہ اُچاٹ   جس طرح کٹیں روز مصیبت کے کاٹ
لے ذوق فلک آپ ہے بارہ حصے   سودا ہو نہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ

عرض آثر - آخری مصرع بالکل مسخ ہے - پاٹ کی جگہ باٹ (راستہ موحدہ) چاہیے - سودا ہو نہ کیوں کی جگہ سودا ہوں نہ کیوں (دو معنی کھلنا) پورا مصرع یوں پڑھئے:

سودا ہوں نہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ

باٹ بمعنی راستہ ہے شرک نہ کہ پاٹ بمعنی حصہ - فرہنگ شفق میں یہی رباعی پاٹ کی جگہ باٹ کے ساتھ درج ہے - آدمی آوارہ و سرگشتہ جب ہوگا جب راستے مختلف ہوں نہ کہ مختلف حصے ہوں -

باڑہ - زر خیرات جو فقیروں کو تقسیم کیا جاتا ہے -

عرض آثر - باڑہ وہ زر خیرات ہے جو ہندوؤں میں شادی کے موقع پر تقسیم کیا جاتا ہے - عام خیرات نہیں - اس کا اظہار ضروری تھا علاوہ بریں باڑا بمعنی خیرات عامیانہ زبان ہے - اس طرف کوئی اشارہ نہیں -

بازار کی مٹھائی - کنایہ ہے اُس چیز سے جو ہر ایک کو دستیاب ہو - چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

یار کا بوسۂ لب شیریں   اب تو بازار کی مٹھائی ہے

عرض آثر - ہر چیز نہیں بازار کی مٹھائی سے کسبی یا رنڈی مراد ہوتی ہے - انشا نے بھی دریائے لطافت میں اس کے معنی کسبی لکھے ہیں - مثل بھی ہے، بازار کی مٹھائی جس نے پائی اُس نے کھائی -

بازی دینا - سوا ہاری ہوئی بازی کے دے دینے کے فریب دینے کو بھی کہتے ہیں -

عرض آثر۔ بازی دینا مات دینا، بازی جیتنا ہے نہ کہ ہارنا۔ اس کے معنی فریب دینا بہت مشتبہ اور سند کے محتاج ہیں۔

باچھیں کھل جانا۔ کنایہ ہے ہنس دینے سے۔

عرض آثر۔ باچھیں کھل جانا کنایہ ہے خوش ہونے سے۔

باہر ہونا۔ کنایہ ہے کسی کے حکم کی تعمیل نہ کرنے سے۔ رشک ؎

خط سے تجکو ننگ آتا ہے تو لکھنا چھوڑ دوں
میں کسی عنوان تیرے حکم سے باہر نہیں

عرض آثر۔ یہ ہمیشہ بطور نفی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ رشک کے شعر میں بھی یہی پہلو ہے حکم سے باہر نہیں۔

بازی کھانا۔ فریب کھانا۔

عرض آثر۔ بازی کھانا بازی ہارنا ہے۔ یعنی فریب کھانا سند کا محتاج ہے۔

باگ لینا اور باگ اٹھانا۔ کنایہ ہے اسپ تازی سے۔ جرأت ؎

طی کرنی ہے یہ گرم زمیں اور تو جرأت
کر توسن فکر اپنے کو تو باگ اٹھا گرم

برق ؎

باگ لے آنکھیں لگی ہیں خلق کی نذرِ قدم
دیدۂ عاشق کی پتلی ہر سم توسن میں ہے

عرض آثر۔ میں حیران ہوں کہ کیا سمجھوں اور کیا لکھوں۔ سوار توسن کی باگ لیتا اور باگ اٹھاتا ہے اور حضرت جلال باگ کو اسپ تازی بنائے دیتے ہیں!

بالا۔ سوا طفل کے عورتوں کے اک زیور گوش کو بھی کہتے ہیں اور سید سالار مسعود کا بھی نام رکھ لیا ہے۔ چنانچہ جرأت دونوں معنوں کی سند میں کہتا ہے ؎

یہ ہیں چھڑیوں کے لوگ ان کو جھپک کھلاتے بالے کی
گئے تم بالے بالے شے مجھے درگاہ بالے کی

عرض آثر۔ شعر میں بھی بالے نظم ہے (بالے میاں) سید سالار مسعود کا نام بالے سے۔ بالا کیونکر ہو گیا۔

بال باندھی کوڑی اڑانا۔ کنایہ ہے ہر طرح کے نشانے کے اڑا دینے پر قادر ہونا۔

عرض آثر۔ بال باندھا نشانہ اڑانا بولتے ہیں۔ کوڑی ہو یا اور کوئی چیز۔

بانیاں۔ بہر دو نون غنہ۔ سوا دست وپائے چپ کے اک ساز کا بھی نام ہے کہ اس کو طبلہ کے ساتھ بجاتے ہیں۔

عرض آثر۔ بایاں تو خود اس طبلے کو کہتے ہیں جو بائیں ہاتھ سے بجایا جاتا ہے کوئی مختلف ساز نہیں (اختر۔ شاہ اودھ) ؎

وہ دہنا کدھر ہے وہ بایاں کہاں   کہاں خنجری اور ستارے جواں

علاوہ۔ ریں املا بایاں ہے نہ کہ بانیاں۔ یہ کتابت کی غلطی ہو نہیں سکتی کیونکہ وضاحت موجود ہے بہر دو نون غنہ۔

بالک۔ بچہ کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ یہ عوام کی زبان ہے اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

بائب۔ بروزن نائب۔ عالم کے چاروں طرفوں کے چاروں گوشوں میں سے ایک گوشہ کا نام ہے۔

عرض آثر۔ حالانکہ بائب شمال مغرب کے گوشے کو کہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو نسلین) اور معنی جو درج ہیں اُن سے تعرض نہیں۔

بائیں دہنے۔ جانب چپ اور جانب راست سے عبارت ہے۔ ناسخ ؎

بائیں دہنے ہیں جو دونوں تیرے ابرو ماہ نو
ایک چاند انتیس کا ہے ایک پورے تیس کا

عرض آثر۔ شعر کی بات اور ہے روزمرہ دہنے بائیں ہے نہ کہ بائیں دہنے۔

بائیں ہاتھ کا کام۔ کنایہ ہے کار آسان تر سے۔

عرض آثر۔ مستعمل بائیں ہاتھ کا کھیل ہے نہ کہ بائیں ہاتھ کا کام۔

باؤ بندی۔ کنایہ ہے خیالی باتوں سے کہ جن کی اصل کچھ نہ ہو۔

محض بے اصل ہوں۔

عرض آثر۔ باڈبندی عوام کی زبان ہے۔ ہوا باندھنا مستعمل ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

بارہ وفات ۔ عورتوں کے محاورے میں ماہ ربیع الاول کو کہتے ہیں

عرض آثر۔ عورتیں اسے بارہ وفات کہتی ہیں ۔ واو کو (ب) سے بدل کر۔

ب - ب

ببری ۔ وہ بال جو گرداگرد مردوں کے سر کے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

عرض آثر۔ ببری گھوڑوں کی ہوتی ہے نہ کہ مردوں کی۔ البتہ اگر بال سلیقے سے نہ کٹے جائیں اور ناہموار ہوں تو کہتے ہیں کہ ببریاں پڑ گئیں۔ یا پھر عورتوں کے بالوں کی آرائش سے تعلق ہے۔ کچھ لٹیں چوٹی گوندھنے میں چھوڑ دینا۔

بپی ۔ بوسہ۔

عرض آثر۔ بچوں کو پیار کرنا ، بوسہ لینا بپی ہے۔ ہر بوسہ نہیں۔ بچوں کے علاوہ کسی سے ایسی خواہش ظاہر کیجئے تو بڑا ہنگامہ برپا ہو۔ ایک لوری کے بول یاد آ گئے ، آ بپی تجھ دیں گے ۔ کھٹے کی بپیاں لیں گے چاندی بتو دیں گے ۔ پھندنا سے بچے لیں گے ۔

ب ت

بتانا ۔ عورتوں کے ہاتھ کا ایک زیور ۔

عرض آثر۔ بتانا وہ آلۂ آہن ہے جس سے چوڑیاں کلائی پر بآسانی چڑھ جاتی ہیں خود ہاتھ کا زیور نہیں۔ دریائے لطافت میں بھی یہی معنی درج ہیں ۔

بتنگڑ ۔ سخن دراز و بے قاعدہ ۔

عرض آثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس محاورے کے سوا "بات کا بتنگڑ بنانا" تنہا مستعمل نہیں۔

ب - ٹ

بٹیر کا بہہ جانا ۔ کنایہ ہے بٹیر کی حالت تباہ ہو جانے سے بسبب دانہ نہ پانے کے ۔

عرض آثر۔ بٹیر کو لڑانے سے قبل "بھوک" (دوا) دی جاتی ہے اُس کے تیز ہو جانے سے بٹیر بہہ جاتا ہے ، چربی بالکل چھنٹ جاتی ہے ۔ بٹیر دانہ کھاتا ہی کتنا ہے کہ اُس پرندہ دانستہ دانہ بند کیا جائے گا ۔

بٹیر کا جگانا ۔ عبارت ہے شب کے وقت بٹیر کے کان میں کوکنے سے۔

عرض آثر۔ اس کوکنے کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ وحشت دُور ہو اور آواز کھلے ۔

بٹا ۔ گولہ بازیگراں جسے بازیگر کبھی ظاہر کرتے ہیں کبھی غائب کرتے ہیں

عرض آثر۔ عام طور پر اسے گولا کہتے ہیں ۔

ب - خ

بخرا ۔ حصہ کا مرادف ۔

عرض آثر۔ تنہا مستعمل نہیں۔ حصہ بخرا ایک ساتھ بولتے ہیں۔

ب - د

بدھنا ۔ کسی کا جادو زدہ یا آفت زدہ ہونا۔ جرأت ؎

بدھا ہوا ہوں ازل سے میں ترک چشموں میں
کسی پہ ان کا چلا تیر ہیں نشانہ ہوا

عرض آثر۔ بدھنا چھدا ہوا ہونا ، وابستہ ہونا ہے مثلاً بدھا ہوا موتی (جس میں سوراخ ہو) لہٰذا شعر کا مطلب ہوا کہ میں ترک چشموں (معشوقوں) سے ایسا وابستہ ہوں کہ کسی پر تیر نگاہ کا وار کریں میں زخمی ہوتا ہوں ۔ جادو زدہ یا فاترالعقل شخص کو بیدھا (یائے مجہول) کہتے ہیں (مزید بحث بیدھا اور بیدھا ہونے کے تحت ملاحظہ فرمائیے)

ایک یائے معروف سے ایک یائے مجہول سے ۔)

ب ۔ ر

بَر ۔ عورتوں کی زبان میں شوہر سے مراد ہے ۔
عرض آثر ۔ بر شوہر جبھی تک ہے کہ ڈھونڈھا جائے یا مل جائے۔ شادی کے بعد شوہر کو بَر نہیں کہتے ۔
بڑ ۔ رائے ثقیلہ کے ساتھ دیوانوں اور مجذوبوں کی باتوں کو کہتے ہیں جو عالم بیخودی میں وہ اپنی زبان پر لاتے ہیں ۔ آتش ؎

سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

عرض آثر ۔ بڑ مجذوب کی باتوں سے مخصوص ہے جو اکثر تہ دار ہوتی ہیں ۔ دیوانے اکثر ایک ہی بات کی رٹ لگاتے ہیں ۔ اُن کی بولی کو ہانک پکار یا ہنکار کہتے ہیں ۔
براجی کرنا ۔ قے کرنا کھانے کے بعد ۔
عرض آثر ۔ یہ جی بُرا کرنا ہے نہ کہ بُراجی کرنا ۔ خود حضرت مولف نے جیم کی ردیف میں جی بُرا کرنا لکھا ہے ، یہاں لکھنے کی ضرورت نہ تھی
براؤنا ۔ پرہیز یا اجتناب کرنا ۔
عرض آثر ۔ عورتیں اس معنی میں براؤ کرنا بولتی ہیں میں نے براؤنا نہیں سُنا ۔ براؤ خود حضرت مؤلف نے دوسری جگہ لکھا ہے
بڑبڑیا ۔ اُسے کہتے ہیں جو بہت لاف و گزاف کی باتیں کرتا ہو ۔
عرض آثر ۔ دوسرا لفظ بھڑ بھڑیا ہے ۔ صحیح دونوں ہیں مگر محل استعمال میں فرق ہے ۔ باتونی بڑبڑیا ہے اور جس کے پیٹ میں بات نہ پچے اور جو شیخی بھی بگھارے وہ بھڑ بھڑیا ہے ۔
برساتی ۔ وہ علت اور خارش جو برسات میں اسپ و اشتر وغیرہ کو لاحق ہوتی ہے ۔
عرض آثر ۔ برساتی وہ عمارت بھی ہے جو برآمدے کے آگے بارش سے حفاظت کو بناتے ہیں ۔ باران کوٹ کو بھی برساتی کہتے ہیں ۔ برساتی برسات سے نسبت کے لئے بھی بولتے ہیں مثلاً برساتی پانی ۔ برساتی کیڑے ۔

برس کے برس دن ۔ اُس دن کو کہتے ہیں جو سال بھر کے بعد آتا ہے اور کوئی خوشی و جشن اُس دن کرتے ہیں مانند عید اہل اسلام و روز ہائے خوشی ہنود ۔
عرض آثر ۔ یہ برس برس کے دن ہے نہ کہ برس کے برس دن ممکن ہے کہ عوام اس طرح بولتے ہوں ۔
بَرفیا ۔ برف فروش کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ ہم (ر) کو متحرک کرکے بَرَفیا کہتے ہیں ۔
برہی روٹی ۔ اُس روٹی کو کہتے ہیں جو دو تہہ ہوتی ہے اور اُس کے اندر پسی ہوئی دال وغیرہ بھری رہتی ہے ۔
عرض آثر ۔ ہم اس کو باضافۂ ہمزہ بعد ہائے مفتوح برہئی کہتے ہیں

ب ۔ س

بسترا ۔ بستر ۔ فرش ۔
عرض آثر ۔ بسترا قدیم اور اب عوام کی زبان ہے ۔ اس جگہ بستر مستعمل ہے
بسم اللہ ۔ ایک تقریب شادی کہ اہل اسلام مکتب میں اپنے لڑکوں کو بٹھاتے ہیں ۔ ایک کلمۂ تعظیم ۔
عرض آثر ۔ اور بھی محل استعمال ہیں ۔ مثلاً دسترخوان پر کھانا شروع کرنے کی میزبان کی طرف سے استدعا ۔ زنانی سواری اُتارتے وقت کہار یہ کلمہ زبان پر جاری کرتے ہیں ۔ کسی گرتے کے سنبھلنے کے لئے کہتے ہیں ۔ میر کا شعر ہے ؎

لڑکھڑائے جو قدم حسن کے بسم اللہ   پہلے پیدا تو محبت میں یہ امکان کرو

بسیرا بولنا ۔ شب کے وقت درختوں پر مرغان خوش الحان کا بولنا ۔
عرض آثر ۔ طائر بسیرا شب کے وقت نہیں شام کے وقت لیتے ہیں مرغان خوش الحان کی تخصیص غلط ۔ کوے بھی بسیرا لیتے وقت شور مچاتے ہیں ۔

ب ۔ غ

بُغارا ۔ ...... زخم انسان پر اطلاق کیا جاتا ہے ۔

عرضِ آثر۔ زخم گہرا اور چوڑا ہونا چاہیے۔ ہر زخم کو بغارا نہیں کہتے۔

بغلیں بجانا۔ کنایہ ہے کسی کے رنج پر خوش ہونے اور ہنسنے سے۔

عرضِ آثر۔ کسی کے رنج پر خوش ہونے کی قید ضروری نہیں۔ بغلیں بجانا خوشی اور کامیابی کا اظہار ہے۔

بغل میں مارنا۔ عبارت ہے کسی چیز کے بغل میں رکھ لینے سے۔ آتش ؎

دل کو بغل میں مارکے لے تو چلے ہیں چوک
کہتی ہے کیا نگاہ خریدار دیکھئے

عرضِ آثر۔ اب متروک ہے۔ اس کے بجائے بغل میں دبانا کہتے ہیں۔

بغلی۔ یائے تحتانی کے ساتھ۔ مگدر ہلانے کی ایک قسم کو کہتے ہیں۔

عرضِ آثر۔ خالی بغلی سے یہ مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ بغلی ہاتھ (ہلانا) کہتے ہیں۔ اس کے اور بھی معنی ہیں مثلاً کشتی کا ایک داؤں۔ بغلی قبر بھی ہوتی ہے۔

ب - ق

بقرہ عید۔ عید قرباں۔

عرضِ آثر۔ یہ بقرعید ہے نہ کہ بقرہ عید۔

ب - ک

بک بک جھنک جھنک۔ گفتگو قصہ و فساد کی۔

عرضِ آثر۔ جھنک جھنک بغیر نون غنہ ہے۔

بکٹا۔ ہاتھ کی انگلیوں کو پھیلا کر کوئی چیز لینا اس طور پر کہ وہ چیز اس قدر ہو کہ انگلیاں بسبب اس کے زیادہ ہونے کے باہم چسپیدہ ہو جائیں۔

عرضِ آثر۔ اس کا تلفظ بضم اول و فتح دوم و تشدید تائے ہندی بھی ہے اور لکھنؤ میں اسی طرح بولا جاتا ہے۔

بکٹا مارنا۔ اس کا بھی مفہوم ہے جو اوپر درج ہو چکا۔

عرضِ آثر۔ بکٹا بھرنا بھی ہے اور اس کا مفہوم ہے بغرضی چنگی لینا

گوشت مسل دینا۔ یہ درج نہیں۔

بکسنا۔ کلی وغیرہ کے کھل جانے کو کہتے ہیں۔ میر تقی ؎

خالِ شگفتگی سے جراحت نہیں کوئی
ہر زخم یاں ہے جیسے کلی ہو بکس رہی

عرضِ آثر۔ بکسنا کلی کا قبل از وقت (مراد پر پہنچے بغیر) کھل جانا ہے صدمہ پہنچنے یا اور کسی وجہ سے۔ میر حسن ؎

کلیجا پکڑ میں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح سے بکس رہ گئی

ب - گ

بگٹٹ۔ گھوڑے کے دوڑانے کو کہتے ہیں اس طور پر کہ گویا لگام نہیں۔

عرضِ آثر۔ زبانوں پر بگٹٹ ہے (کاف عربی بجائے کاف فارسی) اور یہی فصیح ہے۔

ب - ل

بُلّا اُٹھنا۔ حباب کا پانی میں نمودار ہونا۔

عرضِ آثر۔ یہ ہمیشہ بصیغۂ جمع آتا ہے۔ بُلّے اُٹھنا۔ علاوہ بریں بُلّے سڑی ہوئی چیز مثلاً دال میں بھی اُٹھتے ہیں۔ البتہ حباب بمعنی بُلّا کا استعمال پانی تک محدود ہے۔

بل بے۔ ایک کلمہ ہے کہ استعجاب کے محل پر بولا جاتا ہے۔ میر ؎

بل بے ظالم تیری بے پروائیاں
جانیں مشتاقوں کی لب پر آئیاں

عرضِ آثر۔ یہ اشارہ کر دینا چاہیے تھا کہ اب متروک ہے۔

ب - م

بم پھوٹنا۔ دیوار مکان کے سوراخ سے پانی کا اندر آنا۔

عرضِ آثر۔ مجھے جہاں تک علم ہے بم پھوٹنا کنوئیں کی تہ سے پانی کا اُبلنا نیز بدبو پھیلنا ہے نہ کہ دیوار مکان کے سوراخ سے پانی کا اندر آنا۔

سرنگ کا بارود سے اُڑنا بھی بم چھوٹنا ہے -

بم مچانا - غل و شور کرنا -

عرض آثر - یہ بم مچانا ہے - البتہ تیرتھ کو جانے والے پجاری "بم بم" کے نعرے لگاتے ہیں -

ب - ن

بناسپتی - صحرائی درختوں کی پتیوں سے عبارت ہے کہ جنگل کے رہنے والے بھوک کی شدت میں کھاتے ہیں -

عرض آثر - اب شہری بھی گھی کے نام سے کھاتے ہیں - (بناسپتی گھی نکلا ہے) -

بند باندھنا - نیزہ بازوں اور کشتی گیروں کا حریف پر بند باندھنا -

عرض آثر - دریا کا پانی روکنے کو بھی بند باندھا جاتا ہے -

بندگی - سوا معنیٔ معروف کے کنایہ ہے احتراز اور اجتناب سے بھی -

عرض آثر - یہ مفہوم لفظ سلام سے ادا کیا جاتا ہے نہ کہ بندگی سے - غالباً آتش کا مصرع ہے "زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے"

بندھن بار اور بندھن وار - دامندار اور چمن زار کے وزن پر وہ ریسماں یا رشتہ جس میں باغبان کچھ گل و برگ اور میوے باندھ کر شادی کے گھر کے دروازے پر لاکر باندھ دیتے ہیں لیکن بندھن وار جو چمن زار کے وزن پر بولا جاتا ہے اس کی صحت میں مولف آصفیہ کو کلام ہے -

عرض آثر - کیا عوام کیا خواص بندھن وار بروزن چمن زار کوئی نہیں بولتا سب کی زبان پر بروزن دامندار ہے - البتہ بندھن بار کوئی نہیں بولتا - عام لفظ بندھن وار ہے - بحر

وہ زمانہ ہے کہ آئے جو عروسانہ بہار
آشیانوں میں عنادل کے بندھے بندھن وار

ایک گیت کے بول "بندھن وار باندھو سبل کے مالنیاں"

بندور - نون غنہ سے - کنیز بدخو اور بدمزاج -

عرض آثر - لفظ بندو ہے - ہائے ہندی بجائے رائے مہملہ کلمۂ تحقیر بمعنی کنیز - بدخو اور بدمزاج کی قید ضروری نہیں - شاہ ظفر

دخترِ رز لگی ہے منھ ورنہ ... ہے یہ مردار سو بندوڑ کی ایک

انشا - (دریائے لطافت) اے حضور آپ کیوں باندی بندوڑوں کے منہ لگتی ہیں - جان صاحب

خاطر میں جیوں جیوں کرتی ہوں فندی بندوڑ کی
ملتا نہیں، فلک پہ ہے مردار کا مزاج

بنیٹھی - وہ چوب جس کے دونوں سروں پر مشعل باندھ کر رات کے وقت ہلاتے ہیں -

عرض آثر - زبانوں پر باضافۂ ہائے مخلوط بنیٹھی ہے - صحیح دونوں ہیں -

ب - و

بو نکلنا - ... کسی چیز کی بو کا زائل ہونا - ناسخ

اس رشکِ گل کے جاتے ہی بس آگئی خزاں
ہر گل بھی ساتھ بو کے چمن سے نکل گیا

عرض آثر - یہ بو کا نکل جانا ہوا نہ کہ نکلنا - بو نکلنا تو کسی چیز سے بو کا برآمد ہونا ہے نہ کہ زائل ہونا -

بوٹ - ایک قسم کی جوتی -

عرض آثر - ہرے چنے کو بھی بوٹ کہتے ہیں -

بوٹی بوٹی پھڑکنا - دونوں واو مجہول - مسخرگی و رقص میں کسی کے تمام اجزائے بدن کا پھڑکنا اور جنبش میں آنا -

عرض آثر - اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں - کوئی نو عمر عورت جو شوخ اور چلبلی ہو اور نچلی نہ بیٹھے اس کی نسبت بھی کہتے ہیں کہ بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے - ناسخ

بوٹی بوٹی ناز سے جس کی پھڑکتی ہے مدام
اس کے غم سے سینے میں ہر لخت دل بیتاب ہے

جان صاحب

کیسی تیز کی شوخ لڑکی ہے ... بوٹی بوٹی پڑی پھڑکتی ہے

بوچا - واو معروف کے ساتھ اُس شخص کو کہتے ہیں جو کان نہ رکھتا ہو۔
عرض آثر - میں سمجھتا تھا کہ آدمی کو نہیں کنکٹے کنے کو بوچا کہتے ہیں
یا چھوٹے بچوں کو پیار سے۔ مثلاً ننگا بوچا پھر رہا ہے۔
بوچھاری - تحتانی معروف کے ساتھ۔ اُس سائبان سے عبارت
ہے جس کو قصر و ایوان کے آگے ڈالتے ہیں تاکہ بوچھار اندر مکان کے
نہ آئے۔
عرض آثر - اسے برساتی کہتے ہیں۔ بوچھاری سننے میں نہیں آیا۔
بودار - واو معروف کے ساتھ ایک قسم کے چمڑے کو کہتے ہیں کہ نرم
اور کچھ دار خوشبودار ہوتا ہے مانند صابر (سابر؟) کے۔ بحر ؎
سینے میں داغ محبت ہے سہیل یمنی   چرم بودار کی ہے اپنے بدن میں خوشبو
عرض آثر - بودار چمڑے کی قسم نہیں چمڑے کی صفت ہے جیسا کہ
خود بحر کے شعر سے ظاہر ہے۔ کیا خالی بودار کہنے سے کوئی چمڑا سمجھ لے گا؟
بور کا لڈو - وہ شے جس کا کھانا اور نہ کھانا دونوں باعث حسرت
و افسوس و پشیمانی کا ہوں۔ برق ؎

لذت فراق و وصل کی دونوں ہیں دل کو زہر
بوسے دہانِ یار کے لڈو ہیں بور کے

عرض آثر - یہ ہمیشہ بصیغۂ جمع بولا جاتا ہے "بور کے لڈو" نہ کہ
بور کا لڈو جیسا حضرت مؤلف نے لکھا ہے۔
بول - سوا اپنے حقیقی معنی کے کہ سخن مطلق ہیں مجازاً فقرات غنا
پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔
عرض آثر - بول گیت کے الفاظ ہیں۔ فقرات غنا خالی بول
نہیں "بول بنانا" ہے۔ میرا ایک مقطع ہے ؎

میں میر کا دم بھرتا ہوں آثر میں اُس کے کلام کا شیدا ہوں
ہاں شعر تو تم کہہ لیتے ہو، وہ بول بنانا مشکل ہے

ب - ھ

بھاڑ جھونکنا - گلخن افروزی سے عبارت ہے۔
عرض آثر - یہ تو لفظی معنی ہوئے کنایۃً وقت ضائع کرنا اور علم و ہنر سے
محروم رہنا ہے مثلاً بارہ برس دلّی میں رہے اور بھاڑ جھونکا کئے۔
بھاگتے کی لنگوٹی - ایک مثل ہے اس جگہ پر کہتے ہیں کہ کسی سے
کسی چیز کا ہاتھ لگنا مشکل ہو بس جو کچھ اُس سے مل جائے غنیمت جانیں۔
عرض آثر - عام طور پر بھاگتے بھوت کی لنگوٹی کہتے ہیں۔
بھاگ لگنا - کنایہ ہے کسی سے کچھ ذی مرتبہ ہو جانے سے۔ جرأت ؎
دل بھی اب مجھ سے دور بھاگے ہے اُس سے مل کر اسے بھی بھاگ لگے
عرض آثر - اب زیادہ تر دن لگنا بولتے ہیں۔
بھانا - بروزن دانا خوش آنے کے معنی پر آتا ہے لیکن بعض فصحائے
متاخرین کے نزدیک متروک الاستعمال ہے۔
عرض آثر - کہنے دیجئے ایسے فصحا کو۔
بھبھا - جو کام بے مشورت کرے اور خود بھی اُس کا نیک و بد نہ سوچ لے۔
عرض آثر - یہ عجیب و غریب لفظ میں نے کہیں دیکھا نہ سنا۔
بیان کردہ مفہوم من موجی سے ادا ہو سکتا ہے۔
بھبکنا - خشمگیں آواز سے کسی سے بات کرنا۔
بھبکی - آواز خشمگیں کے ساتھ جو کسی سے کچھ کلام کریں۔
عرض آثر - یہ دونوں الفاظ بالائے موحدہ سے زیادہ فصیح سمجھے جاتے
ہیں۔ بھبکنا اور بھبکی۔
بھچک - لچک کے وزن پر حیران و متحیر کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - اب متروک ہے۔ اس کا بدل ہوچکا ہے۔ ہر چند
رند نے بھی بھچک نظم کیا ہے ؎

چمکا جو اُس کا صاعقۂ حسن بام پر
ہو کر بھچک میں پشت بدیوار رہ گیا

خود حضرت مؤلف نے ہوچکا دوسری جگہ بمعنی حیران اور متعجب
درج کیا۔
بھراٹا - طائروں کے اُڑنے کی آواز کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - فصیح فراٹا ہے۔ مستعمل دونوں ہیں۔

بھرتی ۔ فوج کے لوگوں میں سے جو کوئی معزول ہو جائے یا مر جائے اُس کی جگہ پر اور کسی کو نوکر رکھنا اور مقرر کرنا ۔ کسی چیز کے اندر جو دوسری چیز بھر دی جائے ۔

عرض آثر ۔ بھرتی فوج کی ملازمت ہے باقی قیود فضول ۔ بھرتی کے معنی کسی چیز کے اندر دوسری چیز بھرنا میرے لئے بالکل نئے ہیں ۔ فضول اور بیکار کے بھی معنی ہیں مثلاً بھرتی کا لفظ، بھرتی کا شعر وغیرہ ۔

بھڑ ۔ بفتح ہائے مخلوط الہا و رائے ہندی ۔ مسخرہ ۔

عرض آثر ۔ بھڑ تو ایک خاص مضحک آواز نکلنا ہے ۔ بھڑ بمعنی مسخرہ میری نظر سے نہیں گزرا ۔ اسکے لئے جو لفظ ہے وہ بھڑل ہے جسے حضرت مؤلف نے بھرل (رائے مہملہ) لکھا ہے بمعنی بے شرم اور مسخرہ ۔

بھسم اور بھسمنت ۔ وہ چیز جو جل کر خاک ہو جائے ۔

عرض آثر ۔ بھسمنت اب متروک ہے ۔

بھسڑ ۔ جو نہایت فربہ اور سست گوشت ہو ۔

عرض آثر ۔ یہ باضافۂ الف بھسڑا بولا جاتا ہے ۔

بہشتی ۔ پانی پلانے والا ۔ سقا ۔

عرض آثر ۔ ہائے ملفوظ کے بدلے ہائے مخلوط سے چاہیئے ۔

بہنگوا ۔ مسخرے اور یاوہ گو کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ ہائے ملفوظی اور کاف فارسی سے لکھا ہے صحیح بھکوا ہے اور اس کے معنی بیوقوف یا بھڑوے کے ہیں ۔ بطور دشنام استعمال ہوتا ہے ۔

بھگت ۔ اک کلمہ ہے کہ کسی کی خرابیٔ حال پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ رشک ۔ ؎

اُس بت نے اپنے گھر سے نکلوائے اپنے دوست
بیت الصنم میں برہمنوں کی بھگت ہوئی

عرض آثر ۔ یہ خالی بھگت کے معنی نہیں ۔ بھگت ہوئی کے معنی ہیں یعنی خوب گت بنی ۔ مٹی پلید ہوئی ۔ خالی بھگت تو فقیر یا تارک الدنیا کو کہتے ہیں اور مذکر ہے حالانکہ شعر میں بصیغۂ تانیث استعمال ہوا ہے ۔ اب یہ معنی بطور طنز بجائے بھگت ہوئی آؤ بھگت ہوئی سے ادا کرتے ہیں ۔

بھگو ۔ کاف فارسی مشدد و واو معروف ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو کہتے ہیں خواہ آدمی ہو خواہ جانور ۔

عرض آثر ۔ یہ بھگوڑا ہے نہ کہ بھگو ۔ جانور خصوصاً بٹیر کے لئے لفظ بھگا ہے (گاف مشدد)

بھنڈ ۔ پینے کی تنباکو سے مجتمع ۔

عرض آثر ۔ یہ بھنڈ نہیں بھنڈا ہے باضافۂ الف ۔ مگر لکھنؤ میں یہ نہیں اس کا مرادف پنڈا مستعمل ہے ۔ تنباکو کا بنڈا موٹے بھدے سیاہ فام شخص کو کہتے ہیں ۔ (بکسر اول)

بھنگڑ اور بھنگی ۔ اُسے کہتے ہیں جو بھنگ بہت پیتا ہو اور قصباتیوں کی زبان میں بھنگی حلال خور کو بھی کہتے ہیں جس کا کام نجاست اور گوہ اٹھانا ہے ۔

عرض آثر ۔ قصباتیوں پر موقوف نہیں لکھنؤ میں بھی لفظ بھنگی بمعنی حلال خور یا مہتر رائج ہے ۔

بھننگ ۔ بموحدہ مخلوط الہا کے کسرہ اور نون اول کے فتحہ اور نون دوم اور کاف فارسی کے ساتھ صدائے ضعیف کسی کے جو کسی کے کان تک پہنچے ۔

عرض آثر ۔ یہ عامیانہ زبان ہے ۔ خواص اس جگہ بھنک بولتے ہیں بفتح اول و دوم ۔

بھونڈ پیرا ۔ واو غیر ملفوظ اور نون غنہ جس کا پیرا منحوس ہو ۔ اگر عورت اس طرح کی ہو تو اُسے بھونڈ پیری کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ لکھنؤ کی بیگمات ان الفاظ کو (ڈ) حذف کر کے بھُن پیرا اور بھُن پیری بولتی ہیں ۔ الفاظ سبک ہو کر زبان پر آسانی سے رواں ہونے لگے ۔ (امراؤ جان ادا) کیا میرے دشمن بھُن پیرے ہیں ۔

بھیر ۔ بروزن فقیر ۔ مردمان سفری کی قطار جو لشکر کے ہمراہ ہوتی ہے ۔

عرضِ آثر۔ بٹیروں کی بھی بھیر ہوتی ہے جب کثرت سے نکلیں۔ غول کے غول اڑیں۔

بھیڑ پڑ جانا۔ کنایہ ہے کسی پر کچھ مصیبت پڑ جانے سے اور کسی مشکل کے پیش آنے سے۔ چنانچہ خواجہ آتش فرماتے ہیں ؎

گردن کو جھکائے صفِ عشاق کھڑی ہے

اُس ترک کی تلوار پہ کیا بھیڑ پڑی ہے

عرضِ آثر۔ بھیڑ پڑ جانا مہمل فقرہ ہے۔ آتش نے غالباً بھیڑ اڑی سے نقل کیا ہے۔

بھیڑیا دھسان۔ گلا میش کے انداز و روش کو کہتے ہیں کہ گلّے میں سے ایک بھیڑ جس طرف کو جاتی ہے سب بھیڑیں اُسی جانب کو جاتی ہیں۔

عرضِ آثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے مثل کا اطلاق اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو بے سوچے سمجھے کسی کی پیروی کریں۔

ب ۔ ے

بیٹھن۔ سوا معنئ معروف کے کنایہ ہے اس چیز سے بھی جس کو کسی چیز کا لونہ گردانیں۔

عرضِ آثر۔ بیٹھن کے یہ معنی میرے لئے نئے ہیں۔ بیٹھن تو وہ کپڑا ہے جس میں لیس، کمخواب، زربفت وغیرہ کے تھان لپیٹے ہوتے ہیں۔ کاغذ کے دستے جس کاغذ میں لپٹے ہوں اُسے بھی بیٹھن کہتے ہیں

بیدھا ہوا۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو جادو زدہ اور آفت زدہ ہو

عرضِ آثر۔ ایسے شخص کو بیدھا کہتے ہیں (یائے مجہول سے)

بیدھنا۔ سوا اپنے حقیقی معنی کے کہ ذرسفتن ہیں کسی پر جادو کرنے کے معنی پر بھی آتا ہے تاکہ وہ شخص اپنے قابو میں آ جائے۔

عرضِ آثر۔ چونکہ دیوانہ یا جادو زدہ کے معنی میں لفظ بیدھا بلا اختلاف یائے مجہول سے ہے لہٰذا یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت جلال کے نزدیک بیدھنا موتی میں سوراخ کرنے کے معنی میں بھی یائے مجہول سے ہے۔ لیکن بیدھنا بمعنی موتی میں سوراخ کرنا میری زبان پر یائے معروف سے ہے اور یہی اپنے بزرگوں سے سنتا آیا تھا۔ بے سوراخ کے موتی کو بن بدھا یا بے بدھا کہتے ہیں۔ حضرت جلال نے بھی موتی نہیں مگر جادو زدہ کے ضمن میں بیدھنا کا لازم بدھنا تسلیم کر لیا ہے۔ اُن کی عبارت یہ ہے۔

بدھنا۔ کسی کا جادو زدہ یا آفت زدہ ہونا۔ تجر ؎

بدھا ہوا ہوں ازل سے میں ترک چشموں میں

کسی پہ اُن کا چلا تیر میں نشانہ ہوا

انصاف سے کہئے کہ بدھنا لازم ہے متعدی بیدھنا (یائے معروف) بنے گا یا بیدھنا (یائے مجہول) پٹنا سے پیٹنا۔ چھلنا سے چھیلنا۔ گھسٹنا سے گھسیٹنا ہوگا یا اور کچھ۔ حسن اتفاق سے ناسخ کا ایک شعر بھی مل گیا جس میں بدھنا موتی کے ضمن میں استعمال ہوا ہے ؎

قسمت سے دستِ موج میں دریا کے فیض سے

موتی بھی بدھ رہے ہیں یہاں خار و خس کے ساتھ

تجر کے شعر میں بھی ترک چشموں میں بدھا ہونا اُن سے وابستہ ہونا مسلک ہونا ہے نہ کہ جادو زدہ ہونا۔ لہٰذا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لکھنؤ میں بھی مثل دہلی مگر بغیر اضافۂ نونِ غنہ بیدھنا یائے معروف سے ہے۔

تسلیم لکھنوی ؎

چھین غربت میں سوا زخمِ جگر کے معلوم　　　خوب بیدھا گیا جب جگر سے نکلا گوہر

(یائے معروف)

داغ دہلوی ؎

سلسلِ اشک ہیں پلکوں پہ دیکھو　　　یہ موتی سوزنِ مژگاں نے بیدھے

(یائے معروف باضافۂ نونِ غنہ)

ایک شعر منشی جوالا پرشاد برقؔ کا بھی حاضر ہے ؎

شبنم بدھ جا تو ڈالیوں میں　　　موتی سے پرو دے بالیوں میں

(از مثنوی بہار)

بیر۔ تحتانی معروف کے ساتھ۔ خبیث جو ساحروں کو کسی پر مسلط کرے۔

عرضِ آثر۔ بیر وہ خبیث روح ہے جسے ساحر قابو میں لا کر کسی پر مسلط کرے نہ کہ خبیث (روح) ساحروں کو کسی پر مسلط کرے۔

بیساکھی - بیساکھ کے خربوزے کو کہتے ہیں اور اس ستون سے بھی عبارت ہے جو چھپروں کے نیچے استادہ رہتا ہے ۔

عرض آثر - بیساکھی وہ لکڑی بھی ہے جو ٹانگوں سے معذور آدمی بغل کے نیچے لگا کر اس کے سہارے چلتا ہے ۔

بینڈی کھوپری - مجازاً شخص کم فہم اور جاہل ۔

عرض آثر - یہ سماعیانہ زبان ہے - اوندھی کھوپری اس کا بدل ہے ۔

بے نسر - نتھ کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر - جی ہاں مگر قصباتی ۔

بے سنتا - بھنگ چھاننے کی صافی کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر - نہ معلوم کہاں کہتے ہیں - کسی قدیم کتاب لغت میں درج نہیں ۔

حرف پ

پ - ا

پاٹ دینا - کنایہ ہے کسی کو بہت سا زر و مال دینے سے ۔

عرض آثر - زیادہ تر گھر پاٹ دینا کہتے ہیں ۔

پالا گرم ہونا - مجازاً رونق کو ہنگامۂ محفل کی کہتے ہیں ۔

عرض آثر - اسے محفل گرم ہونا کہتے ہیں - پالا دو فریقوں میں گرم ہوتا ہے - مثلاً کنکوے بازوں میں - پہلوانوں میں ۔

پالا پڑنا - کسی کا کسی کے اختیار میں ہونا ۔

عرض آثر - یہ پالے پڑنا بھی ہے جیسا کہ خود میر کے پیش کردہ شعر سے واضح ہے ۔

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے

پانچوں سواروں میں نام لکھوانا - مثل - اپنے آپ کو نامآوروں کے زمرے میں شامل کرنا ۔

عرض آثر - اس جگہ پانچویں سواروں میں بھی بولتے ہیں اسیرِ عشق

تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں — ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

پان پھول - کنایہ ہے سرانجام کار سے چنانچہ کہتے ہیں دائی کے سر پان پھول اور کنایہ ہے اطفال نازک اندام سے بھی ۔

عرض آثر - اطفال نازک اندام کو پھول پان کہتے ہیں نہ کہ پان پھول نازک بدن عورت کو بھی پھول پان کہتے ہیں - فسانۂ آزاد - یہ نازک، اد... حسن عورت کیا پھول پان ہے ۔

پانی پھر جانا - کنایہ ہے کسی چیز کے تباہ و خراب ہونے سے - برق

دیکھ کر آنسو مزاج یار جانی پھر گیا
میری کشت آرزو پر آج پانی پھر گیا

عرض آثر - خود پیش کردہ شعر جو معنی پانی پھرنے کے لئے گئے ہیں اس کی تردید کرتا ہے - عاشق کو آبدیدہ دیکھ کر معشوق کو رحم آیا اور مزاج بدل گیا جس سے آس بندھی اور کشت آرزو پر پانی پھر گیا یعنی سرسبز ہو گئی - کشت زار پانی سے خشک ہو گی یا لہلہائے گی - دراصل یہ محاورہ ذو معنیین ہے - تباہ و خراب کے بھی معنی دیتا ہے اور رونق کے بھی - مثلاً محنت پر پانی پھر گیا - محنت اکارت ہو گئی - چہرے پر پانی پھر گیا - رونق آ گئی - اس کا سبب یہ ہے کہ پانی پھرنے کے ایک معنی جلا یا ملمع کے بھی ہیں جس میں آب و تاب کا مفہوم ہے ۔

پانی پی پی کے دعا یا بد دعا کرنا - ہر وقت کسی کے حق میں دعا یا بد دعا کرنے سے غافل نہ رہنا چنانچہ کوئی شاعر کہتا ہے

ع پانی پی پی کے دعا کرتے ہیں ۔ جرأت بھی کہتے ہیں ؎

اے تو دن رات کے رونے کی بدولت اے وائے
پانی پی پی کے لگے کوسنے ہمسائے ہمیں

عرض آثر۔ "کوئی شاعر" اُس کا بھی ایک مصرع قابلِ اعتماد نہیں ہو سکتا۔ پانی پی پی کے بد دعا کرنا بھی کوئی محاورہ نہیں۔ پانی پی پی کے کوسنا ہے جیسا جرأت کے شعر سے ظاہر ہے۔ محاورے میں تصرف کرنا جائز نہیں۔ پانی پی پی کے دعا دی جاتی ہے وہ بھی خاص حالتوں میں مثلاً داغ ؎

پانی پی پی کے دعا دیں مجھے بسمل قاتل
اُن کو پہنچا دے سرِ چشمۂ حیواں کوئی
تاکہ حشر تک تڑپنے کی لذت لوٹیں ۔

پانی کے گھڑے پڑ جانا ۔ عرق انفعال میں تر ہو جانا ۔ جرأت ؎

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
پڑ گئے سیکڑوں بس ہم پہ گھڑے پانی کے

عرض آثر۔ محاورہ گھڑوں یا سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا ہے۔ جرأت کے شعر میں گھڑے کے ساتھ سیکڑوں کا لفظ موجود ہے۔

پاؤں ٹوٹنا ۔ پا شکستگی ۔ تجر ؎

ملے کس سے ہو دادِ محبت چلتے ہوئے پاؤں ٹوٹتے ہیں

عرض آثر۔ پاؤں در اصل ٹوٹ نہیں جاتے، شل ہو جاتے ہیں۔

پاؤں توڑ کے بیٹھنا ۔ کنایہ بے ہمت کے کوتاہ کرنے سے تلاش معاش وغیرہ میں چنانچہ مولف کہتا ہے ؎

کھینچ لے ہاتھ جو کچھ دسترس انساں کا ہو
توڑ کر بیٹھ رہے پاؤں کو زانو کی طرح

عرض آثر۔ محاورے کا مطلب قناعت اختیار کر کے گوشہ گزیں ہونا ہے متوکل ہونا ہے نہ ہمت ہار جانا ۔

پاؤں اُڑانا ۔ ضرب حریف سے پاؤں کے خالی دینے یا بچانے کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر۔ میں نے ٹانگ اڑانا سنا تھا نہ کہ پاؤں اُڑانا کشتی میں ٹانگ سے کام لیا جاتا ہے نہ کہ پاؤں سے جس کی حد ٹخنوں سے گھٹنے تک ہے اور یہ حریف پر داؤں کرنا ہے نہ کہ اُس کی ضرب سے بچنا ۔

پاؤں چلنا ۔ لڑکوں کے پاؤں چلنے سے عبارت ہے ۔

عرض آثر۔ لڑکے پاؤں پاؤں چلتے ہیں نہ کہ پاؤں چلتے ہیں ۔

پاؤلا ۔ ایک روپے کے چہارم حصے کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر۔ یہ قدیم زبان ہے اب روپے کے چہارم حصے کو چوانی کہتے ہیں ۔

پ ۔ ت

پتانا ۔ کنایہ ہے کسی کے ہوش باختہ اور دنگ ہونے سے ۔ آتش ؎

صنوبر سے جو کرتا قد کشی تو گڑ جاتا تو پتاتا یا تو ہوتا

عرض آثر۔ پتانا کے معنی ہرگز نہیں بلکہ پتے کی طرح لہرانا لڑکھڑانا ہیں۔ صنوبر اگر معشوق کے مقابل باوجود بلند و بالا ہونے کے غیرت سے زمین میں گڑ نہ جاتا بے حس و حرکت نہ ہو جاتا تو قدم نہ جمنے لرزتا کانپتا تھرتھراتا ۔ دنگ یا ہوش باختہ ہونے کا شعر میں کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ لنگوٹا بھی پتاتا ہے اس پر دنگ ہونے کا اطلاق کیونکر کیجئے گا ۔ صبا کا شعر ہے ؎

رنگ لائے گی نزاکت بڑھ کر پھول کے ہار سے پتائیے گا

پُتلا ۔ سوا معنی معروف کے مجازاً قبضۂ شمشیر میں جائے گرفت شمشیر کو بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ چنانچہ تجر مغفور نے اسی معنی کی رعایت کر کے کہا ہے ؎

کبھی منہ نہ پھیریں گے تیغ جفا سے وفا کے ہے قبضے میں پُتلا ہمارا

عرض آثر۔ شعر میں لفظ تیغ کا ربط جفا سے ہے ۔ تیغ جفا ۔ لہٰذا اگر حسب قول حضرت مولف پُتلا یعنی قبضۂ شمشیر کی جائے گرفت ہے تو اسی تیغِ جفا کا دستہ ماننا پڑے گا جس کی اصلیت محتاج بیان نہیں ۔

تحریر کے شعر کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ ہم پیکرِ وفا و محکوم وفا ہیں (وفا کے قبضے یا اختیار میں ہیں) جتنے بھی مظالم ہوں ہمارے پائے ثبات کو لغزش نہ ہوگی تیغ جفا کے مقابل برابر ڈٹے رہیں گے۔ پتا بمعنی پکڑ استعمال ہوا ہے، یعنی قبضۂ شمشیر میں جانے گرفت شمشیر ہرگز نہیں۔

پتھر چٹا - ایک گیاہ کا نام ہے۔

عرض آثر - اس میں پتھر بغیر تشدید ہوتا ہے۔

پتھر لڑھکانا - کنایہ ہے کسی کی خرابی و مرگ چاہنے سے۔

عرض آثر - یہ عوام کا بھی نہیں شہدوں کا محاورہ ہے - تاکہ کوئی دولت مند مرے اور ان کی گوڑنی ہو اس کا نام لے کر بلندی سے ایک پتھر ٹوٹکے کے طور پر لڑھکاتے ہیں۔

تحریر یا تقریر میں ثقیل و ناموس الفاظ استعمال کرنا پتھر لڑھکانا ہے - یہ مفہوم درج نہیں۔

تیل - قماش باریک کو کہتے ہیں۔

عرض آثر - پتلے جھرجھرے اور ناقص کپڑے کو تیل کہتے ہیں ہر باریک کپڑا تیل نہیں کہلاتا - کیا شربتی یا جامدانی کو تیل کہئے گا؟

پ - ٹ

پٹ - اس لفظ کا دو پارۂ در کے ہر ایک پارہ پر اطلاق کیا جاتا ہے اور جو چیز کہ منھ کے بھل یعنی اُلٹی گرے۔

عرض آثر - اُس جوان مرغی کو بھی کہتے ہیں جو انڈے دینے والی ہو - یہ معنی درج نہیں۔

پٹاخا - سوا معنی معروف کے کنایۃً زن بدکارہ و فاحشہ کو بھی کہتے ہیں

عرض آثر - اب معنی معروف کے لئے لفظ پڑاقا ہے - جان صاحب

نٹ اس بہادری پہ بنا مرد ہے کیوں
چھوڑا پڑاقہ میں نے ترا دل دہل گیا

پٹاخا زن بدکارہ و شوخ و شنگ سے مخصوص کر دیا گیا۔

پٹپٹانا - حسرت کھینچنا اور افسوس کرنا۔

عرض آثر - اس کے معنی ڈھونڈنا اور تلاش کرنا ہیں نہ کہ حسرت کھینچنا۔

پٹ پڑنا - پہلو کے بل تلوار کا پڑنا۔

عرض آثر - تدبیر بھی پٹ پڑتی ہے (ناکام رہنا)

پٹوں میں گھسنا - کنایہ ہے کسی کے پاس جا کر پناہ لینے سے۔ جرأت

دلِ بیتاب کھا کھا پیچ و تاب اُجو یہ کہتا ہے
گھسی ہے اُسکے کیا پٹوں میں چاہت میرے شانے کی

عرض آثر - یہ کوئی محاورہ نہیں، ایک مہمل شعر سے گڑھ لیا گیا ہے۔ پٹوں (سر کے بالوں) میں اگر پناہ لیتی ہے تو جُوں نہ کہ آدمی کی چاہت پٹوں میں گھسنا (با تشدید) کُشتی کا ایک پیچ ہے۔

پٹھ - شالبہ اور بو کے معنی پر یہ لفظ آتا ہے۔

عرض آثر - اس کا املا پُٹ (بالضم) ہے بغیر اضافہ ہائے مخلوط۔ کسی چیز میں کوئی رنگ یا خوشبو خفیف مقدار میں ملا دینا۔ (بعض کتب میں ہائے مخلوط کے اضافے کے ساتھ بھی ہے)

پٹھا - ...... (۲) کبوتر اور مرغ خانگی اور اُلّو کے بچے پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔

عرض آثر - کبوتر اور مرغ خانگی کے بچے تک غنیمت ہے مگر اُلّو کا پٹھا کہا نہیں کہ ذہن ایک خاص ذہنیت کے آدمی کی طرف منتقل ہوا۔

پٹیاں - عورتوں کے دونوں طرف کے موئے سر۔

عرض آثر - اس طرح صحیح مفہوم واضح نہیں ہوتا - یہ عورتوں کا بالوں کو ماتھے پر مانگ کے دونوں طرف محراب کی شکل میں جمانا ہے۔

پٹی نکالنا - عورتوں کے موہائے سر کی ایک قسم کی آرائش کو کہتے ہیں - لمولفہ

زلفیں بنا رہے ہیں رشکِ پری بنیں گے
اُڑنا ہے پر لگا کر پٹی نکالتے ہیں

عرض آثر - حضرت مؤلف نے اس طرزِ آرائش کی تشریح نہیں کی - یہ زلفوں کا اس طرح سنوارنا ہے کہ دونوں کنپٹیوں پر ایک ایک

لٹ (جسے قلم کہتے ہیں) لٹکتی رہتی ہے۔ انھیں کو پروں سے استعارہ کیا ہے۔

پ - چ

پچڑ پڑنا - آفت ناگہانی آنا۔

عرض آثر - میں واقف نہیں نہ تحقیق ہو سکی۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

پچھوا - عورتوں کے محاورے میں انگیا کے اُس پارچہ کو کہتے ہیں جو پشت کی جانب بندھتا ہے۔

عرض آثر - میں نے پچھاوا کے سوا پچھوا کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ صرف لکھنؤ میں نہیں دہلی میں بھی یہ لفظ پچھاوا ہے نہ کہ پچھوا۔ رنگینؔ ؎

کیا اس انگیا کے پچھاودں کو بڑا کترا ہے
جھول سُتا ہی نہیں لاکھ کسی مغلانی

پچھاودں پچھاوا کی جمع ہوئی۔ رنگینؔ نے اپنی مرتبہ فرہنگ میں بھی پچھاوے لکھا ہے۔

جان صاحب ؎

توڑوں گی ہاتھ اب جو بگاڑو گی آستیں
یاں نے گھٹاؤ خانہ پچھاوا بڑھے نہیں

جان صاحب کے دیوان کے بعض نسخوں میں مصرعہ ثانی اس طرح درج ہے:

"یاں سے گھٹاؤ خانہ یہ پچھوا بڑھے نہیں"

غالباً اسی غلط کتابت نے حضرت مؤلف کو دھوکا دیا۔ اگر غور کرتے تو معلوم ہوتا کہ اس طرح مصرع میں لفظ "یہ" حشو محض ہے۔

پچّی ہو جانا - کسی چیز گراں سنگ کے نیچے کسی چیز کا دب کر چورا ہو جانا۔

عرض آثر - پچّی ہونے یا ہو جانے کی یہ تعریف تشفی بخش نہیں۔ انگلی دروازے میں پچّی ہو گئی۔ (دب گئی) گرہ پچّی ہو گئی (اتنی کس گئی کہ کھلتی نہیں) دانت پچّی ہو گئے (بیٹھ گئے۔ جدا نہیں ہوتے)۔ ڈبّا پچّی ہو گیا (کھلتا نہیں) الغرض پچّی ہو جانا چپک جانا یا بھنچ جانا ہے اور بس۔

پ - ر

پَرَب - ایک قسم کے نگینۂ الماس کو کہتے ہیں۔

عرض آثر - یہ تعریف پرب کی نوعیت پر روشنی نہیں ڈالتی۔ پرب پتلا ہیرا کنول کی ضد ہے۔

پَر مارنا - طائروں کا قصد پرواز پر آمادہ ہونا۔ جرأتؔ ؎

بہار آئی پہ صیاد نے رہا نہ کیا   اگرچہ ہم نے قفس میں ہزار پر مارے

عرض آثر - یہ نیز چھوڑتا ہے۔ طائر آزاد اڑنے کے لئے پر تولتا ہے۔ یہ محاورہ درج ہی نہیں۔ طائر لڑنے میں بھی ایک دوسرے کے پر مارتے ہیں یہ مفہوم درج نہیں۔

پرچھا - بھیڑ کا کم ہونا اور قصہ و فساد کا فیصلہ پانا۔ آتشؔ ؎

ہنس کے بولا یار میں مارے خوشی کے مر گیا
قصہ طولانی تھا دو باتوں میں پرچھا کر دیا

عرض آثر - پرچھا نہ تو بھیڑ چھٹنا نہ فتنہ و فساد کا فرو ہونا یا فیصلہ ہونا ہے۔ ایک نہ ایک بات ٹھہر جانا ہے اس سرے یا اس سرے۔ یہی مفہوم آتشؔ کے شعر کا ہے پلیٹس کے مطابق پرچھا بارش کے بعد مطلع صاف ہو جانا ہے۔

پرچھتی - وہ چیز جس کو برسات میں کچے مکانوں کی دیوار پر ڈالتے ہیں بعضے جو اس لفظ کو فوقانی کی تشدید کے ساتھ بولتے ہیں غلط بولتے ہیں۔

عرض آثر - میرا تجربہ ہے کہ خواص تشدید کے ساتھ ہی بولتے ہیں پلیٹس میں بھی بتشدید فوقانی و بلا تشدید دونوں طرح درج ہے۔ اور اس کا سنسکرت ماخذ چھت نہیں بلکہ چھتری ہے۔

پرچھاواں - پرچھائیں کے معنی پر آتا ہے۔

عرض آثر - پرچھاواں کے معنی پرچھائیں ضرور ہیں مگر محل استعمال میں بہت فرق ہے۔ پرچھاواں پڑنا کسی سے متاثر ہونا اور اُس کے افعال و کردار کی نقل کرنا ہے یہ پہلو پرچھائیں میں نہیں نکلتا۔

پُرزے اُڑانا۔ کپڑے یا کاغذ کا پارہ پارہ کرنا۔
عرض آثر۔ مفہوم کپڑے یا کاغذ تک محدود نہیں۔ غالب سے
تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

پ۔ ڑ

پڑاؤ مارنا۔ اہل لشکر یا اہل قافلہ کا قتل و تاراج کرنا دن کو خواہ رات کو۔
عرض آثر۔ مجازاً بہت سا مال مفت ہاتھ لگنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

پ۔ س

پسینا چھوٹنا۔ پسینا نکلنے کا مرادف ہے۔ جرأت سے
بس آہ گرم لے کھینچنے تو خبر کیا کیا پسینا اس کے رخ پر عتاب سے چھوٹا
عرض آثر۔ پسینا چھوٹنا کثرت سے پسینا آتا ہے۔ جرات کے شعر میں بھی "کیا کیا" سے اسی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

پ۔ ک

پکا پیسا۔ عورتوں کی زبان میں مرد ہوشیار و عقلمند سے عبارت ہے اور زن ہوشیار و عقلمند کو پکی پیسی کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ یہ عوام کی زبان ہو تو ہو۔ بیگمات پکا چھٹیسا اور پکی چھٹیسی کہتی ہیں۔
پکنا۔ کھانے وغیرہ کا آگ پر کپنا۔ کسی میوے کا درخت میں پکنا۔ چونے کا جوش میں آنا۔
عرض آثر۔ جسم بھی پکنا ہوتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
پکسانا۔ میوے کا درخت سے ٹوٹ کے گھر میں رہ کر پختہ ہونا۔
عرض آثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے کسی پھل کو گھر میں رکھ کر اتنا پکانا کہ سڑنے کے قریب ہو جائے اور نرم ہو کر مزے سے اتر جائے۔

پ۔ گ

پگڈنڈی۔ جادے کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ ہر جادہ پگڈنڈی نہیں ہے بلکہ وہ راستہ ہے جو کھیت یا میدان میں پیدل چلنے سے بن جاتا ہے اسے لیک بھی کہتے ہیں۔
پگڑی پھیر کر رکھنا۔ کنایۃً سخن اول سے پھر جانے کو اور بارادۂ فساد آمادہ ہو کر بیٹھنے کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ پگڑی پھیر کر رکھنا مغرور ہو جاتا ہے۔ رشک سے
دھو بیوں نے فخر سے رکھی ہے پگڑی پھیر کر
سر چڑھایا ہے تری اُتری ہوئی پوشاک نے
پگھلنا۔ گداختن کا ترجمہ ہے۔
عرض آثر۔ کنایۃً بجائے سختی کے نرمی یا آشتی پر مائل ہونا۔

پ۔ ل

پلا۔ میدان۔ دُوری وغیرہ۔
عرض آثر۔ ترازو کا بھی پلا (پلڑا) ہوتا ہے۔ اسی سے محاورہ پلڑ بھاری ہونا (غالب ہونا) نکلا ہے، یہ معنی درج نہیں۔
پلنگڑی۔ نازک اور چھوٹا پلنگ۔
عرض آثر۔ شرط یہ ہے کہ نواڑ کا بُنا ہو ورنہ کھٹولا یا کھٹولی ہے۔

پ۔ ن

پُنچھالا۔ وہ شخص جو ہمیشہ کسی کے ساتھ رہتا ہو۔
عرض آثر۔ یہ قدیم زبان ہے اب پچھلا کہتے ہیں۔
پنواڑی۔ وہ جگہ جہاں پان کے درخت ہوتے ہیں۔
عرض آثر۔ ہم ایسی جگہ کو پان کی بھیٹ کہتے ہیں۔ پنواڑی پان بیچنے والا ہے۔ یہی فیلن میں ہے۔

پہنانا ۔ پوشانیدن کا ترجمہ ہے، لیکن یہ زبان متقدمین کی تھی متاخرین کی زبان پر پہنانا ہے ۔

عرض آثر ۔ حضرت مولف کی تحریر خلاف واقع ہے ۔ لفظ پہنانا اُتنا ہی قدیم ہے جتنا پہنانا ۔ بلکہ فیلن کی ڈکشنری میں تو پہنانا کے مقابل پہنانا لکھ کر اس کو عامیانہ قرار دیا ہے ۔

متقدمین نے نہیں بلکہ متاخرین نے جو تغیر کیا اُس کی طرف جناب موصوف نے کوئی اشارہ نہیں کیا ۔ انھوں نے لفظ پہنانا (پن ہانا) کی ہائے ملفوظ کو مخلوط کر کے پھانا کر لیا نون بجائے ساکن کے مفتوح ہوگیا ۔ اب پھانا اور پہنانا دونوں مستعمل اور دونوں فصیح سمجھے جاتے ہیں اور دونوں رہنا چاہیئے ۔

پنکھڑی ۔ برگ گل کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ پروانے کو بھی کہتے ہیں ۔ مثلاً چراغ پر پنکھڑیاں کہی ہیں ۔

پنیر جمانا اور پنیری جمانا ۔ کوئی کام ایسا شروع کرنا جس سے بہت سے کام نکلیں ۔

عرض آثر ۔ کسی مطلب کے حصول کے لئے پیش بندی کرنا چکنی چپڑی خوشامد کی باتیں کرنا ہے ۔ مستعمل پنیر جمانا ہے نہ کہ پنیری جمانا ۔

پ ۔ و

پودھا ۔ چھوٹا درخت ۔

عرض آثر ۔ اسے بغیر ہائے مخلوط پودا بھی بولتے ہیں ۔

پوستی ۔ بروزن دوستی افیونی کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ افیونی کو نہیں افیمی کی شکل کے کھلونے کو کہتے ہیں ۔ فیلن میں بھی یہ معنی درج ہیں ۔

پَوَن ۔ بالفتح ہوا اور باد سحر کو کہتے ہیں ۔ جگر ؂

تنکے چُنتا باغ سے نکلا میں دیوانوں کی طرح
پون تھی باد خزاں مجھ کو جھپیٹا ہو گیا

لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ یہ لفظ بفتحین ہے بروزن چمن ۔ چنانچہ میر تقی مغفور فرماتے ہیں ؂

رکھا کر ہاتھ دل پر آہ کرتے
نہیں رہتا چراغ ایسی پون میں

عرض آثر ۔ حضرت جلال کو تحقیق مقام ہوتی تو جگر کے شعر پر اعتراض نہ کرتے ۔ پون بفتح اول و سکون واو کے معنی سحر جادو ٹونا بھی ہیں ۔ جگر کے علاوہ ذوق نے بھی پون بسکون واو نظم کیا ہے بمعنی جادو ؂

اُڑا ئیں پون جادو گر بلا سے ہم نہیں ڈرتے
پر اپنا دم ہوا ہوتا ہے اُس چشم پُر افسوں سے

فیلن میں بھی پَون اور پَوَن دونوں درج ہیں ۔

پ ۔ ھ

پھپٹ ۔ شور و غوغا اور فساد ۔ میر تقی ؂

دیتی ہے طول طبل کیا نالہ و فغاں کو
دل کے الجھنے سے ہے یہ عاشقوں کی پھپٹ

عرض آثر ۔ یہ بہت عام لفظ ہے پھپٹ بروزن تلپٹ مگر فاضل مؤلف نہ معلوم کس دُھن میں اسے پھپٹ (پھپ ۔ پٹ) پڑھ گئے ۔ کتابت کا اختلاف ہو نہیں سکتا کیونکہ ہائے ملفوظ و مخلوط کا فرق ملحوظ رکھا گیا ہے اور اس کے ماقبل الفاظ پھبن اور پھبا اور مابعد پھپک اور پھپکنا اور پھپھس ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی ہائے ملفوظ سے درج ہے ۔

پھرت ۔ حرکت اور گردش ۔

عرض آثر ۔ یہ تنہا مستعمل نہیں جلت پھرت ایک ساتھ بولتے ہیں ۔

پھریری لینا ۔ موہائے بدن کا کھڑے ہو جانا ۔

عرض آثر ۔ اس کا املا (ے) سے پھریری بھی ہے ۔

پھر مانگ ۔ ایک کلمہ ہے نفرت کے سوال کے جواب کا ۔ ناسخ ؂

خوش نہ ہوتا تو کبھی ہنس کے نہ کہتا پھر مانگ
کیا ہوا اُس سے میں سائل جو ہوا بوسے کا

عرض آثر ۔ یہ پھیر مانگ بھی ہے (دوسری جگہ مانگ)

پھکڑ ۔ باہم بازاریوں کی گفتگو سے پوچ و بے معنی ۔

عرضِ آثر - اس میں گالی گلوچ ضرور شریک ہوتی ہے اس طرف اشارہ کر دینا تھا -

پھلجھڑی - سوا اک قسم کی آتشبازی کے سخن فساد انگیز و فتنہ خیز کو بھی کہتے ہیں -

عرضِ آثر - یہ خالی پھلجھڑی نہیں پھلجھڑی چھوڑنا ہے جو علیحدہ درج ہے -

پھول - شراب وغیرہ -

عرضِ آثر - عورتوں کے ایام حیض - یہ معنی درج نہیں -

پھوٹ پھٹاک - کنایہ ہے جدائی و علیحدگی سے -

عرضِ آثر - اس کے مقابل جھٹم جھٹا ہے - پھوٹ پھٹاک عامیانہ زبان ہے -

پھوٹ کر رونا - کنایہ ہے بہت رونے سے - آسیر سے

ملے جب مدت جو کانوں سے آگر   بہت پھوٹ کر روئے پہلے بہات

عرضِ آثر - پھوٹ پھوٹ کر رونا بھی ہے بلکہ یہی زیادہ رائج ہے - آسیر نے پھوٹ کر بمعنی پھوٹ کے بعد استعمال کیا ہے -

پھونک پھونک کر قدم رکھنا - نہایت خائف و ترساں رہنا - بحر سے

یہ چاہیے کہ رکھیں قدم پھونک پھونک کر
چیونٹی بھی اپنے پاؤں کے نیچے نہ پائے رنج

عرضِ آثر - اس کا مفہوم احتیاط برتنا ہے نہ کہ خائف و ترساں رہنا -

پھیری - درویشوں کے دورۂ مقرری سے عبارت ہے کہ جا بجا گدائی کے واسطے جاتے ہیں -

عرضِ آثر - اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں - خوانچے والے بھی پھیری لگاتے ہیں - چور بھی - وغیرہ وغیرہ - چور چوری سے گیا تو کیا ہیرا پھیری سے بھی گیا -

پ - ے

پیالا - بائے مخلوط التلفظ کے ساتھ فقیروں کی دعوت جو فقیروں کے یہاں اور لکڑی پھینکنے والوں کی دعوت جو لکڑی پھینکنے والوں کے گھر ہوتی ہے - ناسخ سے

پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی   نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے

عرضِ آثر - ناسخ کا شعر قطعاً غیر متعلق ہے - اس میں پیالا ہونا بعد مرگ قل یا فاتحہ ہونا ہے - پیالا ہونا عرس ہونا بھی ہے اسے تین تان کر فقیروں کی دعوت فقیروں کے یہاں ہونا کہہ لیجئے - جہاں تک پٹے بازوں کا تعلق ہے اس کے معنی بالکل مختلف ہیں یہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنے تھے - مزید تصدیق فسانۂ آزاد سے ہوئی - پیالا ہونا یہ ہے کہ ایک استاد فن بنوٹ پر کئی شخص ایک ساتھ مارتے ہیں اور وہ سب کی چوٹیں بچا کر ان کو بیک وقت زیر کر لیتا ہے - اسے کہتے ہیں کہ پیالا (بر وزن مالا) ہوا - بنوٹ کے اس پیچ کو علی بند کہتے ہیں -

پیٹ بھرا - کنایہ ہے غنی اور مالدار سے -

عرضِ آثر - پیٹ بھر کے کھائے ہوئے (شکم سیر) شخص سے غرض کے لئے ہم مالدار شخص کو پیٹ بھرا کہتے ہیں اس طرح کہ بات جو لی بالکسر کی آواز بہت خفیف نکلتی ہے -

پیٹ سے پاؤں نکالنا - مردم راست باز کے کارہائے ناشائستہ کرنے سے عبارت ہے - بحر سے

پیٹ سے پاؤں نکالے ہیں کچھ اب تو نے
چھو لیا ہم نے جو انوٹ کو تو بچھوا کھینچا

عرضِ آثر - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ محاورے میں مردم راست باز کی کیا معنویت ہے اور ان سے کارہائے ناشائستہ سرزد ہونا اس سے بھی عجیب تر - پیٹ سے پاؤں نکالنا حد اعتدال سے گزرنا اور نئی نئی حرکتیں کرنا ہے - نواب مرزا شوق سے

ڈھنگ یہ آپ کے نرالے ہیں   پیٹ سے پاؤں کچھ نکالے ہیں

پیٹ مارنا - کنایہ ہے پیٹ میں چھری مار کر اپنے کو ہلاک کرنے سے - ناسخ سے

نظر آیا جو پیٹ ساقی کا   شیشۂ مے نے اپنا مارا پیٹ

عرض آثر۔ شعر سے محاورہ سازی کی حد ہو گئی۔ بھلا شیشۂ شے کے پاس چھری کہاں سے آئی جو ساقی کا پیٹ دیکھ کر اپنے پیٹ میں بھونک لی اور جاں بحق تسلیم ہو گیا۔

پیٹ مارنا غذا میں تقلیل کرنا فاقہ کشی کرنا ہے۔ تاسخ کے شعر کا مطلب ہوا کہ شیشۂ مے کو ساقی کا چپالی سا پیٹ دیکھ کر لالچ آیا کہ میرا پیٹ جو ابھرا ہوا رہتا ہے وہ بھی ایسا ہی ہو جائے لہذا اُس نے بیشتر اوقات اپنا پیٹ خالی رکھنا شروع کیا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہنگام میکشی کے علاوہ شیشہ خالی رہتا ہے یہی شیشہ کا پیٹ مارنا ہوا نہ کہ پیٹ میں چھری مار کر اپنے کو ہلاک کرنا۔

ایک متحد المعنی محاورہ پیٹ کاٹنا ہے۔ فرض کیجئے کہ ناسخ کا دوسرا مصرع اس طرح ہے: "شیشۂ مے نے اپنا کاٹا پیٹ" تو کیا معنی پہنائیے گا؟

پیٹ کے بال - وہ بال جو بچے کے بدن اور سر پیاں کے پیٹ میں روئیدہ ہوتے ہیں۔

عرض آثر۔ پیٹ کے بال سے مراد نوزائیدہ بچے کے صرف سر کے بالوں سے ہوتی ہے۔ بھویں، پلکیں وغیرہ، غیر متعلق۔

پیٹ میں چوہے چھوٹنا - کنایہ ہے اُس اضطراب اضطرار سے جو کسی کو بسبب ترس و بیم لاحق ہو۔

عرض آثر۔ محاورے کا مطلب ہے کسی بات کی ٹوہ لینے کے لئے بیتاب ہونا۔ ترس و بیم کی قید ضروری نہیں۔

پیٹھنا - در آنا کسی شخص کا کسی جگہ یا کسی چیز میں چنانچہ مؤلف کہتا ہے ؎

کسی کا تیر جو پہلو میں آ کے پیٹھ گیا
تو میرے دل میں در آیا جگر میں پیٹھ گیا

عرض آثر۔ پیٹھنا کے بیان کردہ معنی میں تیر کو "شخص" فرض کرنا ہو گا۔

پیٹھنا کسی چیز کا در آنا پیوست ہو جانا ہے۔

پیجامہ - زیر جامہ کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ فارسی میں جو کچھ ہو اردو میں زیر جامہ کہلوانے سے مقصود اس مضحک تلبیس سے بچنے کو پیجامہ کے معنی ازار کہنا چاہئے مع اشا

؎ جیتے رہو در شیخ جی صاحب کیا ازار آپ کی اُٹھل ہے

پیچ پلی ہزار نعمت کھائی - کسی کو جو میسر آ جائے اسے کھا کر شکر جناب باری بجا لائے۔

عرض آثر۔ یہ لفظ کھائی کے اضافے کے بغیر بولی جاتی ہے۔ پیچ پلی ہزار نعمت۔

پیچھے پڑنا - گرویدہ ہونا۔ جرأت ؎

کسی نے مجھ کو نہ پہنچایا میری منزل پر
ہر اک کے پیچھے پڑا گرد رہ گذر کی طرح

عرض آثر۔ پیچھے پڑنا دشمن ہونا بھی ہے۔ مثلاً وہ میری آبرو کے پیچھے پڑا ہے۔

پیخانہ - وہ مکان جہاں جا کر حاجت براز کو رفع کریں۔

عرض آثر۔ پیخانہ براز کو بھی کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پیخانہ پھیر دیا۔

پیٹی ... وہ صندوق جس میں اسباب توپ کے چھوڑنے کا مانند گولے باروت وغیرہ کے رکھتے ہیں۔

عرض آثر۔ گولے باروت کی قید نہیں۔ کوئی صندوق مثلاً کپڑے رکھنے کا اگر اونچا نہ ہو مگر لمبا ہو پیٹی ہے۔

پینگ بڑھانا - گہوارے کی آمد و شد کا بروئے ہوا زیادہ کرنا۔

عرض آثر۔ کنایۃً کسی سے ربط ضبط پیدا کرنا میل جول بے تکلفی ہونا

پینگ لگانا - گہوارے کا بروئے ہوا جنبش اور حرکت میں لانا۔

عرض آثر۔ یہ پینگ لینا یا دینا ہے نہ کہ لگانا۔

پیٹھ لگنا - کشتی میں مغلوب ہونا کسی جگہ قرار و آرام پانا۔ ایک زمانے تک بستر سے لگے رہنے سے پیٹھ مجروح ہو جانا۔

عرض آثر۔ گھوڑے کی پشت کا ساز کی رگڑ سے زخمی ہو جانا بھی پیٹھ لگنا ہے۔

حرف ت

ت - ا

تار پتار ہونا - ابتر ہوجانے کو کسی چیز کے کہتے ہیں - انتشار -
عرض آثر - یہ تار بتار ہونا ہے - بائے ابجد بجائے بائے ہندی - انشا کی دریائے لطافت میں بھی اسی طرح درج ہے -

تار بندھنا - متصل آنا یا جانا کسی چیز کا -
عرض آثر - قوام کا بھی تار بندھتا ہے جب تیاری پر ہوتا ہے - یہ مفہوم درج نہیں -

تاک - انتظار اور غور کے ساتھ کسی طرف دیکھنا -
عرض آثر - ایک معنی گھات میں ہونا بھی ہیں - وہ درج نہیں -

تالی دینا - کسی کو ذلیل و زبوں کرنا -
عرض آثر - یہ تالی پیٹنا ہے -

تامجان - امیروں کی ایک سواری کہ اس کو کہار اٹھاتے ہیں اور اس کو ہوادار بھی کہتے ہیں -
عرض آثر - میں نے اسے تامدان یا ہوادار کہتے سنا ہے - فیلن میں اسے تام جھام لکھا ہے -

تانبے تانبر - عورتوں کے محاورے میں اس چیز کو کہتے ہیں کہ موافق کسی کی ضرورت اور خوراک کے ہو کم زیادہ نہ ہو -
عرض آثر - میں نے نہیں سنا نہ تحقیق ہو سکی - عورتیں یہ مفہوم گنی بوٹی نپا تلا سے ادا کرتی ہیں -

تانا - چاندی سونے کا آگ میں رکھ دینا خالص اور غیر خالص ہونے کے امتحان کے لئے -
عرض آثر - اسے تپانا کہتے ہیں نہ کہ تانا -

تاؤ - کاغذ کا ایک ورق دراز جس سے چند ورق کتاب کے بناتے ہیں
عرض آثر - اس کے معنی معتدل آنچ دکھنا بھی ہیں مثلاً قوام کا تاؤ - نیز بمعنی غصہ آتا ہے - یہ درج نہیں - مثلاً تاؤ آنا - (تاؤ آنا بھی درج نہیں)

تاؤ کھانا - اس چیز کا جل جانا جسے آگ پر رکھ کے قوام کرتے ہیں -
عرض آثر - مارے غصے کے کھولنا، پیچ و تاب کھانا بھی ہے - یہ مفہوم درج نہیں -

ت - ب

تب - اک کلمہ ہے کہ اس وقت کے معنی پر آتا ہے اور کبھی شرط کی جزا بھی ہوتا ہے لیکن فی زماننا بعض فصحا نے اس کا استعمال ترک کر دیا ہے -
عرض آثر - کیا فرماتے ہیں فصحائے حال میرے اس شعر کے بارے میں ؎

ہم نے رو رو کے رات کاٹی ہے آنسوؤں پر یہ رنگ تب آیا

کیا لفظ جب سے یہی مفہوم اس قوت اور تاثر سے ادا ہوتا ہے جتنا لفظ تب سے ؟

ت - ت

تتا ہونا - خشمگیں اور غضبناک ہونا -
عرض آثر - اب متروک ہے - اس کی جگہ کھولنا، تاؤ کھانا، یا گرم ہونا مستعمل ہے -

تتو تھمبو - دونوں کے واو مجہول کے ساتھ - کسی کے دلاسا دینے کو کہتے ہیں -

عرض آثر - اس کے معنی روک تھام کرنا بھی ہیں تاکہ جھگڑا بڑھنے نہیں - یہ درج نہیں - جان صاحب ؎

نہ بنی ساس سے نہ بنی تو تھبو ہزار کی میں نے

ت - ج

تجنا - بسبب رنج و غم کے کاہیدہ و لاغر ہو جانا -

عرض آثر - میری نظر سے یہ معنی نہیں گزرے - تحقیق بھی نہ ہو سکی -

ت - خ

تخنی - ... انداز جسم مردم -

عرض آثر - یہ عورتوں سے مخصوص ہے اور تنہا نہیں بولا جاتا - پھب تخنی کہتے ہیں -

ت - ر

تُرت پھرت - چالاکی و شتابی -

عرض آثر - پلیٹس میں بھی درج ہے - لکھنؤ میں اس کی جگہ چلت پھرت یا لپ جھپ ہے - عورت کے لئے لپا کا جھپا کا -

ترک - ... وہ کلمہ جو صفحۂ اول کے آخر میں پھر صفحۂ دوم کی پہلی سطر کی ابتدا میں لکھا جاتا ہے -

عرض آثر - بول چال میں ترک بفتح اول و دوم ہے - صحیح بفتح اول و سکون دوم -

ترمرے - دھنیت کے آثار جو شوربائے گوشت یا پانی یا عرق پر نمودار ہوتے ہیں - مومن ؎

عطر خبروں کو لگا کر جو رُلایا اُس نے

ترمرے سے ہیں مرے دیدۂ تر میں پھرتے

عرض آثر - مجازاً اس کے معنی ہیں صدمہ یا ضعف یا بیماری کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے ہوا میں چھوٹے چھوٹے سیاہ حلقوں کا نمودار ہونا - شعر مومن میں ترمرے سے یہی مفہوم ادا ہوتا ہے - ترمرے کی دوسری شکل تملے ہے اور لکھنؤ میں بیشتر یہی مستعمل ہے - فیلن میں ترمرے اور تملے دونوں درج ہیں -

ترنگ - لاف و گزاف و تعلی - ناسخ ؎

توڑے لکد سے شیشہ و ساغر جو ساقیا

یہ بھی اک اپنے نشۂ مے کی ترنگ ہے

عرض آثر - لفظ ترنگ فارسی اور ہندی میں مشترک ہے مگر معنی مختلف ہیں - فارسی میں تیر چلاتے وقت کمان کے کڑکنے کی آواز کو کہتے ہیں - ہندی اور اردو میں اس کے معنی امنگ، جوش و ولولہ، دھن نیز لاف و گزاف ہیں - ناسخ کے شعر میں اس کا مفہوم نشے کی دھن یا جھانجھ ہے نہ کہ لاف و گزاف - توڑ پھوڑ کو لاف و گزاف سے کوئی ربط نہیں -

ت - ڑ

تڑاقا - کسی چیز کا قحط اور نایابی اور شدت گرمی اور پیاس -

عرض آثر - زور کی آواز کو بھی کہتے ہیں -

تڑقنا - کنایہ ہے کسی سے کچھ رنجیدہ ہو کر سخنان درشت کہنے سے -

عرض آثر - یہ مفہوم چٹخنا سے ادا ہوتا ہے - یا گرم ہونا سے - (گرم بفتح اول و دوم)

تڑقنا ظرف شیشہ یا چینی کا کسی صدمے سے درکنا بال پڑنا بھی ہے -

تڑیڑا - آب گرم کا خواہ اُس گرم پانی کا جس میں کچھ دوائیں جوش کی ہوں کسی عضو دردمند اور صدمہ رسیدہ پر زور سے ڈالنا اور کسی عضو نجاست آلود یا جامہ جس پر بھی بعد ازالۂ نجاست کے زور سے پانی ڈالنے کو کہتے ہیں - جرأت ؎

نہ کر آلودہ دامن عاشق گریاں کو اے واعظ

ٹپکنا آنسوؤں کا داغ عصیاں کو تڑیڑا ہے

عرض آثر - ہم نمبر ۱ (دھارنا کو) تڑتڑا اور نمبر ۲ (نجاست دور کرنے کو) تریڑا (پہلی رائے مہملہ) کہتے ہیں - علاوہ تڑتڑا کے تریڑا بھی حسب لغت صحیح ہے (دیکھئے پلیٹس) ہم نے ان کا استعمال مختلف کر دیا ہے - مرادفات کے فرق مفاہیم میں اس طرح ایک اضافہ کیا - زبان میں وسعت کا ایک پہلو نکلا -

تڑتڑا کرنا - اسی پانی کا اس طرح ڈالنا -

عرض آثر - یہ تڑتڑا یا تریڑا دینا ہے نہ کہ تڑتڑا کرنا - انشا ؔ

دوری سے حالت غش کی ہے انشا کو اے ساقی
شراب پرتگالی کے دے منہ پر تریڑے جا

ت - ع

تعزیہ ٹھنڈا کرنا - نقل مزار سید الشہدا علیہ السلام کو زمین میں دفن کرنا -

عرض آثر - تعزیہ ٹھنڈا نہیں کیا جاتا دفن کیا جاتا ہے - تعزیہ ٹھنڈا کرنے کا تو یہ مطلب ہوا کہ اس کے ساتھ عمداً بے ادبی کی گئی - تعزیہ، قرآن مجید - علَم - تسبیح اور دوسری متبرک چیزوں کا ٹھنڈا ہونا گر پڑنا یا ٹوٹ جانا یا پھٹ جانا ہے - تعزیہ ٹھنڈا کرنا بمعنی دفن کرنا غالباً دہلی کی زبان ہے - لطف یہ ہے کہ ٹھنڈا ہونا کے تحت نمبر ۳ پر وہی کچھ خود بھی لکھا ہے جو میں عرض کر رہا ہوں -

ت - ک

تکا - بکسر اول - گوشت کی بوٹی -

عرض آثر - یہ تنہا مستعمل نہیں تکا بوٹی کہتے ہیں -

تکا کے ایک معنی غلام کے بھی ہیں، کم حیثیت شخص کو بھی حقارت یا غصے سے عورتیں تکا کہتی ہیں - یہ استعمال کبھی میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا - کسی لغت میں تکا کے یہ معنی درج نہیں ہیں البتہ نگین دہلوی کی ایک غزل ریختی کی ردیف ہی تکا ہے اور میرے معروضے کی صحت کو ثابت کرتی ہے ؛

سہ آ کے بیٹھا ہے ابھی واں سے بچارا تکا
اب جو بھیجوں تو نہ جاوے گا دوبارا تکا

تکونا - جو چیز تین کونے رکھتی ہو

عرض آثر - تکوان کی بھی ایک قسم ہے -

تکی لگانا - دیر تک کسی طرف دیکھتے رہنا -

عرض آثر - یہ امر بغرض شکار ہوتا ہے اور جانوروں سے مخصوص ہے مثلاً بلی چوہے کی طرف تکی لگاتی ہے - کسی شخص کا اس طرح دیکھنا تکنا یا ٹکٹکی باندھنا ہے نہ کہ تکی لگانا -

تکینی - پہلی تحتانی مجہول - چھوٹے تکیہ کو کہتے ہیں -

عرض آثر - تکینی گول اور لمبے مگر کم چوڑے تکئے کو کہتے ہیں -

ت - گ

تگدمہ - کسی چیز کی تیاری کا حساب -

عرض آثر - میں نے تکدمہ (کاف عربی) بولتے سنا ہے - از روئے لغت تکدمہ اور تگدمہ دونوں صحیح ہیں -

ت - ل

تلاجی - جو کچھ قسم بقولا سے گھی یا تیل میں بھون کر نان خورش کریں

عرض آثر - اب یہ لفظ مستعمل نہیں - اس کی جگہ بھجیا نے لی ہے

تل رکھنے کی جگہ نہیں - مجازاً نہایت تنگ جگہ - جرأت سہ

نہیں تل رکھنے کی جا گہ جو با فزونئ حسن
دیکھا شب اس کو تو اک خال رخسار نہ تھا

عرض آثر - محاورے کا اطلاق دراصل کثیر اور گنجان مجمع پر ہوتا ہے جگہ تنگ ہو یا کشادہ - طلسم ہوشربا - کشمکش سے فوج کی تل بھر جگہ میدان میں خالی نہ تھی -

تلوار کا منھ - کنایہ ہے تیزی سے دم شمشیر کی - آتش سہ

پھیر لیجئے نہ منھ کو تری تلوار سے قاتل ہم دل سے گرے ہیں وہ اگر منھ کی کڑی ہے

عرض آثر۔ شعر ہی سے واضح ہے کہ تیز تلوار کو منھ کی کڑی کہتے ہیں نہ کہ تلوار کا منھ۔

تلملانا - فوقانی مفتوح بہ لام ساکن۔ اضطراب۔

عرض آثر۔ اُردو میں بکسر تائے فوقانی بولتے ہیں۔ تل۔ ملانا۔

تلے تلیس اوپر بلیس ۔ عورتوں کے محاورے میں تہ و بالا اور برہم و درہم ہونے کو لوگوں کے کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ میرے ذہن میں اس کے معنی ہیں خود کام نہ کرنا بلکہ دوسروں سے کام لینا تاہم معترض ہونا اور ان کے کام میں مین میکھ نکالنا۔ یہ ضرور ہے کہ محاورہ عورتوں کا ہے بظاہر سیدھی سادی دراصل چالاک۔

ت - ن

تناریری ۔ مغنیوں کے کچھ کلمات معین ہیں۔

عرض آثر۔ تناریری سارنگی کی آواز کو کہتے ہیں نہ کہ مغنی کے کلمات کو مغنی کے کلمات تا تھیا تھئی یا تا تا تھئی ہیں خصوصاً دم رقص رقاصہ یہ کلمے زبان پر جاری کرتی ہے۔

تناتوری ۔ کسی سے کچھ علحدگی چاہنا خشم اور خشونت کے ساتھ۔

عرض آثر۔ یہ بظاہر کوئی عامیانہ فقرہ ہے جس سے میرے کان آشنا نہیں نہ کسی کتاب لغت میں ملا۔ اس کا بدل تناتنی ہو سکتا ہے۔

تنکی - ایک نان تنک تر و خستہ تر کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ تنکی صرف اُس نان سبک و خستہ کو کہتے ہیں جو لسّی کے ساتھ کھائی جاتی ہے ورنہ ہوا کی روٹی کو کہتے ہیں۔

ت - و

تو - واو معروف کے ساتھ۔ ایک کلمہ ہے کہ اُس سے ناکسوں کو خطاب کرتے ہیں۔

عرض آثر۔ کیا اللہ سے بربنائے وحدانیت اور معشوق سے بربنائے محبت تو سے خطاب نہیں کرتے؟

توتا پالنا - مرض کو طول دینا بسبب بے تیاری کے۔

عرض آثر۔ اس کا استعمال مخصوص ہے زخم یا پھوڑے کے لئے ہر مرض کو جس کا مداوا نہ کیا جائے توتا پالنا نہیں کہتے۔

توتی - پہلی تے واو معروف کے ساتھ دوسری تے یائے معروف کے ساتھ۔ ایک طائر ہوتا ہے برابر گنجشک کے۔

تنبیہ۔ یہ توتی سوا اُس طائر کے ہے جو سبز رنگ کا ہوتا ہے جس کو ہندوستان میں توتا کہتے ہیں اور جس میں تائے فوقانی کے عوض دونوں جگہ طائے حطی بھی لکھتے ہیں۔

عرض آثر۔ خدا معلوم املے کے لحاظ سے حضرت مؤلف نے توتی کو طوطی پر کیوں ترجیح دی ہے توتی فارسی کا معرب طوطی اس قدر مقبول ہوا کہ خود ایرانیوں نے اسی طرح استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ طوطی پس آئینہ طا کے سوا (ت) سے کوئی نہیں لکھتا۔ اُردو میں توتے کی مادہ توتی (واو مجہول) سے التباس بچانے کو طوطی کو طا سے لکھنا ہی مناسب ہے۔

حضرت مؤلف نے اپنی تنبیہ پر آپ بھی عمل نہیں کیا کیونکہ توتا پالنا بجائے طا کے ت سے لکھا ہے۔

توتے ہاتھوں کے اڑ جانا - یہ محاورہ بدون ہاتھوں کے بھی کلام قدما میں مستعمل ہے۔ میر ؎

اُس نے دیکھا جاگ اُٹھ کے سوتے سے ۔ اُڑ گئے آئنے کے توتے سے

عرض آثر۔ انشا کے زمانے تک یہ محاورہ بغیر لفظ ہاتھوں کے اضافے کے بولا جاتا تھا چنانچہ اُس نے دریائے لطافت میں صرف توتے اُڑ جانا لکھا ہے۔ ہاتھوں کے توتے اڑنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہوگا کہ اُس وقت تک محاورہ توتے اُڑ جانا تھا لہذا حضرت مؤلف کا یہ فرمانا درست نہیں کہ قدما کے کلام میں یہ محاورہ بدون ہاتھوں کے بھی تھا یعنی ہاتھوں کے ساتھ بھی تھا اور بغیر ہاتھوں کے شمول کے بھی تھا۔ اگر ہاتھوں کے توتے اُڑ جانا

قدما میں بھی رائج تھا تو کوئی مثال پیش کی جاتی ۔

تولا ماشا ۔ مریض کے اس مزاج کو کہتے ہیں جو دم بھر میں کچھ اور دم بھر میں کچھ ہو جائے اک ذرا سی بے اعتدالی کے ساتھ ۔

عرض آثر ۔ اول تو پوری مثل گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ ہے۔ دوم کسی کا مزاج ہو مریض کی قید نہیں ۔ تلون شرط ہے ۔ جان صاحب ؎

دولت نسا نے اشرفی خانم سے سچ کہا
ماشہ گھڑی میں تو! ہے زردار کا مزاج

توڑ جوڑ ۔ کنایہ ہے دانائی و فیلسوفی سے ۔

عرض آثر ۔ صحیح نشست الفاظ جوڑ توڑ ہے ۔

تو سہی ۔ ایک کلمہ دھمکی کا ۔

عرض آثر ۔ یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ تو بالفتح ہے ۔

تونسنا ۔ گرمی آفتاب سے متاذی ہونا ۔

عرض آثر ۔ اس میں رنگ کا تغیر بھی شامل ہے ۔ مثلاً دھوپ میں رنگ تونس گیا ۔ سنولا گیا ۔

ت ۔ ھ

تھان کا ٹرا ۔ گھوڑا جو اپنے تھان پر شرارت و سرکشی کرتا ہے ۔

عرض آثر ۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے ۔ کنایۃً وہ شخص جو یوں تو بہت شیخی بگھارے مگر وقت پڑے پر سٹی بھولے ۔

تھپیڑ ۔ طمانچہ ۔

عرض آثر ۔ ایک معنی اور ہیں ۔ میل کے تھپڑ کے تھپڑ جمے ہیں ۔ جسم پر میل کی تہیں ہیں ۔ میل تھپا ہوا ہے ۔

تھپیڑا ۔ وہی تھپڑ ۔ ہجر ؎

پری کیا لاف مارے تیرے آگے حسن میں کوئی
چراغ انجمن کو باد پروانہ تھپیڑا ہے

اور کنایۃً ضرب بادت پر اطلاق کرتے ہیں ۔ جرأت ؎

جو کنارِ مقصد اپنی لگے ناؤ بہ کے گھنے — تو ہوا تھپیڑے مارے لگے بہنے آب اُلٹا

عرض آثر ۔ یہ محض قیاس آرائی ہے ۔ تھپیڑا ہوا کا جھونکا یا پانی کا ریلا ہے گو اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ جان صاحب نے تھپیڑے بمعنی تھپڑ ایک شعر میں نظم کیا ہے ؎

منگل کا دن ہے صاحب ہو جائے گی وہ ڈبلی
بچی کو میری دیکھو مارو نہ تم تھپیڑے

ت ۔ ے

تیراک ۔ شناور کو کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک اس لغت میں بجائے فوقانی بائے فارسی ہے ۔

عرض آثر ۔ ہم اسے پیراک ہی کہتے ہیں ۔ انیس نے بھی پیراک نظم کیا ہے ؎

جوشن کو کاٹ جاتی تھی یوں آ کے اوج سے
پیراک جس طرح نکل آتا ہے موج سے

شرف ؎

تھاہ لایا نہ کوئی بحرِ کرم کی تیرے
پار اُترے پیر کے اترا جو وہ پیراک ہوں میں

تیرنا ۔ شناوری کرنا اور بعضے اس لفظ کو بجائے فوقانی بائے فارسی کے ساتھ بولتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ حضرت جلال نے اپنا فیصلہ صادر نہیں فرمایا ۔ تیرنا پانی پر کسی چیز کا بہنا ہے اور پیرنا فن شناوری ہے ۔

تیرہ تیزی ۔ سیزدہ ماہ صفر کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ مرد نہیں عورتیں بولتی ہیں ۔ یہی حال تیزی یعنی ماہ صفر کا ہے

تیس مار خاں ۔ بہادر اور دلاور شخص ۔

عرض آثر ۔ یہ ہمیشہ بطور طنز استعمال ہوتا ہے ۔

تئیں ۔ کلمات رابطے اک کلمہ ہے ۔ روزمرہ قدما کا تھا فصحائے متاخرین نے اس کا بولنا ترک کر دیا ہے ۔

عرض آثر ۔ عورتوں کی زبان میں تئیں ہے تا کسی بات کا تہیہ کرنا ہے ۔ یہ مفہوم درج نہیں

حرف ٹ

ٹ ا

ٹاپ - یہ لفظ دو معنی رکھتا ہے (۱) گھوڑے کا سُم صفحہ (۲) چارپائی کے پائے کے گردے -

عرض آثر - اب ایک اور معنی اضافہ کیجئے - عورتوں کا ایک زیور - کانوں کے مدور بُندے انگریزی TAPS

ٹاٹ بافی جوتا - پاپوش جو ٹاٹ باف سے بجی گئی ہو -

عرض آثر - کنایۃً نمائشی جوتا جو مضبوط نہ ہو - دیکھنے میں خوشنما -

ٹاٹ میں موبخ کی بخیہ - ایک مثل ہے کہ دو متشابہ چیزوں کی ہم پیوستگی پر کہتے ہیں -

عرض آثر - عام طور پر مثل اس طرح بولی جاتی ہے : ٹاٹ کی انگیا موبخ کی بخیہ -

اگر دو متضاد چیزوں میں گٹھ بندھن ہو جائے تو ٹاٹ کی انگیا موبخ کی بخیہ کہتے ہیں - زربفت میں ٹاٹ کا پیوند -

(نوٹ - بخیہ عام طور پہ مذکر ہے) -

ٹ - ٹ

ٹٹولنا - واو مجہول کے ساتھ - کسی شے نامعلوم کا ہاتھ سے ڈھونڈنا اور اندھوں کی طرح یا اندھوں کا کسی چیز کو ڈھونڈنا اور کنایہ ہے مافی الضمیر دریافت کرنے سے بھی - میر تقی ؎

تجھ بن چمن میں جو تھا دل کو ٹٹولتا تھا
گل منہ کو کھولتا تھا بلبل نہ بولتا تھا

عرض آثر - شے نامعلوم بھی ہے مگر ہاتھ سے ڈھونڈی جا رہی ہے

بانی بیان کردہ مطلب سے مجھے اختلاف نہیں -

ٹ - ر

ٹر - بالفتح گفتگوئے پوچ کو کہتے ہیں -

عرض آثر - یہ ٹر ٹر بتکرار ہے - تنہا ٹر صرف اس فقرے میں ہے عیہ پیچھے ٹر -

ٹرغل - زن فاحشہ -

عرض آثر - اس سے بوڑھے پن کا مفہوم جدا نہیں کیا جا سکتا دیکھئے فیلن - an old jade

ٹ - س

ٹسکنا - کسی چیز کے اثر سے کسی کا یا کسی چیز کا متاثر ہونا -

عرض آثر - ٹسکنا اپنی جگہ سے جنبش کرنا بھی ہے - (ہمیشہ بطور نفی استعمال ہوتا ہے)

ٹ - ک

ٹکڑا سا توڑ کے ہاتھ میں دیدینا - کنایہ ہے سخت و درشت جواب دینے سے -

عرض آثر - زیادہ تر ٹکڑا سا توڑ کے ہاتھ پر رکھ دینا بولتے ہیں نہ کہ ہاتھ میں دیدینا -

ٹکڑی - چند کبوتر جو متفق ہو کر اڑیں اور باتفاق بیٹھیں - اور کنایہ ہے چند کسان متفق سے بھی -

عرض آثر - ٹکڑی کی گوٹ بھی ہوتی ہے زنانے پیجامے کی -

ٹکور۔ ٹکیں سے عبارت ہے یعنی پارچہ گرم کردہ سے کسی عضو ماؤف کو سینکنا اور نوبت کے نقاروں کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹکیں کے لئے دوا کی پوٹلی گرم کرکے استعمال کی جاتی ہے نہ کہ پارچہ گرم کردہ۔ علاوہ بریں ہم نے اعراب میں فرق کر دیا ہے ٹکور یعنی ٹکمید کسروں سے بولتے ہیں اور ٹکور یعنی نقارے کی آواز فتح اول سے۔

ٹ۔ن

ٹنڈیاں کسنا۔ عورتوں کے محاورے میں کسی گنہگار کے دونوں بازو رسی سے باندھنے کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ ٹنڈیاں ہمیشہ پس پشت کسی جاتی ہیں۔ اس امر کا اظہار ضروری تھا۔

ٹنگڑی۔ نون غنہ کے ساتھ۔ پا۔ قدم

عرض آثر۔ تحقیرت ٹانگ کو ٹنگڑی کہتے ہیں۔

ٹ۔و

ٹوپ۔ واؤ مجہول کے ساتھ کلاہ پشمینہ دار جسے جاڑے میں سر پہ پہنتے ہیں

عرض آثر۔ عام لفظ کنٹوپ ہے

ٹوٹنا۔ بانس کا ٹکڑا اور ایک قسم کی آتشبازی۔

عرض آثر۔ ایک معنی مالی نقصان بھی۔ نیز کسی جنس کی کمی مثلاً آج کل بازار میں گیہوں کا ٹوٹنا ہے۔ (واؤ مجہول) بغیر نون غنہ بھی مستعمل ہے اور وہ درج ہے۔

ٹ۔ھ

ٹھس۔ شخص کاہل اور ناکارہ کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ کنکوا جو اچھی طرح گھومتا نہیں اُسے بھی ٹھس کہتے ہیں۔

ٹھسا۔ سامان و اسباب ظاہری اور پوشاک و زیور اور ترک و جلوس سواری پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔

عرض آثر۔ ٹھسا عورت کے غرور و ناز کو کہتے ہیں نہ کہ جو کچھ حضرت مؤلف نے تحریر کیا ہے۔

ٹھگ۔ بالفتح۔ سوا راہزن کے کنایۃً اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو کسی سے بفریب کچھ لے لے۔

عرض آثر۔ ہم ایسے شخص کو ٹھگیا کہتے ہیں تاکہ ٹھگ کا فرق باقی رہے۔

ٹھگنا۔ سوا راہزنی کے کسی کو فریب دے کر کچھ لے لینے سے بھی عبارت ہے۔

عرض آثر۔ کسی چیز کے فروخت میں دام زیادہ لے لینا ٹھگنا ہے۔

ٹھنڈ اور ٹھنڈک۔ خنکی۔ آتش

> فراق یار میں دل ہے جو میرے ٹھنڈی سانس
> ہوئی ہے گرمی میں جاڑے کی طرح پیدا ٹھنڈ

عرض آثر۔ عام طور پر ٹھنڈک مستعمل ہے۔

ٹھنڈائی۔ ہمزہ یائے معروف کے ساتھ دوائی نوخیدنی۔ جرأت

> آتے عیسیٰ بھی تو ہوتا نہ مداوا میرا
> گھول کر زہر ٹھنڈائی میں دو ٹل جاتی

عرض آثر۔ اب ٹھنڈائی اعلان نون کے ساتھ بولتے ہیں لون غنہ کے ساتھ عامیانہ زبان سمجھی جاتی ہے۔

ٹھاٹھ مارنا۔ بال و پر مارنا جملہ طائروں کا اور کبوتروں کا بھی پرواز کے وقت۔

عرض آثر۔ سمندر بھی ٹھاٹھ مارتا ہے۔ جوش زن ہوتا ہے کسی کا مصرع ہے: سمندر ٹھاٹھ مارے گر نچوڑوں پاٹ دامن کا۔

ٹھوکر کھانا۔ متعارف ہے۔ پیش پا خوردن

عرض آثر۔ کنایۃً غلطی کا مرتکب ہونا۔ چوک جانا۔

ٹھوکنا - سوا معنی مشہور کے کنایۃً چوب و مکّہ سے مارنا۔

عرض آثر - یہاں بھی ہم نے اتنا فرق کر دیا ہے کہ کیل میخ وغیرہ گاڑنے کو ٹھونکنا باضافۂ نون غنہ بولتے ہیں - اور مکّہ کوب کو ٹھوکنا۔

ٹھیکا - یائے مجہول کے ساتھ نشست گاہ اور جلسۂ قرار اور اجارے کے معنی پر بھی مستعمل ہے۔

عرض آثر - طبلہ بجانے کی ایک ترکیب کو بھی ٹھیکا کہتے ہیں یہ معنی درج نہیں۔

ٹھنیا - عورتوں کے محاورے میں طعن و تشنیع۔

عرض آثر - عامیانہ زبان - جلی کٹی اس کا بدل ہے - یا انھیں کی زبان میں ٹھینگے کا بدل۔

ٹ - ے

ٹیپ - تحتانی معروف اور بائے فارسی کے ساتھ نظم مسدس کی بیت اور دستہ اور قسطوں کے معنی پر بھی مستعمل ہے اور مصطلحات گنجفہ بازی میں سے بھی ایک اصطلاح ہے۔

عرض آثر - اور معنی بھی ہیں ۱- چپیت - ۲- معماروں کی اصطلاح دو اینٹوں کے درمیان چونا بھرنا۔

ٹیم ٹام - یائے معروف کے ساتھ - زیب و آرائش۔

عرض آثر - زیب و آرائش جس میں چھچھورا پن ہو - نمائش ہو۔

ٹیسٹ - آنکھ کا ایک مرض۔

عرض آثر - اسے گُہلی بھی کہتے ہیں اور یہی زیادہ مستعمل ہے۔

حرف جیم

ج - ا

جاگ - شب بیداری۔

عرض آثر - اس کے معنی شب بیداری ہرگز نہیں - رات بھر جاگنے کو کسی رسم یا تقریب کی خاطر عورتیں شب بیداری (اُن کی زبان میں شبداری) کہتی ہیں - جاگ کا مفہوم کھٹکا ہونے پر گھر والوں کا جاگ اٹھنا اور چور کا بھاگ جانا ہے "جاگ ہو گئی نہیں تو چور موس لے گیا تھا" عام فقرہ ہے۔

جاگیر - سوا معنی معروف کے طالب العلموں کے روزینہ اندک کو بھی کہتے ہیں کہ لڑکوں کی تعلیم کے واسطے کہیں سے مقرر ہو جائے۔

عرض آثر - جاگیر کے یہ معنی میرے لیے بالکل نئے ہیں - عام لفظ وظیفہ ہے۔

جال میں پھنسانا - سوائے معنی معروف کے کنایہ ہے فریب کرنے اور کسی کو فریب میں لانے سے بھی

عرض آثر - یہ جال میں پھانسنا ہے نہ کہ پھنسانا۔

جان جوکھوں - زیان جان سے عبارت ہے - شعر ؎

جان جوکھوں ہے چاہنا تیرا نہ ہو دشمن بھی مبتلا تیرا

عرض آثر - جان جوکھوں جان کا خطرہ ہونا ہے نہ کہ زیان جان کا۔

جان چھپانا - حیلہ ڈھونڈنے اور بہانہ کرنے کو کہتے ہیں

عرض آثر - یہ جان چُرانا ہے نہ کہ جان چھپانا۔

جان کا جنجال - جو چیز کہ ناگوار خاطر اور بلائے جان ہو اور بہت اس سے تنگ ہوں۔

عرض آثر - جی کا جنجال بھی بولتے ہیں - ؎

عشق بتاں کو جی کا جنجال کر لیا ہے یہ تو نے اپنا حسرتؔ کیا حال کر لیا ہے

(حسرت موہانی)

ج۔ب

جبّہ۔ ابد کے وزن پر۔ گراں اور ثقیل کو کہتے ہیں۔

عرض آثر ہم میں جو لفظ مستعمل ہے وہ جبّدا ہے۔ بفتح اول ودوم وتشدید دال۔ مثلاً یہ کنکوا بڑا جبّدا ہے نہ کہ جبد ہے۔ صحیح ہندی لفظ بھی جبدّا ہے۔

ج۔ڑ

جڑاؤ۔ واؤ معروف کے ساتھ۔ زیور مرصع۔

عرض آثر۔ واؤ مجہول کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے اور اس صورت میں بجائے صفت کے اسم ہو جاتا ہے۔ مثلاً اس زیور کا جڑاؤ بہت اچھا ہے۔

ج۔ھ

جھتے پڑ جانا۔ کنایہ ہے سبک وحقیر ہو جانے سے۔

عرض آثر۔ کپڑوں میں بھی جھتے پڑ جاتے ہیں۔ دھوبی کی بے پروائی سے جگہ جگہ تار سمٹ جاتے ہیں۔ یہ مفہوم لکھ کر کنایۃً جو معنی پیدا ہوئے درج کرنا چاہیے تھے۔ بلکہ پورا محاورہ شان میں جھتے پڑنا ہے۔

جان صاحب ؎

مرزائی جان بات کرو اوپی جامہ زیب
ہنستی ہو سب سے جھتے نہ پڑ جائیں شان میں

ج۔گ

جگادری۔ شخص کہنہ ودیرینہ۔

عرض آثر۔ ایسے شخص کو زیادہ مضحک بنانے کے لیے گاف کو غین سے بدل کر جغادری کہہ دیتے ہیں۔

جگت رنگ۔ لطیفہ گو اور بذلہ سنج۔

عرض آثر۔ عام لفظ جگت باز ہے نہ کہ جگت رنگ۔

جگنی۔ عورتوں کے گلے کا ایک زیور۔ بحر ؎

تیرے زیور کے نگیں رات کو ایسے چمکے
ایک جگنی سے ہوئے سیکڑوں جگنو پیدا

خواجہ وزیر ؎

جان پڑ جاتی ہے زیور میں پہننے سے ترے
کہیں اڑ جائے نہ جگنی تری جگنو ہو کر

تنبیہ۔ بعضے زیور مذکور یعنی جگنی کو جگنو بولتے ہیں (واؤ معروف) پس مولف بیچاراں کو بنا بر محاورۂ فصحائے لکھنؤ کے اس کی صحت میں کلام ہے۔ البتہ جگنو کرمک شب تاب کے معنی پر صحیح ہے۔

عرض آثر۔ فصحائے لکھنؤ جو چاہے فرمائیں بیگمات لکھنؤ اس زیور کو اگر قد میں چھوٹا ہے تو جگنی کہتی ہیں (جگنو کی تصغیر) ورنہ جگنو (جان صاحب) ؎

جگنو نہ بازو بند علی بندے ہے کام
زیور میں مجھ کو باجی ہے اک زر تن سے کام

رند کی زبان مستند تھی وہ کہتا ہے ؎

سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے
جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا

فسانۂ آزاد کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔ کاغذ اٹھایا تو اس میں جگنو موجود جو گم ہو گیا تھا۔

ج۔ل

جل تھل۔ بحر وبر سے عبارت ہے۔ ناسخ ؎

ایسے مری نظر کے ہیں بادل بھرے ہوئے
پل مارنے میں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوئے

عرض آثر۔ بحر وبر کا سوال نہیں۔ جل تھل بھر جانا محاورہ ہے شدت سے بارش ہونا۔ وہی ناسخ کے مطلع میں نظم ہے۔ حضرت مولف نے صرف جل تھل کو لے لیا اور محاورے کا باقی حصہ نظر انداز کر دیا۔

جلاپا ۔ عورتوں کی زبان میں سوختی سے مراد ہے ۔
عرضِ آثر ۔ صحیح مفہوم رشک یا حسد سے ادا ہوتا ہے ۔
جلسہ ۔ عیش و طرب کی انجمن ۔
عرضِ آثر ۔ عیش و طرب کی قید نہیں ۔ لوگوں کا اجتماع کسی غرض سے ہو ۔ جلسۂ تعزیت بھی ہوتا ہے ۔
جلوس ۔ تزک سواری سلاطین و امرا کا ۔
عرضِ آثر ۔ برات کے ساتھ بھی جلوس ہوتا ہے ۔ تعزیوں کے ہمراہ بھی جلوس ہوتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ
جلی کٹی ۔ رشک و حسد کی باتیں جو آپس میں ہوں ۔
عرضِ آثر ۔ صحیح مفہوم طعن و طنز سے ادا ہوتا ہے ۔ تشیر سے

جلی کٹی مرے استاد سے کرے جو کوئی
تو چھونک دوں میں خرمن کے خوشہ چینوں کو

جلے پاؤں کی بلی ۔ کنایہ ہے شخص ہرزہ گرد سے ۔
عرضِ آثر ۔ عورتوں کا محاورہ ہے ۔ جلے پاؤں کی بلی ایسی عورت کو کہتی ہیں جو ایک جگہ دم نہ لے اور (انھیں کی زبان میں) قلندیاتی پھرے ۔"

ج ۔ ن

جنگل میں منگل ہو جانا ۔ صحرا میں سامان عیش و نشاط کا مہیا ہو جانا ۔ صبا ۔

آیا اپنے پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر سے
اے جنوں لے دن پھرے جنگل میں منگل ہو گیا

عرضِ آثر ۔ صحیح مثل جنگل میں منگل ہونا یا جنگل میں منگل منانا ہے نہ کہ جنگل میں منگل ہو جانا ۔ یہ مثل محاورے کی نہیں ۔ جنگل میں منگل ہونا تک غنیمت تھا جنگل میں منگل ہو جانا کو محاورہ قرار دینے کے جواز کی کوئی صورت نہیں ۔

ج ۔ و

جوگی کس کے میت ہوتے ہیں ۔ ایک مثل ہے مشہور کہ مفہوم بھی اس کا متعارف ہے ۔ میر حسن سے

ساز سے کرتا ہے کوئی بھی پیت
مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت

عرضِ آثر ۔ مثل صرف اتنی ہے "جوگی کس کے میت" باقی الفاظ جو حسب ضرورت اضافہ کئے جاتے ہیں وہ جزو محاورہ نہیں ہوتے لغت نویس کا یہ فرض ہے کہ پہلے محاورے کا تعین کرے پھر مثال میں شعر پیش کر دے ۔ شعر سے محاورہ نہ بنائے ۔ ورنہ جوگی کسی کے میت نہیں ہوتے جوگی کس کے میت ہوتے ہیں جوگی کو میت بنانا فضول ہے سب محاورے کی حد میں آ جائیں گے اور ذہن کا گزر صحیح محاورے تک نہ ہوگا ۔ میر سے

عجب نہیں ہے نہ جانے جو میر چاہ کی ریت
سنا نہیں ہے مگر یہ کہ "جوگی کس کے میت"

جو جاگے گا سو پائے گا ۔ ناسخ سے

یہ مثل سچ ہے جو جاگے گا سو پائے گا
بخت بیدار آشنا ہے دیدۂ بیدار کا

عرضِ آثر ۔ نثر میں پوری مثل اس طرح ہے ۔ جو جاگے گا سو پائے گا جو سوئے گا وہ کھوئے گا ۔
جوڑ چکنا ۔ کوئی تہمت اور افترا کسی پر ہونا ۔
عرضِ آثر ۔ یہ کتابت کی غلطی ہے ۔ جوڑ چکنا مہمل و بے معنی فقرہ ہے ، جوڑ چلنا چاہیئے ۔ افترا پردازی کرنا ۔
جان صاحب سے

مرزا مزاج آپ کا جب سے بدل گیا
کس کس کا دیکھو جوڑ نہیں مجھ پہ چل گیا

ج - ھ

جھاڑ - درخت صحرائی جو شاخ و برگ بہت سے رکھتا ہو اور کوتاہ قامت ہو۔

عرض آثر - یہ خالی جھاڑ نہیں جھاڑ جھنکار ہے جیسا کہ خود حضرت مؤلف نے دوسری جگہ لکھا ہے۔ وہ درخت جو بہت سی شاخ و برگ رکھتا ہو۔

جھاڑ باندھ دینا - کنایہ ہے گفتگوئے مسلسل سے۔

عرض آثر - باتوں کا جھاڑ باندھنا ہے۔

جھانک تاک - غور اور خیال اور تدبیر۔

عرض آثر - صحیح نشست الفاظ تاک جھانک ہے۔ کسی کو چوری چھپے دیکھنا (آشنائی کی غرض سے)۔ آتش ؎

عبث ہے تاک جھانک اے شیخ تجھ کو دختر رز سے
بھلا یہ عمر اس نوعمر سے شادی کے قابل ہے

جھانکی - روزن۔

عرض آثر - جھانکی ہندوؤں کے مذہبی سامان آرائش کو بھی کہتے ہیں جو دیوتا کی مورت کے گرد ہوتا ہے۔

جھڑپانا - دو شخصوں میں باہم کچھ مباحثہ اور گفتگو کروا دینا۔

عرض آثر - حضرت مؤلف نے جھڑپ سے مصدر بنایا ہے۔ یہ اُپج ضرور ہے مگر نا مقبول۔ نسیلن میں بھی درج ہے مگر جھڑپانا ہے تو اس کا دیہاتی مرادف جھونٹا بہتر ہے جسے حضرت مؤلف نے بھی درج کیا ہے۔ مگر بغیر اس تخصیص کے کہ دیہاتی زبان ہے۔

جھک - دیوانگی۔

عرض آثر - جھک کا صحیح مفہوم کسی بات کی دھن بندھ جانا ہے جیسے "جھک سوار ہونا" کہتے ہیں۔

جھکی - دیوانہ۔

عرض آثر - جس شخص کو جھک ہو جس کا مفہوم اوپر بیان کیا گیا۔

جھجھاؤ - ننگا پو کے وزن پر۔ جو لباس کہ کلاں اور دراز ہو۔

عرض آثر - ہر لباس پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ ایسے زنانے پیجامے کو کہتے ہیں جس کے پائنچے بہت لمبے ہوں۔ یہ معنی کسی کتاب لغت میں درج نہیں۔ میری ایک عزیزہ نے بتائے۔

جھگاڑ - بڑا جھگڑا کرنے والا۔

عرض آثر - اس کے وضع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جب جھگڑالو موجود ہے۔ (دیکھئے فیلن)

جھنڈ - درختوں کا انبوہ، انسان کے سر کے بالوں کی کثرت۔

عرض آثر - طائروں کے غول کو بھی جھنڈ کہتے ہیں۔

جھنڈولے بال - وہ موئے سر جو کثرت سے سر پر ہوں۔

عرض آثر - ان میں گھونگھر بھی ہونا چاہیئے۔ یہ تخصیص ضروری تھی رشک ؎

دیکھئے جو جھنڈولیا تری زلف حلقے حلقے کا بالکا ہو

جھوٹا ہو جانا - کنایہ ہے کسی چیز کے بیکار اور ناقص ہو جانے سے

عرض آثر - یہ مفہوم صرف کھانے کی چیزوں سے مخصوص ہے یا پھر ہاتھ پاؤں شل ہو جانے سے۔

جھومر - چند آدمیوں خواہ چند چیزوں کا مجمع۔

عرض آثر - ایک زیور کا بھی نام ہے۔ ناچ کا بھی ایک طریقہ ہے۔ وہ چیز بھی ہے جس میں گلوریاں اٹکا دی جاتی ہیں۔

جھینکنا - زار نال کرنا۔

عرض آثر - یہ جز بز ہونا۔ پچھتانا بھی ہے۔ مثلاً اپنے نصیبوں کو جھینکتے ہیں۔

جھوجرا - ذی تخلخل چیز یعنی وہ چیز جس کے اجزا باہم پیوستہ نہ ہوں۔

عرض آثر اگرچہ دہی چیز ہے جسے لکھنؤ کی بیگمات جھوبھرا (جھبلا) کہتی ہیں۔ تو یہ ایسا کپڑا ہے جس کی سلائی صاف اور ہموار نہ ہو۔

جھولا - سوامئی شہور گ کے کنایہ ہے کسی کے جھونے دھندوں پر کسی

چیز کے امیدوار رہنے سے بھی ایک مدت دراز تک۔

عرضِ آثم۔ یہ جھولنا (واؤ معروف) ہونا کہ جھولا۔

جھونجل۔ واؤ معروف کے ساتھ غصہ اور پیچ و تاب۔

عرضِ آثم۔ یہ جھنجلاہٹ ہے نہ کہ جھونجل۔ عامیانہ زبان ہو تو ہو فیلن نے اسے عورتوں کی زبان لکھا ہے۔

جھینپنا۔ آنکھ چرانے کو کہتے ہیں۔

عرضِ آثم۔ یہ شرمانا منفعل ہونا ہے نہ کہ آنکھ چرانا۔

ج ۔ ے

جیتا لہو۔ خون تازہ جو بدن سے ابھی نکلا ہو۔

عرضِ آثم۔ یہ جیتا جیتا لہو ہوا جیتا بتکرار

جی چھوٹنا۔ کنایہ ہے بیدل ہو جانے سے۔

عرضِ آثم۔ یہ بددل ہونا ہے، ہمت ہار جانا ہے نہ کہ بیدل ہو جانا

جی گر جانا۔ کنایہ ہے سستی و اضمحلال طبیعت سے۔

عرضِ آثم۔ یہ جی گرا پڑنا یا جی گرا جانا ہے نہ کہ گر جانا۔

جیوٹ۔ دلیر و بہادر کو کہتے ہیں۔

عرضِ آثم۔ جیوٹ دلیری اور بہادری ہے نہ کہ بہادر صرف ایک فقرے میں لفظ بہادر کے معنی دیتا ہے بجائے بہادری کے 'جیوٹ جوان'

جیوڑا۔ جیا سے عبارت ہے۔

عرضِ آثم۔ صرف عورتیں جی کو جیوڑا کہتی ہیں۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔ "مزیدار جیوڑا" شوقین مزاج ہے۔ جی سنا تھا۔

حرف چ

چ ۔ ا

چاہنا۔ چاہیدن کا ترجمہ ہے مگر غیر فصیح ہے

عرضِ آثم۔ غیر فصیح کے بعد لکھ دینا چاہیے تھا کہ فصیح چاہنا ہے۔

چاٹ پر لگانا۔ خوش مزہ چیز کے مزہ سے کسی کو آگاہ کرنا۔

عرضِ آثم۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے "اس طرح اس شخص کو عادت ڈال کر اپنے قابو میں کر لینا"

چار دن کی چاندنی۔ ایک مثل ہے کہ کسی کے حسن و جمال یا شوکت و جاہ و عیش کے سریع الزوال پر کہتے ہیں۔

عرضِ آثم۔ پوری مثل اس طرح ہے:۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ (پاکھا)

چار ابرو کا صفایا۔ دونوں بھویں اور دونوں طرف کی مونچھیں منڈوانا۔

عرضِ آثم۔ اس میں سر اور ڈاڑھی کے بال بھی شامل ہیں۔

چار آنکھ ہونا۔ دو چار ہونا۔

عرضِ آثم۔ یہ آنکھ یا آنکھیں چار ہونا ہے نا کہ چار آنکھ ہونا۔

چار بند۔ ہر چہار جانب سے پشت یعنی زیر و بالا و چپ و راست

عرضِ آثم۔ چار بند پشت کا حصہ شانوں سے لیکر کمر تک ہے مگر یہ لفظ اس معنی میں صرف عورتوں میں اور صرف اس فقرے میں مستعمل ہے۔ چار بند میں درد ہے۔ ورنہ چار بند سے مراد ہاتھ پیر ہیں یہی معنی فیلن میں لکھے ہیں اعضا۔ جو زاد یہی دوسری جگہ خود حضرت مؤلف نے چار چوٹ کی مار کے تحت لکھے ہیں۔

دست دیا چوب اور تازیانے سے کسی کو مارنا۔ چار بند عورتوں کی انگیا کے بندوں سے بھی مراد ہوتی ہے جو پشت کی جانب دو ایک طرف اور دو ایک طرف تلے اوپر ہوتے ہیں اور جن سے انگیا کسی جاتی ہے منیر کے مندرجۂ ذیل مطلع میں اسی طرف اشارہ ہے ؎

جوبن کی سرکشی سے جو برہم حضور ہیں
انگیا کے چار بندوں کی تصدیع ضرور ہیں

کہیں بند جوبن کو سرکشی پر ابھارتے ہیں انھیں ڈھیلا کیجئے اس کو تصدیع لینے سے تعبیر کیا ہے۔

چار چاند لگ جانا ۔ کنایہ ہے بلند مرتبہ و ممتاز ہو جانے سے۔
عرض اثر۔ محاورے کا مطلب ہے رونق اور زینت بڑھ جانا مثلاً آرائش سے اس کے حسن کو چار چاند لگ گئے۔ یہ زینت بڑھنا ہوا نہ کہ عزت بڑھنا۔

چالیا ۔ فریب دہی جس کا شیوہ ہو۔
عرض اثر۔ عام لفظ چالباز یا جالیا (جیم ابجد) ہے مستعمل چالیا بھی ہے مگر کم۔

چاند کا کھیت کرنا ۔ افق سے چاند کا نکلنا۔
عرض اثر۔ مدعا روشنی پھیلنے سے ہے اسی سے زیادہ تر چاندنی کا کھیت کرنا (پھیلنا) بولتے ہیں۔

چاندنی ۔ سوا عنی مشہور کے کنایہ ہے کام کے درست آنے سے بھی
عرض اثر۔ یہ غالباً کتابت کی غلطی ہے چاندی چاہئے۔ مثلاً آج کل اس کی چاندی ہے۔ کام خوب چلتا ہے۔

چاہیتا ۔ معشوق اور محبوب۔
عرض اثر۔ فصیح چہیتا ہے اور یہی زبان زد ہے۔ مونث چہیتی بیشتر اس لفظ کے استعمال میں طنز کا پہلو نکلتا ہے اور اس کا استعمال محبوب تک محدود نہیں۔ بچہ بھی اپنی ماں کا چہیتا اور لاڈلا ہوتا ہے اور اگر شوخی کرتا ہے تو دوسری عورت کہتی ہے۔ بلاؤ اپنے چہیتے کو ناک میں دم کر دیا ہے۔

چائے پانی ۔ انگریزوں کی دعوت و ضیافت وقت صبح۔
عرض اثر۔ اس کا وقت صبح نہیں سہ پہر ہے۔ انگریزوں کی قید بھی لازم نہیں۔ عام طور پر چا پانی بغیر ضیافت کے بھول بولتے ہیں۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

لمحہ لمحہ صرف طرب تھا دعوت جلسے چا پانی

چ ب

چبا چبا کے باتیں کرنا ۔ درپردہ سخنان طنز کہنا۔
عرض اثر۔ یہ مغرورانہ انداز میں گفتگو کرنا ہے۔ شیخی بگھارنا ہے۔ عاشق ؎

تم اپنے جو دل پر ہاتھ دھرتیں باتیں نہ چبا چبا کے کرتیں

چبینی ۔ غلہ بریاں کردہ جو مزدور بعد دوپہر کھاتے ہیں۔
عرض اثر۔ اس غلے کو چبینا کہتے ہیں۔ لفظ کرنا کے ساتھ بیشک چبینی آتا ہے۔ چبینی کرنا۔

چبوترا ۔ تھوڑی زمین بلند کہ مسطح ہو۔ (ف۔ چوترہ)
عرض اثر۔ زبان کا بھی عجب رخ ہے۔ دیہات و قصبات میں فارسی لفظ چوترہ مستعمل ہے اور شہروں میں چبوترا!

چ پ

چپاتی سا پیٹ ۔ کنایہ ہے شکم چسپیدۂ انسان سے کہ بسبب فاقہ کشی کے چسپیدہ ہو گیا ہو۔
عرض اثر۔ فاقہ کشی کی شرط غلط۔ جو پیٹ بھی لگا ہوا ہو اور نکلا ہوا نہ ہو اُسے چپاتی سا کہتے ہیں۔ چپاتی سا پیٹ کی صفت ہے، اور فاقہ کشی سے دھنسنا ایک عارضی کیفیت ہے۔
(دیکھئے نیلن)

چپت ۔ بازاریوں کے محاورے میں دھول سے مراد ہے۔
عرض اثر۔ کیا خواص کیا عوام سب یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔

لیا بازاری پن سے چپت گا بھی سرمنا سنتے تھے ۔

چپڑ خندی ۔ زن ہرزہ گرد ۔ بازاری ۔

عرض آثر ۔ یہ پڑخندی ہے ۔ دال ہندی بجائے ہلہ ۔

چپڑ غٹو ۔ واؤ معروف کے ساتھ ۔ اسیر و گرفتار ۔

عرض آثر ۔ اس کے ایک معنی لڑائی میں گتھ جانا غٹ پٹ ہو جانا بھی ہیں وہ درج نہیں ۔ گتھم گتھا ۔

چپکی ۔ خاموشی و سکوت ۔

عرض آثر ۔ یہ عامیانہ زبان ہے ۔ فصیح چپ (اسم) ہے ۔

چپکی لگ جانا اور چپ لگ جانا ۔ خاموش ہو جانا ۔

عرض آثر ۔ چپکی لگ جانا قدیم یا عامیانہ زبان ہے ۔ فصیح چپ لگ جاتا ہے ۔

چ ۔ ٹ

چٹکی بجانے میں کام کرنا ۔ کنایہ ہے جلد تر کوئی کام کرنے سے ۔

عرض آثر ۔ اس جگہ چٹکی بجاتے کام کرنا بھی بولتے ہیں اور یہی فصیح تر ہے ۔

چٹھی نویس ۔ وہ لکھی پڑھی عورت جو امیروں کے محل میں خط کے لکھنے پڑھنے پر نوکری کرے ۔

عرض آثر ۔ عورت اور نوکری کی قید ضروری نہیں ۔ کوئی شخص جو اجرت ادا کرنے پر خط وغیرہ کسی کی طرف سے لکھے چٹھی نویس ہے ۔

چ ۔ ر

چراغ کے نیچے اندھیرا ۔ ایک محاورہ ہے کہ عادل سے وقوع ظلم کے موقع پر کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ عادل سے وقوع ظلم کوئی بھی تک ہے ۔ محاورے کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے غیروں کو فائدہ پہنچے اپنے محروم رہیں ۔ صحیح محاورہ چراغ تلے اندھیرا ہے ۔ محاورے کے الفاظ میں تصرف جائز نہیں ۔

چربانک ۔ چالاک اور شوخ آدمی کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ یہ لفظ زیادہ تر عورت کے لیے استعمال ہوتا ہے لہذا شوخ اور چالاک عورت لکھنا چاہیے تھا بغیر نون غنہ بھی بولتے ہیں ۔

چرکنا ۔ بہت تھوڑا سا ہگنا ۔

عرض آثر ۔ صرف بچوں کے لیے بولتے ہیں ۔ کنایۃً اس شخص کا زبان کھولنا جو اکثر خاموش رہتا ہو ۔ اس کے بنانے کو کہتے ہیں ۔ خدا کی شان آپ بھی چرکنے لگے ۔

چ ۔ ک

چکدڑھیا ۔ جس کی داڑھی کے بال کم اور متفرق زیر زنخ ہوں ۔

عرض آثر ۔ ایسی داڑھی کو چگی داڑھی بھی کہتے ہیں ۔ یہ درج نہیں ۔

چکنی باتیں ۔ دلفریب اور خوشامد آمیز باتیں ۔

عرض آثر ۔ زیادہ تر چکنی چپڑی باتیں کہتے ہیں ۔

چ ۔ م

چمچچڑ ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو بدشواری جدا اور علیحدہ ہو ۔

عرض آثر ۔ حالانکہ چیچڑ وہ شخص ہے یا کہ چیز جس سے پیچھا چھڑانا دشوار ہو ۔

چمکو ۔ واؤ مجہول کے ساتھ ۔ وہ عورت جو حرکات تمسخر آمیز کرے ۔

عرض آثر ۔ یہ بھی لکھنا چاہیے تھا کہ کاف مشدد ہے ۔

چ ۔ ن

چنٹ ۔ چین جامہ اور پیراہن کی ۔

عرض آثر ۔ ہم اسے تلے تازی سے چنٹ کہتے ہیں ۔

چنگا بنانا ۔ کنایہ ہے کسی کے حیران و عاجز کرنے سے ۔

عرض آثر ۔ یہ عامیانہ محاورہ ہے ۔ اس کا بدل بھی بھلا دینا ہو سکتا ہے ۔

چندا ۔ چند آدمیوں سے کچھ روپیہ بطور خیرات کسی کام کی سرانجام دہی کے واسطے لینا ۔

عرض آثر۔ بطریق خبرات کا کرنا زائد اور گمراہ کن ہے۔

چپ پرانا۔ کسی امر کو کسی سے دانستہ پوچھنا۔

عرض آثر۔ چپانا کچھ کہہ کے مکر جانا بھی ہے۔

چنگاریاں چھوٹنا۔ شرارے نکلنا۔

عرض آثر۔ چنگاریاں نکلتا ہے نہ کہ چھوٹنا۔

چنگیر۔ پھولوں کے رکھنے کا ظرف۔

عرض آثر۔ پھولوں پر موقوف نہیں کسی چیز کے رکھنے کا مدوّر ظرف چنگیر ہے۔ چنگیر پاندان بھی ہوتا ہے، وہ ظرف بھی ہوتا ہے جس میں الائچی چکنی ڈلی وغیرہ رکھی جائے۔ مہندی لگانے کی بھی ایک خاص وضع ہے۔ میرا شعر ہے ؎

اس واسطے چنگیر ہتھیلی کر دیکھ لوں

انگڑائی توڑنے کا بہانہ غضب غضب

(علم فصاحت) وہ ہرے ہرے پتوں کی چنگیریں بنانا اُن میں نزاکت اور خوشنمائی سے ترکاری کا رکھنا۔

چنک۔ پیشاب اور زخم کی سوزش و حرقت۔

عرض آثر۔ یہ باضافۂ نون غنہ و کاف فارسی بجائے عربی چنگ ہے۔ زبانوں پر یوں ہی ہے۔ از روئے لغت چنک اور چنگ بھی درست ہیں۔ (دیکھئے نسیان)

چ ۔ و

چوبائی۔ ہوا جو چار طرف چلے۔ چوائی بھی بولتے سنا ہے۔

عرض آثر۔ چوبائی بولتے بھی ہیں اور لغت میں بھی یوں ہی درج ہے (دیکھئے نسیان) ممکن ہے حضرت مولف نے عوام سے چوائی سُن لیا ہو

چوبجا۔ اس کھانے کو کہتے ہیں جس کے طبق شادی عروسی میں خانۂ عروس سے خانۂ داماد میں اور خانۂ داماد سے خانۂ عروس میں بھیجے جاتے ہیں۔

عرض آثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے ایسے طبق طعام دلہن کے گھر سے دولہا کے گھر آتے ہیں۔ دولہا کے گھر سے دلہن کے گھر نہیں جاتے اور فصیح چوبا بغیر ہائے مخلوط ہے۔ چوبجا عوام کی زبان ہے۔

چوٹا۔ دزد۔ سارق۔

عرض آثر۔ اس کا املا چوٹّا ہے۔

چوری اور سرزوری۔ ایک مثل مشہور کہ مفہوم بھی اس کا مشہور ہے

بحر۔ چوری پہلے بت حیا کر سرزوری نقد جاں کا چوکل تھا وہی لوٹا ڑا

عرض آثر۔ مفہوم مشہور ہے لکھ دینا کافی نہیں۔ آنکھوں کے سامنے چوری کرنا اس پر ڈھٹائی برتنا۔ دوسری مثل چوری اور سینہ زوری ہے

چوٹ روکنا۔ سر پر ضرب حریف کا رد کرنا۔

عرض آثر۔ سر کی قید غلط۔ کسی حصۂ جسم پر ہو اُس کو خالی دینا۔

چوبند۔ چار چند کا ترجمہ ہے۔

عرض آثر۔ میرے کان آشنا نہیں۔ چوبند چار چند کا ترجمہ کس قاعدے سے ہوا۔ چوگنا کہیں گے۔

چوکا۔ چار دندان پیشین۔

عرض آثر۔ مصنوعی دانتوں کے پورے سٹ کو چوکا کہتے ہیں۔

چوکی بھرنا۔ کسی چیز کی حفاظت کرنا باری باری۔

عرض آثر۔ عورتیں بھی نذر مان کر چوکی بھرتی ہیں باری باری ایک وقت مقررہ تک جاگتی رہتی ہیں۔

چوگرد۔ گرداگرد۔

عرض آثر۔ عموماً چوگردا بولتے ہیں۔

چوپٹ۔ اندھا۔ کور اور اس لفظ کا اطلاق کسی چیز کے چاروں شانے چت گرنے پر اور کسی چیز کے فراموش کر دینے پر بھی ہوتا ہے۔

عرض آثر۔ ایک مفہوم کسی چیز کے ضائع و برباد ہونے کا بھی ہے مثلاً ساری جما جتھا چوپٹ ہو گئی

چور۔ کئی معنی لکھے ہیں۔ بدن بھی چور ہوتا ہے۔ ظاہر میں نحیف مگر قوی و تندرست۔ یہ درج نہیں۔

چورس۔ جو چیز مربع نہ ہو۔

عرض اثر۔ حالانکہ چورس وہی چیز ہے جو مربع ہو۔

چ۔ ہ

چھپر رکھنا۔ کنایہ ہے کسی پر احسان عظیم کرلے سے۔

عرض اثر۔ یہ مطلب خالی چھپر کہنے سے ادا نہیں ہوتا۔ احسان کا چھپر کہتے ہیں یا احسان کا ذکر رکھنا۔

چھبکا۔ عورتوں کے سر کا ایک زیور اور مانند دام کے اک شے ہوتی ہے کہ کبوتر باز دوسرے کے کبوتر اس سے صید کرتے ہیں۔

عرض اثر۔ بائے موحدہ سے لکھا ہے بول چال میں دونوں کو چھپکا کہتے ہیں فارسی شبکہ کا مضمد۔

چھت۔ سوائے سقف کے مجازاً اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جسے برائے زیب و زینت سقف مکان کے نیچے باندھ دیتے ہیں۔

عرض اثر۔ اسے چھت نہیں چھت گیری کہتے ہیں۔ انسانہ آزاد دری، چاندنی، غالیچہ، سرخ چھت گیری اور لیاس، چھت گیری گلابی۔

چھرے اور چھرہیار۔ انگریزی روپے کو کہتے ہیں۔

عرض اثر۔ چھرے دار کہتے ہیں، چھرے نہیں

چھالا لگنا۔ آگ سے بدن کے جل جانے کو کہتے ہیں۔

عرض اثر۔ ہم نے اس کا مفہوم کھولتے پانی سے گزند پہنچنے تک محدود کر دیا ہے۔ میرا شعر ہے ؎

اب بے مزا رونے کا لے دل دینے لگا ہے چھالا پانی

چھو۔ واو معروف کے ساتھ۔ دعا اور افسوں پڑھ کر دم کرنے کو کہتے ہیں۔ جرات ؎

پڑھ کے چھو منتر جو کہتا تھا کسی کے منہ پہ میں
سو وہ الٹا ہو کے میرے منہ پہ اب ٹوٹا پڑا

عرض اثر۔ یہ خالی چھو نہیں بلکہ چھو منتر یا چھو چھکا ہے جیسا خود جرات کے نقل کردہ شعر سے ظاہر ہے۔

چھوٹ۔ تین معنی پر مستعمل ہے۔ (۱) چوبازی جو دو کا مل چوبازوں میں ہوتی ہے۔ (۲) کنایۃً بے ساختہ اور خوبصورت چیز کو کہتے ہیں۔ (۳) پرتو اور عکس کو کہتے ہیں۔

عرض اثر۔ نمبر ۱۔ چھوٹ لڑنا ہے۔ مہوار مجرد ہو۔ نمبر ۲۔ یہ مفہوم چھوٹ سے نہیں بلکہ چوٹ (واو مجہول) سے ادا ہوتا ہے۔ مہر نیمروز میں بلکہ ایسی عورت کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ کیا چوٹ ہے۔ نمبر ۳ چھوٹ پڑنا ہے۔ ان کے علاوہ چھوٹ کے اور معنی بھی ہیں۔

چھوٹ دینا۔ رقم واجب الادا کا ایک جز چھوڑ دینا۔

چھوٹ لڑنا۔ جھگڑا بازی۔ گالم گلوچ۔

چھوٹ۔ موسیقی کی ایک اصطلاح۔

چھوکری۔ دختر خرد سال اور کنیز۔

عرض اثر۔ چھوکری کے معنی کنیز اب متروک ہیں گو فیلن میں بھی درج ہیں بلکہ اس نے تو ایک معنی زن رقاصہ بھی لکھے ہیں۔

چھوئی موئی۔ درخت لجالو۔

عرض اثر۔ کنایۃً نازک اندام عورت یا کوئی اور چیز جو کمزور اور جلد خراب ہو جانے والی ہو۔

چھی۔ نجس اور ناپاک چیز کو کہتے ہیں مگر بچوں سے خطاب کرے۔

عرض اثر۔ بچوں کا بچپانہ چھرنا چھی کرنا ہے۔

چ۔ ے

چھینڈ۔ بے ایمانی و ناحق پسندی اور امر واجبی کا قمار بازی میں چھپانا۔

عرض اثر۔ عورتیں زیب و مکر کو چھند کہتی ہیں۔ چھینہ باندائی لفظ ہے۔ (اجان صاحب)

اے جان یہ دکھا کسی خیلا کو گھات تو
چھند را کے چھند سے نہ کر اب مجھ سے بات تو

حرف ح

ح-ا

حامی بھرنا - اقرار کرنا کسی ایسے کام کا جو قدرے دشوار ہو۔
عرض آثر - اس کا املا ہائے ہوز سے چاہیئے۔ حامی، حمی سے حامی بمعنی مددگار ہے۔ گو عام صورت یہ فرق ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔

ح-ر

حرافہ - شوخ دیدہ اور چالاک عورت کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - صحیح یہی ہے مگر زبانوں پر حرافہ ہے اور غلط العام فصیح کا مصداق۔

حرامی پلا اور حرامی موت - حرامزادے کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - یہ الفاظ بطور دشنام بولے جاتے ہیں، لازم نہیں کہ وہ شخص دراصل ایسا ہو۔

حرم - کنیز یا لونڈی کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - ہر کنیز کو حرم نہیں کہتے۔ حرم وہ کنیز ہے جس کو مالک نے مدخولہ بنا لیا ہو۔

حرف خ

خ-و

خود منڈا - جو مرید کسی فقیر کا اور شاگرد کسی استاد کا نہ ہو۔
عرض آثر - ایسے شخص کو بے گرا یا بے استادا کہتے ہیں۔ خود منڈا ہم نے نہیں سنا۔

خ-ط

خط کھینچنا - نشان کرنے کو کہتے ہیں۔
عرض آثر - کسی تحریر کو قلم زد کر دینا بھی خط کھینچنا ہے۔

حرف دال

د - ا

داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھولے - اک مثل معروف ہے کہ مفہوم بھی اس کا متعارف ہے ۔

عرض آثر - پھر تحریر فرمانے کی کیا ضرورت تھی ؟ مثل اس جگہ بولی جاتی ہے جہاں کوئی شخص دے اور جس کی معرفت دے اس کو ناگوار ہو - یا افسوس ہو -

دارائی - ایک قسم کا قماش ابریشمی کہ اس کی گوٹ انگرکھے ..... وغیرہ میں لگاتے ہیں -

عرض آثر - اردو میں دارائی کو دریائی کہتے ہیں (اسے کیلئے فیلین اچکہ اب یہ بھی سننے میں نہیں آتا اس کی جگہ ساٹن (Satin) نے لے لی ہے -

داد لینا - اپنے ہنر و کمال کی کسی سے تعریف کرنا -

عرض آثر - یہ ہنر و کمال کی کسی سے تعریف سننا ہوا نہ کہ خود تعریف کرنا کسی دوسرے شخص سے ۔ میر ؎

داد لے چھوڑوں میں صیاد سے اپنی لیکن
ضعف سے میرے تئیں طاقت فریاد نہیں

داڑھا - بڑی داڑھی کو کہتے ہیں -

عرض آثر - دیوار کی چنائی میں کچھ کچھ جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے سے خالی چھوڑ دیا کہ دو متصل گھروں کی دیواروں میں تیز ہو سکے یا اس سے کنفی ہوئی دوسری دیوار تعمیر ہوسکے اس کو بھی ڈاڑھا کہتے ہیں (نوٹ :- میری زبان پر داڑھی یا داڑھا بجائے دال مہملہ ڈال منقوطہ (ڈ) سے ہے) -

داڑھ گرم ہونا - کچھ کھانے سے کنایہ ہے -

عرض آثر - مجازاً ناجائز فائدہ اٹھانا - رشوت لینا - یہ مفہوم درج نہیں

دامن پکڑنا - کسی چیز کا کسی سے متقاضی ہونا اور چاہنا -

عرض آثر - کسی کا دامن پکڑنا یا تھام لینا مکمل اعتماد اور سپردگی کی بھی علامت ہے یہ مفہوم درج نہیں - ذوق ؎

نہ پکڑیں دامن الیاس گر داب بلا میں ہم
کہ بدتر ڈوب کر مرنے سے جینا ہے سہارے کا

د - د

ددوڑا - ایک قسم کا دانہ کہ جوش خون سے جلد بدن پر نمودار ہوتا ہے

عرض آثر - جوش خون کی قید نہیں - مچھر کھٹمل وغیرہ کے کاٹنے سے بھی جسم پر ددوڑے پڑ جاتے ہیں -

د - ر

دربار معمور ہونا - مجلس امرا و سلاطین کا حضار سے بھر جانا -

عرض آثر - دربار برخاست ہونے کو بنظر احترام دربار معمور ہونا کہتے ہیں - خود حضرت مؤلف نے میم کی ردیف میں معمور کرنا یعنی دروازہ بند کرنا لکھا ہے - اما بار معمور کرد و یعنی بند کرد و عام فقرہ ہے - مجلس امرا و سلاطین عام نہیں ہوتی کہ جس کا جی چاہا چلا آیا اور دربار معمور ہوگیا ، بھر گیا -

دربہشت - ایک قسم کا حلوا ہوتا ہے -

عرض آثر - یہ حلوا نہیں ایک قسم کی مٹھائی ہے - حلوا نرم ہوتا ہے یہ سخت -

د ۔ س

دَساوری ۔ پان کی ایک قسم کو کہتے ہیں کہ تحفہ ہوتی ہے ۔
عرض آثر ۔ ہم دِساوری کہتے ہیں ۔ دال بالفتح کے عوض دال بالکسر ۔

د ۔ ل

دلدّر ۔ سوا نوست کے نحس اور شوم چیز اور شخص پلید کو بھی کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ بفتح اول و کسر دوم لکھا ہے ۔ ہم بکسر اول و فتح دوم بولتے ہیں ۔
دل کھول کے کوئی کام کرنا ۔ خاطر خواہ کسی کام کا کرنا ۔
عرض آثر ۔ اس کا صحیح مفہوم ہے بخل نہ کرنا ۔ مثلاً دل کھول کے خرچ کرنا ۔ دل کھول کے داد دینا ۔

د ۔ و

دوہیاں ۔ سرکش اور متمرد ۔ تجر ؎

کیا زبردستی وہ میرے دل کے خواہاں ہو گئے
بازوؤں پر باندھ کے اکٹے دوہیاں ہو گئے

عرض آثر ۔ یہ شعر سے محاورہ گڑھ لیا ہے ورنہ دوہیاں ہونا دونوں باہوں کو پھیلا کر ملانا ہے جس سے معشوق کی ایک دل لبھانے والی ادا نکلتی ہے ۔ سرکشی و تمرد کا شائبہ بھی نہیں ۔ زیور کے ساتھ حسن کی پھبن دکھانا مقصود ہے اور یہ کہ گلے لگانے کی چونچ پہنچے مگر نہ ہو ۔
دوپلکا ۔ نگینے کی ایک قسم کو کہتے ہیں کہ توام ہوتا ہے ۔
عرض آثر ۔ دوپلکا ایک جعلی نگ ہوتا ہے ۔ اوپر ایک پتلا سا اصلی پتھر عموماً ہیرا باقی حصہ بلور کا ہوتا ہے ۔ دونوں کو اس طرح آپس میں وصل کرتے ہیں کہ پورا نگ اصلی معلوم ہوتا ہے ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔
دوڑ دھوپ ۔ دوا دوش ۔ سعی و کوشش ۔
عرض آثر ۔ عام طور پر دوڑ دھوپ مستعمل ہے ۔

دولکھنا ۔ کسی کی خطا پکڑنا ۔
عرض آثر ۔ فیلن کے مطابق یہ انکار کرنا عدول حکمی کرنا ہے ۔
دولتی چھانٹنا ۔ اسپ وغیرہ کا دونوں پچھلے پاؤں کیبارگی مارنا ۔
عرض آثر یہ دولتی جھاڑنا یا چلانا ہے نہ کہ چھانٹنا ۔
دولھن کا عطر ۔ ایک عطر ہے مشہور اقسام عطر سے ۔
عرض آثر ۔ اسے عطر عروس یا عطر سہاگ کہتے ہیں نہ کہ دُلھن کا عطر ۔ (ذوق) ؎

جائے عجب نہیں ہے کہ عطر سہاگ سے
شیشے کے شیشے بھر کے لنڈھائے گر آسماں

دونگڑا ۔ فصل باراں کی بارش اول کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ مجھے اتفاق نہیں ۔ دونگڑا جھالا کی ضد ہے ۔ جھالا اسے کہتے ہیں کہ ایک چھینٹا پڑا اور پانی کھل گیا ۔
دونگڑا یہ ہے کہ پانی متواتر زور سے برستا اور تھمتا ہے تھمتا پھر برستا ہے ۔ شاد کے شعر سے بھی یہ مفہوم واضح ہوتا ہے ؎

دور ہا ہوں مثال ابر بہار دونگڑا مینہ کا ہے نہ جھالا ہے

ورنہ دونگڑا اور جھالا میں فرق کیا ہوا ۔ فیلن میں بھی اس کے معنی لکھے ہیں کم کم کے زور کی بارش ہونا جیسے جون جولائی میں میرا شعر ہے ؎

ایک مدت سے خشک ہیں آنکھیں یا کبھی دونگڑے برستے تھے

دَوُن ۔ لاف و گزاف ۔
عرض آثر ۔ یہ خالی دون نہیں دون کی لینا ہے جسے خود بھی دوسری جگہ اس معنی میں درج کر ۔

د ۔ ھ

دھارا ۔ آب دریا کے جاری ہونے کی جگہ ۔ ناسخ ؎

یادکشتی میں جو آیا وہ دُر دریائے حسن
دھار خنجر کی مجھے دریا کا دھارا ہو گیا

عرض آثر ۔ آب دریا تو دریا بھر میں جاری ہوتا ہے ۔ دھارا وہ مقام ہے جہاں پانی زیادہ تیزی سے بہتا ہے ۔ اور دونوں کناروں کے درمیان حد فاصل قائم کرتا ہے جسے دھار دھورا کہتے ہیں ۔

دھتا بتانا۔ کسی کو اپنے پاس سے دور کرنا اور یہ محاورہ بازاریوں کا ہے
عرضِ آثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ خواص بھی برابر بولتے ہیں (فسانۂ آزاد)
رئیس نے مارے غصے کے آزاد کو دھتا بتائی۔

دِھرانا۔ ڈرانے والی بات سے کسی کو ڈرانا۔ جرأت سے

درد دل کہنا مرا شاید کہ اُس نے سن لیا
ورنہ کیوں مجھ کو دھراتا ہے بھلا اچھا کیا

عرضِ آثر۔ میں نے کسی کو یہ لفظ بولتے نہیں سنا گو لیلن میں بھی درج ہے۔ شہر میں اس جگہ دھمکانا ڈرانا بولتے ہیں۔

دھرا۔ بتخانہ ا بیت الصنم۔
عرضِ آثر۔ میں دھرا کے اس معنی سے واقف نہیں۔ نہ کسی سے تحقیق ہو سکی۔

دھر ٹپکا۔ سخن دروغ اور بے اصل کو کہتے ہیں۔
عرضِ آثر۔ یہ بھی متارہا۔

دھر دھر جلنا۔ کسی چیز کا شعلہ افروز ہونا آگ لگ جانے سے
میر تقی سے

تھا وہ بھی اک زمانہ جب نالے آتشیں تھے
چاروں طرف سے جنگل جلتا دھر دھر تھا

عرضِ آثر۔ یہ قدیم زبان ہے۔ اب دھڑ دھڑ جلنا کہتے ہیں (اہلِ لکھنؤ)

دھر دھر۔ وہ چیز جو کسی کے پاس کوئی رکھوائے۔ تجر سے

لے جا ہمارے پاس سے اپنا یہ لعل داغ
مدت ہوئی ہے تیری دھر دھر دھری ہوئی

عرضِ آثر۔ دھر دھر بمعنی امانت بازاری زبان ہے۔ دھری کی رعایت سے تجر نے اس کا استعمال جائز رکھا۔

دُھریاں اُڑانا۔ کسی کو ذلیل و خوار کرنا۔
عرضِ آثر۔ ہم دُھرے اڑانا یا دھجیاں اڑانا بولتے ہیں۔ لتے لینا بھی صحیح۔

دھڑا باندھنا۔ کنایہ ہے کسی شخص کو متہم اور ملزم کرنے سے قبل کوئی کام کرنے کے۔

عرضِ آثر۔ اس کا مفہوم ہے غول بندی کے ساتھ سازش کرنا تاکہ کسی شخص کو نقصان پہنچایا جائے۔

دھکا کھانا۔ کسی کا اپنی جگہ سے لغزش میں آنا کسی کے ہاتھ سے ریلنے کے صدمے سے۔
عرضِ آثر۔ اس معنی میں ہمیشہ بصیغۂ جمع آتا ہے، دھکے کھانا۔ کہیں سے بے آبروئی کے ساتھ نکال دیا جانا۔

دھنا دینا۔ کسی کے دروازے پر کسی چیز کے تقاضے کے واسطے کسی کا بیٹھنا۔
عرضِ آثر۔ زیادہ تر دھرنا دینا بولتے ہیں۔

دھنا سیٹھ۔ مفسد اور سرکش آدمی کو کہتے ہیں۔
عرضِ آثر۔ اس کے معنی ہیں بڑا مالدار آدمی۔ انشا کی دریائے لطافت سے اس کی تصدیق ہوتی ہے "دھنا سیٹھ بمعنی مالدار" (اردو ہی پنج) جس پر بھاری جوتی پڑی وہی دھنا سیٹھ بن بیٹھا۔

دھنتر۔ سرکش اور زبردست آدمی کو کہتے ہیں۔
عرضِ آثر۔ دھنتر مالدار اور ذی اقتدار آدمی بھی ہے

دھنگارنا۔ دال سپختہ کو گھی کی بو سے بودار کرنا۔
عرضِ آثر۔ دال بگھاری جاتی ہے گھی اور پیاز سے کباب اور بھرتے (بالخصوص بیگن کا بھرتا) دھنگارا جاتا ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ کڑکڑاتے گھی میں ایک دہکتا ہوا کوئلہ ڈال کر اسے فوراً اُس چیز پر ڈھک دیتے ہیں جس کو دُھنگارنا ہوتا ہے۔ اس طرح اُس میں ایک خاص خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔

دھنی۔ جو شخص جس کام میں دستگاہ تمام رکھتا ہو۔ ناسخ سے

مارا ہے سیکڑوں کو قاتل تلوار کا دھنی ہے

اور کنایہ ہے مایہ دار شخص سے بھی۔
عرضِ آثر۔ آدمی بات کا بھی دھنی ہوتا ہے۔ قول کا پکا۔
(ناسخ کا شعر دو بحروں میں ہے۔ ۱۔ مفعولن فاعلن فعولن۔ ۲۔ فعلن فعلن فعول فعلن)

دھواننا۔ کھانے میں دھوئیں کی بو کا آجانا۔
عرض اثر۔ کھانے میں دھوئیں کی بو کا آجانا کھانے کا دھواں جانا ہے نہ کہ دھواننا۔
دھوبپ۔ واو مجہول کے ساتھ۔ دھوبی کے ہاتھ کپڑے کے دھوئے جانے کو کہتے ہیں۔
عرض اثر۔ یہ دھوب بائے موحدہ سے ہے نہ کہ بائے ہندی سے۔ دوسرا لفظ شوب ہے اور یہی زیادہ مستعمل ہے۔ شوب پڑنا۔ نیلن میں بھی دھوب بائے موحدہ سے درج ہے۔
دھوبپ پڑنا۔ وہی کپڑے کا دھوئے جانا دھوبی کے ہاتھ سے۔
عرض اثر۔ یہ شوب پڑنا ہے۔

د۔ ے

دین لین۔ داد و ستد کو کہتے ہیں۔
عرض اثر۔ صحیح ترتیب الفاظ لین دین ہے۔
دیوار۔ اردو میں کنایہ ہے نا بینا اور متحیر سے۔
عرض اثر۔ بہرے آدمی کو بھی دیوار کہتے ہیں۔
دیدہ ہوائی ہونا۔ کنایہ ہے شوخی چالاکی سے جرأت سے

نکلتے ہی مرے سینے سے لوگردوں پہ جا پہنچی
یہ برق آہ کا بھی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے

عرض اثر۔ دیدہ ہوائی ہونا سیر تماشے کا شوق ہونا ہے ایک جگہ پاؤں نہ جمنا۔

حرف ڈ

ڈ۔ ا

ڈاک لگنا۔ پیہم قے کرنا۔ ناسخ سے

کیا پیوں میں جو ساقی میں کہ لگ جائے گی ڈاک
بس گلو سیر ابھی شیشے کا گلا ہو جائے گا

عرض اثر۔ پیہم دست آئیں تو کہتے ہیں دستوں کی ڈاک لگی ہے۔
ڈھیرا۔ تحتانی مجہول کے ساتھ۔ جس کی آنکھ کج ہو اور ایک کو دو دیکھتا ہو۔
عرض اثر۔ میں نے لکھنؤ میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنا۔ بھینگا یا ڈھنگا کہتے ہیں۔ عورتیں ڈیڑھ ودا کہتی ہیں۔ (ڈیڑھ دیدن)
ڈھا۔ وہ رنگ جو بہت زرد ہو۔
عرض اثر۔ زردی کی قید نہیں کوئی رنگ جو شوخ اور چمکدار ہو ڈہڈہا ہے چنانچہ خود بھی ڈہڈہانا بمعنی پھولوں کا شگفتہ ہونا لکھا ہے۔

ڈ۔ ٹ

ڈھٹیاری۔۔۔۔ وہ عورت جو آنکھیں دکھتی ہوئیں جیسا ہو۔ ایک قسم کی پہیلی جو جلد بوجھ لی جاتی ہے۔
عرض اثر۔ کیا عورتیں عموماً اندھی ہوتی ہیں؟ دراصل یہ لفظ ڈھیاری نہیں بلکہ ڈھٹیاری ہے (ڈھٹائی سے) ایسی عورت جو ڈھیٹ ہو اور برابر گھورتی رہے۔ ڈھٹیاری چیستاں کی ایک قسم نہیں ہے۔

ڈ۔ ہ

ڈھولا۔ واو مجہول کے ساتھ۔ شخص ابلہ اور احمق کو کہتے ہیں۔
عرض اثر۔ ڈھولا وہ قالب بھی ہے جس کی مدد سے لداؤ کی چھت ...

اور گنبد تعمیر کیے جاتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو ڈھولا عاشق مزاج آدمی ہے نہ کہ احمق۔

ڈھیٹ۔ شخص بے شرم و بے حیا کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ گستاخ اور ضدی کے معنی بھی دیتا ہے۔

ڈھینڈا۔ تحتانی معروف کے ساتھ۔ عورتوں کے حمل کو کہتے ہیں۔

عرض آثر۔ زبانوں پر یائے معروف سے نہیں یائے مجہول سے ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ جس کے معنی ہیں ڈھینڈھا پھولنا جس میں تمسخر کا پہلو نکلتا ہے۔ خالی ڈھینڈا بڑا سا پیٹ ہے۔

ڈ - ی

ڈینگ مارنا۔ لاف مارنا۔

عرض آثر۔ ڈینگ ہانکنا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔

حرف ر

ر - ا

راکس۔ وہ شخص جو نہایت محنت کش اور جفاکش ہو۔

عرض آثر۔ راکس کے معنی دیو یا بھوت پریت کے ہیں مجازاً جو بڑا پیٹو ہو۔ ممکن ہے کہ عوام جفاکش آدمی کو راکس کہتے ہوں۔ عام طور پر محنتی اور جفاکش آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ کام کرنے میں بھوت ہے نہ کہ راکس ہے۔ راکس ہندی راکشس کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

راہ بتانا۔ سوا معنی معروف کے کنایہ ہے کسی کو گمراہ کرنے اور فریب دینے سے بھی۔ برق سے

تو نے آوارہ کیا خضر کو صحرا صحرا
نوح کو راہ بتا کر لب دریا مارا

عرض آثر۔ تو نے کی ضمیر بظاہر خدا کی طرف پھرتی ہے۔ خاکم بدہن خدا اور اپنے نبی نوح علیہ السلام کو گمراہ کرے اور فریب دے۔ استغفر اللہ! راہ بتانا ہدایت و رہنمائی کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ "تو" کا اشارہ عشق کی طرف ہو۔ صبا (۹) سے

کوچۂ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

آتش۔ ع۔ نکہت گل نے بتائی مجھے گلزار کی راہ۔

راہ کا پھیر۔ راہ کی کجی۔

عرض آثر۔ راہ کا پھیر کہنا چاہیے بجائے راہ کی کجی۔ تیر سے

دیر میں کیسے گیا میں خانقہ سے اکی بار
راہ سے پہچانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا

راہ کی بات۔ کنایہ ہے سخن شائستہ سے۔

عرض آثر۔ راہ کی بات کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں۔ یہ مفہوم واجبی یا معاملے کی بات یا ٹھکانے کی بات سے ادا ہوتا ہے۔

راہ ماری۔ رہزنی کرنا۔

عرض آثر۔ زبان بٹ ماری ہے نہ کہ راہ ماری۔

ر - ب

ربڑ مارنا۔ بے حصول مطلب کسی جگہ سے جا کر پھر آنا۔

عرض اثر۔ یہ رڈ پڑنا یا رڑ ہونا ہے نہ کہ رڑ مارنا۔

ر۔ چ

رُچنا۔ (بضم اول) کسی چیز کی خواہش کرنا اور کسی طرف راغب ہونا۔
عرض اثر۔ یہ عامیانہ زبان ہے۔ اس طرف کو اشارہ نہیں۔
اس کا بدل ریجھنا ہے۔

ر۔ ح

رحمت ہے۔ اک کلمہ ہے کہ تحسین و مرحبا کی جگہ اس کو بولتے
ہیں۔ میر تقی۔ (ع)

ہماری خاک یوں اڑتی پھرے اے ابر رحمت ہے

عرض اثر۔ اس میں ہمیشہ طنز اور شکایت کا پہلو نکلتا ہے۔ چنانچہ
مندرجہ مصرع میں بھی موجود ہے۔

ر۔ د

رد۔ قے اور استفراغ کو کہتے ہیں۔
عرض اثر۔ نہ معلوم کس زبان میں کہتے ہیں۔ اردو میں تو مستعمل نہیں۔

ر۔ ز

رزق کا کیڑا۔ کنایہ ہے انسان سے۔
عرض اثر۔ زبان "اناج کا کیڑا" ہے نہ کہ رزق کا کیڑا۔

ر۔ س

رسائن۔ ایک کلمہ ہے کہ لفظ آہستہ کا فائدہ دیتا ہے۔
عرض اثر۔ یہ عامیانہ زبان ہے۔ فصیح رسان ہے۔ رسان
رسان چلنا زبان ہے نہ کہ رسائن رسائن چلنا۔
رسی دراز ہونا۔ کنایہ ہے رشتۂ حیات کے طول یعنی زندگی کے
بڑھ جانے سے۔
عرض اثر۔ اس میں ہمیشہ حقارت اور تذلیل کا پہلو نکلتا ہے۔ کسی کا
مصرع ہے۔ سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے۔

ر۔ ف

رفو چکر ہونا۔ کسی کا سرگرداں اور حیران ہونا۔
عرض اثر۔ یہ کسی مقام سے چلا جانا بھاگ جانا روپوش ہو جانا
ہے نہ کہ حیران و سرگرداں ہونا۔

ر۔ ک

رکھائی بتانا اور رکھائی بدلنا۔ بزرگی کا ظاہر کرنا۔
عرض اثر۔ یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ رکھائی برتنا یا رکھائی
کرنا بولتے ہیں

ر۔ گ

رگیلا۔ یائے معروف کے ساتھ وہ قماش جس کے تار معلوم ہوتے
ہوں اور بزرگ پان جس کی رگیں گندہ اور نمایاں ہوں۔
عرض اثر۔ رگیلا اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنی بات پر اڑا
رہے۔ ضدی خود مختار۔ اس کو رگیل بھی کہتے ہیں۔

ر۔ و

رو۔ رہروی کا خیال۔
عرض اثر۔ رو کسی بات کی دھن میں بے خیالی ہے نہ کہ رہروی
کا خیال۔ میرا شعر ہے ؎

وہ کہنے کو تو رو میں کچھ کہہ گئے
ہوئی بعد ازاں شرمساری بہت

روتی صورت۔ کنایہ ہے اُس شخص سے جو ہر وقت ملول رہتا ہو

عرضِ اخگر۔ فصیح "رونی صورت" ہے (نون بجائے ت قبل لام کے موقوف) رَولا۔ بہت سے لوگ کہ بارادۂ فساد کہیں آئیں اور جمع ہیں۔
عرضِ اخگر۔ ٹھیٹھ گنوارو زبان۔ عامیانہ زبان بھی ہا بولتا ہے ذکر رَولا۔

رُولنا۔ فراہم کرنا کسی چیز کا۔
عرضِ اخگر۔ اس میں ہمیشہ کثیر تعداد کا مفہوم مضمر رہتا ہے بیراتقطع ہے۔

صدف ہے محتاج ابرِ نیساں یہاں ہے فیضانِ عشق و جبران
اخگر کی طبعِ رواں سے موتی رُلا کئے ہیں، رُلا کریں گے

روئیں کھڑے ہونا یا رونگٹے کھڑے ہونا۔ انسان کے بدن کی جلد کے بالوں کا کھڑے ہوجانا ہیراس وخوف کے وقت۔
عرضِ اخگر۔ یہ کیفیت ہنگامِ اہتزاز بھی رونما ہوتی ہے۔ میری رباعی ہے۔

جب ذیرے بہار کے پڑے ہوتے ہیں
غنچے بھی نمود پر اڑے ہوتے ہیں
یوں پھوٹتی ہے لے کے پھریری کونپل
سب جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں

ر۔ ے

ریل پیل۔ کسی چیز کی زیادتی اور افراط۔
عرضِ اخگر۔ ریل پیل بھیڑ میں دھکم دھکا ہونا بھی ہے۔

حرف ز

ز۔ ر

زرا۔ اک گروہ ہے کہ لفظ اندک اور قلیل کے معنی دیتا ہے اور جو اس لفظ کو ذال معجمہ سے لکھتے ہیں مؤلف بیچاران کے عندیہ میں خطا پر ہیں کیونکہ ذال معجمہ کا وجود جب فارسی میں بعض محققین کے نزدیک نہیں ہے۔ (یعنی بعض محققین کے نزدیک ہے۔ اخگر) تو کلماتِ ہندیہ میں کیونکر مسلم رکھا جائے گا۔
عرضِ اخگر۔ اور تمام دلائل سے قطع نظر حضرت مؤلف نے جہاں جہاں الفاظ گزر، گزار، گزرا لکھے ہیں بجائے ز کے ذال سے لکھے ہیں۔ ذرا لفظ ذرہ کی ہندی صورت ہے تاکہ اس کے استخراج کی طرف بھی توجہ رہے ذال کو قائم رکھا اور رائے مشدد کو مفرد کر دیا اور (ہ) کو الف سے بدل دیا۔ لفظ ذرہ عربی ذرق کی مفرس صورت ہے کیا کوئی صاحب دکھا سکتے ہیں کہ لفظ ذرہ فارسی میں بجائے ذال کے (ز) سے لکھا جاتا ہے۔ زبان میں خواہ مخواہ جھگڑے بڑھ جائیں کیوں بڑھائے۔ یہی لفظ ذرہ فارسی میں ذال معجمہ کے وجود کا بھی شاہد ہے۔

ز۔ ڑ

زڑ۔ گفتگوئے بسیار اور بے فائدہ کو کہتے ہیں۔
عرضِ اخگر۔ بالکسر لکھا ہے۔ زبانوں پر بالفتح ہے۔ زڑ باندھنا صحیح بالفتح و بالکسر دونوں طرح ہے۔

ز۔ ک

زک۔ ذلت اور الزام
عرضِ اخگر۔ صحیح مفہوم لفظ شکست سے ادا ہوتا ہے۔ نیچا دکھانا۔

اس کے نتیجے کے طور پر ذلت اور الزام کہہ لیجئے۔

ز - م

زمین آسمان کے قلابے ملانا۔ بہت سی تدبیریں اور فکریں کسی کام میں کرنا۔ ذوق سے

قلابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو
اُس مہروش کے ملنے کی ناصح بتا صلاح

عرض آثر۔ محاورے کا صحیح مفہوم کسی بات کے بیان کرنے میں مبالغہ کرنا لاف زنی کرنا ہے۔

زمین کا پاؤں کے نیچے سے سرکنا۔ کنایہ ہے کسی کا ساتھ نہ دینے سے وقت پر۔ بحر سے

میدان عشق میں نہ کوئی ساتھ دے سکا
طبقہ زمین کا پاؤں تلے سے سرک گیا

عرض آثر۔ نقل کردہ شعر ہی جا رہا۔ کہ محاورہ "پاؤں تلے سے زمین سرکنا" ہے نہ کہ زمین کا پاؤں کے نیچے سے سرکنا۔

ز - ن

زنجیر کرنا۔ پابزنجیر کرنا کسی کا۔

عرض آثر۔ اب زنجیر کرنا متروک ہے۔ پابزنجیر کرنا بولتے ہیں۔

ز - و

زور۔ اردو میں عجیب اور شخص عجیب کے معنی پر بھی آتا ہے۔ ناسخ

خاک سر پر ہے مہر وہ پامال   اے فلک زور انقلاب ہوا

وذ سے

سیکھتی مجھ سے چھڑاتا ہے زور   ساقیا زاہد بھی کرلی زور ہے

عرض آثر۔ اعلان کر دینا چاہیئے تھا کہ اب لفظ زور اس معنی میں متروک ہے۔

زوروں پر چڑھنا۔ نہایت کسی کا صاحب قوت و طاقت ہو جانا۔

عرض آثر۔ اس موقع پر زوروں پر ہونا یا زور پکڑنا بولتے ہیں نہ کہ زوروں پر چڑھنا۔

ز - ے

زیل۔ وہ آواز جو لڑکوں کی آواز سے مشابہ ہو۔

عرض آثر۔ اب مستعمل نہیں۔ پتلی یا ٹھنچی آواز کہتے ہیں۔

حرف س

س - ا

ساتا روہن۔ کنایہ ہے چہار طرف سے چند آدمیوں کے ہجوم کرکے آنے سے ایک شخص کی آزاد دہی کے واسطے۔

عرض آثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیئے تھا کہ ساتا روہن سات بھیڑیئے ہیں جو ایک ساتھ شکار کو نکلتے ہیں۔

سات پانچ۔ کنایہ ہے مکر و فریب سے

عرض آثر۔ سات پانچ کرنا جھگڑا کرنا بھی ہے۔

سانپ کا سونگھ جانا۔ سانپ کے کاٹ جانے سے عبارت ہے۔

عرض آثر۔ جب کوئی بات کا جواب نہ دے تو عورتیں غصّے سے کہتی ہیں سانپ سونگھ گیا۔ درج نہیں۔

سانپ نکل گیا لکیر کو پیٹا کرو۔ یہ ایک مثل ہے اُس مقام پر کہتے ہیں کہ کسی کام کے کرنے کا وقت کسی کے ہاتھ سے جاتا رہا ہو اور وہ تاسفانہ اُس کا ذکر کرے۔

عرض آثر۔ صحیح مثل بغیر لفظ کو کے اضافے کے ہے۔ شاہ نصیر دہلوی سے

خیال زلف دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

سائیں سائیں۔ ہوا کے چلنے کی آواز کو کہتے ہیں۔

عرض آثر گھر میں سائیں سائیں کرتا ہے یعنی ویران سنسان

س پ

سپڑدائی۔ وہ شخص جو رقاص یا رقاصہ کے ساتھ طبلہ سارنگی بجائے۔

عرض آثر۔ میں نے خواص کو (عوام کا سوال نہیں) لکھنؤ میں سپردائی (رائے مہملہ) بولتے سنا ہے۔ دہلی میں سپڑدائی ہے جیسا انشائے دریائے لطافت میں لکھا ہے۔ فیلن میں مجھے یہ لفظ نہیں ملا۔ پلیٹس میں صرف سپردائی (رائے مہملہ) درج ہے۔ سپردا سنسکرت کے سمپرداک سے نکلا ہے اس میں اڑا کا گزر کہاں سپردائی (رائے مہملہ) کی تائید میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی دوسری صورت سفردائی ہے۔

س ت

ستوانسا۔ اُس شادی کو کہتے ہیں جو عورتوں کے حمل کے سات مہینے کے گزر جانے پر ہوتی ہے اور اُس طفل کو بھی کہتے ہیں جو سات مہینے کے بعد ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔

عرض آثر۔ حمل کے سات مہینے بعد شادی ہونا یہ کیا تماشا ہے نواب حضرت جلال کا مافی الضمیر اُس رسم سے ہے جو حمل کے سات مہینے پورے ہونے پر ادا کی جاتی ہے۔ اس کو ستوانسا نہیں بلکہ ستولسے کی گود بھرائی کہتے ہیں۔

ستھرائی۔ خوش سلیقگی اور طبیعت کی صفائی اور کنایۃً جھاڑو کو بھی کہتے ہیں اور ان معنی پر عورتوں کا محاورہ ہے۔

عرض آثر۔ یہ ستھرا یا ہوا۔ کھینچ تان کے ستھراپن کہہ لیجئے ستھرائی معنی جھاڑو کا استعمال اتنا عام ہو گیا ہے کہ ستھرائی معنی خوش سلیقگی کی طرف ذہن متبادر نہیں ہوتا۔

س ر

سرانا۔ ضریح اور تعزیہ اور قرآن شریف کے اوراق کا اور نذر کے اسباب یعنی پھولوں اور مہندی وغیرہ کا دریا میں ڈال دینا یا زمین میں دفن کر دینا۔

عرض آثر۔ اول تو لکھنؤ میں جو لفظ مستعمل ہے وہ سہرانا بفتح اول ہے نہ کہ سرانا کو صحیح سرانا بکسر اول ہے۔ دوم سہرانا صرف دریا سے مخصوص ہے ایسی اشیا کے زمین میں دفن کرنے کو سہرانا نہیں کہتے

سر بیچنا۔ درگزر کرنا کسی کا اپنے سر سے یعنی سر کٹوا دینا۔ آتش

وہ سودا ہے تری زلفوں کا جس کو　　سپاہی لیتے ہیں سر بیچ کر مول

عرض آثر۔ آتش کہتا ہے کہ معشوق کی زلف کے سودے میں سپاہی سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ جان کی پروا نہیں کرتے۔ حضرت جلال فرض کر لیتے ہیں کہ سپاہی دراصل سر کٹوا دیتے ہیں!

سر مارنا۔ بہت سی تدبیریں کسی کام میں کرنا۔

عرض آثر۔ اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں مثلاً ناپسند چیز کو واپس کرنا۔ کسی کو کسی کام کا جا وہ ٹھہرانا۔ جان کھپانا بھی سر مارنا ہے

سر پاؤں۔ کنایہ ہے ہر چیز کے آغاز و انجام سے۔

عرض آثر۔ اس موقع پر سر پیر بولتے ہیں نہ کہ سر پاؤں۔ فلاں بات کا سر پیر نہیں بولے گا یا سر پاؤں نہیں۔

سرپٹ۔ چادر کو کہتے ہیں۔

سرِعِصْ آثر۔ ہم چادر کو سرپٹ نہیں کہتے چادر ہی کہتے ہیں۔
سر تابرتا۔ سرانجام دینا کسی کام کا۔
عرض آثر۔ صحیح سرتابرتا ہے مگر زبانوں پر سرتا بھرتا ہے بانداز ہائے مخلوط۔
سرخا۔ گھوڑے کے ایک رنگ کا نام ہے۔
عرض آثر۔ خربوزے کی بھی ایک قسم ہے۔ ایک قسم کے آم کو بھی سرنا کہتے ہیں۔
سرد ہوجانا۔ کنایہ ہے مرجانے اور جان دینے سے بھی۔
عرض آثر۔ بازار بھی سرد ہوجاتا ہے۔
سر گوندھنا۔ عورتوں کے سر کے بالوں کا گوندھنا کہ مشاطہ گوندھتی ہے
عرض آثر۔ یہ بال گوندھنا ہے نہ کہ سر گوندھنا۔
سرنگھ ہونا۔ روبرو ہونا اور مقابلہ کرنا۔ تجر ؎

اس کے ابروسے جو سرنگھ ہو ہلال
چھینک دے تلوار لوہا مان کر

اور متقدمین کے محاورے میں سرنگھ کی جگہ سنگھ ہے۔
عرض آثر۔ آج بھی سنگھ متروک نہیں ہے۔
سرہاتھ پر رکھنا۔ کنایہ ہے قتل ہوجانے پر آمادہ رہنے سے۔
عرض آثر۔ یہ سرہتیلی پر رکھنا ہے نہ کہ سرہاتھ پر رکھنا۔

س - ڑ

سڑاگلا اور سڑیل۔ جس میں بو، بدپیدا ہوگئی ہو سڑیل ناقص اور بیکار شے۔
عرض آثر۔ کپڑا بھی سڑاگلا ہوتا ہے۔ اُس میں بوئے بد کا ہونا لازم نہیں۔

س - ف

سفید ہوجانا۔ کنایہ ہے کسی کے چہرے کا رنگ اڑجانے سے خواہ بسبب خوف کے یا غم کے ہو۔
عرض آثر۔ آنکھوں کی بصارت کا زائل ہوجانا بھی سفید ہوجانا ہے۔ میر کا مطلع ہے ؎

آنکھیں سپید ہوگئیں رونے سے پھر بھی کام ہے
صبح فراق دیدگاں تیرہ مثال شام ہے

س ک

سُکوڑ۔ درہم کشیدگی اور کنایہ ہے کسی سے کسی کی علیحدگی۔
عرض آثر۔ یہ سُکیڑ ہے نہ کہ سکوڑ۔ یہ ہو یادہ دونوں میں سخافت کا پہلو ہے
سکوڑنا۔ جاڑے وغیرہ کی گزند پہنچنے سے کسی کا اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ لینا۔
عرض آثر۔ یہ بھی سُکیڑتا ہے نہ کہ سُکوڑنا۔ جاڑے کے مارے سکڑ ہوئے پڑے ہیں بولیے گا یا سکوڑے ہوئے۔ ناک سکیڑی جاتی ہے یا سکوڑی؟

س - ل

سلونا۔ نمکین چیز کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ سانولے رنگ کو بھی کہتے ہیں۔ لاکھینے پلینس سانولا سلونا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں۔

س ن

سُنکر۔ میوہ فروش۔
عرض آثر۔ میں اس لفظ کی تحقیق میں ناکام رہا۔ اس سے انکار نہیں کہ ایک زمانے میں رائج تھا۔ اب متروک ہے سننے میں نہیں آتا۔
سنہری۔ بتحتانی معروف کے ساتھ۔ جو چیز کہ زراندود اور مطلا ہو اور نام اک رنگ کا بھی ہے کہ اسے طلائی بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎

وصف جب میں نے کئے تیرے سنہرے رنگ کے
خود بخود ہر صفحۂ دیوان مذہب ہو گیا
(سنہری ہو گیا)

تنبیہہ۔ یہاں لفظ سنہرے کو یائے مجہول کے ساتھ یعنی امالۂ سنہرا پڑھنا خطا ہے اس واسطے کہ سنہری نام اک رنگ کا ہے پس اس رنگ کی طرف خواہ شے مونث منسوب ہو خواہ شے مذکر ہر طرح اس کو یائے معروف کے ساتھ پڑھیں گے قیاس پر رنگ آگری بسنتی چنپئی دھانی وغیرہ کے۔

عرض آثر۔ حضرت مولف کا استدلال قابل قبول نہیں۔ چنپئی دھانی وغیرہ کے قیاس پر سونا سے سونی ہوگا نہ کہ سنہرا یا سنہری سند میں ناسخ کا شعر پیش کیا گیا ہے جس میں سنہرے اور سنہری رنگ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ علاوہ برایں لفظ رنگ کے ساتھ سنہرا اور سنہری دونوں مستعمل ہیں اور لطف یہ کہ ناسخ کے شعر میں جو غلط نقل کیا گیا ہے سنہرا اور سنہری دونوں موجود ہیں صحیح شعر اس طرح ہے ؎

وصف جب میں نے کئے تیرے سنہرے رنگ کے
خود بخود ہر صفحۂ دیواں سنہری ہو گیا

نہ کہ مذہب ہو گیا۔ (دیوان ناسخ سامنے نہیں۔ شعر نوراللغات سے نقل کیا گیا ہے) فیلن اور پلیٹس دونوں میں سنہرا رنگ اور سنہری رنگ درج ہیں۔ اب کچھ اور مثالیں لیجئے جن سے حضرت جلال کے قول کی تردید ہوتی ہے۔ ناسخ سے

مل گیا سونے کے گہنے سے سنہرا جوڑا
رنگ کہتے نہیں اکسیر اسے سکتے ہیں

آتش سے

مے کی تکلیف نہ کیونکر کریں ان آنکھوں کے جام
موے سرا پر سیہ برق سنہرا تعویذ

(قوانی لکھا۔ کا ایسا وغیرہ۔ ذوق سے

مصحف رخ پہ ترے رنگ سنہرا تیرا واہ کیا خوب کیا سونا سر قرآن چڑھا

س ۔ و

سوت ۔ سوتا ۔ واؤ مجہول کے ساتھ۔ وہ پانی دریا سے نکل کر کسی اور طرف کو جائے اور وہ پانی جو کنویں اور تالاب سے جوش مار کر باہر نکل آئے۔

عرض آثر۔ پانی کا دریا تالاب یا کنویں سے باہر نکل آنا لازم نہیں زمین سے پانی کا ابلنا زمین میں پانی کا سرچشمہ ہونا سوت یا سوتا ہے۔

سوختت ۔ ایک قسم کا جوا ہے کہ گنجفے کے پتوں سے کھیلا جاتا ہے۔

عرض آثر۔ مال بھی سوخت ہو جاتا ہے ضائع جاتا ہے مثلاً ضمانت کا روپیہ سوخت ہو گیا، یعنی ضبط ہو گیا۔

سورج مکھی ۔ دو معنی پر یہ لفظ آتا ہے۔ (۱) اک پھول ہے کہ منہ اس کا آفتاب کی طرف رہتا ہے۔ (۲) اک چیز ہوتی ہے کہ دھوپ میں اسے چہرے کی پناہ کرتے ہیں۔

عرض آثر۔ سورج مکھی کے اور معنی بھی ہیں۔ ۱۔ سورج کی وضع کی ایک شے بنا کر اس میں روشنی کرتے ہیں۔ ۲۔ مکان کے بیرون اور سب سے بلند حصے میں سورج کی تصویر بناتے اور اس میں خاص خاص موقعوں پر روشنی کرتے ہیں۔

سولہ کھی ۔ جوئے کے کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے۔

عرض آثر۔ اسے سولہ گنی بھی کہتے ہیں۔ یہ کھیل زیادہ تر ڈولی اٹھانے والے کہاروں کی بیکاری کا شغل ہے۔ جوئے سے اسے کوئی تعلق نہیں اور یوں تو ہر کھیل میں جوا ہو جا سکتا ہے۔

سوندھا ۔ مٹی کا برتن جو کورا ہو اور جس وقت پانی اس میں بھریں خوشبو دے۔

عرض آثر۔ برتن سوندھا نہیں کورا ہوتا ہے۔ اس سے سوندھی خوشبو نکلتی ہے جب پانی بھرا جاتا ہے۔ علاوہ برایں صرف کورے برتنوں کا پانی ہی نہیں حلوے وغیرہ میں بھی سوندھاہٹ ہوتی ہے۔ بھنے ہوئے چنے بھی سوندھے ہوتے ہیں۔

س ـ ے

سیٹھا - اک رزہ کا نام ہے ۔

عرض آثر - سیٹھا بے نمک رزے کا بدمزہ کھانا ہے۔ زیادہ تر سیٹھا پھیکا ایک ساتھ بولتے ہیں ۔

سیج - تحتانی مجہول کے ساتھ - تازہ پھولوں کے فرش کو کہتے ہیں جس کو فرش خواب پر بچھا لیتے ہیں ۔ بحر ؎

بچھایا کرے ہیں فرش جھٹ پٹ درست کی سیج کی سجاوٹ
سنی جو میں نے کسی کی آہٹ گماں گزرا کہ یار آیا

عرض آثر - سیج پر تکلف پلنگ ہے نہ کہ پھولوں کا فرش - پھولوں کا فرش سیج کی سجاوٹ ہوتا ہے خود سیج نہیں ہو جاتا۔ میرے معروضہ کی تصدیق خود بحر ہی کے دوسرے شعر سے ہوتی ہے ؎

مجال کیا جو ہم اُن کے پلنگ پر بیٹھیں
ہمارے واسطے قسمت میں سیج بند نہیں

سیج بند پھولوں کے فرش پر کیونکر باندھ جا سکتا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ سیج پلنگ ہے نہ کہ تازہ پھولوں کا فرش - حضرت جلال کا بیان کردہ مطلب پھولوں کی سیج سے نکل سکتا ہے خالی سیج سے نہیں

جان صاحب کا شعر بھی میری تائید میں ہے ؎

کیوں خار نہ ہو فرش کی محتاج وہ اب ہے
جس سیج پہ بچھتے تھے سدا سیکڑوں من پھول

سیٹھی - تحتانی معروف کے ساتھ - اُس آواز کو کہتے ہیں جسے انگلیاں منہ میں دے کر نکالیں ۔

عرض آثر - اس کا املا اور تلفظ سیٹی (بغیر ہ) ہے ۔

سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا جب تک ٹیڑھی نہ کیجے ۔ اک مثل ہے اُس شخص پر کہتے ہیں کہ لطف و نرمی کے ساتھ اس سے کام نہ نکلے جب تک اُس پر سختی نہ کریں ۔

عرض آثر - جب تک ٹیڑھی نہ کیجے مثل کا جز نہیں ۔

سیکیا - اک کلمہ ہے کہ بعضے تماشوں کی صفت میں مثل گلبدن اور شروع اور شالباف وغیرہ کے آتا ہے ۔

عرض آثر - بول چال میں بغیر اضافہ نون غنہ ہے اور کپڑے کی صفت نہیں بلکہ ایک کپڑے کا نام ہے جس میں پتلی پتلی دھاریاں ہوتی ہیں سیکیا دبلے پتلے آدمی کو بھی کہتے ہیں - مثلاً سیکیا پہلوان -

سیاہی فالیز - کنایہ ہے ہیچ کارہ اور بیکار لوگوں سے ۔

عرض آثر - مجھے علم نہیں اور نہ تحقیق ہو سکی ۔

حرف ش

ش ـ ا

شاخ - اُردو میں یہ لفظ تین معنی پر آتا ہے ..... (۳) ایک قسم کی شیرینی کہ میدے کے خمیر اور شکر سے شاخ درخت کی صورت بنا کر گھی میں تل لیتے ہیں ۔

عرض آثر - اس مٹھائی کو شاخ نہیں بلکہ شاخیں (الصیغہ جمع) کہتے ہیں - شاخ کے ایک معنی سینگ کے ہیں وہ درج نہیں مثلاً شاخ آہو، شاخ کرگدن وغیرہ ۔

شاخیں لگانا - سینگیاں لگانا ۔

عرض آثر - شاخیں لگانا کوئی نہیں بولتا سینگیاں لگانا کہتے ہیں ۔

شانہ ہلانا۔ کنایہ ہے کسی سوتے آدمی کے جگانے سے۔
عرض آثر۔ قبر میں مردے کا شانہ بھی ہلایا جاتا ہے۔

ش۔ ر

شرابور اور شور بور۔ جو پانی وغیرہ میں سر سے پاؤں تک تر ہو۔ اور پہلا لفظ محاورۂ فصحائے لکھنؤ ہے اور دوسرا لفظ ظاہراً محاورۂ اہلِ دہلی سے معلوم ہوتا ہے۔ ناسخ ؎

تر ہے برسات میں اس درجہ ہوا جوشِ شراب
ہو گئی بادۂ گلگوں میں شرابور گھٹا

میر تقی ؎

آج تیری گلی سے ظالم تیر لہو میں شور بور آیا ہے

عرض آثر۔ انشا کی دریائے لطافت سے معلوم ہوا کہ اس کے وقت تک دہلی میں دونوں محاورے بولے جاتے تھے۔ انکی عبارت یہ ہے۔
"شور بور از زبان مردان شرابور از زبان زنان یعنی آلودہ از سر تا پا۔"
یہ ضرور ہے کہ اب شور بور دہلی سے اور شرابور لکھنؤ سے مخصوص ہو گیا ہے مگر دونوں محاورے پیارے ہیں اور میں لکھنوی ہوتے ہوئے بھی شور بور کو اسی آزادی سے استعمال کرتا ہوں جیسا شرابور کو۔

؎ لوچوں کو شرابور کئے دیتی ہیں بوندیں
قطرے ہیں کہ چھوٹی ہوئی افشاں کے ستارے

؎ ہر سمت سے ہے بارش انوار سرمدی
بیلوں میں شور بور ہوا جا رہا ہوں میں

شرط باندھنا۔ شرط بدنا۔ دونوں شرط بستن کا ترجمہ ہیں۔
عرض آثر۔ دونوں کے محل استعمال میں فرق ہے۔ ایک میں بازی بدنے کا مفہوم نہیں ہے مثلاً مردوں سے شرط باندھ کے سونا۔ شرط بدنا پر روپے کی ہار جیت ہوتی ہے۔ مثلاً شرط بدکے مرغ لڑانا۔

ص۔ ح

صحن۔ ایک باریک کپڑے کا نام ہے۔
عرض آثر۔ اب پہننا کیسا دیکھنے میں بھی نہیں آتا۔ ہر چند پلیٹس میں بھی درج ہے۔

حرف ط

ط۔ ر

طرح دینا۔ روگردانی کرنا کسی امر سے۔
عرض آثر۔ یہ معنے درگزر کرنا یا باز پرس نہ کرنا ہے۔ نہ کہ روگردانی کرنا۔ مثلاً جتنی طرح دو تم اور شیر ہوتے جاتے ہو۔

ط۔ و

طوفان شیطان۔ وہی طوفان بہتان۔
عرض آثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ طوفان شیطان اللہ نگہبان۔

حرف ع

ع ۔ ل

علی بند۔ ایک زیور ہے نقرئی یا طلائی کہ ہاتھ کی انگلیوں میں اور کلائی میں لڑکے پہنتے ہیں۔
عرض آثر۔ علی بند بوٹ کا ایک پیچ بھی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

حرف غ

غ ۔ ب

غبارا۔ ایک قسم ہے آتشبازی کی کہ مشہور و متعارف ہے۔ اور بعضے اس لغت میں ہائے موحدہ کو مشدد بولتے ہیں چنانچہ بحر مرحوم فرماتے ہیں ؎

اڑے گا گنبد افلاک بن کے غبارا
جو میری آہ جہانسوز کا دھواں پہنچا

لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اول فصیح ہے اور دوم غیر فصیح۔
عرض آثر۔ یہ تحقیق مقام اس کے سوا نہیں کہ فارسی لفظ غبارہ بلا تشدید ہے۔ اس کی ہند۔ صورت غبارا ہے (ب مشدد اور آخر میں الف بجائے ہائے ہوز) اردو میں یہی مستعمل اور یہی فصیح ہے۔ ایک اور مثال لیجئے، فارسی میں لفظ پلاؤ (مشہور قسم طعام)، بفتح اول ہے ہم بضم اول بولتے ہیں۔ جہاں تک اردو کا تعلق ہے کون فصیح ہے پلاؤ بضم اول یا پلاؤ بفتح اول۔

غ ۔ پ

غپ اور غپ شپ۔ بیہودہ اور لغو باتیں۔ ف۔ گپ۔
عرض آثر۔ ہم غپ کی جگہ اس کا فارسی مرادف گپ بولتے ہیں غپ شپ میں تغیر نہیں کرتے۔ کیا غپ شپ ہانک رہے ہو بولتے ہیں نہ کہ کیا غپ ہانک رہے ہو۔

غ ۔ ش

غش لانا۔ بیہوش ہو جانا۔ ناسخ۔ ع۔
دالسته میں غش لایا تو دیر اسے سکتے ہیں
عرض آثر۔ خود ناسخ کے مصرعے سے واضح ہے کہ غش لانا بیہوش ہو جانا نہیں بلکہ غش یا بیہوشی کا بہانہ کرنا ہے۔

غ ۔ ض

غضب ہونا۔ کسی ایسے امر کا واقع ہونا جو کسی کی خرابی کا باعث

عرض آثم۔ اس طرح مصدر کی صورت میں کبھی نہیں آتا غضب ہوا یا غضب ہوگیا بولتے ہیں۔ غضب ہونا غصہ کرنا ہے

غ - و

غوطہ میں آنا ۔ انسان پر غش کا طاری ہونا اور بیہوش ہو جانا ۔

عرض آثم۔ اس کا مفہوم سکوت و محویت و استغراق ہے نہ کہ بیہوش ہو جانا۔ زیادہ سے زیادہ اونگھنا کہہ لیجئے۔

حرف ف

ف - ا

فالسائی ۔ ایک رنگ کا نام ہے کہ سرخی اس کی مائل بسیاہی ہوتی ہے ۔

عرض آثم۔ یہ فالسے سے نکلا ہے ۔ فالسے کا اسا رنگ ۔ لہذا صحیح لفظ فالسئی ہوا نہ کہ فالسائی۔ چپاے سے چپئی ہوگا یا چپائی ۔ سردہ سے سردئی ہوگا یا سردائی ۔ نقرہ سے نقرئی ہوگا یا نقرائی ؟ یہ ضرور ہے کہ بولا دونوں طرح جاتا ہے ۔ فالسئی بھی لکھنا چاہئے تھا ۔ بالعلا اگرئی کے تحت حضرت مولف خود اپنی بحث بھول گئے ۔
(ملاحظہ ہو اگرئی)

ف - ر

فریبیا ۔ فریب دینے والا ۔ دغاباز

عرض آثم۔ عموماً فریبی کہتے ہیں۔ کم سے کم اسے بھی درج کرنا چاہئے تھا

ف - ق

فقرہ کرنا ۔ کوئی بات فریب کی کہہ کر ، کو فریب میں لانا ۔

عرض آثم۔ یہ فقرہ دینا ہوا نہ کہ فقرہ کرنا۔ فقرہ کرنا بہانہ کرنا ہے

ف - ل

فلانا ۔ اہل ہند کی اصطلاح میں عضو تناسل کو کہتے ہیں ۔

عرض آثم۔ فلاں (بفتح اول و اعلان نون) یعنی عورت کا اندام نہانی ہے فلانا یعنی مرد کا عضو تناسل بتانا حضرت مولف کی اختراع کے سوا کچھ نہیں۔ دراصل فلاں (بضم اول و نون غنہ) کو عورتیں نیز عوام فلاں (بفتح اول) بولتے ہیں ۔ اسی کو فلانا ڈھما کا بھی بولتے ہیں۔ اسے مرد کے آلۂ تناسل سے کوئی علاقہ نہیں۔

ف - ے

فیل ۔ فریب اور مکر ۔

عرض آثم۔ اس کے اور بھی معنی ہیں مثلاً مچلنا ۔ ضد کرنا وغیرہ ۔

حرف ق

ق - ن

قندت اٹھ کولوں پر نہر - بیش قیمت دینا اور ادنیٰ چیز کے دینے میں مضائقہ کرنا۔

عرض آثر - عام طور پر یہ محاورہ اشرفیاں لٹیں کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

حرف ک

ک - ا

کاٹو تو لہو نہیں - اک محاورہ ہے اُس جگہ بولتے ہیں کہ کوئی شخص متحیر ہو کر خاموش ہو جائے۔

عرض آثر - محاورہ یوں ہے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

کاجل گھلانا - کنایہ ہے دود چراغ کے آنکھوں میں لگانے سے جس طور پر کہ لگانا چاہیئے۔

عرض آثر - یہ گہرا گہرا کاجل آنکھوں میں لگانا ہے۔

کالا پانی - شراب کو بھی کہتے ہیں۔

عرض آثر - صرف عورتیں شراب کو کالا پانی کہتی ہیں، مردوں کی زبان نہیں۔

کالکا - ہنود کے ایک معبود کا نام ہے۔

عرض آثر - ہنود کے ایک معبد کا بھی نام ہے جہاں تیرتھ کو جاتے ہیں۔

کالی آنکھ - اک صفت ہے صفات چشم معشوقاں سے۔ آتش

یہی اشارہ ہے اُن کالی کالی آنکھوں کا
شکار شیر نہ کھیلیں تو ہم غزال نہیں

عرض آثر - آتش کے شعر ہی سے واضح ہے کہ صفت چشم معشوقاں کالی آنکھ نہیں بلکہ کالی کالی آنکھیں ہے۔ کالی بتکرار۔

کانٹا - خار۔ چھوٹی ترازو وغیرہ (گیارہ معنی درج ہیں)

عرض آثر - ایک اور معنی ذہن میں آئے۔ کانٹا کشتی، کانٹا جوڑ پہلوانوں کی ایسی کشتی جس میں باہمی سازش نہ ہو۔ نورا کشتی نہ ہو، ملی بھگت نہ ہو۔

کانٹوں پر کھینچنا - کنایہ ہے گناہ معاف کرنے اور آزار پہنچانے سے۔ جرأت

جو کوئی فاتحہ کو آئے نام نہ لے بہار کا
کانٹوں پہ کھینچے گا مجھے سبزہ مرے مزار کا

عرض آثر - دوسرا محاورہ کانٹوں میں کھینچنا ہے بمعنی زیر بار احسان کرنا وہ درج نہیں۔

کانس - لب بام کو کہتے ہیں۔

عرض آثر - کسی دیوار کی کگر کو کہتے ہیں۔ انگریزی کارنس (Cornice)

کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہ مکان کے اندرونی حصوں اور کردوں میں بھی ہوتی ہے۔ لب بام سے اسے کوئی علاقہ نہیں۔

کان کاٹنا۔ کنایہ ہے کسی کو فریب دینے سے۔

عرض اثر۔ اس کا مفہوم ہے نہایت شریر اور چالاک ہونا مثلاً اس نے شیطان کے بھی کان کاٹے ہیں۔

کانوں پر ہاتھ رکھنا۔ کنایہ ہے کچھ آگاہ ہونے اور کچھ نہ جاننے سے۔ غالبؔ۔ قطعہ۔

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں
دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں
کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہیں کرتے ہوئے سلام
اس سے یہ ہے مراد کہ ہم آشنا نہیں

عرض اثر۔ غالبؔ کے قطعہ سے محاورے کے معنی وضع کئے گئے ہیں۔ منزل تک رسائی معلوم۔ محاورے کے دو معنی ہیں۔ ۱۔ لاعلمی ظاہر کرنا۔ ۲۔ کسی سے پناہ مانگنا، برأت چاہنا۔

کچھ آگاہ ہونا اور کچھ نہ جاننا مہمل فقرہ ہے۔ (امراؤ جان ادا) شہر کے چور طلب ہوئے وہ کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ میرؔ سے

عشق میں ہوش و صبر سنتے تھے رہ گئے ہاتھ سو تو کانوں پہ

کس کا شعر ہے سے

ہم ایسے ہو گئے اللہ اکبر اے تری قدرت
ہمارا نام سن کر ہاتھ وہ کانوں پہ دھرتے ہیں

کایا پلٹ۔ تناسخ۔

عرض اثر۔ کنایۃً مکمل تغیر مثلاً اطوار و کردار میں۔

ک۔ ب

کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا۔ ایک مثل ہے کہ دو رنگیٔ زمانہ اور انقلاب روزگار پر کہتے ہیں ناسخؔ۔

رباعی۔ ہر چند ہر اک امیر پرمن سے بڑا
پر حق تو یہ ہے امیر محسن ہے بڑا
احسان کرو اعتماد امارت کا نہیں
ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا

عرض اثر۔ ناسخؔ کی رباعی میں چونکہ پہلے رات پھر دن کا ذکر ہے لہٰذا وہی محاورے کی ترتیب ہو گئی۔ حالانکہ محاورہ ہے کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی میرے نزدیک (اس کے کا لفظ کا اضافہ کر دیا ہے اور یہ کا تصرف ناسخؔ کی رباعی میں بھی موجود ہے) نشست الفاظ برقرار رکھی ہے سے

حدیث زلف دراز اُن کے رخ کی بات بڑی
کبھی کا دن ہے بڑا اور کبھی کی رات بڑی

ک۔ ت

کترانا۔ ٹیڑھے چلنا۔

عرض اثر۔ کترانا کسی کی نظر سے بچ کر نکلنا ہے نہ کہ ٹیڑھے چلنا۔

کترنی چلنا۔ مقراض کا کپڑے وغیرہ پر چلنا۔ اور کنایہ ہے بات کرنے میں زبان آدمی کے چلنے سے بھی۔

عرض اثر۔ روزمرہ زبان کترنی کی طرح چلنا ہے۔ نہ کہ صرف کترنی چلنا۔

کتر۔ کپڑے کے تراشنے میں جو بیکار ٹکڑے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے نکلتے ہیں۔

عرض اثر۔ کتر کپڑا بیونتنے کی وضع یا طریقہ ہے۔ کتر بیونت بھی کہتے ہیں بلکہ یہی عام ہے اور کنایۃً یعنی منصوبے بندی مستعمل ہے۔

کترن۔ تراشا ہوا کاغذ اور کپڑا۔

عرض اثر۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو جو بعد قطع بچ رہیں کترن کہتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ جب حضرت مؤلف نے کترن لکھا ہے ہم کتر کہتے ہیں اور جب انھوں نے کتر لکھا ہے ہم کترن کہتے ہیں

ک ۔ ر

کرنی ۔ سوا معاروں کے آلۂ معروف کے کوئی کام کرنے کے معنی پر بھی آتا ہے ۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی ۔

عرض اثر ۔ کرنی بمعنی آلۂ معمار صحیح اسی طرح ہے مگر زبانوں پر کنّی (نون مشدد) ہے کنّی بسولا مثل اس طرح سنی گئی ہے ۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔

ک ۔ ڑ

کڑاڑا ۔ دریا کا کنارہ جہاں نادیں آ کر لگتی ہیں ۔ ناسخ ؎

عرض اثر   دیدۂ تر اپنے دریا میں کڑاڑا چاہیے

ازروئے پلیٹس کڑاڑا دریا کے اونچے اور ڈھالواں کنارے کو کہتے ہیں یہ ضرور نہیں کہ وہاں نادیں بھی لگتی ہوں ۔

کڑ وڑا ۔ وہ شخص جو اوروں پر حاکم ہو ۔

عرض اثر ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے ۔ اُس شخص کو کہتی ہیں جو دوسروں پر رعب جمائے دباؤ ڈالے ۔

کڑکڑانا ۔ مرغیوں کا بولنا اور دونوں کافوں کے فتحے سے آگ پر گھی یا تیل کا گرم کرنا ۔

عرض اثر ۔ گھی کے متعلق فتحہ کی تخصیص کرنے سے خیال ہوتا ہے کہ مرغیوں کی آواز کو بالضم قیاس کیا ۔ حالانکہ انڈا دینے کے بعد اور انڈا دینے سے پیشتر مرغی بھی کڑکڑاتی ہے ۔ ہر دو کاف مفتوح ۔ کڑک مرغی البتہ کڑکڑاتی ہے (ہر دو کاف بالضم)

کڑوی ۔ یہ لفظ چند معنی پر آتا ہے ۔ چوب سقف ، حلقۂ زرہ وغیرہ

عرض اثر ۔ ان چیزوں کے لیے معینہ لفظ کڑی ہے نہ کہ کڑوی کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے ۔

ک ۔ ل

کلابازی ۔ بازیگروں کی ایک حرکت کا نام ہے کہ سر نیچا کر کے دونوں پاؤں اٹھا کر اپنے کو منقلب کر دیتے ہیں اور کلا بازی بالاہ میں اسی حرکت کو کہتے ہیں جو بیان ہوئی ۔

عرض اثر ۔ سوال صحیح غلط کا نہیں بلکہ استعمال کا ہے ۔ عام طور پر مذکورہ حرکت کو قلابازی (کھانا) کہتے ہیں اور اردو میں یہی صحیح و فصیح ہے ۔ ازروئے لغت کلابازی صحیح ہے تو ہوا کرے ۔ کتب لغات میں بھی کلابازی اور قلابازی دونوں درج ہیں ۔

کلانچ ۔ جست کو کہتے ہیں ۔ نون غنہ ۔

عرض اثر ۔ زبانوں پر قلانچ ہے اور اسی طرح فصیح ہے قلانچیں بھرنا

کلانوت ۔ گویّے کو کہتے ہیں ۔ نون غنہ ۔

عرض اثر ۔ یہ ازروئے لغت اور زبانوں پر بھی بصورت کلاونت ہے ۔ (کلا ۔ ونت) نہ کہ کلانوت ۔

کل کا لڑکا ۔ وہ لڑکا جو قریب زمانے میں پیدا ہوا ہو ۔

عرض اثر ۔ یہاں عمر سے مقصود ہر گز نہیں کنایۃً نا تجربہ کار کو کہتے ہیں ۔ یہ جملہ مشہور ہے ۔ کل کا لڑکا اور بڑھ بڑھ کے باتیں کرتا ہے

کلپنا ۔ سوا معنی معروف یعنی کپڑے میں دھوبیوں وغیرہ کے کلپ دینے کے کنایہ ہے کسی کے حق میں کسی کے بد دعا کرنے سے بھی

عرض اثر ۔ کلپنا تاؤ کھانا تلملانا ہے نہ کہ بد دعا کرنا ۔

کلکل ۔ گھر کے آدمیوں کی آپس کی لڑائی گفتگو میں ۔

عرض اثر ۔ یہ خالی کلکل نہیں ، بلکہ کلکل ہے ۔

کلموہا ۔ سیاہ فام شخص ۔

عرض اثر ۔ عورتیں رات کے وقت چور کا لفظ زبان پر لانا بدشگونی سمجھتی ہیں اور کلموہا کہتی ہیں ۔ یہ معنی درج نہیں ۔

کلنگ ۔ رسوائی و بدنامی اور عیب و الزام ۔

عرض اثر ۔ یہ کلنک ہے نہ کہ کلنگ جو قاز کی قسم کا ایک جانور ہے ۔ (بضم اول) کلنک بفتح اول و ہر دو کاف عربی کے معنی بدنامی ، رسوائی ، روسیاہی ہیں ۔ لفظی معنی سیاہی ۔

کلنگ کا ٹیکا ۔ داغ رسوائی ۔

عرض اثر۔ اب کوئی شک ہی نہیں رہتا کہ حضرت مؤلف کلنک کو کلنگ سمجھتے تھے۔

کلی۔ غنچہ۔ طائر کا چھوٹا سا پر۔ پائجامہ کی کلی۔ قلیان کی ایک قسم۔

عرض اثر۔ اس سے بھی کلی بمعنی چلم ہے۔ جس نے نہ پی گانجے کی کلی۔ اس لڑکے سے لڑکی بھلی"

کلھیا میں گڑ پھوڑنا۔ کنایہ ہے کسی بات کے پوشیدہ نہ ہونے سے۔

عرض اثر۔ میں سمجھتا تھا کہ اس کا مطلب کوئی کام پوشیدہ رکھنا اور خفیہ طور پر سر انجام دینا ہے۔ اگر کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے تو بیان کردہ مفہوم نکلتا۔

کلیجا کھرچنا۔ کنایہ ہے اشتہائے صادق یعنی سچی بھوک سے۔

عرض اثر۔ کلیجا کھرچنا شدت کی بھوک لگنا ہے۔ صادق و کاذب کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

کلیجا کا ٹکڑا۔ وہ فرزند جو نہایت عزیز ہو۔

عرض اثر۔ ایسا فرزند کلیجے کا ٹکڑا ہوگا نہ کہ کلیجا کا ٹکڑا۔

کلیل۔ گھوڑے کی جست و خیز۔

عرض اثر۔ گھوڑے پر موقوف نہیں اور چوپائے بھی کلیل کرتے ہیں۔ مثلاً ہرن۔ گائے وغیرہ۔

ک ۔ ن

کندی کرنا۔ دھوبیوں کا دھوئے ہوئے کپڑوں کو کوبیدہ کرکے درست کرنا۔

عرض اثر۔ یہ لفظی معنی ہوئے۔ کنایۃً خوب زدوکوب کرنا مرمت کرنا۔

کنکنا۔ نیم گرم پانی کو کہتے ہیں۔

عرض اثر۔ اسے کنگنا بھی کہتے ہیں۔ (ہر دو کاف فارسی)

کنگرا۔ زبردست توانا آدمی۔

عرض اثر۔ یہ کنگرہ یا کنگرا ہے (رائے ہندی بجائے رائے مہملہ) عامیانہ زبان ہے اس کا بدل تگڑا ہے۔

کنگھی۔ شانہ اور یہ جو مردانی کنگھی کو لوگ کنگھا کہتے ہیں مؤلف ایجاد اس کے حسنہ یہ ہیں خلاف فصاحت ہے کس واسطے کہ فصیحوں کو کنگھی ہی بولتے اسے بھی سنا ہے۔

عرض اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ کنگھی اور کنگھے کی ساخت مختلف ہوتی ہے۔ عورتوں کی کنگھی میں دونوں طرف دندانے ہوتے ہیں۔ مردوں کے کنگھے میں صرف ایک طرف۔ البتہ اگر کنگھی کرنا سے مراد بالوں کو سلجھانا اور سنوارنا ہے تو یہ فرق ملحوظ نہیں رہتا، بہر حال تیسا کنگھی کا نہ کہیں گے۔

کنول۔ ایک پھول کہ تالاب میں پیدا ہوتا ہے۔ شیشے کا ایک ظرف جس میں شمع روشن کرتے ہیں کاغذ کا ایک ظرف پھول کی قطع کا جس میں چراغ روشن کرتے ہیں۔

عرض اثر۔ کنول دل دار ہیرے اگنا، کو بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔

کنونڈا۔ جو ممنون ہو کسی کا۔
کنونڈا کرنا۔ کسی کو ممنون کرنا۔
کنونڈا ہونا۔ کسی کا ممنون ہونا۔

عرض اثر۔ ان تینوں میں سے ایک بھی اردو میں مستعمل نہیں۔ علاوہ بریں کنونڈا شرمانا جھجکنا یا احساس کمتری ہے نہ کہ ممنون ہونا۔

کنویں جھانکنا۔ کنایہ ہے جان دینے کے ارادے پر کسی کنویں میں گر پڑنے سے۔ تجر سے

یہ جگہ وہ ہے فرشتوں نے کنویں جھانکے ہیں
پاک آلائش دنیا سے بشر کیا ہوگا

عرض اثر۔ وہی شعر ہے محاورے کے معنی اخذ کرنا کنویں جھانکنے سے مراد کسی کی تلاش یا جستجو میں سرگرداں ہونا ہے۔ کنووں میں بانس ڈالنا ہے نہ کہ جان دینے کو کنویں میں گر پڑنا۔ یہ محاورہ متعدی بھی استعمال ہوتا ہے اس میں مفروضہ معنی کچھ کھپانے جائیں گے زندہ یا آئینہ رخ نے تو بنایا میراں   دیکھو جھنکوائے کنویں جاہ زنخدان کتنے

لنیانا۔ کنایہ ہے کسی کے ششدر و متعجب ہونے سے کسی کی کچھ بات سُن کر۔

عرض اثر۔ کنیانا کترانا، تامل کرنا، ششش و پنج کرنا ہے نہ کہ ششدر و متعجب ہونا۔

ک - و

کوارپنا۔ عورت کے ناکتخدا رہنے کا زمانہ۔

عرض اثر۔ فصیح کنوارپن یا عورتوں کی زبان میں کنوارپن ہے۔

کوتل۔ وہ مرکب خاص جو امرا کی سواری کا ہو۔

عرض اثر۔ کوتل وہ گھوڑا ہے جس پر کوئی سوار نہ ہو مگر ساز و یراق سے آراستہ امیروں کے جلوس کے ہمراہ ہو۔

کوٹھا۔ تین معنی پر آتا ہے۔ (۱) بام اور بالاخانہ (۲) وہ مکان جس میں خزانہ اور مال و متاع امیروں کا رہتا ہے۔ (۳) کنایہ ہے آدمی کے سینے سے بھی۔

عرض اثر۔ کوٹھا کے معنی بچہ دان یا رحم تو میں نے بھی سنے تھے لیکن آدمی کے سینے کا مفہوم میری نظر سے نہیں گزرا۔ بازاری زبان یا شاعروں کی مضمون آفرینی ہو تو ہو۔

کوٹھیاں پڑنا۔ حلقہ ہائے گلیں خواہ چوبیں کا کنویں کے اندر کنواں کھودنے والوں کا اُتارنا۔

عرض اثر۔ اسے کوٹھیاں گلانا کہتے ہیں نہ کہ کوٹھیاں پڑنا۔

کور دینا۔ کنایہ ہے عاجز اور مغلوب ہونے سے۔

عرض اثر۔ یہ کور دبنا (ب بجائے ے) ہے۔

کوڑ۔ واؤ معروف کے ساتھ۔ بے سلیقہ اور بے شعور آدمی کو کہتے ہیں

عرض اثر۔ صحیح املا باضافہ (ھ) کوڑھ ہے۔ تنہا مستعمل نہیں۔ ایسے شخص کو کوڑھ مغز کہتے ہیں۔

کوس ڈالنا۔ مردوں کے پیرہن کی آستینوں کو اک پارچہ آن میں وصل کرکے بڑھانا تاکہ آستینیں ہاتھوں کے برابر ہو جائیں۔

عرض اثر۔ یہ کوس ڈالنا نہیں کوس چڑھانا ہے۔ آستینوں میں کف لگانا۔ (ملاحظہ ہو فیلن)۔

کوک۔ واو مجہول کے ساتھ۔ ایک کتاب کا نام ہے۔

عرض اثر۔ کتاب کا نام کوک شاستر ہے۔ خالی کوک نہیں۔

کولا۔ انگشت اور زگال کا ترجمہ۔ اس میں بعضے فصحا بعد واو کے ہمزہ لاکر کوئلا بھی بولتے ہیں۔ جرأت کوئلوں پر بھی یہ دھوکا ہے کہ لگائے ہیں۔ لیکن مؤلف بہچواں کے عندیہ میں فصیح اول ہے۔

عرض اثر۔ عام طور پر کوئلا ہی بولتے ہیں۔ مگر اس کے دوسرے معنی انگشت سمجھ میں نہیں آئے۔

ک - ھ

کھاری کنویں میں ڈال دینا۔ کنایہ کسی چیز کے درگزرنے سے

جرأت

قند اگر نے ترے شیریں دہن کے وصف
کھاری کنویں میں قند کے کوزوں کو ڈال دے

عرض اثر۔ محاورے کے معنی درگزرنا نہیں ہیں بلکہ کسی چیز کو ضایع یا تلف کر دینا ہے۔ جرأت کے شعر میں بھی محاورے کے یہی معنی ہیں۔ لڑکی کی شادی ایسی جگہ ہو جہاں اسے عیش و راحت میسر نہ ہو تو کہتے ہیں کہ لڑکی کو کھاری کنویں میں ڈھکیل دیا یا ڈال دیا۔

کھٹا۔ بڑی چارپائی پر اس کا اطلاق کرتے ہیں۔

عرض اثر۔ نہ معلوم بڑی چارپائی کو کھٹا کس دیس میں کہتے ہیں عوام بھی کھاٹ کہتے ہیں جس کی تصغیر کھٹیا ہے۔

کھٹا ہو جانا۔ ترش ہو جانا کسی چیز کا اور کنایہ ہے بیزاری اور بے دلی اور افسردگی طبیعت سے بھی۔

عرض اثر۔ افسردگی و بے دلی کے معنی میں خالی کھٹا ہو جانا نہیں دل کھٹا ہو جاتا ہے۔

کھڑا۔ درشت اور کرخت کو کہتے ہیں۔

عرض اثر۔ خربوزے کی بھی ایک قسم ہے۔

کھڑکھڑانا۔ کسی کو ڈرانا، ڈرانے والی باتوں سے اور آگاہ کرنا کسی امر و حشت سے۔

عرض آثر۔ کھڑکھڑانا کسی کو آگاہ کرنا توجہ دلانا ہے۔ ڈرانا یا وحشت لانا ضرور ہیں۔

کھڑکھڑاہٹ۔ کپڑے کی آواز جس میں کلپ ہو۔

عرض آثر۔ کوئی آواز جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہو۔ پتّا بھی کھڑکتا ہے۔ بگھی کے پہیوں میں بھی ہنگام گردش کھڑکھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اسی بنا پر بعض سواری کا نام ہی کھڑکھڑیا پڑ جاتا ہے۔

کھسر۔ کچھ عیب اور نقص کسی چیز کا۔

عرض آثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے کھسر کوئی لفظ نہیں۔ کسر کے یہی معنی ہیں، درج ایسی جگہ ہے کہ غلط کتابت کا شبہ نہیں ہوتا۔

کھلنڈرا۔ جو لہو و لعب اور کھیل میں مشغول رہے۔

عرض آثر۔ یہ صرف لڑکوں کے لیے مستعمل ہے۔ لڑکی کے لیے کھلنڈری۔

کھلونا۔ تصویر گلی، چوبی وغیرہ.... لام کے ضمہ اور واؤ مجہول سے بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ آتش مرحوم کہتے ہیں ع۔

اطفال سمجھتے ہیں کھلونا مرے دل کو

قافیہ رونا، دھونا، ہونا ہے لیکن جاننا چاہیے کہ فصیح اول ہے۔

عرض آثر۔ دوسرے اعراب کی وضاحت نہیں کی۔ خیال ہوتا ہے کہ کھلونا بفتح لام کو فصیح سمجھتے ہیں۔ لکھنؤ میں زیادہ تر بضم لام ہی بولتے ہیں بخلاف حضرت مولف یہی فصیح ہے (بالضم)۔

کھلے بند۔ کنایہ ہے بے تکلف آدمی سے۔ میر تقی سے

کہا صبحدم میں نے غنچے سے جاکر کھلے بند مرغ چمن سے ملاکر

عرض آثر۔ اول تو صحیح کھلے بندوں ہے نہ کہ کھلے بند۔ میر کا شعر غلط سلط کہیں پڑھ لیا اور اس کی بنا پر محاورہ کھلے بند ہو گیا میر کا شعر قطعہ بند اس طرح ہے سے

سحر گوش گل میں کہا میں نے جاکر کھلے بندوں مرغ چمن سے ملاکر

لگا کہنے فرصت ہے یاں یک تبسم سو وہ بھی گریباں میں منھ چھپاکر

کھلے بندوں کے معنی ہیں آزادی سے، کھلم کھلا۔ کھلے خزانے۔ جلیس میں بھی کھلے بندوں اور کھلے بند ہوں درج ہے نسیم لکھنوی کا

شعر بھی اس کی تائید میں ہے۔ سے

کہہ کر کھلے بندوں دل کی تنگی بے ننگ ہوئی وہ شوخ تنگی

انشا نے بھی دریائے لطافت میں کھلے بندوں لکھا ہے:۔

کھلے بندوں کام کرنا بے تردد کار کردن

الحاصل کھلے بند غلط اور کھلے بندوں صحیح ہے اور کھلے بند کے معنی بے تکلف آدمی صرف حضرت مولف کے دماغ کی پیداوار ہے جسے حقیقت سے کوئی علاقہ نہیں۔

کھنکنا۔ وہ ظرف گلی جس میں کوئی شکن پڑ جائے اور جس وقت اس پر ہاتھ ماریں تو آواز اس میں سے ایسی پیدا ہو کہ ٹوٹ جانے پر اس کے دلالت کرے۔

عرض آثر۔ ایسے برتن کو کھنکھنا (کھن۔ کھنا) (بالفتح) کہتے ہیں نہ کہ کھنکنا۔ ظرف گلی کی قید بھی غلط۔ کنایتہً روزہ بھی کھنکھنا ہوتا ہے کسی ایسی بدخوانی سے جو روزے میں جائز نہ ہو۔

کھوپڑی چٹکنا۔ واؤ مجہول کے ساتھ۔ دھوپ کی شدت یا گرمی کی حدت سے انسان کے کاسۂ سر کا شق ہو جانا۔

عرض آثر۔ کھوپڑی دراصل چٹخ نہیں جاتی بلکہ مبالغے کی ساتھ گرمی کی شدت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ کھوپڑی سے کھوپری فصیح تر ہے۔ اسی طرح اس محاورے میں چٹکنا سے چٹخنا جس میں صوتی مناسبت زیادہ ہے۔ چٹاخ کی آواز یا چٹاخا ہونا۔

کھیسے نکالنا۔ کنایہ ہے خندۂ دنداں نما یعنی ایسی ہنسی سے جس میں دانت نکل آئیں۔

عرض آثر۔ یہ ایسی ہنسی ہے جس سے ندامت اور شرمندگی کا اظہار ہو۔

کھوجڑے پیٹا۔ عورتوں کے محاورے میں ایک کلمہ ہے بددعا کا۔

عرض آثر۔ اس کے معنی بھی لکھنا چاہیے تھے۔ خانہ خراب۔ بے گھرا۔

کھورولانا۔ فساد بے جا کرنا۔

عرض آثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں کسی دیہات سے پکڑ لائے ہیں۔ جلیس میں اس کے معنی دیکھ کر اور نفرت ہو گئی۔ گھوڑے کا

گھر یا سم سے زمین کھودنا اور سینہ بلند کرنا یا اڑانا۔ میں ہنہنانا اس کے معنی نہیں کہتا کہ پلیٹس نے لفظ Bellowing استعمال کیا ہے نہ کہ neighing۔

کھوسا ۔ جس کی داڑھی مونچھیں کبھی نہ نکلیں۔

عرض آثر ۔ لفظ کی صحت اور معنی سے انکار نہیں مگر ایسے عامیانہ الفاظ شامل کرنے سے فائدہ۔ خنثا یا زنانی صورت کہہ لیجیے (میں نے خنثی عمداً نہیں لکھا۔)

کھونپ ۔ واو مجہول کے ساتھ۔ ایک قسم کی درخت یعنی سلائی کو کہتے ہیں۔

عرض آثر ۔ کھونپ کپڑے کا وہ حصہ ہے جو سلائی سے چھوٹ جائے اور جھول رہ جائے یا جو حصہ اُدھڑ جائے یا چھٹ جائے سلائی کے معنی میں کھونپ نہیں بلکہ کھونپ جڑنا ہے۔

کھونچ اور کھونچا ۔ واو مجہول اور نون غنہ کے ساتھ کپڑے کے اُس چاک کو کہتے ہیں جو کانٹے یا کیل وغیرہ میں اُلجھ کر چاک ہو جائے

عرض آثر ۔ ہم اسے کھونچا کہتے ہیں الگنی کے ساتھ کھونچ نہیں کہتے۔ اسی طرح کھونچا لگنا ہے نہ کہ کھونچ لگنا۔

کھٹاپٹی ۔ رنجش اور نزاع باہمی۔

عرض آثر ۔ کھٹ پٹ فصیح ہے۔ کھٹاپٹی عامیانہ زبان ہے۔

کھدیڑنا ۔ بھگانا کسی کا کہیں سے۔

عرض آثر ۔ فصیح کھدیڑنا ہے اور خواص میں یہی مستعمل ہے۔

ک ۔ ے

کیڑا کتاب ۔ وہ کیڑا جو کتاب میں لگ کر کتاب کو خراب تباہ کر دیتا ہے اور کنایہ ہے اُس شخص سے بھی جو ہر وقت کتاب دیکھنے میں مشغول ہے

عرض آثر ۔ یہ کتاب کا کیڑا ہوا نہ کہ کیڑا کتاب۔

کینا ۔ فریب دینے والا۔

عرض آثر ۔ یہ نہ معلوم کس زبان کا لفظ ہے۔ اس سے ملتا جلتا لفظ کائیاں ہے۔ وہی مستعمل ہے۔

حرف گ

گ ۔ ۔ ا

گابھنی کا گابھ ڈالنا ۔ کنایہ ہے کسی کی ہیبت اور رعب کی شدت سے کسی کے دہشت ناک ہونے سے۔

عرض آثر ۔ دہشت ناک ہونے تک خیریت تھی، وہاں تو اسقاط حمل ہو گیا کیونکہ گابھ ڈالنا بہائم کا پیٹ گرنا ہے، گابھن بھی چوپائے ہوتے ہیں نہ کہ عورت۔ دور کا اشارہ بھی نہیں کہ بازاری محاورہ ہے۔

گاڑھ ۔ آخر میں ہائے مخلوط التلفظ کوئی دشواری اور مشکل۔

عرض آثر ۔ وہی بازاری زبان۔

گاڑھ پڑنا ۔ کسی مصیبت اور مشکل کا پیش آنا۔

عرض آثر ۔ یہ بھی گاڑھ کی طرح لچر ہے۔

گاڑھی چھننا ۔ کنایہ ہے آپس میں ایک دوسرے کے سخت و درشت کہنے اور گالیاں دینے سے۔

عرض آثر ۔ گاڑھی چھننا آپس میں گہری دوستی اور ارتباط ہونا ہے اور ایسی بے تکلفی کہ دشنام طرازی بھی ناگوار نہ ہو۔ (بحر) ؎

ساقی سے اور ہم سے گاڑھی چھنا کرے   جام زمرد یش سے ہم لب بہ لب رہیں

گا گھپ ۔ ہمزہ و واؤ معروف کے ساتھ ۔ دغاباز آدمی اور مال
مردم خور کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ زبانوں پر واؤ مجہول سے ہے اور شخص کے متعلق نہیں بلکہ
اس کے فعل پر اطلاق ہوتا ہے ۔ فریب دے کر کسی کا مال ہضم کر جانا ۔
غبن کرنا ۔ غلط حساب مرتب کرنا ۔

گ ۔ ٹ

گٹھ کٹا ۔ جو کسی کے زر و مال کو کہ گرہ میں بندھا ہوا ہو گرہ کاٹ
کرلے جائے ۔
عرض آثر ۔ ہم ایسے شخص کو گرہ کٹ کہتے ہیں ۔ عورتوں کی زبان پر
بیشتر جیب کترا ہے ۔ گرہ کٹ خود حضرت مؤلف نے دوسری جگہ لکھا ہے ۔

گ ۔ د

گدرانا ..... اور کنایہ ہے آدمی کے فربہ ہو جانے سے بھی ۔ جرأت
ع ۔ چمپئی رنگ اور بدن اُس کا وہ گدرایا ہوا
عرض آثر ۔ آدمی کی فربہی پر اس کا اطلاق ہرگز نہیں ہوتا ۔ گدرانا
عورت سے مخصوص ہے ۔ جرأت کا شعر غلط پڑھا اور اس کی بنیاد
پر محاورہ تیار !
جرأت کا شعر اس طرح ہے ؎

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا
چمپئی رنگ اُس کا اور جوبن وہ گدرایا ہوا

جوبن گدراتا ہے نہ کہ سارا جسم اور مرد سے گدرانے کو کوئی تعلق نہیں ۔
گدی ۔ سات معنی درج ہیں ایک اور حاضر ہے ۔ وہ شخص جو گائے
بھینس پالتا ہے اور ان کا دودھ بیچتا ہے ۔

گ ۔ ر

گردنا ۔ موٹی گردن کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ موٹی پتلی گردن کا سوال نہیں ۔ گردنا دنیا کے ساتھ
کسی کی گردن پر ضرب لگانا یا کسی کو گردن پکڑ کر کہیں سے نکال دینا ہے ۔

گ ۔ ڑ

گڑبڑ ۔ تردد اور تفکر اور تشویش جو چند آدمیوں میں کسی امر میں ہو
عرض آثر ۔ گڑبڑ کے یہ معنی نہیں ۔ اس کا مفہوم ہے افراتفری بدنظمی
گڑ دیئے جو مرے اُسے زہر کا ہے کو دیجئے کسی سے بلطف
و مدارات کام نکلے تو سختی پیش آنا نہ چاہیئے ۔ ذوق ۔
؎ نگاہ پھیرے دل سے چشم قہر دیکھ
گڑ دیئے سے جو مرے تو نہ اُس کو زہر دیکھ
عرض آثر ۔ پہلا مصرع ناموزوں اور وہی غلطی سے محاورہ گڑھنا
اور یہ نہ دیکھنا کہ صحیح مجوزہ مثل یا محاورہ کیا ہے ۔ صحیح مثل اس طرح
ہے گڑ دیئے مرے تو زہر کیوں دیجئے یعنی نرمی سے کام نکلے تو
سختی کیوں کیجئے ۔
گڑگڑانا ۔ زار نالی کرنا ۔
عرض آثر ۔ گڑگڑانا منت سماجت کرنا ، خوشامد کرنا ہے ۔
گڑجانا ۔ چار معنی پر آتا ہے (۱) کانٹے اور نشتر وغیرہ کا جسم
میں چبھ جانا ۔ (۲) زمین میں کسی چیز کا در آنا ۔ (۳) مُردوں کا
زمین میں دفن ہونا ۔ (۴) کنایہ ہے کسی کی شرمندگی اور انفعال سے
کسی کے سامنے ۔ آتش ۔
ع ترک فلک زمیں میں خجالت سے گڑ گیا
عرض آثر ۔ ایک معنی اور ذہن میں آتے ہیں ۔ ایک جگہ سے
دوسری جگہ نہ جانا ۔ اڑ جانا ۔ جم جانا ۔
گڑھا ۔ سوا معنی معروف کے کنایہ ہے قبر سے بھی ۔ ناسخ ؎

مر وہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند

عرض آثر ۔ شعر کی اور بات ہے نثر میں خالی گڑھا یعنی قبر نہیں

گور گرہ سا سکتے ہیں۔ میرؔ سے

سنا ہے حال ترے کشتگاں بچاروں کا
ہوا نہ گور گڑھا بھی ستم کے ماروں کا

نور بھی دوسری جگہ گور گڑھا لکھا ہے۔ اور میرؔ کا مصرع گڑھی کی جگہ ان کے ساتھ۔

گ ۔ س

گستا نگر ۔ بے شعور احمق اور پوچ دلچر آدمی کو کہتے ہیں۔ کسی کو بولتے نہیں سنا گو پلیٹس نیز فیلن میں درج ہے۔

گ ۔ ل

گلا پکڑنا ۔ پینے کے تمباکو کے دھوئیں کا حقہ پینے کے وقت حلق کو ناگوار ہونا۔

عرض اثر ۔ حقے کے دھوئیں پر موقوف نہیں۔ کوئی چیز کھانے پینے کی جو حلق سے بآسانی نہ اترے مثلاً کھٹی یا کڑوی کسیلی ہو اس کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ گلا پکڑتی ہے۔

گل پھول ۔ دونوں کا ایک مفہوم ہے اور ایک ساتھ بولتے ہیں میر تقی - ن - کہتے ہیں بہار آئی گل پھول نکلتے ہیں۔

عرض اثر ۔ گل گلاب کے پھول کو بسبب اس کی رعنائی و زیبائی کے مخصوص کر دیا۔ پھول سے باقی پھول مراد ہیں۔

گلوری ۔ تحتانی معروف کے ساتھ۔ ایک قسم کے پان کے بیڑے کو کہتے ہیں کہ سہ گوشہ اور خوشنما ہوتا ہے۔

عرض اثر ۔ سہ گوشہ پان کے بیڑے کو "تکھاڑا" کہتے ہیں گلوری گول نرمی ہوئی لپھوئی ہوتی ہے۔

گلے لگانا ۔ کسی چیز کا بے خواہش اور طلب کسی کو دینا۔

عرض اثر ۔ یہ مفہوم گلے منڈھنا سے ادا ہوتا ہے گلے لگانا تو کسی سے ہمکنار ہونا پیار کرنا ہے۔

گل موچھا ۔ ان بالوں کو کہتے ہیں جو لوگ رخساروں پر چھوڑ دیتے ہیں یعنی انھیں مونڈتے نہیں۔

عرض اثر ۔ ایسے بالوں کو گلمچھے بصیغہ جمع (رائج شدہ) کہتے ہیں نہ کہ گل موچھا (واؤ معروف اور رائج غیر شدہ)

گ ۔ ن

گنج ۔ بازار غلہ وغیرہ (چار معنی درج ہیں۔ اثر)

عرض اثر ۔ گنج بمعنی خزانہ، دفینہ ندارد نہیں۔

گنج ڈالنا ۔ بنانا اور آباد کرنا کسی بازار یا زمین کا برائے غلہ فروشی و سکونت۔ جرأت سے

عدم کی راہ میں اک گنج ڈالتے اے جرأت
ہمارے پاس نہ قاروں کا خزانہ ہوا

عرض اثر ۔ بول چال میں گنج بسانا ہے۔

گنوندا ۔ جو بہت سے کام جانتا ہو۔ ہنرمند۔

عرض اثر ۔ عام طور پر ایسے شخص کو گنی (بضم اول) کہتے ہیں گنوندا بازاری زبان ہے۔

گنڈلی مارنا ۔ سانپ کا حلقہ مار کر کہیں بیٹھنا۔

عرض اثر ۔ انسان بھی اگر سمٹا ہوا پیٹ سے گھٹنے لگائے ہوئے بیٹھے تو گنڈلی مارنا کہتے ہیں۔

گ ۔ ہ

گھانس کاٹنا ۔ سوا معنی معروف کے کنایہ ہے اس کام سے بھی کہ جسے کوئی بے سلیقگی اور بے دل کے ساتھ کرے۔

عرض اثر ۔ یہ مطلب گھاس کھودنا سے ادا ہوتا ہے اور ایسے شخص کو گھس کھدا کہتے ہیں۔

گھائل ۔ سوا معنی معروف یعنی زخمی اور مجروح کے پتنگ یعنی کاغذ بادی کے اک رنگ کا بھی نام ہے۔ ناسخؔ سے

دبدبہ پڑتی ہے اسے ناسخ جو شمشیرِ نگاہ
جو پتنگ اس نے اڑایا بس وہ گھائل ہو گیا

عرض آثر۔ یہی شعر کی بنا پر قیاس آرائی۔ گھائل اور کنکوے کا رنگ، ناسخ نے شمشیرِ نگاہ کی رعایت سے کنکوے کو بھی گھائل دکھایا ہے اور کنکوے کا زخمی ہونا پھٹ جانے کے سوا کچھ نہیں۔

گھان۔ جس چیز کو کہ ایک بار گھی میں خواہ تیل میں تل کر نکال لیں۔

عرض آثر۔ گھان (مارنا کے ساتھ) بہت سا روپیہ ہاتھ لگنا ہے یہ درج نہیں۔

گھٹا ٹوپ۔ اک پوشش کا نام ہے کہ بارش میں پینس اور سکھپال وغیرہ پر ڈال دیتے ہیں۔

عرض آثر۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا بھی ہوتا ہے ایسا گہرا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے۔

گھٹ بڑھ۔ کمی اور زیادتی کسی چیز کی اس کی پیمائش کے وقت۔

عرض آثر۔ پہلوانوں کی کشتی میں بھی گھٹ بڑھ ہوتی ہے۔ کون جیتا کون ہارا۔ بٹیر اور مرغوں کی پالی میں بھی گھٹ بڑھ ہوتی ہے۔

گھٹور۔ وہ کنیز جو کام کرنے میں سستی کرے۔

عرض آثر۔ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ کام چور یا منھ کھسی کہیں گے نہ کہ گھٹور۔ اب یہ لفظ سننے میں نہیں آتا ممکن ہے کبھی مستعمل رہا ہو۔

گھماگھم اور گھماگھمی۔ ان دونوں کلموں کا رونق، ہنگامہ اور گرمیٔ بازار پر اطلاق کیا جاتا ہے۔

عرض آثر۔ یہ گہاگہمی ہائے ملفوظ سے ہے نہ کہ ہائے مخلوط سے۔ سہوِ کتابت کا اختلاف فرض نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے پیشتر گھلنا ملنا اور مابعد گھسان ہے۔

صاحب نور اللغات کو بھی حضرت جلال نے گمراہ کیا اور جو کچھ میں نے نور اللغات کے اندراج کے متعلق لکھا ہے اسی کا اقتباس پیش کیے دیتا ہوں۔

گھماگھم۔ گھماگھمی۔ (دہلی) مونث (ع) چہل پہل۔ آبادی۔ گرم بازاری۔ رونق۔ دھوم دھام۔ آدمیوں کی کثرت۔ شرف نے تشدید حرف چہارم (سوم؟) بھی کہا ہے

خانۂ دل میں جو ہے حسن کی گھماگھمی
جلوہ گر کون ہے اس گھر میں یہ گھر کس کا ہے

اب لکھنؤ میں اس جگہ چہل پہل ہے"

(آثر) میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ لکھنؤ میں سوائے گہاگہمی (ہائے ملفوظ) کے کسی کے کان گھماگھمی (ہائے مخلوط سے) آشنا نہیں۔ شرف کا شعر گہاگہمی کی تائید میں تھا نوشتۂ ازلی نے اپنی منگھڑت سے اس کو مشدد کرکے گھماگھمی بنا دیا۔

پلیٹس میں گہاگہم اور گھماگھم دونوں درج ہیں۔ فیلن میں صرف گھماگھم ہے۔ حسنِ اتفاق سے مجھے فرہنگ آصفیہ بھی دیکھنے کو مل گئی۔ اس میں خلاف اس کے صاحب نور اللغات کہ دہلی میں گھماگھم اور گھماگھمی ہیں صرف گہاگہم اور گہاگہمی کا اندراج ہے فرہنگ آصفیہ میں بھی ہائے ملفوظ و مخلوط کا فرق ملحوظ رکھا ہے پوری عبارت نقل کی جاتی ہے۔

گہاگہم۔ چہل پہل۔ ریل پیل۔ آبادی۔ گرم بازاری۔ رونق۔ دھوم دھام۔ جیسے جب ہوا آتی ہے تو اس کے دم سے سارے گھر میں گہاگہم ہو جاتی ہے۔

گہاگہمی۔ دیکھو گہاگہم۔

عرض آثر۔ شرف کے شعر کے علاوہ جو لکھنؤ میں گہاگہمی کے استعمال کی تائید میں تھا۔ اور جس کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی اودھ پنچ کی بھی ایک عبارت مل گئی۔

گہاگہمی چہل پہل پر اوس پڑ جائے گی۔
(طلسم فصاحت)۔ گہاگہم ہر طرف

میرا خیال ہے کہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ دہلی اور لکھنؤ دونوں شہروں میں گہاگہمی زبان زد ہے۔ گھماگھمی نہ یہاں کی زبان ہے نہ وہاں کی۔ جو ایسا کہتا ہے حضرت جلال ہوں کہ صاحب نور اللغات غلط کہتا ہے۔

گھوڑ دوڑ - بہت آدمیوں کا گھوڑے بازی بد کر دوڑانا - اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں گھوڑوں کو بازی بد کر دوڑاتے ہیں -

عرض آثر - دو کی قید نہیں دو سے زیادہ گھوڑے بھی دوڑائے جاتے ہیں - اس مقام کو گھوڑ دوڑ نہیں بلکہ گھوڑ دوڑ کا میدان کہتے ہیں -

گھونے میں پڑنا - واؤ مجہول سے - کسی ایسے کام میں مصروف ہونا کہ وہ کام تمام نہ ہو -

عرض آثر - زیادہ تر گھونوں میں پڑنا بولتے ہیں -

گھونے میں ڈالنا - کسی کو کسی ایسے کام میں مصروف کرنا کہ اس کام سے فراغت نہ پائے اور کسی شخص کو کسی امر کے وعدہ پر دوڑانا -

عرض آثر - گھونے کی جگہ گھونوں میں ڈالنا ہے -

گھونگھٹ کی دیوار - وہ دیوار جس کو باغ کے یا مکان کے اندر آمد و شد کے دروازے کے قابل کھینچ دیتے ہیں تاکہ غیر مردوں کی باغ کے یا مکان کے اندر نظر نہ پڑے -

عرض آثر - اسے پردے کی دیوار بھی کہتے ہیں -

گھن چکر - گردش اور پھیرے کو کہتے ہیں -

عرض آثر - آتشبازی کی ایک قسم بھی ہے -

حرف ل

ل - ا

لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے - ایک مثل ہے اُس شخص پر کہتے ہیں جس کی شرارت اور سرکشی لطف و ملاطفت سے نہ جائے تا وقتیکہ سختی سے اُس کے ساتھ پیش نہ آئیں -

عرض آثر - یہ مثل اس طرح بھی بولتے ہیں: لاتوں کا آدمی باتوں سے نہیں مانتا -

لاٹھی پاٹھی اور لاٹھی پونگا - زد و کوب کو کہتے ہیں -

عرض آثر - لاٹھی پونگا لڑائی جھگڑا مار پیٹ ہے - لاٹھی پاٹھی جہاں تک مجھے علم ہے لکھنؤ میں مستعمل نہیں - پلیٹس میں د. ج ضرور ہے -

لاگو - واو معروف کے ساتھ - وہ شخص جو کسی کے درپے ہو اور پریشان حال ہوتا ہو -

عرض آثر - آدمی پر منحصر نہیں جانور بھی لاگو ہو جاتا ہے مثلاً کتا، شیر، بھیڑیا - لاگو بمعنی پریشان حال لکھنؤ میں رائج نہیں یہ ہمیشہ ایذا رسانی کا مفہوم ادا کرتا ہے - اب قانون بھی لاگو ہوتا ہے یعنی نافذ ہوتا ہے -

ل - ب

لبخا - آوارہ اور بد وضع آدمی کو کہتے ہیں -

عرض آثر - اگر یہ فارسی کا لفظ ہے تو اس کے معنی غصے میں ہونٹ چبانے والا ہیں - (لب خاییدن) پلیٹس میں "لب خایخا" کے معنی البتہ (Baum) شوقین مزاج لکھے ہیں اسے کھینچ تان کے آوارہ و بد وضع کہہ لیجئے - (خالی بخنا یا وہ گو بیہودہ بکنے والے کو کہتے ہیں -

ل - ت

لت - خو، عادت بتدریج رفتہ رفتہ اُس طرف جانے کی مجبوری لت ہوئی.

عرض آثر۔ ہمیشہ بری عادت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
لت پت ہونا۔ کنایہ ہے خراب حالی سے کسی کی۔
عرض آثر۔ لت پت ہونا لتھڑنا ہے مثلاً کیچڑ میں۔ نہ کہ خراب حال ہونا۔

ل - ٹ

لٹیٹی پگڑی۔ ایک قسم کی پگڑی جو کچھ دن رائج ہوتی ہے۔
عرض آثر۔ زیادہ تر لٹیٹی دستار بجائے پگڑی کہتے ہیں۔
لٹکن۔ سوا معنی معروف کے عورتوں کے ناک کی نتھ میں جو کچھ آویزاں ہوتا ہے اُسے بھی کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ نتھ میں آویزہ تو ضرور ہوتا ہے مگر آویزاں کچھ نہیں ہوتا۔ لٹکن (گھڑونچی) جس پر پانی کے ظروف رکھے جاتے ہیں اُسے ناک کی نتھ میں کیوں پرو دیا جائے۔ آویزے پر قناعت کرنا چاہیئے۔
لٹکنا۔ سوا معنی معروف کے کنایہ ہے کسی کے زار و نزار ہو جانے سے۔
عرض آثر۔ اگر لٹکنا زار و نزار ہونا ہے تو پھر لٹنا (بفتح اول) کیا ہے؟

ل - ج

لجھی۔ کار رفتہ (از کار رفتہ؟ آثر) اور نرم شدہ چیز کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ عورتیں لجھی پجھی کہتی ہیں۔ خالی لجھی نشاستہ کا فضلہ ہے۔

ل - چ

لچلچا۔ ایک قسم کی نانخورش پر مانند گوشت پختہ اور بعضی ترکاریوں کے جو گھی میں فقط بھنی ہوئی ہوں یعنی نہ شوربا رکھتی ہوں نہ محض خشک ہوں اس کا اطلاق کرتے ہیں۔
عرض آثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیئے تھا "صرف لعاب رکھتی ہوں" کیونکہ لچلچا کے معنی ہی نم یا تر کے ہیں۔

ل - د

لداو۔ داو موقوف کے ساتھ وہ بوجھ جو کسی پاکسی چیز پر رکھ دیں۔
عرض آثر۔ لداو کی چھت بھی ہوتی ہے جو صرف ذات پر قائم رہتی ہے۔
لدھڑ۔ جو چیز کہ گندہ اور بد قماش اور اپنی مقدار اور معمول سے گراں ہو۔
عرض آثر۔ بھاری اور بھدی چیز لکھنا چاہیئے تھا۔ اگر قیمتی چیز ایسی ہو تو اُسے لبدھڑا کہتے ہیں۔

ل - ڑ

لڑ۔ سوا معنی معروف کے کنایہ ہے کسی کے کسی وسیلہ اور تعلق سے بھی کہ کسی جگہ ہو۔
عرض آثر۔ اب متروک ہے۔ اس کی جگہ پنس رائج ہے۔
لڑائی مارنا۔ جنگ میں حریف کو شکست دینا۔
عرض آثر۔ اب متروک ہے۔ میدان مارنا یا جیتنا کہتے ہیں۔
لڑت۔ جنگ کرنے کے انداز کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ یہ لڑنت ہے باضافۂ نون قبل ت۔ لڑنتیا یعنی لڑنے والا لڑت سے کیونکر بنائے گا۔
لڑکوری۔ واو مجہول کے ساتھ۔ وہ عورت جو بچہ رکھتی ہو۔
عرض آثر۔ بازاری بلکہ گنواری زبان۔ مگر اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

ل - ش

لش پش ہونا۔ تھک جانا اور ماندے ہو جانا۔
عرض آثر۔ بالفتح لکھا ہے مگر زبانوں پر بالکسر ہے۔ اس معنی میں لاشی پاشی اور نشست پشت بھی ہے وہ درج نہیں۔ لش پش صرف اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (بالکسر)

ل - گ

لکیر کا فقیر۔ کنایہ ہے اُس شخص سے جو ہمیشہ کسی کے گرد رہتا ہو اور عاشق اور شیدا ہو معشوق کے کسی نشان پر۔ چنانچہ کوئی شاعر کہتا ہے۔ ع

ہم مانگ کی لکیر کے لے دل فقیر ہیں

عرض آثر۔ تکیرکا فقرہ ہے جس کی طبیعت میں اپچ نہ ہو بلکہ بنائے ہوئے ڈھرے پر چلے۔

ل۔گ

لگاؤ۔ واو موقوف ... ایک مکان کا اتصال دوسرے مکان سے۔
عرض آثر۔ اتنے اضافے کی ضرورت ہے کہ اس وجہ سے مکان مسکونہ محفوظ نہ ہو۔ چوری ہونے یا سیندھ لگ جانے کا خطرہ رہے۔

ل۔ن

لنباؤ اور لنبائی۔ درازی کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ ہم لبان یا لبائی کہتے ہیں۔
لنجا۔ جو شخص باوجود پاؤں ہونے کے چلنے سے عاجز ہو۔
عرض آثر۔ اتنا لکھ دینا کافی تھا کہ جو شخص چلنے سے معذور ہو۔
لنجھاڑا۔ تعلقات اور اسباب دنیا کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ مستعمل لنجھیڑا ہے۔
لنگوٹل یار۔ جس سے عہد طفل سے یارانہ ہو۔
عرض آثر۔ یہ لنگوٹیا یار ہوا نہ کہ لنگوٹل یار۔

ل۔و

لوٹھا۔ عورتوں کے محاورے میں مرد جوان اور فربہ اور تاکو کہتے ہیں
عرض آثر۔ یہ شہری زبان ہرگز نہیں۔ عامیانہ بلکہ گنوارو۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔
لونگ چڑا۔ اک قسم کے کباب کو کہتے ہیں کہ یہ کباب سوا لکھنؤ کے اور کہیں نہیں بنتا یعنی مختص ہے لکھنؤ کے ساتھ۔
عرض آثر۔ افسوس کہ یہ دعا درست نہیں۔ انشا کی دریائے لطافت میں جہاں مصطلحات دہلی کا تذکرہ ہے یہ عبارت موجود ہے:۔
"لونگ چڑے والا ہے یعنی بسیار ذلیل و تباہ و کم شخص است"

لوہے کے چنے کا چبانا۔ کسی سخت تر اور دشوار تر کام کرنے سے کنایہ ہے۔
عرض آثر۔ محاورہ لوہے کے چنے چبانا ہے نہ کہ لوہے کے چنے کا چبانا۔ لفظ کا حشو محض ہے۔

ل۔ہ

لہرا۔ سارنگی کے بجنے کی آواز کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ سارنگی پہ لہرا بجنا مخصوص ہے گت ناچنے کے وقت۔ اس کے علاوہ بانسری برادر مداری تونبی پر لہرا بجاتے ہیں۔ اسے لہرا اس لئے کہتے ہیں کہ دھن میں دریا کی لہروں کا مد وجزر ہوتا ہے میری اک مسلسل غزل کا شعر ہے ؎

لہجے میں لوچ ، لوچ میں اک نرم زمزمہ
لہرا بجائیں جیسے کنہیا غضب غضب

لہو پانی ایک کرنا اور لہو پانی کرنا۔ کنایہ ہے کسی کو رنج و غصہ میں لانے سے۔ آتش ؎

رلاتا ہے وصال یار کا شوق   فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی

عرض آثر شعر سے محاورے کا مطلب نکلا کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچا۔ ان محاوروں کا مطلب محنت شاقہ کرنا، رنج و تعب برداشت کرنا ہے نہ کہ رنج و غصہ میں لانا۔
لہو کا پیاسا۔ کنایہ ہے دشمن جانی سے۔
عرض آثر۔ زیادہ تر خون کا پیاسا بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے۔
لہو کا جوش۔ کنایہ ہے مہر و محبت کے ولولے سے۔
عرض آثر۔ اس کا مفہوم ایسے عزیزوں کی باہمی محبت ہے جن کا خون ملا ہوا یک جدی ہوں۔ ہر قسم کی محبت کے ولولے کو لہو کا جوش کہنا مضحک ہے۔ کیا باہمی جنسی محبت کو لہو یا خون کا جوش کہئے گا؟

ل۔ے

لیپنا۔ تحتانی معروف کے ساتھ بمعنی معروف کے اڑکے جو کچھ

سلم سے پڑھتے ہیں اُس کے فراموش کرنے سے بھی کنایہ ہے۔
عرض آثر۔ لیپنا کے یہ معنی میری نظر سے نہیں گزرے نہ تحقیق ہو سکے۔

لیٹ جانا۔ عجز و انکسار کرنا۔
عرض آثر۔ عوام میں "لیٹ جانا" کا یہ مطلب ہو تو ہو۔ خواص اس طرح نہیں بولتے۔ قدم لینا کہتے ہیں۔

لیچڑ۔ شخص بدمعاملہ دنا دہندہ کو کہتے ہیں یعنی جو کسی سے کچھ قرض وام لے کر نہ دیتا ہو۔
عرض آثر۔ لیچڑ کنجوس اور لالچی کو کہتے ہیں۔ حضرت مؤلف کا بیان کردہ مفہوم صرف اس فقرے میں نکلتا ہے: بڑی لیچڑ اسامی ہے۔

لے دے۔ کنایہ ہے سرزنش اور ملامت سے۔
عرض آثر۔ یہ خالی لے دے کے معنی نہیں۔ "لے دے ہونا" کہنا چاہیے۔

حرف م

م - ا

ماخولیا۔ دیوانے اور احمق آدمی کو کہتے ہیں۔
عرض آثر۔ زبانوں پر مخولیا (بغیر الف بعد میم) ہے اور یہی فصیح ہے۔ مخول بمعنی ٹھٹھا ہے نہ کہ ماخول۔ اُس سے اسم فاعل مخولیا بنے گا نہ کہ ماخولیا۔ مگر پلیٹس حضرت مولف کا ہمنوا ہے۔

مار اُتارنا۔ کسی کو مار ڈالنا۔
عرض آثر۔ اس کے معنی ہیں ہلکان کرنا۔ حیران و پریشان کرنا نہ کہ دراصل مار ڈالنا۔ میرا شعر ہے ؎

کوئی ڈھونڈے تیرا سہارا دردِ محبت مار اتارا

مار دلوانا۔ کسی پر زد و کوب کروانا۔
عرض آثر۔ یہ مار دلوانا نہیں مار کھلوانا ہے۔

مار دینا۔ کسی کو مار بیٹھنا غصہ وغیرہ میں۔
عرض آثر۔ اس سے مار بیٹھنا ہزار درجہ فصیح تر ہے۔

مار ڈالنا۔ کسی کا خون کرنا۔
عرض آثر۔ یہ دراصل خون کرنا نہیں ہے بلکہ تڑپا دینا ہے اس طرح کہ جان پر بن جائے۔ مصحفی ؎

انگڑائی لے کے اپنا مجھ پر خمار ڈالا
کافر کی اس ادا نے بس مجھ کو مار ڈالا

ماں ماں۔ نون غنہ کے ساتھ وہ عورت جس کو عورتوں کے کاروبار کے لئے نوکر رکھتے ہیں۔
عرض آثر۔ یہ بغیر نون غنہ ہے۔

مانجھا دینا۔ پتنگ کی ڈور پر کُٹے ہوئے شیشے اور رنج اور گیرو وغیرہ کو برنج پختہ ملا کر پھیرنا۔
عرض آثر۔ یہ ڈور یا مانجھا سوتنا ہے نہ کہ دینا۔

ماننا۔ کنایہ ہے بسبب ہاتھ پاؤں کے ضرب رسیدہ ہونے کے چلنے میں یا اور کاموں میں کسی کے جی چُرانے سے اور کاہلی کرنے سے بھی۔
عرض آثر۔ یہ مفہوم گھوڑے تک اور صرف گھوڑے تک محدود ہے۔ مثلاً کیا بات ہے چلنے میں گھوڑا مانتا ہے۔

مائیوں بیٹھنا - نون غنہ کے ساتھ دلھن دولھا کا ابتدائے
شادی عروسی میں لباس عروسی پہن کر اپنے اپنے گھر بیٹھنا -
عرض آثر - میں نے آج تک دولھا کو مائیوں بیٹھتے نہیں سنا
وہ تو مانجھے کے زرد کپڑے پہنے اور ہاتھ میں کنگنا باندھے اکڑتا
پھرتا ہے - دلھن مائیوں بیٹھتی ہے - میرا شعر ہے ؎

غنچہ ہے جیسے مائیوں بیٹھے کوئی دلھن
شائستگی کی حد نہیں رکھی بہار نے

م - ڈ

مڈھ - شخص معمر اور کہنہ سال کو کہتے ہیں -
عرض آثر - جو شخص چالاک اور شاطر ہو اس کو بھی کہتے ہیں
یہ مفہوم درج نہیں - "وہ بڑا مڈھ ہے" عام فقرہ ہے -

م - ر

مرچیں سی لگنا - نہایت ناگوار ہونا کسی بات کا -
عرض آثر - یہ مرچیں لگنا ہے کہ مرچیں سی لگنا -
مر بھوکا - جو شخص کھانے سے سیر نہ ہوتا ہو -
عرض آثر - اس کا تلفظ مر بھکا ہے - کاف مشدد و حذف واؤ -
مردنگی - دہی شیشے کی فانوس -
عرض آثر - مردنگ بجانے والے کو بھی کہتے ہیں - اس معنی
میں زیادہ رائج مردنگیا ہے -
مردا مردی - زبردستی -
عرض آثر - سننے میں نہیں آیا - زورا زوری کہتے ہیں -
مرد مانس - مرد کو کہتے ہیں اور یہ محاورہ عورتوں کا ہے -
عرض آثر - نہ معلوم کن عورتوں کا محاورہ ہے - مرد ذات کہتی
ہیں - مرد بفتح اول و دوم -
مردنی پھر جانا - آثار مرگ کسی کے منھ پر ظاہر ہونا - جرأت ؎

یہ جب یقیں ہو مجھے اُس پہ کوئی مرتا ہے
تو میرے منھ پہ نہ کیوں مردنی بھلا پھر جائے

عرض آثر - مردنی چھا جانا بولتے ہیں نہ کہ پھر جانا -
مرزا پھویا - واو مجہول سے - کنایہ ہے نہایت آسائش طلب
اور نازک آدمی سے -
عرض آثر - زبانوں پر مرزا پھویا ہے - صحیح مرزا پھوہا -
مرگ چھالا - ہرن کی کھال جس میں بال بھی ہوتے ہیں کہ
اُس پر بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور بیشتر درویش لوگ اس پر
بیٹھتے ہیں -
عرض آثر - مرگ چھالے پر فقیر بیٹھتے یا سوتے ہیں - عبادت
کے لیے مصلیٰ ہوتا ہے - کسی قدیم شاعر کی بیت ہے ؎

ہوئی صبح اللہ والے اُٹھے ہیں   مصلے بچھے مرگ چھالے اُٹھے ہیں

مرنے جوگا - اک کلمہ ہے کہ جس وقت عورتیں کسی سے آزردہ
ہوتی ہیں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں اور یہ محاورہ عورتوں کا ہے -
عرض آثر - مرنے جوگا کے معنی ہیں مرنے کا مستحق، جس کے
سر پر قضا کھیل رہی ہے - شوق ؎

کس پہ افیون اس نے کھائی ہے   مرنے جوگا کی شامت آئی ہے

م - ڑ

مڑوڑی - وہ آٹا جس کو روٹی پکانے میں ہاتھ سے بل دے کر
ہاتھ کی ہتھیلی اور انگلیوں سے چھڑاتے ہیں اور اسی طرح بدن
کے میل وغیرہ کو جو ہاتھ سے بل دے کر چھڑائیں اس پر بھی
مڑوڑی کا اطلاق کیا جاتا ہے -
عرض آثر - بدن کے میل کو مڑوڑی نہیں بتی کہتے ہیں -
مڑوڑی کے ایک اور معنی بھی ہیں - بٹیر لڑنے میں مخالف بٹیر کی
کھال کو چونچ سے پکڑ کر بل دیتا ہے - اسے مڑوڑی دینا کہتے
ہیں - میل کی بتی کی سند میں ناسخ کا یہ شعر ہے ؎

بتی اُس کے سیل کی بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ سیل صندل کا برادہ ہوگیا

م - ز

مزاج پوچھنا - کسی کی مزاج پرسی کرنا -
عرض آثر - بطور طنز بھی استعمال ہوتا ہے - یعنی کسی کو زک پہنچانا یا گستاخی کی سزا دینا -

م - س

مسان - نون کے اعلان کے ساتھ - اک عمل سفلی ہوتا ہے کہ اس سے جنیوں اور شیاطین کی روح کو قابو میں کرتے ہیں -
عرض آثر - یہ مسان دینا ہے - خالی مسان وہ جگہ ہے جہاں ہندوں کے مُردے جلائے جاتے ہیں - مرگھٹ -
مسکا - منجمد پارے کو بھی کہتے ہیں -
عرض آثر - مکھن سے نکالا ہوا گھی ہے -
مسکانا - کسی کو زور سے لپٹا لینے کو بھی کہتے ہیں -
عرض آثر - نہ معلوم کہاں کہتے ہیں - میرے کان آشنا نہیں نہ کوئی مثال پیش کی گئی -

م - ک

مکری - کچھ الفاظ ہوتے ہیں کہ پہلے اشارہ اُن میں کسی چیز کا کرکے پھر منکر اُس چیز کے ہو کر اُنھیں الفاظ میں کوئی چیز اور ثابت کرتے ہیں کہ ثبوت اُس چیز کا بھی جس کا پہلے اشارہ کیا گیا تھا اُس پر صادق آتا ہے -
عرض آثر - اس کے لئے جو لفظ بالعموم استعمال ہوتا ہے مکرنی ہے (مکرنا سے) نہ کہ مکری بلا نون قبل یائے تحتانی - رائج دونوں ہیں -

م - ل

ملائی - ہمزۂ تحتانی معروف کے ساتھ - اک چیز ہوتی ہے دودھ کی بہت لذیذ اور عمدہ لطیف کہ اس کو نان خورش کرتے ہیں اور یوں بھی کھاتے ہیں اور یہ جو اس کو بالائی بائے موحدہ اور الف کے ساتھ لوگ بولتے ہیں غلط بولتے ہیں -
عرض آثر - ملائی میں رکاکت کا پہلو نکلتا تھا ملائی دلائی نواب سعادت علی خاں نواب وزیر اودھ نے اس کو بالائی کہا (ایک صورت جواز کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس کی تہ دودھ کے اوپر (بالا) جمتی ہے) - اُن کی یہ اپج اتنی مقبول ہوئی کہ لکھنؤ میں خواص بجز بالائی کے ملائی بولتے ہی نہیں - سوال صحیح یا غلط کا نہیں بلکہ فصیح وغیر فصیح کا ہے اور اس نقطۂ نظر سے فیصلہ غالباً بالائی کے حق میں ہوگا -
ملجی - مسخرے اور مہمل اور لغو آدمی کو کہتے ہیں -
عرض آثر - مجھے اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی - عام لفظ مخزل ہے (م مفتوح) مندرجہ معنی میں فارسی کا غیر معروف لفظ ملجی (زل ہے بکلا) ہے - ممکن ہے کہ وہی مسخ ہو کر ملجی ہوگیا -
ملھو - آہو کے وزن پر میمون یعنی بندر کو کہتے ہیں -
عرض آثر - یہ لفظ بھی معما رہا - بچے بندر کو مانو (واو معروف) کہتے ہیں نہ کہ ملھو -

م - ن

منجھیلا - تحتانی مجہول سے دیر اور تاخیر اور تعویق جو کسی کام میں واقع ہو -
عرض آثر - حسب پلیٹس منجھیلا آدھی رات یا دوپہر دن کو کہتے ہیں نہ کہ جو معنی حضرت جلال نے بیان کئے ہیں - قدما اسے بجھلہ (بخ - ہلہ) کہتے تھے - اب اس کا بدل غالباً منجھیلا ہے -

منڈلی ۔ وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں ۔
عرض آثر ۔ یعنی منڈی کہتے ہیں نہ کہ منڈلی کے ۔
منڈو ۔ واو مجہول کے ساتھ ۔ ایک کلمہ ہے کہ عورتیں اپنے حق میں خواہ دوسری عورت کے حق میں کہتی ہیں ۔
عرض آثر ۔ اتنا اضافہ کرنا چاہئے تھا کہ اس میں ہمیشہ حقارت کا پہلو نکلتا ہے ۔

م ۔ و

موٹا چھوٹا ۔ لباس گندہ کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ یہ موٹا جھوٹا (جیم) ہے نہ کہ موٹا چھوٹا ۔
موٹھرا ۔ کپڑے کی ایک قسم کی بناوٹ کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ بناوٹ کو نہیں بلکہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سوت اور ریشم ملا ہوا ہو ۔
موچ آنا ۔ واو مجہول کے ساتھ ۔ پاؤں کو راہ چلنے میں کچھ صدمہ پہنچنا ۔
عرض آثر ۔ پاؤں پر موقوف نہیں گردن میں بھی موچ آتی ہے، کلائی میں بھی آتی ہے ۔
مونھ پھر جانا ۔ کسی کے مونھ کا کسی طرف کو مائل ہو جانا توجہ اور التفات کے وقت ۔ یا طمانچہ وغیرہ کی ضرب سے اور کنایہ ہے کسی چیز کی خواہش نہ کرنے سے ۔ برق

بوسہ ہائے لب سے منھ اے یار جانی پھر گیا

عرض آثر ۔ تیز مٹھاس سے بھی منھ پھر جاتا ہے
منھ دیکھے کی بات ۔ کسی کے مواجہہ میں کوئی بات اس کی رعایت سے کہنا یا کوئی امر نیک اس کے ساتھ کرنا ۔ میر تقی ؎

آرسی آرسی ہے وہ ہے وہی
یہ نہ منھ دیکھے کی سی میں نے کہی

عرض آثر ۔ میر کے شعر میں لفظ بات کہاں ہے جو سند میں پیش کیا گیا ۔ اصل یہ ہے کہ محاورہ منھ دیکھے کی محبت ہے نہ کہ منھ دیکھے کی بات ۔
منھ سے بات لے لینا ۔ کنایہ ہے اس بات سے کہ کسی نے اس کے کہنے کا ارادہ کیا ہو اور ابھی مونھ سے بات نہ کہی ہو کہ دوسرا شخص کہہ گزرے ۔
عرض آثر ۔ اسے منھ سے بات چھین لینا کہتے ہیں ۔

م ۔ ہ

مُہرا آنا ۔ کنایہ ہے کوئی طنز کی بات کسی کو کہنے سے ۔
عرض آثر ۔ میں نہیں واقف نہ تحقیق ہو سکی ۔

م ۔ ے

میاں ۔ اس لفظ کو اکثر مخلوط التحتانی کے ساتھ بھی بول جاتے ہیں ۔ میر تقی ؎

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
کہ میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

عرض آثر ۔ قول کی صحت میں شک نہیں مگر شعر میں کہ خواہ مخواہ ٹھونس دیا ہے مصرع ثانی بغیر کہ ہے ۔ میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے ۔ یائے مخلوط کی سند میں میر کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا ہے ؎

کیا عبث مجنوں پئے محمل ہے میاں
یہ دوانا باؤلا عاقل ہے میاں

میاں بی بی ۔ خاوند اور جورو کو کہتے ہیں ۔
عرض آثر ۔ فصیح میاں بیوی ہے ۔

حرف ن

ن - ا

نازک بدن - ایک قسم کی بیری کو کہتے ہیں کہ اُس کا بیر نہایت میٹھا اور چھلکا اُس بیر کا باریک ہوتا ہے -

عرض آثر - نازک بدن ایک قسم کی بیری (بیر کا درخت) نہیں بلکہ ایک قسم کا بیر ہے - (پھل)

ناکند - چابک سواروں کی اصطلاح میں اسپ یکسالہ کو کہتے ہیں -

عرض آثر - ناکند بیل بھی ہوتا ہے - یکسالہ کی قید نہیں جو گھوڑا یا بیل سدھایا نہ گیا ہو ناکند ہے - کنایۃً ناتجربہ کار شخص کو کہتے ہیں

نام روشن کرنا - کنایہ ہے عالم میں نیکنام ہونے اور کسی کو نیکنام کرنے سے -

عرض آثر - طنزاً بدنامی کے موقع پر بھی کہتے ہیں مثلاً باپ دادا کا نام خوب روشن کیا یعنی بدنام کیا -

ناند - چاند کے وزن پر سوا ظرف معروف گلی کے گرداب یا بھنور کو بھی کہتے ہیں -

عرض آثر - مجھے ناند کے معنی گرداب یا بھنور کا علم نہیں ، نہ تحقیق ہو سکی -

ن - پ

نپان اور نپٹ - پیمانے اور پیمائش کو کہتے ہیں -

عرض آثر - نپٹ ہم میں مستعمل نہیں - اس کا بدل ناپ ہے -

ن - د

ندیدہ - اُردو میں اُس شخص کو کہتے ہیں جس کو کچھ بھی میسر نہ ہو اور کچھ اُس نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو -

عرض آثر - ندیدہ بدنیت شخص کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو خصوصاً کھانے کی چیزوں کو للچائی نظر سے دیکھے -

ن - ظ

نظرہایا - وہ شخص جس کی نظر سے لوگوں کو ضرر پہنچے -

عرض آثر - اس کے بھی وہی معنی ہیں جو ندیدے کے ہیں - للچائی آنکھ سے دیکھنے والا ، نظر لگانے والا

ن - ک

نکا ٹوپی - وہ کلاہ جس کو بلند کر کے سر پر رکھیں -

عرض آثر - میں اس سے واقف نہیں - نکے دار ٹوپی البتہ ہے - پتلی نوکدار اور یہی لفظ نکا سے میل کھاتی ہے -

نکتوڑا - واو مجہول کے ساتھ ، احسان و منت اور رنجش آزردگی کی بات اور معشوقوں کے ناز و ادا کو کہتے ہیں -

عرض آثر - نکتوڑا بفتح اول ہے - لکھنؤ کی بیگمات نے اس میں ایک لطیف تصرف کیا ہے - نَک بالفتح کو نِک بالکسر کر دیا اور توڑا کو تورا (رائے مہملہ بجائے رائے ہندی) نکتورا یعنی ناک ونک بجا - " اے بیوی تمہارے دن رات کے نکورے کون اٹھائے " (نک - تورے)

نکھٹو - واو معروف کے ساتھ نالائق اور نکما کا رہ مرد کو کہتے ہیں -

عرض آثر - نکھٹو وہ شخص ہے جو بسبب اپنی کاہلی کے کچھ کما نہ سکے بیوی بچوں کی خبر گیری نہ کرے - جان صاحب سے

اے برا پتھر کا دل ہے اُس موے بے پیر کا
تھا لکھنؤ گھر میں خالق کے مری تقدیر کا

ن - ے

نیلی گھوڑی - گھوڑے کی تصویر ہوتی ہے کاغذ اور کپڑے کی کہ ڈفالی لوگ راتوں کو اُس پر سوار ہو کر چراغ وغیرہ کی روشنی میں اپنے دونوں پاؤں سے دوڑتے ہیں -
عرض اختر - میں نے اسے نیلی گھوڑی کہتے سُنا ہے -

حرف و

و - ا

وار پار - تیر یا برچھی وغیرہ کے ایک سرے کا اس طرف کسی چیز کے گزر جانا اور ایک سرے کا اُس طرف رہ جانا -
عرض اختر - وار پار دریا کے دونوں کناروں کو بھی کہتے ہیں - وار قریب کا کنارہ - پار دور کا کنارہ - تیر کے لئے آر پار زیادہ مستعمل ہے -

و - ر

ورغلانا - کسی کو جنگ وغیرہ پر آمادہ کرنا -
عرض اختر - لکھنؤ میں ورغلانا بولتے ہیں - قلق ؎
سر اُٹھایا تھا جان بسمل نے
ورغلایا تھا حسرت دل نے
اگر فیلن کا اعتبار کیا جائے تو ورغلانا دہلی کی زبان ہے -

حرف ہ

ہ - ا

ہا - اک کلمہ ہے افسوس اور تاسف کا - جرأت ؎
میں نے جو کہا ایک تو بوسہ مجھے تو دے
بولا وہ زباں اپنی کو تھام - ارے ہا
عرض اختر - ہا تنبیہ اور چشم نمائی کے بھی معنی دیتا ہے - جرأت کے شعر میں بھی یہی پہلو ہے - تاسف کا شائبہ بھی نہیں - عام فقرہ ہے - "ہا بُری بات" اور میرا شعر ہے ؎
کچھ اگر کہئے تو کہتا ہے یہ ہنس کر وہ شوخ
ہا - کوئی درد محبت کی دوا کرتا ... ہے

ہاتھ کنگن کو آرسی کی کیا حاجت - ایک مثل ہے مفہوم اس کا یہ ہے کہ جو کچھ ظاہر و عیاں ہے اس کا بیان کرنا کیا ضرور ہے -
عرض آثم - یہ مثل عموماً اس طرح بولی جاتی ہے ، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے -
ہاتھ کھینچنا - کنایہ ہے امور دنیوی کے ترک کر دینے سے -
عرض آثم - امور دنیوی کی قید ضروری نہیں - کھانے سے بھی سیر ہونے کے بعد ہاتھ کھینچ لیا جاتا ہے - خرچ سے بھی ہاتھ کھینچ لیا جاتا ہے - جز رسی -
ہاتھ ملانا - کنایہ ہے ہاتھ میں ہاتھ لے کر باہم دو آدمیوں کے ملاقات کرنے سے -
عرض آثم - پہلوان بھی جوڑ پکڑنے سے پہلے ہاتھ ملاتے ہیں - اور کتنے ہی موقع ہاتھ ملانے کے ہوتے ہیں -
ہاتھی ہزار لٹے پھر لاکھ من کا - ایک مثل ہے اس صاحب مقدور اور ذی مایہ پر کہتے ہیں کہ بالفعل مفلس اور نادار ہو گیا ہو -
عرض آثم - مثل عموماً اس طرح بولی جاتی ہے ، ہاتھی لاکھ لٹے کا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا "
ہاتھ رکھ لینا - کنایہ ہے کسی کام کو کرتے کرتے اس کے روک دینے سے -
عرض آثم - یہ ہاتھ روک لینا ہے نہ کہ ہاتھ رکھ لینا -
ہاتھ جھول پڑنا - زخمی کا ہاتھ اپنے مفصل سے لٹک پڑنا کہ زخمی ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے -
عرض آثم - یہ ہاتھ جھول جانا ہے - زخم کی بھی قید نہیں کسی قسم کے گزند سے ہاتھ بیکار ہو جائے -
ہاں - ایک کلمہ ہے کسی امر کے اقرار اور اقبال کا -
عرض آثم - کلمۂ استعجاب یا کلمۂ طنز بھی ہے -
ہاتھ پاؤں پھول جانا - کنایہ ہے بے حواس ہو جانے سے ع
کیا ہی اے گل پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں - ناسخ

عرض آثم - خوشی سے بھی ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں -
اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے
(اسد غالب کا دوسرا تخلص ہے)

ہ - پ

ہپّا - ایک کلمہ ہے کہ بچوں کے کھانے پینے کا اطلاق کرتے ہیں -
عرض آثم - بچے کھیل کے دوران میں " ہپّا " کہتے ہیں جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کھیل تھوڑی دیر کے لئے بند -

ہ - ت

ہتھ چھٹ - وہ شخص جس کی ضرب خالی نہ جائے -
عرض آثم - ہتھ چھٹ اس شخص کو کہتے ہیں جو ذرا سے اشتعال پر مار بیٹھے -

ہ - ر

ہراہند - زن مقنہ کے ساتھ - جن مسالوں کو مانند پیاز ، لہسن وغیرہ کے گوشت میں ڈال کر بھونتے ہیں ان کے کچے رہ جانے کی بو کہ خوب نہ بھونے گئے ہوں -
عرض آثم - ہراہند کچی ہلدی کی بو ہے -

ہ - ڑ

ہڑپ کر جانا - ایک بار تمام کسی چیز کا کھانا -
عرض آثم - کنایۃً کسی کا مال مار لینا ، ہضم کر جانا -
ہڑ ہڑا جانا - بے حواس اور مضطر ہو جانے کو کہتے ہیں -
عرض آثم - لکھنؤ میں ہائے ثانی کے عوض بائے ابجد بولتے ہیں - ہڑبڑا جانا - صحیح ہڑبڑانا اور ہڑبڑانا دونوں ہیں -

ہ - ز

ہزار منہ ہزار باتیں ۔ ایک مثل ہے مشہور کہ مفہوم بھی اُس کا متعارف ہے ۔

عرض آثر ۔ زیادہ مستعمل "جتنے منہ اتنی باتیں" ہے ۔

ہ - ش

ہش ۔ ایک کلمہ ہے کہ اس سے شتربان اونٹ کو بٹھاتے ہیں

عرض آثر ۔ اس سے بیگمات لکھنؤ نے ایک عجیب فقرہ وضع کیا ہے "ہُش ہُش کان میں گُھس" جس کا مفہوم ہے کہ استطاعت نہیں ، پیسہ پاس نہیں مہمانوں کی خاطر داری کا بندوبست نہیں تاہم کنبے بھر کو کسی تقریب میں مدعو کرنا ۔ (ہش بالضم)

ہ - ل

ہلاچلی ۔ ہلچل ۔ آدمیوں کی روا روی اور بھاگڑ کو کہتے ہیں جگر

ع پردیس میں ہلچل ہے تزلزل ہے وطن میں

عرض آثر ۔ صرف ہلچل مستعمل ہے ۔ ہلاچلی ٹکسال باہر ۔ ہلاچلی کا بدل ہلبلی ہے ۔

ہلیک ۔ یائے معروف سے وہ بوجھ طبیعت کو ناگوار ہو ۔

عرض آثر ۔ یہ ہیک (ہ ۔ ی ۔ ک) ہے نہ کہ ہلیک باضافہ لام ۔ غالباً کتابت کی غلطی ہے ۔

ہ - م

ہُمکارا بھرنا ۔ وہ آواز جو شعر کسی امر کے اقرار و اقبال پر ہو اُس کا نکالنا ۔

عرض آثر ۔ عام لفظ ہمکاری بھرنا ہے "ہمکارا" میں ہمیشہ چھیڑ بنانے کا مفہوم ہوتا ہے ۔ مثلاً ایجاب و قبول کے موقع پر دلھن کی سہیلیاں اُسے اس طرح بناتی ہیں "کیا بڑا سا ہمکارا بھرا ہے"۔

ہ - ن

ہنستی پیشانی ۔ کنایہ ہے انسان کی خندہ روئی سے ۔ برق

ے وہ پیشانی تری ہنستی مجھے اب یاد آتی ہے
نہ کیوں منہ دیکھ کر رویا کروں میں صبح خنداں کا

عرض آثر شعر کی بات اور ہے ورنہ بول چال میں خندہ پیشانی یا ہنس مکھ ہے

ہ - و

ہولا ۔ بھنے ہوئے نخود سبز کو کہتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ نخود سبز چھلکے سمیت بھنا ہوا ہولا ہے (واو مجہول بالضم)

حرف ے

ے - ا

یاد اللہ ۔ ایک کلمہ ہے کہ بندگی اور سلام علیک کی جگہ اسے زبان پر لاتے ہیں ۔

عرض آثر ۔ یاد اللہ کا مطلب ہے معمولی شناسائی ۔ سرسری ملاقات بندگی یا سلام علیک اس کا مفہوم ہرگز نہیں ۔ فقرا ئیں بندگی یا سلام علیک کے معنی میں عشق اللہ بولتے ہیں ۔

حصّۂ دوم

نور اللغات
کا
ناقدانہ جائزہ

اثر لکھنوی

('سرمایۂ زبان اُردو' اور 'نوراللغات اُردو' کی دو مشہور کتب لغات ہیں۔ سرمایۂ زبان اُردو حضرت جلال لکھنوی کی تالیف ہے اور نوراللغات جناب نورالحسن نیّر کاکوروی کی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں کتابیں اپنی اپنی جگہ بڑی اہم اور گراں قدر تالیفات ہیں۔ پھر بھی ان دونوں میں بعض الفاظ اور محاورات محل نظر ہیں۔ ذیل کے مضمون میں صرف اُن الفاظ سے بحث کی گئی ہے جنھیں صاحب نوراللغات نے متروکات میں شامل کیا ہے لیکن مجھے اختلاف ہے۔ اسی ضمن میں کہیں کہیں حضرت جلال کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ سرمایۂ زبان اُردو اور نوراللغات میں مندرجہ بعض دوسرے الفاظ اور محاورات سے میں نے جو اختلاف کیا ہے اُس نے علیحدہ کتابی صورت اختیار کر لی ہے)۔

بحث متروکات مندرجۂ نور اللغات

آسا - مثل - مانند -

اثرؔ - یہ فارسی لاحقہ ہے، تنہا بمعنی مثل یا مانند کبھی مستعمل تھا نہ اب ہے - دوسرے فارسی مرکبات کی طرح اس کو بھی ترک نہ کرنا چاہیے - مثلاً حباب آسا -

اللہ اللہ رے - اب فصحا اللہ اللہ بولتے ہیں -

اثرؔ - اس کی جگہ اللہ رے (بلا تکرار اللہ) ہے نہ کہ اللہ اللہ جو ابتدا سے داخل زبان ہے -

اندھیاری - اندھیارا - اس جگہ فصحائے حال اندھیرا - اندھیری بولتے ہیں -

اثرؔ - یہ ادعا ایک حد تک درست ہے - مگر میرا خیال ہے کہ اندھیارا اور اندھیاری کو متروک قرار دینا نہ چاہیے ان کو بھی رہنے دیجیے اور موقع موقع سے کھپائیے - میں نے اس بدعت کا اقدام کیا ہے یہ جانتے ہوئے کہ اندھیارا متروک سمجھا جاتا ہے ؎

پاؤں میں چھالے راہ میں کانٹے آنکھ تلے اندھیارا ہے
ڈوبتے دل کی آس نہ توڑو - ہار کے تم کو پکارا ہے

انکھڑیاں - آنکھیں -

اثرؔ - دونوں کے محل استعمال میں فرق ہے - آنکھیں عام لفظ ہے - انکھڑیاں معشوق کی خوبصورت آنکھوں کو کہتے ہیں - میرا شعر ہے ؎

اُن انکھڑیوں کی اُف نیم خوابی
ڈورے پڑے تھے جن میں گلابی

انکھڑیوں میں جو بانکپن ہے وہ آنکھوں میں کہاں -

بارے - آخر الامر - آخر کار - الغرض -

اثرؔ - بارے کے اور بھی مفاہیم ہیں - مثلاً "بارے تمھیں ہوش تو آیا" کیا الغرض وغیرہ سے یہ مطلب ادا ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں - اردو میں مترادفات کا ذخیرہ بڑھائیے اور نازک فرق مفاہیم قائم کیجیے نہ کہ جو موجود ہیں اُن میں سے بھی بعض کو ٹکسال باہر کیجیے -

بتنگ - اس جگہ تنگ مستعمل ہے -

اثرؔ - "کیوں بتنگ کرتے ہو" کی جگہ "کیوں تنگ کرتے ہو" بولیے، اُس کے بعد فیصلہ کیجیے -

برجا - بجا -

اثرؔ - دونوں فارسی الفاظ ہیں، بجا برجا کا مخفف ہے ایک کو رکھنا ایک کو نکالنا دانشمندی کے خلاف ہے - برجا کا مصرف کبھی کبھی نکل ہی آتا ہے - میرا مقطع ہے ؎

حواس برجا نہ دل ٹھکانے، کٹے گی یہ رات اثرؔ پہ کیونکر
وہ شام غم کا لگا ہے دھڑکا چراغ کچھ دن سے جل رہے ہیں

بسان - مثل - مانند -

اثرؔ - فارسی ترکیب کے ساتھ بلا تکلف استعمال کیجیے اور یہی ہوتا آتا ہے - اُس کو زبان سے خارج کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں -

بن - بے - بغیر -

اثرؔ - دونوں رکھیے اور دیکھیے کون کہاں فصیح ہے - مریم بن باپ کا بیٹا ہے - بے باپ یا بغیر باپ کا بیٹا حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی نہیں - بن ٹوٹی کا بدھنا کہتے ہیں نہ کہ بے ٹونٹی کا - بن گھا چاند مدوّر ہے نہ کہ بے گھا - مگر یہ لڑکا بڑا بے کہے ہے نہ کہ بن کہے -

بھانا - پسند آنا - خوش آنا - لکھنؤ میں صرف عورتوں کی زبان پر ہے

رندؔ ؎ تجھ کو آنا ہے تو آ جک لے اجل
جو چلا تیرا مجھے بھاتا نہیں

اثرؔ - اول تو رندؔ نے عورتوں کی زبان نقل نہیں کی ہے بلکہ اپنے متعلق اپنی سادہ و شیریں زبان میں اظہار خیال کیا ہے۔ علاوہ بریں اُردو کی جاذبیت اور دلکشی کا راز اسی حصۂ زبان میں سے ہے جسے عورتوں سے منسوب کیا جاتا ہے اور جس میں غضب کی گھلاوٹ اور ٹھاس ہے۔ اسے نکال دیکھئے تو غریب اردو ننگی بوچی رہ جائے۔ اس کی خانہ پری کی ضرورت محسوس ہوگی اور آپ اِدھر اُدھر ناپتے اور جھکولے مارتے پھریں گے، کہیں دال نہ گلے گی اور جھنجی کوڑی ہاتھ نہ آئے گی۔ بیشتر پے لگائے سر گریباں گھر کی سیدھ باندھے گا اور اس دُکھی رانی کو منانے پر مجبور ہو جائے گا۔

بھاتا کو متروک سمجھنا ہی غلط ہے۔ ایک تقریب جس میں میں بھی موجود تھا پیارے صاحب رشیدؔ مرحوم نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا تھا جو مجھے ابتک یاد ہے ؎

یہ آپس کی شادی مجھے دل سے بھائی
کہ سمدھی کے سمدھی ہیں بھائی کے بھائی

بھیچک - حیران -

اثرؔ - بھیچک متروک ضرور ہے مگر اس کا بدل حیران نہیں بلکہ بھونچکا ہے اور پلیٹس میں درج ہے۔ بھیچک، بھچک اور بھونچکا تین مرادف موجود تھے۔ بھونچکا کو رہنے دیا اور باقی کو نظر انداز کر دیا۔

بے پر - بیکس -

اثرؔ - بے پر ہرگز قابل ترک نہیں۔ طائر بے پر۔ بے بال و پری بے پر کی اُڑانا اور اردو میں نہ معلوم کیا کیا ہے۔ یہ سب تو شامل زبان رہیں اور بے پر خارج کر دیا جائے یہ کون تُک ہے۔

بھلا - اچھا - داغؔ ؎

مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے تجھ کو جو چار باتیں
بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہیں ہزار باتیں

اثرؔ - اس شعر میں بھلا کو اچھا کا مرادف سمجھنا ہی غلط ہے "بھلا کیا اعتبار تو نے" کا مطلب ہے کہ تجھے اعتبار کرنا چاہئے تھا نیز داغؔ کے شعر میں لفظ بھلا سے جو شکایت کا پہلو نکلتا ہے وہ اچھا میں مفقود ہے۔ الحاصل لفظ بھلا ہرگز قابل اخراج نہیں۔ یہ اکثر زیبن کلام کے لئے زائد بھی آتا ہے مثلاً "بھلا یہ تمھارے کہنے کی بات ہے" کیا بھلا کی جگہ اچھا کہہ سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔

پَر - لیکن - بعض فصحا نے ترک کر دیا ہے -

اثرؔ - لیکن میں وہ بات کہاں جو بعض مواقع پر لفظ پر سے پیدا ہوتی ہے - مثلاً

نہ ہوا پر نہ ہوا میرؔ کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

شاہیؔ کے ایک زائر روضۂ حسینؑ کا شعر ہے ؛

گر راستے میں میں نے اذیت اٹھائی ہے
پر کیا کہوں پہنچکے جو راحت اٹھائی ہے

البتہ پہ بمعنی لیکن قابل ترک ہے - غالبؔ

تھی خبر گرم کہ غالبؔ کے اُڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

پروٹھا - پراٹھا -

اثرؔ - دیہاتی زبان ہے - ثقات کبھی نہیں بولتے - جو لفظ داخل زبان ہی نہیں اُس کا ترک کیسا -

پرورش دینا - پرورش کرنا - غالبؔ ؎

غم آغوش بلا میں پرورش دیتا ہے طوفاں کو
چراغ روشن اپنا قلزم صرصر کا مرجاں ہے

اثرؔ - یہ غالبؔ کے ایسے مخترعات یا فارسی کے تراجم ہیں جو کبھی مقبول نہیں ہوئے اور کسی نے انھیں درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ جو شئی رائج نہیں اُس کے ترک کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

پری اندام - ناسخؔ ؎

مجھ سے خلوت میں نظر بازی کیا کرتا ہے روز

اے پری اندام ہے میری نظر میں آئنہ

آثر۔ ترکیب کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ سوال پسند یا ناپسند کا ہے نہ کہ ترک و اختیار کا۔

پن۔ بعض فصحائے حال اسکی ترکیب فارسی لفظ کے ساتھ ناجائز سمجھتے ہیں۔

آثر۔ گستاخی معاف یہ ان کا بیہودہ پن ہے۔ اردو میں اس قبیل کے نہ معلوم کتنے الفاظ وضع کر لئے گئے ہیں اور اس بات کا ثبوت ہیں کہ اردو آزاد زبان ہے لکیر کی فقیر نہیں۔

پنھانا۔ بعض خواص لب استعمال نہیں کرتے۔ اس جگہ پہنانا کہتے ہیں۔

آثر۔ پہلے آورش پہنانا اور پنہانا میں تھی۔ پہنانا فصیح اور پنہانا عامیانہ زبان سمجھی جاتی تھی۔ متاخرین نے ہائے ملفوظ کو ہائے مخلوط سے بدل کر پنہانا کو پنھانا بنالیا۔ اپنے ہی کئے پر پانی کیوں پھیریے۔ پہنانا اور پنھانا دونوں کو برقرار رکھئے اور حسب موقع و محل استعمال کیجئے۔

پَوَن۔ ہوا۔

آثر۔ پَوَن کے ایک معنی ہواؤں کا دیوتا یا فرمانروا کے بھی ہیں۔ میں نے ایک انگریزی نظم کے ترجمے میں اسے صرف کیا ہے۔

میری طلب کی ان سے جو چیزیں ہیں تیز گام

لپٹا ہوا کی بیٹی بجائی ایال سے

فرائے بھرتی بہتی تھی وحشت بھری پَوَن

کیا ہوا کو مجسم بنانے کے لئے پَوَن سے بہتر اور کوئی لفظ مل سکتا ہے۔ کیا فرماتے ہیں بسم اللہ کے گنبد میں بند زعمائے ادب؟

حضرت جلال نے سرمایۂ زبان اردو میں ایک اور اپج کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

پَوَن بالفتح بھر لدر باد سحر کو کہتے ہیں۔ حجر مرحوم سے

تنکے چنتا باغ سے نکلا میں دیوانوں کی طرح

پَوَن تھی بادِ خزاں مجھ کو جھپٹنا ہو گیا

لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ یہ لفظ بفتحتین بروزن چمن ہے چنانچہ میر تقی مغفور کہتے ہیں ؎

رکھا کر ہاتھ دل پر آہ کرتے نہیں رہتا چراغ ایسی پون میں

جلال صاحب کو علم نہیں تھا کہ پَون بالفتح بروزن کون جادو کو کہتے ہیں اور حجر نے اسی معنی میں استعمال کیا ہے نہ کہ بمعنی ہوا۔ شعر موزوں پَون بالفتح سے ہوتا ہے نہ کہ پون بفتحتین سے اور پون بالفتح بمعنی ہوا نیز جادو ہے اور بالفتحتین صرف بمعنی ہوا۔ وہ سمجھے کہ حجر نے بخلاف جمہور بجائے پون (بفتحتین) پون بالفتح استعمال کیا ہے اور اعتراض وارد کر دیا۔ اسی کے ساتھ حجر کے تبحر علمی پر روشنی پڑتی ہے۔

پھبن۔ جھگڑا۔

آثر۔ پھبن تو بڑا پیارا لفظ ہے اس کو متروک ٹھہرانا ستم ہے، رعنائی و زیبائی کے ساتھ ہر ادا موزوں و متناسب۔ بدل کر جھگڑا تجویز کیا ہے جو خود ہی متروک ہے۔

پیالہ۔ بروزن بالہ بعض شعرا بروزن قبالہ ہی استعمال کرتے ہیں۔

ناسخ ؎ پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی

نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے

آثر۔ ناسخ کے پہلے مصرع میں پیالہ بروزن قبالہ ہے اور دوسرے مصرع میں بروزن بالہ ہے۔ بروزن قبالہ بمعنی جام شراب بروزن بالہ پیالہ ہونا قُل ہونا ہے۔ یہ تنوع معنی قائم رکھنے کے لئے علاوہ اور باتوں کے دونوں طرح رہنے دیجئے۔ بلکہ میں عرض کروں گا کہ جب ظرف مفہوم ادا کرنا ہو تو بجائے ہائے ہوز الف سے پیالا لکھئے۔

پیر۔ پاؤں۔ فصحائے حال پاؤں کی جگہ پیر نہیں استعمال کرتے۔

آثر۔ ان فصحائے حال کو سر پیر کا ہوش نہیں سر پاؤں کا ہوش بولنے دیجئے۔ پیروں پر ورم کی جگہ پاؤں پر ورم کہہ کر یہ امر مشتبہ چھوڑنے دیجئے کہ دہنے پاؤں پر ورم ہے یا بائیں پاؤں پر یا دونوں پیروں پر۔ دونوں الفاظ رکھئے کہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہیں وہ۔ ان فصحا کو پاؤں پٹکنے دیجئے۔

تب۔ جب شرطیہ کے جواب میں بعض شعرا استعمال نہیں کرتے۔

اور اس جگہ تو کہتے ہیں۔

اثرؔ- جب یہ حال ہے تب تو زبان کا خدا حافظ ہے۔

تڑپن - تڑپ - شادؔ

دکھائیں کس طرح تڑپن دلِ مضطر کی ڈرتے ہیں
ٹھہر جاتا ہے یہ ظالم وہ جس دم ہاتھ دھرتے ہیں

اثرؔ- یہاں تڑپ سے تڑپن کا مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ تڑپن تڑپنا کا مرادف ہے نہ کہ تڑپ کا۔

تلے - نیچے۔

اثرؔ- چھری تلے دم لو۔ دل تلے اوپر ہو رہا ہے۔ اور متعدد فقرے ہیں جن میں تلے کا استعمال فصیح تر ہے۔ دونوں کو رہنے دیجئے اور ان کو تلے اوپر کے بہن بھائی سمجھئے۔

تو - اظہار واو خلاف فصاحت ہے۔

اثرؔ- دونوں طرح ہے دیکھئے ہر شاعر کے یہاں یہی طرز عمل ملے گا۔ رندؔ سے

ہوئی رند تو زندگانی تمھاری	یہی ہے اگر ناتوانی تمھاری
برا گر نہ مانو تو سچ سچ میں کہدوں	تم اچھے بری بدگمانی تمھاری

ٹوپی اوڑھنا - ٹوپی دینا۔

اثرؔ- لکھنؤ میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ ٹوپی پہننا ہے۔

جانی - یہ لفظ اب فصحا استعمال نہیں کرتے۔

اثرؔ- تنہا لفظ جانی بمعنی معشوق استعمال نہیں کرتے ورنہ یارِ جانی سخت جانی وغیرہ وغیرہ برابر مستعمل ہیں۔

جو - حرف شرط بغیر اظہار واو کے فصیح ہے۔

اثرؔ- جو حال تو کا ہے وہی جو کا ہے۔

جھگڑا - انشاؔ سے

ہے نام خدا واچھٹے کچھ روز تماشا۔ یہ آپ کی رنگت
گات ایسی غضب تس پہ جوبن اور جھگڑا۔ اللہ کی قدرت

پہلے جھگڑا جوبن کا بدل قرار دیا گیا (دیکھئے جوبن) اب اسے بھی نکالا مل رہا ہے اور بدل تجویز نہیں ہوتا۔ یہ ضرور ہے کہ جھگڑا خود بخود متروک ہو گیا ہے اسے قابل ترک الفاظ میں رکھنا ہی بیجا ہے۔

جہاں تہاں - ہر جگہ۔

اثرؔ- جہاں تہاں کا بدل ہر جگہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کو متروک بھی لیا جائے تو خانہ پُری یہاں وہاں یا جابجا سے ہو گی۔ مگر جہاں تہاں کو زبان سے خارج ہی کیوں کیجئے۔ مرادفات جتنے زیادہ ہوں زبان کا حسن ہے بشرطیکہ اُن کے استعمال میں سلیقہ برتا جائے میں تو یہاں تک عرض کروں گا کہ الفاظ کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے جو قابل ترک ہیں خود ہی زبان سے خارج ہو جائیں گے بعض کا دوبارہ احیا ہو گا۔ اس کی مثال لفظ سو ہے۔ ایک مدت تک متروک رہا اب پھر رائج رہا ہے اسی طرح نئے الفاظ حسب ضرورت داخل ہوتے رہتے ہیں۔

حرکت - جب حرف آخر متحرک نہ ہو بحرکت دوم فصیح ہے۔

اثرؔ- میں حضرت مؤلف کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر یہ لفظ حرکت بمعنی فعل نادرست بسکون حرف دوم ہی فصیح ہے۔ شاہدؔ نے یہ کیا حرکت کی کہ مجلس والوں میں سبکی ہوئی" اچھے مفہوم میں بھی بسکون دوم ہے۔ مثلاً حرکت میں برکت ہے" دونوں بسکون اوسط بولے جاتے ہیں۔ ایسے ہی متعدد اور الفاظ ہیں۔

حضور - سامنے۔

اثرؔ- حضور کا ترک بھی مناسب نہیں حضور میں جو پاس ادب ہے وہ سامنے میں کہاں۔ میرؔ سے

کتنی باتیں بنا کے لاؤں۔ ایک
یاد رہتی ترے حضور نہیں

حضور میں یاد نہ رہنے کی وجہ موجود ہے: ادب، رعب حسن، لطف نظارہ وغیرہ۔ سامنے کا لفظ اس صنعت گری کیلئے ناکافی ہے۔

حلوۂ بے دود - حلوائے بے دود۔ آتشؔ

لعل شکر بار کا بوسہ میں کیونکر نہ لوں
کوئی نہیں چھوڑتا حلوۂ بے دود کو

اثر۔ حلوہ یا حلوا کا املا دعویٰ، شکویٰ کی طرح عربی میں حلویٰ ہے۔ اسی طرح لکھئے تو اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی۔ جس طرح ناظم کے اس شعر پر ایراد نہیں ہو سکتا ؂

میں نے کہا کہ دعویٰ الفت، مگر غلط؟
کہنے لگے کہ ہاں غلط اور کس قدر غلط!

فارسی کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔ واؔلہ ہروی ؂

باد پیا مست پیش اہل تجرد ارکنی
سایہ تا بانست واؔلہ دعویٰ وارستگی

البتہ حلوہ غلط ہے املا حلوا یا حلویٰ ہونا چاہئے تاکہ الف بحالت اضافت ہمزے سے بدل جائے اور ہمزہ دراصل الف متحرک ہے۔

حورا ۔ حور کی جمع۔ آتشؔ ؂

غم نہیں کوئے بتاں میں جو نہیں جا خالی
باغ فردوس میں ہے پہلوئے حورا خالی

اثر۔ فارسی ترکیب کے ساتھ ہے، اسے غلط نہیں کہہ سکتے۔ البتہ یہ حکم جاری کیا جاسکتا ہے کہ لفظ حوری میں ثقالت و غرابت ہے۔ اشعار میں نہ معلوم کتنے ایسے الفاظ ملیں گے جو نثر میں شامل نہیں۔

دابنا۔ دبانا ۔ دونوں جائز ہیں لیکن دبانا زیادہ فصیح ہے۔

اثر۔ میں ایک قدم اور آگے بڑھاؤں گا اور عرض کروں گا کہ جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے دابنا عامیانہ ہے۔ دبنا اور دبانا بولتے ہیں۔

دھیرا ۔ آہستہ۔

اثر۔ لفظ دھیرا یا دھیرے کو ترک کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔ "دھیرے دھیرے اُس نے دل میں جگہ کر لی" یہاں دھیرے دھیرے کا بدل ہو سکتا ہے تو رفتہ رفتہ نہ کہ آہستہ آہستہ۔

ڈار ۔ گروہ۔

اثر۔ ڈار ہرگز قابل ترک نہیں۔ گروہ کا اطلاق آدمیوں کے مجمع پر ہوتا ہے۔ ڈار مویشیوں کا غول یا گلہ ہے۔ کیا بکریوں کی ڈار کو بکریوں کا گروہ کہیں گے۔ کہئے اور اُردو کی مٹی پلید کیجئے۔

ڈبکا ۔ (بالفتح) کھٹکا۔ (معروف)

سب راز ہو گیا وا آنکھیں جو ڈبڈبائیں
لو وہ ہی پیش آیا تھا دل میں جو کہ ڈبکا

اثر۔ ڈبکا کے معنی کھٹکا غلط فرض کئے گئے۔ ڈبکا کنوئیں کے تازے پانی کو کہتے ہیں۔ مشہور کہاوت ہے آم کھائے ٹپکا پانی پئے ڈبکا۔ معروف کے شعر میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ آنسو ابل پڑے۔ پانی جو کنوئیں میں تھا باہر آگیا۔

ڈھیل ۔ تاخیر۔ دیر۔ غالبؔ ؂

قبلۂ کون و مکاں خستہ نوازی میں یہ ڈھیل
کعبۂ امن و اماں عقدہ کشائی میں یہ ڈھیل

اثر۔ ڈھیل براہ راست دیر یا تاخیر نہیں بلکہ تساہل یا بے پروائی ہے جس کا مآل تاخیر ہے۔ ایک مفہوم بے اعتنائی بھی ہے اور اس لفظ کا ترک مناسب نہیں۔

رسما ۔ پسینے یا خوشبو میں ڈوبا ہوا۔ آبروؔ ؂

آیا ہے صبح نیند سے اٹھ رسما ہوا
جامہ گلے میں رات کا پھولوں بسا ہوا

اثر۔ حضرت مؤلف کو رسما کا مفہوم واضح کرنے کے لئے ایک پورا جملہ لکھنا پڑا تاہم تعریف نامکمل رہ گئی اور کوئی بدل پیش نہ کر سکے۔ ایسے لفظ کے ترک کا فتویٰ دینا کہاں تک جائز ہے۔ کوئی واحد لفظ موجود نہیں جو رسما کی طرح پسینے یا عطر کی خوشبو بلکہ پسینے اور عطر اور پھولوں کی ملی جلی نکہت اور اُسی کے ساتھ نیند کے خمار اور لباس کے کنجلے پن کی بیک وقت تصویر کشی کرے۔ اس کو متروک قرار دینا زبان پر ظلم کرنا ہے۔

ایک بات اور۔ حضرت مؤلف نے اسے بکسر اول لکھا ہے

بفتح اوّل ہے۔

زبان پھرنا۔ زبان کھلنا۔ داغ ؎

اس کے آگے زبان مشکل سے — دہن نامہ بر میں پھرتی ہے

اثر۔ زبان پھرنا اور زبان کھلنا متحد المعنی کب ہیں۔ داغ نے خالی زبان پھرنا نہیں بلکہ دہن یا منہ میں مشکل زبان پھرنا یعنی منہ سے بمشکل بات نکلنا نظم کیا ہے۔ اس کے برعکس زبان کھلنا روانی سے بات کرنا یا بے زبانی کرنا ہے۔ دہن کا لفظ نکال کے زبان پھرنا قول سے پلٹ جانا یا زبان بدلنا ہے۔ لہذا زبان پھرنا یا منہ میں زبان کا پھرنا کسی طرح قابل ترک نہیں۔

ساں۔ مانند۔ طرح۔ ناسخ ؎

سایہ ساں روح بھی میری رہے جلاد کے ساتھ

اثر۔ دوسرے فارسی سابقوں اور لاحقوں کی طرح ساں بھی ہے۔ ابر ساں۔ غنچہ ساں وغیرہ۔ پہلے ایسے مرکبات کی ایک فہرست مرتب کیجئے بعد ازاں غور کیجئے کہ کون رکھنے اور کون مطرود قرار دینے کے قابل ہے۔ بغیر اس کے زبان کی قطع و برید کا حاصل معلوم۔

سحر ہو جانا۔ صبح ہو جانا۔

اثر۔ کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ سحر ہو جانا کیوں قابل ترک اور صبح ہو جانا مطبوع ہے۔ حالانکہ سحر اور صبح دونوں عربی کے الفاظ ہیں۔ یہی لیل و نہار ہیں تو غالباً آئندہ بھور ہو جانا، سویرا ہو جانا، تڑکا ہو جانا اور دیگر الفاظ کی نوبت آئے گی اور زبان کا بھور ہو جائیگا۔

سدا۔ ہمیشہ۔ خواص نے اس کا استعمال ترک کر دیا ہے۔

اثر۔ خواص کی نہ کہئے، وہ دن دور نہیں جب یہ سدا بہار کو ہمیشہ بہار، سدا سہاگن کو ہمیشہ سہاگن، سدا رنگیلے کو ہمیشہ رنگیلے اور نہ معلوم کیا کیا ہانک لگائیں گے اور زبان کو باؤ ڈنڈا بنا دیں گے۔ ایک بات قابل غور ہے کہ بیشتر چن چن کے ہندی الفاظ نکال باہر کئے جاتے اور ان کی جگہ فارسی اور عربی کے الفاظ ٹھونسے جاتے ہیں۔ اپنی علمیت جتانے اور زبان کو ثقیل اور بھدا بنانے کے سوا اور تو کوئی لم سمجھ میں آتی نہیں۔ (میرے مخاطب فصحا ہیں)۔

سر۔ بالفتح کی جگہ سر بالکسر فصحا کی زبانوں پر ہے۔

اثر۔ عام حکم لگا دیا گیا۔ حالانکہ فصاحت اس کی مقتضی ہے کہ فارسی الفاظ کے ساتھ سر بالفتح اور ہندی الفاظ کے ساتھ بالکسر جب موقع بولئے ورنہ لوگوں کو گمان ہوگا کہ آپ کا سر (بالکسر) پھر گیا ہے کہ سردار (بالفتح) کو سردار (بالکسر) بولتے ہیں۔

سر پر سے۔ سر سے۔ داغ ؎

ہمسری تجھ سے کرے گر آسماں

صدقے کر ڈالیں ترے سر پر سے ہم

اثر۔ حضرت مؤلف کے مجوزہ طریقے سے پڑھئے اور دیکھئے کہ داغ کا مصرع با معنی بھی رہتا ہے یا مہمل ہو جاتا ہے "ہم تیرے سر سے صدقے کر ڈالیں" فقرہ مہمل ہو گیا۔ البتہ ایک صورت ہے کہ پر اور تے دونوں کو نکال کر "سر صدقے" "کر ڈالیں" بولیں اور کہیں کہ سر صدقہ "دیا۔ (سر بالکسر) مگر ایسی صورت میں شاید کہا جائے کہ عورتوں کی بولی بول رہے ہیں کیونکہ "سر صدقہ دیا" ان کی زبان ہے۔ الغرض وہی مثل ہے کہ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔

سمیت۔ مع۔ ساتھ۔ رشک ؎

آہ سوزاں سے جلا دوں گا میں انبار سمیت

اب اکثر فصحا استعمال نہیں کرتے۔

اثر۔ معلوم ہوتا ہے کہ فصحا کا دماغ چل گیا ہے۔ ایک فقرہ ہے "جلسے میں اپنے احباب سمیت آئیے گا" یعنی میں ان کو بھی آپ کی وساطت سے مدعو کر رہا ہوں۔ "جلسے میں اپنے احباب کے ساتھ آئیے گا" یعنی ان سے علیحدہ نہ آئیے گا۔ مؤانست و یکجہتی کا خاتمہ ہو گیا۔ یہی حال "جلسے میں مع احباب کے آئیے گا" کا ہے یعنی علیحدہ نہیں ان کی معیت ہیں۔

اس نازک فرق مفاہیم سے قطع نظر کسی لفظ کو متروک قرار دینے کے لئے معقول وجہ ہونا چاہیے۔ سمیت کا استعمال ممنوع کیوں ہو۔

سندیسا۔ پیغام۔ داغ ؎

سُن کے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں
آئے ہیں آپ محبت کا سندیسا لے کر

اثر۔ دیکھتے جائیے۔ چُن چُن کے ہندی الفاظ خارج کیے جاتے ہیں اور زبان کی گھلاوٹ جس میں ہندی کو بہت کچھ دخل ہے ملیامیٹ کی جا رہی ہے۔ آپ سندیسا نہ بولئے مگر اسے زبان سے خارج کیوں کیجئے۔ داغ کے شعر میں لفظ سندیسا سے معشوق کی نسوانیت اور کردار پر روشنی پڑتی ہے۔ "خالی ہاتھ کیا جاؤں ایک سندیسا لیتا جاؤں"۔ کیا پیغام سندیسے کا بدل ہو سکتا ہے اور نہ معلوم زبان کے کتنے اجزا کا خون ہو جائے گا۔

سو۔ ناسخ ؎

مجھ پر جو کچھ ہوا سو مرے جی کے ہاتھ سے
ہے غیر کا قصور نہ تقصیر یار کی

بعض نے ترک کر دیا ہے۔ اس جگہ تو بولتے ہیں۔ "جو ہو سو ہو" مستثنیٰ ہے۔

اثر۔ تو خارج ہونا کیسا دوبارہ اپنا تسلط جما رہا ہے جیسا کہیں عرض کر چکا۔

سِلانا۔ سِلوانا۔ ناسخ ؎

ایسا خفا ہوا مرے نالوں سے اے جنوں
ظالم نے جاے چاک گریباں سلائے ہونٹ

اثر۔ دونوں کو رہنے دیجئے۔ "سِلے سلائے کپڑے" کہے گا یا سِلے سلوائے۔ "اس کرتے کی سلائی اچھی نہیں" یا "سلوائی اچھی نہیں"۔

سیو۔ سیب۔

اثر۔ عوام سیب کو سیو کہتے ہیں یہ خواص کی زبان نہ کبھی تھی نہ اب ہے۔ عوام آپ کی ایک ساعت نہ کریں گے آپ لاکھ جھینکے پیٹئے۔

کروانا۔ اس جگہ کرانا فصیح ہے۔

اثر۔ یہ وہم ہی وہم ہے۔ دونوں فصیح ہیں اور دونوں مستعمل ہیں۔ اُس نے بھائیوں میں لڑائی کروا دی۔ تمھیں جھگڑا کرانا خوب آتا ہے۔ کیا دونوں فصیح نہیں۔

کمتی۔ کم۔ شاد ؎

کیا لہو رونے کی کمتی شاد مجھ ناشاد کو
خون دل پر آرزو ہے جان پُر ارماں سمیت

اثر۔ کم سے کمتی کا مفہوم ادا ہی نہیں ہوتا۔ کمی کہتے تو ایک بات بھی تھی۔ البتہ کمتی بجائے کمی زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کھلانا۔ کھلوانا۔

اثر۔ دونوں رکھئے بلکہ بعض جگہ تو مطلب مختلف ہو جاتا ہے۔ مثلاً میں نے فقیر کو کھانا کھلایا (اپنے پیسے سے)۔ میں نے فقیر کو کھانا کھلوایا (دوسرے شخص سے)۔

گر۔ اگر کا مخفف۔ فارسی شعرا کے کلام میں موجود ہے اُردو نثر میں تو متروک ہے اور نظم میں اگر فصیح ہے۔ گرچہ کی جگہ اگرچہ فصیح ہے۔

اثر۔ یہ دیباچے کی عبارت ہے (صفحہ ۱۰)۔ اس کے برخلاف اصل لغت کے صفحہ ۲ پر یہ اندراج ہے کہ الف کلمے کی ابتدا میں زائد آتا ہے ... گر سے اگر یعنی گر اصل لفظ ہے۔ لہذا بیان میں تضاد ہوا۔ میری تحقیق یہ ہے کہ گر اصل لفظ ہے، لہذا گر اور اگر دونوں کو رکھئے۔ یہ درست ہے کہ نثر میں اگر ہی اکثر و بیشتر بولتے ہیں، مگر نظم میں گر اور اگر دونوں بلا تامل استعمال کرتے ہیں۔

مکھڑا۔ رخ۔

اثر۔ یہ بھی انکھڑیوں کی طرح بڑا پیارا لفظ ہے اور ہرگز قابل اخراج نہیں۔ مُنھ، چہرہ یا رخ بگڑ بھی جاتا ہے مگر اس کی رعنائی قائم رہتی ہے ورنہ مکھڑا نہیں رہتا۔

ناؤ۔ کشتی۔

اثر۔ ناؤ منجدھار میں ہے کشتی منجدھار میں ہے سے فصاحت میں بڑھ کر نہیں تو کمتر بھی نہیں۔ دونوں رکھئے۔

نہ جانے ۔ اس جگہ کیا جانے فصیح ہے ۔

اثر۔ دونوں فصیح ہیں اور دونوں رکھئے ۔ میرا ہی شعار ہے ؎

نہ جانے چوٹ یہ کیسی اثر نے کھائی تھی
کہ پھر نہ ہاتھ کبھی قلب زار سے اٹھا

نیز

خطا معاف خلاصہ ہے بات ہونے کی
ہر ایک بات کا جب ہے جواب کیا جانے

اگر قابل ترک ہے تو "جانے" ہے ۔ ہر چند یہ بھی بڑا مزا دے جاتا ہے جب کلام صنف نازک سے منسوب ہو۔ مثلاً

میں تصدق ترے پھر پوچھ کہ دل
جانے کس طور چلا جاتا ہے

کبھی کیا جانئے بجائے کیا جانے کہتے ہیں ۔ مثلاً

کیا جانئے کس نے اُسے یہ بات سکھا دی
جب تم کو پکارا ہے مرے دل نے صدا دی (اثر)

نگر ۔ بستی ۔ آبادی ۔

اثر۔ نگر ہرگز قابل ترک نہیں ۔ دل کا نگر اجڑ کے پھر نہیں بستا۔ نگر کی جگہ بستی یا آبادی پڑھ کر دیکھئے اُس کے بعد فیصلہ کیجئے۔

نہوڑانا ۔ جھکانا ۔

اثر ۔ یہ نہوڑانا راے ثقیلہ سے بجائے راے مہملہ کے ہے۔ اس کے ترک کا خیال بھی نہ کیجئے۔ اس میں جو ادا نکلتی ہے جھکانے میں کہاں ۔ اُس نے گردن جھکا دی ۔ اُس نے گردن نہوڑا دی۔ ایک سے رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسرے سے شرم و حیا کا ایک نسوانی پیکر رعنائی آنکھوں میں پھرنے لگتا ہے گردن جھکا دی اس صناعانہ دلبری سے قطعاً نا آشنا ہے ۔

نیارا ۔ جدا ۔ الگ ۔

اثر ۔ یہ بھی قابل ترک نہیں ۔ اُس کا جو کام ہے نیارا ہے ۔ کیا جدا یا الگ سے یہ مطلب ادا ہوتا ہے ؟

وصلت ۔ اس کی جگہ وصل مستعمل ہے ۔

اثر۔ وصلت اضافت کے ساتھ روا ورنہ وصال ۔ مشاروا یہ ہو کہ دونوں رکھئے ؎

وعدۂ وصلت سے ہو دل شاد کیا
تم سے دشمن کی مبارکباد کیا

ہاں ۔ ناسخ نے بمعنی گھر کہا ہے ؎

اُس کے ہاں آفتاب عارض سے
دن ہی آٹھوں پہر ہے رات نہیں

اثر ۔ یہ محض قیاس آرائی ہے ۔ ہاں بمعنی یہاں استعمال ہوا ہے نہ کہ بمعنی گھر ۔

ان کے علاوہ نور اللغات میں جن متروکات کا تذکرہ ہے مجھے اُن سے اتفاق ہے اور اُن کی ایک معتدل تعداد ہے ۔

یہاں سے دوسری بحث شروع ہوتی ہے فرماتے ہیں کہ فصحاے حال نے مندرجۂ ذیل اصول قرار دیے ہیں۔ (میں نے صرف وہی نقل کئے ہیں جن کے متعلق حضرت مؤلف سے اختلاف ہے اور وہی نمبر قائم رکھے ہیں):

۴ ۔ صحت لفظی کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے مثلاً "اپنے قدرتے کی خیر منانا" اپنی بہتری چاہنا ۔ اپنا نفع چاہنا ۔ صحیح قدرح بفتح اول و دوم ہے لیکن اس جملے میں زبانوں پر قدرتے ہی ہے ۔

اثر۔ مثال صحت لفظی کی مگر لفظ وہ انتخاب کیا گیا جس میں اعراب اور تلفظ سب کچھ بدل گئے ہیں۔ جامے حلی بطرز ہاے ہوز مخلوط استعمال ہوئی ہے باضافہ یاے مجہول۔

۹ ۔ بھیجئے ۔ دیجئے ۔ لیجئے ۔ کیجئے وغیرہ کی ایک سی گرانا اور بروزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ہے ۔

اثر۔ بیشتر شعرا اس اصول کے پابند نہیں ۔ یہ ذاتی پسند یا ناپسند کا معاملہ ہے اور اس کو عام اصول قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ بعض

شاعر عدم عطف و اضافت کی حالت میں آسمان اور دیگر تمام
الفاظ کے نون آخر کلمہ کا اعلان ضروری سمجھتے ہیں بعض اس کی
پروا نہیں کرتے ۔ آپ سب کو ایک ہی ڈھرے پر کیونکر لگا سکتے ہیں

۱۲۔ ہا علامت جمع کی ہے اس کے استعمال سے فصحا احتراز
کرتے ہیں مثلاً داغہائے عشق روشن ہو گئے کی جگہ میرے
داغ عشق روشن ہو گئے کہیں گے

اثر ۔ اس سے قطع نظر کہ لفظ میرے کے اضافے کا کیا جواز ہے
اگر اس قاعدے کو تسلیم کر لیا جائے تو "ہا" کے میر میں
جلوہاے نو بنو، پردہاے رنگ و بو، اداہاے دلبری اور
نہ معلوم کتنے لطیف و خوش آیند فقروں کو خیر باد کہنا ہوگا ۔

۱۳۔ آخر کلمہ کی یاے معروف کو مشدد استعمال کرنا غیر فصیح ہے۔
جیسے (داغ) کہوں کیا حال بیتابیؔ دل کا ۔

اثر ۔ اس طرح ایرانی شاعری بھی دائرہ فصاحت سے خارج
ہو جائے گی ۔

۱۴۔ جان ۔ خون ۔ دین وغیرہ وہ الفاظ فارسی جو اردو میں
باعلان نون بولے جاتے ہیں جب ان کی ترکیب فارسی نہیں
رہتی بعض شاعر باعلان نون ہی استعمال کرتے ہیں ۔ اکثر
متاخرین نے اس پر عمل نہیں کیا ۔ (امیر)

کھولے ہوے جوڑا تجھے اے جان نہیں دیکھا
اس باغ میں سنبل کو پریشان نہیں دیکھا

اثر ۔ میں ان متاخرین کی دور اندیشی پر صاد کرتا ہوں ۔

۱۶۔ سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں کے ساتھ اسم واحد لانا
جائز ہے ۔ ناسخ ؎

تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو
لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی

تسلیم ؎ خار مژگاں کے عشق سے دل میں
سیکڑوں داغ لاکھوں روزن تھا

لیکن جمع لانا فصیح ہے ۔

اثر ۔ میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس قاعدے کا اطلاق
اس وقت ہوتا ہے جب مضاف الیہ مرکب تعدادی ہو اور ان میں
سے ہر ایک مضاف الیہ کی طرف ایک ہی طرح ایک ہی شئی کو
مضاف کیا جائے ۔ ایسی صورت میں مضاف اکثر واحد بولا جاتا
ہے اور یہ صورت جائز ہی نہیں بلکہ فصیح سمجھی جاتی ہے اور معنویت
میں اضافہ کرتی ہے ۔ واحد کے استعمال سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ
ہر فرد بلا استثناء ۔ جمع کی صورت میں یہ بات پیدا نہیں ہوتی ۔ ناسخ
کے شعر میں لاکھ زنجیر سے یہ مراد ہے کہ لاکھ زنجیریں تھیں اور ان میں
کی ہر ایک بلا استثناء دل سے لپٹی ہوئی تھی ۔ اگر "زنجیر" بصیغۂ جمع
ہوتا تو یہ استفادہ نہ ہوتا ۔ یہی بات تسلیم کے شعر میں ہے ۔ دل میں
سیکڑوں داغ اور لاکھوں روزن تھے اور ان میں ہر ایک بلا استثناء
عشق خار مژگاں کا عطیہ تھا ۔ آتش کا یہ مشہور شعر لیجیے ؎

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

ہزار ہا شجر ہیں ان میں کا ہر ایک بلا استثناء سایہ دار و مسافر نواز ہے ۔

۲۰۔ مونث کے لئے علامت مصدری میں تبدیلی کرنا یعنی کرنا
ہونا وغیرہ کی جگہ کرنی ہونی وغیرہ ناجائز ہے ۔ ناسخ ؎

اگر دہلیز چھونے کی تجھے تعزیر دینی ہے
ہمارے ہاتھ بندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

اثر ۔ یہ حضرت جلال لکھنوی کے اختراع کی پیروی ہے میں
اپنے ایک دوسرے مضمون کی متعلقہ عبارت نقل کئے دیتا ہوں ۔

حضرت جلال لکھنوی کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب علامت
مصدری میں تغیر ہوگا تو اس کی کوئی شناخت نہ رہے گی
حالانکہ کلام متقدمین میں جہاں علامت مصدری (نی) آئی فوراً
تاڑ گئے کہ (نا) کی تانیث ہے ۔ مصادر کی صرف یا گردان میں
علامت مصدری ہمیشہ مخفی رہتی ہے مثلاً وہ رویا ۔ وہ روئی ،

وہ گیا وہ گئی - یہ سمجھنے میں مطلق تکلف نہیں ہوتا کہ یہ مصادر رونا، جانا کے مشتقات ہیں مگر (نا) سے علامت مصدری (ن) گونگو رہتی ہے - یہ استدلال کم سے کم میری فہم سے خارج ہے -

حضرت جلال کا یہ ادعا بھی حقیقت سے بعید ہے کہ متاخرین فصحاے لکھنؤ مصدر کی شکل نہیں بدلتے - اُن کے ہمعصر امیر مینائی جہاں کہتے ہیں کہ ؎

باغباں کلیاں ہوں ہلکے رنگ کی
بھیجنا ہیں ایک کمسن کے لئے

وہیں یہ بھی فرماتے ہیں ؎

بڑھا اس قدر ہجر میں درد دل
مجھے سانس لینی بھی مشکل ہوئی

داغ ؎

جھاڑتی ہے کون سے گل کی نظر
بلبلیں پھرتی ہیں کیوں تنکے لئے

ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے - مصدر کے بعد جو فعل آئے اُس میں تغیر کیجئے گا یا علیٰ حالہ رہنے دیجئے گا - مثلاً امیر مینائی کے مصرع میں اگر سانس لینا پڑھئے گا تو اُس کے بعد مشکل ہوا کے گا یا مشکل ہوئی - دونوں صورتوں میں یوں اور کس قاعدے کے ماتحت - ایسی جکڑ بندیاں کیوں اختیار کیجئے کہ سہولت کے بدلے پیچیدگیاں بڑھیں - ذوق سماعت پر فیصلہ چھوڑ دیجئے -

۴۴ - مصادر کا سمجھنا اور لانا کے فاعل کے ساتھ لفظ "نے" کا نہ لانا فصیح ہے - یہ الفاظ تانیث و تذکیر، وحدت و جمع میں مفعول کے تابع نہیں ہوتے بلکہ فاعل کے تابع ہوتے ہیں - مثلاً میں یہ رسالہ لایا - میں سمجھا (مذکر کے لئے) - وہ کتاب لائی - وہ سمجھی (مونث کے لئے) -

اثر - یہ قاعدہ مصادر متعدی سے متعلق ہے اور اس میں دو نہیں بلکہ دس مستثنیات ہیں :-

۱ - بولنا - ۲ - بھولنا - ۳ - لانا - ۴ - ہارنا - ۵ - جیتنا - ۶ - سمجھنا - ۷ - پکارنا - ۸ - پڑھنا - ۹ - سیکھنا - ۱۰ - سوچنا -

نمبر ۱، ۲، ۳ میں اہل دہلی و لکھنؤ کا اتفاق ہے - باقی سات کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اکثر اہل لکھنؤ ان کے ساتھ "نے" کا استعمال خلاف فصاحت سمجھتے ہیں اور اہل دہلی کے کلام میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے - الا ماشاء اللہ -

(منقول از قاموس الاغلاط) -

باقی اندراجات دیباچۂ نور اللغات کے متعلق مجھے کچھ کہنا نہیں ہے -

اثر لکھنوی

نوٹ نمبر ۱

" درج نہیں " سے ہر جگہ مراد ہے کہ نور اللغات میں درج نہیں -

نوٹ نمبر ۲

خزینۃ الامثال سے اشارہ سید حسن شاہ کی تالیف کی طرف ہے یہ صاحب گورنمنٹ مدراس کے میر منشی تھے ۔ سال طباعت ۱۲۸۰ھ ہے ۔ مصطفائی پریس ۔ لکھنؤ ۔

نوٹ نمبر ۳

جہاں اثر لکھا ہے اُس کے بعد میری رائے درج ہے -

نور اللغات
کا
ناقدانہ جائزہ

یہ ایسے الفاظ و محاورات کا مجموعہ ہے جو نور اللغات میں درج نہیں، یا جن کے متعلق راقم الحروف کو حضرت مؤلف سے کسی قسم کا اختلاف ہے۔ بکثرت ایسے الفاظ کو نظرانداز کر دیا ہے جو غیر معروف ہیں اور جن سے بحث کرنا مفید نہیں معلوم ہوا۔

فاضل مؤلف نے جو مہتم بالشان کام تنہا کمال شفقت و دیدہ ریزی و تجسس و تفحص سے سرانجام دیا مستحق ہزار تحسین و آفرین ہے۔ میری خامہ فرسائی کو جسے کسی طرح مکمل نہیں کہا جا سکتا نور اللغات کا ضمیمہ تصور کرنا چاہیے ہر چند برسوں کی محنت ہے۔

اثر لکھنوی

الف ممدودہ

آ

آ۔ برابر سے کم مرتبے والے کو بلانے کے لئے۔ نسیم ؎

آ کہیں وعدہ فراموش کہ فرصت کم ہے
دم کوئی دم میں قدمبوس قضا ہوتا ہے

اثر۔ یہ امر بدیہی ہے کہ شاعر تصور میں معشوق سے آنے کی التجا کر رہا ہے۔ معشوق کو اپنے سے کم رتبہ سمجھنا کہاں کی تہذیب ہے۔ شعر میں کلمۂ آ بربنائے خطاب ہے اور بس۔

آ آ جانا۔ پے در پے آنا۔ متواتر آنا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎ جان آ آ گئی لبوں پہ مگر   عشق ممنون التجا نہ ہوا

آ - ب

آب۔ وہ رقیق مواد جو پھپھولے اور چھالے سے نکلتا ہے۔

(ظفر) آبلوں سے پائے مجنوں کے ٹپکا آب گرم
جل گیا کوئی، کوئی خار مغیلاں گل گیا

اثر۔ یہ محض بربنائے ضرورت شعری ہے کہ آبلوں سے جو پانی نکلتا ہے اُسے آب بھی نہیں بلکہ آب گرم کہا۔ شعر سے محاورہ یا روزمرہ نہیں بنتا صرف سند میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ آبلوں کے پھوٹنے سے پانی بہتا ہے نہ کہ آب گرم یا آب سرد۔ آبلوں کے پھوٹ بہنے کو رونے سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس بنا پر نثر میں آبلوں کے پھوٹنے کو رونے سے تعبیر نہیں کر سکتے۔

آب آتش رنگ۔ شراب سرخ۔ اشک خونیں۔

اثر۔ آب آتش رنگ سے اشک خونیں کی طرف اشارہ بہت مشتبہ ہے۔ کوئی سند پیش نہیں کی اور مجھے لغات فارسی میں بھی آب آتش رنگ کے معنی اشک خونیں درج نہیں ملے۔

آب ارغوانی۔ شراب سرخ۔ اشک غم۔

اثر۔ آب ارغوانی یعنی اشک غم میری نظر سے کہیں نہیں گزرا اور سند کا محتاج ہے۔

آباد بہشتی۔ نو توڑ یا نو آباد زمین پر جو لگان تشخیص ہو۔ درج نہیں

آباد کار۔ (بلا اضافت) وہ شخص جو بنجر زمین کو توڑے اور قابل کاشت بنائے۔ درج نہیں۔

آب بازی۔ دوستوں کا نہر یا دریا میں نہاتے وقت آپس میں چھینٹے کھیلنا۔ درج نہیں۔

آب جاتی رہنا۔ چمک جاتی رہنا۔ جلا مٹ جانا۔ (تہر) ؎

مت ڈھلک مژگاں سے اب تو اے سرشک آبدار
مفت ہی جاتی رہے گی تیری موتی کی سی آب

اثر۔ میر تقی کا شعر تہر سے منسوب کر دیا ہے۔ پہلا مصرع نقل بھی غلط ہوا ہے، اس طرح ہے (ع)

"مت ڈھلک مژگاں تر سے اے سرشک آبدار"

آب چشی۔ دودھ پیتے بچے کو پہلے پہل پانی چٹانے کی رسم۔ درج نہیں۔

آب حرام۔ شراب۔

اَثر۔ شراب کے علاوہ اس کے اور مطالب بھی ہیں: ۱۔ جھوٹ موٹ کے آنسو بہانا۔ ۲۔ مال دنیا۔ یہ درج نہیں۔

آبِ خاصہ۔ امیروں اور رئیسوں کے پینے کا پانی۔

اَثر۔ یہ اعلان کر دینا چاہیئے تھا کہ آب خاصہ بلا اضافت ہے۔

آبِ خستہ۔ بلا اضافت۔ جو چیز پانی میں بھیگ کر اپنی توانائی کھو بیٹھے۔ لش پش ہو جائے۔ درج نہیں۔ تیر؎

مژگانِ ترکو یار کے چہرے پہ کھول تیر
اس آبِ خستہ سبزے کو ٹک آفتاب دے

آبخورے سے سر پہ پانی ڈالنا۔ عورتوں میں منحوس سمجھا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ جان صاحب؎

نہ آبخورے سے ڈلواؤ سر پہ پانی تم
اسی سے اسے بوا ہو جاتا با کورا ہے

آبدست۔ (ف۔ وضو)۔ مذکر۔ پانی سے پاکی۔ استنجا۔ ۲۔ اُردو میں وہ پانی جس سے تقاضائے حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو۔ اس جگہ آبدست کا پانی زیادہ کہتے ہیں۔ رشک؎

کیفیت اور اور ترے میکدے میں ہے
آبِ عنب کو جانتے ہیں آبدست مست

اَثر۔ صاحب نور اللغات نے وضو اور استنجے کے پانی کو ایک ہی درجے میں رکھا ہے۔ حالانکہ آبِ دست (وضو کا پانی) باضافت آب فارسی ہے اور آبدست (استنجے کا پانی برائے طہارت) ہند اور بلا اضافت آب ہے۔ بہار عجم کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

آبِ دست باضافت آبے کہ بداں دست در وشستہ باشند دو وضو کنند۔ (کمال خجند)؎

نماز عید خواہم کرد ہاں ساقی بیار آبے
برائے آبِ دست ما بریز قدح خوابے

(یہ وضو کا پانی ہوا)

محمد قلی تسلیم؎

با نیاز ے رو بساقی کن اگر دل خستہ
آبِ دست او شفا بخش ہمہ بیمار ہاست

(یہ منھ دھونے کا پانی ہوا)

وہ پانی جس سے تقاضائے حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو سند میں رشک کا یہ شعر پیش کرتے ہیں؎

کیفیت اور اور ترے میکدے میں ہے
آبِ عنب کو جانتے ہیں آبِ دست مست

جس سے شبہ ہوتا ہے کہ ہند معنی کی سند میں پیش کیا گیا ہے باضافت یا بلا اضافت کی بھی وضاحت نہیں کی۔ حالانکہ یہ امر بدیہی ہے کہ رشک نے بھی آبِ دست باضافت بمعنی وضو کرنے یا منھ دھونے کا پانی استعمال کیا ہے۔ بھلا کوئی رند آبِ عنب (شراب) کو استنجے کا پانی کہے گا۔

اُن کا یہ فرمانا بھی خلاف حقیقت ہے کہ لکھنؤ کی بیگمات کی زبان پر آبدست مونث ہے۔ وہ بھی مذکر بولتی ہیں۔ بالعموم یہی ہے۔ ممکن ہے کہ مستثنیات ہوں۔

آبدست لیا یا کیا کہتی ہیں نہ کہ آبدست لی یا آبدست کی۔ نیز چوکی پہ پانی رکھ دو کہتی ہیں نہ کہ آبدست کا پانی رکھ دو۔

آبِ دنداں۔ دانتوں کی چمک۔

اَثر۔ اضافت دی نہیں مگر باضافت ہے۔ اس کے دوسرے معنی انار کی ایک قسم درج نہیں۔

آب دینا۔ سینچنا۔ (میر حسن)؎

عبادت سے اس کشت کو آب دو
کرو واں جا کے خرمن بھی تیار لو

اَثر۔ بول چال میں پانی دینا یا پانی لگانا کہتے ہیں نہ کہ آب دینا۔

آب زدہ۔ بلا اضافت کسی چیز کا پانی میں بھیگ کر خراب ہو جانا۔ درج نہیں۔ میر کا شعر ہے؎

کم نگاہی سے تری اب کے ہے دل کا نقشہ   جیسے ہو آب زدہ کاغذ تصویر کا رنگ

آبِ سیاہ - کنایۃً شراب -
اثر - اردو میں یہ نہیں بلکہ اس کا ترجمہ "کالا پانی" ہے۔ جو ہیں
شراب کا نام لیتے جھجکتی ہیں اور اس کو "کالا پانی" کہتی ہیں۔
میری ایک غزل شمولۂ نظم کا مقطع ہے ؎

لیجئے داد ملی یہ اثرؔ   تم نے پیا ہے کالا پانی

آبشار - اس لفظ کو مؤلف نور اللغات نیز جلال وغیرہ نے
مونث قرار دیا ہے - جن لوگوں نے آبشار دیکھا ہے وہ اس کو مونث
ہرگز نہ کہیں گے - پانی کا حجم اور زور شور کے ساتھ بلندی سے گرنا
اس کی تانیث کے منافی ہیں - حسن اتفاق سے ایک مثال مذکر کی
سند میں مل گئی - (طلسم فصاحت مولفہ محمد حسین جاہ لکھنوی) -
پہاڑیوں سے آبشار گرتا - گھاٹیوں سے ٹھہرتا بھرتا۔

آب شناس - وہ شخص جسے شناخت ہوتی ہے کہ کہاں
کنواں کھودا جائے تو پانی نکلے گا - درج نہیں -

آب گزر - دریا کا گھاٹ - درج نہیں

آب گزار - نہر - گول - درج نہیں - (از پلیٹس)

آبِ گوہر - موتی کی چمک - درج نہیں -

آبگینہ - ہ - الماس -
اثر - آبگینہ کے معنی الماس بہت مشتبہ ہیں کوئی مثال پیش نہیں
کی گئی اور میری نظر سے کہیں نہیں گزرے - آبگینہ باریک شیشے
کے ظرف کو کہتے ہیں -

آبی گھوڑا - پانی کا گھوڑا - درج نہیں - (از پلیٹس) -

آبی - شیرمال کی ضد - خمیری روٹی - اس کو آبی نان کہتے ہیں -
ذوقؔ ؎

پاتا گرداب سے ہے گردۂ نان آبی
تیرِ بخشش سے جو دریا کا سین ہے کفِ نان

اثر - شعر میں نان آبی باضافت ہے وہ خالی آبی یا آبی نان کیونکر
ہو گیا - اردو میں فارسی نان آبی کو خمیری روٹی کہتے ہیں، اشاذ آبی
روٹی - آبی یا آبی نان کبھی نہیں -

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانئے - آبرو بڑی
نعمت ہے -
اثر - اس مثل میں بادشاہی جانئے کی جگہ بادشاہی خاک ہے
بھی بولتے ہیں - اس کا حوالہ دینا چاہئے تھا

آبرو رکھ لینا - عزت بچانا - درج نہیں - آتشؔ -

دیدۂ تر سے ہما ہوئے ہو گیا ہے سامنا
آبرو چشم سے رکھ لے خدا برسات کی

آبرو گرہ میں باندھنا - عزت کو عزیز رکھنا - (تجر قطعہ)
دنیا میں یہ کچھ کساد بازاری ہے   تذلیل کمال اہل جوہر کی ہے
اندیشہ ہے سب کی آبرو ریزی کا   گوہر نے گرہ میں آبرو باندھی ہے

اثر - یہ رباعی ہے نہ کہ قطعہ -

آب ندیدہ موزہ کشیدہ - (فارسی مثل) کسی آفت یا مشکل
کے درپیش ہونے سے قبل اس کے اندیشے میں مبتلا ہونا - درج نہیں
(خزینۃ الامثال)

آبلا گلے لاگ - مفت جھگڑا خریدنا -
اثر - مثل یوں بھی ہے "آ بلا گلے پڑ" بلا کے لیے گلے لگنے سے گلے
پڑنا زیادہ موزوں ہے - وہ درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

آبلہ پیدا ہونا - چھالا نکلنا -
اثر - یہ کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں ورنہ آبلہ نمودار ہونا بھی کہیے - آبلہ
پڑنا بولتے ہیں -

آبنی سر پر اپنے چھوڑ پرائی آس - مصیبت کے وقت انسان
کو دوسرے کا سہارا نہ رکھنا چاہئے خود دیکھ بھال کرنا چاہئے -
اثر - لفظ پر مثل کا جزو نہیں - اس طرح ہے - آبنی سر اپنے چھوڑ
پرائی آس -

آبنے - (ب مفتوح - نون مشدد) بنے بمعنی دولھا - ایک لوری
کے ابتدائی بول - پوری لوری بھی سن لیجئے -

آبے کھو دیں گے، ٹکھڑے کی بتی لیں گے، چاندی سی نو دیں گے، پھندنا سے بچے لیں گے۔ (بنو = دلھن۔ بتی = بچوں کا منہ چومنا، بوسہ یا پیار لینا۔ پھندنا سے بچے = پیارے پیارے اور موٹے تازے گول مٹول) درج نہیں۔

آبے لونڈے جابے لونڈے کرنا۔ (دلی) جب کوئی خادمہ وقت گزاری کرتی ہے اور حیلہ حوالے میں دن تمام کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں تو تو ہمیشہ آبے لونڈے جابے لونڈے کرکے دن تمام کرتی ہے۔

اثر۔ مثل کو دہلی سے مخصوص کر دیا ہے حالانکہ لکھنؤ میں بھی برابر بولی جاتی ہے۔ ناحق اِدھر سے پھیرے کرانا۔ ٹالے بالے بتانا۔

آبدوز کشتی۔ غوطہ خور کشتی۔ درج نہیں۔

آبی۔ ۳۔ ہلکا ہلکا نیلا رنگ جو مشابہ پانی کے ہوتا ہے۔

اثر " جو مشابہ پانی کے ہوتا ہے" لکھنے کی ضرورت نہیں تھی اور لکھا تھا تو سمندر کے پانی کی تخصیص کرنا چاہیے تھی۔

آب بریسماں می بندد۔ امرِ محال کو سرانجام دینے کی دُھن۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

آب کر دینا۔ پانی کر دینا۔ گھلا دینا۔ شعر آتش سے

عتابِ یار سے رنگِ رخِ فرخ اُڑتا ہے
نگاہِ خشمگیں کرتی ہے زہرہ آب رستم کا

اثر۔ آب کر دینا کوئی محاورہ نہیں۔ زہرہ آب کر دینا ہے جیسا کہ خود آتش کے شعر میں نظم ہے۔ اور حضرت مؤلف نے بھی ز (زہرہ) کی ردیف میں لکھا ہے۔

آب آب کرنا۔ پانی مانگنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

آب و ہوا کا بگاڑ۔ موسم کی خرابی۔ درج نہیں۔

آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی۔ وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی قومی زبان محاورہ کے خلاف بولنے سے نقصان اٹھائے

اثر مثل بغیر لفظ دھرا کے ہے۔ آب آب کر مر گئے سرہانے رہا پانی

(دیکھیے نیلین)

آ - پ

آپ۔ ۱۱۔ زائد بغرض تاکید۔ (مومن)

سنگ رہ ہے نا امتحاں تاثیرِ حسن و عشق کا
ہم اُدھر رکتے ہیں آپ اور وہ اُدھر رکتے ہیں آپ

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ شعر میں لفظ آپ بمعنی دانستہ یا عمداً استعمال ہوا ہے تاکہ تاثیرِ حسن و عشق کا امتحان ہو۔ کس میں جذب و کشش زیادہ ہے۔ حسن میں یا عشق میں۔

آپ اپنے کو۔ (لکھنؤ) خود اپنی ذات کو۔ (فقرہ) تم نے آپ اپنے کو شار کیا ہے۔

اثر۔ ایک مرتبہ دورانِ گفتگو میں حضرت آرزو لکھنوی مرحوم نے فرمایا کہ "اپنے کو آپ" زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (بات ہے تو ٹھکانے کی۔ اثر)

آپ ایسے آپ ویسے، آپ نے چرائے چھ ٹکے پیسے۔ خوشامد جس میں تضحیک یا بنانے کا پہلو نکلے۔ درج نہیں۔

آپ بھولے تو استاد کو لگائے۔ جب کوئی اپنی غلطی استاد کو لگائے تو کہتے ہیں۔

اثر۔ مقولہ بغیر لفظ تو کے ہے۔ آپ بھولے اُستاد کو لگائے۔

آپ بھی ارسطو سے کچھ کم نہیں۔ (طنزاً) بڑے دانشمند یعنی بیوقوف ہیں۔ درج نہیں۔

آپ بھی بہت دور ہیں۔ (طنزاً) بڑے پہنچے ہوئے ہیں رنگے ہوئے ہیں۔ درج نہیں۔

آپ بھی نرے چونچ ہیں۔ احمق ہیں۔ بیوقوف ہیں درج نہیں

آپ بھٹی۔ اپنی تعریف آپ کرنا۔ درج نہیں۔ (از پلیٹس)

آپڑو سن لڑ۔ خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہونا۔

اثر۔ صحیح مثل "آپڑوسن لڑیں" ہے جو خود نور اللغات میں دوسری

جگہ درج ہے۔

آپ تو عید کا چاند ہو گئے۔ بہت کم نظر آتے ہیں۔ دوست سے بطور شکایت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

آپ کا سر۔ یعنی یہ کیا بیہودہ بات ہے۔ تم غلط کہتے ہو۔

اثر۔ یہ فقرہ "آپ" کے ساتھ کبھی نہیں بولا جاتا تمھارا سر یا تیرا سر یا بہے کا سر کہتے ہیں۔ اور زیادہ حقارت کا اظہار کرنا ہو تو تمھارا سر دا کہدیا۔

آپ کا شکوہ سر آنکھوں پر۔ جب کوئی دوست شکایت کرے اور وہ بجا بھی ہو لیکن کسی وجہ سے دوسرا شخص بھی مجبور ہو تو دفع شکایت کے لیے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

آپ کس بھروسے ہیں۔ کس بات کا گھمنڈ ہے۔ درج نہیں۔

آپ کا کیا بگڑتا ہے۔ آپ کا کیا ہرج ہے، آپ کو کیوں ناگوار ہے۔ رباعی

تم جو کہتے ہو کہدو حسرت سے
آہ و فریاد بیاں کیا نہ کرے
آپ کا اس میں کیا بگڑتا ہے
درد دل کی کوئی دوا نہ کرے

اثر۔ ایک جگہ رباعی کو قطعہ کہا، یہاں قطعہ کو رباعی بنا دیا!

آپ کا کیا کہنا۔ تعریف بطور طنز۔ درج نہیں۔

آپ کو کیا کچھ دور سمجھنا۔ آپ کو دور سمجھنا۔ مومن ؎

نہ ہوا تجھ کو پاس اپنا کچھ — دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ

اثر۔ محاورہ صرف آپ کو دور سمجھنا ہے۔ کیا کچھ اس کا جز نہیں۔ یہ مصرع سوالیہ ہے۔ کیا تو آپ کو کچھ دور سمجھا؟

آپ کاج مہا کاج۔ اپنے کام کو دوسرے کے کام پر ترجیح دینا۔ یہ جب اپنے کام میں دوسرے سے کوئی خرابی واقع ہو تو کہتے ہیں۔

اثر۔ مثل کا مطلب یہ ہے کہ اپنا کام خود ہی خوب ہوتا ہے کہنے کا محل جو کچھ بھی ہو۔

آپ ڈوبے بامنا لے ڈوبے ججمان۔ مثل۔ اپنے ساتھ دوسروں کا بھی نقصان کرنا۔ درج نہیں۔

آپ صوبیدار بیوی جھونکے بھاڑ۔ مثل۔ ایسا شخص جو باوجود استطاعت بیوی کے آرام و آسائش کا دھیان نہ رکھے۔ عورتوں کی زبان میں کھٹو۔ درج نہیں۔

آپ میں پانا۔ اپنی ذات اپنے نفس میں پانا۔

اثر۔ اس کے ایک معنی ہوش میں پانا بھی ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (میر) ع کبھو آپ میں تم نے پایا ہمیں۔

آپ نے مجھے مول لے کر چھوڑ دیا ہے۔ بڑا احسان کیا ہے۔

اثر۔ "آپ نے مجھے مول لے لیا ہے" یا "بن داموں خرید لیا ہے" یا "بغیر کوڑی پیسے کے خرید لیا ہے"۔ مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے۔ مگر درج نہیں۔

آپ ہی ناک اور چوٹی گرفتار رہے (تو) دنیا کے بکھیڑوں میں مبتلا ہے۔ گھر کے دھندوں میں پھنسا ہے۔

یہ بڑا دماغ دار نازک مزاج ہے

اثر۔ اول تو مثل عورتوں سے مخصوص ہے اور صرف انھیں کیلئے بولی جاتی ہے لہذا گھر کے دھندوں میں پھنسا ہے کی جگہ پھنسی ہے اور بڑا دماغ دار ہے کی جگہ بڑی دماغ دار ہے لکھنا چاہیے تھا۔ علاوہ برایں لفظ اور زائد ہے اور مثل میں "آپ ہی" کی جگہ اپنی چاہیے "ناک چوٹی گرفتار رہے" جس کا مطلب ہے کہ بڑی دماغ دار ہے نازک مزاج ہے۔ مغرور ہے۔ (دریائے لطافت)

گھر کے دھندوں میں جو عورت الجھی رہے اُس کے لیے یہی مثل لفظ "میں" کے اضافے کے ساتھ بولی جاتی ہے اپنی ناک چوٹی میں گرفتار ہے۔ (جان صاحب) ؎

جانے بندی کی بلا تجھ پہ گزر لی کیا ہے
ناک چوٹی میں بوا اپنی گرفتار ہوں میں

آپس میں دشمنی رکھنا۔ باہم عداوت ہونا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس میں رکھتے ہیں
دل پُر داغ کو سودا ہے کیوں اُس زلف پیچاں کا

آپس میں رہنا - باہم اتفاق کے ساتھ رہنا - بسر کرنا - (امیرحسن) سے

وہ بن ٹھن کے آپس میں تنہا رہنے لگے
بہم راز دل اپنا کہنے لگے

انتخ - پورا روزمرہ آپس میں مل جل کے رہنا ہے اور کہہ سکتا ہے وہ مل جل کے آپس میں رہنے لگے ممکن ہے کہ میر حسن کے زمانے میں بن ٹھن کے رہنا ہی بولتے ہوں -

آپس میں بات ٹھہرنا - لڑکی کی نسبت اپنے ہی خاندان میں طے ہونا - درج نہیں -

آپس کی شادی - اپنے ہی کنبے یا عزیزوں میں لڑکی کی شادی ہونا درج نہیں -

آپ خفگی کیا رکھتے ہیں - خوب آدمی ہیں - درج نہیں - (از دریائے لطافت)

آپ سے قدم چوما چاہیے - طنزاً بے حیا شخص کے لیے کہتے ہیں - درج نہیں -

آپ ہی حلوا کا آپ ہی چاٹنا - مثل - وہ کام کرنا بھی جس کو برا سمجھنا درج نہیں -

آپس میں گرہ پڑ گئی ہے - دشمنی یا نااتفاقی ہو گئی ہے - درج نہیں (دریائے لطافت)

آپ میاں ننگے باہر کھڑے درویش - **آپ میاں مانگتے باہر کھڑے درویش** - مثل جو آپ ہی محتاج ہو وہ اوروں کو کیا دیگا

انتخ - مثل کی ایک تیسری صورت ہے - اس طرح پڑھئے اور دیکھئے کیا مزہ دیتی ہے - "آپ میاں ننگے باہر کھڑے درویش" -

آپ کو - (جب مقابلے کے لیے بتکرار استعمال کیا جائے) اپنی طرف (فقرہ) ، آپ کشیدہ ہیں وہ آپ کو رنجیدہ ہیں -

انتخ - فقرہ قطعاً مہمل ہے - بامعنی آپ کو کی جگہ اپنی طرف لینے سے ہوتا ہے -

آپا بسر کرنا - (دہلی) نفس کشی کرنا - ضبط کرنا - چاما ، نا -

انتخ - یہ آپا بسر انا ہے نہ کہ "آپا بسر کرنا" دیکھئے پلیٹس -

آپ بھی بہت بزرگ ہیں - بڑے احمق ہیں - درج نہیں - (دریائے لطافت)

آپ کی کیا بات ہے - (حسب اندراج بالا)

آپ بھی کچھ ارسطو سے کم نہیں - (حسب اندراج بالا)

آپ کے بھی صدقے ہو جائیے - (حسب اندراج بالا)

آپ میں بھی کوٹ کوٹ کے خوبیاں بھری ہیں - بڑے بدذات ہو - درج نہیں - (دریائے لطافت)

آپ سے بہت بہت امید ہے - بڑے بدذات ہو درج نہیں - (دریائے لطافت)

آپ کے بھی ڈنڈ کے رہتے ہیں - صورت سے دعوں کی تصدیق نہیں ہوتی - درج نہیں (دریائے لطافت)

آپ کی کیا چلائی - ہجو ملیح جب کسی سے کوئی فعل خلاف توقع سرزد ہو - درج نہیں - (دریائے لطافت)

آپ کو روکنا - باز رہنا - نفس کو قابو میں رکھنا - (ناسخ) سے

اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر وصل کی تاب آخر شب

انتخ - صحیح روزمرہ آپ کو روکے رہنا ہے - خود ناسخ کا شعر اس قول کی تائید میں ہے -

آپڑنا - ۲ - آفت یا مصیبت پڑنا -

انتخ - اس میں ہمیشہ اچانک یا غیر متوقع کا مفہوم شامل ہوتا ہے اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا - مثلاً سے

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
آپڑی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

آپ سنیں اپنا کہ بہتے - اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی بہت چپکے سے بات کہے کہ سنائی نہ دے -

اثر ۔ اپنا کی جگہ آپ کا چاہیے ۔ آپ سنیں آپ کا کر بند نے ۔

آپ کو دے دے پٹکنا ۔ پچھاڑیں کھانا ۔ درج نہیں ۔

آپ ہرفن مولیٰ ہیں ۔ آپ فقرے کا جز نہیں ۔ وہ ہرفن مولیٰ ہے بھی کہتے ہیں ۔

آپ ایسے یا آپ ایسے ایسے ۔ مراد تعریف یا خوشامد ہوتی ہے ۔ اس طرح درج نہیں ۔ ذوق رباعی ۔

سب تاک رہے تھے گو ہیں احمقوں کی جیسے
سب کہتے تھے اُن کو آپ ایسے ایسے
مفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے اے ذوق
پوچھا نہ کہ تھے کون وہ ایسے تیسے

آ ۔ ت

آتا نہ چھوڑیئے ، جاتے کا غم نہ کیجئے ۔ جو چیز ملتی ہو اُسے قبول کیجئے ۔ نقصان ہوتا ہو تو اُس کا افسوس نہ کیجئے ۔ یہ مقولہ درج نہیں ۔ نسیم کے شعر کی بنیاد یہی مقولہ ہے وہ درج ہے مگر اس کا نام لئے بغیر ۔

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجئے
جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجئے

آتے جاؤ پھنستے جاؤ ۔ ایسا جال جو ملتا نہیں ۔ ہر شخص دھوکا کھاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

آتے کا بول بالا ۔ جاتے کا منہ کالا ۔ (م) منہ پر خوشامد پیچھے برائی ۔ درج نہیں ۔

آتے کو روکتے نہیں ۔ جاتے کو ٹوکتے نہیں ۔ اظہار استغنا کے موقع پر بولتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

آتش خاموش ۔ آتش افسردہ ۔ (دوسری جگہ)

آتش خاموش ۔ بجھی ہوئی آگ ۔

اثر ۔ بجھی ہوئی آگ کی طرح آتش افسردہ بھی بجھی ہوئی آگ ہے اس کے برعکس آتش خاموش ایسی آگ ہے جس میں راکھ کے اندر چنگاری دبی ہو بالکل بجھی ہوئی نہ ہو ۔ غالب ۔

دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
آتش خاموش کے مانند گویا جل گیا

یعنی اندر ہی اندر سلگ کر جل گیا ۔ (اثر)

دم آتش خاموش سے کباب ہوا ۔ یہ نوف قلب دماں خراب رہا

آتش خانہ ۔ وہ مکان جہاں آتش پرست آگ روشن رکھتے ہیں ۔ وہ جگہ جو جاڑوں میں آگ روشن رکھنے کے لیے دیوار میں بناتے ہیں ۔

اثر ۔ ایسے مکان کو اکثر و بیشتر آتشکدہ کہتے ہیں ۔ شاذ آتش خانہ ۔ لکھنؤ میں آتش خانہ نہیں بلکہ آتشدان کہتے ہیں ۔ یہ تسلیم کہ فارسی میں آتش دان انگیٹھی کو بھی کہتے ہیں ۔ ہماری زبان میں آتشدان اور انگیٹھی دونوں موجود ہیں ۔ شائستہ نقل و حرکت ظرف کو انگیٹھی کہا ۔ مکان گرم کرنے کو جائے آتش جہاں بنی ہوتی ہے اس کو آتشدان کہا ۔

آتش خوار ۔ وہ جانور جو آگ کھایا کرتا ہے ۔

اثر ۔ اسے مرغ آتش خوار کہتے ہیں ۔

آتش زبانی ۔ آگ لگانا ۔

اثر ۔ یہ دھواں دھار تقریر ہوئی نہ کہ آگ لگانا یا آتش زنی ۔

آتا مسوسنا ۔ بھوک مارنا ۔ صبر کرنا ۔ درج نہیں ۔

آتا میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے ۔ پیٹ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو ۔

اثر ۔ مثل بغیر اضافۂ لفظ کی بولی جاتی ہے ۔

آئے کا نام ہی جاتے کا نام مکتا ۔ مثل ۔ (م) ۔ آؤ تو واہ واہ نہ آؤ تو واہ واہ ۔ بے پروائی بلکہ بے مروتی کا اظہار درج نہیں ۔

آ - ٹ

آٹھ پہر سولی ہے۔ ہر وقت بلا کا سامنا ہے۔
اثر۔ یہ غالباً دہلی کا محاورہ ہے۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں "ہر وقت یا آٹھ پہر جان سولی پر ہے"۔
آٹا نہ پاٹا مرغ کا سے پر کاٹا۔ مقدور یا سامان نہیں تھا تو یہ ہنگامہ کیوں برپا کیا۔ درج نہیں۔
آٹھواں۔ (ع) حمل کا آٹھواں مہینہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں حمل کے آٹھویں مہینے کو اٹھنگنا (بفتح گ) مہینہ کہتی ہیں۔
آٹے کے ساتھ گھن نہ پس جائے۔ (مثل) اس جگہ بولتے ہیں جہاں چھوٹے رتبے والا بڑے رتبے والے کے ساتھ نقصان برداشت کرے یا مجرم کے ساتھ بے خطا کے سزا پانے کا اندیشہ ہو۔ (شوق قدوائی) ؎

غیروں کے ساتھ مجھ پہ بھی ہونے لگے ستم
آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا او نہ دیکھنا

اثر۔ مثل کے الفاظ میں ادل بدل نہ کرنا چاہیئے۔ مثل یوں ہے۔ آٹے کے ساتھ گھن کا پسنا۔ یا آٹے کے ساتھ گھن بھی پس گیا

آ - ث

آثار۔ ڈھیر (اوزان) کے معنی میں ہند کا اختراع ہے۔
اثر۔ اب آثار بمعنی سیر متروک ہے سیر ہی کہتے ہیں۔

آ - ج

آجانا۔ سیکھ لینا۔ مثلاً "اُسے باتیں بنانا خوب آگیا ہے" یہ مفہوم درج نہیں۔
آج کا دن اور وہ دن۔ طویل مدت گزرنے کے وقت بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

پھر نہ آئے جو وعدہ کر کے گئے
آج کا دن ہے اور وہ دن ہے

آج کدھر سے خورشید نکلا۔ بطور شکوہ کہتے ہیں جب کوئی دوست بہت دن بعد ملنے آتا ہے۔ (نسیم)

طالع سے کب تھی ایسی امید
نکلا ہے کدھر سے آج خورشید

اثر۔ نسیم نے برعایت مراعات النظیر (طالع۔ خورشید) چاند کی جگہ خورشید نظم کیا۔ صاحب نور اللغات نے اُسی کو محاورہ قرار دیا۔ اشرف نے صحیح محاورہ باندھا ہے ؎

راستہ بھول گئے ہیں کہ ادھر آئے حضور
آج کہئے تو کہ یہ چاند کدھر کا نکلا

آج کل۔ مؤنث۔ اندنوں۔ (محسن)

لگا سے کوئی برف کی آج کل
کہ گرمی بہت پڑتی ہے آجکل

اثر۔ پہلے مصرع میں آج کل مرکب ہے آج اور کل (آئندہ) سے یعنی شین نہ کہ بمعنی اندنوں ہے۔ دوسرے مصرع میں البتہ بمعنی اندنوں ہے مگر مؤنث فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس سے انکار نہیں کہ جب آج کل بطور اسم آتا ہے تو مؤنث ہوتا ہے۔ (سرور) ؎

یہاں جان آئی ہے عاشق کے لب
وہاں آج تک آج کل ہو رہی ہے

آج کل بتانا۔ ٹالنا۔ حیلے حوالے کرنا۔ درج نہیں۔ (تیر)

آج کل کا ہے کو بتلاتے ہو گستاخی معاف
سچ تو یہ ہے جتنے وعدے ہیں تمھارے سب خلاف

آج کل کرنا۔ اس کا بھی وہی مفہوم ہے جو مندرجہ بالا محاورے کا ہے۔ درج نہیں۔
آج کے آج اور سو برس میں۔ (ع) جو بات ہونے والی ہے ضرور ہوگی۔ آج نہ ہو سو برس میں ہو مگر ہوگی ضرور۔
اثر۔ میں نے اس مثل کو یوں سنا ہے اور یہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ آج کی آج۔ آج کی سو برس میں۔
آج کے تھپے آج ہی نہیں جلتے۔ جلد بازی سے کام نہیں نکلتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھچے کی جگہ بچھے بولتے ہیں بفتح اول۔
آج سے ۔ نا؛ حال میں۔ نیا۔ فی الحال۔ جدید۔ (ناسخ)

یونہی ہے مدتوں سے حسینوں کا دور دورہ
کچھ آج سے زمانے میں دور قمر نہیں

اثر۔ محاورے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہی مدتوں سے ہوتا آیا ہے۔
آج سے تکلیف نہ کیجئے گا ۔ یعنی آج سے ہمارے آپ کے درمیان ملاقات ترک۔ درج نہیں۔
آج کی رات کٹنا مشکل ہے ۔ مریض جاں بلب ہے بچنا نہیں۔
آج رنگ بیڈھب ہے ۔ حالت خطرناک ہے۔ درج نہیں۔ (قلق) ؎

خدا ہی خیر کرے آج رنگ بیڈھب ہے
تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

آج کرے گا کل پائے گا ۔ زندگی میں جو کوئی برا کام کریگا اُس کی سزا قیامت کے دن ملے گی۔ (درد) ؎

اس دار مکافات میں سن اے غافل
جو آج کرے گا وہ تو کل پائے گا

اثر۔ دہی شعر سے محاورہ گڑھنا صحیح محاورہ یوں ہے جو آج کرے کل پاوے۔
آج کھلتا نظر نہیں آتا ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب مینہ خوب برس رہا ہو اور گھٹا ئیں چھائی ہوں۔ درج نہیں۔
آج تمہاری خیر نہیں ۔ کسی نوکر یا لڑکے سے اُس وقت کہتے ہیں جب اُس سے کوئی خطا ہوئی ہو۔ یعنی آج خوب پٹو گے۔ درج نہیں۔
آجا ری نندیا تو آکیوں نہ جا میرے منے میاں کی انکھوں میں گھل مل جا۔ بچے کی لوری۔ درج نہیں۔
آج مرے کل دوسرا دن ۔ زندگی کی بے ثباتی ظاہر کرنے کو بولتے ہیں۔

اثر۔ مثل میں "مرے" کی جگہ "موئے" ہے۔
آج ہے سو کل نہیں ۔ مثل۔ یعنی حالت روز بروز خراب ہے زمانہ بُرا آتا جاتا ہے۔ (اسیر)

انقلاب دہر ظاہر ہے عیاں تغیر حال
آج جو ہے کل نہ تھا جو آج ہے وہ کل نہیں

اثر۔ مثل سے صرف انقلاب یا تغیر کی طرف اشارہ ہوتا ہے حالت بہتر ہو کہ بدتر۔
آج کل تمہارے نام کی کمان چڑھتی ہے ۔ تمہارا دور دورہ یا عروج ہے۔
اثر۔ اصل مثل اس طرح ہے۔ آج کل تو تمہارے ہی ناؤں کمان چڑھتی ہے۔ (خزینۃ الامثال)
آج تو چوٹ ہے ۔ آج خوب سنگار کیا ہے، آرائش کی ہے (اکبر) ؎

اللہ اللہ بانکپن پہ کمر باندھی ہے
آج کیا چوٹ ہے صاحب نے تمنچا باندھا

اثر۔ یہ مثل زیادہ تر عورت کے لیے بولی جاتی ہے۔ ایک دوسری مثل ہے جس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہو سکتا ہے اور جو درج نہیں ہے وہ ہو ہے۔
آج تو غضب کے ٹھاٹھ ہیں ۔ خوب اچھے کپڑے پہنے ہیں۔ بڑا بناؤ کیا ہے۔
آج مرے کل دوسرا دن ۔ زندگی کی بے ثباتی ظاہر کرنے کو۔
اثر۔ مثل میں "مرے" کی جگہ موے ہے۔

آ - چ

آچھیں ۔ چھینکنے کی مصنوعی آواز تاکہ جانے والا شگون بد سمجھے اور توقف کرے۔ درج نہیں۔

آ - خ

آختہ ۔ (فارسی میں ہے الف مقصورہ سے)۔
اثر۔ اس مبہم عبارت سے شبہ ہوتا ہے کہ فارسی میں الف مقصورہ سے

اور اُردو میں الف ممدودہ ہے حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ اُردو
میں الف مقصورہ ہے اور فارسی میں الف ممدودہ ہے۔
آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔ سہو و خطا انسان کی سرشت
میں ہے۔
اثر۔ مثل بلا اضافۂ لفظ آخر بھی بولی جاتی ہے۔ اس کا بین ثبوت
یہ ہے کہ خود حضرت مصنف نے یہی مثل صفحہ ۲۹ پر بلا اضافۂ لفظ آخر
درج کی ہے۔
آخرکار۔ (باضافت آخر)۔ آخرالامر۔ (آتش) ؎

آخرکار یہ خاک ہے مسکن سب کا
اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو

(زبانوں پر بلا اضافت زیادہ ہے)۔ (شوق) ؎

اتنے میں ایک روز آخرکار — آگیا دوست یہ کی گفتار

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ آخرکار زیادہ تر باضافت بولا جاتا ہے۔
شوق کا شعر بلا اضافت کی سند نہیں ہوسکتا۔ باضافت پڑھیے یا
بلا اضافت "آخرکار" شعر موزوں رہتا ہے، صرف زحاف بدل جاتا ہے۔
آخر کرنا۔ (ع) مار ڈالنا۔ درج نہیں۔ (رشک) ؎

کرکے آدھا عاشق پر نظر کرتے نہیں — ہم پہ ہنستے رونا دل وہ اگر کرتے نہیں

آخری دور۔ اخیر زمانہ۔ شراب کا آخری دور۔
اثر۔ خدا غریق رحمت کرے میرے محترم کرم فرما حکیم فدا احمد آتش
لکھنوی کو جنھوں نے یہ مطلع پڑھ کر مشاعرے کو لوٹ لیا تھا ؎

دیکھ سکتا ہوں دساقی کو نہ پیمانے کو
آخری دور ہے بھردے کوئی پیمانے کو

اسّی برس کے ایک نحیف و نزار بزرگ، آنکھوں سے معذور۔ مطلع
نہ صرف تاثیر میں ڈوبا ہوا بلکہ حسب حال۔ اور یہ امر واقع ہے کہ
مشاعرے کے کچھ دن بعد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔

آ ۔ د

آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے کنکر ڈھوتا ہے۔
آدمی اپنے مطلب کے لیے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے۔
اثر۔ مثل میں لفظ کنکر کی جگہ پتھر ہے۔ پہاڑ پر پتھر ہوتے ہیں نہ کہ کنکر۔
ڈھونا بھی پتھروں کا مشکل ہوتا ہے نہ کہ کنکروں کا۔
آدرش۔ (مفتوح رساکن) یہ سنسکرت کا لفظ ہے پلیٹس میں
اس کے یہ معنی دیے ہوئے ہیں۔ آئینہ۔ فرہنگ۔ اصل مخطوطہ جس کی
نقل لی جائے۔ نقل۔ نمونہ۔ علامت۔ نشانی۔ اُردو کی کسی کتاب
لغت میں درج نہیں۔ میری رائے ہے اس کو شامل کرنا چاہیے
حال کی اکثر اُردو تحریروں میں نظر آتا ہے۔
آدمیت سیکھنا۔ تمیز سیکھنا۔ شعور حاصل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔
آدھا پاؤ۔ تھوڑا بہت۔ کچھ۔ کسی قدر۔ (ظفر) ؎

جو میرے رونے پہ ہنستے ہیں یا رب اُن کو یہ غم
نصیب اگر نہ ہو سب آدھا پاؤ ہو تو سہی

اثر۔ ظفر نے غم کو ایک اکائی مان کر دعا کی ہے کہ میرے غم کا نصف
(آدھا) یا چوتھائی (پاؤ) حصہ میرے دشمنوں پر ڈال دے تاکہ انھیں
میری مصیبت کا اندازہ ہو اور مجھ پر ہنسنے کے بجائے روئیں۔ بول
چال میں آدھ پاؤ یعنی سیر کا آٹھواں حصہ ہے نہ کہ آدھا پاؤ۔ اس سے
بھی میرے بیان کردہ مطلب کی تصدیق ہوتی ہے۔
آدمی پیارا نہیں کام پیارا ہوتا ہے۔ آدمی کی قدر اس کے
کام سے ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
آدمی پر جیسی پڑتی ہے ویسا سہتا ہے۔ آدمی پر کیسی ہی
سخت مصیبت پڑے جھیل لے جاتا ہے۔
اثر۔ جیسی کا صلہ ویسی ہوگا نہ کہ ویسا۔ لہٰذا ویسا کی جگہ ویسی لکھنا
چاہیے۔ بلکہ صحیح مثل یوں ہے۔ آدمی پر جیسی پڑتی ہے سہتا ہے۔
آدمی بنو۔ تہذیب سیکھو۔ درج نہیں۔
آدمی پیچھے۔ یعنی فی کس درج نہیں۔ مثلاً آدمی پیچھے اتنا کھانا
بندھا۔
آدم بہ آدم می رسد۔ آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے۔ درج میں

آدم راگندم بہشت نسازد۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں کہ آدمی نعمت کی قدر نہ کرے اور وہ اُس سے چھین لیجائے۔
آدم گیری۔ عورتیں آدم گری کی جگہ بولتی ہیں جب کسی سے خلاف توقع انسانیت اور مروت کا اظہار ہو۔ بچوں کو تمیز سے بیٹھنے کی تاکید کرتے وقت بھی کہتی ہیں کہ آدم گیری سے بیٹھو۔ درج نہیں۔
آدمی ہے کہ بن ٹوٹی کا بدھنا۔ بدتوارہ شخص پر اس طرح پھبتی کہتے ہیں۔ درج نہیں۔
آدھی توڑنا نہیں ساری کھانا نہیں۔ بظاہر مختار دراصل مجبور۔ درج نہیں۔
آدمی کا جنگل۔ وہ مقام جہاں آدمی کثرت سے ہوں۔ خلائق کا انبوہ۔ (ناسخ) ؎
قیس کی قیس جانے لیکن میں وحشی ہوں آدمی کے جنگل کا
آثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں آدمیوں کا جنگل کہتے ہیں۔
آدھی چھوڑ کر ساری کو دوڑنا۔ تھوڑے پر قانع نہ ہونا زیادہ کی کوشش کرنا۔ (ذوق)

گر خدا دیوے قناعت ماہ یک ہفتہ کی طرح
دوڑے ساری کو کبھی انسان آدھی چھوڑ کر

آثر۔ دہی شعر کو محاورے کا بدل بنانا۔ اصل مثل اس طرح ہے "آدھی چھوڑ ساری کو دوڑنا"۔
آدھی روٹی ڈیڑھ پاؤ شکر۔ حماقت و اسراف کے موقع پر بولتے ہیں۔ درج نہیں۔
آدھی کو چھوڑ ساری کو دھاوے ایسا ڈوبے تھاہ نہ پاوے۔ یہ مثل طمع سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ درج نہیں۔
آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔ آدمی سہو سے خالی نہیں۔
آثر۔ لفظ آخر مثل کا جز ہے۔ "آدمی نے آخر کچا دودھ پیا ہے" اس طرح سہو پر معذرت کا پہلو نکلتا ہے۔ جیسا خود حضرت مؤلف نے صفحہ ۴۳ پر درج کیا ہے۔

آدمی را بچشم حال نگر۔ آدمی کو اُس کی موجودہ حالت میں دیکھنا چاہیئے۔ درج نہیں۔
آدھا آدھا ہونا۔ کڑھنا۔ شرمندہ ہونا۔ تھوڑا تھوڑا ہونا۔
آثر۔ لکھنؤ میں کٹ کٹ جانا۔ پانی پانی ہوجانا اور نہ معلوم کیا کیا بولتے ہیں پرانی زبان تھوڑا تھوڑا ہونا بھی ہے۔ مگر آدھا آدھا ہونا یعنی شرمندہ ہونا کسی معتبر کتاب میں نظر سے نہیں گزرا۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

آ - ذ

آذار۔ ایک رومی مہینے کا نام جو مارچ کے مہینے کے مطابق ہوتا ہے۔
آثر۔ اُردو میں یہ لفظ رائج نہیں۔ پلیٹس نے آنکھیں بند کرکے نقل کردیا۔ نہ معلوم آذاری کو کیوں چھوڑ دیا وہ بھی اسی کے ذیل میں تھا۔ آذر کے بھی وہی معنی ہیں جو آزار کے ہیں۔ آذر کی موجودگی میں آذار لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

آ - ر

آر پار۔ ایسا سوراخ جو ایک طرف سے دوسری طرف ہو جائے (فصحا وار پار بولتے ہیں)۔
آثر۔ یہ فیصلہ غالباً اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ جلال نے سرمایۂ زبان اُردو میں وار پار لکھا ہے اور آر پار کو نظر انداز کردیا ہے۔ اس بنا پر آرپار کی فصاحت زائل نہیں ہوتی۔
آرزو عیب نباشد۔ آرزو عیب نہیں۔ آرزو کرنا عیب نہیں پوری ہو کہ نہ ہو۔ درج نہیں۔
آرام جان۔ (بلا اضافت و باعلان نون) (لکھنؤ)۔ مذکر ایک قسم کا چھوٹا پاندان۔ خاصدان۔ (تسلیم)

ہم نے جو پان مانگا ہاتھ میں زہر گھولا
اور آگیا جو دشمن آرام جان کھولا

اثر۔ یہ آرام جان نہیں آرام دان ہے۔ علامت ظرف دان ہے نہ کہ جان۔ پان دان۔ سیود دان، اگالدان وغیرہ۔ میرے پاس جو نسخہ امثال ہے (ناتمام ہے اور مولف کا نام تحقیق نہ ہو سکا) اس میں صاف صاف آرامدان لکھا ہے اس عبارت کے ساتھ۔

"ایک چھوٹا پاندان جو مقابر کی قطع کا ہوتا ہے۔ یہ لکھنؤ میں ایجاد ہوا ہے" بعد ازاں خود ہی آرام دان لکھ کر اس کو آرام جان کا مرادف قرار دیتے ہیں۔ کوئی بھی تک ہے۔

آرام ہو جانا۔ بیماری کے بعد صحتیاب ہو جانا۔ درج نہیں۔

آرتی کے وقت سو گئے مال بھوگ کے وقت جاگ اٹھے۔ ایسا شخص جو مطلب کے وقت آ دھمکے اور کام پڑے تو کنائی کاٹ جائے (کام چور نوالے حاضر) درج نہیں۔

آرکائی۔ یائے نسبتی۔ منسوب بہ آرکاٹ۔ جنوبی ہند کی ایک بندرگاہ جہاں کے باشندے فن جہازرانی کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اس بنا پر جہازراں پائلٹ (Pilot) کو آرکائی کہنے لگے اس کا منصب یہ تھا کہ بندرگاہ کی حدود میں داخل ہونے کے بعد جہاز کو اس جگہ حفاظت سے پہنچا دے جہاں لنگر ڈالے گا۔ یہ لفظ اور مفہوم کسی زمانے میں اپنے والد مغفور سے سنا تھا۔ نوراللغات میں درج نہیں۔ اب پلیٹس میں اس کا اندراج ملا مگر بجائے الف ممدودہ کے الف مقصورہ سے۔

آرد۔ (ف۔ بسکون دوم غلط و بفتح دوم صحیح)۔ آٹا پسا ہوا غلہ (نسیر)

اگرچہ گندمی رنگوں کو پیا اس جزیرے نے
نہ پائی ایک دن بھی آرد گندم کی ارزانی

اثر۔ برخلاف ادعائے صاحب نوراللغات فارسی کتب لغات نیز پلیٹس میں آرد بسکون دوم بجائے فتح دوم ہے۔ نسیر کے شعر میں بھی آرد بسکون دوم ہے۔ تقطیع میں بحالت اضافت حرف ساکن متحرک ہو جاتا ہے۔ نسیر کے مصرع کی تقطیع اس طرح ہوگی۔

نہ پائی ایک (مفاعیلن) دن بھی آ (مفاعیلن) ردِ گندم (مفاعیلن) کی ارزانی (مفاعیلن)۔ جس طرح لفظ ایک کا کاف بجائے ساکن کے متحرک ہو گیا اسی طرح آرد کی رائے ساکن متحرک ہو گئی۔

آری کا کام۔ نازک وضع کا زردوزی کام۔ درج نہیں۔

آ رہنا۔ پے درپے آنا۔ متصل چلے آنا۔ (رند)

آ رہی ہے قلقل مینا سے حق حق کی صدا
وہ بت کافر ہوا ہے ساقی سنیا نہ آج

اثر۔ آ رہنا یکایک گر پڑنا ہے۔ مثلاً دیوار آ رہی۔ صاحب نوراللغات کے بیان کردہ معنی ہرگز نہیں نکلتے جب تک آ رہنا نہیں بلکہ آ رہی ہے کے ساتھ لفظ صدا کا اضافہ نہ کیا جائے۔ آ رہنا کے ایک معنی ہیں یکایک کسی مقام پر آ جانا یہ درج نہیں۔ ناسخ

تیری مسجد میں بہک کر آ رہے ہم مے پرست
زاہدا رستا بتا دے خانۂ خمار کا

آرے کے نیچے کھڑا ہونا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ آتش

جو بچ گئے ہیں جنبش مژگان یار سے
آرے کے نیچے حشر میں ہوں گے کھڑے ہوئے

آرے طریق دولت چالاکی است و چستی۔ دولت کمانے کے لیے چالاکی و چستی ضروری ہے۔ درج نہیں (خزینۃ الامثال)

آ ۔ ڑ

آڑ پاڑ۔ برائے نام ذمہ داری۔ (فقرہ) بھلا اپنے بہلا کی خرابی ہے (اثر) بھسلا کے تھوڑا سا اعتماد قائم کرکے آڑ پاڑ کرکے کام نکال لو۔

اثر۔ آڑ پاڑ کوئی لفظ نہیں صحیح لفظ آڑ بھانس ہے جو آڑ پاڑ کے بعد لکھی ہے اور جس کے وہی معنی ہیں جو آڑ پاڑ کے لکھے ہیں۔ برائے نام ذمہ داری یا جھوٹ موٹ کی ضمانت۔

آڑا چھوڑ پاڑا۔ (عم) بے معنی اور مہمل بات۔ درج نہیں۔

آڑا ہو جانا۔ خفا ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

آڑا کپڑا۔ مقیشی تار کا ڈوریا جس کے جامے شادی بیاہ میں

بنتے ہیں درج نہیں ناسخ ؎

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیئے

آڑے آنا ۔ مصیبت کے وقت کام آنا۔
آثر ۔ یہ آڑے وقت کام آنا بھی ہے وہ درج نہیں۔ (فقرہ) دوست وہی جو آڑے وقت کام آئے۔

آ - ز

آزاد ۔ آزادہ ۔ آزاد اور آزادہ کا فرق ۔ آزادہ اسکو کہتے ہیں جس کی رہائی اُسی کے اختیار میں ہو۔ آزاد اس کو کہتے ہیں جسکی رہائی دوسرے کے ہاتھ میں ہو۔
آثر ۔ یہ غیاث اللغات بحوالہ بہار عجم کا لفظی ترجمہ ہے۔
"آزاد بجائے مستعمل می شود کہ اختیار رہائی او بدست دیگے باشد و آزادہ بجائے مستعمل می شود کہ اختیار رہائی او بدست ہمیں کس باشد۔"
میرے لیے اس عبارت کا سمجھنا ہی ایک مہم ہے۔ آزاد اور آزادہ دونوں گرفتار ورنہ آزادی اپنے باہر ائے جس میں کیوں ہو اگر آزاد اور آزادہ میں فرق ہے تو میری رائے میں یہ ہے کہ آزادہ وہ شخص ہے جو کسی کا پابند نہ ہو اور ہر قسم کے تعلق سے بری ہو۔ آزادہ یا آزادرو وہ ہے جو اپنے دل یا ضمیر کے سوا کسی اصول یا قواعد کا پابند نہ ہو۔ من موجی۔
معنوی اعتبار سے آزادہ آزاد کا مزید علیہ ہے جیسے آشیاں سے آشیانہ ۔ موج سے موجہ

آزاد ہونا ۔ چھٹکارا پانا ۔ قید سے چھوٹنا۔ درج نہیں۔ (ناسخ) ؎

سودائی ہو کے پھنس گئے زنداں میں گرچہ ہم
دل تو مرا ایک قید سے آزاد ہو گیا

آزار ہونا ۔ مرض لاحق ہونا۔ درج نہیں ۔ ذوق ؎

ذوق بیمار محبت ہے خدا خیر کرے
کہ یہ آزار ہوا جس کو وہ جانبر نہ ہوا

آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را ۔ درج نہیں۔ (اشل میں آزردہ دل کی جگہ افسردہ دل بھی بولتے ہیں)

آ - س

آسا جئے ، نراسا مرے ۔ اُمیدوار اُمید کے آسرے پر جیتا ہے اور مایوس مرتا ہے۔
آثر ۔ میں نے اس مثل کو اس طرح بھی سنا ہے۔ "آسا مرے نراسا جئے" یعنی قریب قریب وہی مطلب ہے جو شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن کا ہے۔ آس مرنے (ٹوٹنے) پر بھی انسان کو بمجبوری جینا پڑتا ہے۔ لازم نہیں کہ مایوس آدمی مر ہی جائے۔ برے حالوں جئے گا مگر جئے گا۔ (خزینۃ الامثال میں یہی ہوئیدہ ہے)

آس ہونا ۔ بچہ پیدا ہونے کی اُمید۔
آثر ۔ آس ہونا حمل کے آثار نمودار ہونا ہے اور عورتیں زیادہ تر آس سے ہونا بولتی ہیں نہ کہ آس ہونا۔

آس بگانی جوت سے وہ جیوت ہی مرجائے ۔ (یعنی اپنی ذات پر بھروسے کے سوا کسی دوسرے شخص پر بھروسا کرنا زندہ درگور ہونے کے برابر ہے۔ درج نہیں۔

آسرا پکڑنا ۔ بھروسا کرنا سہارا لینا۔ درج نہیں۔

آسرا ہونا ۔ سہارا ہونا : اُمید ہونا ۔ آسرا ہونا۔ درج نہیں۔

آس کرے تو پاس آئے ۔ مطلب کا دوست۔ درج نہیں۔

آسکت سُستی ۔ کاہلی۔
آثر ۔ اردو میں الکسی کہتے ہیں۔ کوئی تخصیص نہیں کہ آسکت قصباتی زبان ہے۔

آسمان اور زمین کا رونا ۔ غم کا عام ہونا۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ نہ تو کوئی محاورہ ہے نہ روزمرہ ہے۔
شاعری ہو تو ہو مگر کوئی مثال نہیں پیش کی گئی

آسمان زمین کے قلابے ملانا۔ انتہا کی کوشش کرنا۔
اثر۔ صحیح محاورہ و نشست الفاظ زمین آسمان کے قلابے ملانا
ہے نظم کی بات اور ہے مگر نثر میں محاورے کے الفاظ مقدم موخر
کرنا جائز نہیں۔ لطف یہ ہے کہ مثال میں جو شعر پیش کیا گیا ہے
میری تائید کرتا ہے۔ (کیفؔ) ؎

ابھی ملا دوں زمین آسماں کے قلابے
اگر تلاش سے میری وہ سر لقا مل جائے

(نثر میں آسمان کے ذن کا اعلان ہوتا ہے۔ زمین آسمان کے قلابے ملانا)

آسمان و زمین کھا گئے۔ کہیں پتہ نہیں۔
اثر۔ اصل روزمرہ یوں ہے۔ آسماں کھا گیا کہ زمیں۔ جس طرح
فاضل مولف نے درج کیا ہے اُس سے تو خیال ہوتا ہے کہ آسمان اور
زمین دونوں مل کر کھا گئے۔

آسمان سے باتیں کرنا۔ مکان کی تعریف میں بطور مبالغہ کہتے ہیں۔
اثر۔ مکان کی قید لازم نہیں جو چیز بھی بہت بلند ہو جائے اُس کے
متعلق کہتے ہیں۔ مثلاً کنکوا۔ غبار۔ (ذوقؔ) ؎

وحشت گئی نہ بعد فنا بھی مرا غبار
باتیں کرے ہے سقف سپہر کہن کے ساتھ

آسمان پر تھوکنا۔ کنایۃً ایسی حرکت کرنا جس سے محض لغویت
ظاہر ہو۔ وہ کام کرنا جس میں خود اپنی سبکی یا ذلت ہو۔ درج نہیں

آسمان کو دیکھنا۔ حسرت و تاسف سے آسمان کی طرف دیکھنا
یاس کے عالم میں نظر بجدا ہونا۔ درج نہیں۔

آسمان کے تارے توڑ لانا۔ کوئی اہم اور نمایاں کام کرنا۔ درج نہیں۔

آسمان کا تھوکا اپنے ہی منہ پر آتا ہے۔ طوفان جوڑنے والا خود
ہی رسوا ہوتا ہے۔ پاکدامن بہتان اور طوفان سے رسوا نہیں ہوتا۔
اثر۔ آپ ہی کا ٹکڑا جزو محاورہ نہیں۔ محاورہ بغیر اس کے ہے

آسمان کو کھٹکنا۔ آسمان کو رشک آنا۔ ناگوار ہونا۔ درج نہیں
(تسرور) ؎

کیوں نہ کھٹکوں آسماں کو رات دن میں ناتواں
آپ کی شکل اُس میں، مجھ میں عالم خاک کا

آسمان میں چھید ہو گئے ہیں۔ مینہ برسنے کی شدت ظاہر
کرنے کو کہتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں واحد کے ساتھ آسمان میں چھید ہو گیا ہے بولتے ہیں

آسمان دور ہے زمیں سخت ہے۔ بے بسی کا اظہار۔
(نواب مرزا شوقؔ)

پر میں اب اس کو کیا کروں کمبخت آسماں دور ہے زمین ہے سخت

اثر۔ یہ محاورہ اس طرح بھی ہے اور یوں ہی بہتر ہے۔ (میرؔ)

کرے کیا انساں جب مجبور ہے زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

آسمان زمین کا فرق۔ انتہا کا فرق۔ بہت بڑا تفاوت۔
(آتشؔ) ؎

میرے یوسف سے زمین و آسماں کا فرق ہے
خاک کا پتلا ہے یوسف وہ ہے پُتلا نور کا

اثر۔ خود شعر سے ظاہر ہے کہ محاورہ زمین آسمان کا فرق ہے نہ کہ
آسمان زمین کا۔

مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ یہ پھیر بدل اور ایسے ہی دوسرے
اندراجات خواہ مخواہ حجم بڑھانے کو درج کئے گئے ہیں۔ آپ کو
اُن میں کے اکثر محاورے ز کی ردیف میں "زمین آسمان" کے
تحت بھی ملیں گے۔

آسمانی مار۔ خدائی مار۔ ناگہانی بلا۔ درج نہیں۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ ایک بلا سے چھوٹا دوسری میں
مبتلا ہوا۔
اثر۔ بعض لوگوں کو کھجور کے بدلے ببول کے ساتھ یہ مثل بولتے
سُنا ہے۔

آ۔ ش

آش از کاسہ کلاں بردار۔ حاجت معانی کی کسی دولتمند سے

استدعا کرنا چاہیئے ۔ درج نہیں ۔

آشام ۔ ایک قسم کا لطیف حریرہ ۔

اثر ۔ یعنی کہیں میری نظر سے نہیں گزرے ۔ ایک معنی ہیں چاولوں کی پیچ وہ درج نہیں ۔ آشام تو ایک لاحقہ ہے مثلاً می آشام، درد آشام وغیرہ ۔

آشنا ۔ (بمعنی مہندی) ۔ بندہ ۔ غلام ۔ مطیع ۔ (فقرہ) ہر شخص غرض کا آشنا ہے ۔

اثر ۔ اس فقرے میں بھی آشنا بمعنی دوست استعمال ہوا ہے ۔ اس کے ہند معنی ہیں ایک جنس کی کسی فرد کا جنس مقابل کی کسی فرد سے ناجائز تعلق ہونا ۔ آشنائی ہونا ۔ یہ مفہوم درج ہی نہیں ۔

آشر باد ۔ آشیر باد ۔ (ہ) ۔ دعا ۔ کلمۂ خیر ۔ درج نہیں ۔ میری ایک مثنوی کا شعر ہے ؎

پھولوں کا تاج سر پہ رکھا کچھ بہار نے
آشیرباد جشن کو دی آبشار نے

آشنا ہونا ۔ واقف ہونا ۔ جان پہچان ہونا ۔ درج نہیں ۔

آتش ؎ خط نو میں نے جگہ کی رخ رشک گل پر
آشنا سبزۂ بیگانہ ہوا بستاں سے

آ ۔ غ

آغا مینا ۔ پیاری پیاری باتیں کرنے والا بچہ ۔

اثر ۔ صرف لڑکیوں کے لیے مستعمل ہے لہٰذا بچہ کی جگہ کمسن لڑکی لکھنا چاہیئے تھا ۔

آغوش میں لینا ۔ گود میں لینا ۔ درج نہیں ۔ (ناسخ) ؎

گر غرض ناچیز سے نکلے اُسے کہئے عزیز
پیار سے آغوش میں لیتا ہے شعلہ کاہ کو

آغوں غنگے دودھ پی پی کر میاں ہوئے مٹنے ۔ دایہ یہ الفاظ کہہ کر اطفال کو بہلاتی ہے ۔

اثر ۔ اول تو ایسے کلمات شیر خوار بچے کے لیے مستعمل ہوتے ہیں ۔ لکھنؤ میں ان کلمات کی ترتیب اس طرح ہے ۔ آغوں غنگے میاں ماریں ففّھے ۔

آ ۔ ف

آفت توڑنا ۔ آفت توڑ مارنا ۔ ستم کرنا ۔ غضب ڈھانا ۔

اثر ۔ آفت توڑ مارنا ۔ ٹکسال باہر ۔

آفت کا پرکالا (پرکالہ) بلائے روزگار ۔ ہمہ تن شرارت ۔ (جان صاحب) ؎

نہ تم اتنی سی ہٹ پر جاؤ اس لڑکی کی اے مرزا
یہ آفت کی ہے پرکالہ یہ شر کرنے کی بانی ہے

اثر ۔ مذکر کے لیے آفت کا پرکالہ اور مؤنث کے لیے آفت کی پرکالہ بولتے ہیں جیسا جان صاحب کے شعر سے ظاہر ہے ۔

یہ بھی دھیان رہے کہ زیادہ تر لفظ آتش کے ساتھ بولتے ہیں پرکالۂ آتش یا آتش کا پرکالہ ۔

آفتاب کا تھوکا اپنے ہی منہ پر آتا ہے ۔ کسی نیک شخص کو خواہ مخواہ بدنام کرنا اپنی ہی رسوائی کا موجب ہے ۔ درج نہیں ۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔ خوبی میں دو شخصوں کا ہم پلہ ہونا درج نہیں ۔

آفتاب کا طلوع کرنا ۔ سورج کا نکلنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (آتش) ؎

قریب ہے کہ کرے آفتاب حشر طلوع
کمال تنگ ہے یوسف نقاب سے ہوتا

آفریں ۔ کلمۂ تحسین ۔

اثر ۔ بطور لاحقہ بھی آتا ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں ؎

بنام جہاندار جاں آفریں ۔ حکیم سخن بر زباں آفریں

آفونسو ۔ آفوس ۔ (پرتگالی) ۔ ایک قسم کا آم ۔

[اثر۔ حقیقت نہ معلوم کیا ہے، میں نے الفاظ دیا ہا فوس کے کہتے سنا ہے۔

آ۔ گ

آگ بوٹ ۔ دھوئیں کا جہاز۔

[اثر۔ لکھنؤ میں اسے اگن بوٹ کہتے ہیں۔ یہ انگریزی گن بوٹ (چھوٹا مسلح جہاز) سے قریب تر ہے۔ درج نہیں۔

آگ پھیلانا ۔ حقیقی معنی ہیں۔ (آتش) سے

یہ جلوہ نمک نے پھیلا دی آگ پانی پر
کرمیں کے گر پڑے خود میگو راگ پانی پر

[اثر۔ یہ انشا کا شعر ہے نہ کہ آتش کا۔

آگ دہکانا ۔ آگ روشن کرنا... بول چال میں اس جگہ بھڑکانا ہے۔

[اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ بول چال میں بھی سلگانا یا دہکانا ہے۔ آگ بھڑکانا تو آگ کو اتنا مشتعل کرنا ہے کہ لوٹ کے یا شعلے نکلنے لگیں۔ یہ خوبی نہیں بلکہ عیب ہوا۔ قصہ مختصر۔ آگ دہکانا اور آگ بھڑکانا دو مختلف کیفیتیں ہیں۔ (قلق) سے

تو شک کے پھول بن گئے انگارے ہجر میں
دہکا کی لیک آگ سی سارے پلنگ پر

آگ پانی میں عداوت ہے ۔ پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اس طرح درج نہیں۔ (ناسخ) سے

جلایا مجھکو ناروں نے ڈبویا مجھکو رونے نے
عداوت ہی نظر آئی سراسر آگ پانی میں

نثر میں آگ پانی میں بیر ہے کہتے ہیں۔ نورالغات میں آگ پانی کا بیر لکھا ہے۔

آگ پانی میں لگانا ۔ ایک معنی ہیں ناممکن بات کر دکھانا۔ وہ درج نہیں۔

آگرنا ۔ م۔ گر پڑنا۔ ایک آدمی کنوئیں میں آگرا۔

[اثر۔ یہ معنی گر پڑنے کے ہیں نہ کہ آگرنے کے۔ آگرنا ہمل نقرہ ہے۔

آگ کا کھیل اچھا نہیں ۔ بچوں سے تنبیہ کے لیے کہتے ہیں کہ آگ سے نہ کھیلو۔ اس میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جیسے آتشبازی چھڑانے سے منع کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

آگ کہتے منہ نہیں جلتا ۔ بری چیز کا نام لینے سے برائی کا اثر نہیں ہوتا۔

[اثر۔ حالانکہ پوری مثل اس طرح ہے آگ کہنے سے منہ نہیں جلتا اور گڑ کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ یعنی خالی باتیں بنانا فعل عبث ہے، خالی باتوں سے کام نہیں چلتا۔

آگ کی بڑھیا ۔ مدار کے درخت کے پھولوں کی روئی جو ہوا سے اڑتی پھرتی ہے۔ انشا سے

تھوڑا سا کے جو مخلوں کی ہو کوئی آگ کی بڑھیا
بنے آکے وہ بوڑھے اور بڑے نداف کا جوڑا

[اثر۔ یہ آک یا آکھ کا ف عربی سے ہے۔ میرے نسخۂ کلیات انشا میں آکھ کی بڑھیا صاف صاف لکھا ہے۔ انشا نے دریائے لطافت میں بھی آک یا آکھ یعنی مدار کا درخت لکھا ہے۔ مگر صاحب نورالغات بھی کیا کریں جب حضرت جلال لکھنوی سرمایۂ زبان اردو میں آگ کا درخت (کاف فارسی) یعنی مدار کا درخت تحریر فرمائیں غلط کتابت کا شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ کئی الفاظ یا جملے جو آگ سے شروع ہوتے ہیں۔ اُن کے درمیان درج ہے۔ انشا کی ایک غزل میں قوانی ماکھ، لاکھ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اس میں یہ شعر ہے سے

نہیں کچھ بھید سے خالی یہ تلسی داس جی صاحب
لگایا ہے جو اک بھبوت ہے تم نے آکھ کا جوڑا

یہاں لفظ آگ صرف ہو ہی نہیں سکتا۔ عوام بیشک آک نہ کہ فارسی کو آگ (کاف فارسی) بولتے ہیں مگر یہ سند نہیں ہو سکتا۔ صاحب نورالغات سے لئے۔

آگ کا پیڑ ۔ یعنی بجائے آک کا پیڑ تحریر کیا ہے جس کی صحت مشتبہ ہے۔

آگ پھوس میں بیر ہے ۔ جہاں جوان مرد اور عورت ایک جگہ رہ کر پاک نیتی کا اظہار کریں وہاں کہتے ہیں ۔

اثر ۔ مثل میں بجائے بیر کا ہے ۔ بیر میں دانست کا پہلو ہے اور کا سے ان کی فطرت کا اظہار ہوتا ہے ۔ دونوں غیر جاندار ہیں آگ اور پھوس ۔ "آگ اور پھوس کا ساتھ کیا"

آگ گاڑنا ۔ آگ دبانا ۔

اثر ۔ اسے عورتوں کی زبان قرار دیا ہے حالانکہ حسب نفائس اللغات "ایں محاورہ مردم تصبات مستعمل است"

آگ لگ گئی زمانے کو ۔ رنگ کچھ سے کچھ ہو گیا ، حالت سے بدتر ہو گئی ۔ درج نہیں ۔

آگ لگاؤ ۔ (واؤ معروف) آگ لگانے والا ۔ مفسدہ پرداز ۔ لڑائی جھگڑا کرنے والا ۔ درج نہیں ۔

آگ لگے تو بجھے جل سے ، جل میں لگے تو بجھے کیسے
یہ مثل اس جگہ بولی جاتی ہے جہاں وہی شخص ظلم کرے جس سے دادرسی کی امید ہو ۔ درج نہیں ۔

آگے روک پیچھے ٹھونک ۔ مثل ۔ آدمی جو کام کرے پہلے اس کا انجام سوچ لے ۔ درج نہیں ۔

آگے آگے راجا پیچھے پیچھے پرجا ۔ مثل ۔ رعایا حاکم کے طرز عمل کی پیروی کرتی ہے ۔ درج نہیں (فسانۂ آزاد) "ہم آقا تم نوکر ۔ آگے آگے ہم پیچھے پیچھے تم آگے آگے راجا پیچھے پیچھے پرجا ۔"

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا ۔ (ناتھ نکیل ۔ پگھا ، جوتی کا تسمہ) (عو) لاوارث ، لاولد ۔ جس کا پوچھنے والا نہ ہو ۔

اثر ۔ پگھا کے معنی غلط تحریر کیے گئے ۔ پگھا یا پگا وہ رسی ہے جو بیل کی گردن سے لے کر دُم تک باندھی جاتی ہے ۔ (دیکھئے پلیٹس نیز فیلن) ۔ زیادہ تر پگا بولتے ہیں ۔ فیلن میں پگھا درج ہی نہیں ۔

آگ دبنا یا دبی ہونا ۔ انگاروں کا راکھ میں چھپنا ۔

اثر ۔ آگ دبنا غلط ۔ آگ دبی ہونا صحیح ۔

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا ۔ نیکی یا بدی میں بزرگوں کی پیروی کرنا ۔ درج نہیں ۔

آگے ہاتھ نہ پیچھے پات ۔ اس مفلس کی نسبت کہتے ہیں جسے ستر ڈھانکنے کو کپڑا بھی میسر نہ ہو ۔

اثر ۔ مثل میں لفظ نہ شامل نہیں ۔ آگے ہاتھ پیچھے پات ۔ آگے کی ستر پوشی ہاتھ سے کی گئی پیچھے کی پات سے ۔ کپڑا تک میسر نہیں ۔

آگا پیچھا ۔ ایک معنی ہیں شرمگاہ ۔ وہ درج نہیں ۔

آگ لگ اٹھنا ۔ یکایک جلنے لگنا ۔ درج نہیں ۔ (ناسخ)

اس قدر سوزش ہے اے جراح میرے زخم میں
لگ اٹھے گی دم میں پتنگے کی طرح سوزن میں آگ

آگے خدا کا نام ۔ بس خاتمہ ہے ۔ انتہا ہو گئی ۔

اثر ۔ پورا محاورہ لفظ نام کے بعد لفظ ہے کے اضافے کے ساتھ ہے ایک مثال ایسی پیش نہیں کی گئی جس میں لفظ ہے شامل ہو

آگے بڑھو ۔ آگے چلو ۔ فقیر سائل سے یہ جملے کہے جاتے ہیں ۔

اثر ۔ سواری کے ساتھ نوکر سے بھی کہے جاتے ہیں ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

آگ لگا کر تماشا دیکھنا ۔ دو شخصوں میں فساد کرا کے خود تماشا دیکھنا اس طرح درج نہیں ۔

آگ تاپنا ۔ آگ سے ہاتھ پاؤں سینکنا ۔

اثر ۔ یہ جاڑے میں آگ روشن کر کے اس کے پاس بیٹھنا ہے ۔ غالب کے مندرجہ شعر کا بھی یہی مفہوم ہے ؎

آگ تاپے کہاں تلک انساں ۔ دھوپ کھائے کہاں تلک جاندار

آگ سے کمان سینکنا ۔ کمان کو آگ سے گرمی پہنچانا تاکہ اس کا بل نکل جائے ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

آگ سے جب تک نہ سینکیں ہو کماں کیونکر درست
حسن ابرو کے لیے وہ روئے آتشناک ہے

آگ لگاؤ ان باتوں کو ۔ ایسی باتیں نہ کرو ۔ درج نہیں

آگے پہنچنا۔ سب سے پہلے پہنچنا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

خدا کے واسطے داد اس جنون شوق کی دینا
کہ اُس کے در پہ جا پہنچے ہیں نامہ بر سے ہم آگے

آ - ل

آلائش چھٹنا۔ کثافت آلودگی دور ہونا۔ درج نہیں (آتش ؎

اڑ گیا پر: وہ بھی روح سے آلائش تن
نہ رہا میرے ترے عاقبت کا لحاظ

آلپٹنا۔ آکے ملنا۔

اثر۔ صحیح مفہوم ناگہاں بے بلائے نازل ہونا ہے۔ (ناسخ)

روشنی کی سیر جب میں نے شب فرقت میں کی
شعلے آ لپٹے مجھے سرو چراغاں کی طرح

آلکس۔ آلکسی۔ کاہلی سستی۔

اثر۔ لکھنؤ میں الکسی کہتے ہیں (الف مقصورہ)۔ آلکس اور آلکسی قصباتیوں کی زبان ہے۔

آلنگ۔ (ہ۔ سنسکرت میں آ۔ اچھی طرح۔ لنگن ملنا) گھوڑی کی مستی۔ نیز مذاقاً عورت کی نسبت بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ یہ اُردو میں شامل نہیں۔ ہندی یا سنسکرت کا لفظ فیلن نے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا۔ عورت کیلئے مذاقاً کا اضافہ اپنی طرف سے کر دیا۔ اردو میں گھوڑی کے لیے گرمانا کہتے ہیں نہ کہ آلنگ ہونا۔

آل و اطفال۔ کنبہ خاندان۔

اثر۔ عام طور پر آل اولاد (بلا عطف) کہتے ہیں جو علیحدہ درج ہے۔

آلے بالے۔ حیلے حوالے۔ لکھنؤ میں فصحا ٹالے بالے بولتے ہیں

اثر۔ لکھنؤ میں دونوں رائج ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ٹالے بالے دینا اور آلے بالے بتانا کہتے ہیں۔ (انجم ناصف واجد علی شاہ)

نچھا نخروں میں بتاؤ نہ یہ آلے بالے
دل تو کیا ایک زمانہ تہ و بالا ہو گا

آلگنا۔ پڑ جانا۔ ضرب پہنچنا۔ (فقرہ) غلہ لگا یا تھا پڑیا کو کھا آلگا

اثر۔ یہ کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں۔ تھارے لگ گیا کہیں گے۔ نہ کہ آلگا۔

آلا بالا۔ دم دھاگہ۔ فریب۔ ٹالنا۔ درج نہیں۔

آلا بالا بتانا۔ ٹال ٹول کرنا۔ جھوٹے وعدے کرنا۔ درج نہیں۔

آ - م

آم پال رکھنا یا ڈالنا۔ کچے یا گدرائے آموں کا بھوس وغیرہ میں رکھ دینا تاکہ پک جائیں۔

اثر۔ ہم آموں کی پال رکھنا یا ڈالنا کہتے ہیں۔

آم کھائے پال کا، خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیئے تال کا۔ یہ جملے بطور کلیہ کے ضرب المثل کی طرح زبانوں پر ہیں

اثر۔ نہ معلوم کہاں ہیں۔ لکھنؤ میں تو اس طرح زبان زد ہیں۔ آم کھائے ڈال کا پانی پئے تال کا۔ آم کھائے ٹپکا پانی پیئے اُبکا علاوہ برایں اول تو خربوزے کے ساتھ پانی پیا ہی نہیں جاتا۔ دوسرے خربوزے میں ڈال کہاں، اس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے۔

آم کے آم گٹھلی کے دام۔ مثل۔ جس تجارت میں ہر صورت سے نفع ہو وہاں بولتے ہیں۔

اثر۔ مثل میں گٹھلی بجائے صیغۂ واحد صیغۂ جمع میں ہے۔ گٹھلیوں کے دام۔

آم میں بور آنا۔ آم کے پیڑ کا پھولنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بَور آنا بولتے ہیں نہ کہ بُور آنا۔ پلیٹس میں بھی آم کے ساتھ بَور لکھا ہے نہ کہ بُور۔

آم کا پھل آم میں خوب لگتا ہے۔ اپنوں کا پاس لحاظ ہوتا ہے چاہے عرصے تک سامنا نہ ہو۔ درج نہیں۔

آمد کی آنا۔ رعب جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

آمد کے نام سو ہا - آمدنی مطلق نہیں۔ جعفر زکیہ (اول و فتح دوم)۔ درج نہیں۔

آم پھلے نیو چلے ارنڈ پھلے اترائے۔ شریف دولتمند ہو کر اور بھی متواضع ہو جاتا ہے۔ ذلیل متمول ہو کر اور بھی مغرور و سرکش ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

آملہ کا کھایا بزرگ کا فرمایا پیچھے معلوم ہوتا ہے۔ یہ دونوں ابتدا میں بدمزہ و خلاف طبع معلوم ہوتے ہیں آخر کو نتیجہ نیک ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

آملنا - ۲ - قالب اور صورت بدل کے کسی کے رنگ میں مل جانا (گلزار نسیم) جادو سے بنی وہ آدمی زاد انسانوں میں آملی پری زاد

اثر - قالب بدلنے کا مفہوم لفظ جادو سے نکلتا ہے نہ کہ آملنا سے آملنا شامل ہو جانے کے سوا کچھ نہیں۔

آن کی آن - دم بھر - درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

آن کی آن اُن کو دیکھا تھا جب سے قرار ہی ہے نبض نگاہ

آن رکھنا - وضع پر قائم رہنا۔ درج نہیں۔

آنا - ۶۲ معنی درج ہیں - ایک اور ذہن میں آئے - یاد ہو جانا - سیکھ جانا - ازبر ہو جانا - (مند) ؎

ہر اک زبان پہ تو حاصل کلام آیا
وہ رٹتا ہے جسے جس طرح تیرا نام آیا

آنا - تولد ہونا - پیدا ہونا - (داغ) ؎

نوشتہ میرا بے معنی تو دل بے مدعا میرا
مگر اس عالم اسباب میں میں بے سبب آیا

اثر - اس شعر میں آنا کے معنی وارد ہونا ہیں اور بس۔

آنا چھوڑنا - کسیں کی آمد و رفت موقوف کرنا - درج نہیں (داغ) ؎

اندنوں چھوڑا جو آنا میرے گھر کا یار نے
تو بھی اسے روح رواں اب خانۂ تن چھوڑ دے

آنا ہونا - آنے کا اتفاق ہونا - درج نہیں (ناسخ) ؎

مر چکا ہوں پہ ہوا آنا جو اُس صیاد کا
طائر روح رواں بے بال و پر ہو جائے گا

آن ٹوٹنا - وضع میں فرق آنا - درج نہیں۔

آن بان والی - غیرت دار عورت - قول و فعل کی پوری عورت درج نہیں۔

آنت کو آنت کھائے جاتی ہے - بہت بھوک لگی ہے درج نہیں۔

آنتیں گلے پڑنا - مصیبت میں پڑنا۔

اثر - لکھنؤ میں اُلٹی آنتیں گلے پڑنا بولتے ہیں جو اس کے متداول و صحیح نہیں

آنٹ سانٹ - سازش - ملی بھگت۔

اثر لکھنؤ میں اس جگہ سانٹ گانٹھ بولتے ہیں۔

آن پڑی سر اپنے چھوڑ پرائی آس - مصیبت کے وقت اپنی ہی ذات پر بھروسا کرنا چاہیے - درج نہیں۔

آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے - متلون مزاج کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں گھڑی بھر میں کچھ ہے گھڑی بھر میں کچھ ہے - (میر درد) ؎

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

اثر - انسان پر موقوف نہیں کوئی شئی جو جلد جلد تغیر پذیر ہو اسکی نسبت کہتے ہیں - بقول مرزا شوق ؎

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے یہی دنیا کا کارخانہ ہے

آنکہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است، احتیاج

درج نہیں۔ مفلسی سب بہار کھوتی ہے۔

آں ہم گزشت ایں ہم گزشت - درج نہیں - ویسا وقت نہیں رہا ایسا بھی نہ رہے گا - امید بندھی رہنا چاہیے۔

آندو - زنجیر جسے نامی پہلوان کشتی جیتنے کے بعد پاؤں میں پہنتے ہیں

یہ ہم پیشہ لوگوں پر غلبے اور استادی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ (شعور) ؎

مجھ سا نہیں دوانوں میں تیرے کوئی بانکا
آندو ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں ہے

اثر۔ آندو (واو معروف) وہ رسا یا زنجیر ہے جو ہاتھی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔ اس میں موٹی اور بھاری ہونے کا مفہوم مضمر ہے۔ شعر کا حاصل یہ ہوا کہ تیرے دوانوں (عاشقوں) میں میرا مقابل کوئی نہیں اور دیوانے بھی پا بزنجیر ہوتے ہیں میں اُن میں گویا پیل دماں ہوں۔ یہ حضرت مصنف کی محض خیال آرائی ہے کہ آندو وہ زنجیر ہے جسے پہلوان کشتی جیتنے کے بعد پاؤں میں پہنتے ہیں۔ فیلن میں صاف لکھا ہوا ہے کہ آندو وہ زنجیر پارسی ہے جو ہاتھی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔ پہلوان کا کوئی ذکر نہیں۔

آندھی کے جھکڑ۔ آندھی کے تیز جھونکے۔ (ہمیشہ بصیغۂ جمع آتا ہے) درج نہیں۔

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند۔ مقولہ۔ اغنیا غربا سے بسبب راحت طلبی و تکلفات زیادہ حاجتمند ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔

آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک۔ جس کا معاملہ ٹھیک ہے اور کچھ دغا فریب نہیں اُس کو مواخذہ کا کیا خوف درج نہیں۔

آنڈو۔ کڑا۔ (قدر) ؎

کاٹ کر غیروں کے سر لائے جو میری نذر کو
ڈال دوں سونے کا انڈو پاؤں میں جلاد کے

اثر۔ آنڈو بمعنی کڑا کوئی لفظ نہیں۔ یہ غالباً وہی آندو ہے (دال مہملہ) جسے برنبائے غلط کتابت آنڈو پڑھا گیا۔ واو معروف ہے۔ دیکھیے فیلن۔

آندھی ہونا۔ تیز، چالاک اور مستعد ہونا۔ درج نہیں۔

(ذوق) ؎ تو کہدر نہ ہو تو عشق میں ہم
ایک آندھی ہیں خاک اڑانے کو

آنڈی بانڈی کھانا۔ بچوں کا ایک کھیل۔

اثر۔ بموجب پلیٹس یہ آنڈے بانڈے کھانا (یائے مجہول بجائے معروف) بلا مقصد گھومتے پھرنا ہے۔ لکھنؤ میں عورتیں اس مفہوم کو مردوں کے لیے ڈونڈیاتے پھرنا اور عورتوں کے لیے ڈونڈیاتی پھرنا سے ادا کرتی ہیں۔ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

آنڈی بانڈی بمعنی کھیل کو لکھنؤ میں آتی پاتی کہتے ہیں۔

آنسو ٹپ ٹپ نکل پڑے۔ بے اختیار رونا آگیا۔ ضبط نہ ہو سکا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) باوصف کوشش ضبط آنسو ٹپ ٹپ نکل پڑے۔

آنسو ٹپکنا۔ ٹھہر ٹھہر کر رونا۔ درج نہیں۔ (آتش) ؎

کڑواتی ہے سر شمع جو ثابت قدمی سے
آنسو بھی نہ اندیشۂ گلگیر سے ٹپکے

آنسوؤں کی لڑی بندھنا۔ مسلسل رونا۔ اشکوں کا تار بندھنا۔ درج نہیں۔

آنکس۔ فیلبان کا آنکڑا جس سے ہاتھی کو کونچتا ہے۔ صحیح بضم کاف ہے، کراہت سے بچنے کو بفتح کاف بولتے ہیں۔

اثر۔ غالباً اسی سبب سے میں نے اپنے بزرگوں کو اس لفظ کی جگہ گجبانک بولتے سنا۔ فسانۂ عجائب میں بھی یہی استعمال ہوا ہے "کر میں شپ تبض یا کٹار، ہاتھ میں گجبانک جواہر نگار"

حیرت ہوئی جب چارلس نے (Charles Kingsley) کے ناول ہیرورڈ دی ویک (Hereward the Wake) میں لفظ انکس (uncus) بمعنی لوہے کا آنکڑا (Iron hook) پڑھا جس کو ملاح ولیم فاتح (William the Conqueror) کے عہد میں بطور آلۂ حرب استعمال کرتے تھے۔ ماہر لسانیات کے لیے یہ ایک دلچسپ مطالعہ ہوگا کہ انگریزی لفظ انکس (uncus) جس کا ماخذ یونانی نیز لاطینی ہے اور ہندوستانی آنکس میں کوئی ربط ہے کہ نہیں۔

اگر ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے۔

آنکلنا۔ کہیں اتفاقاً پہنچ جانا۔ درج نہیں۔ (خواجہ وزیر)

ہم بھی آنکلیں گے سجدہ میں وزیر
خشت خم لیکے جو بنوائے گا

آنکھ اُڑنا۔ آنکھ پھڑکنا۔ (اسیر لکھنوی)

کس بادہ کش کے شوق میں اُڑتی ہے اُس کی آنکھ
گردوں کی آنکھ پر پرِ کاہ ہلال ہے

اثر۔ یہ محض مضمون آفرینی ہے۔ کوئی محاورہ نہیں۔ جب ہلال کو پرِ کاہ کہہ دیا تو اڑنا ثابت ہو گیا۔

آنکھ اُٹھانا۔ اوپر دیکھنا۔ توجہ اٹھا لینا۔ (برقؔ) ؎

تیرے دیدار سے میں آنکھ اٹھاؤں کیونکر
زلف سے پائے نظر حلقۂ زنجیر میں ہے

اثر۔ آنکھ اٹھانا متوجہ ہونا ہے نہ کہ توجہ اٹھا لینا۔ برقؔ کے شعر میں بھی آنکھ اٹھاؤں کیونکر باز رہوں کے معنی دیتا ہے توجہ اٹھا لینا آنکھیں پھیر لینا ہے۔

آنکھ اوپر اٹھانا۔ نظر اٹھا کر دیکھنا۔ درج نہیں۔ (آتشؔ) ؎

آئینہ رخ کا دکھا کر دم کو آنکھ اوپر اٹھا
سکہ بٹھلایا اپنا نقش اسکندر اٹھا

آنکھ (آنکھیں) پھڑکنا۔ خود بخود پلک یا پپوٹے میں حرکت پیدا ہونا۔

اثر۔ یہ سوائے آنکھ (واحد) کے آنکھیں (جمع) کیساتھ استعمال نہیں ہوتا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک آنکھ پھڑکتی ہے اور اسی سے شگون لیا جاتا ہے۔ البتہ ہندی میں "انکھیاں پھڑکن لاگیں" ہے (بسبب شدت انتظار)

آنکھ لگی۔ آشنا عورت۔ ناجائز تعلق رکھنے والی عورت۔

اثر۔ مرد کو اس معنی میں آنکھ لگا کہتے ہیں وہ درج نہیں۔ (ابوالحسنؔ)

گو آنکھ لگا مرد اٹھا چھپولی کا دیوا کنبے میں مرے جاکے بڑا نام کرایا۔

آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نونو۔ بدصورت عورت کو جب آرائش کا شوق ہوتا ہے تو یہ مثل کہتے ہیں۔

اثر۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے اور شاید یہی بہتر ہے

آنکھ ایک نہیں کجلوٹے دو دو

آنکھ ڈال جانا۔ سرسری طور سے پڑھ جانا یا دیکھ لینا۔ درج نہیں

آنکھ لڑنا۔ عاشق ہونا۔ درج نہیں۔ میرا مطلع ہے ؎

جب سے اُن سے آنکھ لڑی ہے آنکھوں میں اپنی خواب نہیں
اس پہ مصیبت یہ ہے ہمدم صبر کی دل کو تاب نہیں

نوٹ۔ متعدی آنکھ لڑانا درج ہے۔

آنکھ مچولا۔ لڑکوں کا کھیل۔ (جلالؔ) ؎

موت آنکھیں مری کرتی ہے بند آپ نہ چھپئے
کھیل نہیں آنکھ مچولا نہ سمجھئے

انشا نے آنکھ مچول بھی کہا ہے ؎

ہے تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل میں
ہمسن کئی ہوں لڑکے پری اُس صنم کے ساتھ

دہلی میں آنکھ مچولی بھی کہتے ہیں۔ (داغؔ) ؎

غیر کو گھر میں چھپا یاری آنکھیں ڈھانکیں
کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا

اثر۔ نہ صرف صاحب نوراللغات بلکہ حضرت جلال لکھنوی نے آنکھ مچولا کو لکھنؤ سے مخصوص کیا ہے، حالانکہ جہاں تک میرا مطالعہ اور تجربہ ہے (اور ایک عمر کا تجربہ) لکھنؤ میں آنکھ مچولی (شاذ آنکھ مچول) کے سوا آنکھ مچولا سننے میں نہیں آیا۔ ایک زمانے میں چھوٹی لڑکیاں کھیل کے وقت گاتی پھرتی تھیں "میں آنکھ مچولی کھیلوں گی"۔ انشا نے شعر ہی میں آنکھ مچول نظم نہیں کیا ہے بلکہ دریائے لطافت میں بھی "آنکھ مچول" بچوں کا ایک کھیل تحریر کیا ہے۔

آنکھ اٹھنا۔ ایک معنی ہیں آنکھیں دکھنے آنا۔ یہ درج نہیں

(از ضرب الامثال اسم مصنف نامعلوم) آنکھ یا آنکھیں اٹھنے آنا
درج ہے۔

آنکھ بدلنا ۔ بے مروت ہو جانا ۔ غصہ کرنا ۔ درج نہیں ۔
(ضرب الامثال) آنکھ بدل جانا درج ہے

آنکھ چمکنا ۔ دل کا آنا ۔ مائل ہونا ۔ عاشق ہونا ۔ درج نہیں
(اسیر) ؎ گر آنکھ تیری بھی چمکی کہیں
ٹپکتا ہے چتوں سے کچھ پیار سا

اسے متروک قرار دینا ظلم ہے ۔

آنکھ نہیں جس کی ساکھ نہیں اُس کی ۔ آنکھ کے لحاظ
سے عزت ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔

آنکھ میں آنکھ ملانا ۔ ڈھٹائی سے دیکھنا ۔ گھور کر دیکھنا ۔
آثر ۔ یہ آنکھ سے آنکھ ملانا ہے نہ کہ آنکھ میں آنکھ ملانا ۔ یا پھر
آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا ہے ۔ میرا شعر ہے ؎
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے ہر بات کو جھٹلائیگا
توبہ کرو، توبہ کرو وہ شوخ کیا شرمائے گا

آنکھ چڑھانا ۔ غصہ کرنا ۔ درج نہیں ۔

آنکھ میں ذرا سیل نہیں ۔ مروت نہیں ۔
آثر ۔ لفظ ذرا جزو محاورہ نہیں ۔ صحیح محاورے سے خالی الذہن
ہو کر شاد کے شعر پر بھروسا کیا گیا ۔ لطف یہ ہے کہ اُس میں بھی
لفظ ذرا نام سے مربوط ہے نہ کہ سیل سے ؎
پانی ہے یہ مروت مردم کا ڈھل گیا
آنکھوں میں اک ذرا بھی نہیں نام سیل کا

آنکھوں میں سور کا بال ہونا ۔ بڑے بے مروت ہونا ۔ بید ید ہونا
درج نہیں ۔

آنکھ کی کیچڑ ۔ وہ کثافت جو آنکھ کے گوشوں میں جمع ہوتی ہے ۔
آثر ۔ نور اللغات میں سرمایۂ زبان اُردو کے تتبع میں کیچڑ کو مؤنث
درج کیا ہے ، حالانکہ کیچڑ کو کثافت چشم کے معنی میں مذکر بولتے ہیں ۔
اُس کی آنکھوں میں کیچڑ آتا ہے نہ کہ آتی ہے ۔ (عام طور پر لفظ کیچڑ مؤنث
ہے ، صرف آنکھوں کے ضمن میں مذکر بولا جاتا ہے) ۔

آنکھ بھوانی کی بھینٹ چڑھنا ۔ ایک آنکھ پھوٹ جانا ۔ کانا
ہو جانا ۔ درج نہیں ۔

آنکھ کا کھا جانا ۔ یہ فرضی محاورہ آتش کے اس شعر سے گڑھا گیا
ہے ؎ کھا گئی آخر مجھے چشم سیاہ سرگیں
رزق قسمت نے کیا زنگی آدم خوار کا

شعر میں مضمون آفرینی ہے نہ کہ محاورہ بندی ۔ پہلے معشوق کی چشم
سیاہ سرگیں کو زنگی آدم خوار کیا پھر اپنے کو اُس کا طعمہ بنایا ۔ آتش کے
شعر میں لفظ چشم باضافت استعمال ہوا ہے ۔ اس کو آنکھ سے اور
رزق کو کھا جانے سے بدلنا کیونکر جائز ہوا ۔
کھانا نظر کے ساتھ بیشک محاورہ ہے ۔ مثلاً ماں اپنے بچے کے
گزر جانے پر بین کرتی ۔ میرے لال کو کس کی نظر کھا گئی ۔

آنکھ پر پٹی باندھنا ۔ آنکھ کو ایک کپڑے کی دھجی سے چھپانا ۔
درج نہیں ۔ ناسخ ؎
ہمارے زخم کے نظارے کی کب تاب ہے اُس کو
ترے جراح پہلے باندھ پٹی چشم سوزن پر

آنکھ پر رکھنا ۔ اعزاز کرنا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎
کیا کسی ناچیز کو ناچیز ہم سمجھیں بھلا
آنکھ پر رکھتے ہیں اکثر وقت حاجت خاک کو

آنکھ کسی طرف دل کسی طرف ۔ توجہ کا یکسو نہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

آنکھ لگی رہنا ۔ مسلسل کسی طرف دیکھتے رہنا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎
تصور بھی عجب ہے دور بیٹھا ہم ہوں کہیں لیکن
لگی رہتی ہے آنکھ اپنی مہ جاناں کے دہن سے

آنکھوں سے گرانا ۔ بے قدر سمجھنا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎
شمعوں کو تو نے دل سے پروانوں کے اتارا
آنکھوں سے بلبلوں کے خرمن گرا دیے ہیں

آنکھوں سے گر جانا۔ بے وقعت ہو جانا۔ درج نہیں۔ آتش سے

اے آفتاب محشر آنکھوں سے گر گیا تو
منھ پھیرتا جدھر ہے بہتر اُدھر نہ کرتا

آنکھوں کا جالا۔ آنکھ کی ایک بیماری جو اندھا کر دیتی ہے۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

ہو گیا ہوں انتظار آمد ساقی میں کور
نشے کے ڈوروں کی جا اب آنکھوں میں جالے ہوئے

آنکھوں کا حجاب۔ سامنے آتے شرم کرنا۔ دو چار نہ ہونا۔ درج نہیں۔ آتش سے

جا کی ہے تو نے منزل دل میں تو اے صنم
آنکھوں کا بھی حجاب یہ ہم سے نہ اب رہے

آنکھوں کو ترسانا۔ دیدار سے محروم رکھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

ساکن دل تو ہوا آنکھوں کو ترساتا ہے کیوں
جس قدر دل صاف ہے ویسی نگہ بھی پاک ہے

آنکھوں کو فرش راہ کرنا۔ آنکھیں بچھانا۔ انتہائی مرتبہ کسی کی تعظیم کرنا۔ درج نہیں۔ آتش سے

لے چلے وحشت دل اپنی جو صحرا کی طرف
آنکھوں کو فرش کروں پائے غزالاں کے لیے

آنکھوں کے پیالے۔ آنکھوں کی ہیئت مجموعی۔ درج نہیں۔ آتش سے

بیکار رہنا ہے نہیں آنکھوں کے پیالے
دیدار کا سائل ہو جو یار اسے نظر ہے

آنے پانا۔ آتے وقت کسی کا سد راہ نہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

کہہ دے اک روز کہ غیر آنے نہ پائے گھر میں
جنگ دیکھی نہ اگر ہو سگ درباں میں کبھی

آنے دینا۔ آنے کی اجازت دینا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

گھر میں نہ آنے دے تو نہ آنے دے غم نہیں
مجھ کو ہے تیرے روزن دیوار سے غرض

آنکھ جھپینا۔ شرمندہ ہونا۔ آنکھ چار نہ ہونا۔ درج نہیں۔

آنکھ بند کر کے چلنا۔ بے دھڑک، بلا خوف و خطر چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محشر) سے

سنسان ہے چھوکری ملتی ہے آنکھ بند کیے
مجھے یہ ڈر ہے نہ پڑ جائے اونچ نیچ کہیں

آنکھوں کی سوچ نکلوا لو۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو، اندھے نہ ہو۔ درج نہیں۔

آنکھوں میں پینا۔ بطرز مشتاقانہ گردش چشم سے پامال کرنا۔ درج نہیں۔

آنکھوں میں دوالی کا کاجل لگانا۔ آنکھوں میں جادو بھرا ہونا۔ درج نہیں۔

آنکھوں کے آگے ناک، سوجھے کیا خاک۔ طنز سے اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کو سامنے پڑی ہوئی چیز نہ سوجھے۔ اثر۔ بولتے یوں ہیں مگر اس کی ابتدائی صورت کی طرف اشارہ کرنا دلچسپ ہوگا۔ "آنکھ آگے ناک، سوجھے کیا خاک" (از خزینۃ الامثال۔ سید حسین شاہ) نیز فسانۂ آزاد۔ آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک۔

آنکھوں پر رومال ہونا۔ کنایۃً رونا۔ (نفیس) سے

خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال
آہیں لب خشک پہ تھیں آنکھوں پہ رومال

اثر۔ شعر میں رونے کا لفظ موجود ہے۔ آنکھوں پر رومال رکھ کر رونا۔ منھ ڈھانپ کر رونا بجائے خود محاورہ ہے۔ (میر حسن) سے

بندھا اُس کو عاشق کا اپنے خیال
لگی رونے آنکھوں پہ دھر کر رومال

آنکھوں کا دیکھا جانے دے پچھلے مانس کا کہنا مان لے (مثل بطور نصیحت) تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا اچھا ہوتا ہے۔ ذاتی تجربے پر بھی اس کے تجربے کو ترجیح دینا چاہیے۔ درج نہیں۔

آنکھوں سے کاجل چرانا۔ شاطر چور ہونا۔ درج نہیں۔

قلق ؎ جو نظر باز ہیں عاشق صفت دزدِ نگاہ
کاجل آنکھوں سے حسینوں کی چرا لیتے ہیں

آنکھوں کا پانی ڈھل جانا۔ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھنا۔ درج نہیں (امراؤ جان ادا) اوئی تو کیا پڑھنے سے آنکھوں کا پانی ڈھل جاتا ہے۔ یہ آپ نے خوب کہی۔

آنکھوں میں حیا نہ ہو تو ڈھیلے اچھے۔ آنکھوں میں غیرت نہ ہو تو اس سے اندھا ہونا اچھا۔ درج نہیں۔ ناسخ ۔ ع
وہ ڈھیلے اچھے ہیں اگر ہو نہ حیا آنکھوں میں

آنکھوں سے مجبور۔ آنکھوں سے معذور۔ اندھا۔ سرور ؎
ہوا نہاں جو اُس کا چہرۂ پُر نور آنکھوں سے
یہاں تک روئے عاشق ہو گئے مجبور آنکھوں سے

اثر: اندھا ہونا آنکھوں سے معذور ہونا ہے نہ کہ مجبور ہونا۔ محشر ؎
باندی نرگس کیا ملاتی تم سے آنکھ باجی وہ آنکھوں ہی سے معذور ہے

آنکھوں کا تارا۔ کنایۃً اولاد۔ درج نہیں۔ جانؔ صاحب ؎
بس اے مہرالنسا ملکہ مری آنکھوں کا تارا ہے
پھنسا جو مولوی کیا پڑھکے جادو مار مارا ہے

آنکھوں میں دم ہونا۔ سارے بدن سے دم کھنچکر آنکھوں میں آ رہنا۔ جرأت ؎ آنکھوں میں دم ہے اُس کا کہ بیٹھے ہو یہاں تم
احوال جا کے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا

اثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ مجازاً آنکھوں میں دم ہونا حسرت دید میں قریب مرگ ہونا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

آنکھوں میں خون برسنا۔ صورت سے خونخواری ظاہر ہونا۔
اثر۔ یہ آنکھوں سے خون برسنا ہے نہ کہ آنکھوں میں خون برسنا۔ میں کے ساتھ خون اترنا کہتے ہیں جو درج نہیں۔ آتشؔ ؎
شاخ گل کو بھی نہ آتش نے چھوا تھا اسپر
خون آنکھوں میں ترے بلبل شیدا اُترا

آنکھوں میں موتی کوٹ کر بھرنا۔ آنکھوں کا نہایت تابدار ہونا۔۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
کوٹ کر موتی بھرے ہیں تیری آنکھوں میں اگر
قطرۂ اشک یہاں بھی ہیں گہر آنکھوں میں

آنکھوں سے گھٹنے دور ہوتے ہیں۔ عزیزوں عزیزوں کے مابین امتیاز کرنا۔ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ سمجھنا۔ درج نہیں۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں کھائے لینا۔ قہر کی نگاہ سے گھورنا۔ درج نہیں۔

آنکھیں پٹم ہونا۔ اندھا ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دیدے پٹم ہونا بولتے ہیں۔

آنکھیں چھلکنا۔ آنکھوں میں اتنے آنسو بھرے ہونا کہ ڈھلکنے کے قریب ہوں۔ درج نہیں۔

آنکھیں چڑھنا۔ مخمور ہونے کی علامت۔ درج نہیں۔

آنکھیں پانی میں تیرتی ہیں۔ کمزور اور بے رونق ہیں۔ درج نہیں۔

آنکھیں بھر بھر یا ڈگر ڈگر کرتی ہیں۔ حلقے رستے پھٹے اور دھنسی ہوئی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آنکھیں بھر بھر یا ڈگر ڈگر کرنے لگیں۔ (اودھ پنچ)

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا۔ کسی خلاف توقع بات پر سخت حیرت اور ہراس ہونا۔ درج نہیں۔

آنکھیں بند کرنا۔ غفلت کا اظہار۔ حال سے بیگانگی۔ درج نہیں۔
ذوقؔ ؎ بند آنکھیں کیے جاتا ہے کدھر تو مجھسے
ہے ترا نقش قدم چشم نمائی کرتا

آنکھیں بیٹھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہیں آنکھیں
کیا مرے پاس سے اے آفت جاں اٹھتا ہے

آنکھیں نہ ملنا۔ بے اعتنائی برتنا۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎
اے صنم عاشق سے ملتی ہی نہیں آنکھیں تری
نشہ اللہ رے شراب حسن کے دو جام کا

آنکھیں ابلنا۔ شدت سے دکھنا۔ درج نہیں۔

آنکھیں جلنا۔ آنکھوں میں تکلیف ہونا۔ گرمی محسوس ہونا۔ درج نہیں

آنکھیں گزرنا ۔ غصے سے گھورنا ۔ درج نہیں ۔

آنکھیں پھیرے توتے کی سی ۔ باتیں کرے مینا کی سی ۔

دراصل بے مروت ، ظاہرداری سے لگاوٹ کی باتیں ۔ درج نہیں ۔

آنگن ۔ مکان کا صحن ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں آنگن نہیں بلکہ انگنائی کہتے ہیں ۔ وہ علیحدہ درج ہے مگر بالتخصیص لکھنؤ ۔ لہٰذا یہ امر واضح نہیں ہوتا کہ آنگن کہاں کی زبان ہے اور انگنائی کہاں کی ۔

آنی وفانی ۔ ناپائدار اور کم ثبات ۔ درج نہیں ۔ انظم طباطبائی

نظم اک آنی وفانی ہے پھر اُس سے ناراض

خالق لم یزل و عز وجل کیا ہوگا

آنونے کا چولھا ۔ دُہرا چولھا جو آگے پیچھے بنایا جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

آنکھوں میں آنسو بھرنا ۔ آبدیدہ ہونا ۔ روہانسا ہونا ۔ درج نہیں ۔ (تعشق لکھنوی) سے

بھرے ہیں آنکھوں میں آنسو اُداس بیٹھے ہو

یہ کس غریب کی تربت کے پاس بیٹھے ہو

آنکھوں سے نیل ڈھلنا یا ڈھل جانا ۔ مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھوں سے نکلتے ہیں اُس کو آنکھوں کا نیل ڈھلنا کہتے ہیں ۔ (شوق)

نیل آنکھوں سے اب تو ڈھلتا ہے نبض ساقط ہے دم نکلتا ہے

اثر ۔ محاورہ آنکھوں کا نیل ڈھلنا ہے نہ آنکھوں سے نیل ڈھلنا ۔ شوق کا شعر کہیں غلط لکھا ہوا پڑھ لیا وہی محاورہ ہوگیا حالانکہ خود اپنی عبارت میں نیل کا ڈھلنا لکھا ہے ۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں پے جانا ۔ کسی کا پسند خاطر ہونا ۔ کسی پر ریجھنا ۔ درج نہیں ۔ فسانۂ آزاد ۔ بیگمات اس قدر رنگیلی تھیں کہ سب آنکھوں ہی آنکھوں میں پے جاتی تھیں ۔

آنکھوں پر جگہ پانا ۔ عزت ہونا قدر ہونا درج نہیں فصاحت سے ہے ابرو کا اشارہ کہ تو اضع سیکھو دیکھو آنکھوں پہ جگہ پائیگا جو خم ہوگا

آندھی ہونا ۔ کسی کام میں نہایت مستعد اور چالاک ہونا ۔ درج نہیں مثلاً وہ شعر کہنے میں آندھی ہے ۔ ذوق سے

تو کمدر نہ ہو تو عشق میں ہم ایک آندھی ہیں خاک اڑانے کو

آنکھ ۔ پہچان ۔ پرکھ ۔ اس طرح درج نہیں ۔ ذوق سے

دکھلائے ہم نے کے جو اپنے در سرشک

قائل ہماری آنکھ کے سب جوہری ہوئے

آ ۔ و

آؤ پیر وگھر سے بھی لے جاؤ ۔ نفع کی اُمید میں اپنی گرہ سے کھو بیٹھنا ۔

اثر ۔ یہ مثل بھی کے اضافے کے بغیر بولی جاتی ہے ۔ (اودھ پنچ) آمدنی کچھ نہیں "آؤ پیرو گھر سے لیجاؤ" ۔

آؤتاؤ ۔ رنگ ڈھنگ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تاؤ بھاؤ کہتے ہیں ۔ اور آؤ دیکھا نہ تاؤ بمعنی بے تحاشا بے تامل بولتے ہیں ۔

آواز کا پائدار ہونا ۔ آواز کا بلند اور روشن ہونا ۔ درج نہیں

آؤ جاتے بھی دو ۔ کسی کو سنانے جھگڑا رفع دفع کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

آوارہ پھرنا ۔ اِدھر اُدھر خواہ مخواہ مارا مارا پھرنا ۔ درج نہیں ۔

آؤ تو سہی ۔ اس محاورے کے دو پہلو ہیں علاوہ دھمکی دینا آؤ تو سہی دیکھنا تمھیں کیسی سزا دی جاتی ہے ۔ ؎ آؤ تو یا پہلے ہی ایسا ہو جائے درج نہیں ۔

آواز پر آنا ۔ پکارنے کے ساتھ ہی آنا ۔ بعض پرند جو آدمی سے لگے ہوئے ہیں آواز سنتے ہی آجاتے ہیں ۔

اثر۔ ایک دوسرا محاورہ بھی ہے وہ درج نہیں۔ آواز پر گننا۔ بول سمجھنے لگنا۔ آواز پہچاننا۔ مل جانا۔ سدھ جانا۔

آواز میں پتی لگ جانا۔ عام طور پر آواز میں پتی لگنا (ناہموار ہونا) عیب ہے۔ بعض اسی سے حسن پیدا کرتے ہیں۔ کلکتے کے مشہور گویے پیارے صاحب کے گانے کی دلکشی کا راز آواز میں پتی لگنا تھا۔ ایک پپیہے کی آواز چیختے چیختے بیٹھ گئی تھی وہ جھنجھلا کر اور زور دیتا تھا مجھے یاد اسی لیے آئی کہ ایک غزل کی بنیاد بن گئی۔ اس کے دو شعر یہ ہیں ؎

پپیہا ٹیرتا ہے کہہ کے پئو پئو — یہ پاپی اور بھی تڑپا رہا ہے
ادھر آواز میں لگتی ہے پتی — ادھر دل ہے کہ بیٹھا جا رہا ہے

ہاں اتنا اور اضافہ کر دوں کہ صاحب نور اللغات نے پتی لگ جانا تحریر کیا ہے۔ پتی لگنا کو قطعاً نظر انداز کر دیا۔ میرا بیان کردہ تنوع پتی لگنے میں پیدا ہوتا ہے نہ کہ پتی لگ جانے میں۔

آوازے توازے کسنا۔ (ع) طعنہ زنی کرنا۔ سنا سنا کے برابر کہنا۔ در پردہ طعن تشنیع کرنا۔ کسی پر رکھ کے کسی کو کچھ کہنا۔ درج نہیں۔ زیادہ تر الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

آؤ جاؤ۔ (اسم مونث) بار بار آگے بڑھنا اور پلٹنا۔ درج نہیں۔ (نفیس) ؎
وہ آؤ جاؤ اشہب تیز شال کی
روندا جو پڑا تو وہ صف پائمال کی

آواز کا خستہ ہونا۔ گرفتہ ہونا۔ پڑا ہونا۔ درج نہیں۔ فصاحت ؎
نالے کرتے کرتے پہنچی تھی نوبت ہجر میں
دل بھی مجھ عاشق کا خستہ صورت آواز تھا

آواز بھول جانا۔ کسی کا لہجہ فراموش ہو جانا۔ آواز نہ پہچاننا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
نالے کرتا ہوں ہر شب زیر دیوار اس لیے
بھول جائے تا نہ وہ کافر مری آواز کو

آواز ڈوب میں آنا۔ (ڈوب بالضم واو مجہول) بلوغ کے وقت لڑکے کی دہری آواز نکلنا۔ ایک باریک ایک بھاری۔ درج نہیں۔

آ - ہ

آہ اوہی کا سالن۔ (ع) ایسا سالن جو خوب چٹپٹا ہو۔ درج نہیں۔ اجان صاحب ؎
پکا دو باجی مجھے آہ اوہی کا سالن
یہ جتنا کھاتا ہے سب ناگوار ہوتا ہے
(ایام حمل میں اکثر عورتوں کا خوب مرچوں دار سالن کھانے کو جی چاہتا ہے)

آہو کا ہلا ہونا۔ ہرن کا سیاہ ہو جانا۔ کنوار کی سخت دھوپ میں ہرن کالا ہو جاتا ہے۔ (ناسخ) ؎
گرمی رخسار سے بیمار ہو گی چشم یار
دھوپ کی شدت سے آہو کا ہلا ہو جائیگا

اثر۔ محض قیاس آرائی یا عقل گدا ہے۔ آہو اور دھوپ کی شدت کی بنا پر ہلا کے معنی ہرن کا سیاہ یا کالا ہو جانا فرض کر لیے گئے۔ "بیمار ہوگی چشم یار" کا فقرہ ناقابل اعتنا ٹھہرا۔ لفظ آہو مجازاً بمعنی چشم یار استعمال ہوا ہے، دھوپ کی شدت گرمی رخسار ہے چشم معشوق کی ایک صفت "بیمار" بھی ہے۔ شعر کا یہ مطلب ہوا کہ تابش رخسار دوست کا یہی عالم ہے تو چشم سیاہ یار میں صفت بیمار کا بھی اضافہ ہو جائے گا۔

لطف یہ ہے کہ ردیف ہائے ہوز کے تحت صاحب نور اللغات نے لفظ کاہلا کے وہی معنی لیے ہیں جو میں نے عرض کیے یعنی بیمار نہ کہ سیاہ یا کالا۔ وہاں ان کی عبارت یہ ہے۔
ہرن کا کاہلا ہونا۔ گرمی کی شدت یا آفتاب کی حدت سے ہرن کا سست پڑ جانا۔ (ناسخ) ؎
گرمی رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار
دھوپ کی شدت سے آہو کاہلا ہو جائیگا

اسی شعر میں لفظ کاہلا کے معنی ایک جگہ کالا یا سیاہ اور دوسری جگہ سست یا بیمار!

کا بلا سبنی بیار پلیٹس میں درج ہے۔

فرہنگ شوق میں بھی سست ہے۔ پلیٹس نے اسے عربی لغت قرار دیا ہے مگر اس کی تصدیق نہ ہو سکی۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ کاہل کی بھند صورت ہے جس میں کاہلی یا سستی کے ساتھ تھوڑا سا بے زاری کا عنصر بھی شامل ہے۔ صاحب نور اللغات نے اسے ہندی قرار دیا ہے اُن کے قول کی صحت بہت کچھ مشتبہ ہے۔ نیلن میں درج نہیں۔ شکسپیئر نے بھی اسے عربی قرار دیا ہے اور کاہل سے استخراج کیا ہے۔

آمد جامد۔ آمد و رفت۔

اثر۔ کسی ثقہ کو بولتے نہیں سنا۔ تصحاتی زبان معلوم ہوتی ہے مگر عوام کی نشانی (علم) بھی نہیں بنی ہے۔

آ ۔ ے

آئی پر نہ چوکے۔ جہاں جس بات کا محل ہو کر گزرے۔

اثر۔ اس مثل کا ایک دوسرا رخ بھی ہے، وہ درج نہیں۔

آئی پر چوکنا۔ موقع محل سے فائدہ نہ اٹھانا۔

آئی کا روکنا۔ مرنے سے باز رکھنا۔ موت کو ٹال دینا۔ درج نہیں (امیر مینائی) سے

اُسے دیکھا جو آتے نزع میں سیدو الٰہی
کر دکھلو روکنے والا وہ آیا میری آئی کا

آئی گئی ہو گئی یا ہوئی۔ رفت گزشت ہو گئی۔ بھول نہ گئی۔

اثر۔ اس کا ایک مصرف اور بھی ہے وہ درج نہیں۔ کسی چیز کو اس شرط پر رہن رکھنا کہ اگر میعاد مقررہ پر زر رہن ادا نہ ہوا تو مال مرتہن کا ہو جائیگا۔ میر اشرف ہے

تو نے باندھے تھے جو منصوبے وہ ایلی کیا ہوئے
اک تبسم پر فقط آئی گئی ہونے لگی

آئے دن کی بیماری۔ ہمیشہ کی بیماری۔ درج نہیں۔

آئے دن کی تکا فضیتی۔ ہر وقت کا جھگڑا بکھیڑا۔ درج نہیں

آئے آئے۔ جب کوئی دوست دروازے پر پکارتا ہے اور جلدی کرتا ہے تو اس طرح جواب دیتے ہیں۔ درج نہیں۔

آئیں۔ ارے کی جگہ کلمۂ استعجاب۔ ہائیں کا بدل۔ درج نہیں

آئے تھے آگ کو رہ گئے رات کو۔ بے حیا شخص جو خواہ مخواہ کسی کا مہمان بن جائے۔ درج نہیں۔ (یہی مثل ضمیر مونث کے ساتھ درج ہے جس سے محض مطلب نکلتا ہے)۔

آئی تو نوش نہیں تو فراموش۔ قانع اور متوکل آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

اثر۔ مثل "آئے" یائے مجہول کے ساتھ ہے۔ "آئی" کا کوئی محل نہیں۔ آئی تو روزی نہیں تو روزہ کی لپیٹ میں لکھ گئے۔

آئے تھے ہر بھجنے اوٹنے لگے کپاس۔ قصد کسی اچھے کام کا تھا مگر کوئی ذلیل حرکت کرنے لگے۔ درج نہیں۔ (مخزنیۃ الامثال)

۱۔ آئے بیر بھاگے پیر۔ بدوں سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہیں

۲۔ آئے پیر بھاگے بیر۔ نیکوں کے سامنے بدوں کی کچھ نہیں چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

اثر۔ ایک اور اضافہ کرنا چاہیے، بعض کتب میں درج ہے۔

آئے میر بھاگے پیر۔ اعلیٰ کے سامنے ادنیٰ نہیں ٹھہر سکتا۔

آئے نہ آئے۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کسی کے آنے میں شک ہو یعنی آئے یا نہ آئے۔ (ع) خدا جانے جواب آئے نہ آئے۔ درج نہیں۔

آئے ہاتھی کی چال جائے چیونٹی کی چال۔ بیماری جلد آتی ہے اور دیر میں جاتی ہے۔ درج نہیں۔

آئیے مل بی آئیے۔ دوست سے ملاقات کے وقت مذاق سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (ازراہِ لطافت)

آیا تو روزی نہیں تو روزہ۔ کچھ میسر ہو گیا تو کھا لیا نہیں تو فاقے کی نوبت آ گئی۔ درج نہیں۔ ذوق سے

زیادہ ہوگا تو کل سے بھی کہیں روزہ
کہ اس میں آیا تو روزی ہے اور نہیں روزہ
آئینے مکان میں لگانا۔ مکان کو آئینے لگا کر سجانا۔ درج نہیں۔
آتش سے دکھلا رہی ہے دل کی صفا دو جہاں کی سیر
کیا آئینہ لگا ہوا اپنے مکان میں ہے

ابخرے دماغ کو چڑھنا۔ دماغ میں گرمی کا اثر کر جانا۔ سودائی ہو جانا۔
اثر۔ بغیر لفظ دماغ بھی بولتے ہیں۔ ناسخ سے
کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئے ابخرے سودے کے جو نشہ اترا

الف مقصورہ

ا - ب

اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پچھتانے سے کیا حاصل۔
اثر۔ مثل عام طور پر یوں مشہور ہے۔ خزینۃ الامثال میں اس طرح درج ہے۔ "اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

ایک لفظ "ہے" کم کر دینے اور نشست الفاظ میں خفیف تغیر (ہوت کیا بجائے کیا ہوت) کر دینے سے مثل کی روانی اور ترنم میں کتنا اضافہ ہو گیا۔

ہاں ایک بات اور ہے۔ صحیح چڑیاں بکسر اول ہے۔ اس مثل میں بضم اول پڑھنے تاکہ چڑیاں اور چگ میں صوتی توازن قائم رہے
اب تب کرنا۔ ٹالنا۔ حیلے حوالے کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔
اب زنگ لائی گلہری۔ گُن کھلے۔
اثر۔ مثل لفظ اب کے بغیر بھی بولی جاتی ہے۔ اس طرح مخاطب کو بنانے اور اس کا مذاق اڑانے کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ "رنگ لائی گلہری۔ گویا قائل زیر لب کہہ رہا ہے" ناچ کھلاڑی

دھنک دھنا۔
اب تو پتھر کے نیچے ہاتھ دبا ہے۔ مجبوری لاحق ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)
اب ستونتی ہو کر بیٹھی لوٹ کھایا سنسار۔ مثل۔ (ھ) وہ عورت جو بہت سی بدکاریوں کے بعد نیک بن بیٹھے۔ درج نہیں
ابکی بار۔ اس دفعہ۔ درج نہیں۔
ابھی۔ (دیکھو اب)۔
اثر۔ اس کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ سند و ایسے محاورے اور ضرب الامثال ہیں جن میں اب یا اب بھی ابھی کا بدل نہیں ہو سکتے مثلاً ابھی آیا۔ ابھی ایک آنچ کی کسر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
ابھی منھ سے رال بہتی ہے۔ بچہ ہے ناسمجھ ہے۔ درج نہیں۔
اب گھونگھٹ کیسا۔ کہاں کی شرم و حیا۔ درج نہیں۔
(فسانۂ آزاد) جب سارے زمانے میں مشہور ہو گیا تو پھر اب گھونگھٹ کیسا
ابھی کچے گھڑے پانی کے بھرنے ہیں۔ ابھی نہ معلوم کیسی کیسی مصیبتوں کا سامنا ہوگا۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)
ابھی رو رو کے روٹی مانگتی ہے۔ بھولی نادان ہے۔ درج نہیں (عروج) سے

نہیں آگاہ بحث ہے کیا شے   ابھی رو کے رو دی مانگتی ہے

اُبال نکالنا ۔ غصہ اتارنا ۔ مثلاً معلوم کب کا اُبال نکالا درج نہیں

اُبالا سبالا ۔ بے مسالے اور بے گھی کا بدمزہ کھانا

اثر ۔ اس کی دوسری صورت اُبلا سُبلا ہے ۔ وہ درج نہیں ۔

ابخرہ ۔ (بکسر سوم ۔ بخار کی جمع) ۔ بخارات ۔ جو مرطوب زمین یا پانی یا معدے سے اٹھیں ۔ اردو میں ابخرا کی جگہ ابخرے ہی بولتے ہیں ۔

اثر ۔ اس طرف توجہ دلانا چاہیے تھی کہ اردو میں یہ لفظ بجائے کسر سوم بفتح سوم بولا جاتا ہے ۔ یہ بھی درست نہیں کہ اردو میں ابخرا کی جگہ ابخرے ہی بولتے ہیں ۔ اس میں کم سے کم ایک استثنا ہے ۔ آدمی ہے کہ زمین کا ابخرا ۔ پست قامت ، ٹھنگنا ۔

ابر اُٹھنا ۔ بدلی چھانا ۔ درج نہیں ۔ (اسیر) ؎

ابر اٹھا تھا کعبے سے اور جھوم پڑا میخانے پر
بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے کیا کیا شیشے اور پیمانے پر

ابر چھانا ۔ بدلی گھرنا ۔ درج نہیں ۔

ابر کھلنا ۔ مینہ برس کر مطلع صاف ہو جانا ۔ درج نہیں ۔

ابلق لیل و نہار ۔ دن رات ۔ گردش زمانہ ۔ درج نہیں (جب ابلق ایام ۔ ابلق روزگار کو شامل کیا تو ابلق لیل و نہار کیوں رہ جائے)

ابھاگ ۔ بدنصیبی ۔ (بھاگ یعنی قسمت اردو میں مستعمل ہے ۔ اس کی نفی کیوں نہ رکھی جائے) ۔ ابھاگن (بدنصیب عورت) تو اردو میں برابر عورتوں کی زبان پر ہے ۔ لہٰذا ابھاگ کو بھی شامل کرنا چاہیے ۔

ابیل و بیل ۔ (بفتح و کسر دوم یائے مجہول) (الم) دینے والا کرود ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بفتح اول و دوم و یائے مجہول بولتے ہیں ۔

ابر مردہ ۔ ابر بہمن کے ضمن میں آگیا ہے مگر علیحدہ درج نہیں ۔

نور اللغات کا اندراج یہ ہے ۔

ابر بہمن ۔ بہمن ایک ماہ شمسی کا نام ہے اس مہینے میں جو ابر آتا ہے اُسے ابر بہمن کہتے ہیں ۔ (ذوق) ؎

طاس تلیاں ہی کہا ہے اُسے ابر مردہ کو   ڈوب مریئے کہ تو اب لے ابر بہمن آب میں

ابر مردہ کی شرح ندارد ہے ۔ اسے فارسی میں اسنج یا اسفنج انگریزی میں Sponge اور اُردو میں ابر مردہ کہتے ہیں ۔ یہ پانی کو جذب کر لیتا ہے اور نظر انداز کرنے کے قابل نہ تھا ۔

اُبٹن ۔ ابٹنا ۔ بٹنا ۔ ان کے تحت نور اللغات میں حسب ذیل اندراجات ہیں ۔

اُبٹن ۔ مذکر ۔ (لکھنؤ) ۔ ملنا ۔ غازہ ۔ گلگونہ ۔ دہلی میں ابٹنا کہتے ہیں ۔ (تسلیم) ؎

کیوں نہ غیرت سے مرا دل اے وفا دشمن ملے
روز تو نکھرے نہائے روز غیر ابٹن ملے

لگانا ۔ ملنا کے ساتھ)

اُبٹن کھیلنا ۔ جب دولھا دلہن کے بٹنا ملا جاتا ہے تو ہمجولیاں (ہمجولیاں ؟) دل لگی میں ایک دوسرے کے منہ یا بدن پر بٹنا لگا دیتی ہیں ۔

اُبٹنا ۔ (بضم اول و فتح دوم و سکون سوم) ملنا ۔ بٹنا ملنا (دہلی)

ابٹن ۔ (نصیر) ؎

چشم پُر آب ہوئی آئینہ جوہر دار
تیرے چھاتی کے اُبٹنے سے جو بوٹے گے

اُبٹنا کھیلنا ۔ ابٹن کھیلنا ۔

بٹنا ۔ (دہلی) غازہ ابٹن ۔ ایک خوشبودار مسالا جس کے استعمال سے رنگ نکھرتا اور بدن میں خوشبو دیر تک رہتی ہے ۔ (داغ)

دامن سے رشک گل کے اڑی باغ میں جو خاک
بٹنا وہ بن گئی ہے عروس بہار کا

اثر ۔ پلیٹس نے بٹنا لکھ کر ابٹن کا حوالہ دیا ہے جس کا یہ مطلب ہوا کہ دونوں مترادف اور مستعمل ہیں ، اس کو مزید تقویت داغ کے شعر سے پہنچتی ہے کہ دہلی میں دونوں الفاظ رائج ہیں ۔ (ابٹنا کے لیے ابھی انتظار کیجئے ۔ (اُبٹن اسی کا مخفف ہے) مگر صاحب نور اللغات نے بغیر کسی معقول وجہ کے ابٹن کو لکھنؤ سے اور

بٹنا کو دہلی سے مخصوص کر دیا حالانکہ دہلی کی طرح لکھنؤ میں بھی دونوں
الفاظ محل استعمال میں تھوڑے فرق کے ساتھ رائج ہیں۔ بٹنا وہ
خوشبودار مسالا ہے جو شادی سے قبل گرمانجھے کے بعد خوشبو کیلئے
دولہا اور دلھن کے جسم میں ملا جاتا ہے اور ہمجولیاں (نہ کہ ہمجولنیں)
ہنسی مذاق میں ایک دوسرے کے منھ سے مل دیتی ہیں۔

اُبٹن میں بیسن کے سوا چند خوشبودار چیزیں اور تیل ہوتا
ہے اور عام طور پر شادی بیاہ کے موقعوں کی قید نہیں۔ نہانے
سے پہلے جسم کی صفائی کے لیے ملا جاتا ہے۔ تسلیم کے شعر میں ابٹن
کا ب ساکن دوم ہے۔ "روز غیر ابٹن ملے" لفظ روز کا صرف تیسرے
مصرعے کی تصدیق کرتا ہے۔ نصیر کے شعر میں ابٹنے (بضم اول
و فتح دوم) یعنی ملنا ہے اور بس۔ بال بینے کے ملنے ہی سے ٹوٹیں گے۔

اب لفظ بٹنا کے لکھنؤ میں استعمال کی تائید میں ذیل کی عبارت
ملاحظہ فرمائیے۔ (طلسم فصاحت مصنفہ محمد حسین جان لکھنوی)

"بٹنا ایسا خوشبودار کہ جس کی خوشبو کے آگے زلف مشکبو کو
پیچ و تاب" (فسانۂ عجائب۔ سرور لکھنوی)۔

"عطر سہاگ اور بٹنے کی خوشبو۔ بٹنے اور تیل کی عجب سیل
کی مہک۔" مجھے امید ہے کہ ان امثلہ کے بعد کسی ذی ہوش کو شبہ
نہ ہوگا کہ لکھنؤ میں بھی بٹنا اور ابٹن دونوں مستعمل ہیں۔ حضرت
مؤلف کا دہلی سے بٹنا اور لکھنؤ سے ابٹن مخصوص کرنا اُن کی
گمراہ کن اُپج ہے۔

بٹنا اور ابٹنے (بضم اول و سکون دوم) اور بٹنے کے متعلق
انشا کا ایک انوکھا شعر نظر سے گزرا ہے

بٹنا نگوڑا کہنا بھی کچھ لفظ ہے بھلا
ہم تو یہی کہیں گے اجی ابٹنے کی باس

ابٹنے (ابٹن) کو اس لیے ترجیح دی ہے کہ اس میں جسم کی خوشبو
بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی سے صاحب نور اللغات کا یہ ادعا
بھی غلط ثابت ہوتا ہے کہ "ابٹنا بضم اول و فتح دوم ہے"۔

بسکون دوم ہے۔ ایک مثال (فسانۂ آزاد) سے بھی نقل کی جاتی ہے

ابٹنوں سے ترے چہرے کو ضیا دلوائی
مسی اور پان سے دانتوں نے تجلی پائی

ابدھوت۔ کامل فقیر جس نے دنیا ترک کر دی ہو۔ درج نہیں
(انشا) سے

جتنے ہیں ناسوت کے ابدھوت جاگیں بنکے بھبوت
ایک چٹکی بھر جو کر بیٹھے بھبھوت اپنا مدد

اب بھی سویرا ہے۔ ابھی موقع ہے۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)
ہاں ہاں اب بھی سویرا ہے حضرت۔ جائیے جائیے۔

ابر آنا۔ گھٹا چھانا۔ درج نہیں۔ غالب سے

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے
سمجھتا ہوں کہ ڈھونڈے ہے ابھی سے برق خرمن کو

ابر کا جھومتا آنا۔ گھٹا کا امنڈنا۔ درج نہیں۔ آتش (ع)

گر ابر سیہ جھومتا آتا ہے تو برسے

ابر کھلنا۔ گھٹا کا صاف ہو جانا۔ درج نہیں۔ ذوق سے

وعدہ ہے آنے کا اس کے ابر کھل جائے تو آئے
ڈالتا ہوں دمبدم میں اٹھ کے روغن آب میں

ابر گھرنا۔ گھٹا چھانا۔ درج نہیں۔ آتش سے

شیشے رہیں شراب کے آنکھوں پہ سر کھلے
ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابر تر کھلے

اب یہی حساب ہے۔ اب یہی ارادہ ہے۔ درج نہیں سے

حساب اب ہے یہی کون جائے سجدے میں
شراب خانوں سے ہاتھ آئے ہیں بجائے شراب

ا۔ پ

اپھرنس۔ عام زبان۔ یہ لفظ اُردو میں داخل ہو گیا ہے۔ درج نہیں
اپرس۔ ہاتھوں کی ایک بیماری۔ برص سے مشابہ۔ درج نہیں۔
اپلے پاتھنا۔ اپلے تھاپنا۔ اپلے بنانا۔

اثر۔ اپنے تو پنا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

اپنا پھندا دوسرے کے گلے میں ڈالنا۔ اپنی گلوخلاصی کیلئے دوسرے کو مصیبت میں پھنسانا۔ درج نہیں۔

اپنا سا۔ اپنی طرح درج نہیں۔ (ذوق) ؎

کروں درد آشنا کیونکر دلِ احباب اپنا سا
بلائے صبا میں ہوں ڈھونڈوں حباب اپنا سا

اپنا ہے۔ یعنی غیر نہیں ہے۔ درج نہیں۔ (نفائس اللغات)

اپنا کیا بھرنا۔ اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا۔ درج نہیں۔

اپنا وہی جو اپنے کام آئے۔ دوست یا عزیز وہی ہے جو وقت پر دستگیری کرے۔ درج نہیں۔

اپنا جواب آپ ہے۔ بے مثل ہے۔ درج نہیں۔

اپنا عیب معشوق ہوتا ہے۔ انسان کو اپنا عیب نہیں سوجھتا وہ بھی ہنر معلوم ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

اپنا گھر دور سے سوجھتا ہے۔ غربت میں گھر کا چین آرام برابر یاد آتا رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

اپنا دے اور لڑائی مول لے۔ اپنا پیسہ بھی صرف کرو پھر بھی کسی کے بھاویں نہ ہو۔ درج نہیں۔

اپنا ہی راگ گانا۔ اپنے ہی مطلب کی کہنا۔ درج نہیں۔

اپنا پیسا کھوٹا پرکھنے والے کا کیا دوش (دوس) جب اپنی اولاد لائق نہیں تو دوسرے کی کیا خطا۔

اثر۔ مثل میں کا کے بدلے کو چاہیئے۔

اپنا دھونسا آپ لے جاؤ اپنے ہاتھ بجاؤ۔ اپنا کام آپ کرو۔ درج نہیں۔

اپنا راستہ لو۔ اپنے کام میں مصروف ہو۔

اثر۔ اس جگہ رستا بجائے راستہ فصیح سمجھا جاتا ہے اور اس کا مفہوم ہے کہ یہاں سے جاؤ، دخل در معقولات نہ دو۔ اپنا رستا پکڑو بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

اپنا مرن جگت ہنسی۔ (عو) جب کوئی کام نہایت جانکاہی سے کیا جائے اور انجام سوا خلق خدا کی ہنسی اور طعنہ زنی کے کچھ نہ ہو اس جگہ عورتیں بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

اپنا خون کرنا۔ خودکشی کرنا۔ درج نہیں۔

اپنا اپنا اپنا اپنا بھاگ۔ ہر ایک کا مقدر اس کے ساتھ ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

اپنا کوئی نہیں۔ کوئی ہمدرد یا غمخوار نہیں۔ درج نہیں۔

اپنا خون پانی ایک کرنا۔ بہت محنت کرنا۔ جان کھپانا۔ درج نہیں۔

اپنانا۔ کسی چیز کو اپنے مصرف میں لانا۔ کسی سے یگانگی برتنا۔ درج نہیں۔

اپنا کام کرو (اظہار برہمی۔ جاؤ ہم سے نہ الجھو)۔ درج نہیں۔

اپنایت۔ قرابت۔ یگانگی۔ درج نہیں۔

اپنی ایڑی چوٹی دیکھنا۔ (عو) نظر بد سے حفاظت کا ٹوٹکا۔ خالی ایڑی دیکھنا بھی ہے۔ یہ درج ہے۔ پہلی درج نہیں۔

اپنی بلا اور کے سر دھرنا۔ اپنی مصیبت دوسرے پر ڈالنا۔

اثر۔ اپنی بلا دوسرے کے سر ڈالنا یا منڈھنا بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

اپنی فصدیں لو۔ ہوش میں آؤ۔ وحشت کا علاج کرو۔ درج نہیں۔

اپنی داؤں برا لگنا۔ (عم) کسی کو کچھ کہنا اور جب وہ جواب دے تو چراغ پا ہونا۔ درج نہیں۔

اپنی داؤں کو پچھلی دوسرے کی داؤں کو کاٹنا۔ (مثل) خود غرض مطلب کا آشنا۔ درج نہیں۔

اپنی نظر میں۔ اپنے بھاویں۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

موجزن ایسے ہیں یاں دیدۂ تر میں دریا
پانی سے پتلے ہوئے اپنی نظر میں دریا

اپنی مرغی بری نہ ہو تو ہمسائے میں انڈا کیوں دے۔ (عو) نقصان اپنے ہی ہاتھوں ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

اپنی گانٹھ کا پیسا برا یا آسرا کیسا۔ جو خود کماتا کھاتا ہے دوسروں کا محتاج نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

اپنی بیر گھولم گھولا دوسرے کی بیر ٹالم ٹولا۔ اپنا مطلب

بائیں بنا کر نکال لینا دوسرے کے کام کے وقت ٹال مٹول کرنا۔ درج نہیں

اپنی کرنی پر دان کیا ہندو کیا مسلمان ۔ مثل ۔ اپنے اعمال کی سزا سب کو بھگتنی پڑتی ہے، مذہب کی تخصیص نہیں۔ درج نہیں۔

اپنی بات بالا کرنا ۔ اپنے قول کو بہتر اور معتبر سمجھنا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)

"غصہ دکھا کے اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو بندی ایسی گیدڑ بھبکیوں میں آنے والی نہیں۔"

اپنی آن بان سے نہ چوکنا ۔ فوراً اعتراض کر دینا۔ اپنے ہتھکنڈوں سے باز نہ آنا۔ (امراؤ جان ادا)

"اس کے مارے ناک میں دم تھا۔ مولوی صاحب قرار واقعی سزا دیتے تھے مگر اپنی آن بان سے نہیں چوکتا تھا۔"

اپنی پت اپنے ہاتھ ہے ۔ اپنی عزت آبرو اپنے ہاتھ ہے۔ درج نہیں۔

اپنی برائی دوسرے پر چھائی ۔ ایک کی بلا دوسرے کے سر جا پڑی۔ درج نہیں۔

اپنی عقل اور پرائی دولت بڑی معلوم ہوتی ہے ۔ مقولہ۔ جب کوئی ہٹ دھرمی سے اپنی رائے کو بالا سمجھتا ہے یا رشک سے کسی کو بہت امیر سمجھتا ہے، اُس وقت بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

اپنی ٹانگ کھولے آپ ہی لاجوں مرے ۔ مثل ۔ (ع) یہ بھی تو ایک قسم کی توہین ہے کہ اپنے کا عیب بیان کیا جائے۔

اثر ۔ مثل ٹانگ کی جگہ ران کے ساتھ ہے۔ (ظفر) ع

یعنی لاجوں آپ مرئے کھول اپنی ران کو

ٹانگ تو پنڈلی بھی ہو سکتی ہے۔ زیادہ شرم ران کھولنے میں دامن گیر ہو گی۔

اپنی اور تیری جان ایک کر دوں گا ۔ نہایت غصے سے کہتے ہیں یعنی تجھے بھی مار ڈالوں گا اور اپنے کو بھی ہلاک کر دوں گا۔

اثر ۔ یہ بول چال عورتوں سے مخصوص ہے۔ مردوں کی بان نہیں۔

لہذا ضمیر مذکر کے بجائے ضمیر مؤنث چاہیے۔

اپنے ڈھائی چاول الگ گلانا ۔ کوئی ایسی بات کرنا یا کہنا جو کسی سے میل نہ کھاتی ہو۔ کسی معاملے میں کچھ کہے جانا عام اس سے کہ کوئی سنے یا نہ سنے۔

اثر ۔ مثل زیادہ تر ڈھائی کی جگہ اڑھائی کے ساتھ بولی جاتی ہے

اپنے منھ سے راجا جھرا ۔ اپنے منھ سے اپنی بڑائی کرنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ درج نہیں۔

اپنے ہاتھوں آپ خراب ہونا ۔ خود ہی اپنی بربادی کا باعث ہونا۔ درج نہیں۔

اپنے مرے بن سورگ نہیں ملتا ۔ (ع) اپنا کام بغیر اپنی محنت اور جاں فشانی کے نہیں بنتا۔ درج نہیں۔

اپنے ہاتھوں گھر لٹانا ۔ آپ اپنی بربادی کا سامان کرنا۔ درج نہیں (ذوق) (ع)

اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی تم سے سیکھ لے

اپنے گھر کی لڑائی دوسروں کے گھر کی ہنسائی ۔ انسان دوسروں کے عیب دیکھتا ہے اپنی خامیوں سے آگاہ نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

اپنے نام کے نہیں ۔ کوئی ضد پر آتا ہے تو کہتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں ۔ ایک عزیز کا کچا چٹھا دوسرے عزیز کو ضرور معلوم ہوتا ہے۔ (رنگین)

مروت کا حال کیا کروں میں مرقوم
فلتے کر کر کے وہ بناے مخدوم
کہتا تو میں کچھ نہیں پر اے رنگیں ہیں
اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم

اثر ۔ مثل اس طرح بھی سنی گئی ہے۔ اپنے بچھڑے کے دانت دور سے معلوم ہوتے ہیں۔

اپنے بچے کے گن اپنے ہی کو خوب معلوم ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ وہی مطلب ہے جو مندرجۂ بالا مثل کا ہے۔

اپنے سوئی بھی نہ چبھوئے دو، دوسرے کے بھالے کو بچو۔ اپنے لیے تھوڑی تکلیف بھی گوارا نہیں دوسرے پر بڑی بڑی آفتیں ڈھائی جاتی ہیں۔ درج نہیں۔

اپنے گھر کو آنا کس کو برا لگتا ہے۔ اپنا نفع کس کو برا معلوم ہوتا ہے۔

اثر۔ کو کی جگہ میں چاہیے۔ بیا گھر میں آتا ہے نہ کہ گھر کو آتا ہے۔

اپنے لگے تو پیٹھ میں، دوسرے کے لگے تو بھیت میں۔ مثل (ع) دوسرے کے دکھ درد کو اپنا نہ سمجھنا۔ درج نہیں۔

اپنے غرض کے آگے کچھ نہیں سوجھتا۔ لذت نفسانی آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ درج نہیں۔

اپنے من سے جانئے پرائے من کی بات۔ (ع) اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر کر دیکھو۔ درج نہیں۔

اپنے بیگانے کی خبر نہ رہنا۔ بیخود یا بدحواس ہو جانا درج نہیں

اپنے آگم اندیشے کا خیال نہیں۔ (ع) عزت آبرو کا لحاظ نہیں۔ درج نہیں۔ (آگم = آئندہ) (امراؤ جان ادا) آج کل کی لڑکیوں کو اپنے آگم اندیشے کا خیال نہیں۔

اپنے کان پکڑنا۔ توبہ کرنا۔ کسی امر سے باز رہنے کا تہیہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

اُس خدائے سخن کا نام سن کر اکثر زباں داں اپنے کان پکڑتے ہیں۔

اپنے پوت کنوارے پھریں پڑوسن کے پھیرے۔ مثل (ع) عزیز تو محتاج غیروں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ درج نہیں۔

اپنے موئے رام نہیں۔ جب خود نہ رہے تو کچھ نہ رہا۔ (عم) درج نہیں۔

اپنے دام بنا دیں کام۔ جس کو دام دیں گے وہی کام کردیگا۔ درج نہیں۔

اُچھن جانا۔ (ع) (عم) اُبل جانا۔ جوش آجانا۔

اثر۔ اردو میں مستعمل نہیں۔ فیلن یا پلیٹس سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا۔ ہندی بھی نہیں سنسکرت کا لفظ ہے۔ عوام کی زبان قرار دینا خود حضرت مولف کا اضافہ ہے۔ اُبل جانا کے علاوہ اُچھنا یا اُچھن جانا کوئی نہیں بولتا۔

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ حمایتی کے بھروسے پر بزدل اور کمزور بھی بہادر ہو جاتا ہے۔ (اوج)

بت خانے میں بتوں کا ذرا دیکھئے دماغ
اپنی گلی میں سچ تو ہے کتا بھی شیر ہے

اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہے نہ کہ شیر ہوتا ہے۔ شعر میں بھی شیر ہے نہ کہ شیر ہوتا ہے نظم ہے اور اسی طرح انشائے دریائے لطافت میں لکھا ہے۔

اپنی ڈیڑھ چاول کی کھچڑی الگ پکانا۔ اپنی رائے سب سے الگ رکھنا۔ صحیح غلط سے خالی الذہن ہو کر۔ درج نہیں

اپنا بوجھ ڈالنا۔ اپنا بار کسی دوسری ذات سے متعلق رکھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

بوجھ اپنا نہ کسی پر کبھی ڈالا میں نے
ہوئی تعمیر مری سقف سے دیوار جدا

اپنی اپنی گانا۔ ہر شخص کا جدا بات کہنا۔ نئی رائے ظاہر کرنا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے اپنے مطلب کی بات کہنا بغیر دوسرے کی بات کا لحاظ رکھے ہوئے۔ یہی مفہوم آتش کے مندرجہ شعر کا ہے۔ ؎

رنگ لائی چہرۂ گل پر نسیم نو بہار
اپنی اپنی زمزمہ سنج چمن گانے لگے

اپنی فکر کرنا۔ اپنے نفع نقصان پر نظر رکھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

فکر اپنی ہی ناسخ کا نہ غم کھا زاہدا
شاخ آسکا بادشاہ کر بلا ہو جائے گا

اپنے دل پر اختیار رہنا۔ اپنے دل کو قابو میں رکھنا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎ کیونکر کروں میں اپنی طرف اُسکا دل رجوع
جب اختیار اپنے ہی دل پر نہ ہو سکے

اپنے رتبے سے بڑھ جانا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎ چشم کم سے خلق کی جانب نظر کرنے لگا
اپنے رتبے سے ذرا جب کوئی انساں بڑھ گیا

اپنے ہاتھوں گھر لٹانا۔ آپ اپنی بربادی کرنا۔ درج نہیں۔
ذوق ؎ تیر و پیکاں جتنے تھے دل میں دیے ہم نے نکال
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ لے

ا - ت

اُتارو ہونا۔ (دہلی) آمادہ ہونا۔ پیچھے پڑ جانا۔
اثر۔ سے دہلی سے مخصوص کر دیا ہے حالانکہ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔
(امراؤ جان ادا) "کھُلم کھُلا بدکاری پر اتارو ہو جاتی ہیں"۔
(فسانۂ آزاد) "بس اب آپ دل لگی پر اتارو ہوئے"۔

اتحاف۔ (ع۔ بالکسر) مذکر۔ تحفہ دینا۔ تسلیم ؎
بھیجی ہے اپنی یاد تو ہم دل میں دیں جگہ
ہے قابل سپاس یہ اتحاف یار کا

اثر۔ کسی شاعر کے استعمال سے کوئی غیر مانوس لفظ اُردو کا نہیں ہو جاتا۔ اتحاف ٹکسال باہر ہے۔

اُترانا۔ (بضم اول و سکون دوم)۔ پانی کے اوپر رہنا۔ کسی شے کا پانی کی سطح پر آ جانا۔ خواص اس جگہ ترنا ہی بولتے ہیں۔
اثر۔ جب یہ لفظ خواص کے استعمال میں نہیں اور اس سے دہقانیت ٹپکتی ہے پھر اس کا اندراج ہی کیا ضرور تھا۔ علاوہ بریں خواص اس جگہ ترنا نہیں بلکہ تیرنا بولتے ہیں۔ ترنا تیرنے کے معنی میں شاید ہی استعمال ہوتا ہو۔ اس کے معنی مجازاً "آلودگی سے پاک ہونا۔ کامیاب ہونا ہے۔ میرا شعر ہے ؎
وہ شراب شوق جو خم کدۂ دل میں کھنچی
تر گیا جس کو ملی تلچھٹ بھی اس کے جام کی

اتنا کھائے کہ پیٹ سہہ جائے۔ (م) اتنا کھائے کہ ہضم ہو جائے ذکر بدہضمی ہو۔ اس طرح درج نہیں "اتنا کھائے جتنا پچے" درج ہے مگر اس کے معنی دیے ہیں "خیانت بھی ہو تو اتنی کہ چھپ سکے" یعنی اتنا کھائے جتنا آنے میں نمک کے ہیں ذکر زیر نظر مثل کے کھینچ تان کے کھپا دیجئے وہ اور بات ہے۔

اتر پڑنا۔ (دہلی) کسی کام یا مصیبت پر نہایت آمادہ ہونا۔
ظفر ؎ طلب بوسہ پہ کیا کوئی چڑھے منہ اس کے
گالیوں پر وہ ستمگار اُتر پڑتا ہے

اثر۔ لکھنؤ میں "اُتر پڑنا" کی جگہ "اتر آنا" بولتے ہیں۔

اُتر گئی لوئی پھر کیا کرے گا کوئی۔ جب بے شرمی اختیار کی تو پھر کسی کا ڈر کیا۔ بے لحاظ آدمی کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے۔
اثر۔ میں نے اس مثل کو یوں بھی سنا ہے۔ "منہ کی گئی لوئی تو کیا کرے گا کوئی"۔

اُترن۔ (ھ) مذکر۔ دیکھو اتارن۔ بحر ؎
ہاتھ آئے اس کا اُترن بھی اگر خورشید کو
خلعت زرا پنا بدلے یار کی پوشاک سے

اُتارن۔ (ھ) مذکر۔ پہنا ہوا لباس۔ نیا ہو یا پرانا (فقرہ) "بیاہتا بی بی سوت کا اتارن کیونکر پہنے"۔ (مصنوعی خانہ ساز فقرہ)
اثر۔ پہلا حیرت انگیز امر لفظ اترن کو مذکر قرار دینا ہے۔ عام طور پر مؤنث بولا جاتا ہے، جلال نے مفید الشعرا میں بھی مؤنث لکھا ہے حضرت مؤلف نے بحر کا شعر کہیں غلط لکھا ہوا دیکھ لیا وہی حدیث و آیت ہو گیا۔ میں نے احتیاطاً فیلن اور پلیٹس کی ڈکشنریاں بھی دیکھ لیں اُن میں بھی مونث لکھا ہوا ہے۔ یعنی لکھنؤ اور دہلی میں تذکیر و تانیث کا اختلاف نہیں۔

علاوہ بریں لکھنؤ میں جو لفظ مستعمل ہے وہ اترن ہے اتارن کوئی نہیں بولتا۔ فیلن میں اُتارنا کے متعدد مشتقات دیے ہوئے ہیں اُتارن کا کہیں نام تک نہیں۔ پلیٹس میں اُتارن ہے مگر معنی اترن سے بہت مختلف ہیں۔ پرانے کپڑوں کے معنی میں صرف اُترن ہے

ایک بات اور ہے اُترن کا استعمال اُن پھٹے پرانے کپڑوں تک محدود
ہے جو غریبوں اور محتاجوں کو تقسیم کر دیے جائیں ۔ اس کا ایک مرادف
مندرس (بروزن جزرس) ہے وہ نور اللغات میں درج ہی نہیں۔
اس نسخے کی ردیف م ۔ ن ۔ میں ملاحظہ فرمائیے ؎
اُتار ۔ (ع) لڑاکا بے شرم عورت ۔ یہ مفہوم درج نہیں کسی کا
شعر ہے ؎

بیٹی لڑے وہ بیٹھی ہی بیٹھی سوار سے
نتھ چڑھ کے بولوں نوج میں ایسی اتار سے

اثر ۔ اتفاق سے مجھے یہ شعر تھوڑے تغیر کے ساتھ فیلن میں مل گیا
اس میں یہ صورت ہے ؎

بیٹھی لڑے وہ بیٹھے سے ، چلتی سوار سے
نتھ چڑھ کے بولوں نوج میں ایسی اتار سے

شاعر کا تخلص راحت ہے اور اتار کے معنی دیے ہیں جھگڑالو
شخص (یعنی مرد ہو کہ عورت) (A quarrelsome person)
اُترنا ۔ ۲۲ سستا ہونا ۔ (فقرہ) چار روز سے تلی کا بھاؤ اتر گیا ہے
۲۳ مہنگا ہونا ۔ (فقرہ) پانی نہ برسنے سے گیہوں اتر گیا ہے ۔ اس جگہ
چڑھ جانا بھی بولتے ہیں ۔
اثر ۔ اُترنا نرخ سستا ہونا ہے ۔ مہنگا ہونا ہرگز نہیں ۔ متضاد
مطالب پر ایک ہی لفظ کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے ۔
اتنے ایک ۔ بہت سے ۔ ضرورت سے زیادہ ۔ مثلاً اتنے ایک
آم کیا ہوں گے ، کون کھائے گا ، رکھے رکھے سڑ جائیں گے درج نہیں
اتنے لیے ۔ اتنے کے لیے ۔ اس واسطے ۔
اثر ۔ یہ اعلان کر دینا چاہیئے تھا کہ اب "اتنے لیے" متروک ہے ۔
اتنی اتنی سی بات ۔ ذرا ذرا سی بات ۔ درج نہیں ۔
اتھک ۔ بڑا محنتی ۔
اثر ۔ مستعمل انتھک ہے ۔
اتارا ۔ جادو کا توڑ یا رد ۔ پلیٹس میں بھی یہ معنی درج ہیں ۔ میرا شعر ہے

؎ نہ جانے ان آنکھوں نے سیکھا کہاں
وہ جادو کہ جس کا اتارا نہیں

نور اللغات میں اس طرح درج نہیں ۔
اُتاؤلا سو باؤلا ۔ بے سوچے سمجھے کام کرنے والا پاگل ہوتا ہے ۔
درج نہیں ۔ (اُتاؤلا ۔ جلد باز ۔ دیکھئے پلیٹس)
اتم سے اتم ملے اور نیچ سے نیچ ۔ پانی سے پانی ملے اور
کیچ سے کیچ ۔ مقولہ ۔ شریف آدمی کا میل شریف کے ساتھ ہوتا
ہے اور ذلیل کا رذیل کے ساتھ ۔ بقول شخصے ؎

کند ہم جنس باہم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

درج نہیں ۔
اتم کھیتی مدھم بیوپار ۔ نکھد نوکری بھیک ندار ۔ مقولہ
سب سے اچھی کھیتی اُس سے اتر کے ہاتھ میں کوئی ہنر ہونا ، ان
دونوں سے حقیر نوکری اور سب سے ذلیل بھیک مانگ کے پیٹ
پالنا درج نہیں ۔
اتم گانا مدھم بجانا ۔ ہر کام میں اعتدال بد نظر رکھنا چاہیئے
درج نہیں ۔
اتنے واسطے ۔ اس غرض سے ۔ اس لیے ۔
اثر ۔ اتنے لیے کی طرح یہ بھی متروک ہے ۔ اتنے کے واسطے بولتے ہیں
اُتو کرنا ۔ ۲ ظرافت سے اُچھلتے چلنے کی جگہ ۔ (داغ) ؎

ملا ہے نامہ بھی ہم کو ایسا   کہ اُتو کرتا چلتا ہے زمیں پر

اثر ۔ پورا محاورہ زمین پر اُتو کرنا ہے ۔ ٹیڑھی بکڑی چال چلنا ۔
اتیت ۔ یائے معروف بالکسر ۔ ۱ وہ مہمان جس کے آنے کا دن
مقرر نہ ہو ۔ ۲ ایک قسم کے ہندو فقیر گوشائیں ۔
اثر ۔ یہ پلیٹس اور فیلن میں درج ہے یعنی مسافر ، ہندو فقیر ،
سنیاسی ۔
مسافر جس کے آنے کا دن مقرر نہ ہو نہ معلوم حضرت مولف
نے یہ معنی کہاں سے حاصل کیے ۔ پلیٹس اور فیلن دونوں میں ہے

خالی ہیں۔
آمیس ۔ بکسر اول و دوم و سکون یائے معروف۔ ایک کڑوی چیز کا نام۔
آثر۔ نیلن میں بفتح اول و کسر م ہے۔ ایک جڑ جو دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔
تلفظ میں تغیر اور کڑواہٹ کا اضافہ حضرت مولف نے کیا ہے۔ اُردو میں یہ لفظ داخل نہیں۔ پلیٹس نے آمیس کے معنی لکھے ہیں ایک ہیری چڑ، اتنا آگ سے نہ جلنے ۔ یہ تیز زبان دراز شخص بخش کے طریق پر کہتے ہیں یا بے تکلفی اور خوش اختلاطی میں دوست سے کہتے ہیں۔ درج نہیں (در پائے لطافت)۔
اُتر جانا ۔ اس کے ایک معنی ہیں ذائقہ بگڑ جانا۔ یہ درج نہیں مثلاً یہ آم سڑنے سے اتر گیا ہے۔
ابت اُت ۔ یہاں وہاں۔ ہر جگہ۔ درج نہیں۔ (انشا)

> مہاراج جی تم نے یہ سچ کہا
> جسے درشن ابت ہیں اُسے درشن اُت

نیلن میں بھی درج ہے۔

ا ۔ ٹ

اٹ سٹ ۔ (دہلی) سازش۔ جوڑ توڑ۔
آثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ سانٹ گانٹھ بولتے ہیں۔
نیلن میں اٹ ہٹ کے متعدد معنی دیے ہوئے ہیں۔ دو اور قابل اندراج تھے۔
۱۔ فکر۔ پریشانی۔ تشویش۔ انشا سے

> رہے مدام سرِ دکا عیش سے اسکو
> نہ ہونے پائے کسی طور کی اُسے اٹ سٹ

۲۔ آشنائی۔ ناجائز تعلق۔
اٹکا دینا ۔ (متعدی) لگا دینا (فقرہ) اچکن کھونٹی پر اٹکا دو۔
آثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے کہ اچکن کھونٹی پر ٹانگ دو یا لٹکا دو۔
اٹکاؤ ۔ واؤ مجہول۔ روک۔ رکنے کی وجہ۔ (فقرہ) یہاں مقدمے ہی کا مجھ کو اٹکاؤ ہے ورنہ اب تک کا (ابتک؟) باہر چلا گیا ہوتا۔ عورتیں اس جگہ اٹکا دا کہتی ہیں۔
آثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ اُلجھاوا یا جھنجھیڑا بولتے ہیں کیا مرد کیا عورت (جھنجھیڑا عامیانہ)
اٹکر لیس ۔ (ہ)۔ واہیات بیہودہ۔ بے قرینہ۔ بے سر پاؤں (بے سر و پا؟) (فقرہ) تمہارے سب کام اٹکر لیس ہوا کرتے ہیں۔
از روئے پلیٹس اس کا ماخذ سنسکرت ہے لکھنؤ میں ہم نے کسی کو بولتے نہیں سنا۔ اس کا بدل اٹکل پچو ہے پلیٹس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے اور لکھنؤ میں ایسے موقع پر اٹکل پچو ہی بولتے ہیں۔ مگر اٹکل پچو کو حضرت مولف نے عوام سے مخصوص کر دیا ہے حالانکہ لکھنؤ میں عوام و خواص بھی بولتے ہیں۔ دوسرا مرادف الل ٹپ ہے جو بیشک عوام کی زبان ہے اور خود نور اللغات میں دوسری جگہ درج ہے۔
اٹکلنا ۔ (دہلی) پرکھنا۔ اٹکنا۔ جانچنا۔ قیاس سے جانچنا۔
آثر۔ لکھنؤ میں اٹکلنا کا بدل پیشتر وہی الفاظ ہیں جو شرح میں صرف کر دیے گئے۔ تخمینہ لگانا بھی کہہ سکتے ہیں۔ عام لفظ آنکنا یا پرکھنا ہے۔
اٹکن مٹکن ۔ لڑکوں کا ایک کھیل۔
آثر۔ لکھنؤ میں اٹکن بٹکن کہتے ہیں۔ (م بجائے ب)
اٹکھیل ۔ صفت۔ شوخ۔ کھلاڑی۔ سرکش۔
آثر۔ لکھنؤ میں بطور صفت مستعمل نہیں۔ اس کا بدل بطور تذکیر کھلنڈرا اور بطور تانیث کھلنڈری ہے۔ اسم صفت کھلنڈرا پن۔
اٹکی ہے ۔ جیسی ہے آشنائی ہو گئی ہے۔ درج نہیں۔
(جان صاحب) سے

> جھلک دکھا کے مجھ کو فضیلت جو لے گئی
> اٹکی ہے مولوی سے نرگس محل گئی

اَٹنا۔اَٹ جانا ۔ ا ۔ (ب) گرد و غبار میں آلودہ ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ کا بچہ بچہ اس سے واقف ہے (امیر مینائی) ؎

وہ نہر پہ خنجر سے گلا کٹتا ہے کس کا
بسمل کی طرح خاک میں تن اٹتا ہے کس کا

(یا) آتی ہے اڑ کے گرد میں وسیارے
گیسوئے مشکبار اٹے ہیں غبار سے

اَٹنگن ۔ (ہ ۔ بضم اول و فتح دوم و سکون سوم و فتح چہارم) مذکر
ایک خاردار درخت ہے جس کی پتیاں یا شاخیں جسم میں چھو جانے
سے خارش ہونے لگتی ہے۔
اثر۔ پلیٹس نے آنکھیں بند کر کے لکھ دیا۔ اُردو میں اٹنگن کوئی
نہیں کہتا۔ بچھو بوٹی کہتے ہیں۔
اٹوائی کھٹوائی لیکر پڑ رہنا ۔ (ع و) غم یا غصے کی حالت میں
سب سے الگ تنہائی میں پڑ رہنا۔ علیحدہ پلنگ پر سو رہنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اٹوائی کھٹوائی لیے پڑا رہنا بولتے ہیں۔ صرف
عورتوں کے لیے بولا جاتا ہے اور اس کے لیے دوپٹے سے منھ
ڈھانکنا ضروری ہے۔
اٹھا بیٹھی ۔ بار بار اٹھنا بیٹھنا۔ ۲۔ میاں جی سزا کے طور پر
بچوں کو کان پکڑوا کر اٹھاتے بٹھاتے ہیں۔
اثر۔ اٹھا بیٹھی صرف موخر الذکر مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ بار بار اٹھنا
بیٹھنا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے آنے کو لکھنؤ میں اٹھ بیٹھ لگانا کہتے ہیں۔
اٹھا مارنا ۔ پچھاڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دے مارنا کہتے ہیں۔
اٹھاؤ چولھا ۔ مجازاً اس آدمی کو کہتے ہیں جو ایک جگہ نہ رہے۔
اثر۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیئے تھا کہ عورتوں کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں
تو ایسے آدمی کو اٹھو چولھا بجائے اٹھاؤ چولھا کہتی ہیں۔ اٹھاؤ اداو
معروف ہے۔ استعمال بمعنی فضول خرچ آدمی ہوتا ہے۔
اُٹھاوَنی ۔ ہندوؤں کے یہاں تیجے کی شکل ایک رسم۔

اثر۔ اُردو میں یہ لفظ داخل نہیں۔
اٹھا رکھنا ۔ کسی چیز کو احتیاط سے بکھ چھوڑنا محفوظ رکھنا۔ یہ مفہوم
درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎
یاد آیا مجھے پھر عہد تمنا اپنا کیا ابھی کوئی ستم تم نے اٹھا رکھا ہے؟
اُٹھ بیٹھ ۔ ایک قسم کی کسرت۔
اثر۔ یہ بیٹھکیں لگانا کہ اٹھ بیٹھ۔
اٹھانا ۔ اس کے ۵۵ محل استعمال تحریر کیے ہیں۔ دو اور ذہن
میں آئے۔ ۱۔ مکان کرایہ پر اٹھانا۔ ۲۔ مصرع اٹھانا۔ مصرع
کو دہرانا۔
اٹھاؤ بی بی مونڈھا کنبے کا کنبہ بھونڈا ۔ اس موقع پر بولتے
ہیں جب بدنظمی دور کرنے کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ درج
نہیں۔ (اودھ پنچ) "جرمنی و فرانس کی نچ اور یونان کی گدڑ
اگیدڑ) بھبکیاں کانفرنس میں کھنڈت ڈالدیں گی اور وہی
معاملہ ہوگا۔ اٹھاؤ بی بی مونڈھا کنبے کا کنبہ بھونڈا"
اٹھ پہری بجنا ۔ وہ نوبت جو آٹھوں پہر بجے۔ درج نہیں۔
اٹھکر پانی نہ پینا ۔ کاہل۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں "ہل کر پانی نہ پینا"
اٹھوارہ ۔ آٹھ دن کا عرصہ۔
اثر۔ آخر میں بجائے ہائے ہوز الف چاہیئے۔ اٹھوارا۔

آ ۔ ث

اثر آجانا ۔ ایک شے کی تاثیر دوسری میں آجانا۔ درج نہیں
ناسخ ؎ آگیا کچھ جو زباں پر اثر زہر فراق
خم نے چکھتے ہی مرا خون جگر چھوڑ دیا
اثر پھیلنا ۔ تاثیر کا دور تک پہنچنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
کیا اثر پھیلا ہے تیرے روئے آتشناک کا صورت مجمر ہے دیواروں کے منھ زلف ہیں

اثر ہونا - تاثیر ہونا - درج نہیں - ناسخ سے

آس پری کے کوچے میں لوٹیں گے ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہم کو اثر ہو جائے گا

ا - ج

اجازہ - اجازت -

اثر - لکھنؤ کے شیعوں میں اس کے ایک خاص معنی ہیں - نماز پڑھانے یا پیش نمازی اور مذہبی مسائل پر فتوی دینے کی سند -

اُجلا خرچ - معقول مصارف خانہ داری - خوشحال - درج نہیں

اُجلا منھ ہونا - سرخرو ہونا - آبرو بچنا -

اثر - فیلن میں درج ضرور ہے مگر لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولتے منھ دکھانے کے قابل رہنا - سرخرو ہونا کہتے ہیں -

اُجھڑ - (حو) جھگڑالو - بات بات پر تکرار کرنے والا - ہر شخص سے الجھنے والا -

اثر - لکھنؤ میں مستعمل نہیں - اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو اُجھڑ کوئی لفظ نہیں - یہ اجھڑ ہے جس کے معنی ہیں جاہل - بیوقوف اجڈ کی دوسری شکل - اجھڑ نہ معلوم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے

اجھینا - چولھے میں ایندھن جوڑنے کی ایک قطع جس سے آگ بہت جلد مشتعل ہو جاتی ہے -

اثر - لکھنؤ میں اسے لکڑیوں کی قینچی لگانا کہتے ہیں -

اجل کا نقشا آنکھوں میں پھر گیا - موت نظر آنے لگی - درج نہیں -

اجوان - اجوائن - ایک دوا کا نام - درج نہیں -

اجات - ذات سے خارج -

اجاتی - وہ شخص جو ذات سے خارج ہو -

اثر - یہ الفاظ اردو میں مستعمل نہیں - ذات باہر یا برادری سے خارج کہتے ہیں - عوام یہی مطلب "حقہ پانی بند" سے نکالتے ہیں -

اجاڑا اجاڑا - بانداز ٹھیکے پر دینا اس کی تباہی کا پیش خیمہ ہے - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

اجلا رہتا ہے - بنا سنورا رہتا ہے - درج نہیں اور یا شطافت

اُجارہ ہونا - قبضہ ہونا - ذمہ داری ہونا - درج نہیں - ناسخ

ہمارے حکم سے یہ تخریبی ہے سارنی کی
کہ ناسخ ہر زمین شعر میں اپنا اجارہ ہے

اُجلا رکھنا - سفید پوش رکھنا - اچھے حال میں رکھنا - درج نہیں - آتش سے

کیا جوانمردوں کو اُجلا یہ دنی رکھے گا
اوڑھے آپ تو چادر فلک پیر سفید

ا - چ

اُچاپت - بنئے بقال یا کسی دکاندار سے اُدھار کا لین دین -

اثر - یہ لفظ اردو میں داخل نہیں صاحب نوراللغات نے پلیٹس سے نقل کر دیا۔

اُچلا چال - اُنچلا چال - چنچل پنا - شوخی - شرارت - رشک سے

تجھ میں انچلا چال ہے ایسی کہ اٹھتے ہیں حواس
چال کا بالفرض اگر کبک دری میں لطف ہے

اثر - میں ان الفاظ کی تحقیق میں ناکام رہا - میرے پاس جو کتب لغات و ضرب الامثال ہیں ان میں درج نہیں گو فسانۂ آزاد میں بھی استعمال ہوا ہے - عام طور پر چنچل چال کہتے ہیں - کبھی ہندی کا ایک گیت سنا تھا "چلی چلا چنچل چال سندریا البیلی" -

مزید الجھن رشک کے مصرع اولی کی بندش پیدا کرتی ہے - لکھنؤ میں تیری انچلا چال کہیں گے نہ کہ تجھ میں انچلا چال - ممکن ہے کہ شعر چھپا بربنائے غلط کتابت اچپل چال کو اُنچلا چال لکھ دیا ہو - اچپل چال کے بھی وہی معنی ہوتے ہیں جو انچلا چال کے لکھے ہیں ایسی چال جس میں شوخی ہو - شرارت ہو -

اچپل بچل جانا - (ہر دو بکسر اول) کسی چیز کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا - بے ترتیب ہو جانا - درج نہیں -

اچپلی ۔ شوخی ۔ چلبلاہٹ ۔ درج نہیں ۔ امیر حسن ؎

وہ اس طرح سے اچپلی آئی تھی   قیامت جلو میں چلی آئی تھی

اثر ۔ اب متروک ہے ۔ اس کی جگہ اچپلاہٹ بولتے ہیں ۔

اَچل ۔ نہ چلنے والا ۔ اڑیل ۔ درج نہیں ۔ (سودا) ؎

اس کی جلدی کا تو کیا ذکر ہے سبحان اللہ
نسبت اس کی فرس ایسا کہ جسے کہئے اچل

اب متروک ہے ۔

اُچنگ لگنا ۔ دل میں خواہش پیدا ہونا ۔

اثر ۔ یہ اردو نہیں ۔ فیلن میں اچنگ درج ضرور ہے ۔

چپتا پچپتا کے ۔ عاجز آکے ۔ مجبور ہو کر ۔ درج نہیں (اودھ پنچ)
اچپتا پچپتا کے وہی کام کیا بلکہ اس سے بدتر ۔
(دوسری صورت "پچپتا پچپتو کے" ہے) ۔

اچھار اگ لائے ۔ خوب فیل کیا ضد کی ۔ درج نہیں ۔

اچھا رہنا ۔ تندرست رہنا ۔ خوش رہنا ۔ ۲ ۔ حسب منشا کام ہونا ۔ درج نہیں ۔ کسی کا شعر ہے ؎

خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر صیاد
ہم سے اچھے رہے صدقے میں ترے ڈالے

اُچھالا ۔ وہ رسی جس سے لکڑی کا زینہ چھت سے باندھا جاتا ہے ۔

اثر ۔ معلوم کہاں کی زبان ہے ۔

اُچھالا دینا ۔ بھڑکا دینا ۔

اثر ۔ اس کی بھی تحقیق نہ ہو سکی ۔

اچھے اچھوں میں ۔ بڑے بڑوں میں ۔ مثلاً اچھے اچھوں میں یہ رسم ہے ۔ درج نہیں ۔

اُچیلنا ۔ (عم) اکھاڑنا ۔ اُدھیڑنا ۔

اثر ۔ فیلن نے صاف صاف لکھا ہے کہ یہ بھی دیہات کے باشندوں کی زبان ہے ۔ اردو لغت میں اس کو شامل کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔

اِچھا ۔ بکسر اول ۔ ج شدہ (عم) مرضی ۔ خوشنودی ۔ یہ صحیح نہیں

اچھی بھلی ۔ (ج شدہ) اچھی خاصی صحیح تندرست ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) اچھی خاصی اچھی بھلی تھیں جوش آگیا ۔

اچھے گھر بیانہ دیا ۔ اچھے گھر بیانہ دیا ۔ ایسے شخص سے معاملہ کیا ہے جس سے نفع کے بدلے نقصان پہنچے گا ۔

اثر ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں ۔ خواص بیانہ کی جگہ بیعانہ بولتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد) یار اچھے گھر بیعانہ دیا ۔

ا ۔ ح

احسان کا چھپر رکھنا ۔ بہت احسان جتانا ۔ درج نہیں ۔

احسان لیجئے جہاں کا نہ لیجئے شاہجہاں کا ۔ (عو) کسی کا احسان لینا اچھا نہیں ہے ۔ غیروں کا احسان لینا بہتر ہے مگر اپنوں کا احسان اٹھانا برا ہے ۔

اثر ۔ مثل میں لیجئے کی جگہ لے چاہیئے ۔

یہ مثل ذومعنیین ہے ۔ ایک مطلب تو یہ ہے کہ اگر احسان لینا ہو تو سارے زمانے کے سامنے اٹھالے جلنے اور نہ لے تو بادشاہ بھی غرض نہیں ۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر احسان نہ لے تو خود جہاں کا بادشاہ ۔ بالفاظ دیگر جو کسی کا احسان نہیں لیتا وہ خود بمنزلۂ بادشاہ کے ہے (از کتاب ضرب الامثال اسم نامعلوم)

احسان ہے ۔ خدا کا شکر ہے ۔ درج نہیں ۔

احمق کی بلا محمود کے سر ۔ خطا کسی کی مواخذہ کسی سے ۔ درج نہیں

احسان گردن پر رکھنا ۔ ممنون کرنا ۔ زیربار احسان کرنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ آتش ؎

کیا قتل اُس نے سکنے سے رقیب تیرہ باطن کے
رکھا گردن پر اپنی دوست نے احسان دشمن کا

احسان ہونا ۔ باعث شکرگزاری ہونا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

اے اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہے ولے
آج آتی شب فرقت میں تو احساں ہوتا

ا - خ

اخاہ - تعجب کا کلمہ -
آثر - بعض حضرات اس جگہ اُخوہ (واو مجہول) بولتے ہیں - وہ درج نہیں -
اخباری - مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے - درج نہیں -
اختر بختر - اخترا بخترا - مال و متاع - برتن - بھانڈا بھباب -
آثر - لکھنؤ میں دوسری صورت مستعمل ہے بمعنی اوڑھنا بچھونا -
اختو بختو - وہ کاغذ کی پتیاں جنہیں تماشا گر ہاتھ پر چڑھا کر آپس میں لڑاتے اور یہ چند فقرے کہتے جاتے ہیں -
"اختوں نے پکائیں بڑیاں بختو نے پکائی دال، اختو کی بڑیاں جل گئیں بختو کا برا حال"۔
آثر - خالی لڑاتے نہیں ملاپ بھی کراتے ہیں۔ آخری فقرہ یہ ہوتا ہے جو حضرت مولف نے چھوڑ دیا۔ جنیاں لال ملوں گی"
اختہ - (ف بالفتح) بدھیا - خصی -
آثر - جہاں تک مجھے علم ہے فارسی میں اختہ الف ممدودہ سے ہے اردو میں الف مقصورہ سے بولتے ہیں - (فارسی تلفظ کے متعلق اختلاف ہے) -
اختی بختی - ذلیل بد وضع عورت -
آثر - لکھنؤ میں خالی بختی بھی کہتے ہیں -
اختلاط کی خوبی - بے تکلفی جو تکلیف دہ ہو جائے - درج نہیں -
(انشا) ؎
نگاہ یہ کہنے کو خیر اختلاط کی خوبی
سوائے یار کے خالی جو جام مے نکلا
اخیر ہونا - ختم ہونا - درج نہیں - آتش - (ع)
اخیر ہو گئے غفلت میں دن جوانی کے

ا - د

ادا بدا ہونا - (ع) بدا بکسر اول - قرض ادا ہونا - بیباق ہونا - درج نہیں - (اگر بدل کریں کہئے بدا ادا ہونا - ہر دو بفتح اول تو مطلب ہو کر قسمت کا لکھا پورا ہوا) -
اُداسی - فقیروں کا ایک فرقہ - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎
یوں چلیں دل سے حسرتیں جیسے غول اُداسی فقیروں کا جائے
(اُداسی کے یہ معنی پلیٹس میں درج ہیں) -
اوبدا کر - یقیناً - ضرور - مثلاً جس بات کو ڈرو وہی اوبدا کر ہوتی ہے - یہ مفہوم درج نہیں -
اُدراج - کانوں کا ایک زیور - درج نہیں -
ادھ کچا - ادھ کچرا - ادھ کچا کے معنی لکھے ہیں ادھ پکا یہ زبان میں داخل نہیں - ادھ کچرا کو عوام کی زبان قرار دے کر اس کے معنی لکھے ہیں گدر پھل - حالانکہ کیا خواص کیا عوام سب ادھ کچرا بولتے ہیں - ادھ کچا کی جگہ ادھ گلا مستعمل ہے خصوصاً گوشت کیلئے -
اَدھ کچلا - نیم کوفتہ - (فقرہ) تم نے سانپ کو ادھ کچلا چھوڑ دیا -
آثر - لکھنؤ میں کہیں گے - تم نے سانپ کو ادھ مؤا چھوڑ دیا -
اُداسی ہی اداسی چھائی ہے - بہت اُداسی ہے - اس طرح درج نہیں - (فسانۂ آزاد) عجب طرفہ سناٹا ہے، ہو کا عالم ہے۔ اداسی ہی اداسی چھائی ہے -
ادرکی - تازے گڑ میں ادرک ملا کر بناتے ہیں -
آثر - ٹکیاں بناتے ہیں لکھنا چاہئے تھا -
ادا سے دیکھنا - ناز سے یا مسکرا کر دیکھنا - درج نہیں - (تعلق) ؎
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
اَدھا - آدھے تاؤ کا کنکوا - یہ معنی درج نہیں -
اُدھار کھانا بھوس کا تاپنا برابر ہے - ادھار کی مذمت میں

کہتے ہیں۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے۔ ادھار کھانا بچوں سے تاپنا ہے۔

اُدھار کھانا۔ کسی کے درپے ہو جانا۔ پیچھے پڑ جانا۔ درج نہیں (انجم)

ے نقد دل لے لیا تو چھوڑی بیان خوب کھایا ادھار۔ کیا کہنا

اُدھار و ہونا۔ کسی بات پر اڑ جانا۔ درج نہیں۔

ادھر میں نہ اُدھر میں یہ بلا کدھر میں۔ کسی ناگہانی مصیبت کا نازل ہونا۔ درج نہیں۔ (نوٹ۔ لفظ کی کے ساتھ درج ہے۔ صحیح لفظ میں کے ساتھ ہے۔ از روئے دریائے لطافت ادھر نہ اُدھر یہ بلا کدھر یعنی بے سر و پا آدمی۔

ادھر قبلہ اُدھر قبر لی ختیجہ تو میں کدھر۔ (جو) کوئی بات بن نہیں پڑتی۔ ہر طرح مشکل ہے۔

اثر یہ مثل اس طرح بھی ہے اور یہی بہتر ہے۔ ادھر قبلہ قطب ادھر لی ختیجہ تو میں کدھر۔ (قطب بضم اول وفتح دوم)

ادھر سے اُدھر ہونا۔ کسی چیز کا بے ترتیب ہونا۔ اپنی جگہ پر نہ ہونا درج نہیں۔

اِدھر کے اُدھر پھرنا۔ بیکار پھرنا۔ کوئی کام کاج نہ کرنا۔

اثر۔ یہ ادھر اُدھر پھرنا ہے نہ کہ ادھر کے اُدھر پھرنا۔

ادھر والا یا والے۔ اس طرف کا یا اس طرف کی جماعت۔ درج نہیں۔ (آتش) ے

دو جہاں حشر کے دن ہو دیں گے باہم موجود
متفق ہوں گے ادھر والے اُدھر والوں سے

اُدھری۔ اُدھر ہی کا مخفف۔ درج نہیں۔ (انجم) ے

یہ نہیں کہتا کہ تم راہ چلو اُدھری سے
گھر بنایا ہے سر راہ گزر۔ دیکھو تو

ادھواڑ۔ بیچل نکا۔

اثر۔ اپنی طرف سے تحفظاً اضافہ کر کے پیلیس سے نقل کر دیا۔ اردو میں ہرگز مستعمل نہیں۔ آدھوں آدھ کہیں گے۔

ادھوڑی استر کا چور۔ جوتا چرانے والا۔ معمولی چور۔ درج نہیں۔

اَدھی کے واسطے پیسے کا تیل جلانا۔ تھوڑے کے واسطے بہت نقصان اٹھانا۔

اثر۔ میرے ذہن میں اس کے معنی ہیں بہت محتاط ہونا۔ حساب میں ادھی کی غلطی نکالنے کے لیے پیسے کا تیل جلانا احتیاط کا مقتضا ہے۔

اَدھی کی ہانڈی بھی ٹھوک بجا کے لیتے ہیں۔ ہر ایک کام سوچ سمجھ کے کرنا چاہیے۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل ادھی کے بجائے دمڑی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ادھیا جانا۔ کسی چیز کا نصف نصف ضائع ہو جانا۔ دبلا ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (آرزو لکھنوی) ے

جینا ہی تھا وہ کتنا سب بس کے تین دن تھے
ادھیا چلے ہیں وہ بھی سونے میں رات بھر کے

ادھیلچا۔ آدھی پائی۔ آدھے ڈبل کا انگریزی سکہ۔ لکھنؤ میں اسے ڈبل دھیلا بھی کہتے ہیں۔ وہ ٹکڑا جو آدھے پیسے کو آتا ہے۔

اثر۔ اول تو لکھنؤ میں ادھیلچا کوئی نہیں بولتا۔ دھیلچا کہتے ہیں۔ حضرت مولف دھیلچا کو آدھی پائی قرار دیتے ہیں حالانکہ پائی سب سے چھوٹا سکہ ہے۔ اس پر ستم ظریفی کہ دھیلچا کو آدھی پائی ٹھہراتے ہیں دراصلیکہ دھیلچا دو پائیوں کے برابر ہوتا ہے جسے وہ آدھے ڈبل کے انگریزی سکے سے تعبیر کرتے ہیں۔ ستم پر ستم دھیلچے کو ڈبل دھیلا کہتے ہیں گو ڈبل دھیلا پیسے کے برابر ہو گا۔

پھر دھیلچا اُس ٹکڑے کو بتاتے ہیں جو آدھے پیسے کو آتا ہے۔

میں نے اسے دھیلچی کے علاوہ ادھیلچا کہتے کسی کو نہیں سنا۔

ادھیلی۔ (اسم) آدھا روپیہ۔ اٹھنی۔ فصحا کی زبان پر آ گئے ہیں

اثر۔ عجیب۔ یہ دھیلی ہے نہ کہ ادھیلی۔ دھیلی روپیہ کہتے ہیں نہ کہ ادھیلی روپیہ۔ اٹھنی سکہ ہے۔ آٹھ آنے اُن پیسوں یا سکوں کا شمار ہے جو مل کر نصف روپیہ بناتے ہیں۔ اور صاحب نور اللغات فرماتے ہیں

کر تصحا ڈھنی (ستلہ کو ڈھ آنے کہتے ہیں)

اُدھر ڈھل گئے ۔ اُدھر بھاگ پڑے ۔ طرفدار ہو گئے ۔ درج نہیں ۔

اُدھی کی بیر بھی اس کے ہاتھ کے نہ کھاوے ۔ بڑا ذلیل شخص ہے ۔ درج نہیں ۔

اُدھر کی باتیں اُدھر کرنا ۔ لگائی بجھائی کرنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

رشک ہے خال وچین وزلف کے اوصاف کیونکر چھپ سکیں

نکتہ چیں باتیں ادھر کی کب اُدھر کرتے نہیں

اُداسی سی اُداسی چھائی ہے ۔ شدت سے اداسی چھائی ہے بہت ویرانی ہے ۔ درج نہیں ۔

ا ڈ

اڈا ۔ ۱۔ کنکوے کی ڈور جس چیز سے چرخی پر چڑھاتے ہیں ۔

۲۔ وہ مدور حلقہ جو گردشیا کا کام بنانے میں استعمال ہوتا ہے ۔

یہ دونوں معنی درج نہیں ۔

اڈانا ۔ ایک راگنی جو رات کے وقت گائی جاتی ہے ۔ درج نہیں ۔

ا ۔ ڑ

اڑاٹا ۔ کسی عمارت کے گرنے کی آواز ۔ دیوار گرنے کی آواز ۔

اثر ۔ کنکوے کو زور سے کھینچنے میں جو آواز نکلتی ہے اسے بھی اڑاٹا کہتے ہیں ۔ یہ درج نہیں ۔

اڑاڑ دھوں ۔ زور سے گرنے کی آواز ۔ آدمی سے مخصوص درج نہیں ۔

اڑاڑا دھڑیم ۔ چھوٹے بچے کو ٹانگوں پر اونچا کر کے جھوٹ موٹ گرانے کے وقت کہتے ہیں ۔ درج نہیں ۔ (دوسرے مقام پر ٹ کے ساتھ اڑاڑا دھڑیم لکھا ہے مگر معنی مختلف ہیں) ۔

ارباب نشس ۔ غیرت دار لوگ ۔ درج نہیں ۔ (بحر) ۔

دشمنی رکھتا ہے ارباب نفس سے آسماں

ہاتھ ملتا عمر بھر دم بھر جو راحت مانگتا

ارداسگنی ۔ (بالے اول مجہول) وہ ترکی جو مردانہ لباس پہنے محلات شاہی میں اہتمام کرتی حکم پہنچاتی اور پہرا چوکی کرتی ہے ۔

اثر ۔ مجازاً وہ نوجوان لڑکی یا عورت جو ڈھیٹ ہو اور اچھلتی کودتی پھرے ۔ یہ مفہوم درج نہیں

ارنڈی ۔ ارنڈ کا بیج ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے رینڈی کہتے ہیں ۔ بکسر اول ویائے مجہول نون غنہ ۔)

ارواح نہ شرمائے ۔ (عو) عورتیں جب کسی مردے کی شکایت کرتی ہیں تو کہتی ہیں ۔ درج نہیں ۔

ادھر کی ٹٹی گجراتی تالا ۔ متضاد چیزوں، موزوں اور ناموزوں چیزوں کو ملانا ۔ درج نہیں ۔

اردب میں آجانا ۔ مرعوب ہو جانا ۔

اردلی اترنا ۔ ایک ہی عورت کے ساتھ کئی مردوں کا یکے بعد دیگرے جماع کرنا ۔ درج نہیں ۔

ارے ۔ معنی ۱ میں تحقیر سے فارسی میں بھی مستعمل ہے ۔ شفائی

ارے گیدی تو کجا ادرک کجا شکر کجا   لاف چیزے کردانی چند نانی پیش کسان

معنی ۲ کلمۂ خطاب ۔ حرف ندا ۔ تحقیر یا بے تکلفی سے لے ، او ، ابے کی جگہ ۔

اثر ۔ بہار عجم سے حضرت مولف نے شفائی کا شعر نقل کیا ہے اور ارے کے معنی بھی وہیں سے اخذ کئے ہیں ۔ مگر میری نظر سے کہیں اور فارسی میں لفظ ارے بجز آرے (الف ممدودہ) نظر سے نہیں گزرا ۔ وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ زیادہ دردسری کی ضرورت بھی نہیں ارے فارسی میں ہے کہ نہیں فارسی والوں کے لیے چھوڑیئے ۔

فارسی میں آرے یا آرے بلے بیشک کے معنی دیتا ہے اور شفائی کا شعر آرے کے ساتھ بھی بامعنی رہتا ہے ۔ دیوان شفائی میرے پاس نہیں ورنہ یہ نکتہ حل ہو جاتا ۔

اُریب (ف۔ معرف) آڑا ترچھا۔ عوام اوریب کہتے ہیں۔
آثر۔ نفائس اللغات میں اوریب اردو اور اس کی فارسی اُریب
درج ہے۔ محرف اس کا فارسی نہیں بلکہ عربی مرادف ہے۔ اردو
میں بلالحاظ عوام و خواص اوریب مستعمل ہے۔ عورتیں البتہ اوریب آخر
میں یائے معروف کا اضافہ کرکے بولتی ہیں۔ پلیٹس میں بھی اُوریب درج
ہے۔ اُریب کا ذکر نہیں۔

ارے تُرے کرنا۔ ابے تبے کرنا۔ غیر مہذب گفتگو کرنا۔
آثر۔ لکھنؤ میں ابے تبے کرنا (بالفتح) یا تُکار کرنا (بالضم) ہے۔ شیکسپیر
کی ڈکشنری سے معلوم ہوا کہ ارے تُرے دکنی زبان میں ابے تبے کا
مرادف ہے۔

ارتلا کرنا۔ طرفدار یا محافظ بننا۔ بیچ کرنا۔ درج نہیں (انشا)

کچھ دوڑ تجھ سے بھی نہ ہوئی چل بچے دوا
وہ اڑ گئی جو کوئی تما ارتلا کرے

(ارتلا پلیٹس میں بھی درج ہے)

اری پری اڑا دینا۔ بہت کمزور کر دینا۔ حالت غیر ہو جانا۔
درج نہیں۔ (فسانہ آزاد)۔

ڈنگو کی بیماری نے اری پری اڑا دی۔

ارے مار ڈالا۔ بڑا دھوکہ دیا۔ درج نہیں۔ (آنند و لکھنوی)

بناوٹ کو چاہت کے سانچے میں ڈالا
بڑی چوٹ کھائی، ارے مار ڈالا

ارماں۔ (آر۔ ماں)۔ بے تکلف دوست ایک دوسرے سے اس طرح
خطاب کرتے ہیں۔ یہ ارے میاں کا مخفف ہے ارماں کا بھی مخفف
اماں ہے۔ (بفتح اول و دوم)

اُرْدُورنا۔ (بفتح اول وضم دوم و واو مجہول) اناج کو ہاتھوں سے
صاف کرنا درج نہیں۔

(حضرت مولف نے ہائے ہوز کی ردیف میں ہر ولنا کو اسی
مفہوم میں لکھنؤ سے منسوب کیا ہے۔ یہ درست نہیں)۔

آرانا۔ ۱۔ کنکوے کا اڑنے میں چکر کھانا۔ سیدھا نہ اڑنا۔
۲۔ دن چڑھے تک سوتا رہنا۔ (فقرہ) دس بجے دن تک پڑے آرایا
کرتے ہیں۔ ۳۔ گائے، بیل، بھینس ایک خاص قسم کی آواز نکالتے
ہیں جسے آرانا کہتے ہیں۔

نور اللغات میں آرانا اور اس کے متذکرہ بالا معنی درج ہی نہیں
فیلن میں ارانا کا اندراج نہیں۔ پلیٹس میں ہے لیکن بلا تشدید راء
شیکسپیر میں بالتشدید درج ہے یعنی prolonged sound
(دیر تک نکلنے والی آواز)۔ یہی معنی پلیٹس میں لکھے ہیں۔

میرے پاس ایک فرہنگ اصطلاحات ہے جس میں جُز
نمبر ۳ کے میرے بیان کردہ معنی درج ہیں مگر اس کے اول اور
آخر کے چند اوراق غائب ہیں لہذا کتاب یا مولف کے نام کا
پتہ نہیں چلتا۔

جس کتاب کا حوالہ دیا ہے اُس میں آرانا کے ایک اور معنی
درج ہیں جو میرے علم میں نہیں۔ یعنی کسی شے کا کہیں کثرت سے
ہونا مثلاً روپیہ بکثرت ہونا جیسے اس کے یہاں تو مارا روپیہ آرا رہا
ہے یعنی بھرا پڑا ہے۔

ا۔ ڑ

اڑانا۔ (بفتح اول)۔ وہ مضبوط لکڑی جو دھنّی کی نامضبوطی یا
دیوار کے مخدوش ہونے سے مثل ستون کے چھت میں لگائی جاتی
ہے۔ فصحا ذم کا پہلو ہونے سے اس کے استعمال سے بچتے ہیں اور
اس کی جگہ ٹیکن اور اڑوار بولتے ہیں۔
آثر۔ مجھ سے پوچھئے تو یہ فصحا زبان کی مٹی پلید کرتے ہیں۔ بجنسہ دیہاتی
لفظ اڑوار تو استعمال کرتے ہیں مگر عام لفظ "اڑانا" زبان پر نہیں لاتے
کیونکہ اس میں ذم کا پہلو ہے۔ اس کا کیا علاج۔ صرف یہی
نہیں، الفاظ کے تارک فرط مفاہیم سے بھی بیگانہ ہو جاتے ہیں۔
اور اسی کے ساتھ صحت الفاظ سے۔ کیونکہ حسب فیلن یہ لفظ اڑوار نہیں

بلکہ اڑواڑ ہے (ہر دو راء ہندی) مغربی ہند یا نہ معلوم کہاں کے دیہات میں مستعمل ہے۔

اب صاحب نور اللغات کا دوسرا مجوزہ بدل ٹیکن لیجئے۔ ٹیکن صرف پست چیزوں میں لگائی جاتی ہے اسے چھت یا بلندی سے کوئی سروکار نہیں۔ یہاں بھی دو لفظیں ہیں ٹیکن اور ٹیک۔ (ہر دو اسم) ٹیکن ظروف وغیرہ کے نیچے لگائی جاتی ہے تاکہ اپنی جگہ پر قائم رہیں۔ مثلاً گھڑے کے نیچے ٹیکن لگا دو کہیں پانی لنڈھ نہ جائے۔ ٹیک کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھنا ہے (بطور اسم) مثلاً تکیے سے ٹیک لگا کر (پیٹھ لگا کر) یا کہنی ٹکا کر آرام سے بیٹھئے۔

علاوہ بریں اڑانا بمعنی سہارا بطور فعل نہیں بلکہ بطور اسم استعمال ہوتا ہے اور اس میں ذم کا پہلو نکل ہی نہیں سکتا۔ مثلاً دھنی ٹوٹ گئی ہے اس کے نیچے اڑانا لگا دو۔ یہاں ذم کی طرف جولانیٔ خیال کیونکر ہوتی ہے۔

میں فصحاء زمیں کو مشورہ دوں گا کہ اگر لفظ اڑانا سے ایسی ہی وحشت ہوتی ہے تو اس کی جگہ ٹھونی بولیں (بضم اول و واو معروف)۔ اڑواڑ کو بہر حال خیر باد کہیں۔ اس کے سوا ان کی آڑ کا چارہ کار نہیں۔

اڑا پڑ جانا ۔ (غو) ناپید ہو جانا۔ (فقرہ) ایسا کیا بازار میں اڑا پڑ گیا ہے جو کوئی چیز ملتی ہی نہیں۔

اثر۔ اگر یہ عورت لکھنؤ کی رہنے والی ہوتی تو کہتی۔ ایسی بازار میں کیا اڑنگی پڑی ہے ...... (اڑنگی۔ بضم اول و سکون دوم و کسر سوم و یائے معروف)۔

اڑ جانا ۔ اس کے ایک معنی چھلانگ جانا بھی ہیں وہ درج نہیں میرے پھوپی زاد بھائی شہدی نواب مرحوم نے ایک افیونی نامہ نظم کیا تھا جس کا مصرع ہے (ع)

بس ایک جست جو کرتا ہوں اڑ گیا نالی

(فسانۂ آزاد کے خواجہ بدیع بھی سنتے ہیں افیونی نامہ کے ہیرو پر رشک کرتے)۔

اڑگئی ۔ (غو) کوسنا۔ درج نہیں۔ (انشا) ؎

اڑگئی فاختہ کیوں سرو پہ دم دیتی ہے
ابھی اس کا نہ کچھ اچھا مجھے کھٹکا لگا

(اڑگئی بطور صفت استعمال ہوا ہے)۔

اڑ جھنبیری ساون آیا ۔ جھنبیری اکثر برسات ہی میں اڑا کرتی ہے۔ اس لیے کسی بدنصیب کے دن پھرتے ہیں اور اقبال کا زمانہ آتا ہے تو بولتے ہیں۔

اثر۔ میں نے ایک کتاب امثال میں بالکل مختلف معنی دیکھے۔ سوء اتفاق سے شروع کا ورق اور اسی طرح آخر کا ورق غائب ہے۔ جس سے مولف کا تعین نہیں ہو سکتا۔ اس کی عبارت یہ ہے۔

"شاہی میں ناظم چکلہ دار جو نوکری سپاہی اپنی ضرورت سے رکھتے تھے انھیں بیکار تنخواہ دینے کی وجہ سے اساڑھ ساون بھادوں میں برطرف کر دیتے تھے ان کی زبان پر یہ مستعمل تھا، یعنی زمانۂ برطرفی آیا جھنبیری ایک پردار بوٹ کی طرح کا جانور ہوتا ہے"۔

ایک دوسری مثل سے مندرجہ بالا مفہوم کی تصدیق ہوتی ہے۔

"اڑ جھنبیری ساون آیا، بھوجی کا باپ پیون آیا"

جو زبانی سنی تھی کہیں درج نہیں ملی۔ بہرحال دونوں امثلہ میں آزادی کا مفہوم شامل ہے۔

اڑتی چڑیا پکڑنا ۔ بڑا ذہن اور طباع ہونا۔ درج نہیں۔ (افسانۂ آزاد) کوئی اڑتی چڑیا تو پکڑ نہیں سکتا۔

اڑتی خبر ۔ افواہ۔ درج نہیں۔

اڑتی اڑتی خبر ۔ ایضاً۔ افواہ۔ درج نہیں۔ (قلق) ؎

سنتے ہی اس کے ہو گئی سب انجمن اداس
سن لی ہے اڑتی اڑتی خزاں کی خبر کہو آج

اڑتیس ۔ اڑتیس۔ ۳۸۔

آثر۔ لکھنؤ میں اڑمیں کہتے ہیں بغیر اضافہ یا۔

اڑنگ بڑنگ ہوجانا ۔ (خو) جگہ سے ہٹ جانا۔ بے ترتیب ہو جانا (فقرہ) نان سلے اڑنگ بڑنگ ہوگئے۔

آثر۔ غنیمت ہے کہ توتی زبرتنگ کا اضافہ نہیں کیا۔ بے تکی بات سنکر کہتے ہیں۔ اڑنگ بڑنگ توتی زبرتنگ) نان سلتی ہے، سلے آتے ہیں۔ اڑنگ بڑنگ نہیں ہوتے اکم سے کم لکھنؤ میں مہمل اور بے تکی باتوں کو البتہ اڑنگ بڑنگ کہتے ہیں۔

اڑواڑ ۔ وہ لکڑی جو پرانی چھت کے نیچے گر پڑنے کے خوف سے لگا دیتے ہیں۔

آثر۔ اڑانا کے تحت ملاحظہ فرمائیے وہاں اس کو آخر راہندی کے بدلے راہجلہ سے لکھا ہے۔ اڑواڑ لکھنؤ کی زبان نہیں غالب مصحفی کا شعر پیش کیا ہے ؎

شور جنوں کو سنکر کہتے ہیں لوگ مجھ سے
توڑے گا ایک دن تو اڑواڑ آسماں کی

مصحفی امروہہ کے رہنے والے تھے فیلن نے غلط نہیں لکھا کہ اڑواڑ پچھم کی بولی ہے۔

اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا ۔ مغایرت برتنا۔ مشیخت جتانا۔

آثر۔ لکھنؤ میں اڑھائی کی جگہ ڈیڑھ اینٹ کہتے ہیں۔

اڑھتالیس ۔ اڑھتالیس۔ ۴۸

آثر۔ وہی لفظ مکرر لکھا ہے پہلا اڑتالیس (بغیر ہا) ہونا چاہیئے۔

اڑی آسان ہونا ۔ مشکل آسان ہونا۔ درج نہیں۔

اڑیل ۔ بیشتر اس گھوڑے کی نسبت کہتے ہیں جو چلتے چلتے رک جاتا ہو۔

آثر۔ گھوڑے کے ساتھ لفظ ٹٹو کا بھی اضافہ کرنا چاہیئے تھا۔ ٹٹو گھوڑے سے زیادہ اڑیل ہوتا ہے۔

اڑیل مہاجن ۔ بڑا مہاجن۔ ساہوکار۔ ہنڈی وال (شاد)

شعر
سیمیں تنوں کی شاد لٹی دولت شباب
اڑیل مہاجنوں کا دِوالا نکل گیا

آثر۔ اڑیل مہاجن کا مطلب بڑا مہاجن ساہوکار سمجھنا شعر کے مفہوم تک نارسائی کا غماز ہے۔ معشوقوں کو سیمیں تن (چاندی کی طرح گورے چٹے اور دولت شباب سے مالا مال ہونے کی بنا پر) مہاجن کہا۔ اڑیل یعنی ضدی نہ کہ بڑا۔ دولت حسن کی افراط ہے۔ مگر عاشقوں کو خیرات نہیں دیتے، اُن سے لطف وعدارا پیش نہیں آتے۔ انجام کار شباب ڈھل گیا۔ یہی دولت کا لٹنا اور دوالا نکلنا ہوا۔

مہاجن کے معنی کسی اچھی لغت یا ڈکشنری مثلاً پلیٹس میں دیکھیئے صرف سودی روپیہ چلانے والے کو نہیں بلکہ مشہور ومعروف صاحب منزلت شخص کو بھی مہاجن کہتے ہیں۔ مہا، بڑا۔ جن۔ آدمی۔ شعر میں صنعت ایہام ہے۔ پڑھنے والا مہاجن کے قریبی معنی سودی روپیہ چلانے والا لیتا ہے، شاعر کے ذہن میں معنی بعید ہوتے ہیں مگر معنی قریب کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

اڑے وقت ۔ (حو) مشکل کے وقت۔

آثر۔ لکھنؤ میں یہ اڑے وقت (الف ممدودہ) ہے۔

اڑنچ ۔ کاوش۔ بغض۔ دشمنی (رکھنا کے ساتھ) انشا ؎

دوں دم میں نمرہ باندھ اے چاملی کو سونپ
رکھے اڑنچ جو کہ امام اُمم کے ساتھ

اگلی زبان ہے۔

آثر۔ یہ بھی لکھ دینا چاہیئے تھا کہ حال کی زبان کیا ہے۔ یہ متروک ہے۔

اڑم ۔ (بفتح اول و دوم) ۔ انبار۔ ڈھیر۔ (فقرہ) تماشے یہاں کتابوں کا اڑم لگا ہے۔

آثر۔ لکھنؤ میں اڑ کہتے ہیں۔ اسے دوسری جگہ لکھا ہے۔ ایسے الفاظ کے متعلق آدمی الجھن میں پڑ جاتا ہے کہ یہ کہاں کی زبان ہے اور وہ کہاں کی۔ نوراللغات میں بیشتر ایسی تفصیل نہیں ملتی۔

اڑنگا ۔ (بالفتح) ۔ ا۔ رخنہ۔ جھمیلا۔ جھگڑا (لگا دینا کے ساتھ)

آثر۔ لکھنؤ میں اڑنگا لگانا کہتے ہیں جو حضرت مولف نے علیحدہ درج کیا ہے مگر بغیر لکھنؤ کی تخصیص کے۔

اڑن گھائی - فریب دہی - جھوٹی سچی فقرے بازی - (بنانا کے ساتھ)
اب زبانوں پر اڑن گھائی ہے - پیشتر اڑن گی ئی کہتے تھے - (پیشتر کو
بیشتر لکھا ہے)
اثر - اڑان گھائی کو علیحدہ لکھا ہے - یہ تشریح اس کے تحت ہونا
چاہئے تھی - فسانۂ آزاد - یہ شہائی اور دعوت نہ دینے کی باتیں ہیں -
اڑن گھائیاں کسی اور کو بتانا -

اڑارا کے بیٹھ جانا - اڑارا کے گر پڑنا - دفعتہً گر پڑنا کسی درخت
یا چھت کا بیٹھ جانا - وغیرہ -
اثر - یہ بہر دو راے ثقیلہ ہے - لطف یہ ہے کہ دوسری جگہ خود
بھی اڑاڑا کے بیٹھنا لکھا ہے - پہلا صفحہ ۲۶۲ پر دوسرا صفحہ ۲۶۹ پر -

اڑے ہونا - سد راہ ہونا - اپنی جگہ سے نہ ہلنا - درج نہیں آتش -

س - بے نشۂ شراب محبت نہ جائیں گے ——
ساقی کے در پہ اب تو ہیں ہم بھی اڑے ہوئے

ا - ز

از ریگ روغن میکشد - امر محال کو سرانجام دینے کی کوشش -
درج نہیں -

میں نے سنسکرت کے مشہور شاعر بھرتری ہری کی ایک نظم
کے ترجمے میں فارسی کے اس محاورے کو اردو کا لباس پہنایا ہے -

تم ریگ کو خوب اگر نچوڑتے جاؤ
ممکن ہے کہ تیل اس سے نکل ہی آئے

یا دشت میں اک پیاس کا مارا رہرو
موجوں میں سراب کی بھی پانی پائے

ممکن ہے اسی طرح تگ و دو کے بعد
مل جائے وہ خرگوش کہ ہوں جس کے سینگ

لیکن کر دو تم لاکھ جتن یہ ہے محال
سمجھانے سے جاہل کرے ترک اپنی ترنگ

اس اندیشے کے باوجود کہ ڈینگ کا اطلاق مجھ پر نہ ہو جائے یہ عرض
کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ قطعے ہیں مگر بجر رباعی کی ہے اور
ان کے مجموعے کی ہیئت نظم کی ہے - فارسی کی مثل از ریگ روغن
میکشد کا ترجمہ کھاتے ہیں -

از غیبی تھپیڑا - غیب کی مار - آفت ناگہانی -
اثر - ازغیبی تھپیڑا یا ازغیبی ڈھیلا بھی کہتے ہیں - وہ درج نہیں -

ازماں - ازمنہ - زمانے کی جمع -
اثر - اردو میں ازماں داخل نہیں - ازمنہ کہتے ہیں -

ازار سے باہر ہونا - غصہ کرنا - آپے سے باہر ہونا -
اثر - عوام کی زبان ہے خواص جامے سے باہر ہونا بولتے ہیں -

ازار تک نہ رہنا - بالکل مفلس، بے سروسامان ہو جانا - درج نہیں

از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد - بہت کمزور ہو جانا - درج نہیں

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ   آثار پدیدست صنادید عجم را
شکستہ عمارتیں پرانی صناعیوں کی یاد تازہ کرتی ہیں - درج نہیں -

ا - ڑ

اڑدہائی دیوار - کنایۃً - بہت لمبی چوڑی دیوار - ستقہہ دیوار
درج نہیں -

اڑدھات - ٹھوس، مضبوط -
اثر - اس کو ہندی قرار دیا ہے اور فارسی صفت جوش لکھی ہے -
کوئی پوچھے کہ ہندی میں ٹھکاں سے آگئی - مگر اسی کے ساتھ یہ بھی
ہے کہ فارسی کتب لغات میں درج نہیں، گو پلیٹس نے اسے فارسی
قرار دیا ہے - سوا اس کے کیا کہا جائے کہ مخلوط النسل ہے -
شکسپیئر کی ڈکشنری نے ستاصل کیا - اس نے اسے سنسکرت
اشٹ یعنی آٹھ اور دھات سے مرکب کہا ہے - آٹھ قسم کی دھاتیں ملی
ہوئی - اشٹ دھات کو کوئی ہشدھات اور کوئی اڑدھا سمجھنے لگا
دھات یعنی معدن سے نکلی ہوئی چیز - سونا، چاندی، پیتل وغیرہ
انگریزی میں اشٹ دھات کو Bronze کہتے ہیں -

ا ۔ س

اس ہاتھ کی لینی اس ہاتھ کی دینی ۔ جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

اس ناؤ کو پار لگانا ہے ۔ یہ کام پورا کرنا ہے ۔ درج نہیں ۔

اس منھ پر سوت نہیں ۔ احوا خود نمائی و برتری کے لیے تقابل کی خواہش ۔ درج نہیں ۔

اس کان سن کے اُس کان اڑا دینا ۔ کسی بات پر التفات نہ کرنا ۔

اثر ۔ صحیح مثل اس طرح ہے ۔ اس کان سننا اس کان اُڑا دینا ۔

اس سرے یا اُس سرے ۔ وارا نیارا ہو جائے ۔ موافق یا مخالف نتیجہ نکل آئے ۔ درج نہیں ۔

اس پار یا اُس پار ۔ نفع ہو یا نقصان ۔ درج نہیں ۔

اس سے اچھا تو خدا کا نام ہے ۔ کسی چیز کی تعریف میں کمال جتانے کی جگہ بولتے ہیں ۔

اثر ۔ فضول الفاظ بھر دینے سے محاورے کی لطافت ختم ہو گئی ۔ صحیح اس طرح ہے ۔ اس سے اچھا خدا کا نام ۔

اس کے ہاتھوں سے کوئی بیر نہ کھائے ۔ بڑا ذلیل ہے کمینہ ہے ۔ درج نہیں ۔ (عروج) ؎

کیا ہوا کا لیا نظر میں سمائے   اس کے ہاتھوں کوئی بیر نہ کھائے

اُسانا ۔ ڈھلے ہوئے غلے کو ٹوکری میں رکھ کر ہوا کے رخ اڑانا ۔ اس ترکیب سے بھوسا نکل کر غلہ صاف ہو جاتا ہے ۔

اثر ۔ یہ تحریر کر دینا تھا کہ یہ قصباتی زبان ہے ۔ (دیکھیے نفائس اللغات)

استاد ۔ انیس نے کھڑا ہونے کے معنی میں کہا ہے ۔ ع

استاد ہوئے بہر نماز حرمی شاہ

اثر ۔ استاد بجائے استادہ میر انیس کے زمانے میں برابر بولا جاتا تھا ۔ (قلق) ؎

اک طرف خیمۂ حباب استاد   فرش قالین موج حسب مراد

اسم ہونا ۔ نام لکھ جانا ۔ وظیفہ مقرر ہو جانا ۔ درج نہیں ۔

اسی برس کی عمر نام میاں معصوم ۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو باوجود پیرانہ سالی کے بچپنے کی حرکتیں کرے اور بھولا بنے ۔

اثر ۔ مثل عمر کے بجائے لفظ جھنڈو کے ساتھ بولی جاتی ہے ۔

اسی برس کے جھنڈو ... (جھنڈو ۔ بالوں کی ایک لٹ ۔ پھول کی پنکھڑی ۔ دیکھیے پلیٹس) ۔ کنایۃً جھنڈو کے معنی گنج کے ہوتے ۔ عام طور پر اسی برس کے بڈھے نام میاں معصوم ہوتے ہیں ۔

اس بات میں بٹا لگتا ہے ۔ یہ کام معیوب ہے ۔ درج نہیں (دریائے لطافت) ۔

اس سے کیا حاصل کہ شاہجہاں کی داڑھی بڑی تھی یا عالمگیر کی ۔

اثر ۔ گفتگوئے لاطائل ۔ بیکار کی بحث ۔ درج نہیں ۔ دریائے لطافت

اس کی ناک مروڑ ڈالوں گا ۔ ٹھیک بنا دوں گا ۔ تنبیہ کروں گا ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)

استنجی گھرا ملنا ۔ (لکھنؤ) باہم ایسی بے تکلفی ہونا کہ کسی بات کا لحاظ اور پردہ نہ رہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں قارورہ ملنا کہتے ہیں مگر اسے قاف کی ردیف میں بمعنی موافقت ہونا کمال اتحاد ہونا لکھ کر عوام سے منسوب کر دیا ہے ۔ اس کا کیا علاج ۔

اس غم کا توتا نہیں پالتی ۔ یہ غم نہیں خریدتی ۔ اس جھگڑے میں نہیں پڑتی درج نہیں (فسانہ آزاد) (غرض کے ساتھ درج ہے)

اسرار ۔ (ع ۔ سر کی جمع ۔ بالفتح) ۔ راز ۔ بھید ۔ تسلیم ؎

یا خدا تھا اُس جگہ یا احمد مختار تھے
عاشق و معشوق میں کیا جانے کیا اسرار تھے

اثر ۔ اس معنی میں اسرار واحد بھی مستعمل ہے ۔
فصاحت لکھنوی ؎

خاصان الٰہی میں بجز پنجتن پاک
معلوم کسی کو نہیں اسرار خدا کا

اس انداز کا ۔ اس طرح کا ۔ درج نہیں ۔ آتش سے

یہ اشارہ ہم سے ہے اس کی نگاہ ناز کا
دیکھ لو تیر قضا ہوتا ہے اس انداز کا

اس انداز سے ۔ اس طرح درج نہیں ۔ ذوق سے

پتلیاں ناچتی ہیں چشم کے گھر میں بے ساز
جنبش دست ژ ہ لے ہے اس انداز سے تال

اس لیے ۔ اس سبب سے ۔ اس وجہ سے ۔ درج نہیں ہے

دیکھی ہے تجھ کو اے گل تیرے ہنسنے کی بہار
اس لیے چہرے کی رنگت زعفرانی چاہیے

ا ۔ ش

اُش اُش ۔ اش اش کی اصل اشاش (بروزن تلاش) اور اشش معلوم ہوتی ہے جس کے معنی عربی میں شادی خوشی منانے اور وجد کرنے کے ہیں ۔ اُردو میں ان لفظوں سے اش اش ہو گیا ۔ ناسخ نے اس شعر میں سے

ہم سفر وہ ہے جس پہ جی خوش ہے
دشت غربت مقام اش اش ہے

اضافت کے ساتھ بھی کہہ لیا ہے .... حق یہ ہے کہ اش اش اور اشش پر اُردو کا تصرف ہے ۔

اش اش کرنا ۔ نہایت پسندیدگی سے وجد میں آنا .... (اشرف) سے تصویر تری دیکھ کے اے رشک مسیحا ۔ سب کرتے ہیں اش اش محمدی کی خوبی سے پڑا آنکھوں پہ پردا ۔ یاں آنے لگا غش

اثر ۔ حضرت مؤلف نے ہر جگہ تحریف سے کام لیا اور ناسخ اور اشرف کے اشعار میں عش عش کو اش اش لکھا ہے ۔ ورنہ پھر جھگڑا ہی کیا رہا اگر مسلہ املا بھی بجائے عش عش کے اش اش سلم ہے انھوں نے یہاں بھی دیگر امور کی طرح حضرت جلال لکھنوی کی ناسی کی ہے لہذا سرمایۂ زبان اُردو کی عبارت نقل کرنا بیجا نہ ہو گا :۔

اش اش ۔ دونوں الف مفتوح دونوں شین منقوطہ ۔ ایک کلمہ ہے کہ شادمانی اور وجد کے معنی پر بولا جاتا ہے اور یہ محاورہ اہل اُردو کا ہے فارسی عربی میں کہیں نہیں پایا جاتا ، البتہ عربی میں اشاش بروزن تلاش شادمانی و وجد کردن کے معنی پر پایا جاتا ہے ......
پس کیا عجب ہے کہ یہی اس کی اصل ہو ۔ پس جو لوگ اس کلمہ کو بجائے دو الف دو عین مہملہ سے لکھتے ہیں مؤلف ہیچمداں کے نزدیک خطا پر ہیں ۔

اور حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت جلال سے پیشتر کسی نے عش عش کو اش اش نہیں لکھا البتہ فیلن نے عش عش لکھ کر اتنا اشارہ ضرور کیا ہے کہ صحیح الف سے ہے ۔

شیکسپیر کی ڈکشنری کا جو نسخہ میرے سامنے ہے وہ چوتھی بار ۱۸۴۹ء کا مطبوعہ ہے اس میں صرف عش عش عین سے درج ہے ۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ یہی قدیم املا ہے ۔

فیلن کی عبارت یہ ہے ۔

AH- عش عش کرنا Properly spelt with alif. To applaud

اس کا جوڑا دیکھ کر سب عش عش کرنے لگے ۔ (عورت کی زبان)

پلیٹس کی عبارت ۔

G. عش عش (for orig. اش redupl..
c.f. hashash) S. m. Rejoicing, etc.
ash ash karna (Se). To rejoice (at), be greatly pleased (with). to ad- mire, applaud.

اصل سے واقفیت کے باوجود اگر اردو کے شاعروں اور لغت نویسوں نے املا عش عش قائم رکھا تو ہم بدلنے والے کون ۔ پلیٹس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فارسی والوں نے عربی حشاشت سے حشاش اور بشاشت سے بشاش بنا لیا ہے ۔ بظاہر ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ چونکہ حشاشت سے حشاشہ میں غم کا پہلو تھا حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا۔) اگر اُردو نے اشاش یا حشاس کے الف یا (ح) کو عین سے بدل دیا تو کیا گناہ کیا۔ ہمارے بزرگ مخترع تھے مگر افسوس کہ ہم لکیر کے فقیر ہیں۔ وائے بر ما و گرفتاری ما۔ (حشاشہ = مرنے والے کی آخری سانس)۔

(اشاش بمعنی شادی کرنا خوشی کرنا ضرور ہے مگر بمعنی تعریف کرنا نہیں ہے، ممکن ہے کہ یہ پہلو تعریف کا نمایاں کرنے کو املا عش عش رکھا ہو جس میں تعریف کا صوتی پہلو موجود ہے[1]۔

اشغلا چھوڑنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ (داغ) سے

کہہ دیا مجھ سے دوست ہے دشمن
خوب ناصح نے اشغلا چھوڑا

آثر۔ لکھنؤ کی بیگمات نے ایک لطیف تصرف کیا ہے۔ غین کو قاف سے بدل کر اشقلا بولتی ہیں اور ذوق سامعت آب حیات میں غوطے کھاتا ہے۔ میں ایسی چند اور مثالوں کی طرف بھی موقع موقع سے اشارہ کروں گا۔ انشاء اللہ۔ اشقلا انشا نے بھی نظم کیا ہے سہ عشق نے مجھ پر اٹھایا روز تازہ اشقلا

لے گیا دل چھین ایک سیلا چھبیلا چلبلا[2]

اشکوں سے دامن بھگونا۔ شدت گریہ۔ درج نہیں (امیر مینائی)

ہوں وہ عاشق کہ جلا وہم رقابت سے جگر
شمع کو اشک سے دامن جو بھگوتے دیکھا

اشکوں سے منہ دھونا۔ زار زار رونا۔ درج نہیں۔

اشراق کا وقت۔ نماز اشراق کا وقت۔ نماز صبح کے بعد جب آفتاب طلوع ہو لیتا ہے تو چار رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

اشتعال دینا۔ غصہ دلانا۔ درج نہیں۔ (اسی مفہوم میں آگ دینا درج ہے)۔

اشک شوئی۔ آنسو پونچھنا۔ تسلی دینا۔ درج نہیں۔

اشاروں سے کہنا۔ آنکھ یا پلک کی جنبش سے یا اور اسی قسم کی علامتوں سے کچھ کہنا۔ درج نہیں۔ ذوق سے

کیا مد نظر تم کو ہے یاروں سے تو کہئے
گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہئے

اشارے میں باتیں کرنا۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

سو مزے کی کرتا ہے اشارے میں وہ باتیں
ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ

اشاروں میں کہنا۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے۔ درج نہیں آتش سے

نہیں معلوم ان آنکھوں کا ارادہ کیا ہے
کچھ اشاروں میں تو مژگاں نے کہا ابرو سے

اشارے کرنا۔ ایما ظاہر کرنا۔ آنکھ کو جنبش دینا درج نہیں۔ آتش سے

دھوکا دیا ہے دام نے کس گل کی زلف کا
بلبل اشارے کرتی ہے صیاد کی طرف

اشارے ہونا۔ آنکھ کی جنبش سے کچھ کہنا۔ درج نہیں۔ سے
ان سے محفل میں اشارے ہو گئے ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے

ا - ص

اصطبل۔ (بکسر الف و سکون صاد و فتح طا و سکون با و لام) طویلہ

آثر۔ صحیح وہی ہے جس طرح لکھا ہے اور شاعر بھی زیادہ تر اسی طرح نظم کرتے ہیں مگر کیا خواص کیا عوام بولتے اصطبل ہیں (بفتح اول و سکون صاد و فتح طا و با و سکون لام)۔

اصل خیر ہے۔ (م) سلامتی ہے۔ خیریت ہے۔

آثر۔ لفظ اصل صحیح بسکون دوم و سوم ہے مگر عورتیں صاد کو متحرک کر کے بولتی ہیں۔

اصلاح بنوانا۔ خط بنوانا۔ درج نہیں

اصول کی بات کہنا۔ قاعدے کی بات کہنا۔ معقول بات کہنا۔

[1] (نامعلوم مصنف) بعض زباندان اُردو نے اش اش کی اصلیت عش عش لکھی ہے اور قرینہ بھی یہی کہتا ہے۔
[2] اردو میں پنجی میں بھی ہے۔ چلتے وقت اشغلا چھوڑ گئے۔

درج نہیں -

ا - ع

اعتبار بڑھانا - اپنی ساکھ زیادہ کرنا - درج نہیں - (ذوق) ؎

سواک نے بڑھایا ہے زاہد کا اعتبار
یہ بھی ہے اس کے اک شجر مکر و فن کی شاخ

میرا شعر ہے ؎

کہہ کے یہ موت بھی آئے گی مگر وقت سحر
اعتبار اپنا بڑھایا شب تنہائی نے

اعتبار پیدا کرنا - معتبر سمجھا جانا - درج نہیں - (آتش) ؎

روشنی اس درجہ کی کرجاتی ہے کار آفتاب
حسن نے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب

اعتبار مٹنا - ساکھ میں فرق آجانا - درج نہیں - (غالب) ؎

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہوں کہ داغ جگر کا نشان ہے

اعتبار میں فرق لانا - اپنے اطوار سے نامعتبر ہوجانا - درج نہیں - (آتش) ؎ کہہ دے کوئی میرے تغافل شعار سے
وعدہ خلافی لاتی ہے فرق اعتبار میں

اعلیٰ نور - عورتیں نورٌ علیٰ نور کی جگہ بولتی ہیں - درج نہیں -
اعمال کا لکھا پورا ہونا - بدلا ادا ہوتا ہے - درج نہیں -
اعجاز کی آواز - نہایت عمدہ آواز جو بمنزلۂ اعجاز و کرامت ہو - درج نہیں - (ناسخ) ؎

طنبور کے تار آب ہوئے تو جو لالا پا
داؤد کے مانند ہے اعجاز کی آواز

اعراض - (بالکسر) روگردانی - (اختر) ؎
جو دلبر نے اغماز سمجھ کیا   مرے دل نے اعراض سمجھ کیا
اثر - اغماز ضاد سے اغماض چاہیے - اغماز غرور و ناز ہے اور اغماض چشم پوشی - بے پروائی - اغماز کے ساتھ شعر میں قافیہ بھی غائب ہوگیا - "سمجھے" کی جگہ "سمجھ سے" چاہیے ورنہ شعر ناموزوں -

اعتبار اٹھنا - اعتبار جاتا رہنا اس طرح درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

رسے ندیم کو میرا یقیں نہیں آتا
یہ اعتبار ترے اعتبار سے اٹھا

ا - ف

افلاطون کا سالا - (دہلی) مغرور -
اثر - لکھنؤ میں اُس شخص کو جو بڑا دانشمند ہے مگر ایسا ہو نہیں افلاطون اور اظہار تحقیر کو افلاطون کا بچہ کہتے ہیں - انشا نے بھی دریائے لطافت میں افلاطون کا بچہ لکھا ہے -
اُفوہ - تعجب کا کلمہ -
اثر - تعجب کے ساتھ اگر طنز بھی شامل ہو تو اُفوّہ (خ بجائے ف) کہتے ہیں -
انیمچی - افیمی - افیم کا عادی -
اثر - لکھنؤ میں افیم کھانے والے کو افیمی کہتے ہیں اور جو کثرت سے افیم استعمال کرتا ہو اور نشے میں شین رہتا ہو اسے انیمچی - دونوں لفظوں کے مفہوم میں نازک فرق کر دیا ہے -
افیمی چڑا - بہت افیم کھانے والا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں "بالکل جوگا ہو رہا ہے" (جوگا وہ بھی یا فضلہ ہے جو افیم گھولنے کے بعد باقی رہ جاتا ہے) -

حضرت مولف نے افیم اور افیون کو علیٰحدہ علیٰحدہ لکھا ہے حالانکہ
افیم عربی لفظ افیون کا مخفف ہے۔ اس کی طرف کوئی حوالہ نہیں (اُردو
میں افیون کے بدلے زیادہ تر لفظ افیم مستعمل ہے)۔
افیمن۔ افیمی کی تانیث۔ افیم کھانے والی عورت۔ درج نہیں۔
افیم یا کھائے امیر یا کھائے فقیر۔ امیر کو افیم کھانے کے لیے
روپے کی کمی نہیں اور فقیر کو مانگ کر کھانے میں عار نہیں ہوتی۔ یہ
مقولہ درج نہیں۔
افیمی تین منزل سے پہچانا جاتا ہے۔ افیمی کی نسبت قطع چھپتی
نہیں۔ درج نہیں۔

ا۔ک

اک آگ لگ گئی۔ اک زائد ہے ؎
اللہ ری گرمیاں مرے عشق کی امیر
آیا خیال دل میں تو اک آگ لگ گئی
اثر۔ مجھے اتفاق نہیں کہ شعر میں لفظ اک زائد ہے۔ اس کے معنی
ہیں ایسی کیفیت جو بیان میں نہیں آسکتی مگر جس کی قریب ترین
مثال آگ ہے۔ آگ سے مشابہ۔
اک اکیلا۔ تن تنہا۔ (شاد) ؎
روح بولی پھینک کر بشتارہ جسم زار کا
اک اکیلے سے نہیں اٹھتا ہے بوجھا چار کا
اثر۔ صحیح روزمرہ اس جگہ ایک اکیلے ہے جیسا خود شعر سے واضح
ہے۔ (نوٹ۔ یہ فقرہ اک کے ساتھ کبھی نہیں بولا جاتا۔ ایک اکیلا یا
ایک اکیلے کہتے ہیں۔ شعر میں یا تو تحریف ہے یا غلط کتابت کی بنا پر
اک بجائے ایک لکھا ہے)۔
اک دل ہونا۔ متفق ہونا۔ ذوق ؎
صفحۂ دہر پہ اک دل نہ ہوا ایک سے ایک
دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک

اثر۔ مثال غلط پیش کی گئی۔ شعر میں اک دل کے معنی کوئی دل
ہیں متفق ہونے کا مفہوم ایک سے ایک ہونا سے ادا ہوتا ہے۔
اکسار۔ (اسم) یکساں۔ برابر۔
اثر۔ یہ عوام کی زبان بھی نہیں۔ وہ بھی ایک سے بولتے ہیں۔
قصباتی زبان ہو تو ہو۔
اک قلم۔ بالکل۔ یک لخت
اثر۔ اک قلم کوئی نہیں بولتا۔ یک قلم کہتے ہیں۔
اکا دُکا۔ قلیل۔ برائے نام۔ خال خال۔ درج نہیں۔
اکال۔ قحط سالی۔ خشک سالی۔
اثر۔ ہندی میں جو کچھ ہو۔ اُردو میں اس جگہ لفظ کال مستعمل ہے
میر ؎ خوبرو اب نہیں ہیں گندم گوں
میر ہندوستاں میں کال پڑا
اکال۔ (تشدید کاف) بہت کھانے والا۔ جو اصل۔ پیٹو۔
درج نہیں۔
اکسنا۔ ہلنا۔ ہٹنا۔ (فقرہ) کیل ایسی جمی ہوئی ہے کہ اکھڑنے
کا کیا ذکر اکستی ہی نہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ ہلنا یا ٹس سے مس نہ ہونا بولتے ہیں۔
اکسنا میں دہقانیت ہے کم سے کم مروجہ زبان میں
رشک کا شعر اس طرح درج کیا ہے ؎
تمہارے تل اُکسنے دیتے ہیں کب خال عارض کو
نہیں یہ رونگٹے کیلے ہوئے بچھو نکلتے ہیں
اکسنے کے بجائے اُبھرنے سے یہی مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ عجب نہیں
کہ غلط الکاتب ہو۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اکسنا یا اکسانا کے وجود
ہی سے انکار ہے۔
اکل کھرا۔ اکھل کھرا۔ روکھا۔ دماغ دار۔
اثر۔ اس کے تحت یہ مثل درج کرنا چاہیے تھی ؎ اکھل کھرا
جگ سے برا۔

اکارت ہونا۔ برباد ہونا۔ ضائع ہونا۔ درج نہیں۔

اکوتا۔ (بفتح اول و دوم۔ نیز بکسر اول و فتح دوم۔ اردو میں بیشتر زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے) ایک سوداوی مرض ہے جس سے اکثر پاؤں پر اور ہاتھوں کی جلد پر ملے ہوئے ننھے ننھے دانے بکثرت نکل آتے ہیں اور ان سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔

اثر۔ تلفظ کے متعلق مجھے اختلاف ہے۔ یہ بکسر اول و فتح دوم ہے نہ کہ بیشتر بضم اول فتح دوم۔ پلیٹس میں بھی صرف میرا بیان کردہ تلفظ درج ہے۔

اکولا۔ (بفتح اول و دوم) ایک اُدھے کا چولھا۔

اثر۔ اوبا بجز نوراللغات کسی کتاب لغت میں نہیں ملا۔ اس کے معنی اور درج کئے ہیں: چولھے کا گول خانہ جس پر توا یا پتیلی رکھ کر کھانا پکاتے ہیں۔

نہ معلوم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں اسے آدھلا کہتے ہیں۔ (نون غنہ)

اکولا۔ (بفتح اول وضم دوم) اگولا۔

اثر۔ میں اگولا سے تو واقف ہوں مگر اکولا سے کان آشنا نہیں اگولا ایسا عام لفظ ہے کہ اس کی موجودگی میں اکولا کا اندراج بے محل معلوم ہوتا ہے گو پلیٹس میں موجود ہے۔

اکھاڑا گرم ہونا۔ زیادہ مجمع ہونا۔ مجمع میں رونق ہونا۔

اثر۔ کشتی یا دنگل کے سلسلے میں اکھاڑا گرم ہونا کشتی شروع ہونا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

اکٹھا۔ جمع۔ فراہم۔ یکجا۔ جیسے سب اسباب اکٹھا کر کے باندھ لو۔
۲۔ اک ساتھ۔ ایک ہی وقت میں۔ اک دفعہ ہی۔ (انقرے)۔
اکٹھا سبھی چل دیے۔ دیکھو اکٹھی کسر نکالوں گا۔ دہلی میں کثرت اور تعداد کی جگہ "اکٹھے" ہی بولتے ہیں جیسے اکٹھے تین آدمی تلف ہوئے ایک دن سب لوگ اکٹھے ہوئے اور لکھنؤ میں اس جگہ اکٹھا اور اکٹھے دونوں طرح بولتے ہیں۔

اثر۔ ایک دوسرا لفظ اکھٹا ہے (ث مشدد ما قبل ہائے ملفوظ) جسے فاضل مولف نے اکٹھا کے ساتھ درج نہیں کیا مگر متن تحریر کرتے وقت قلم سے بار بار بے اختیار نکل گیا ہے "اسباب اکھٹا کر کے باندھ لو" "اکھٹا سبھی چل دیے" لکھنؤ میں یہی مستعمل ہے نہ کہ اکٹھا۔ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ دہلی میں اکٹھا ہے اور لکھنؤ میں اکھٹا۔ اُن کا یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ لکھنؤ میں اکٹھا اور اکٹھے دونوں طرح بولتے ہیں۔ فرہنگ شفق کا یہ اندراج تمام تنازعہ کو حل کر دیتا ہے۔

اکھٹا ہونا۔ بالکسر و فتح کاف عربی و تشدید تائے ہندی مخلوط الہا جمع ہونا ایک جگہ پر۔ آتش۔

یہ کھلا آتش عناصر سے دل دیوانہ کو
چار دیواریں اکھٹا ہو کے زنداں ہو گئیں

اکڑ جانا۔ بُر رجانا۔ جیسے چاول اکڑ گئے۔

اثر۔ چاول اکڑتے بررتے نہیں اینٹھتے ہیں۔

اکڑ کے چلنا۔ مغرورانہ سینہ تان کر چلنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

چلتا ہے تو اکڑ کے ابھی سے دم خرام
سرکس کا تیرے پاؤں پہ اے نوجواں گرا

اک چیز ہونا۔ یکتا ہونا۔ نایاب ہونا۔ غالب ؎

جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں ہیں اک چیز
چاہیئے پھولوں کا بھی ایک مکرر سہرا

اثر۔ ہونا محاورے کا جز نہیں۔ صرف اک چیز لکھنا چاہیئے تھا۔ فرہنگ شفق سے میری تائید ہوتی ہے۔

اک شاخہ۔ روشنی کے جھاڑ کی ایک قسم۔ درج نہیں۔ قلق ؎

کیا فقط روشنی شمع گل شببو ہے
چار سو سرو کے اک شاخے الگ ہیں روشن

اک چوبہ۔ خیمے کی ایک قسم۔ درج نہیں۔ قلق ؎

گزر ہوتا ہے جب ہمراہ دیوانوں کے صحرا میں
الگ اک چوبہ اپنی آہ کا استاد کرتے ہیں

اکّاس باندھیں، پتال باندھیں، گھر کی ٹٹی کھلی۔ سلطنت زمانے کا انتظام کرتے ہیں اپنے گھر کا بندوبست کچھ نہیں۔ درج نہیں۔

اکتائی کمہارن ناخن سے مٹی کھودے۔ آدمی جب محنت کرتے کرتے تھک جاتا ہے یا گھبرا جاتا ہے تو بددلی اور بے توجہی سے کام کرتا ہے جس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ عورتوں کی یہ مثل درج نہیں۔

اکٹنا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

تو تو اکٹنی نہیں جانے گی میرے عیبوں میں
ادی میں عیب بھری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا

اکونے۔ وہ تتلی جو حاملہ کو دوران حمل میں ہوتی ہے۔ (فقرہ) بیگم صاحبہ کو اکونے ہوتے ہیں۔

اثر۔ یہ تصباتی زبان ہے اس کا اظہار کر دینا چاہئے تھا۔ علاوہ برایں اکونے ہونا تتلی ہونا نہیں ہے بلکہ حاملہ عورت کا الم غلم چیزیں کھانے کو دل چاہتا ہے۔

نفائس اللغات کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے:۔

"بلغت مردم قصبات خواہش زن حاملہ بردم بچیزہا"

اکھرنا۔ (فتح اول و دوم) ناگوار گزرنا۔ بار خاطر ہونا۔ لکھنؤ میں اس جگہ کھلنا بولتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں دونوں بولے جاتے ہیں یہ ضرور ہے کہ کھلنا زیادہ فصیح سمجھا جاتا ہے۔

اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔ انسان تنہا ہو تو عیش یا غم کسی کا لطف نہیں۔

اثر۔ زیادہ تر مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔ اکیلا آدمی ہنستا بھلا نہ روتا بھلا۔

عورتیں اس مثل کو اور بڑھا چڑھا کے یوں بولتی ہیں۔

اکیلا سو باؤلا دکیلا سو سنگ۔ تکیلا سو کھٹ پٹ چوکیلا سو جنگ۔ یعنی اکیلے آدمی کو تنہائی سے وحشت ہوتی ہے

دو ہوتے ہیں تو گھل مل کے باتیں کرتے ہیں۔ تین ہوئے نہیں کہ اکڑی اکڑی باتیں شروع ہوئیں۔ چار ہو گئے تو تُو تُو میں میں شروع ہوئی ممکن ہے کہ لپا ڈگی تک نوبت آ جائے۔ یہ درج نہیں۔

اکیلا پوت کمائی کرے گھر کرے یا کچہری کرے۔ یک سر ہزار سودا۔ آدمی کیا کیا کرے۔ درج نہیں۔ (عورتوں کی مثل ہے)

اکیلے نہ چلئے باٹ۔ جھاڑ بیٹھے کھاٹ۔ (عو)۔ تنہا سفر پر نکلنے سے گھر میں بیٹھا رہنا اچھا۔ درج نہیں۔

اکھیڑ مارنا۔ درج کرنا۔

اثر۔ اکھیڑ لگانا بھی کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

اکیلے اکیلے۔ تنہا۔ مثلاً کیوں صاحب یہ اکیلے اکیلے چکوتھیاں۔ درج نہیں۔

اک یا ایک حال پر بسر ہونا۔ یکساں بسر ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

عمر دو روزہ ہو گئی اک حال پر بسر
خالی رہا زمانہ مرا انقلاب سے

اک یا ایکدم میں۔ لحظہ بھر میں۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

وہ تری تیغ کا سایہ ہے کہ جس کی تپش
کرے اک دم ہونے کی مفارق صورت

اک کھیل۔ نہایت آسان کا کام۔ سہل الحصول چیز۔ درج نہیں۔ غالب ؎

اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک
اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے

ا۔گ

اگٹنا۔ احسان جتانا۔

اثر۔ اس کے تحت اُگٹے (احسان جتانے والا) اور یہ مثل درج کرنا چاہئے تھی۔ نگٹے کا کھائے اُگٹے کا نہ کھائے۔

اگر یار اہلست کار سہلست۔ درج نہیں۔ میرے ترجمہ کر لیا ہے بار بھی آسان ہے دشنام سہل یار اگر ہے اہل تو ہے کام سہل

اگری - (بفتح اول و دوم بر وزن سفری) - وہ رنگ جو گہرے کشمشی کے قریب ہوتا ہے - (رند)

اگری کا ہے گماں شک ہے ملاگیری کا
رنگ لایا ہے دوپٹا ترا میلا ہو کر

میر حسن نے اگری بسکون کاف فارسی بھی کہا ہے، مگر اب یہ زبان نہیں ہے - ؎

وہ پشواز اگری وہ نرگس کا ہار   وہ کمخواب کے بند، روپہلی ازار

یہ لفظ اگری بر وزن اجنبی نہیں ہے - بر وزن اجنبی بولنا غلط ہے کس واسطے کہ لفظ اگر بفتح اول و دوم تھا اس میں یائے نسبت اضافہ کی تو اگری ہوا - سرئی اور نقرئی پر اس کا قیاس صحیح نہیں ہے -

یہ لفظ اگر کے تحت یہ اندراج ہے - (ع - س - اگر) مذکر ایک پہاڑی درخت کی لکڑی جو جلنے سے خوب خوشبو دیتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے غرق ہو جاتی ہے - صاحب برہان نے اس کو فارسی بمعنی چوب عود لکھا ہے -

اثر - یہاں بھی باستثنائے حضرت جلال کا طوطی پس آئینہ بول رہا ہے اور سرمایۂ زبان اردو کی عبارت نقل کرنا بیجا نہ ہوگا -

اگری - تحتانی معروف کے ساتھ بر وزن سفری ایک رنگ کا نام ہے کہ اگر کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے - ف - عودی سید محمد خاں رند ؎

اگری کا ہے گماں شک ہے ملاگیری کا
رنگ لایا ہے دوپٹا ترا میلا ہو کر

تنبیہ - جو لوگ اگری بر وزن سفری کو اگرئی بر وزن اجنبی بولتے ہیں غلط بولتے ہیں کس واسطے کہ لفظ اگر ہے اگرہ نہیں ہے پھر ہمزہ قبل تحتانی کے کس حرف کے عوض میں آگیا جو اگری سُرئی و نقرئی کے قیاس پر بولا جاتا ہے -

یہ امر مسلم ہے کہ لفظ اگر بمعنی خوشبودار لکڑی ہندی ہے - خود حضرت جلال نے اس کا فارسی یا عربی مرادف عودی کو قرار دیا ہے یعنی ہندی تسلیم کر لیا - فارسی کی کسی لغت میں باستثنائے برہان اس کا اندراج بمعنی خوشبودار لکڑی نہیں پایا جاتا - اگری بر وزن سفری نیز اگرئی بر وزن اجنبی فیلن اور پلیٹس دونوں میں لکھے ہیں - پلیٹس نے ہندی اگرہ ماخذ سنسکرت کو بتایا ہے - ایسی صورت میں اگری بر وزن سفری کو صحیح اور اگرئی بر وزن اجنبی کو غلط کیوں تصور کیا جائے - بول چال میں اگرئی بر وزن اجنبی ہے اور کانوں کو یہی بجا معلوم ہوتا ہے -

حضرت جلال کا یہ ارشاد بھی درست نہیں کہ نقرہ اور سرہ کی طرح اگر کے آخر میں (ہ) کہاں ہے کہ اس کو ہمزہ سے بدلا جائے - چمپا اور کتھا کے آخر میں الف ہے تاہم رنگ کے معنی میں ان سے چمپئی اور کتھئی بنتے ہیں -

اگلے کو پانی پچھلے کو کیچ - جو وقت پر پہنچ جاتا ہے وہی مزے میں رہتا ہے - یا جو کام ابتدا میں ہو جاتا ہے وہی اچھا ہوتا ہے - یہ مثل درج نہیں -

اگلے کو گھاس نہ پچھلے کو پانی - (ع و) مہمانوں کی خاطر تواضع میں بدنظمی - درج نہیں -

اگلے ہوئے پچھلے، پچھلے ہوئے پڑھان - پرانے لوگوں اور قدیم خیر خواہوں پر نئے لوگوں کو ترجیح دینا - یہ مثل درج نہیں -

اگلتی تلوار، بیسوا لگائی، خسم کو مار رکھتی ہے - تلوار اور بدکار عورت دونوں بے وفا ہوتے ہیں - (لفظ خسم یہاں ذو معنیین ہے خسم بمعنی شوہر اور (خصم) خسم بمعنی دشمن) - درج نہیں -

اگن - (بفتح اول و ضم دوم) پھوہڑ، بدسلیقہ، نالائق -

اثر - اردو میں بےگن ہے نہ کہ اگن - مثلاً بےگن کی نیا پار لگا دو ترا محمد نام ہے -

اگن چڑیا - ایک چڑیا جو آگ میں رہتی ہے جسے فارسی میں سمندر کہتے ہیں - درج نہیں - (از نفائس اللغات) (گ بالفتح -)

ا - ل

الااللذی نہ الااللذی ۔ نہ ادھر کا اُدھر کا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اللذی نہ اللذی بولتے ہیں ۔ تری وہ مثل ہوئی
اے رضی نہ اللذی نہ اُللذی ۔ (دریائے لطافت میں مطابق
حضرت مؤلف ۔

الاتوں دام ۔ بہت مہنگی قیمت ۔ درج نہیں ۔

اُلاہنا ۔ گلہ ۔ شکایت ۔ ملامت ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اُلہنا کہتے ہیں جو حضرت مؤلف نے دوسری جگہ لکھا
ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ الاہنا کہاں
کی اور اُلہنا کہاں کی زبان ہے ۔

الاماں پکارنا ۔ پناہ مانگنا ۔ درج نہیں ۔ انجم سے

پکاریں الاماں دل کو نہ تھے تھام کر انجم
پہنچ جائے اگر نالہ فلک تک بیقراروں کا

الاچی ۔ الائچی ۔ ایک خوشبو دار پھل ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں الاچی فصحا کی اور الائچی عوام کی زبان سمجھی جاتی ہے
اس طرف کوئی اشارہ نہیں ۔

الانگھنا ۔ (ع) کودنا ۔ پھاندنا ۔
اثر ۔ دیہاتی زبان ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں ۔

الپاکا ۔ الپکا ۔ ایک قسم کا کپڑا جو سوتی اور اونی دونوں
طرح کا ہوتا ہے ۔
اثر ۔ اردو میں صرف الپاکا ہے ، الپکا کوئی نہیں بولتا نہ سوتی
اونی کی تفریق کی جاتی ہے ۔

الٹ پلٹ ۔ زیر و زبر ۔ تہ و بالا ۔
اثر ۔ پلٹ کو بفتح اول و دوم لکھا ہے حالانکہ الٹ کی طرح پلٹ
کو بھی بضم اول بولتے ہیں ۔

الٹی چین کا حقہ ۔ اچین بکسر اول و یائے معروف ایک قسم کا
حقہ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) ۔
اثر ۔ الٹی چین اور کلابتوں کے نیچے ۔

الٹی ریت ۔ (بکسر اول و یائے معروف) دستور زمانہ کے خلاف
کوئی رسم یا کام ۔ درج نہیں ۔

الٹی کھوپڑی کا ۔ (دہلی) کم فہم ۔ الٹی سمجھ والا ۔ لکھنؤ میں اس
جگہ اوندھی کھوپڑی کہتے ہیں ۔
اثر ۔ ایک بات اور ہے ۔ لکھنؤ میں کھوپڑی نہیں کھوپری کہتے ہیں ۔
(رائے مہملہ بجائے رائے ہندی) عجب نہیں دونوں صحیح ہیں ۔

الٹے پلٹے ۔ (بہر دو بضم اول) ایک قسم کا سالن ۔ درج نہیں ۔

الٹے توے پر روٹی پکانا ۔ خلاف عقل کام کرنا ۔ درج نہیں ۔

الٹے چاک کا پانی پلوانا ۔ جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک
ٹوٹکا ۔ درج نہیں ۔ عروج سے

جا کے دریا بھی اس کو نہلوائیں
پانی گل الٹے چاک کا پلوائیں

الٹی عقل کا آدمی ۔ بیوقوف شخص ۔ درج نہیں ۔

الٹی کھوپری اندھا گیاں ۔ احمق ۔ درج نہیں ۔

الٹے ہاتھ کا کھیل ہے ۔ سہل کام ہے ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بائیں ہاتھ کا کام ہے ۔ بولتے ہیں ۔

الٹے معنی پہنانا ۔ بات کو کچھ کا کچھ بنا دینا ۔ درج نہیں ۔

الٹوانسی کبیر کی ۔ الٹے کام اور الٹی بات کو کہتے ہیں ۔ برعکس
خلاف باتیں سے

جتنے کرو گناہ کبیرہ ملیں ثواب
کہتے ہیں الٹوانسی اسی کو کبیر کی

اثر ۔ لکھنؤ میں الٹی کبیر کی کہتے ہیں ۔ آتش سے

بیہودہ گفتگو نہیں مرد فقیر کی
سیدھی ہے سمجھے تو اگر الٹی کبیر کی

اُلجھا ۔ گتھی یا پھندا جو سوت یا ریشم کے دھاگوں یا ڈوروں میں

پڑجاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں الجھا کوئی نہیں بولتا گتھی، گرہ یا پھندا کہتے ہیں۔ کنکوے کی دو ڈور کے متعلق کہتے ہیں کہ الجھ گئی ہے نہ کہ الجھا پڑ گیا ہے۔ بات میں الجھاؤ پڑتا ہے نہ کہ الجھا۔ نسیم میں الجھا بطور اسم درج نہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ دہلی کی زبان بھی نہیں۔ بظاہر کسی دیہات سے کسب کی گئی ہے مگر اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

الجھن کا مزاج۔ ذرا سی بات میں مشتعل ہو جانے والا درج نہیں (نظم طباطبائی) سے

گریباں میرا تیرا دیکھنا اک ہاتھ میں ہوگا
کہے دیتا ہوں میں ناصح مزاج اپنا ہے الجھن کا

الجھی الجھی گفتگو۔ ایسی گفتگو جس میں گنجلک ہو۔ صاف صاف نہ ہو۔ درج نہیں۔ امیر مینائی سے

کھل کر کہو کہ بوسۂ گیسو نہ دیں گے ہم
یہ الجھی الجھی مجھ کو نہیں گفتگو پسند

الفی کنکوا۔ کنکوے کا ایک رنگ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے الفیا کہتے ہیں۔ (لام ساکن)

الف قامت۔ (بلا اضافت) سیدھا قد۔ کنایۂ معشوق درج نہیں۔ انجم سے

دیوانہ دل تو کہنے کو ہے آسماں دے
وارستۂ فریب الف قامتاں رہا

(نوٹ۔ انجم نے کہیں کہیں اپنے نام آسماں جاہ کی رعایت سے آسماں بطور تخلص استعمال کیا ہے)۔

الف کے نام بے نہیں جانتے۔ بالکل جاہل۔

اثر۔ یہ مثل یوں بھی بولی جاتی ہے۔ الف کے نام لٹھا نہیں جانتے اور اس طرح بھی ہے۔

الف کے نام بے نہیں جانتے نام محمد فاضل یہ بھی درج نہیں

اُلفت مول لینا۔ محبت کرنا اور مصیبت میں گرفتار ہونا۔ درج نہیں۔ آتش سے

بلا اپنے لیے دانستہ انساں مول لیتے ہیں
عبث جی بیچ کر الفت کو انساں مول لیتے ہیں

الک پلک سے چین کرنا۔ زندگی کا ہر لمحہ راحت سے بسر ہونا۔ درج نہیں۔

الگ۔ آہستہ۔ چپکے سے۔ میر حسن سے

الگ کھول ہاتھوں سے واں کے کواڑ
چلا سایہ سایہ درختوں کی آڑ

اثر۔ شعر میں الگ کے معنی کواڑ بالکل کھول دینا۔ پاٹوں پاٹ کھول دینا ہیں نہ کہ آہستہ یا چپکے سے۔

البیلی نے پکائی کھیر، دودھ کے بدلے ڈالا نیر۔ بے سلیقگی سے کام کرنا درج نہیں۔

(نیر۔ یعنی پانی۔ نون بالکسر یائے معروف ساکن۔ ایک ہندی گیت کے بول یاد آ گئے۔ نیر بھرن کیسے جاؤں سکھی)

الکھ پُرش کی مایا، کہیں دھوپ کہیں سایا۔ خدا کی عجب قدرت عجب شان ہے۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب۔ کہیں شادی ہے کہیں غم۔ درج نہیں

الحق مُرّ۔ حق کڑوا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

اللّا بلّلا۔ بیوقوف۔ گیگلا۔ درج نہیں۔

اللہ نبی کا سایہ۔ کلمۂ دعائیہ۔ درج نہیں۔ مرزا دبیر سے

پھر جھولے کے اندر یہ دعا سے کے لٹایا
اللہ نبی کا مرے شہزادے پہ سایا

یعنی خدا اور نبی کی حفاظت میں دیا۔

اللہ دے اللہ دلا دے۔ بندہ دے مراد پا دے فقیر کی صدا درج نہیں۔

اللہ سے تو کیا غم ہے سا اللہ مددگار ہے تو بیڑا پار ہے درج نہیں
اللہ مددگار ہے تو بیڑا پار ہے سا اللہ پہ بھروسا ہے تو ہر مشکل

آسان ہو جائے گی۔ درج نہیں۔
اللہ دے اللہ دلا دے، اللہ کا دیا کُل عالم پا دے ۔ یہ بھی فقیروں کی صدا ہے۔ درج نہیں۔
اللہ کی طرف دیکھنا ۔ انتہائے یاس وغم میں خدا سے لو لگانا۔ درج نہیں۔
اللہ کرے سو ہو ۔ فقیر کہے سو ہو۔ سائل کی صدا۔ اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ فقیر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
اللہ والے لوگ ۔ باخدا۔ جو دنیا ترک کر کے خدا کے ہو رہیں۔
اثر۔ روزمرہ لفظ لوگ کے بغیر ہے۔ ؎

ہوئی صبح اللہ والے اٹھے ہیں
مصلے بچھے رنگ چھائے اٹھے ہیں

اللہ اللہ بھائی کے کان کانوں نائی کے ۔ اللہ اللہ بھائی کے دیدے پھوٹیں نظر ہائی کے۔ لوری۔ درج نہیں۔
اللہ اللہ کرتی تھی گھی کے پاپڑ تلتی تھی ۔ پاپڑ ہوئے تمام جنا کرے آرام۔ لوری درج نہیں۔
اللہ کا دیا سر پر ۔ جب کسی بات میں اپنا قابو نہ ہو اور گوارا کرنا ہی پڑے تو کہتے ہیں۔ جیب ؎

خوشی سے بار محبت اٹھا لیا سر پر
مثل سنی نہیں اللہ کا دیا سر پر

اثر۔ وہی شعر سے مثل گڑھنا۔ نثر میں یوں ہے۔ اللہ کا دیا سر آنکھوں پر۔
اللہ رے دماغ ۔ مغرور و متکبر ہونا۔ درج نہیں۔ تیر ؎

مرتے ہیں ہم تو آدم خاکی کی شان پر
اللہ رے دماغ کہ ہے آسمان پر

اللہ میاں کی سلامتی گانا ۔ گیت جو زچگی کے موقع پر گایا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)
اثر۔ ادھر گلگلے پکنا شروع ہوئے اُدھر گھر کی عورتوں نے اللہ میاں کی سلامتی گائی۔
الو ہو جانا ۔ نشے میں چور ہو جانا۔ نشے میں غیں ہو جانا۔ تجر ؎

یہ ظرف اپنا ہے جتنی پیئے عقل اتنی بڑھتی ہے
فلاطوں ہو اگر ہو جائے الو ایک چلو میں

اثر۔ خود شعر سے ظاہر ہے کہ محاورہ چلو میں الو ہونا ہے نہ کہ الو ہو جانا
الیا بلیا جات ہے ۔ دیوالی کے موقع پر جھاڑو کی سینکیں جلا کر مکان کے گوشے گوشے میں پھرا کر گھر کے باہر پھینک دیتے ہیں اور الیا بلیا جات ہے کہتے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔
الست ۔ بدمست۔ نفسانی خواہشوں میں بھرا۔
اثر۔ کون کہے کہ یہ الست نہیں بلکہ السٹ بچا کی ہے۔
اللہ اللہ ہوتی ہے ۔ (۶) انذر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
الول ۔ اچھل کود خاصکر بچھیرے کی۔ درج نہیں۔ انشا ؎

نہیں یہ توسن باد بہار کے جھوکے
بڑی الول بچھیرے الکھنڈ کرتے ہیں

(فیلن میں بھی تنہا الول درج ہے) (الکھنڈ: جن پر ابھی کاٹھی نہیں رکھی گئی)۔
الٹیاں آنا ۔ ابکائیاں آنا۔ قے ہونا۔ درج نہیں۔
الٹی سیدھی سنانا ۔ برا بھلا کہنا لعنت ملامت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

ا۔م

امتحان ہونا ۔ آزمائش ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

عرش کے تارے ہیں تارے جائے خمول لبہ
آج ہمارے امتحان طبع عالی ہو گیا

اَمر ۔ لافانی ۔ نہ مرنے والا ۔ درج نہیں ۔
امرت ۔ اردو میں زبانوں پر بالفتح و کسر سوم ہے ۔ زہر کی ضد ۔
آب حیات ۔ تسلیم ؎

دیکھ ہو کر اُس نے جب دشنام دی
میرے حق میں زہر امرت ہو گیا

اثر ۔ مجھے حضرت مولف سے اتفاق نہیں ۔ اردو میں امرت بکسر
اول و فتح سوم ہے ۔ برقؔ ؎

چارہ اس کا نہیں برگشتہ جو قسمت ہو جائے
زہر مرنے کیلئے کھائیں تو امرت ہو جائے

قسمت اور امرت قافیہ ۔ تسلیم کا جو شعر پیش کیا گیا ہے اُس میں
بھی امرت غالباً بفتح سوم ہے ورنہ قافیہ تنگ ہو جائے ۔ فیلن
میں بھی امرت بکسر اول و فتح سوم ہے ۔ نفائس اللغات میں
بھی یہی ہے ۔

بکسر اول و سکون دوم و فتح راء جملہ ۔ آب حیات ۔ نوقانی ۔
آبے کہ از خوردن آں زندگی جاوید حاصل شود ؎

حضرت مولف نے اعراب جیلیس سے نقل کر دیے بغیر یہ
سوچے ہوئے کہ ہندی میں جو کچھ ہو اردو میں کیا ہے ۔
امریاں ۔ آم کا باغ ۔
اثر ۔ سب نے یہی لکھا ہے مگر میں نے اپنی آنکھوں سے امروں کے
درخت دیکھے ہیں جو آم کے درختوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں ۔ انکے
پھلوں کو امرا کہتے ہیں (بفتح اول و سوم) ان کا اچار ڈالا جاتا ہے
قد میں آنولے کے برابر ، ذائقہ ترش ۔ فیلن نے ہتا حل کیا ۔ اس کا
اندراج ملاحظہ ہو ۔

H. اِمرا am اَمرا amla. n. m. A hog plum, Spondias mag, nifera wil.

تو صاحب امرا بیر کی ایک قسم ہے اور اس کے درختوں کے جھنڈ کو
امریاں اس بنا پر کہتے ہیں اور آم کے باغ کو امریاں اس بنا پر
کہتے ہیں کہ ام بمعنی آم ہے اور راج جس سے ریاں نکلا ہے بمعنی قطار
ہے ۔ امرا پلیٹس میں بھی بمعنی hog plum درج ہے ۔
امرا بمعنی بیر کی ایک قسم نور اللغات میں درج ہی نہیں ۔
امک کے ڈھمک ۔ یہ ایک گالی ہے بمعنی نطفۂ ناتحقیق جو
امک ڈھمک (کم حیثیت اشخاص) سے علیحدہ ہے درج نہیں ۔
امیر خانی ۔ مرد شبیہ عورت ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)
امیر کو جان پیاری فقیر کو ایک ایک پل بھاری ۔ یعنی
امیر کو جان پیاری ہوتی ہے اور غریب کو دو بھر ۔ درج نہیں ۔
تھوڑے اختلاف کے ساتھ فیلن میں درج ہے اس میں فقیر کو
اک دم بھاری ہے ۔
امیر کے پاس قبر بھی نہ ہو ۔ امیر غریب کی عزت نہیں کرتے
مقتضائے غیرت ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان سے الگ رہے ۔ درج نہیں ۔
امیری ٹھاٹھ ۔ امیرانہ ساز و سامان ، شان و شوکت ۔
آرزو لکھنوی ؎

ٹھاٹھ مٹ جائیگا امیری کا
حال کھل جائیگا فقیری کا

امبیا ۔ (امب ۔ یا) ۔ کچی آم ۔ کیری ۔ درج نہیں ۔ اس کا املا
میم اور نون سے دونوں درست ہے ۔ کوئی وجہ نہیں کہ انبیا تو لکھا
جائے اور امبیا نظر انداز کر دیا جائے ۔
امید دینا ۔ آسرا دینا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ آتش ؎

امید ناتواں کو دے طاقت تو اٹھا
ہیکل کا بوجھ ان کی نازک کمر سنبھالے

ا ۔ ن

اناڑی کی بندوق ۔ جاہل اور بیوقوف شخص کا صاحب
مقدور ہو جانا ۔ درج نہیں ۔
انتر منتر ۔ جادو ۔ ٹونا ۔ جھاڑ ۔ پھونک ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں جنتر منتر بولتے ہیں ۔

انتڑیوں کا قل ہو اللہ شروع کر دینا۔ بھوک کی شدت ظاہر کرنے کی جگہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں۔ بڑی آنتیں چھوٹی آنتوں کو کھائے جاتی ہیں یا آنت کو آنت کھائے جاتی ہے۔

انٹ کا سنٹ ۔ اوٹ پٹانگ۔ بھل۔ لغو۔ (فقرہ) میری بات کا جواب تو دیتے نہیں انٹ سنٹ بک رہے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں انٹ سنٹ بغیر لفظ کا ملائے ہوئے بولتے ہیں لطف یہ ہے کہ جو مثال پیش کی ہے اُس میں بھی لفظ کا شامل نہیں۔

انت برا سو برا۔ انت بھلا سو بھلا ۔ یعنی جس کا انجام برا ہو اچھا اسی کو کہنا چاہئے جس کا انجام اچھا ہو۔ درج نہیں۔ یہی مثل تھوڑے فرق کے ساتھ یوں بھی کہی ہے۔

انت برے کا برا، انت بھلے کا بھلا ۔ جو جیسا ہے اُس کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔ برے کا انجام برا، اچھے کا اچھا۔ یہ بھی درج نہیں۔

انتری میں روپ اور لقچی میں چھب ۔ (ع) اغذا سے رنگ روپ نکلتا ہے اور پوشاک سے زیبائش ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

انچے انچے رہنا ۔ (دہلی) کھنچے کھنچے رہنا۔ دور دور رہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھنچے کھنچے رہنا کہتے ہیں جو اس طرف اشارہ کئے بغیر مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

اندر کی سانس اندر باہر کی سانس باہر ۔ کمال تحیر اور سکوت۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔

اندر ہی اندر ہنڈیا پک رہی ہے ۔ خفیہ سازش ہو رہی ہے۔ درج نہیں۔

اندرائن کا پھل دیکھنے کا ہے چکھنے کا نہیں ۔ مثل اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کا ظاہر اچھا ہو باطن خراب۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ اختصار کے ساتھ مطلب بہتر طریقے سے ادا ہو گیا۔ اندرائن کا پھل دیکھنے ہی کا ہے۔

اندر لوک ۔ (اکسر اول) اندر کے رہنے کی جگہ۔ اکھاڑے میں۔ انشائے —
برہمن کے لڑکے کھول کے پوتھی بچار تو
کچھ سی پری بھی ہوگی کہیں اندر لوک میں

(دال بھی ساکن ہے۔ عام طور پر بفتح دال بولتے ہیں)

اندر باہر ۔ ظاہر باطن۔ درج نہیں۔ ناسخ سے
چشم عاشق میں برابر ہے دلا گھر باہر
ایک سا جلوہ معشوق ہے اندر باہر

ان دیکھا چور شاہ برابر ۔ (مقولہ) بے دیکھے کیونکر چوری لگائی جائے۔ درج نہیں۔

اُن کے دھن پر چور راجا ۔ جو شخص پرائے مال پر قبضہ کرکے مالدار بن بیٹھے اس کی نسبت طنز سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

انہونی ۔ نہ ہونے والی بات۔ محال ناممکن۔

اثر۔ یہ مفہوم لفظ بات کا اضافہ کئے بغیر عام طور پر ادا نہیں ہوتا۔ مرزا شوق سے
ہے یہ انہونی بات اے مرزا
میں نہ آؤں گی تیرے ہجراں میں

اندھا بادشاہ لنگڑا وزیر ۔ جب نائب اور مالک دونوں نکمے ٹھہرے تو کام سلیقے سے کیونکر ہو۔ درج نہیں۔

اندھا گرو، بہرا چیلا، مانگے ہڑ دے بہیڑا ۔ دوسرے الفاظ میں وہی مطلب ہے جو اوپر کی مثل کا ہے۔ درج نہیں۔

اندھا بٹے رسی اور بچھڑا کھائے ۔ غافل اور بیوقوف شخص کی نسبت کہتے ہیں کہ ادھر کام کرتا جاتا ہے ادھر خراب ہوتا جاتا ہے۔ درج نہیں۔

اندھا جانے آنکھوں کی سار ۔ اچھی چیز کی قدر اسی کو ہوتی ہے جو اس سے محروم ہو۔ درج نہیں۔ (سار بمعنی قیمت)

اندھا چوہا تھوتھے دھان ۔ بدنصیب کا ناکام رہنا۔ درج نہیں (بعض کتابوں میں تھوتھے کی جگہ تھوتے ہے مطلب قریب قریب ایک ہے گھن لگا ہوا خالی چھلکا یا)۔

اندھا ملا ٹوٹی مسجد - جیسی روح ویسے فرشتے - ناقص کو ناقص ہی پیر ملتی ہے -

اثر - مثل میں مسجد کی جگہ مسیت ہے اور یوہیں بولنا چاہیے -

اندھا نیوتے دو جنے آئیں - ایسے شخص کو کچھ دینا جس کی وجہ سے دوسرے کو بھی دینا پڑے - درج نہیں -

اندھا ہادی بہرا مرشد - اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کے پیر مصاحب سب کے سب نااہل ہوں - درج نہیں -

اندھوں نے بازار لوٹا - کسی انہونی بات پر اظہار استعجاب درج نہیں -

اندھے کو رات دن برابر ہیں - نافہم اور جاہل کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی - درج نہیں -

یہی حاصل مندرجۂ ذیل مثل کا ہے -

اندھے کے آگے ہیرا کنکر سب بے وقوف کے آگے، اچھا برا سب یکساں ہے - درج نہیں -

اندھوں میں کانا راجا - بیوقوفوں میں جو ذرا بھی سمجھدار ہو وہ سردار سمجھا جاتا ہے -

اثر - بعض کتابوں میں راجہ کی جگہ راوت ہے - (راوت بمعنی سردار)

اندھا لکڑی ایک ہی بار کھوتا ہے - محتاج آدمی بار بار دھوکا نہیں کھاتا - درج نہیں -

اندھیر ہونا - ظلم ہونا - غضب ہو جانا - درج نہیں -

ناسخ - ہوگیا اندھیر جب پنہاں وہ مہرو ہوگیا
شمع کا شعلہ یہ اڑ بھاگا کہ جگنو ہوگیا

اندھیرے منہ - بہت سویرے -

اثر - لکھنؤ میں منہ اندھیرے بولتے ہیں - (امیر کی ردیف میں اسی طرح لکھا ہے اور قلق اور شاد کے اشعار بھی پیش کیے ہیں مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی)-

اندھیری ڈالنا - زنانے حصۂ مکان میں سقہ پانی بھرنے کو پر نقاب ڈال کر جاتا تھا - درج نہیں -

اندھیرے اجالے سمجھنا - موقع پا کر انتقام لینا درج نہیں

اندھلانا - (عم) اندھا بنانا - دھوکا دینا - فصحا اس جگہ اندھا بنانا بولتے ہیں -

اثر - عورتیں اکثر ایسے موقع پر دھندلانا بھی کہتی ہیں -

اندھیر جوتنا - بدنظمی کا مرتکب ہونا - درج نہیں (اودھ پنچ) یہاں کی میونسپلٹی نے اندھیر جوت رکھا ہے -

اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی کہ چرا گفتم - پہلے سوچنا کر کیا کہوں اس سے بہتر ہے کہ بے تامل کہہ کر پچھتایا جائے - درج نہیں -

انڈے لڑانا - عوام یا جواری اکثر نوروز کے دن مرغی کے انڈے لڑاتے ہیں ..... جن کے ہاتھ کا انڈا ٹوٹ جاتا ہے وہ بازی ہار جاتا ہے - نظیر ہے

اس سال دُور دُور فنا ہو جہان میں
نوروز میں لڑائیے انڈا حباب کا

اثر - یہ تو لفظی معنی ہوئے - مجازاً بیکاری اور لہو ولعب میں وقت ضائع کرنا - یہ مفہوم درج نہیں -

انڈے بچے والی چیل چلہور - چیلوں کو صدقے کا گوشت کھلانے کے لیے بلانے کی آواز - درج نہیں -

انڈے کے ملوک - جو گھر سے کبھی باہر نہ نکلے - ناتجربہ کار - سادہ - بھولے بھالے امیر کی نسبت کہتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں ایسے لوگوں کو انڈے کے ملوک زادے کہتے ہیں - یہ درج نہیں -

انڈے سیوے فاختہ کوے میوے کھائیں - مشقت کرے کوئی اور مزے کرے کوئی اور -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولتے ہیں - دکھ جھیلیں بی فاختہ

کوے انڈے کھائیں۔

انڈے کا ستارا۔ خالی انڈا گھی میں تلا ہوا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ستارے کا انڈا کہتے ہیں۔

انڈے بچے والی۔ کنایۃً چیل۔ یہ مفہوم اور ان الفاظ میں درج نہیں۔

انڈی کا تیل۔ رینڈی کا تیل۔ درج نہیں۔ (ایمان صاحب ؎

انڈی کا تیل جن کو میسر نہ ہو کبھی
روشن کریں وہ قوم کے کوری چار شمع

(عوام کی اور عورتوں کی زبان ہے۔ خواص رینڈی کا تیل کہتے ہیں۔

اُنڈل پڑنا۔ لازم گر پڑنا۔ (فقرہ) پانی انڈل پڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ پانی لنڈھ گیا۔

انگارے برسیں حقدار ترسیں۔ خدا کا قہر نازل ہو کہ جو حق ہیں وہ محروم ہیں۔ درج نہیں۔

انگارے کی طرح دہک رہا ہے۔ (عو) جب کسی کو شدت سے بخار ہو تو کہتی ہیں بدن انگارے کی طرح دہک رہا ہے۔

اثر۔ بدن کا لفظ جزو محاورہ ہے لہذا (ب) کی ردیف میں لکھنا چاہیے تھا۔

اَن کا کیڑا۔ کنایۃً انسان۔ (ان بالفتح اناج)

اُنسان اناج کا کیڑا ہے۔ آدمی بغیر اناج کے زندہ نہیں رہتا۔ درج نہیں۔

انگلی دکھانا۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔

اثر۔ صحیح مفہوم تنبیہ کرنا ہے۔

ورغلانا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً شیطان نے انگلی دکھائی۔ یہ درج نہیں۔

انگلی پکڑتے پہنچا پکڑا۔ مثل ذرا سا سہلا پا کر پاؤں پھیلائے۔ یہ مثل ہاتھ کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ ہاتھ پکڑتے پہنچا پکڑا۔ ہاتھ پکڑنا سہارا دینا ہے۔

انگلی کرنا۔ کنایہ ہے کسی کو پوشیدہ آزار دینے سے۔

اثر۔ کنایہ جو کچھ ہو یہ فقرہ نہایت فحش ہے۔ اسی سے پوشیدہ آزار دینے کے لیے ایک دوسرا لفظ انگلیانا وضع کیا گیا ہے۔ وہ درج ہی نہیں۔ (کاف ساکن۔ لام مکسور) نیز اغلام بیہ کرنا ہے۔

انگلی کے پور۔ انگلی کے تین ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا۔

اثر۔ حضرت مولف نے ہر جگہ پور کو مذکر لکھا ہے حالانکہ مونث ہے۔ انشا ؎

میں پیچ پڑوں کیوں نہ جوے چٹکی میں اپنی
ڈالے سل انگلی کی مری پور نگوڑا

انگلی میں لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہونا۔ کسی کام میں ذرا سا دخل پا کر مدعی یا حقدار بن جانا۔

اثر۔ انگلی میں کا ٹکڑا اس کا جزو نہیں۔ ذوق ؎

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

انگلیاں چٹکانا۔ انگلیاں توڑنا۔

اثر۔ انگلیاں چٹخانا بھی بولتے ہیں۔ چٹکانا بفتح اول اور چٹخانا بکسر اول۔

انگلیاں دانتوں میں دبانا۔ نہایت افسوس کرنا۔ حیرت کرنا۔ تحیر ؎

انگلیاں دانتوں میں دباتا ہوں
نہیں آتیں گنبد پریاں جو نظر

اثر۔ یہ محض لفظوں کا گھروندا بنائے رعایت لفظی ہے محاورہ دانتوں میں انگلی (واحد) دبانا ہے نہ کہ انگلیاں دبانا (جمع)۔

انگلی اٹھنا۔ کسی طرف اشارہ کرنا جس سے اشتیاق ظاہر ہو۔ درج نہیں۔ قلق ؎

وہ بہر قتل جب آتا ہے دیکھو شوق جانبازی
مہ نو کی طرح اٹھتی ہے انگلی تیغ قاتل پر

انگلیاں کاٹنا: اسف کے ساتھ حیرت زدہ ہونے کی جگہ ۔

سو آئنے ہیں دیکھے جو وہ غیرت آتش
ادھر یہ اور اُدھر عکس انگلیاں کاٹے

آثر۔ اول تو شعر میں غیرت آتش کی جگہ غیرت یوسف ہے شعر آتش کا ہے۔ دوم انگلیاں کاٹنا بربنائے عشق وارفتگی ہے۔ عورتوں نے حضرت یوسف کو دیکھ کر ترنج کے بدلے چاقو سے اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں۔

انگلیاں شرم اور غیرت کی بنا پر بھی دانتوں سے کاٹی جاتی ہیں۔ میرا شعر ہے ۔

آہ اس حال میں بھی پیش غبلت نہاں
انگلیاں شرم سے کاٹیں مری رسوائی نے

انگوٹھے چوسنا۔ شیرخوار بچے اکثر منہ میں انگوٹھا رکھتے ہیں۔

آثر۔ شیرخوار بچہ انگوٹھا (واحد) چوستا ہے نہ کہ انگوٹھے۔

انگیا کے پچھوے۔ انگیا کے وہ ٹکڑے جو پشت کی جانب ہوتے ہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں انھیں پچھاوے کہتے ہیں۔ جان صاحب ۔

توڑوں گی ہاتھ اب جو بگاڑو گی آستیں
یاں سے گھٹا دو خانہ پچھاوا ادھڑتے نہیں

میرے نسخۂ ضرب الامثال میں بھی پچھاوا درج ہے۔ وہ مقام جو انگیا پہن کے کھلا رہتا ہے پشت کی جانب۔

ان گنوں کی بڑائی ہی۔ (ان بالفتح۔ گن بضم اول)۔ وہ کام جس میں نفع کے بدلے نقصان ہو۔ درج نہیں۔

انوکھی جوردا، ساگ میں شوربا۔ پھوہڑ بے سلیقہ عورت۔ درج نہیں۔

انڈے کی کسل۔ خیالی خوشی۔ چیز ملی نہیں مگر ملنے کی امید میں خوش ہونا۔ خیالی پلاؤ پکانا۔ درج نہیں۔

ان نینوں کا یہی بسیکھ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ۔ زمانہ بدلتا رہتا ہے، آنکھیں جو کچھ دکھاتی ہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ کبھی سکھ کبھی دکھ ہے۔ درج نہیں۔

انہونی ہونی نہیں اور ہونی ہوون ہار: ناممکن بات کا ہونا محال ہے اور شدنی ہو کے رہتی ہے۔ درج نہیں۔

انہوریاں۔ وہ ذرا ذرا سے دانے جو گرمیوں میں جوش خون سے بدن پر بکثرت نکل آتے ہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں انھیں اندھوریاں یا گرمی دانے کہتے ہیں۔ لفظ اندھوری پلیٹس میں بھی درج ہے۔

انھیں تلوں تیل نکلے گا۔ خیانت کا بدلہ خیانت ہے جیسے کو تیسا۔ یہ مثل ایک حکایت پر مبنی ہے۔ ایک شخص ایک بنئے کی دکان پر تیل خریدنے گیا۔ بنیا تیل تولنے میں مصروف ہوا تو گاہک آنکھ بچا کر تل چرانے لگا۔ ایک تیسرے شخص نے دیکھ لیا اور بنئے کو آگاہ کیا۔ اس نے کہا رہنے دیجئے انھیں تلوں تیل نکلے گا، یعنی یہ جتنے تل چراتا ہے میں اتنا ہی کم تیل تولتا ہوں۔

انشاء اللہ تعالیٰ بلی کا منہ کالا۔ مصمم ارادہ کرنا۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

ان کی دم سے نمدا باندھو۔ کوئی سروکار نہ رکھو۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

انٹالا۔ لڑکے بڑے بے تمیز کا منی کے بچوں کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

انگارے تھوڑی سی خاک۔ (ع) جب کوئی چیز کے اور دینا ممکن نہ ہو تو کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

انگور جڑانا۔ زخم کے کناروں کا رکھنا۔ درج نہیں۔

انگلی بیدھ کرنا۔ تکلیف پہنچانا آزار دینا۔ خواہ مخواہ چھیڑنا۔ درج نہیں۔

اندھا تب پتیائے جب دو آنکھیں پائے۔ اندھا دیکھے تو پتیائے۔ غرض مند کو جب اطمینان ہو کہ اس کی غرض نکل جائے۔

آثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ اندھا جب پتیائے جب آنکھیں پائے

(فسانۂ آزاد)۔

انجر پنجر ڈھیلے کر دیے ۔ مضمحل کر دیا۔

اثر۔ انجر پنجر الگ کر دیے بھی ہے۔ یعنی پسلی پسلی توڑ دینا ۔ (فسانۂ آزاد) انجر پنجر الگ کر دینے بھی طاقت کا بھی کیا کہنا ۔

انڈا کھٹک کر باہر نکلنا ۔ بیضے کو توڑ کر بچے کا باہر نکل آنا۔ اس طرح درج نہیں ۔ ناسخ ؔ

انڈا کھٹک کے نکل بھی باہر تو کیا ہوا
بلبل کو جسم بیضۂ فولاد ہو گیا

انڈے سے نکلنا ۔ طائر کے بچے کا بیضے سے باہر آ جانا ۔ ناسخ ؔ

مرغِ زرین فلک انڈے سے بھی نکلا نہیں
یہ شب فرقت ہے اے نادان ابھی ہے دور صبح

انصاف پر آنا ۔ منصفی کرنے پر آمادہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؔ

باغباں انصاف پر اب سے آیا چاہیے
بلبلِ اس کو زندگی کی پنہا یا چاہیے

انصاف ہونا ۔ جزا و سزا کا ملنا ۔ درج نہیں ۔ غالب ؔ

وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو
اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائیگا

ا ۔ و

اُواُو کرنا ۔ اواو مجہول بالضم ابکائی آنا سے کرنا ۔ درج نہیں۔

ادازہ توازہ ۔ معنی تشنیع ۔ بولی ٹھولی ۔

اثر۔ یہ بصیغۂ جمع کسنا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔ اوازے توازے کسنا ۔ تنہا بجائے الف مقصور دالف ممدودہ سے بولا جاتا ہے ۔ آوازہ کسنا یا پھینکنا ۔

اوچھی ۔ بانکا سپاہی ۔ ہتھیار بند ۔ مسلح ۔ قدر ؔ

مارے غصے کے چڑھی ہیں آنکھیں
اوچھی بنکے وہ سبلا د آیا

اثر۔ شعر میں واو معروف کا اعلان ہے ۔ اب اُوچھی ابیہ واو معروف بالضم ہوتے ہیں ۔ اس طرف کوئی حوالہ نہیں ۔

اوپرے اوپر ۔ اوپری اوپر ۔ بالا بالا ۔ (فقرہ) وہ بیٹھے ہی رہے یہاں اوپرے اوپر معاملہ جھگت گیا ۔

اثر۔ اوپرے اوپر سہل فقرہ ہے یا اوپر اوپر کہئے یا اوپری اوپر ۔

اوپر کا کام ۔ فالتو کام

اثر۔ عام طور پر اوپر کا کام کھانا پکانا چھوڑ کر گھر کا اور دھندا کرنا سودا سلف لانا ہے ۔

اوپر دھڑی کی باتیں ۔ ناحق کا الزام ۔ مفت کی تہمت ۔ سرور ؔ

ہم کو معلوم ان کی گھاتیں ہیں
یہ تو اوپر دھڑی کی باتیں ہیں

اثر۔ میں اوپر دھڑی کی باتوں کا مطلب یہ سمجھتا ہوں کہ سیدھی سادی باتیں جن میں بظاہر کوئی پیچ نہ ہو ۔ اوپر دھڑی کا کام ایسا کام ہے جو سہل ہو جس میں زیادہ محنت مشقت نہ کرنا پڑے عورتیں کاہل نادرہ کے متعلق کہتی ہیں کہ تم سے تو اوپر دھڑی کا کام بھی نہیں ہو سکتا ۔ اگر سرور کے شعر میں اوپر دھڑی کا بیان کردہ مفہوم لیا جائے، تو گھاتوں کا موقع کہاں رہتا ہے جب جھوٹا الزام لگا ہی دیا گیا پھر گھاتیں کیسی ۔ لہٰذا اوپر دھڑی کی باتوں کا مطلب ہوا ظاہر داری کی باتیں ۔

اوپر والا ۔ نیا چاند ۔ انشا ؔ

جب تلک آئے نہ گھر میں مرا باہر والا
اے دوا نوج دکھائی پڑے اوپر والا

اثر۔ عورتیں چاند کو اوپر والا کہتی ہیں ۔ نئے چاند کی قید نہیں ۔

اوپر کی سانس لینا ۔ جانکنی کی حالت میں زندگی بسر کرنا ۔ درج نہیں ۔ میرا شعر ہے ؎

سانس اوپر کی لیا کرتے ہیں
دم تری چاہ کا بھرنے والے

اوپل - (بضم اول و واو مجہول و بائے فارسی مفتوح) ایک قسم کا قیمتی پتھر جس میں مختلف رنگ ہوتے ہیں - درج نہیں - بیری نعم جیلم کا ایک شعر ہے ؎

اوپل کی طرح سطح پہ رنگوں کا جھلکنا
یا آنت آنچل کی حسینوں کے اشارے

اوبی - (ھ - واو مجہول) - وہ گڑھا جو ہاتھی کے پھنسانے کیلئے جنگل میں خس پوش کیا جاتا ہے -

اثر - یہ اوبی نہیں اوبھی ہے (باضافہ ہائے مخلوط) - پلیٹس اور نفائس اللغات دونوں میں اسی طرح درج ہے -

اوائی جوائی - (ع و) کسی سواری کے کہیں آنے جانے کا کرایہ - مثلاً کہاروں سے پوچھنا - رکابگنج اوائی جوائی کا کیا لوگے (لفظ کرایہ محذوف رہتا ہے) - درج نہیں -

ادھر متوجہ ہوجئے - (ع و) یہاں سے جائیے - (دریائے لطافت) درج نہیں -

اوج موج - شان و شوکت -

اثر - واو عطف کے اضافے کے ساتھ اوج و موج بھی بولتے ہیں - قلق ؎

دریا دل کا شہ کی بڑھے اور اوج و موج
جوش و خروش قلزم جود و عطا رہے

اوت - (واو معروف بروزن بھوت) - وہ شخص جو جوان ہو کے بن بیاہا مر جائے -

اثر - اوت بن بیاہے شخص کو کہتے ہیں جوان ہو کر بوڑھا - زندہ ہو یا مر گیا ہو - (نفائس اللغات) اوت مردے کہ زن نکردہ باشد - پلیٹس کے بموجب ایسا شخص جو لاولد مر گیا ہو ، بن بیاہا -

اوت پکڑنا - پردہ کرنا - درج نہیں - آتم ؎

نکل کر دل سے پکڑی اوٹ تل کی
تصور سے کیا پردا نہ کیا کیا

اور بھی تم نے سنا - عجیب بات کی نسبت کہتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں! تم نے اور بھی کچھ سنا -

اور ہی کچھ ہو جانا - بے حواس ہو جانا - (دریائے لطافت) ایز بدل جانا - مزاج میں تغیر واقع ہونا - (اثر) درج نہیں -

اوسر کی دوسر ہو جانا - ایک مصیبت کے دوران میں دوسری مصیبت نازل ہونا - درج نہیں -

اوس کھانا - اوس میں بھیگنا - درج نہیں - میر انیس ؎

کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامن صحرا بھرا ہوا

اوگھٹ چلے نہ چوپٹ گرے - نہ کجروی اختیار کرے نہ مصیبت میں پڑے - نہ دوڑ کر چلے نہ گرے - درج نہیں -

اول با آخر نسبتے دارد - آغاز اور انجام میں ربط ہوتا ہے - درج نہیں -

اول منزل - قبر سے مراد ہے شوق ؎

دیکھئے کس طرح پٹے گی کل
سخت ہوتی ہے منزل اول

اثر - منزل اول مقلوب ہو کر اول منزل کیونکر ہو گئی - نثر میں پہلی منزل کہتے ہیں - قلق ؎

چھوڑ آئے یار پہلی منزل ہی میں یہ سچ ہے
سب حال دوستی کا کھل جاتا ہے سفر میں

ناسخ ؎

ہو چکا آخر سفر جب آپ سے باہر ہوئے
وصل اُس جان جہاں کا پہلی ہی منزل میں ہے

اولا ہونا - کھولتے ہوئے پانی سے پوست جدا ہونا -

اثر - پان میں چونا زیادہ ہونے سے منہ کٹ جائے تو بھی کہتے ہیں کہ منہ اولا ہو گیا -

اولوں کا مارا کھیت - باقی کا مارا گاؤں - چیلوں کا مارا چولھا کبھی نہیں پنپتا - بعض امور ایسے ہوتے ہیں جن کا

ہاذا اشکل ہوتا ہے۔

اُودبلاؤ - بلّی سے مشابہ ایک جانور جو دریا کے کنارے رہتا ہے۔

اَثر۔ کنایۃً جاہل، بیوقوف - یہ مفہوم درج نہیں۔

اُودماتی - ایسی عورت جسے مرد کی بہت خواہش ہو درج نہیں۔

(اراؤ جان ادا) یہ خیال ہوگا کمبخت اودماتی تھی، شادی میں دیر ہوگئی کسی سے آنکھ لگا کر نکل آئی۔

(نوٹ - اُدماتی بلا واو معروف درج ہے)۔

اودماپھرنا - سلائی کی ایک وضع - اس طرح درج نہیں۔

اوڑھی چادر، ہوئی برابر، میں بھی شاہ کی خالہ ہوں۔

(ع) تھوڑی ہی استطاعت میں اترا جانا اور خود کو بڑا سمجھنا۔ درج نہیں۔

اوچھی پونجی خصم کو کھائے - مقولہ (ع) تھوڑی پونجی سے بیوپار کرنے کا نتیجہ زیرباری اور تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ کھاپی کے لیکھا ڈیوڑھا برابر ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

(یہاں خصم یعنی مالک استعمال ہوا ہے)۔

اوسر چوکی ڈومنی گائے تال بے تال - ابتداءً بگڑا ہوا خراب اور نکما ہو جاتا ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔

اوپری معلوم ہونا - بدزیب معلوم ہونا۔ جامہ زیب نہ ہونا۔ درج نہیں۔

اول بخشش بعدہ بگو کہ بے نمک است - پہلے معاملے کی جانچ پڑتال کرو پھر عیب نکالو۔ درج نہیں۔

اول اندیشی وانگہے گفتار - پہلے سوچ لو پھر بات کرو درج نہیں

اول طعام بعدہ کلام - جہاں کوئی کھانا کھانے میں باتیں بہت کرتا ہے اُس کے روکنے کو کہتے ہیں اور عام طور پر اُس جگہ کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہو تو کھالے اس کے بعد اور کوئی کام کرے۔ درج نہیں۔

اول بہا مشک بہا - پہلے خریدار کی قدر کرنا چاہیئے اُسے خالی نہ پھیرنا چاہیئے۔ درج نہیں۔ قلق سے

پہلا اسیر زلف جو ہے اس کی قدر کر
اول بہا ہے مشک بہا جی میں یا سوچ

اور دن سے - روزمرہ یا معمول کے خلاف۔ درج نہیں۔

قلق سے جذب الفت نے یہ کس تیر فگن کا دلکش
اور دن سے ہے سوا طاقت پرواز ہے آج

اونٹ بڈھا ہوگیا مگر موتنا نہ آیا - بڈھے بیوقوف کی نسبت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

اونٹ سے آدمی بن جانا - تمیز سیکھنا۔ مہذب ہو جانا۔ درج نہیں۔

اونٹ مرا کپڑے کے سر - ایک چیز کا نقصان دوسری چیز کے نفع سے پورا کرنا۔ درج نہیں۔

اونٹ چڑھے کتا کاٹے - ۱۔ خلاف عقل اور امر محال کی نسبت کہتے ہیں یعنی کوئی شخص محفوظ مقام پر ہونے کے باوجود خائف ہو۔ ۲۔ جب شامت آتی ہے تو لاکھ احتیاط برتو ضرر پہنچ ہی جاتا ہے درج نہیں۔

اونٹ سے بڑے اور نام چھوٹے خاں - کہنے کو تو ذرا سے مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اثر۔ لفظ اور مثل کا جزا نہیں۔

اونٹ کی پکڑ عورت کے مکر سے خدا بچائے - مقولہ اونٹ کاٹنے کے لیے جس جگہ پکڑ لیتا ہے پھر نہیں چھوڑتا اور عورتوں کو غضب کا مکر آتا ہے جس سے انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ بیشتر عورتوں کی مکاری کے بیان میں بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (اس مثل میں لفظ مکر بفتح اول و دوم ہے)۔

اونٹ کے پیٹ میں مینگنیاں کون بناتا ہے - کھلی ہوئی بات پر تعجب کرنا۔ درج نہیں۔

اونٹ کے گلے میں بلّی - اصل سے بڑھ کر فرع کی قیمت

یا جس جگہ ایک کے ساتھ دوسری چیز بھی گلے پڑے۔ درج نہیں۔
اونٹ کے گلے میں میانہ۔ حیرت انگیز اور تعجب خیز بات
درج نہیں۔
اونٹ لدے بیگاری۔ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کو خواہ
مخواہ کسی کا کام کرنا پڑے۔ درج نہیں۔
اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب آپ کو سمجھتا ہے
مثل۔ اپنے آپ سے زبردست کا مقابلہ ہونے پر قدر عافیت
معلوم ہوتی ہے۔
اثر۔ مثل اس طرح سُنی گئی۔ "اونٹ جب تک پہاڑ کے
نیچے نہیں آتا بلبلاتا ہے"۔
اونٹ بڑاتا ہی لدتا ہے۔ جس طرح اونٹ بوجھ اٹھاتے وقت
بلبلاتا ہے کام چور آدمی کام کرتے وقت ناک بھوں چڑھاتا ہے۔
درج نہیں۔ اڑاتا کی جگہ بلبلاتا بھی بولتے ہیں۔
اونٹ بہے جائیں مگر کہتے ہیں تھاہ نہیں۔ اُس جگہ کہتے ہیں
جہاں بڑے بڑوں کی حقیقت نہ ہو اور ادنی آدمی اپنی شکایت کرے
درج نہیں۔ یہی مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے۔
"اونٹ ڈوبیں بھیڑیں تھاہ مانگیں"
اونچے سے گرا سنبھل سکتا ہے نظروں سے گرا نہیں سنبھلتا
مقولہ۔ آدمی جہاں نظروں سے گرا پھر عزیز نہیں ہوتا۔
درج نہیں۔
اونچے نیچے بوئی کیاری جو ابھے سو بھئی ہماری۔ جب
کوئی کام اختیار کر لیا تو اس کا نتیجہ اچھا ہو یا برا ہو بہر حال اٹھانا
ہی پڑے گا۔ درج نہیں۔
اونچے سُر۔ (اصطلاح موسیقی) بلند آواز سے گانا۔ درج نہیں
اونگھتا جائے، سوتے (یا ہوتے) کی خبر لائے۔ سست
نوکر کی نسبت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔
اوندھا چھوڑا۔ عورتیں سرطان کو کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

اوپلے کا چولھا۔ دُہرا چولھا جو آگے پیچھے بنتا ہے۔ درج نہیں
اونچے اونچے۔ بہت اونچے۔ عالی شان۔ درج نہیں۔
(مرزا شوق) اونچے اونچے مکان تھے جن کے۔
اویر سویر۔ وقت بے وقت۔
اثر۔ لکھنؤ میں دیر سویر بولتے ہیں۔

ا - ہ

اہرا۔ (بالفتح) آگ جلانے کے لیے زیادہ ایندھن ایک خاص
قطع سے اوپر نیچے جوڑنے کو کہتے ہیں (جلانا۔ لگانا۔ چننا کے ساتھ)
اثر۔ اہرا کا استعمال ہر ایندھن کے لیے نہیں ہوتا۔ کنڈوں
سے مخصوص ہے (دیکھیے پلیتی)۔
میرے پاس جو کتاب ارشد ہے اُس میں یہ شعر بھی ہے۔
اہرے میں بھوڑے سینکنا (کسی کا گھر جلے کوئی تاپے)
اُہڈل۔ نہیں۔ اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا املا اور تلفظ اُونہوُں ہے (باضافہ واو معروف
نون غنہ)

ا - ے

ایرا۔ اردب۔ غالب سے
آ ہے اگر بلا تو جگر سے ٹلے نہیں
ایرا ہی دیکھے ہم نے بچا یا ہے گشت کو
اثر۔ حسب شرح نظامی دیوان غالب ایرا دینا یا اردب کسی
مہرے کو کٹوا کر شاہ کو بچا لینا اور کشت سے محفوظ رہنا ہے۔
ایسی ہی کوئی بات ہے۔ ایسی ہی کوئی وجہ ہے۔ درج نہیں
ایسی کہی کہ دھوئے نہ چھوٹے۔ ایسی سخت بات کہی کہ دل
سے اس کا اثر ہرگز نہ جائے گا۔
اثر۔ مثل میں لفظ دھوئے بتکرار چاہیے۔ "دھوئے دھوئے نہ چھوٹے"

ایسا ویسا جاتا نہیں، خوان ملو کا آتا نہیں ۔ جو کچھ میسر ہے وہ پسند نہیں اور جیسا چاہتے ہیں ویسا جڑتا نہیں ۔ عتابی میں خالی دماغی ۔ درج نہیں ۔ (ملوکا بجائے ملوک نہ ہے)

ایسے آدمی کے دیدے میں پیچ پسا دیجئے ۔ عورتیں شوخ دیدہ اور ڈھیٹ مرد کے متعلق کہتی ہیں ۔ (پیچ بکسر اول ویائے معروف ۔ چاولوں کا ابال جو لیسدار ہوتا ہے ۔ پسانا بفتح اول چاولوں سے پیچ علیحدہ کرنا ۔) درج نہیں ۔

ایسے پر تو ایسی کاجل دیئے پر کیسی ۔ (عو) بغیر بناؤ سنگار کے تو یہ عالم ہے، اگر بناؤ سنگار کرے تو خدا جانے کیا آفت ڈھائے ۔ درج نہیں ۔

ایسی کیا تیرے ہی تلے گنگا بہتی ہے ۔ (عو) شیخی باز اور لاف زن مرد کی نسبت کہتی ہیں کہ تجھ میں کون ایسی خصوصیت ہے کہ جو چاہے گا وہی ہوگا ۔ درج نہیں ۔

ایسی کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے ۔ (عو) کوئی جرم نہیں کیا تو ڈر کا ہے کا ۔ درج نہیں ۔

ایسے ویسے آدمی ۔ ذلیل ۔ نیچ قوم ۔ درج نہیں ۔

ایسر گئے دلدر آئے ۔ اچھے دن گئے، نحوست پھٹ پڑی ۔ درج نہیں ۔

ایشر آئیں دلدر جائیں ۔ (عو ۔ ہندو) ہنود میں دیوالی کی [illegible] یعنی گھمسٹ کے دن ایک سوپ (چھاج) اسے کر کے گھروں سے جلانے اور پھر پھر کر یہی کہتے ہیں ۔ یہ کہاوت درج نہیں ۔

ایشر تھینٹ نہیں، دلدر سے کیوں بگاڑیے ۔ (مثل) خدا تو ملتا نہیں، بندوں سے میل کیوں نہ رکھئے ۔ درج نہیں ۔

اے توبہ ۔ یہ کلمہ نہیں ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فصاحت لکھنوی)

دنیا میں ہو یا حشر میں ایماں کی کہیں ہم
اے توبہ نہ ہوگا کہیں دیدار خدا کا

ایتر ۔ ایترا ۔ (اسم) اترانے والا ۔

اتر ۔ لکھنؤ میں اس کی تیسری شکل "اترا" بھی ہے ۔ وہ درج نہیں ۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

آٹھ پہر دھمال مچاتا   پیٹ کا ہلکا اترا پانی

ایرے غیرے ۔ الخ ۔

اتر ۔ یوں بھی کہتے ہیں ۔ ایرے غیرے نتھو خیرے یا ایرے غیرے پچکلیان ۔ یوں درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) ملکیت پر ایرے غیرے پچکلیان قابض ہو گئے ۔

ایسی کیا جلدی ہے ۔ یعنی جانے میں جلدی کیوں کرتے ہو ۔ درج نہیں ۔ میرا شعر ہے ؎

آخر کیا ایسی جلدی ہے، حرم کی سیر بھی ہوگی
چلیں گے، بیٹھ جاؤ، دو گھڑی ذکر بتاں کر لیں

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ درج نہیں ۔ کوئی امید بر نہیں آتی ۔

اے زبردست زیر دست آزار
گرم تا کے بماند ایں بازار
درج نہیں ۔ ظلم کی شاخ زیادہ دن تک نہیں پھولتی پھلتی یا ہری نہیں رہتی ۔

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی
درج نہیں ۔ دوسرے کی برائی کے بدلے اپنا منہ دیکھ

اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید ۔ درج نہیں ۔ ہمت کرو زنان مخنثی نہ ہو ۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد ۔ درج نہیں ۔

ایرا پھیری ۔ سودا خرید کے اس کو بار بار پھیرنا اور بدلوانا اور کچھ سودے کی تخصیص نہیں عام طور پر باہمی رد و قدح سے چیز کے بار بار پھیرنے کو کہتے ہیں ۔

اتر ۔ ایرا پھیری چکر لگاتا ہے، سبب کوئی ہو ۔ یہ مثل بھی ہے ۔ "چور چوری سے گیا تو کیا ایرا پھیری سے بھی گیا" ۔

ایڑی کا پسینا سر کو آنا ۔ صدت زیادہ محنت دوڑ دھوپ

اثر۔ عورتوں میں یہ مثل یوں بولی جاتی ہے "ایڑی کا پسینا چوٹی کو آنا"۔ اس طرح درج نہیں۔

ایک اینٹ کیلئے مسجد ڈھانا۔ مثل تھوڑے سے فائدے کے لیے بہت بڑا نقصان گوارا کرنا۔ دنیا کے واسطے دین کھونا۔

میر ؔ۔ مست ان نمازیوں کو خانہ ساز دیں جان تو
کہ ایک اینٹ کی خاطر یہ ڈھاتے ہیں مسجد

میر کا دوسرا مصرع اس طرح ہے۔

کہ ایک اینٹ کی خاطر یہ ڈھاتے ہیں گے مسجد

مسجد ڈھانا کی مثال میں داغ کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا تھا۔

صرف بنائے کیدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ
اکثر اک اینٹ کے لیے مسجد کو ڈھا دیا

اس سے ملتی جلتی یہ مثل ہے۔

ایک اینٹ کے واسطے محل گرانا۔ درج نہیں۔

ایک تو باؤلی دوسرے بھوتوں کھدیری۔ ایک عیب تو پہلے ہی سے تھا دوسرا اور پیدا ہو گیا درج نہیں۔

ایک منکا میری گانٹھی کہہ دکھاؤں کہ ماٹھی۔ (ع) اس عورت کی نسبت بولتی ہیں جو ذرا سی چیز پر اتراتا ہے۔ درج نہیں۔

ایک پر ایک ہے۔ مجرب۔ آزمودہ، تیر بہدف درج نہیں۔

ایک آنکھ ہنسنا ایک آنکھ رونا۔ خوشی اور غم کے ڈانڈے مل جانا۔ درج نہیں۔

ایک انگ سے لڑنا۔ صرف تلوار سے بغیر ڈھال باندھے ہوئے لڑنا درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ایک چپ میں ہزار بلائیں ٹلتی ہیں۔ خاموش رہنے اور جواب نہ دینے سے بہت سے جھگڑے خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔

ایک دم میں ہزار دم ہوں
ایک ایک دم میں ہزار دم ہوں } دعا جس کا مطلب ہے کہ پروار بڑھے۔ درج نہیں۔

ایک دن کا مہمان گلاب کا پھول
دوسرے دن کا مہمان کنول کا پھول
تیسرے دن کا مہمان گھر کیوں گیا بھول } مہمان کی خاطر جیسی پہلے روز ہوتی ہے ویسی دوسرے دن نہیں ہوتی اور تیسرے دن تو دوبھر ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔ یہی مثل اس طرح بھی ہے۔ ایک دن کا مہمان دوسرے دن کا پشیمان تیسرے دن کا بلائے جان۔ یہ بھی درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)

ایک آنکھ۔ (ع) ذرا۔ بالکل۔ مطلق۔

اثر۔ تنہا "ایک آنکھ" کے یہ معنی میری نظر سے کہیں نہیں گزرے نہ تحقیق ہو سکی۔ یہ معنی غالباً ایک آنکھ نہ بھانا سے اخذ کیے گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک ایک کے دو دو کرنا۔ خوب نفع کمانا۔ اس طرح درج نہیں، ایک ایک کے دو دو ہونا درج ہے۔

اینڈے بینڈے سوال۔ ٹیڑھے بکڑے سوال جن کا جواب دینا مشکل ہو۔ درج نہیں۔ فسانۂ آزاد۔ ناک میں دم کر دیا صدہا اینڈے بینڈے سوال کئے۔

ایسے تیسے۔ کلمۂ دشنام۔ درج نہیں۔ ذوق۔ رباعی

جب تک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے
سب کہتے تھے ان کو آپ ایسے ایسے
مفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے اے ذوق
پوچھا نہ کہ تھے کون وہ ایسے تیسے

اسی سے ملتی جلتی یہ مثل ہے۔

ایک دن کا مہمان، دو دن کا مہمان تیسرے دن کا بلائے جان
مہمان کی خاطر تواضع دو دن تک ہو سکتی ہے پھر وبال جان ہو جاتا ہے یہ بھی درج نہیں۔

ایک کو پانی ایک کو گھی۔ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (تحقیقات ... بالکل)۔

ایک کو دے رتبہ عالی ایک کو دے گھر پا جالی۔ اپنا اپنا

نصیب ہے، کوئی عیش کرتا ہے کوئی تکلیف اٹھاتا ہے۔ درج نہیں۔
ایک کھائے ملیدا ایک کھائے ٹھبس۔ یہ مثل بھی مندرجہ بالا مفہوم ادا کرتی ہے۔ درج نہیں۔
ایک کہے نہ چار سنے۔ مقولہ۔ آدمی نہ بدزبانی کرے نہ گالیاں کھائے درج نہیں۔
ایک کی دو نی سے ستو کی سوائی بھلی۔ (مقولہ) بہت سے آدمیوں کو تھوڑا تھوڑا نفع پہنچانا اُس سے بہتر ہے کہ ایک ہی آدمی کو بہت کچھ دیدیا جائے۔ درج نہیں۔
ایک نہ دو، سر پکڑ کے رو۔ کوئی مصیبت کا شریک نہیں۔ درج نہیں۔
ایک ہاتھ سے تال نہیں بجتی۔ راہ و رسم محبت کا نباہ اُسی حالت میں ہوتا ہے جب طرفین سے برابر کا برتاؤ ہوتا ہے بمعنے ایک فریق کی زیادتی سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ محبت یا عداوت ایک طرف سے نہیں ہوتی۔
اثر۔ تال دی جاتی ہے بجتی نہیں۔ تالی (باضافۂ یائے معروف) البتہ بجتی ہے تالی لکھنا چاہیے تھا۔ تال دینا بھی ہے مگر اس طرح (اسیر) ان بے مروتوں سے مروت کروں میں کیا
انسان ایک ہاتھ سے کس طرح تال دے
ایک پیڑ علی دتا جس کی جڑ نہ پتا۔ مثل۔ بے اصل بات کا جس کا سر پیر نہ ہو۔ درج نہیں۔
ایک چپیلا ناؤ۔ ایسی ناؤ جو ایک ڈانڈے سے کھیی جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (سرشار)۔ اس تالاب میں ایک چپیلا ناؤ تھی اور دو خوشنما بجرے۔
ایک پیٹ میں پاؤں پھیلانا۔ ایک ماں کی اولاد ہونا۔ درج نہیں (اعلم ہوشربا)۔ ایک پیٹ میں پاؤں پھیلائے ہیں ایک ماں کا دودھ پیا ہے۔
ایک کام ضروری کا ہے۔ عورتیں ایک ضروری کام ہے

کی جگہ بولتی ہیں۔ درج نہیں۔
ایک دو ہوائیں اڑانا۔ کبوتروں کو چند بار اڑانا۔ درج نہیں (امراؤ جان ادا)۔ کبوتروں کو کھول کے دانہ دیتے تھے اور ایک دو ہوائیں اڑاتے تھے۔
ایک کونا آباد ایک ویران۔ کانے پر اس طرح پھبتی کہتے ہیں درج نہیں۔
ایک لکڑیا بانسے کی کانی آنکھ تماشے کی۔ شریر لڑکے یہ کہہ کر کانے کو چڑاتے ہیں۔ درج نہیں۔
ایک ہی توے کی روٹیاں۔ ایک ہی سانچے کی اینٹیں الگ الگ مگر متحدالمعنی محاورے ہیں۔ ہمجنس و ہم خیال اشخاص پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔ درج نہیں۔
ایک آن کا مہمان۔ دم بھر کا مہمان۔ قریب مرگ۔ درج نہیں۔
ایک جگہ پاؤں نہ ٹھہرنا۔ کہیں دم نہ لینا۔ ابھی یہاں ابھی وہاں۔ پاؤں میں چکر ہونا۔ درج نہیں۔ (امیر مینائی)
پھرتی ہے حسرت پابوس دو عالم میں تباہ
ایک جا پاؤں ٹھہرتا نہیں ہرجائی کا
جا بجائے جگہ بضرورت شعری۔ اسی معنی میں ہے......
ایک جگہ پاؤں نہ جمنا۔ وہ بھی درج نہیں۔
ایک آنکھ سبکو دیکھنا۔ ایک آنکھ سے سب کو دیکھنا۔ سب کو برابر جاننا۔ ذوق ؎
خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہیں ہر اک نیک و بد سے ہیں
اثر۔ صحیح محاورہ سب کو ایک آنکھ دیکھنا ہے جس طرح ذوق نے نظم کیا ہے۔ سب کو ایک آنکھ سے فقط کانا دیکھتا ہے۔
ایک پر ایک بھاری ہونا۔ بھیڑ اور چپقلش میں ایک کا ایک پہ گرنا۔ پروانے جس طرح شمع پہ ہجوم کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ آتش ؎
شمع نے مرے اٹھا سرِ محفل نقاب ایک پہ ایک ہوا صاحب محفل بھاری

ایک تو پڑے لوٹتے ہیں دوسرا کہے مجھے چوکھی دینا۔ (مثل) جب کسی کو کچھ نقصان پہنچے اور اسی امر کی کوئی اور خواہش کرے۔ یہ نہ دیکھے کہ اس بیچارے پر کیا گزرتی ہے اُس وقت بولتے ہیں۔ درج نہیں

ایک تو شیر دوسرے بکتر پہنے۔ ایک تو ہیبت اور غصہ ور تھے ہی دوسرے ذی اختیار ہو گئے۔

اثر۔ میرے نزدیک مثل کا یہ مطلب ہے کہ ایک تو قدرتی جرأت و جہالت تھی اُس پر ویسا ہی سامان بھی مہیا ہو گیا۔

ایک تو موان بجانا دوسرے سہی سانجھ کو آنا۔ (ع) ایک تو یوں ہی نفرت دوسرے وقت چھوڑ کر بے وقت آنا یا دیر کر کے آنا۔ درج نہیں۔ (ان بجانا = جو قبول خاطر نہ ہو۔)

ایک ڈر دونوں طرف ہے۔ اپنے اپنے مقام پر سب خائف ہوتے ہیں۔ حریف کو بھی اپنی جگہ خیال ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

ایک گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا ادھار۔ (مثل) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بے غیرتی سے فائدہ حاصل کرے درج نہیں۔

ایک کو تخت ایک کو تختا (تختہ) کوئی خوش حال اور خوش نصیب کوئی مفلس اور بدبخت۔ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی ؎

دور خدا تھا نصیب کا پانسا   ایک کو تخت ایک کو تختا

ایک ہی ہے۔ مشہور زمانہ ہے۔ مفسدہ پرداز شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

ایکھ میں کو لہو گڑ گیا۔ (ایکھ بکسر اول و یائے معروف گنّے کا کھیت) کام حسب مراد بن گیا۔ کامیابی ہوئی۔ درج نہیں۔

ایک سیب کے دو ٹکڑے۔ سب ایک سے۔ ایک گھرانے کے درج نہیں۔

ایک تو تھے آپ بُرے اس پر دیکھے خواب بُرے۔ بُرائی میں اضافہ ہونے کی توقع ملنا۔ درج نہیں۔

ایک ہاتھ میں۔ ایک وار ایک ضرب میں۔ درج نہیں۔ میر انیس ؎

ہاتھ میں شکست تفنگ ہاتھ میں
ہاتھ اڑ کے جا پڑا کئی ہاتھ ایک ہاتھ میں

ایک پل ایک برس کے برابر ہونا۔ وقت کا نہ کٹنا۔ درج نہیں۔ میر انیس ؎

اب مجھ کو ایک برس کے برابر ہے ایک پل
موت آئے ہے یہی شجر زندگی کا پھل

ایک ہونا۔ متفق ہونا۔ ایک رائے ہونا۔ درج نہیں۔ مصحفی ؎

خزاں صیاد گلچیں باغباں دام ایک ہیں سب
گلستاں میں بڑی مشکل ہے بچنا جان بلبل کا

ایک حمام میں سبھی (یا سب) ننگے ہیں۔ سبھی ایک رنگ میں ہیں۔ کون کس کو برا کہے۔ شاد ؎

شرم عریاں تنی ہو کیا ہم کو
ایک حمام میں ہیں سب ننگے

اثر۔ یہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ لفظ ہیں جزو محاورہ نہیں۔

اینٹھنا۔ (دہلی) گوشمالی کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان اُمیٹھنا کہتے ہیں۔

اینٹھنا چاولوں کے متعلق بھی استعمال ہوتا ہے جب زیادہ ٹھنڈ کی وجہ سے گلیں نہیں سخت رہ جائیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

ایمان ڈھلا ڈھلا ہو جانا۔ ایمان میں فرق آ جانا۔ ڈانواں ڈول ہو جانا۔ درج نہیں۔

اینچا کھینچا وہ پھرے جو کسی کے بیچ میں پڑے۔ (مثل در معقولات) کا نتیجہ زحمت اٹھانا ہوتا ہے۔ کسی کی ضمانت کرنے کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

ایمان ہے تو سب کچھ ہے۔ ایمان کی محافظت سب پر مقدم ہے جب ایمان ہی نہیں تو کچھ نہیں۔ ذوق ؎

تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ
ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

اثر۔ دوسرا بے بڑا محاورہ نہیں۔ بغیر اس کے بولتے ہیں ۱۲ ایمان ہے تو سب کچھ ہے

ایسی ہی باتوں سے تو معقول ہوتے ہو۔ جب کسی سے کوئی بات خلاف توقع ظاہر ہو تو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

اے توبہ۔ یہ بات ناممکن ہے۔ درج نہیں۔ فصاحت لکھنوی

دُنیا میں ہو یا حشر میں ایماں کی کہیں ہم
اے توبہ نہ ہوگا کہیں دیدار خدا کا

ایک ہی چھٹی ہونا۔ چالاک چرباک ہونا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) بڑھ کے خدا جانے کیا کرے گی۔ ایک ہی چھٹی ہوگی۔ تیری چتون ہی کہے دیتی ہے۔ (صحیح املا چھنٹی باضافۂ نون غنہ ہے)

ایک دم میں ہزار دم۔ مثل بیشتر مریض کے جاں طلب ہونے پر ڈھارس دینے کے طور پر بولتے ہیں یعنی ایک پل میں خدا جانے کیا سے کیا ہوجاتا ہے شاید مریض اچھا ہوجائے۔ مصحفی سہ

نومید مصحفی سے نہ ہو یار وقت نزع
تو نے سنا نہیں ہے کہ اک دم ہزار دم

اثر۔ محاورہ ایک دم میں ہزار دم ہے۔ مثال ایک دم ہزار دم کی پیش کی جاتی ہے جس میں لفظ میں شامل نہیں۔ ایک دم میں ہزار دم کا مطلب ہے کہ ایک زندگی سے بہت سی جانیں وابستہ ہیں (دیکھئے فیلن)

ایسی زندگی پر خاک۔ ایسی زندگی سے موت بہتر ہے۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے سہ

چھوٹ جائیں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں

حرف ب

ا۔ ب

بابا آدم۔ حضرت آدم۔
اثر۔ زبان پر باوا آدم بھی ہے مثلاً یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

بابر لیٹ۔ (لکھنؤ) جالی لوٹ۔ ایک قسم کا باریک جالی کا کپڑا دیکھو بابن لیٹ۔

بابن لیٹ۔ (دہلی) جالی لوٹ۔
اثر۔ یہ حضرت مؤلف کی اُپج ہے۔ لکھنؤ میں بابن لوٹ کے سوا بابر لیٹ کوئی نہیں بولتا۔

پلیٹس کا اندراج ہے۔
بابن Baban (corr. from the English Bobbin. Baban-nait.
Bobbin-net.

فیلن میں زیادہ وضاحت ہے۔
بابن baban, H. Babin. n. f. Cor. of Bobbin.
Baban-nait, -lait -lot, babal-lait, bot-gali جالی Jali-lait, jali-lot, n. f. Bobbin-net.

جیم کی ردیف میں جالی لوٹ کے تحت حضرت مؤلف نے رشک لکھنوی کا یہ شعر نقل کیا ہے۔

سمجھا تھا جالی لوٹ کی کرتی نے ٹوپکر تعجب کیا مرے مرقد کی جالی ہے اگر چلی

مزید اندراج یہ ہے ۔ ایک قسم کا باریک خانہ دار انگریزی کپڑا ۔ انگریزی میں نیٹ تھا (نیٹ نہیں نٹ net تھا) تو کیا یہ حیرت انگیز امر نہیں کہ جالی کے ساتھ تو لوٹ ہو مگر باہر آ بن یا بر ہو جائے اور لوٹ لیٹ ہو جائے ۔ حاصل کلام لکھنؤ میں بھی دہلی کی طرح بابر لیٹ نہیں جالی لوٹ ہے ۔ لوٹ میں واو مجہول بالضم ۔

باد کا جھونکا ۔ ہوا کا جھونکا ۔ درج نہیں ۔ ذوقؔ سے

خاک میری اے اڑا کر اس پری رو کی طرف
باد کا جھونکا مجھے تخت رواں ہو جائے گا

باپ دادا کو پنوانا ۔ کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرنا جس سے بزرگوں کا نام بدنام ہو ۔ درج نہیں ۔

باپ سے بیر پوت سے سگائی ۔ (مقولہ) اس وقت کہتے ہیں جب کوئی دشمن کے یگانوں سے دوستی کرے ۔ جو شخص کسی گھر کے بڑے آدمی سے بیر اور چھوٹے سے محبت رکھے ۔ اس کی بیوقوفی کی نسبت بولتے ہیں ۔

اثر ۔ مثل میں سگائی کے بدلے پیار ہے ۔

باپ کا مال ۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی دوسرے کے مال کو بیدردی سے اپنے باپ کے مال کی طرح صرف کرے ۔ درج نہیں ۔

باپ تک پہنچنا یا جانا ۔ باپ کو گالی دینا ۔ باپ کو برا کہنا ۔

اثر ۔ صحیح مثل باپ دادا تک پہنچنا ہے بلکہ باپ دادا کو کھانا اس طرح درج نہیں ۔

بات اس کان سے سننا اس کان سے اڑا دینا ۔ بات کا لحاظ نہ کرنا ۔

اثر ۔ صحیح مثل لفظ سے کا اضافہ نہیں ہے بات اس کان سننا اس کان اڑا دینا ۔

بات جھنڈی پڑنا ۔ گفتگو میں بزرگی پیدا ہونا ۔ طول ہو جانا ۔ درج نہیں (اودھ پنچ) بات ذرا جھنڈی پڑ گئی تو اس نے جھلا کے جواب دیا ۔

بات جنا ۔ جھوٹ سچ ملانا ۔ درج نہیں ۔

بات بدلی سا کھ بدلی ۔ بات پر قائم نہ رہنے سے اعتبار میں فرق آ جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

بات پوچھے بات کا کھوج (یا بات کی جڑ) پوچھے جو آدمی کرید کرید کر بات کی ٹوہ لے یا پوچھے ۔ درج نہیں ۔ کھوج کے ساتھ

بات بات میں رخنے نکالنا ۔ عیب نکالنا ۔ نکتہ چینی کرنا ۔ درج نہیں ۔

بات پیٹ میں پچتی نہیں ۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کوئی بات یا راز چھپا نہ سکے بلکہ کہتا پھرے ۔ بھڑ بھڑیا ۔ ذوقؔ

جو پیٹ کے ہلکے ہیں پچے بات کب ان سے
روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ

بات ٹوٹنا ۔ (دہلی) بات نہ رہنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس جگہ بات جانا بولتے ہیں ۔ بات ٹوٹنا شادی یا نسبت کی بات چیت کا سلسلہ قطع ہو جانا ہے ۔ نور اللغات میں بات ٹوٹنے کا یہ مفہوم درج ہی نہیں ۔

بات جب سے ۔ اس وقت سے ، تعریف اس وقت سے ۔ قدرؔ سے

آہیں وہ کھینچوں کہ شعلے کی طرح کانپ اٹھیں
بات تو جب ہے کہ وہ ہوں سر محفل بیتاب

اثر ۔ خود شعر بتا رہا ہے کہ روزمرہ لفظ تو کے اضافے کے ساتھ ہے " بات تو جب ہے " ۔

بات تھل کی نہ بیڑے کی ۔ وعدے کا نا معتبر ہونا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ " بات کا تھل بیڑا نہیں " ۔

بات چندرانا ۔ کچھ کہہ کر مکر جانا ۔ درج نہیں ۔

بات چھوٹی کرنا ۔ کمتری کا اعتراف کرنا ۔ اپنے کو حقیر ٹھہرانا ۔ درج نہیں ۔

آرزو لکھنوی سے

اُبھار میں جتنا بھی وہ اُبھرتا نہ بھول کر بات چھیڑا کرتا
چلن ہے ان کا جبرے کو بھرنا جو کچھ بھی ٹوکتے جاؤ بس بس

بات چھوڑو ۔ دھیان نہ کرو ۔ درج نہیں ۔ آرزو لکھنوی

جو دیکھے گا روتے مجھے تم کو ہنستے
مری بات چھوڑو تمہیں کیا کہے گا

بات دل میں لیے رہنا ۔ کینہ رکھنا اور انتقام کی تدبیر سوچتے رہنا ۔ درج نہیں ۔

بات ڈھالنا ۔ الزام رکھنا ۔ جرأت ؎

وقت اظہار وفا محفل میں اس کی جس کی آنکھ
مل گئی تو بس وہ سب باتیں اسی پر ڈھالنا

اثر ۔ بات ڈھالنا تھوپ رکھنا ہے ۔ ایک کا قول یا فعل دوسرے سے منسوب کرنا ۔

بات رہ جاتی ہے اور وقت نکل جاتا ہے ۔ کسی سے امداد کی امید رکھ کر مایوس ہو جانا ۔

اثر ۔ نکل جانا کی جگہ گزر جانا بھی بولتے سنا ہے ۔

بات سے بات پیدا کرنا ۔ بڑا ذہین یا طباع ہونا ۔ درج نہیں ۔

بات کا بتنگڑ بنانا ۔ کرنا ۔ معاملہ کو طول دینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بتنگڑ کی جگہ بھنگڑ اور کرنا کی جگہ باندھنا نیز بنانا بولتے ہیں اور اس کا مفہوم ہے معمولی بات کو اہمیت دینا ۔

بات کا قیام نہیں ۔ ٹھیک نہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں بات کو قیام نہیں ۔

بات کتر دینا ۔ قطع کلام کرنا ۔ بیچ میں بول اٹھنا ۔

اثر لکھنؤ میں کہتے بات کاٹ دینا ۔

بات کڑوی ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بات کڑوی لگنا بولتے ہیں ۔

بات کو کہنے کو ۔ برائے نام ۔ داغ ؎

کوئی دن رات کو نہیں ملتا   آدمی بات کو نہیں ملتا

اثر ۔ داغ کے شعر میں بات کو کا مفہوم ہے بات کرنے کے لیے ۔ گفتگو کرنے کو ۔ کہ برائے نام ۔

بات کا دھنی ۔ قول کا سچا ۔ جو کہنا وہ کرنا ۔ درج نہیں ۔

بات کا ہیٹا ۔ قول کا کچا ۔ جو کہنا اس پر قائم نہ رہنا ۔ درج نہیں

بات میں نمک ہونا ۔ بات میں مزہ ہونا ۔ خوش تقریر ۔ درج نہیں

بات لگتی ہوئی ہے ۔ ایسی بات ہے جسے دل قبول کرتا ہے ۔ درج نہیں ۔

بات لاکھ کی کرنی خاک کی ۔ باتیں اچھی ، اعمال نکمے ۔ درج نہیں ۔

بات جو چاہے اپنی پانی مانگ نہ پی ۔ اپنی ضرورت دوسروں سے کہنے میں آبرو جاتی ہے ، اگر اپنی عزت چاہتا ہے تو کسی سے مانگ کر پانی بھی نہ پی ۔ درج نہیں ۔

بات کو ہنسی میں ڈال دینا ۔ سنجیدہ بات کا جواب دینے کے بجائے اس کا مذاق اڑانا اور ٹال دینا ۔ درج نہیں ۔

بات کہنے کی ہے ۔ پُر مغز ہے ۔ اس قابل ہے کہ دوسروں تک پہنچائی جائے ۔ درج نہیں ۔

بات کہنے میں ۔ بہت جلد ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بات کہتے سے یہی مطلب ادا کرتے ہیں ۔ ؎

بات کہتے جی کا جانا ہو گیا   مرنا عاشق کا بہانا ہو گیا

بات کہنے میں آتی ہے ۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی بات ایسی کہنا ہو جو بیجا یا نامناسب ہو ۔ داغ ؎

نہ کیا تو نے کبھی غیر کا شکوہ ہم سے
بات کہنے ہی میں اے عربدہ جو آتی ہے

اثر ۔ حالانکہ اس روزمرہ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب عاجز آ کر یا مجبور ہو کر شکوہ کرنا پڑے ۔ یہی مطلب داغ کے شعر کا ہے ۔

میرا شعر ہے ؎

بات کہنے میں آ ہی جاتی ہے   ناز اور ایک خستہ جاں سے ناز

بات کہی اور پرائی ہوئی ۔ مثل ۔ راز ظاہر ہوتے ہی مشتہر ہو جاتا ہے ۔ آتش ؎ یہ صدا آتی ہے خموشی سے

منہ سے نکلی ہوئی پرائی بات

اثر ۔ آتش کے شعر ہی سے واضح ہے کہ مثل اس طرح ہے ۔ " منہ سے نکلی ہوئی پرائی بات " نہ کہ بات کہی اور پرائی ہوئی

بات کہے کی لاج ۔ قول کی شرم ۔

اثر ۔ یہی مطلب اختصار اور زیادہ قوت کے ساتھ اس طرح ادا ہوتا ہے ۔ " بات کی لاج "

بات کی رٹ لگانا ۔ ایک ہی بات کو متواتر ۔ کہے جانا ۔ درج نہیں ۔

بات میں بات ملانا ۔ کسی کے کلام میں دخل دینا ۔ معاملے میں باریکی نکالنا ۔

اثر ۔ اس کا صحیح مفہوم ہے ۔ ہاں میں ہاں ملانا ۔ کسی کے قول کی تائید کرنا ۔

بات دل میں کھپ جانا ۔ بات کا دل میں جم جانا ۔ اثر جانا ۔ اثر کرنا ۔ درج نہیں ۔

بات پلے باندھنا ۔ بات آنچل میں باندھنا ۔

اثر ۔ یہ بات پلے میں باندھنا یا گرہ میں باندھنا ہے نہ کہ پلے باندھنا ۔ پلہ آنچل ہے جب آنچل میں باندھنا لکھا تو پلے میں باندھنا لکھنے میں کیوں تامل ہو ۔

بات میں چھل ہونا ۔ دغا یا فریب ہونا ۔ درج نہیں ۔

بات نہ آنا ۔ کچھ کہتے بن نہ پڑنا ۔ جواب نہ آنا ۔ قائل ہونا ۔

امیر ؎ بھاتی ہے مجھے یار کی اک بوسہ میں یہ آن

لکنت سے الجھ جاکے اسے بات نہ آئی

اثر ۔ یہ شعر میر کا ہے جسے امیر کے نام لکھ دیا ہے اور وہ بھی مسخ کر کے ۔ میر کا صحیح شعر اس طرح ہے ؎

بھاتی ہے مجھے اک طلبِ بوسہ میں یہ آن   لکنت سے الجھ جاکے اُسے بات نہ آئی

بات کی اعانت کرنا ۔ کسی کی ہمنوائی کرنا ۔ ہاں میں ہاں ملانا ۔ درج نہیں ۔ طلسم ہوشربا ۔ میری بات کی اعانت کرنا کہ کتنی ہیں

باتوں بوڑھا کرتب خوار ۔ باتیں تجربہ کاروں کی سی افعال خراب

اثر ۔ میں نے اس مثل کو یوں سنا ہے ۔ باتوں بنیا کرتب خوار ۔ عورت کے متعلق یہی مثل یہ شکل اختیار کرتی ہے ۔

باتوں کی چکنی کاموں کی خوار ۔ یہ درج نہیں ۔

باتوں کا جمع خرچ ۔ خالی باتیں ۔ لفاظی ۔

اثر ۔ مجھے اس کی صحت میں شک ہے ۔ عام بول چال زبانی جمع خرچ ہے نہ کہ باتوں کا جمع خرچ ۔

باتوں کا منہ چومنا ۔ باتوں کا دلچسپ ہونا ۔ امیر ؎

لوٹ ہے جس پہ تبسم وہ دہن کس کا ہے

باتیں منہ چومیں وہ اندازِ سخن کس کا ہے

اثر ۔ یہ کوئی محاورہ نہیں ورنہ تبسم کا لوٹ ہونا بھی محاورہ ہے ۔ دلکش طرزِ ادا ضرور ہے ۔

باتوں کی پڑیا ۔ باتوں کا مجموعہ ۔ بہت باتونی ۔ منیر رباعی

مکتوب بت آئینہ سیاہ ہے یہ   باغیچۂ گلزار تمنا ہے یہ

پیچیدہ لفافے میں ہیں لاکھوں مضموں   سمجھو کہ باتوں کی پڑیا ہے یہ

اثر ۔ یہ بھی مصنوعی محاورہ ہے ۔ منیر شکوہ آبادی کی مضمون آفرینی محاورہ سمجھ لی گئی ۔ باتونی آدمی ہو تو مطلب ہے حضرت مولف نے نامہ کو باتونی بنا دیا ۔

باتوں کی پوٹ ۔ وہ شخص جسے بہت سے چٹکلے اور لطیفے یاد ہوں تجربہ کار اور خوش تقریر ہو اُسے کہتے ہیں ۔ یہ درج نہیں ۔

باتوں کی گنڈیریاں بنانا ۔ کسی کو باتوں کے درمیان بار بار ٹوکنا ۔ قطع کلام کرنا درج نہیں ۔

باتیں اگلی کرنی خوار ۔ بزرگوں کے کارناموں پر شیخی بگھارنے سے بجز خفت کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔ درج نہیں ۔

باجرے کی ٹٹی گجراتی تالا ۔ ذرا سی چیز کی بڑی احتیاط ۔ درج نہیں

باچھا ۔ (ہندو) بچھڑا ۔

اثر۔ یہ خواہ مخواہ کی ٹھونس ٹھانس ہے۔ اردو میں رائج نہیں۔
فیلن میں باچھا کے ایک معنی کتے کا پنجہ بھی ہیں نہ معلوم وہ کیوں چھوڑ
دیے گئے۔

بادہوائی باتیں کرنا۔ فضول بے سروپا باتیں کرنا۔ درج نہیں۔

باج۔ (اسم) ساز بجانے کا طریقہ۔ انداز۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(امراؤ جان ادا) اب سازندوں کی تلاش ہوئی۔ یوں تو بہت سے
آئے مگر کسی کا باج پسند نہ آیا۔

باچھیں ٹھوڑی تک آنا۔ مجازاً بہت ہنسنا۔ خوش ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں باچھیں کھل جانا یا کانوں تک چر جانا بولتے ہیں۔
فیلن میں باچھیں تھوڑی تک آجانا درج ہے اس سے خیال ہوتا
ہے کہ دہلی کا محاورہ ہے۔ نوراللغات میں اس کا حوالہ نہیں۔

باخدا کا رست مارا ناخدا در کار نیست۔ درج نہیں۔ خدا
کے سوا کسی کا خطرہ سا ہونا۔

بادآور۔ باد آورد۔ اس کے تحت ایک پورا قصہ تو لکھ دیا مگر
فقرے کا مطلب واضح نہیں کیا۔ وہ دولت جو بلا زحمت ہاتھ آئے۔

بادامہ۔ ریشم کا کویا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے پیلہ (یائے معروف) کہتے ہیں۔

بادامی آنکھ۔ چھوٹی آنکھ۔
اثر۔ یہ معنی فیلن سے لیے گئے ہیں۔ چھوٹی آنکھ عیب ہے اور بادامی
آنکھ حسن۔ بادام کی طرح لمبوتی نیم باز آنکھ۔ میری ایک نظم کا (یونانی
کا ترجمہ) ایک بند ہے جس میں ایسی آنکھوں کا تصور ہے۔

حد ازاں ابروئے خمدار کی شمشیر بنا
اور پلکیں تھے اوپر نہ کھلی اور نہ ملی
فاصلہ جو فقط اتنا کہ نظر کھائے فریب
اور یہ شبہ جو مابین ہے باریک چھری
جھانکنا چاہا جہاں دل میں چھری کا پیر گئی

بادبہار۔ باد بہاری۔ ایک معنی لکھے ہیں ٹھوڑا ہوا اور سند میں
داغ کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

چمن کوچۂ جاناں سے مری تربت پر
لا کے دو پھول ہی اے باد بہاری رکھنا

چمن اور پھولوں کے ہوتے باد بہاری عموماً ہوا کیونکر ہو گئی؟ باد بہاری
برات کے ساتھ کی آرائش کو بھی کہتے ہیں یہ معنی درج نہیں۔

بادشاہوں کی باتیں بادشاہی جانیں۔ مثل بڑوں کی
باتیں بڑے ہی سمجھیں۔ ادنی آدمیوں کو دخل دینے سے کیا مطلب۔
اثر۔ یہ کوئی مثل نہیں۔ رموز مملکت خویش خسرواں دانند کا
بھونڈا ترجمہ ہے اور خدا کی باتیں خدا ہی جانے کو اس کا پیٹرن
(Pattern) بنایا ہے۔ ایسا ہی تھا تو بڑوں کی باتیں بڑے
ہی جانیں لکھ دیتے۔

بادل کڑکنا۔ بادلوں سے ٹکرانے کی آواز نکلنا۔
اثر۔ بادل کڑکتا نہیں گرجتا ہے۔ بجلی کڑکتی ہے۔ "بادل کی طرح
گرجے" کے تحت کھتسات کی عبارت جو حضرت مصنف نے نقل کی
ہے میرے دعوے کا ثبوت ہے۔
"غیرت بیگم اللہ تعبی بے محابا ہو کر گئی بادل کی طرح گرجنے اور
بجلی کی طرح کڑکنے"

بادلا منڈھے سے نیم نہیں چھپتا۔ صورت بدلنے سے سیرت
نہیں بدلتی۔
اثر۔ لکھنؤ میں نیم مؤنث ہے۔

بادوستاں تلطف با دشمناں مدارا۔ درج نہیں۔ دوست
دشمن سب سے اچھا برتاؤ کرنا۔

بادھا۔ (دہلی) افزونی۔ بڑھوتری۔ رقم سوا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بادھا لگتا ہے مگر معنی دہلی سے بالکل مختلف ہیں۔
رکاوٹ پیدا ہونا۔ روگ لگنا۔ پلیٹس کی ڈکشنری سے معلوم ہوا
کہ بادھا کے معنی ہندی میں تو افزونی و زیادتی ہیں اور سنسکرت
میں رکاوٹ۔ درد۔ روگ وغیرہ میں نتیجہ یہ نکلا کہ دلی والوں نے
لفظ بادھا کے ہندی معنے لیے، لکھنؤ والوں نے

سنسکرت - دونوں کی بالغ نظری اور سلیقۂ انتخاب قابل داد ہے
لکھنوی معنی کی تائید میں اودھ پنچ کی ایک عبارت بھی مل گئی -
"وہ ٹھیک نہ بیٹھے گا اور سوراج کو بادھا گئے گا"

باآنکہ - باوجود اس کے -
اثر - یہ اردو نہیں - باوجودیکہ بولتے ہیں -

بایں ہمہ - باوجود اس کے - غالب ؎

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

اثر - شعر کی بات اور ہے - نثر میں بایں ہمہ ہے -

باالشیٔ والا بکار - شام و صبح -
اثر - اردو میں رائج نہیں -

(اسی طرح کے اور ثقیل عربی فقرے ہیں جن کا تذکرہ فضول ہے چونکہ اردو میں رائج نہیں شاذ کوئی بولتا ہو تو بولتا ہو) -

بادل گرجا ہمارا دل لرزا - نیبوں کی خصلت کی طرف شارہ بادل دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں کہ اناج سستا نہ ہو جائے - درج نہیں -

بارہ برہمن بارہ بات - بارہ کھاتی ایک گھاٹ ٹھرنا میں اختلاف اور کمینوں میں اتفاق - مثل درج نہیں -

بارہ وفات - (ع) - ربیع الاول - ربیع الاول کی بارھویں تاریخ -
اثر - عورتوں کی زبان پر بارہ بلات ہے گو صحیح بارہ وفات ہے -

بارہ برس پیچھے گھورے کے دن پھرتے ہیں - مثل - پریشانی اور مصیبت کا زمانہ ہمیشہ نہیں رہتا - مدت کے بعد کبھی نہ کبھی اچھا آتا ہے
اثر - مثل میں لفظ بھی کا اضافہ ہونا چاہئے - گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں -

باڑا کھیت کو کھائے تو رکھوالی کون کرے - اپنا ہی اپنے کو نقصان پہنچائے درج نہیں -

باڑھ لگائی کھیت کو باڑی کھیت کو کھائے - محافظ ہی چوری کرے تو حفاظت کیونکر ہو - درج نہیں -

بازار بیٹھنا - بازار کا محصول - کنوتی - درج نہیں -

بازار مندا ہونا - خرید و فروخت کم ہونا - سرد بازاری ہونا درج نہیں

بارئ - خدا تعالیٰ کا نام -
اثر - عربی میں جو کچھ ہو اردو میں تنہا مستعمل نہیں - بار الہا بار خدایا کہتے ہیں - (آخری الف ندائیہ)

خود حضرت مؤلف نے بار الہا لکھ کر اور فارسی قرار دے کر اس کے معنی اے بزرگ خدا لکھے ہیں اور صبا کا یہ شعر نقل کیا ہے

؎ بار الہا اپنا جو غرق عشق ہے — تو وہ ناچیز کو طوفان کر

باری دارنی - وہ عورت جو محلات میں چوکے پہرے اچوکی پہرے کا کام کرتی ہے -
اثر - لکھنؤ میں اس کو بھی باریدار کہتے ہیں نہ کہ باریدارنی - یہ دلی کی زبان ہے -

بارہ برس میں امیری اور فقیری کی بو نہیں جاتی -
عادت بہت عرصے کے بعد چھوٹتی ہے -
اثر - مثل لفظ میں کے بغیر ہے -

بات کا چوکا آدمی ڈال کا چوکا بندر پھر نہیں سنبھلتا -
جو شخص بوقت پر چوک جاتا ہے وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا -
اثر - "پھر نہیں سنبھلتا" مثل کا جز نہیں یہ امر بدیہی اور محذوف ہے -

باڑی - کھیتی - زراعت -
اثر - تنہا مستعمل نہیں - کھیتی باڑی کہتے ہیں -

بازو ٹوٹے باز کو شاہین لقمہ دے - جیسے کو تیسا درج نہیں

بازار کی گالی کس کی جو پھر کے دیکھے اُس کی - جو کسی عام الزام یا طعن کا جواب دیگا ظاہر ہو جائے گا کہ وہ الزام یا طعن اُسی جواب دینے والے کی نسبت تھا -
اثر - میں نے یہ مثل اس طرح سنی ہے اور یوں ہی بہتر ہے "بازار کی گالی کس پر جو پلٹ کے دیکھے اُس پر -

بازار کی مٹھائی ۔ کسبی ۔
اثر ۔ یہ شکل درج نہیں ۔
• بازار کی مٹھائی جس نے پائی اُس نے کھائی ؟
بازار کا رونق پکڑنا ۔ بازار کا خوب جمنا، چہل پہل ہونا ۔ درج نہیں ۔ صبا ؎

ہوتا دہن سے وجہِ خریدار تھا رہا
رونق نہ پکڑتا کبھی بازار تھا رہا

بازار یا دکان مصطفیٰ خریدار خدا ۔ کمال سپردگی کے ساتھ راضی برضا رہنا ۔ میرا شعر ہے ؎

دکانِ مصطفیٰ ہے خریدار ہے خدا
دل بیچتے ہیں گرمیِ بازار کے لیے

بازار ناپنا ۔ (دہلی) مارے مارے (مارا مارا ؟) پھرنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں زمین کا گز بن جانا یا ڈونڈیا؟ پھرنا ہے ۔ (نوراللغات) عورتوں کی زبان ہے ۔ ہاں وہ باؤنڈی بھی کہتی ہیں جسے دہلی سے مخصوص کر دیا ہے ۔
بازارنی ۔ بازاری عورت ۔ کسبی ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب ؎

یوسف نے گھر میں ڈالا جو بازارنی کو ہے
جائے گی اس کے دل سے خریدار کی تلاش

باسنا ۔ خوشبو میں بسانا ۔ معطر کرنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بسانا کہتے ہیں ۔
باسمتی ۔ ایک طرح کا خوشبودار چاول ۔
اثر ۔ یہ باسمتی ہے (بلا اضافۂ نون)
باسی پھولوں میں باس نہیں ۔ دور گئے کی آس نہیں ۔ جو اپنے تھے جب وہی چھوڑ گئے تو کس پر بھروسا کیا جائے ۔ درج نہیں
باسی تباسی ۔ دو تین دن کا رکھا ہوا کھانا ۔
اثر ۔ بول چال میں باسی تواسی ہے اور کانوں کو یہی بھلا معلوم ہوتا ہے ۔

باسی منھ ۔ نہار منھ ۔ بغیر منھ دھوئے ۔ قدر ؎

بلبل نہ باسی منھ کہیں ان کو پکارے
گل کرے گلاب سے جو نامِ یار لے

اثر ۔ صحیح مفہوم بغیر منھ دھوئے ہے ۔ نہار منھ کے تو معنی ہیں بغیر کچھ کھائے پیے ۔
بابت ۔ حساب کی فرد ۔ فہرست ۔ تفصیل ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ تیرے ؎

دل کا نہیں ٹھکانا بابت جگر کی گم ہے
تیرے بلاکشوں کا ہم نے حساب دیکھا

یہ ضرور ہے کہ بابت کے یہ معنی متروک ہیں مگر جب بابت بمعنی مقابل کو متروک مانتے ہوئے درج کیا تو یہ کیوں نہ ہو ۔
بابت بمعنی فردِ حساب وغیرہ فیلن اور پلیٹس دونوں میں درج ہے ۔
باغ سبز دکھانا ۔ دم دینا ۔ دھوکا دینا ۔ فریب دینا ۔ انشا ؎

گل بلبل (داغہا) و خندۂ زخم سے پڑے اور سیکڑوں کے لیے
مجھے باغ سبز دکھائے ہے الم فراق میں باغِ دل

اثر ۔ محاورہ سبز باغ دکھانا ہے نہ کہ باغ سبز دکھانا ۔ شعر محاورے میں تغیر کا جواز پیش نہیں کر سکتا ۔
باغوان ۔ (ف) باغبان ۔
اثر ۔ باغوان فارسی ہرگز نہیں ۔ دیہاتی زبان ہے ۔
باقی جوڑنا ۔ حساب میں باقی نکالنا ۔ درج نہیں ۔
باقی گرانا ۔ باقی کو حساب کے آخر میں لکھنا ۔ درج نہیں ۔
باکھ ۔ گائے بھینس بکری وغیرہ کے تھنوں کا اوپری حصہ ۔ ایضاً
اثر ۔ باکھ تھن ہے نہ کہ تھن کا اوپری حصہ ۔ یہ ہو یا وہ دونوں ٹکسال باہر ۔ دیہاتی زبان ہے ۔
باسی عید ۔ عید کا دوسرا دن ۔ درج نہیں ۔
باغیچہ ۔ (ع) صحیح باغچہ ہے ۔
اثر ۔ عوام باغیچہ نہیں بلکہ بغیچہ یا بغیا کہتے ہیں خواص کی زبان

باگھوپ ے گو از روے قواعد صحیح تصغیر باگھچہ ہے (نہ بیائے تحتانی)

باگ پر چھٹنا ۔ گھوڑے کی چال کا ایک عیب ۔ ناہموار چال ۔
درج نہیں ۔

باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں ۔ بغیر کسی طرفداری کے یکساں سلامت ہوتی ہے ۔

اثر ۔ عام طور پر مثل میں شیر بکری ...... بولتے ہیں ۔

بال بال بچنا ۔ بالکل محفوظ رہنا ۔ ذرا آنچ نہ پہنچنا ۔ (نہ آنا؟)
شوق قدوائی سے

بچی ایک دن بال بال آبرو — تو اب لے ڈوبے یہ چال آبرو

اثر ۔ اس کا صحیح مفہوم ہے خطرے کا بہت قریب ہونا مگر محفوظ رہنا ۔

بال بھو آگ کو جائے آیا ڈال آئے تو اٹھا لائے ۔ الھڑ اور بیوقوف عورت ۔ یہ مثل بال بھو کے بجائے باؤلی بہو کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے ۔ (فاتر العقل) مگر ترجیح بالی کو ہے ۔ درج نہیں ۔

بال و پر ملانا ۔ رسم و راہ پیدا کرنا ۔ رگت ملانا ۔ درج نہیں ۔

بال باندھا ۔ ٹھیک یقینی ۔ تیر بہدف ۔

اثر ۔ یہ بال باندھا نشانہ ہوا نہ کہ نرا بال باندھا ۔ یہ فقرہ ہمیشہ کسی دوسرے لفظ کے ساتھ بولا جاتا ہے تنہا نہیں ۔

بال بچے کولہو میں پلوا دیے جائیں گے ۔ سخت سزا دی جائے گی ۔ درج نہیں ۔

بال بنانا ۔ خط بنانا ۔ حجامت بنانا

اثر ۔ لکھنؤ میں خط بنانا کہتے ہیں ۔

بالم کھیرا ۔ ایک قسم کا بڑا کھیرا ۔

اثر ۔ بالم کھیرا ایک قسم کا سفیدی مائل چھوٹا کھیرا ہے ۔ نیلن سے میری تائید ہوتی ہے ۔

بالنگو ۔ ایک دوا کا نام ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے تخم بالنگا کہتے ہیں ۔ تخم بضم اول و فتح دوم ۔

بالشتوں پالنا ۔ (ع) بہت کم عمری سے کسی کو پالنا ۔ درج نہیں ۔

بال رانڈ ۔ (ہندی) نو عمر بیوہ ۔ درج نہیں ۔

باگیں کسنا ۔ باگیں کھینچے رہنا تاکہ گھوڑا قابو میں رہے ۔ درج نہیں ۔ طلسم فصاحت سے

یلا نوجوانو بڑھے آئیو — دو جانب سے باگیں کسے آئیو

بالوں میں کھٹکیاں لگانا ۔ بالوں کو آہستہ آہستہ چٹکی سے دبانا جس سے آرام ملتا ہے ۔ درج نہیں ۔ عروج لکھنوی سے

لیٹو گھٹنے پہ میرے سر کی قسم — بالوں میں کھٹکیاں لگا دیں ہم

بالک ہٹ ۔ راج ہٹ ۔ تریا ہٹ نہیں ٹلتی ۔ بچہ راجا اور عورت جس بات پر اڑ جاتے ہیں کر کے چھوڑتے ہیں ۔
درج نہیں ۔

بام ۔ نور اللغات میں اس کے مندرجہ ذیل معنی دیے ہیں ۔
(۱) کوٹھا ۔ چھت ۔ بالاخانہ (۲) ایک قسم کی مچھلی ۔ (۳) قرض ۔ اس معنی میں بجائے بام کے وام بولا جاتا ہے ۔

والد مغفور نے جب اپنے سفر عراق کا حال بیان کیا تو فرمایا کہ جہاز کا ایک خلاصی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک آلے سے پانی کی گہرائی ناپتا تھا اور کہتا تھا کہ اتنے بام ۔

پلیٹس کی ڈکشنری سے معلوم ہوا کہ ہندی کا لفظ بام بمعنی (fathom) ہے ۔ ایک پیمانہ چھ فٹ کے برابر ہوتا ہے ۔ نور اللغات میں بام کے یہ معنی درج نہیں ۔

فارسی کے بامداد اور بامداداں میں بام کے معنی صبح کے ہیں یہ بھی درج نہیں ۔

باہمن سے دان مانگنا ۔ جو خود مفلس ہے اس سے منفعت کی امید رکھنا ۔ درج نہیں ۔

بانجھ بجوئی شیطان کی لنگوٹی ۔ (ع) عورت کا بانجھ ہونا منحوس ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

باندی اور کے پاؤں دھوئے اپنے لیے سوئے ۔ اوروں کے کام میں چستی اور اپنے کام میں سستی کرنا ۔ یہ مثل درج نہیں ۔

باندی کے آگے باندی مینہ گئے نہ آندھی ۔ اکثرلوگ کو دوسرے کی تکلیف کی پروا نہیں ہوتی ۔
اثر ۔ مثل میں "گئے ۔ کی مد دیکھے" چاہئے ۔
باندھو ۔ رشتہ دار ۔ دوست ۔ (ہندو)
اثر اُردو میں مستعمل نہیں ۔ بھائی بند کہتے ہیں ۔
بانگ ۔ آواز ۔ صدا ۔ اذاں ۔ لکھنؤ میں اس لفظ کا تلفظ بروزن جانگ متروک ہے اور بروزن گنگ مستعمل ہے ۔
اثر ۔ یہ حقیقت نہیں ۔ ہم بھی بانگ جرس ۔ بلند بانگ دعوے وغیرہ باعلان الف بولتے ہیں صرف گلبانگ ایک استثنا ہے وہ بھی جب ترکیب کے ساتھ آئے ۔ مثلاً عرفی کے اس شعر میں ؎

باز گلبانگ پریشاں میزنم
آتش اندر غنہ لبیاں میزنم

بالا دوی ۔ جاسوسی ۔ کسی کی نقل وحرکت کی نگرانی کرنا ۔ درج نہیں ۔ (طلسم ہوشربا) ۔ ایک روز بالا دوی کے لیے بہت دور نکل گیا ۔
بال بیکنا ۔ یعنی بال بیکا ہونا ۔ درج نہیں ۔ رشک ؎
زلف کا بال نہ بیکے سر ہو یا اللہ ۔ اثر نالہ و فریاد و فغاں دور ہے
زیادہ تر بال بیکا ہونا مستعمل ہے ۔ میرے نزدیک ایسے مصادر بنانا چاہیے تاکہ زبان میں وسعت پیدا ہو ۔
باہنیں چڑھانا ۔ لڑائی کے واسطے آستیں چڑھانا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں آستیں یا آستینیں چڑھاتا ہے ۔
بازو کا اکا ۔ ایک زیور جو بازو پر باندھا جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔
وزیر ؎ گرمیاں کیں اس قدر ہر حلقہ شعلا ہو گیا

شب کو روشن یار کے بازو کا اکا ہو گیا

خالی اکا اسی معنی میں درج ہے ۔ بازو کا ٹکڑا ضروری ہے ۔
باہر ابے تب گھر میں چوہے پکے ۔ (ع) ظاہری شان شوکت گھر میں فاقہ ۔ درج نہیں ۔

بائی ۔ ایک معنی لکھے ہیں ہندو عورت جو ناچنے کا پیشہ کرے ہندو عورت کی قید نہیں مسلمان رقاصہ عورتوں کے نام کے ساتھ بھی لفظ بائی استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً زہرہ بائی ، امیرن بائی وحیدن بائی وغیرہ ۔
بائیں ہاتھ کا کھانا حرام ہے ۔ ایک قسم کی قسم ۔
اثر ۔ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہی کون ہے کہ حلال حرام کا سوال پیدا ہو ۔ صحیح محاورہ ہے دہنے ہاتھ کا کھایا (کھانا نہیں) حرام ہے ۔
خود حضرت مولف نے دال کی ردیف دہنے ہاتھ کا کھانا حرام لکھ کر سند میں آتش کا یہ شعر نقل کیا ہے ۔

جب تک حلال کرلے نہ مجھ بیگناہ کو
قاتل کو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے

صبیا عرض کیا کھانا حرام کی جگہ عام طور پر کھایا حرام بولتے ہیں ۔
باپ نہ مارے پدڑی بیٹا تیر انداز ۔ مثل اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے خاندان سے زیادہ فخریہ دعویٰ کرے ۔
اثر ۔ یہ مثل یوں بھی ہے ۔ باپ نہ ماری (یائے معروف) پدڑی بیٹا تیر انداز ۔
بازار اس کا جو لے کے دے ۔ معاملے کا صاف رکھنا اعتبار کا باعث ہوتا ہے ۔
اثر ۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے "بازار کا سچا جو لے کر دے" ۔
باسی بجاعت میں اللہ میاں کا کیا نہوڑا ۔ مثل : ناقص چیز میں احسان جتانا کیا ۔
اثر ۔ یہ لفظ نہورا واؤ سے ہے نہ کہ رائے ہندی سے ۔ (دیکھئے نفیلین)
باجی ۔ لڑکی جو شروع جوانی میں پیدا ہوتی ہے ماں کو باجی کہتی ہے ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)
بات میں بھدرک نہیں ۔ (ع) بات کو قیام نہیں درج نہیں ۔

اردیائے لطافت)

باریکی نکالنا - باریکیاں نکالنا - (دہلی) نکتہ چینی کرنا - اعتراض کرنا -

اثر - دہلی کی تخصیص نہیں لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں - ضرب الامثال میں اسی ہے - جمع کے ساتھ - باریکیاں نکالنا -

بازار بنا - کنوتی - بازار کا محصول جو دکاندار کو ادا کرنا ہوتا ہے درج نہیں -

بازار مدا ہونا - خرید و فروخت کم ہونا - سرد بازاری ہونا - درج نہیں -

بالا - سید سالار مسعود غازی کا نام سے جرأت سے

جو ہیں چھڑیوں کے لوگ ان کو جھلک دکھلا کے بالے کی
گئے تم چلے بالے دے مجھے درگاہ بالے کی

اثر - سید سالار مسعود غازی کو بالے میاں کہتے ہیں نہ کہ بالا - شعر میں بھی بالے نظم ہے نہ کہ بالا - حضرت مؤلف نے سرمایۂ زبان اردو کی عبارت آنکھ بند کر کے نقل کر دی -

باڑھ کا ڈورا - خط شمشیر - وہ خفیف نشان جو تلوار کی دھار سے پڑ جاتا ہے - قلق سے

انھیں پروا نہیں ہے کچھ نہ ہو گر باڑھ کا ڈورا
کہ ڈورے ڈالتے ہیں یار کی ہم تیغ عریاں پر

اثر - شعر کا مطلب غلط سمجھا گیا - باڑھ کا ڈورا تلوار کی باڑھ کا ایک زرین حصہ گر کسنا چاہیے - باڑھ کا ڈورا نہ ہونا تلوار کا تیز نہ ہونا ہے نہ کہ جو کچھ حضرت مؤلف فرماتے ہیں - وزیر کے شعر سے میری تائید ہوتی ہے - سے

اکدم میں بلبلیں ساری تڑپ کر گر گئیں
باڑھ کا ڈورا تھا کیا صیاد ڈورا دام کا

ب - ب

بَنّی - (ع) بوسہ -

اثر - بَنّی بمعنی بوسہ بچوں کا منھ چومنے تک محدود ہے -
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - درج نہیں - کتنا فرق ہے -

بپئی - ایک پرند مینا کی قسم کا - اس معنی میں اہل دہلی پپئی (بائے فارسی سے) بولتے ہیں اور لکھنؤ میں پوئی زیادہ زبانوں پر ہے -

اثر - لکھنؤ میں پوئی اور پپئی دونوں مستعمل ہیں مگر یہ ببئی (ہر دو بائے موحدہ) کہاں کی بولی ہے - پرتھا فیلن سے حل ہوا - دہلی میں پپئی ہے نہ پوئی ہے بلکہ ببئی ہے (ہر دو بائے موحدہ) صاحب نور اللغات نے ببئی (پہلی بائے ہندی) کو دہلی سے غلط منسوب کیا -

ببر - ببڑی - (عم) ببول -

اثر - اگر یہ گنوارو الفاظ درج نہ کئے جاتے تو کیا حرج ہوتا - میں نے دیہاتیوں کو ببر (ب - بُر) بولتے بھی سنا ہے، اُسے نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیا گیا -

ببولا - بونڈلا - ہوا جو خلا کی وجہ سے چکر کھا کر بلند ہوتی ہے برق سے

خاک آلودہ جو گردش میں سراپا اٹھا
دور سے لوگ یہ سمجھے کہ ببولا اٹھا

(نوٹ) یہ لفظ بادُ بمعنی ہوا اور بُلا بمعنی حباب سے مرکب ہے لہٰذا اس کا استعمال بمعنی گردباد صحیح نہیں، بمعنی حباب صحیح ہے -

اثر - فاضل مؤلف نے جو کچھ نوٹ میں لکھا ہے ان کی قیاس آرائی ہے - ببولا اور بگولا مرادف ہیں بمعنی گردباد - اُن کی توجیہہ غیر مستند ہے - بظاہر اس کی بنا ببولا اور بُلبلا یا بلبلا کی ظاہری مشابہت ہے - جس کی تصدیق کسی کتاب لغت سے نہیں ہوتی -

ببیانہ - وہ چیز جو خاص عورتوں کے استعمال کی ہو درج نہیں -

ب - پ

بپھارا - بھاپ سے پسینا لانے والی دوا -

اثر - یہ بپھارا ہے نہ کہ بچارا جو ممکن ہے کہ عامیانہ زبان ہو لطف یہ ہے کہ بپھارا جو صحیح اور رائج لفظ ہے درج ہی نہیں -

بھرے رذیل اور بھوکے اشراف سے ڈرنا چاہئے۔ یعنی
شریف بھوکھ کی حالت میں اور رذیل غنیے کی حالت میں خطرناک
ہوتا ہے۔
اثر۔ پہلے تو غلط املا قابل توجہ ہے رذیل بجائے رذیل اور بھوکو بجائے
بھوک۔ دوم صحیح مثل اس طرح ہے۔
"بھوکے شریف اور پٹ (پیٹ) بھرے پاجی سے ڈرنا
چاہئے" (پیٹ بھرا شکم سیر ہے اور پٹ بھرا "وہ شخص وہ کمینہ ہے
جسے دولت پر گھمنڈ ہو)۔ تقابل بھوکے شریف اور گھمنڈی دولتمند
پیٹ بھرے پاجی کا ہوگا نہ کہ بھرے رذیل اور بھوکے شریف کا بھی
نہیں اشراف کا۔
بپتا ڈالنا۔ مصیبت ڈالنا۔ اس طرح درج نہیں۔

ب۔ت

بت کھاؤ ہونا۔ گفتگو ہونا۔ بحث ہونا۔ تکرار ہونا۔ مشورہ ہونا۔
اثر۔ بت کھاؤ کے معنی بحث تکرار بھی اور صلاح و مشورہ بھی۔
کوئی تک نہیں۔ بت کھاؤ دیہاتی زبان میں آپس کی تو تکار،
لڑائی جھگڑا، ہنگا فضیتی ہے۔
بت کہا۔ (عم) صفت۔ باتیں کرنے والا۔
اثر۔ بت کہا باتیں کرنے والا نہیں باتیں بنانے والا، فقرہ دینے والا
ہے۔ وہی دیہاتی زبان۔
بت۔ (س۔ وت۔ قابلیت۔ قوت۔ دولت۔ ذریعہ ہوتا
(ہو) مذ قد، عمر، سن (فقرہ) لڑکی کی جتنی بت ہے اتنا کام
کرتی ہے۔ مذ بساط، طاقت بل، دولت، قدر، پہنچ، اونچائی۔
اثر۔ اس دو حرفی لفظ کا انشرہ سے تنوع معانی۔ اس سے
بالکل خالی الذہن ہو کر کہ اردو بھی ہے پلیٹس سے مع ذاتی اضافے
جات نقل کر دیا گیا۔ جو فقرہ گڑھا گیا ہے اس میں بت کا سیدھا
سادہ مرادف بساط موجود ہے۔ "لڑکی کی جتنی بساط ہے اتنا کام کرتی ہے۔"

بتّا۔ (بالکسر) (عم) ایک ہاتھ کی چوڑائی۔ مذ بالشت۔
اثر۔ بتّا ایک ہاتھ کی بھی چوڑائی اور ایک بالشت کی بھی۔ کسے
صحیح تصور کیا جائے۔ پلیٹس میں بتّا کے معنی لکھے ہیں۔
Span, hand's breadth.
فاضل مؤلف نے مقدم مؤخر کرکے hand's breadth کا ترجمہ
ایک ہاتھ کی چوڑائی کر دیا حالانکہ انگریزی میں span (بالشت)
اور hand's breadth ایک ہی چیزیں ہیں اور اردو میں ہاتھ
کی چوڑائی کے معنی ہیں پنجے سے لے کر کہنی تک۔ انگریزی میں
ہاتھ (hand) کا مفہوم انگلیوں سے لے کر کلائی تک کا حصہ ہے
حاصل کلام بتّا بالشت ہے اور بس وہ بھی دیہاتی زبان میں
اردو میں بتّا باضافہ یا بتا ہو گیا ہے۔ بتا بھر، بالشت بھر،
ایک بالشت۔
بتاسا۔ پانی کا بلبلا۔ حباب۔ ایک قسم کی مٹھائی۔
اثر۔ بتاسا کے اصلی معنی بلبلا یا حباب تسلیم مگر عام طور پر بتاسے
کے معنی ایک قسم کی مٹھائی ہیں اور بس۔
بتاشہ۔ (دیکھو بتاسا)۔
اثر۔ املا بجائے ہائے ہوز الف سے چاہئے۔ علاوہ بریں سب
خواص بتاسا کہتے ہیں اسے عوام اور دیہاتی بتاشا کہتے ہیں۔ یہ
وضاحت کر دینا چاہئے تھی۔ (ناسخ) ؎

ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کلی میں
بتاسے بن گئے سارے حباب دریا میں

بتر۔ (ف) بدتر کا مخفف۔ بدتر۔ نہایت برا۔ نکما۔ بہ تشدید تائے
فوقانی بھی شعرا نے باندھا ہے۔ طلیق ؎

مجھ سے مقابلہ جب رونے میں یہ کرے گا
دھنکی ہوئی روئی سے بتر سحاب ہوگا

اثر۔ بتر کو بدتر کا مخفف قرار دیتے ہیں یہ عجیب مخفف ہے کہ
اتنے ہی حرف رہے صرف دال تے سے بدل گئی حقیقت یہ ہے

کو فارسی بدتر کی مانند صورت بتر ہے ۔ بدتر کا فارسی مخفف بتر بلا تشدید آتا ہے ۔ حافظ شیرازی ؎

ہر کسے روز بہی می طلبد از ایام
مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینم

اردو میں بتر کبھی ابتر کا بدل ہو جاتا ہے ۔ مثلاً لڑکا روز بروز بتر ہوتا جاتا ہے ۔ لفظ ابتر اردو میں بمعنی بے ترتیب اور منتشر بھی بھی ہے ۔ مثلاً گنجفے کی بازی ابتر ہو گئی ۔ کتاب کی ترک (ترک بفتح اول و دوم) ابتر ہو گئی ۔

بدتر کو بتر زبان پر آسانی سے رواں ہونے کے لیے بنا لیا ۔

بتکڑ ۔ مبالغہ ۔ ذرا سی بات کو بڑی بات بنا دینا ۔ باتونی ۔

اثر ۔ اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو معنی نمبر ۲ بالکل غلط ہیں ۔ بتکڑ کے معنی باتون کے سوا کچھ نہیں ۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولف نے بتکڑ اور بتنگڑ کا خلط مبحث کر دیا ہے ۔ مبالغہ کے معنی میں بتنگڑ ہے ۔ (فقرہ) بات کا بتنگڑ بنانا ذکر بتکڑ بنانا ۔ بتنگڑ کے معنی خود نور اللغات میں بے فائدہ طول طویل کلام درج ہیں ۔

تبوری ۔ (ھ ۔ باؤ ۔ ہرا) وہ ورم جو نہایت سخت ہو کر شل پتھر کے ہو جاتا ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے تبوڑی کہتے ہیں (بفتح اول و دوم و رائے ثقیلہ) اس کا ورم سخت کسیا روئی کے گالے کی طرح نرم ہوتا ہے ۔ وہ گلٹی یا بٹ یا تبوڑ ہے جس کا ورم سخت ہوتا ہے ۔

تبولن ۔ بڑا باتونی عورت ۔ چالاک دغاباز عورت ۔

اثر لکھنؤ میں رائج نہیں ۔ معنی نمبر ا میں باتونی ہے مرد ہو یا عورت معنی نمبر ۲ کے لیے کٹنی ۔ شتافہ ۔ حرافہ اور مستعمل کیا ہے ۔

بتی بلا دینا ۔ عاجز کر دینا ۔ ہار منوا دینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس کا بدل بتی بھلا دینا ہے ۔

بتیا ۔ ہرا کچا پھل ۔ عموماً خربزے کے کچے پھل کو کہتے ہیں ۔

۲ ۔ ایک قسم کا لمبا بیگن ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بتیا خربوزے کے ایسے پھل کو کہتے ہیں کچا ہو خواہ پکا جو اور پھلوں سے قد میں نسبتاً چھوٹا ہو ۔ میں نے لمبے بیگن کو بتیا کہتے کسی کو نہیں سنا ۔ لمبا بیگن ہی کہتے ہیں ۔

بتیا کے معنی لمبا بیگن نا معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ۔ فیلن یا پلیٹس میں درج نہیں ۔

بتیس دھار دودھ پلایا ۔ پالا پوسا جان کھپائی ۔ مجازاً ماں یا دودھ پلانے والی انا ۔ درج نہیں ۔

بتیسی حلق میں ہو گی ۔ (حلق یہاں بفتح اول و دوم ہے) ۔ سب دانت بسبب زدوکوب ٹوٹ کر حلق میں ہوں گے درج نہیں

بتیسی کی پنڈیاں ۔ دوا کی پنڈیاں جو زچہ کو کھلائی جاتی ہیں ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب ؎

میرے بیری کھائیں بتیسی کی صاحب پنڈیاں
لڈو بوا لوں گی لا دو تل پورے سے تل مجھے

تبورن ۔ بٹورن ۔ (ھ) مذکر ۔ فصل کاٹتے وقت غلہ کا ایک جگہ جمع کرنا ۔ غلے کا انبار جو فصل کے وقت ہوتا ہے ۔

اثر ۔ حسب پلیٹس اور فیلن یہ بٹورن ہے (بٹورنا جمع کرنا سے) اور بصیغہ تانیث ہے نہ کہ مذکر ۔ میں نے اپنے دوران ملازمت میں گاؤں والوں کو ایسے غلے کو لانک (نون غنہ) کہتے سنا ہے نہ کہ بٹورن بٹورن تو وہ ہوئی جو فصل کاٹنے کے بعد دانہ دنکا کھیت میں پڑا رہ جائے اور چن لیا جائے ، بٹور لیا جائے ۔ یہ گاؤں کے غریب غربا کا حق ہوتا ہے ۔

ب ۔ ٹ

بٹالین ۔ (انگ) مونث ۔ پلٹن ۔ پیدل فوج کی ایک ہزار سپاہیوں کی رجمنٹ ۔

اثر ۔ بٹالین انگریزی (Battalion) کی بگڑی ہوئی شکل ہے

پلٹن انگریزی (Platoon) ہے۔ بٹالین فیلن یا پلیٹس میں درج نہیں، شکسپیر میں ملا۔

بٹنا ۔ (دہلی) غازہ ....

اثر۔ دہلی سے تخصیص غلط۔ دیکھئے ردیف (ا۔ب) ابٹن کے تحت۔

بٹنیا ۔ پیارے لڑکی کو کہتے ہیں۔ بٹن کی تصغیر۔

اثر۔ جہاں تک میری تحقیق ہے شہر میں جو مفہوم بٹن سے ادا ہوتا ہے وہی دیہات میں بٹنیا سے (ب۔ٹ۔ن۔ی۔ا) یہ بٹن کی تصغیر بھی نہیں بلکہ دیہاتی بٹونا کی تانیث ہے۔ بٹونا (بکسر اول وفتح دوم) بمعنی بٹیا۔ لڑکا خود نور اللغات میں درج ہے۔

بٹھا رکھنا ۔ کنوارا رکھنا شادی کے بعد سسرال نہ بھیجنا ؎

اپنی بچی کو بٹھا رکھتی نہ تم کو دیتی　　جان صاحب میں اگر جانتی عیاش تھیں

اثر۔ بٹھا رکھنا کے دو معنی ہیں۔ ایک تو لڑکی کے جوان ہو جانے پر بھی اُس کی شادی نہ کرنا۔ دوم شادی کے بعد کسی وجہ سے لڑکی کو بٹھا رکھنا اور سسرال نہ جانے دینا۔ ظاہر ہے کہ شادی کے بعد لڑکی کنواری نہیں رہ سکتی۔ جان صاحب کے شعر میں بٹھا رکھنے کے معنی ہیں مخاطب کے ساتھ اس کی شادی نہ کی جاتی کیونکہ عیاش ثابت ہوا۔ لہٰذا نور اللغات میں بٹھا رکھنا کے غلط معنی درج ہیں۔

بٹیر کا بہ جانا ۔ دانہ نہ ملنے کی وجہ سے بٹیر کا دُبلا ہونا۔

اثر۔ بٹیر بہتا اس وقت ہے جب بھوک کی دوا تیز ہو جاتی ہے جو لڑانے سے قبل کی رات میں دی جاتی ہے (بھوک بٹیر کی چربی چھانٹنے اور اُسے چھلا بنانے کی دوا کو کہتے ہیں)۔ بٹیر دانہ ہی کتنا کھاتا ہے کہ بٹیر باز اس پر دانے کی تنگی کرے گا۔

بٹیر کو بھوک دینا ۔ ایسی دوا دینا کہ چربی چھنٹے، چھلا ہو جائے اور پالی میں خوب لڑے۔ درج نہیں۔

بٹیر کو موٹھ کرنا ۔ جھگو کر مٹھی میں دبانا کہ وحشت کم ہو۔ درج نہیں۔

بٹیر کو کوکنا ۔ رات کو کابک میں چھوڑنے سے پہلے اُس کے کانوں کے پاس زور سے چیخنا کہ وحشت کم ہو اور آواز کھلے۔

بٹی تو خوب مگر بل نہیں چڑھا ۔ فریب یا حیلہ کارگر نہیں ہوا۔ درج نہیں۔

بٹا ڈھار۔ بٹا ڈھال ۔ (دہلی) ہموار سطح۔ مجازاً تباہ برباد۔

اثر۔ یہ بٹا ڈھال ہے۔ بموجب فیلن بٹا ڈھار کوئی لفظ نہیں۔ لکھنؤ میں تباہی یا بربادی کے موقع پر عوام بنٹا دھار (باضافۂ نون) کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

بٹرنا ۔ (عم) ایک جگہ جمع ہونا۔ ۲۔ ٹرپا جانا۔

اثر۔ بٹرنا بمعنی ترپا جانا میری نظر سے نہیں گزرا۔

بٹے کھاتے میں پڑ جانا ۔ کسی رقم کا قابل وصول ہونا مشتبہ ٹھہرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

ب۔ج

بجالا ۔ (بکسر اول) بیجوں سے بھرا۔ بہت بیج والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بجیلا کہتے ہیں (بکسر اول وفتح دوم) جو دوسری جگہ درج ہے اور لکھنؤ کے نام سے۔

بجانا ۔ (عم) چھوڑنا۔ داغنا۔ سر کرنا جیسے گولہ بجانا۔

اثر۔ لکھنؤ کے عوام بھی گولہ داغنا کہتے ہیں نہ کہ بجانا۔

بجبجانا ۔ کسی چیز کا سڑ کر ایسا خراب ہونا کہ اس میں بلبلے اُٹھنے لگیں اُبس جانا۔ سڑ جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسی سڑی ہوئی چیز کے لیے بجبجانا استعمال کرتے ہیں۔ اگر کیڑے پڑ جائیں تو بجبجانا کہیں گے۔

بجّر ۔ (بفتح اول وتشدید دوم مفتوح ونیز بفتح اول و دوم)۔ بھاری۔ بوجھل۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ باضافۂ ہائے مخلوط بجھّر ہے۔ (ب ج۔ جھ)۔

بجرا ۔ (انگ بجرو)۔ دریا میں سیر کرنے کی ناؤ جو نیچے کی طرف گول بغیر پیندے کی ہوتی ہے۔

اثر۔ بغیر پیندے کی ناؤ آج تک نہ دیکھی نہ سنی۔ بڑی آسانی سے

کہہ سکتے تھے جس کا پیندا مسطح نہیں گول ہوتا ہے۔

حضرت مؤلف نے بجرا کو انگریزی بجرا (Bundge-ress) سے مشتق کیا ہے حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ بجرا (Bundge-ress) ہندوستانی بجرا کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور انگریزی میں یہ لفظ پہلے پہل ۱۷۲۶ء میں داخل ہوا۔ (دیکھئے شارٹ آکسفورڈ ڈکشنری)۔

بَجری۔ ایک معنی لکھے ہیں گول چھوٹی چھوٹی کتری ہوئی چھالیا۔

اثر۔ ایسی چھالیا کو بجری نہیں باجرئی (باجرے کے دانوں سے شابہ) کہتے ہیں۔ بجری تو سڑک یا چھت پر کوٹی جاتی ہے۔

بَجنا۔ کان سے جھنجناہٹ کی آواز نکلنا۔ جیسے کیا تمھارے کان بجتے ہیں۔

اثر۔ اول تو کان سے جھنجناہٹ کی آواز نکلنا ہی بے تکی سی بات ہے۔ کان سے آواز نکلتی ہی نہیں۔ دوم کان بجنا ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے جب کوئی متوقع آواز یا آہٹ نہ ہو مگر گمان ہو کہ ہے۔ میرا شعر ہے ؎

ذرا تو بھی تو سن یہ کہ میرے کان بجتے ہیں
قدم کی اُن کے آہٹ آہٹیں معلوم ہوتی ہے

بجنا جھنجھنا۔ بجنے والا۔ (فقرہ) یہ بچہ تو بجنا جھنجھنا لے گا۔

اثر۔ جھنجھنا تو ہی وہ کھلونا جو بجتا ہے۔ اس کے ساتھ بجنا کا اضافہ کیسا۔

بُجھانا۔ چاندی لوہے یا اینٹ کو آگ میں لال کر کے پانی میں اس غرض سے چھوڑتے ہیں کہ پانی کی خارجی رطوبت جل جائے۔

اثر۔ خدا معلوم خارجی اور داخلی رطوبت کیا بلا ہے۔ پانی میں گرم اینٹ کو اس لیے بجھاتے ہیں کہ مضر اجزا تحلیل ہو کر پانی صاف ہو جائے۔ لوہا اور چاندی اس لیے بجھاتے ہیں کہ ان دھاتوں کی خاصیت پانی میں آجائے۔

بُجھاؤ۔ بجھانا کا حاصل مصدر۔ تیزی۔ کاٹ۔ ناصر ؎

ابروے قاتل بجھا ہے زہر میں
پوچھتے کیا ہو بجھاؤ اس تیغ کا

اثر۔ بجھاؤ بطور حاصل مصدر میری نظر سے نہیں گزرا۔ جب ابروے قاتل کو زہر میں بجھا کہہ دیا پھر بجھاؤ کہنے کا کیا موقع رہا۔ شعر غلط اور کاتب کا شکار معلوم ہوتا ہے اور اسی کی بنا پر لفظ بجھاؤ اور اس کے معنی گڑھ لیے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ اصل لفظ جھکاؤ ہو۔ کس بل۔

بجد ہونا۔ (بفتح اول و کسر دوم)۔ مصر ہونا۔ ضد کرنا۔ درج نہیں۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں موجود ہے۔

بجلی بل۔ برقی قوت۔ درج نہیں۔

بجھرا۔ (بالکسر و سکون سوم) جو گیہوں اور چنا ملا ہوا غلہ۔

اثر۔ پلیٹس میں اسی طرح درج ہے۔ مگر زبانوں پر بجائے راء مہملہ راء ثقیلہ سے ہے۔ (بجھڑا)

بجھگاہ۔ (ہ، بکسر اول و سکون دوم و سوم و کاف فارسی۔ اس کو بج کاگ (کالا کوا بھی کہتے ہیں)۔ چڑیوں کے ڈرانے کا پتلا

اثر۔ یہ بھی پلیٹس سے قدرے تغیر کے بعد نقل کر دیا گیا ہے۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ لکھنؤ میں اسے "دھوکا" (واؤ مجہول بالضم) کہتے ہیں جو دھوکا کی دوسری شکل ہے۔

بجھول۔ پہیلی۔ چیستان۔

اثر۔ لکھنؤ میں تنہا مستعمل نہیں۔ بوجھ بجھول کہتے ہیں۔

بجھیل۔ (بضم اول و فتح جیم مخلوط الہا و سکون حرف چہارم و پنجم) لدا ہوا۔ بھاری۔ زبانوں پر بضم اول و سکون دوم و سوم و فتح چہارم ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا بدل بوجھل یا لدا ہوا ہے۔ لدو بھی کہتے ہیں۔ (بفتح اول و تشدید دال و واؤ معروف)۔

ب ۔ چ

بُچا۔ (بضم اول و تشدید دوم)۔ کان کٹا۔ چھوٹے کانوں والا۔

اثر۔ یہ ہو چاہیے نہ کہ بچا

بچانا ۔ چھپانا۔ چرانا۔ (فقرہ) "میرا ملازم بڑا خائن ہے روپے میں چار آنے بچاتا ہے" ۲۔ راستہ صاف کرنا۔

اثر۔ بچانا کے یہ معنی ہرگز نہیں جملے سے لفظ خائن نکال دیجئے تو سارا مطلب خبط ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بچانا بمعنی راستہ صاف کرنا پادر ہوا ہے۔

بچہ اتر گیا ۔ (اہل) بچہ مر گیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی عورتیں اس طرح بولتی ہیں۔

بچہ دار ۔ (ف) (۱) حاملہ۔ (۲) اس عورت کو کہتے ہیں جس کے اولاد ہو۔

اثر۔ فارسی میں جو کچھ ہو۔ اُردو میں (۱) کی جگہ پیٹ سے ہے اور (۲) کی جگہ بچوں والی یا صاحب اولاد کہتے ہیں نہ کہ بچہ دار۔

بچھڑا (۱)۔ گائے کا نر بچہ۔ ۲ پیارے انسان کے موٹے تازے بچے کو بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ انسان کے بچے کو بچھڑا نہیں پیارے بچھیرا (گھوڑے کا نر بچہ) کہتے ہیں اور اس طرح کھلاتے ہیں۔ "کود بچھیرے کود تیری نلیوں میں دود" (دودھ)

بچار ۔ بکسر اول۔ رائے، تجویز وغیرہ۔

اثر۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں۔ "سوچ بچار" ہے۔

بچکنا ۔ (عم) (۱) ڈر جانا۔ بھڑک جانا۔

اثر عوام خواص سب اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً گھوڑا ہاتھی سے بچکتا ہے۔

بچھو بٹی ۔ ایک درخت کی پتی جو بچھو کا زہر اُتارتی ہے۔ درج نہیں۔

بچھیا کا باوا ۔ مجازاً کم عقل، بیوقوف۔

اثر۔ لکھنؤ میں بچھیا کا تاؤ کہتے ہیں (واو معروف کی لطیف آواز یعنی بچھیا کے باوا کا بڑا بھائی (تاؤ))۔ اس طرح شخص مذکور کی حماقت زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ فسانۂ آزاد۔ "بچھیا کے تاؤ ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

بچیانا ۔ گھوڑے کا کان کھڑے کرنا۔ گھوڑا جب شوخی سے یا خوشی میں اپنے کانوں کو سر سے ملا دیتا ہے تو کہتے ہیں کان بچیا(ئے)

اثر۔ لکھنؤ کی زبان کے بموجب گھوڑا کان کچیاتا ہے بچیاتا نہیں۔ بن کے چلنے میں کنوتیاں بدلتا ہے۔

پلیٹس میں بچیانا بلکہ کچھیانا (باضافہ ہائے مخلوط) ہے۔ کچیانا درج نہیں۔

ب ۔ ح

بحث نکال کھڑی کر دینا ۔ جھگڑا پیش کر دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بحث نکالنا یا جھگڑا اکھڑا دینا بولتے ہیں۔

بحث اٹھانا ۔ جھگڑے کی بات چھیڑنا درج نہیں۔

بحث ہونا ۔ جھگڑا ہونا۔ تکرار ہونا۔ درج نہیں۔

بحثا بحثی ۔ باہم تکرار۔ حجت۔

اثر۔ لکھنؤ میں بحثم بحثا بھی بولتے ہیں۔

بحثنا ۔ بحث کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

نطق ہوگا بند اوزاہد نہ سیکھ اوروں سے بحث
بے صدا ہو جائے گا گنبد تری دستار کا

بحران کا دن ۔ وہ دن جب مریض کی طبیعت یکایک سنبھل جائے یا بگڑ جائے اُس کے بعد مریض کی صحت یا ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے درج نہیں۔ ذوق ؎

یہ تپ غم کی ہے شدت اس تپ بیمار کو
یوم راحت بھی ہے دن اُس کے لیے بحران کا

ب ۔ خ

بخار میں ہلہلانا ۔ تیز بخار جس میں جسم کپکپائے۔ درج نہیں

بخار میں بدن بھن رہا ہے - تیز بخار ہے - درج نہیں۔
بخاری - (ف - وہ آتشدان جو دالان یا کمرے کی دیوار میں مکان گرم رکھنے کے واسطے بناتے ہیں - چمنی) [1] وہ کوٹھری جو دالان یا باورچی خانہ میں غلہ رکھنے کی غرض سے بناتے ہیں - [2] بخارا کی طرف منسوب -

اثر - آتشدان کو بخاری کہنا درست نہیں - یہ ایک قسم کی انگیٹھی ہے آب گرم سے شاید - اس میں ایک نل لگا ہوتا ہے جسے دیوار میں سوراخ کر کے باہر نکال دیا جاتا ہے تاکہ کمرہ گرم تو رہے مگر دھواں نہ گھٹے - موسم سرما میں اس کا استعمال کشمیر میں عام ہے (جیسے صاحب استطاعت اشخاص میں) اور اسے بخاری کہتے ہیں -

تیسرا اس کو بخاری نہیں بلکہ کھیری یا کھاری کہتے ہیں - یہ عرض کر دوں کہ میں نے دوران ملازمت میں دیہات کی بھی خاک چھانی ہے اور وہاں کے باشندوں سے بات چیت کا موقع ملا ہے ، وہ حرف خا ادا ہی نہیں کر سکتے کھاری کو بخاری کیونکر کہیں گے - فیلن نے اپنی ڈکشنری میں صاف صاف لکھ دیا ہے کہ اہل دیہہ بخاری کو کھاری کہتے ہیں -

بخنے - (فارسی میں بختہ وہ چیز جس کا چھلکا اتار لیا گیا ہو) دلے ہوئے بھنے چنے جن کا چھلکا اتار لیا گیا ہو - عوام بخنے کہتے ہیں۔

اثر دلنے کے بعد چنوں کو بھونا تو خیر مگر چھلکا اتارنا کچھ عجیب و غریب ہے - بسلم چنے بھونے جاتے ہیں پھر ان کا چھلکا اتارا جاتا ہے - لکھنؤ میں انھیں چھیلے بھونے چنے کہتے ہیں - بخنے یا بکنے کوئی نہیں بولتا - ہرے چنے چھلکے سمیت بھونے جائیں تو ان کو ہولے کہتے ہیں (واو مجہول بالضم)

بختی - ایک قسم کا بڑا اونٹ جو خراسان کی طرف سے آتا ہے -

اثر - لکھنؤ کی بدبختی کہ اس سے بیگانہ ہے -

بخیا ادھیڑ کے رکھ دینا عقدے کھولنا کسی کے عیب کھولنا درج نہیں۔

بخشو ہمیں - معاف رکھو - درج نہیں - (دریائے لطافت)

ب - د

بدا ادا ہونا - قسمت کا لکھا پورا ہونا - درج نہیں -

بَدرَخ - (دیوناگری) مذکر - بط -

اثر دیوناگری کوئی زبان نہیں - رسم الخط ہے - بط یا بطخ مونث ہے نہ کہ مذکر - ہندی میں خ کا وجود نہیں۔

پلیٹس نے اسے ہندی (نہ کہ دیوناگری) قرار دے کر بطک کی بگڑی ہوئی شکل کہا ہے - بطک کو تشدید طا کے ساتھ لکھ کر دوسرا تلفظ بطک (بلا تشدید) لکھا اور اسے بط کی تصغیر کہا ہے - بطک کے مقابل فارسی کی علامت ہے ، پھر لفظ بطخ کو دیکھنے کی ہدایت کی ہے - بطخ کے تحت بھی وہی اندراجات ہیں جو بطک کے ذیل میں ہیں - بط کو عربی و فارسی دونوں لکھا ہے - برکیٹ میں فارسی کا معرب لکھا ہے -

خلاصہ یہ کہ بط کو اردو میں خواص بطخ اور عوام بدخ کہتے ہیں - یوں کہئے کہ بطخ بط کی ہندصورت ہے - ایک بات اور ہے - بطخ مادہ کے لیے ہے اور بطخا نر کے لیے - یہ پلیٹس میں بھی نہیں - حضرت مؤلف کا بدرخ کو مذکر کہنا کس قدر غلط اور ناقابل قبول ہے - یہی حال بدخ کو بلا تشدید دال لکھنے کا ہے - اور سنئے -

بَدَق - (دیوناگری) - مذکر - بط -

اثر - جو کچھ بدرخ کے متعلق عرض کیا اس پر بھی عائد ہوتا ہے -

بدکانہ - گھوڑے کو ڈرانا -

اثر - بدکا دبجائے بدکانا کھلی ہوئی کتابت کی غلطی ہے -

بدکنا - اچھلنا - (فقرہ) مینڈکی بدکتی ہے -

[1] ملاحظہ ہو الف مردودہ کے تحت آتش خانہ - وہاں میرا یہی اعتراض تھا کہ آتشدان کو آتش خانہ لکھا ہے یہاں لفظ آتشدان کے استعمال سے میرے اعتراض کی تائید ہوتی ہے - اثر

اثر۔ مینہ کی برکتی نہیں چھدکتی ہے۔ لکھنؤ میں چھوٹے بچے کو اس طرح کھلاتے ہیں "مٹے کی مینڈ کی کیونکر پھدکے"۔ وہ دونوں مٹھیاں ملا کر ہلاتا ہے تو کہتے ہیں "یوں پھدکے۔ یوں پھدکے۔"

بدلنا ۔ (آنکھ اور رخ کے ساتھ) بے رخی کرنا۔

اثر۔ تیور بھی بدلتے ہیں اس میں بے رخی کے ساتھ آزردہ خاطری کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ یہ درج نہیں۔

بدن پر رونگٹے کھڑے ہونا۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا۔ سردی یا خوف کی (کے؟) سبب سے جسم کے رونگٹوں کا کھڑا ہونا۔ مجازاً خوف کھانا۔ ہیبت چھانا۔

اثر۔ جسم کے رونگٹے بہنگام اہتزاز و شادمانی بھی کھڑے ہو جاتے ہیں میری ایک بہاریہ رباعی ہے ؎

جب ذرے بہار کے پڑے ہوتے ہیں
غنچے بھی خود پر اڑے ہوتے ہیں
یوں پھوٹتی ہے لپکے پھریری کونپل
سب جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں

بدن پھریرا ہونا ۔ پسینا خشک ہونا۔ درج نہیں۔

بدن اترنا ۔ جسم کا بدقطع ہونا۔ جسم میں نقصان ہونا۔ داغ ؎

ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا
ذرا اترا نہیں ظالم کہیں سے

اثر۔ یہاں اترنا جسم کا بدقطع ہونا نہیں ہے بلکہ تناسب اعضا سے مراد ہے جس میں نام کو بھی نقص نہیں۔ عام طور پر بدن اترنا کا مطلب دبلا ہونا ہے۔ یہ مفہوم درج ہی نہیں۔

بدن پر بوٹی چڑھنا ۔ موٹا تازہ ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہی مفہوم خالی بوٹی چڑھنا کہہ کر ادا کرتے ہیں۔ "بچے پر بوٹی نہیں چڑھتی"۔

بدی کا بدلا ہاتھوں ہاتھ ۔ برائی کا بدلہ ضرور ملتا ہے، کبھی فوراً مل جاتا ہے تو یہ الفاظ کہتے ہیں۔ یہ مثل درج نہیں۔

بدن میں آگ لگنا ۔ نہایت غصہ آنا ؎

فرقت میں دل جلاتا ہے شوق وصال یار
اک آگ سی لگی ہوئی آتش بدن میں ہے

اثر۔ ظاہر ہے کہ شعر میں آگ لگی ہونا بر بنائے غصہ نہیں ہے بلکہ آتش فرقت میں بدن پھنک رہا ہے۔ غصے کا مفہوم تن بدن میں آگ لگ جانا کہنے سے ادا ہوتا ہے۔

بدن میں مرچیں لگنا ۔ حد سے زیادہ غصہ ہونا۔ جھنجلانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہی مفہوم فقط مرچیں لگنا کہہ کر ادا کرتے ہیں۔ جتلانا خود جو چاہیں کہیں ہم نے کچھ کہا اور مرچیں لگیں۔

بدن چور ہونا ۔ بظاہر ضعیف و لاغر در اصل مضبوط۔ درج نہیں۔

بدن میں کھاج پیدا ہوئی ۔ (ع) اپنے ہاتھوں خراب ہوئی بد اعمال آگے آئے۔ درج نہیں۔

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز ۔ بد مزاج شخص جب بولتا ہے تو غصے سے تیوری چڑھا کے۔ درج نہیں۔

بد و زد طمع دیدۂ ہوشمند ۔ درج نہیں۔

بدنظرا ۔ (ع) (ظ ساکن) عورت کی طرف بری نیت سے دیکھنے والا اس طرح درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔

"ایک تو وہ بدنظرا ہے دوسرے تم نے اس کے ساتھ کیا خوب سلوک کیا ہے"۔

بڈھیا مری بلا سے آگرہ تو دیکھ لیا ۔ نقصان ہوا مگر دل کی ہوس پوری ہو گئی۔ درج نہیں۔

بدی نہیں تھی ۔ مرتے مرتے بچ جانا۔ درج نہیں۔

بدی ہوئی ٹلتی نہیں ۔ قسمت کا لکھا ہو کے رہتا ہے۔ درج نہیں۔

بڈھرا بڈھری ۔ ایک قسم کی خوشبو دار گھاس۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بڈھا بڈھی کہتے ہیں۔ (دال ہندی مشدد) بلی اس خوشبو پر عاشق ہے اس وجہ سے اسے بلی لوٹن بھی کہتے ہیں۔

بڈھیا ۔ بڈھی۔ (ع) پیر زال۔ بہت بوڑھی عورت۔

اثر۔ لکھنؤ میں بڑھیا کی جگہ بڑھیا نے کہتے ہیں۔ بڑھی کے علاوہ بوڑھی بھی ہے۔ بڑھیا کسی کو بولتے نہیں سنا۔ بہت بوڑھی عورت کو بوڑھی کھوسٹ کہتے ہیں۔ (اپ شدہ) ۔

بدیا ندھان ۔ نہایت قابل آدمی۔ درج نہیں (لائیائے لطافت)

بدن میں دم نہیں نام زورآور خاں ۔ مثل۔ بل بوتا کچھ نہیں۔ نام رعب دار۔ درج نہیں۔ (دیکھئے فیلن)

بدن مٹی ہونا ۔ جسم پر خفیف حرارت ظاہر ہونے کی جگہ۔ آتش ؎

ہوائے تند سے رہتا ہے ہم بربادی
تپ دروں نے کیا ہے زبس بدن مٹی

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ بدن مٹی ہونا بہت نحیف اور کمزور ہونا ہے۔ سبب کوئی ہو۔

ب ۔ ر

بَر ۔ شوہر۔ منگیتر۔

اثر۔ عام طور پر منگیتر کو بر کہتے ہیں۔ شادی کے بعد شوہر پر بر کا اطلاق نہیں ہوتا۔

بَر ۔ (دہلی) برگد۔ لکھنؤ میں "بر" اور برگد کہتے ہیں۔

اثر۔ سبحان اللہ کیا تحقیق ہے۔ لکھنؤ میں برگد کے سوا "بر" کوئی نہیں بولتا۔ دہلی میں بھی بر نہیں بڑ ہے۔ بر بمعنی برگد گنواروں کی زبان ہے۔ دہلی میں "شاہ بولا کا بڑ" نہ کہ بر ایک محلہ ہے۔ خود حضرت مؤلف نے دوسری جگہ انشا کا یہ مصرع نقل کیا ہے: "بڑ نے بھی کھسولی اپنی ڈاڑھی"۔

الحاصل دہلی میں بڑ ہے۔ لکھنؤ میں برگد۔ اور دیہاتوں میں بر جسے لکھنؤ سے منسوب کیا گیا ہے۔

بُر ۔ (لکھنؤ) بھڑ۔

اثر۔ استغفر اللہ! کوئی لکھنؤ والا بھڑ کو بر نہیں کہتا۔ بھڑ کا چھتا کہتے ہیں نہ کہ بر کا چھتا۔

بَر ۔ بغل۔ کنار۔ آغوش۔ محسن ؎

اسرار نہ آساں نظر میں   ڈوبے ہوئے ہفت بحر و بر میں

اثر۔ ظاہر ہے کہ بحر و بر سے مراد خشکی و تری ہے نہ کہ شعر میں بر بمعنی بغل یا کنار ہے۔ اس سے انکار نہیں کہ بر کے ایک معنی کنار یا آغوش بھی ہیں مگر سند میں جو شعر پیش کیا گیا اس میں یہ معنی ہرگز نہیں۔

بَر ۔ جوان عورت۔

اثر۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ عورت پر بَر کا اطلاق کبھی نہیں ہوتا۔

برحسب دلخواہ ۔ مطابق دلی خواہش کے۔

اثر۔ بول چال میں حسب دلخواہ ہے نہ کہ برحسب دلخواہ۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس ۔ درج نہیں۔

برا ۔ چنے یا ماش مونگ کی ٹکیاں جو تل کر بنائی جاتی ہیں۔

اثر۔ یہ ٹکیاں صرف ماش کی ہوتی ہیں اور لکھنؤ میں ان کو برا نہیں بڑا کہتے ہیں۔ (را ہندی) مثل بھی ہے۔ خوان بڑا خوان پوش (خوان پوش) بڑا کھول کے دیکھا آدھا بڑا۔

بُرا خواب نظر آنا ۔ خواب میں مہیب صورتیں نظر آنا۔ شعور ؎

دکھیں نہ شکل دولت بیدار ایک شب
بدبخت کو برے نظر آتے ہیں خواب بھی

اثر۔ شعر کی بات اور ہے نثر میں "برے برے خواب دیکھنا" کہتے ہیں۔

بُرا دل کرنا ۔ (عو) نفرت دلانا۔ تیر ؎

ہمارے منھ پہ طفل اشک دوڑا
کیا ہے اس ہی لڑکے نے برا دل

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں دل برا کرنا ہے۔ دل برا کرنے کے بجائے جی برا کرنا کہیں تو معنی قے کرنا۔ استفراغ کرنا ہو جائیں۔

برا دن کرنا ۔ (عو) برا درجہ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں برا دن کرنا مستعمل نہیں۔ برا درجہ یا برا دہاڑا کرنا بولتے ہیں۔

برا کام کرنا۔ کنایۃً قے کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ بھی برا کرنا کہتے ہیں۔ برا کام کرنا تو فعل شنیع کا مرتکب ہونا ہے۔

برا سا منھ بنانا۔ چہرہ ایسا بنانا جس سے ظاہر ہو کہ کوئی بات ناگوار ہوئی ہے۔ شوق قدوائی ؎

از نفرت نہیں اخفائے محبت ہے کہ وہ
منھ برا سا مری صورت سے بنا لیتے ہیں

اثر۔ خالی منھ بنانا بھی ہے۔

برابر کا جوڑ۔ یکساں۔ مقابل۔

اثر۔ لکھنؤ میں برابر کی جوڑ (پہلوانوں کی) کہتے ہیں۔

برا لکھا۔ (ع) برا درجہ۔ برا حال (کرنا ہونا کے ساتھ) جان صاحب ؎

جان صاحب رات کو چوہا پنے سے اوڑھ کر
کیا برا لکھا کیا تم نے ہماری شال کا

اثر۔ شعر میں برا لکھا نہیں برا سکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو دیوان جان صاحب مطبوعہ نظامی پریس بدایوں)۔ لکھا میں نسبت کا مفہوم مضمر ہے جس کے صرف کا کوئی موقع نہیں۔ برا سکھا کرنا بری گت بنانا ہے۔

برائی یا برا چیتنا۔ برائی چاہنا۔ درج نہیں۔

برے برے منھ بنانا۔ از راہ تضحیک و حقارت منھ چڑانا۔ درج نہیں۔ بھنی سبورنا بھی مستعمل ہے۔

برات کرنا۔ شادی کے جلوس میں شرکت کرنا۔

اثر۔ یہ ولی محاورہ یا روزمرہ نہیں۔ برات میں (نہ کہ برات کے جلوس میں) شرکت کرنے والوں کو براتی کہتے ہیں۔ جلوس میں تو باجا بجانے والے۔ ماہی مراتب لیجانے والے اور دوسرے ایسے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں انھیں براتی نہیں کہتے۔ حضرت مؤلف اگر جان صاحب کا ایک مصرع نہیں بلکہ پورا شعر نقل کرتے تو یہ الجھن نہ ہوتی۔

"کیسے ہوئے ہیں تیغ براتی برات میں" مصرع اولیٰ یہ ہے
"مہتاب اچھی ہے شک مجھے دولہ کی ذات میں"

بُرّاق۔ چمکیلا۔

بفتح اول درج ہے۔ لکھنؤ میں بضم اول و تشدید را بولا جاتا ہے۔ لغات کشوری میں بھی اسی طرح درج ہے۔

برانڈہ۔ (عم) برآمدہ۔

یہ فرا جہانیاں جہاں گشت لفظ ہے۔ برآمدہ ایران سے ہندوستان آیا۔ ہسپانیوں نیز انگریزوں نے برآمدہ کو baranda یا varanda بنا کر اپنی زبانوں میں داخل کیا۔ ہندوستانیوں نے دوبارہ انگریزوں سے بشکل برانڈہ لے کر اردو میں شامل کیا اور عوام میں رائج ہوا۔ لہذا برانڈہ ہندی نہیں بلکہ لستہ ہوا۔ انگریزی veranda کی بگڑی ہوئی شکل۔

بُربُرانا۔ چھڑکنا کسی خشک پسی ہوئی چیز کا کسی دوسری چیز پر چھڑکنا ۲۔ چھینٹا دینا۔

اثر۔ خشک پسی ہوئی چیز چھڑکی جاتی ہے نہ کہ اس کا چھینٹا دیا جاتا ہے۔ چھینٹا دینا رقیق اور سیال چیزوں سے مخصوص ہے لہذا معنی نمبر ۲ غلط ہیں۔

بُراہٹ۔ فضول گواس۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ بڑبڑ کہتے ہیں۔ کیا بڑبڑ لگائی ہے۔ دوسرا اسم بڑبڑاہٹ ہے۔

برچھیوں اڑنا۔ گھوڑے یا ہرن کا بہت تیز چلنا۔ دوڑنا۔

شوق ؎ رونق پذیر کب ہو ہمارے کی شاعری
برچھوں اڑے نہ کاٹھ کا گھوڑا کسی طرح

برچھوں یا برچھیوں اڑنے میں جست و خیز یا چوکڑیاں بھرنے

مفہوم شامل ہے خالی تیز چلنا یا دوڑنا نہیں ہے۔

بردنا - اینٹھنا۔

اثر - یہ کتابت کی غلطی ہے۔ دال کی جگہ بھی ر چاہئے۔ برنا۔

برزن - (بافتح و فتح سوم) - سڑک - کوچہ - گلی - محلہ۔

اثر اردو میں تنہا مستعمل نہیں۔ کوچہ و برزن ہے۔

برسا برس - (عم) سالہا سال۔

اثر - لکھنؤ میں کیا عوام کیا خواص سبھی برسہا برس بولتے ہیں
اسے بھی درج کرنا چاہئے تھا۔

برس کا برس دن - برس کے برس دن - (ع) برس
برس کا دن۔

اثر - لکھنؤ میں برس برس کے دن کے سوا مندرجہ فقرے نہیں
بولے جاتے - حیرت ہوتی ہے کہ حضرت جلال نے سرمایۂ زبان
اردو میں برس کے برس دن کے سوا جو میری رائے میں غلط اور
عامیانہ ہے برس برس کے دن لکھا ہی نہیں - غنیمت کہ نوراللغات
میں یہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

براحتے نرسید آنکہ محنتے نکشید - درج نہیں محنت سے
راحت ہے۔

برساتا - اناج کو گرا کر صاف کرنا۔

اثر - دیہات میں اسے اُسانا کہتے سنا ہے۔ ایک شخص اناج کو
سوپ میں بھر بھر کر کھڑے قد سے ہوا کے رخ پر گراتا ہے تاکہ
خاک دھول سا جدا ہو جائے - اگر ہوا تیز نہیں ہوتی تو ایک
اور شخص انگوچھے (چادر) سے ہوا دیتا جاتا ہے۔

حسب پلیٹس اسانا اور برسانا دونوں درست ہیں۔ نوراللغات
میں بھی دونوں درج ہیں مگر علیحدہ علیحدہ ایک کے تحت دوسرے
کا حوالہ دینا چاہئے تھا تاکہ دونوں لفظ ایک ساتھ نظر کے سامنے ہوتے۔

برات کی سوبھا باجا - ارتھی کی سوبھا روجا - مثل ہر
چیز کا موقع محل ہوتا ہے۔ برات کی رونق ڈھول ڈھکا - ارتھی
(جنازہ) پر رونا پیٹنا - درج نہیں۔

بُرسی - (عم) انگیٹھی۔

اثر - استغفراللہ! اس کا اندراج کیا ضرور تھا جب دوسرا مرادف
بُردی موجود ہے۔

برت کٹ رہی ہے - کڑاکے کی سردی ہے۔ درج نہیں۔
(محاورے میں برت کا تلفظ بفتح اول و دوم ہے۔

برقع میں چھچھڑے کھانا - (عو) لکھنؤ نیک چلنی کے پردے
میں بد چلنی کرنا - (جادۂ تسخیر) گستاخی معاف کونسا درخت ہے
جسے ہوا نہیں لگی ظاہر میں سب پارسائی کا دم بھرتے رہے ہیں۔
بڑی بڑی نیک زنیں بڑی بڑی عصمت والیاں برقع میں چھچھڑے
کھاتی ہیں گھونگھٹ کی اوٹ میں نوالے نوش کرتی ہیں۔

اثر خدا معلوم جادۂ تسخیر کے مصنف کا وطن مالوف لکھنؤ تھا یا
اور کوئی قصبہ یا دیہات - نقل کردہ مختصر سی عبارت میں زبان
و بیان کے اغلاط تو اعلان کر رہے ہیں کہ ان کو لکھنؤ کی ہوا بھی نہیں
لگی - عورتوں کا تذکرہ ہے مگر ضمیر مذکر - پارسائی کا دم بھرتے
رہے ہیں - مزید بیہودگی بھرتے ہیں کی جگہ بھرتے رہے ہیں - نیک
زنیں بجائے نیک بیبیاں توبہ بے تکے پن کی انتہا ہے۔

اس گندے گھنونے بھدے اُپیے محاورے کے لکھنوی
بدل یہ ہو سکتے ہیں۔ گھونگھٹ کی آڑ میں شکار کھیلنا - پردے میں
شکار کھیلنا - پردے میں زردہ کھانا۔

برکت - (بفتح اول و دوم و سوم) - زیادتی - نیک بختی۔
(فارسیوں نے بسکون را استعمال کیا ہے - اردو میں زبانوں
پر بیشتر بسکون را ہے۔

اثر - اردو اس کے جواز کی ایک صورت بھی ہے۔ تسکین اوسط۔

بروت - (بضم اول و دوم و سکون واو معروف) مونچھ۔

اثر - تنہا مستعمل نہیں - ریش و بروت ایک ساتھ بولے جاتے ہیں

برماضی صلوٰۃ - جو ہونا تھا ہو چکا - گزری باتوں کو جانے دو۔

اثر۔ لکھنؤ میں گزشتہ را صلوٰۃ کہتے ہیں (لام ساکن)۔ اکثر یہ ٹکڑا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ آئندہ را احتیاط۔

برخلاف آئین ۔ قانون قاعدے کے خلاف۔ دستور کے خلاف۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ بیشتر خلاف قاعدہ یا خلاف دستور بولتے ہیں۔

برسولے ۔ (واو مجہول بالضم)۔ ایک قسم کی مٹھائی جو شادی بیاہ کے موقع پر تقسیم ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

برہنہ تلوار ۔ نہایت غصہ ور اور منہ پھٹ شخص کو کہتے درج نہیں۔

برھیلا ۔ بڑھیلا۔ جنگلی سور۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بنڈیلا کہتے ہیں (بالفتح و نون غنہ)

بری بات ۔ برا فعل۔ نازیبا حرکت یا بات داغ ؎

خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں تو ظاہر نہ کریں
لوگ کرتے ہیں بری بات کا چرچا کیسا

اثر۔ عورتیں بچے کو کسی کام سے روکنے کو کہتی ہیں بری بات۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (بعض مرتبہ ہ کا اضافہ کرکے "ہ بری بات" کہتی ہیں)۔

بریت ۔ (بالفتح و فتح سوم) وہ نشان جو کسی لچکدار چیز کی مار سے جسم پر پڑ جائے۔ مصحفی ؎

کیسی اب اُن کی دھوپ میں جلتی ہیں برتیں
سائے میں یاں پلے جو تھے ناز و نعم کے ساتھ

اثر۔ لکھنؤ میں برت کہتے ہیں۔ (بفتح اول و دوم) پلیٹس بھی اسی معنی میں درج ہے۔

برے کا سر ۔ اسر ہا لکھا) عورتیں غصے اور بیزاری کی حالت میں کہتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) اوہ برے کہتے ہو کیا ہوا برے سر کا ہوا۔

برے مولوں بیچنا ۔ سستے داموں۔ ارزاں بیچنا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

جب سے عاشق ہوں مجھ نگوڑی کو
کیا برے مولوں بیچتا ہے عشق

برے پھنسے ۔ ایسی مصیبت جس سے چھٹکارا نہ ہو یا دشوار ہو۔ درج نہیں۔

برتن سے برتن کھنک ہی جاتا ہے ۔ گھر والوں میں کسی کسی بات پر تکرار ہو ہی جاتی ہے۔

اثر۔ یہ برتن سے برتن کھنک جانا (نون بجائے ٹ) درست نہ کہ کھٹک جانا۔

یہی مفہوم برتن سے برتن لڑ جانا سے ادا ہوتا ہے وہ درج نہیں (طلسم ہوشربا)

دفعانہ ہو ہمارا تمہارا دامن چولی کا ساتھ ہے۔ برتن سے برتن لڑ جاتا ہے۔

برے کام کا برا انجام ۔ عبرت دلانے کے وقت کہتے ہیں درج نہیں۔

برانڈی ۔ (انگ) ایک خاص قسم کی تیز شراب۔

اثر۔ انگریزی میں اس کا تلفظ برینڈی ہے حضرت مؤلف نے یورپین زبانوں کے اکثر الفاظ کا صحیح تلفظ درج نہیں کیا ہے۔

برہنہ پیٹ ۔ (عو) ننگی۔ تاکہ خیال اور اعضا کی طرف مرکوز نہ ہو عورتیں برہنہ سر، برہنہ پا کی طرح برہنہ پیٹ بالکل برہنہ کی جگہ بولتی ہیں۔ (طلسم ہوشربا) صحرا میں ننگا برہنہ پیٹ پایا۔

براتی کھاپی کر علیحدہ ہو جاتے ہیں ۔ یعنی انجام کا معاملہ دولہا دلہن کا رہ جاتا ہے۔ درج نہیں۔

برا بیٹا کھوٹا پیسا کام ہی آ رہتے ہیں ۔ اپنے کیسے ہی ناکارہ ہوں پھر بھی اُن سے مدد کی توقع رہتی ہے درج نہیں۔

برکھا کی گھام ۔ برسات کی دھوپ بہت تیز ہوتی ہے اور ضرب المثل ہے۔ درج نہیں۔

برچھیوں اڑنا۔ گھوڑے کا بہت تیز کودتا ہوا چلنا۔ درج نہیں۔

برسرِ غلط۔ غلطی پر ہونا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) جو لوگ حیرت کرتے ہیں وہ برسرِ غلط ہیں۔

براآزار۔ (ع و) دق کا مرض۔ سل کا مرض۔ جان صاحب ؎

ترش رو ہو دیں وہ تو ہوں کرشمہ اکو نو بہار
ہے براآزار نرگس کو نہ دیویں فالسے

اثر۔ میرے نسخے میں یہ شعر درج نہیں۔ موجودہ صورت میں پہلا مصرع کچھ مسخ سا معلوم ہوتا ہے۔ عجب نہیں جو اس طرح ہو۔

وہ ترش رو ہوں تو ہوں کرشمہ اُن کو نو بہار

علاوہ بریں فقرہ بڑا آزار (راء ہندی بجائے مہملہ) ہے۔ چنانچہ خود بھی دوسری جگہ بڑا آزار راء ہندی سے لکھا ہے۔ عورتیں بڑا آزار شاذ ہی بولتی ہیں۔ دق کو بری بیماری کہتی ہیں۔ وہ درج ہی نہیں۔

برکنا۔ بُرک دینا۔ بضم اول و فتح دوم۔ (ع م) چھڑک دینا ڈالنا۔ (فقرہ) دال میں ذرا سا نمک برک دو۔

اثر۔ لکھنؤ کے عوام اسے بُربُرانا کہتے ہیں جو دوسرے مقام پر درج ہے مگر بلا تخصیص لکھنؤ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون کہاں کی زبان ہے۔ خواص اس جگہ چھڑکنا بولتے ہیں۔

برنگا۔ بڑنگا۔ شہتیر۔

اثر۔ ایک جگہ یہ تحریر کرتے ہیں ایک جگہ وہ بلا کسی امتیاز یا تفریق کے لکھنؤ میں بڑنگا کہتے ہیں (راء ثقیلہ)

برابر کی بات۔ بدیہی امر۔ سامنے کی بات۔ درج نہیں۔

صبابت ؎ سوجھی نہ زاہد دل کو برابر کی بات بھی
دیکھے کوئی بتوں کو حقیقت کی آنکھ سے

برابر پیش آنا۔ سب سے یکساں برتاؤ کرنا۔ درج نہیں۔

آتش ؎ پاس وہ رکھتا ہے منظور نظر ہر آئینہ
نیک و بد سے پیش آتا ہے برابر آئینہ

بُرے وقت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ مصیبت میں سب کنارہ کر جاتے ہیں۔ ناسخ ؎

دیتا ہے کہاں ساتھ برے وقت میں کوئی
پتھر کو لگی چوٹ شرارے نکل آئے

درج نہیں۔

ب - ڑ

بڑ۔ (لکھنؤ)۔ برگد۔ (انشا) بڑ نے بھی کھسوٹی اپنی داڑھی۔

اثر۔ بر (راء مہملہ) کی طرح بڑ (راء ثقیلہ) بھی لکھنؤ کے سر مارا گیا ہے۔ جو کچھ بر کے متعلق لکھا بڑ پر بھی عائد ہوتا ہے وہیں ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں انشا کی دریائے لطافت سے ایک اور اقتباس دینا بے محل نہ ہوگا۔

"شاہجہاں آباد میں شاہ بولا کے بڑ کے نزدیک رہتے ہیں"۔

بڑ منیا۔ (بڑ = بڑا۔ مِنی = ناک) (مزاح سے) بڑی ناک والا آدمی۔

اثر۔ کیسے کیسے فصیح و بلیغ الفاظ سے لکھنؤ کی زبان کو آراستہ کیا گیا ہے۔ جب دوسری جگہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بڑی ناک والے کو لکھنؤ میں بڑ نکا کہتے ہیں تو پھر اس عجیب الخلقت بڑ منیا کو جنم دینے کی کیا ضرورت تھی۔

اور لطف دیکھئے۔

بڑا ناک والا۔ یعنی مغرور و خوددار۔ درج ہی نہیں۔

بڑا بول قاضی کا پیادہ ایک نہ ایک دن آگے آئے گا۔

مثل۔ مغرور بہت جلد ذلیل ہوتا ہے۔ غرور کا نتیجہ بہت جلد ملتا ہے۔

ذوق ؎ کیوں تکبر بولتا یہ بندہ محکوم القضا
گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا

اثر۔ مثل "بڑا بول قاضی کا پیادہ" پر ختم ہو جاتی ہے۔ باقی فضول کا الحاق ہے۔ اکثر کتب امثلہ میں یونہی درج ہے۔ ذوق کا نقل کردہ شعر اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ خزینۃ الامثال میں بھی

اسی طرح درج ہے۔

بڑدنتا ۔ (لکھنؤ) بڑے دانت والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بڑدنتا نہیں بڑتا (ت مشدد) کہتے ہیں۔

بڑنگلس انام ۔ لمبا شاندار نام۔ درج نہیں۔ (بڑنگا شہتیر کو کہتے ہیں)

بڑوں کی بات بڑی ۔ بڑوں کی بات قابل وقعت قابل اعتماد ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

بڑائی ہانکنا ۔ اپنی تعریف آپ کرنا۔ دون کی لینا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) عزیزوں کے آگے اپنی بڑائی ہانکتے اور موچھوں پر تاؤ دیتے ہیں۔

بڑھیا دوانی ہوئی پرائے برتن اٹھانے لگی ۔ ہر حال میں اپنا فائدہ سوچنا۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔

بڑھس لگنا ۔ بڑھاپے میں جوانوں کی سی حرکتیں کرنا۔ درج نہیں۔

بڑی بہو نے نکالے کاروہی اترے پارم پار ۔ (جو) طریقہ بزرگوں نے جاری کر دیا وہی چھوٹوں کا دستور العمل ہو گیا۔ درج نہیں۔

بڑبڑانا ۔ (بفتح اول وسوم وسکون دوم) چپکے چپکے کہنا یا کسی کو برا کہنا۔ کچھ منہ میں بولنا۔ زیر لب کچھ کہنا۔ داغ ؎

میں نے چپکے کی کہہ کر لی ہے جو دل میں لگی
غصے میں جھڑکے کیا کیا وہ بڑبڑائے گیا

(چپکے چپکے پڑھنا اسے تحقیر سے کہتے ہیں)

بنکارو آج خوب جیو سیکڑے کو زور
چھوڑو کہیں وظیفہ بہت بڑبڑا چکے

اثر۔ لکھنؤ میں یہ لفظ دو طرح بولا جاتا ہے۔ بفتح اول بکنا جھکنا زور زور سے۔ بنکارنا۔ بضم اول چپکے چپکے برا بھلا کہنا۔ یا شکایت کرنا۔ فیلن میں دونوں حرکتوں کے ساتھ لکھا ہے مگر معنی میں چنداں فرق نہیں کیا۔ پلیٹس میں صرف (بفتح) ہی ہے۔

لہٰذا میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ لکھنؤ والوں نے دوسرے مترادف الفاظ کی طرح یہاں بھی نازک فرق جو تھا قائم کر دیا۔ بڑبڑانا بالضم چپکے چپکے خفا ہونا، شکایت کرنا۔ بڑبڑانا بالفتح زور زور سے شکایت کرنا۔ بنکارنا۔

بڑبڑیا ۔ جھڑجھڑیا۔ بکّی۔ بیہودہ گو۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول ودوم ہے۔ جھڑجھڑیا۔

بڑرا ۔ (بالکسر) گیہوں اور چنے کا ملا ہوا اناج۔

اثر۔ میں نے دیہات میں اسے برّا بالکسر بر وزن رائے مہملہ کہتے سنا تھا۔ پلیٹس میں بھی اس طرح درج ہے اور اسی طرح زبان پر بآسانی رواں ہوتا ہے۔

بڑھ کا ۔ زیادہ قیمت والا۔ عمدہ تر۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ بڑھیا کہتے ہیں۔

بڑھا دینا ۔ ایک مفہوم پر ترجیح دینا۔ درج نہیں۔

بڑھوتری ۔ (دہلی) ترقی۔ زیادتی۔

اثر۔ لکھنؤ بڑھتی یا بڑھوتی بولتے ہیں۔

بڑھیا ڈھڈھو ۔ بہت بوڑھی عورت۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ درج نہیں۔

بڑیاں توڑنا ۔ بچے کا جگہ جگہ تھوڑا تھوڑا چرکنا۔ درج نہیں۔

بڑی دور کی یا دور کی کوڑی لانا ۔ بڑی پتے کی بات کہنا۔ درج نہیں۔

بڑے آئے وہاں سے ۔ عورتیں ناز سے یا غصے میں کہتی ہیں مثلاً بڑے آئے وہاں سے دلّو۔ کا دسیرا ڈمن سیرا بنکے۔

بڑھس ۔ مونث۔ بڑھاپے میں جوانی کی امنگ۔ جان صاحب ؎

منہ کالا کرے کون لگی ہے اسے بڑھس
سر ہلتا ہے پر شوق ہے کسی کی دعویٰ کا

اثر۔ اول تو بڑھس مذکر ہے نہ کہ مونث۔ جان صاحب کا پہلا مصرع اس طرح ہے: منہ کالا کرے کون لگا ہے اسے بڑھس۔

(نسخۂ نظامی ۔ بدایوں) ۔ دوم خالی بڑھس کے وہ معنی نہیں جو درج کئے ہیں ۔ یہ بڑھس لگتا ہے جیسا کہ جان صاحب کے شعر سے ظاہر ہے ۔ نیز انشا نے لکھا ہے دریائے لطافت میں ۔ بڑھاپے میں مسخرا پن سوجھنا ۔

بڑا کلان ہے ۔ عیار ہے، مکار ہے ۔ درج نہیں ۔

بڑے گہرے ہیں ۔ چالاک ہیں جن کی باتیں آسانی سے سمجھ میں نہیں آتیں ۔ درج نہیں ۔

بڑے وہ ہو ۔ بڑے مکار اور فریبی ہو ۔ عورتیں بناوٹ یا ناز سے مردوں کو اس طرح گھرکتی ہیں درج نہیں ۔

بڑی ٹیڑھی کھیر ہے نہ کھاتے بنے نہ چھوڑتے بنے ۔ بڑا مشکل کام ہے جس کا کوئی سبیتا نہیں نکلتا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (ٹیڑھی کھیر ہے درج ہے) ۔

بڑا یزید ہے ۔ بے رحم ہے ۔ درج نہیں (از دریائے لطافت)

بڑے دھاوے مارنے والا ۔ دور دور کے سفر کرنے والا ۔ درج نہیں ۔

بڑا چلنے والا ۔ بہت چلنے پھرنے کا عادی ۔ بسیار رَو کا ترجمہ (از نفائس اللغات) ۔ درج نہیں ۔

بڑھ بڑھ کے باتیں بنانا ۔ شیخی بگھارنا ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب سے

چلو چپ رہو بس خدا سے ڈرو   نہ بڑھ بڑھ کے باتیں بنایا کرو

بڑھی ۔ (بالفتح و کسر رائے مخلوط بالا) بڑھوتری ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بڑھتی یا بڑھوتی ہے ۔

بڑی بڑی زبانیں ہونا ۔ بدزبانی کی عادت ہونا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہیں گے بڑی زبان ہے یا بڑی زبان دراز ہے ۔

بڑی چوک ہوئی ۔ بھول ہوئی ۔ غلطی ہوئی ۔ علیحدہ درج نہیں ۔

بڑی دور کی کوڑی لائے ۔ بڑی دور اندیشی کی بات کہی ۔ درج نہیں ۔

بڑی ناک والا ۔ ۔ بڑی عزت والا ۔

اثر ۔ بڑا ناک والا ہے نہ کہ بڑی ناک والا ۔ شخص کی صفت بیان کرنا ہے نہ کہ ناک کی ۔

بڑے پاؤں پھیلائے ۔ بہت حجت کی ۔ ہٹ کی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں بہت پاؤں پھیلائے یا خوب پاؤں پھیلائے

بڑے جانور کا گوشت ۔ ۱ گائے کا گوشت ۲ سور کا گوشت ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ۱ کو بڑا گوشت کہتے ہیں اور ۲ کو سور کا گوشت ۔

بڑے داتا ہیں ۔ (دہلی) طنز سے کہتے ہیں یعنی بڑے سخی ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں بڑے دیالو ہیں ۔ طنز کا پہلو نکلنا لازم نہیں

بڑے دل کا ۔ بڑی ہمت والا ۔ اولوالعزم ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ہمت کے سلسلے میں بڑا دل گردہ ہے بولتے ہیں ۔ اولوالعزم کو بڑا دل والا کہتے ہیں ۔

بڑے زہد کا پیسا ۔ (عو) وہ روپیہ جو بڑی محنت و مشقت سے حاصل ہوا ہو ۔

اثر ۔ یہ کوئی خود ساختہ محاورہ ہے ۔ عورتوں کو زہد کا لفظ استعمال کرتے نہیں سنا ۔ وہ کہیں گی ۔ بڑی گاڑھی کمائی کا پیسا ہے ۔

بڑے کوس ۔ مسافت ناگوار ہونے کے موقع پر کہتے ہیں ۔

(مشورہ) سہ شاکی جو ہوئے ہم تو کہا ہنس کے خضر نے
ہاں کوس راہ عشق کے ہیں واقعی بڑے

ارے صاحب یہ کڑے کوس ہے نہ کہ بڑے کوس ۔

بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے ۔ مداری ڈگڈگی بجا کے یہ کہتے ہیں تاکہ تماشائی جمع ہوں ۔

اثر ۔ دوست کو دوست یہ کہہ کے بناتے بھی ہیں ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

بڑمچھا ۔ وہ شخص جس کی مونچھیں بڑی بڑی ہوں ۔ درج نہیں ۔

بڑ دِدا ۔ (دوم دال مہملہ مشدد بالکسر) جس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں ۔ درج نہیں ۔

بڑ سرا ۔ جس کا سر بڑا ہو ۔ درج نہیں ۔

بڑا یا چھٹا پا - عمر کا فرق - درج نہیں۔
بڑاپن - بڑا ہونا - بزرگی - درج نہیں۔
بڑکی مارنا یا لگانا - ڈبکی لگانا - غوطا کھانا - درج نہیں۔
بڑکی کا میلہ - بڑکی کا نہان - ہندوؤں کا ایک تہوار جب گنگا میں نہاتے ہیں - درج نہیں - (اودھ پنچ میں باضابطہ بڑکی لکھا ہے - ب - کی ردیف میں میں نے اسی طرح لکھ دیا ہے)
بڑا سور ہے - بڑا بدذات شریر ایذا رساں یا نازمان ہے۔
اثر - یہ سور بضم اول و فتح دوم ہے - دوسرا سور بروزن حور بہادر کے معنی دیتا ہے - وہ بڑا سور ہے - جری ہے - بہادر ہے -
(دریائے لطافت)۔
بڑی بات ہوئی - بہت اچھا ہوا کہ ایسا ہو گیا - درج نہیں۔
(دریائے لطافت)
بڑا گھنچو ہے - کینہ ور ہے - درج نہیں - (دریائے لطافت)
بڑا پتھر نہ اٹھ سکے تو تین سلام کر کے چھوڑ دیجئے - جو کام نہ ہو سکے اس سے ہاتھ اٹھانا چاہئے - درج نہیں - (دریائے لطافت)
بڑھاؤ پوشاک - کپڑے بدلو - اس طرح درج نہیں -
(دریائے لطافت)
بڑکی مارنا - جادو کرنا - درج نہیں - (دریائے لطافت)
بڑہیل یا بڑھیل - بڑھیا اور بکنے والی عورت - درج نہیں - (دریائے لطافت)
بڑی بیماری - (ع) دق کا مرض - درج نہیں -

ب - ز

بزکوہی - پہاڑی بکرا - درج نہیں -
بزقصاب - وہ قصائی جو صرف بکریاں اور بھیڑیں ذبح کرتا یا ان کا گوشت بیچتا ہے - درج نہیں -
بزا - ایک پرند کا نام -

اثر - لکھنؤ میں بلا تشدید بولتے ہیں -
بزلہ - ظرافت - لطیفہ -
اثر - جہاں تک مجھے علم ہے یہ ذال سے ہے نہ کہ ز سے - بذلہ گو - بذلہ سنج وغیرہ -

ب - س

بس - زائد - ربط کلام کے لیے - ناسخ ؎

خاک میں ملتی ہے عزت مانگتے ہیں مجھ کو غیر
اس گلی سے بس ہماری خاک لے جا صبا

اثر - بس نہ تو زائد ہے نہ ربط کلام کے لیے ہے بلکہ معنوی اضافہ ہے یعنی اب یہ بے عزتی برداشت سے باہر ہے - بے عزتی کی انتہا ہو گئی -
بسات - (بکسر اول) - قابلیت، استعداد، حیثیت - قوت -
اثر - پلیٹس نے درج ضرور کیا ہے مگر اردو میں رائج نہیں اس کی جگہ بساط بولتے اور لکھتے ہیں - یہی حال بساتی کا ہے جس کے تحت خود حضرت مولف نے بساطی کا حوالہ دیا ہے -
بسانا - (ہ - بکسر اول) (ع م) ۱- خریدنا - حاصل کرنا - ۲- اپنے سر مصیبت لانا - اس جگہ زبانوں پر بسا بنا ہے -
اثر - فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا - اس نے اسے ہندوؤں کی زبان قرار دیا - حضرت مولف نے بدل کر عوام کی زبان کر دیا -
بست - (ف) اسباب - ۱۹۱ - یہ لفظ اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے - چیز بست ہے -
اثر - زبانوں پر چیز بس ہے نہ کہ چیز بست - صحیح غلط کا سوال نہیں
بسر جانا - بسرنا - بھول جانا - چوک جانا - اب تنہا استعمال میں نہیں ہے - بھولنا بسرنا اور بھول بسر جانا بولتے ہیں -
اثر - شدہ بسر جانا بھی ہے - بھولے بسرے بھی ہے -

بس یہی نا ۔ اس کے سوا اور کیا ہوگا ۔ درج نہیں ۔ فصاحت

تم مرے پہلو سے اٹھو گے تو کیا ہو جائے گا
بس یہی نا درد دل کم سے سوا ہو جائے گا

بسانہ ۔ بساندا ۔ (دہلی) گوشت کی اصلی بو ۔ لکھنؤ میں بساہند بساہندا ۔

اثر ۔ بساہند تک درست ۔ مگر لکھنؤ میں بساندا کو بساہندا کوئی نہیں کہتا ۔ (انداس ۔ لغات) بساہند و بسانده (بساندا) ۔

بساط بھر ۔ حتی المقدور ۔ حتی الامکان ۔ درج نہیں ۔ میر کا شعر ہے ۔ ؎

اپنی بساط بھر تو ہم نے کمی نہیں کی
اب تم جانو کیونکر رسم وفا نباہیں

بسط ۔ فراخی ۔ کشادگی ۔ تفصیل ۔ وضاحت ۔ صراحت ۔ درست

نہیں تو ۔

اثر ۔ تنہا استعمال نہیں ۔ شرح و بسط بولتے ہیں ۔

بس کھپرا ۔ ایک زہریلا کیڑا ..... ہندی میں بس کھوپرا ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بس کھوپرا ہی بولتے ہیں ۔

بسم اللہ سے تمت تک ۔ اول سے آخر تک ۔

اثر ۔ اس طرح بھی بولتے ہیں ۔ بااسم اللہ سے تا رتمت تک ۔

بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھنا ۔ رہنا ۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہونا ۔

اثر ۔ بسم اللہ کے گنبد میں بند رہنا بھی ہے وہ درج نہیں ۔

بسم اللہ ہی غلط ۔ پہل (پہلے؟) ہی کام میں خطا ہوئی ۔

اثر ۔ یوں بھی کہتے ہیں ۔ پہلی ہی بسم اللہ غلط ۔

بسنت بہار سے کا انت ۔ بسنت جانے کے ختم ہونے کی علامت ہے ۔ درج نہیں ۔

بسواری ۔ بانسوں کا باغ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بانسوں کی کوٹھی یا بنسواری (نون غنہ) کہتے ہیں بانسوں کا ذکر دوسری جگہ درج ہے ۔

بِسیلا ۔ (دہلی) زہریلا ۔ زہر دار ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بسہا کہتے ہیں ۔ (بکسر اول و سکون دوم)

بستار کرنا ۔ بکسر اول ۔ بات کو طول دینا ۔ (دریائے لطافت) ۔ درج نہیں ۔

ب ط

بط کا کیچڑ کھانا ۔ ایسی بے تمیزی سے کھانا کھانا کہ منھ سن جائے جان صاحب ؎

لگائی سوسن نے ایسی مسی کہ جیسے بطخ نے کھائی کیچڑ
کسی نے مارا ہے منھ پہ تھپڑ نہیں یہ آئی ہے پان کھا کر

اثر ۔ اول تو بطخ نے کیچڑ کھائی ہے بولتے ہیں نہ کہ بط کا کیچڑ کھانا یہ بات خود جان صاحب کے شعر سے ظاہر ہے دوم یہ پھبتی اس وقت کسی جاتی ہے جب عورت بدسلیقگی سے مسی لگائے ۔ کھانا کھانے میں منھ سن جانے پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ۔

ب ۔ ع

بعد از مرن کن فیکون شد شده باشد ۔ میرے بعد جو کچھ ہو ہوا کرے ۔

اثر ۔ عام طور پر یوں بولتے ہیں ۔ بعد من بر سر من کن فیکون شده باشد ۔

بعد مرگ ۔ مرنے کے بعد ۔ اس جگہ بعد مردن متروک ہے ۔

اثر ۔ بعد مردن رائج کب تھا جو متروک ہوگیا ۔ پس مردن کہتے تھے اور کہتے ہیں ۔

پس مردن بنائے جائیں گے ساغر مری گل کے
لب جاں بخش کے بوسے ملیں گے خاک میں مل کے (لا اعلم)

ب ۔ غ

بغدا ۔ قصابوں کا چھرا جس سے قیمہ کرتے ہیں ۔

آثر۔ یہی معنی فیلن۔ پلیٹس اور شیکسپیئر میں بھی درج ہیں۔
مگر لکھنؤ میں بنڈا اس بچھڑے کو نہیں کہتے بلکہ لکڑی کے اس کندے کو کہتے ہیں جس پر گوشت رکھ کر قصائی قیمہ بناتے ہیں۔
بنڈا بنانا بچے کو جاڑے میں اتنے روئی دار کپڑے پہنا دینا ہے کہ نقل و حرکت دشوار ہو جائے۔ غالباً بنچہ (گٹھری) سے بنا لیا ہے۔
کبھی سنا تھا کہ جب عمرو ابن عبد ود ڈاکوؤں میں گھر گیا تو اس نے ایک اونٹ کے بچے کو بنڈا بنا کر کتنے ہی ڈاکو مار ڈالے۔
لکھنؤ میں اُس آلے کو جس سے قصائی قیمہ بناتے ہیں چھری یا چاپر کہتے ہیں۔ چاپر غالباً انگریزی chopper کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مگر یہ سب میری قیاس آرائی ہے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دے سکتا۔

بغل میں دابنا یا داب لینا ۔ فریب سے کسی چیز پر قبضہ کر لینا۔
آثر۔ لکھنؤ میں بغل میں دبا لینا بولتے ہیں۔

بغل میں سانپ پالنا ۔ دشمن کو پناہ دینا۔ درج نہیں۔
قلق ؎
خیال زلف کیا ہم نے پرورش دل میں
سمجھ کے دشمن جانی بغل میں پالا سانپ

بغل کا چور بڑا ہوتا ہے ۔ آپس کا منے والا بھیدی خطرناک ہوتا ہے۔ بقول ے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ درج نہیں۔

بغل میں چھری منھ میں رام رام ۔ ظاہر درست باطن خراب یا ظاہر کے دوست در پردہ دشمن جانی۔ درج نہیں۔

بغل میں چھری نیت بُری ۔ جب نیت خراب ہوتی ہے تو ایذا رسانی کی فکر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

بغلی قبر ۔ ایسی قبر جس کے ایک پہلو میں زیادہ جگہ خالی چھوڑی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

بغیر کہے نہ بننا ۔ یعنی ضرور کہنا پڑتا ہے۔ درج نہیں۔ غالب ؎
ہرچند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

بغیر کہے نہ چھوڑنا ۔ کہنے سے باز نہ رہنا۔ درج نہیں۔ غالب ؎
چھوڑوں گا میں نہ اُس بت کافر کا پوجنا
چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغیر

ب - ق

بق بق زق زق کا دماغ ۔ بک بک کی برداشت۔ تشنہ ؎
رکھتا نہیں ہوں زق زق و بق بق کا میں دماغ
سر کھا گیا مرا جو تجھے (مجھے ؟) میہماں ہے
آثر۔ صحیح فقرہ زق زق و بق بق مع واو عطف ہے [illegible] زق زق کا دماغ تشنہ کے شعر میں بھی میری بیان کردہ شکل [illegible]

بقل۔ بقلہ ۔ ترکاری۔ سبزی۔ ساگ۔
آثر۔ لکھنؤ میں ایک ساگ کو بافلہ کہتے ہیں۔ بقل یا بقلہ کا [illegible] نہیں

ب - ک

بک ۔ (بالضم۔ انگ) ۱ ایک قسم کا باریک کپڑا جس میں کلپ بہت زیادہ ہوتا ہے۔
آثر۔ اس معنی میں یہ انگریزی ہرگز نہیں۔ فیلن اور پلیٹس دونوں نے اسے ہندی لکھا ہے۔

بک جھک کے ۔ (رو پیٹ کر، غم و غصہ کھا کر غل غپاڑا مچا کے۔
آثر۔ پورا روزمرہ بک جھک کے بیٹھ رہنا ہے۔

بکواسن ۔ بکنے والی عورت۔
آثر۔ لکھنؤ میں بکّن کہتے ہیں۔ (کاف مشدد)

بکواسی ۔ بکنے والا بکّی مرد۔
آثر۔ لکھنؤ میں اسے بکّی کہتے ہیں نہ کہ بکواسی۔

بُکّا ۔ (بضم اول و تشدید کاف) ۔ ۱ مٹھی ۲ مشت خاک۔ مشت غبار۔ ۳ حباب یا دھواں جو کثرت سے نکلے۔ لپٹ۔ [illegible]
[illegible]

اثر۔ بوجب پلیٹس بکا بکنا کی دوسری شکل ہے اور بس۔

زیر نظر لفظ بکا عربی بقعہ کی ہندی شکل ہے۔ بقعہ بمعنی جگہ۔ مکان

منیر کا مصرع خود حضرت مولف نے بقعہ کے تحت نقل کیا ہے۔

ع۔ جو نور کا مقام ہے بقعہ ہے نور کا۔ قدر کے شعر میں لفظ طور کا

استعمال اس کی تائید کرتا ہے۔ بکا بمعنی بقعہ کی تائید میں تمہید

کا بھی ایک شعر مل گیا ہے

نور سے پر نوروں کو نکرنہ دونوں پتلیاں

پھر رہا ہے اپنی آنکھوں میں وہ بکا نور کا

بکاین۔ عورتیں ہمزہ مکسور سے بولتی ہیں۔ ایک درخت کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سبھی ہمزہ مکسور سے بکائن کہتے ہیں

بکرا ہضم۔ (مضم بفتح اول و دوم پڑھئے) کا فی مقدار میں نلوہ

کسی کا مال مار لینا۔ ناجائز طریقے سے دولت حاصل کرنا۔ درج نہیں۔

بکرا منانے لکڑی چبائے۔ نوکر ٹھیک کام نہیں کرتا، سزا

پائے گا۔ تو مزاج ٹھکانے ہوگا۔ یہ مثل درج نہیں۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ایک نہ ایک دن

بدی کی سزا مل ہی جاتی ہے۔

اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی

ایک نہ ایک دن چھری پھر جائیگی۔ یعنی جو آفت آنے والی ہے آکر رہے گی۔

بکسا۔ تسیلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسا کی جگہ بکنجھا کہتے ہیں۔

بکسنا۔ پژمردہ ہونا۔ مرجھانا۔ خشک ہونا۔ میر حسن سے

کلیجا پکڑ میں تو بس رہ گئی کلی کی طرح سے بکس رہ گئی۔

اثر۔ بفتح اول لکھا ہے بکسر اول ہے۔ فیلن میں بھی بکسر اول لکھا

ہے۔ بکسنا دراصل کسی صدمے سے کلی کا قبل از وقت کمہلا جانا ہے۔

بکری کے سینگوں کو چرگئے بیری کے پات۔ خلاف عقل

بات جس کا نتیجہ نہ ٹھکانا۔ درج نہیں۔

بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیوں بھرا۔ جب کوئی شخص

کام بنا کر بگاڑ دے یا کوئی چیز ایسی ملے جو بالکل بیکار ہو۔

اثر۔ مثل کا مفہوم ہے احسان کرکے جتانا کہ جو کچھ حضرت مولف

نے بیان کیا۔

بکل۔ بکلا۔ چھلکا۔ چھال۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکل کہتے ہیں۔

بکوٹا۔ بکٹا۔ بکوٹنا۔ ناخن سے زخم لگانا۔ ناخن سے کھرچنا، نوچنا

کھسوٹنا۔ بکٹا بھرنا۔ پنجہ مارنا۔

اثر۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے بکوٹا کوئی لفظ نہیں۔ لکھنؤ میں بکٹا

ہے۔ (بضم اول و فتح دوم۔ ٹ شدد۔ بکٹ۔ٹا)۔ پلیٹس میں بھی

اسی طرح درج ہے۔ دوسری شکل بلاتشدید تائے ہندی ہے۔

بکوٹا کا کہیں پتہ نہیں۔ بکٹا بھرنا مٹھی میں گوشت دبا کر مسل دینا ہے

بکھر۔ (بفتح اول) (ہندو)۔ میل جو کچی شکر سے نکلتا ہے۔ ۲۔ ایک

قسم کا ہل۔ ۳۔ مکان۔ ۴۔ احاطہ۔ ۵۔ گائے بھینس کے رہنے کا مکان۔

اثر۔ عام طور پر جو لفظ مستعمل ہے وہ باکھر ہے بمعنی گھر معروف کوئی ہو

بکیت۔ بانک کا فن جاننے والا۔

اثر۔ بفتح اول لکھا ہے لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں۔

بکواس۔ بیہودہ گفتگو۔ درج نہیں۔

بکر کود۔ بکرے کی طرح خواہ مخواہ اچھلنا کودنا، ہنگامہ برپا کرنا۔

درج نہیں۔ (اودھ پنچ) طاعون صاحب نے آدھا تہا اس

بکر کود کا دروازہ بند کر دیا۔

ب۔گ

بگ ٹٹ۔ گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا۔ (فسانۂ عجائب) "وہ

شمس سپہر سلطنت گھوڑا بگٹٹ پھینکے گیا"

اثر۔ لکھنؤ میں بجائے کاف فارسی کاف عربی سے بولتے ہیں۔

فسانۂ عجائب سے جو مثال پیش کی گئی وہ بھی کاف عربی سے ہے

اور خود بھی اسی طرح لکھی ہے۔ پلیٹس میں کاف فارسی ہی سے ہے

جس طرح نور اللغات میں درج ہے۔

بگڑنا - بدمزہ ہو جانا - ذائقے کا خراب ہو جانا۔ سڑ جانا۔ (فقرہ) بیمار کے منہ بگڑ جاتا ہے۔

اثر۔ بیمار کے منہ نہیں بگڑتا منھ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔

بگڑے دل - بیباک۔ آزاد۔ نڈر۔ داغ ؎

داغ کی دیوانگی وہ دیکھ کر کہنے لگے
ایسے بگڑے دل سے ڈرئیے دیکھئے کیونکر بنے

اثر۔ بگڑے دل ایسا شخص ہے جو بات بات پر اُلجھ پڑے غصہ ور تنک مزاج۔ داغ کے شعر کا بھی یہی مطلب ہے۔

بگانے مال پر جھینگر بزاز بن بیٹھا - پرائے مال پر بیجا تصرف کرنا اور پھر اترانا۔ درج نہیں۔

بگولا - چکر کھاتی ہوئی ہوا۔ بونڈلا۔ اکثر شعرا نے بگولے اور بولے کو بمعنی گرد باد کہا ہے لیکن مولف کی رائے میں بگولا بمعنی گرد باد اور بولا بمعنی حباب ہے۔

اثر۔ اکثر شعرا ہی نہیں بلکہ تمام کتب لغات متفق ہیں کہ بگولا اور بولا مترادف ہیں۔ فاضل مولف نے بولا اور ببلا کی سطحی مشابہت پر قیاس آرائی کی ہے جو قابل اعتنا نہیں۔ مزید بحث بولا کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے - مصرع ضرب المثل بن گیا ہے۔ درج نہیں۔ خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو بگڑے کام بن جاتے ہیں۔

ب - ل

بل جانا - قربان ہونا۔ صدقے جانا۔ مر دوڑنا۔ جان صاحب ع

رسی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا

اثر۔ بل جانا کے معنی صدقے قربان ہونا ہرگز نہیں۔ وہ بل بل جاتا ہے جو دوسری جگہ درج ہے۔ حضرت مولف اگر جان صاحب کا پورا شعر نقل کر دیتے تو الجھن پیدا نہ ہوتی ؎

کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگم
رسی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا

موضوع سخن بیگم ہے، مخاطب زناخی اور یہ محاورہ نظم ہوا ہے کہ جل گئی لیکن بل نہیں گیا۔ یعنی بڑھاپے میں جوانی کے ٹھاٹھ ہیں۔ صدقے قربان ہونے کا کہیں شائبہ بھی نہیں۔

بل تو اپنا بل نہیں تو جا دوے جل - مثل۔ اپنے بل بوتے پر بھروسا کرنا چاہیئے، دوسرے کا سہارا نہ ڈھونڈے۔ درج نہیں۔

بلا - بے پروائی کے اظہار کو۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ آتش ؎

سر کاٹ کے کر دیجئے قاتل کے حوالے
ہمت مری کہتی ہے کہ احسان بلا لے

بلا کے پیچ - غضب کی چالیں۔ درج نہیں۔ آتش ؎

جواب رکھتا نہ گیسوئے یار کشتی میں
بلا کے پیچ یہ کرتا جو پہلوان ہوتا

بلا بوغما - نہایت پھوہڑ بدسلیقہ عورت۔ (فقرہ) بڑھیا کی طرف اشارہ کرکے یہ بلا بوغما کیا بک رہی ہے۔

اثر۔ حضرت مولف کے بیان کردہ معنی بلا بوغما کے نہیں ہیں صرف بوغما کے ہیں۔ بلا بوغما تو بری ناگوار چیزوں کو کہتے ہیں۔ اور بوغما بھدی بدشکل عورت ہے۔ امید ہے کہ انشا کا شعر میرے معروضے کی وضاحت کر دیگا۔

ہے کیوڑے کی مارہ کیا چیز کیتکی جو اس بو کو تیری پیچھے وہ بوغما ہیں

بلانا - تڑپنا۔ زار و قطار رونا۔

اثر۔ یہ بلبلانا ہے نہ کہ بلاتا۔ مگر وہ علیحدہ درج ہے۔ بلانا لکھنؤ کی زبان نہیں۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے ایک دوست سے معلوم ہوا کہ فرہنگ آصفیہ میں بھی درج نہیں۔

بلی اور دودھ کی رکھوالی - برے سے اچھائی کی امید رکھنا نادانی ہے۔ درج نہیں۔

بلی بھی چوہا پیٹ کے لیے مارتی ہے۔ ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اس میں اپنی غرض ملحوظ رکھتا ہے۔ درج نہیں۔

بلی کے خواب میں چوہے کودیں۔ مطلبی اپنا مطلب ہی سوچتا ہے۔ درج نہیں۔

بلک بلک کے رونا۔ بچے کا شدت سے رونا۔ درج نہیں۔

بنادل۔ ایک راگنی جو رات کے وقت گائی جاتی ہے۔

اثر۔ میں سنتا آیا تھا کہ بنادل صبح کی راگنی ہے۔ لغات سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

بلی اپنی گھات میں چوہا اپنی گھات میں۔ ہر شخص دوسرے کی بھلائی برائی۔ نفع نقصان سوچے بغیر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے۔ درج نہیں۔

بلی بخشے چوہا لنڈورا ہی جئے گا۔ بخشو بلی چوہا لنڈورا ہی جئے گا۔ ایسے کام سے جس میں فائدے کا لالچ دیا جائے مگر جان کا خطرہ ہو مفلس رہنا ہی اچھا۔ بقولے مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان۔ درج نہیں۔

بلند بالا۔ دراز قامت۔ درج نہیں۔ (جب بلند اختر، بلند اقبال وغیرہ شامل ہیں تو یہ کیوں نہ ہو)۔

بل گوندھن۔ (بل۔ بال کا مخفف) (لکھنؤ) شادی کی ایک تقریب جس میں عروس کے سر کے بال گوندھے جاتے ہیں۔ بعض جگہ میں اس رسم کو چٹیاں کہتے ہیں۔ ۲۔ لڑکیوں کے بال گوندھنے کی تقریب (فقرہ) دوسرے دن بل گوندھن اور بسم اللہ کی تقریب ایک ساتھ ہوئی۔

اثر۔ دوسرا مفہوم صحیح۔ پہلا بالکل غلط اور گمراہ کن۔ بل گوندھن لڑکی کی پہلے پہل چنڈھیاں گوندھنے کی رسم ہے اسے تقریب عروسی سے کوئی علاقہ نہیں۔

بلانا۔ طلب کرنا، نیوتا دینا، دعوت دینا، مجھے نور اللغات میں نہیں ملا۔

بلاؤ بڑی بہو کو جو کھیر میں نمک ڈالیں۔ (خو) یعنی طنز ہے اس عورت پر عائد کی جاتی ہے جو اپنی لیاقت جتانے کے لیے بنی بنائی چیز کو خراب کر دے۔ درج نہیں۔

بلبل ٹین۔ (انگ ولوٹین)۔ سوتی مخمل۔ نقلی مخمل۔

اثر۔ ولوٹین کو صاف صاف اور ہجے کر کے بفتح اول لکھا ہے۔ حالانکہ بکسر اول Velveteen ہے۔

بلبلی۔ بالکسر نازک مزاج۔ ذرا میں روٹھ جانے والی۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ذرا بلبلی بھی ہیں۔ روٹھی ہوئی میرے پاس آئیں۔

بلیرڈ۔ (انگ) انٹے کا کھیل۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے انٹا میز کہتے ہیں Billiards table کا ترجمہ۔ اس کھیل کو خالی بلیرڈ نہیں کہتے بلکہ بلیرڈز کھیلنا کہتے ہیں۔

بلی لانگ سکے تو نہیں آئے۔ رنجش یا بے تکلفی کے موقع پر کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

بل پڑنا۔ (دہلی) زور میں آجانا۔ طاقت جتانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بل کی لینا کہتے ہیں۔

ب ۔ م

بم پولیس۔ انگریزی میں بم سُرین۔ پیشاب جگہ۔ انگریزی بول چال میں بم پولیس پاخانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ عام جائے ضرور۔ وہ پاخانے جو عوام کے لیے رفع حاجت سے بنائے جاتے ہیں۔

اثر۔ بم بمعنی سُرین انگریزی میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ حضرت مؤلف نے سنا ہو گا مگر میں نے اپنی طویل ملازمت کے دوران میں کسی انگریز کو بم پولیس بولتے نہیں سنا انگریزی بول چال میں اس کا بدل Public latrines ہے۔ (عوام کے لیے رفع حاجت کے مقامات)۔

پلیٹس میں بم پولیس درج نہیں۔ فیلن میں ہے مگر ماخذ کا کوئی حوالہ نہیں۔ میں بھی صاحب نوراللغات کی طرح نقل کئے دیتا ہوں انگریزی میں بم (Bum) کے ایک معنی ناکارہ آوارہ گرد کے ہیں۔
(Aworthless loafer) (چیمبرس کی ڈکشنری)۔
پولیس کو میں بھی حضرت مولف کی طرح پلیس (Place)
یعنی جگہ کی بگڑی ہوئی شکل فرض کرتا ہوں۔ لہذا بم پولیس کے معنی ہوئے آوارہ گردوں یا بے ٹھکانا لوگوں کی جائے تخلیہ اور یہ امر واقع ہے کہ بم پولیس ہی لوگ رفع حاجت کیلئے جاتے ہیں جن کے گھر بار نہیں ہوتا یا بسبب تنگی جا بیت الخلا تعمیر کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔
بم چھوٹنا۔ کسی جگہ سے پانی کا جوش کر نکلنا۔ پرنالہ سا جاری ہونا۔ کسی چیز کا کثرت سے نکل پڑنا۔ اسیر ؎

دل دیا میں نے تو بولے کہیں بم چھوٹی ہے
دل ہی دل روز چلے آتے ہیں سوغاتوں میں

اثر۔ پلیٹس کے بموجب بم کے متعلقہ معنی پانی کا چشمہ یا پانی کا نل ہیں ہر شے کا کثرت سے نکل پڑنا بم چھوٹنا نہیں ہے۔ یہ معنی اسیر کے شعر کے رہین منت ہیں۔

کسی کتاب میں درج نہیں مگر بچپن میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ بم چھوٹنا بارود سے سرنگ کا اڑایا جانا ہے۔ بم (Bomb) ہے پھٹنے والا گولا۔ لہذا انگریزی میں بم چھوٹنے کو کہیں گے۔ To explode a mine with a bomb ۔ اگر آپ غور کریں گے تو اسیر کے شعر کا بھی یہی مفہوم ہے کہیں سرنگ اڑائی گئی ہے اور مال غنیمت میں دل ہاتھ آئے ہیں جو معشوق (سر برآرائے حسن) کے لیے بطور نذر یا سوغات چلے آتے ہیں۔

اگر دیوار سے پانی چھوٹے تو اس سلسلے میں بم کے معنی چشمہ لینا ہوں گے۔

بم گولا خود حضرت مصنف نے لکھ کر اس کے معنی لکھے ہیں ایک قسم کا گولا جو پھینکنے سے پھٹ جاتا ہے (یعنی Bomb shell) اس لئے بھی میرے بیان کردہ مفہوم بم چھوٹنا کی تائید ہوتی ہے۔

بمبو۔ (دیوناگری) اینڈ دینے کی نے جس پر چنڈو رکھ کر دم لگاتے ہیں۔
اثر۔ بمبا ہمیں غرض کہ یہ دیوناگری کوئی زبان نہیں رسم الخط ہے۔ لکھنؤ میں چنڈو پینے کی نے کو کوئی بمبو نہیں کہتا۔ نے یا نگالی کہتے ہیں بمبو انگریزی Bamboo (بانس) کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور چانڈو ابن العربی فتوحات مکیہ کے مصنف کے وقت میں بھی رائج تھا۔ وہ جب اسپین میں رہتے تھے اور وہاں مسلمانوں کا عمل دخل تھا تو ایک رئیس کی لڑکی پر عاشق ہو گئے جس کا نام ناظم تھا۔ ان کی ایک نظم میں جس کا میں نے ترجمہ کیا ہے چانڈو کی اصطلاحات کی طرف دلکش انداز میں استعارہ ہے۔ اس کا ایک بند ملاحظہ ہو۔

جل جائے جو میرے دل کی کلی شاداب و شگفتہ ہو جائے
ہو خاک اور پھر یہ خاک اڑ کر اک کیف ابد میں کھو جائے
مس ہو کے گل و صندل سے مہکتے جسم کی تیرے خوشبو کے
(قسمت پہ نہ کیوں وہ ناز کرے جس کو ہوں میسر بوسے)
مانند گل تریاک کھلے تنہا و خنک خاموشی میں
پروانے پہ گزرے جو گزرے شعلے سے ہم آغوشی میں
اک تشنگی و مدہوشی ہے اے نیند کی ماتی متوالی
اور حسرت ہم آغوشی ہے اے نیند کی ماتی متوالی

بمجرد۔ جیسے ہی۔ جس وقت۔ درج نہیں۔ (طلسم فصاحت) بمجرد پہنچنے اس نامہ کے فوج لاتعداد بہم آئی۔
بمنٹیا۔ (عم) بامن والا۔ بامن کا بیٹا۔ تحقیر سے کہتے ہیں۔
اثر۔ یہ لکھ دینا چاہیے تھا کہ صحیح لفظ بمہ۔ منٹا (بمھنیٹا) ہے یعنی نوجوان برہمن۔

ب۔ ن

بن باس۔ بن باسی۔ جنگل میں بسنے والا۔

اثر۔ دونوں کے معنی الگ الگ ہیں۔ بن باس جنگل میں بسنے کا فعل ہے اور بن باسی جنگل میں بسنے والا ہے۔

بن باس کرنا ۔ جلاوطن ہونا۔ بن میں جا کر رہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بن باس لینا بولتے ہیں۔ جلاوطنی اختیار کرنا۔

بن مانس ۔ جنگلی آدمی۔ مجازاً وحشی آدمی۔

اثر۔ مانس فیلن میں بالفتح اور پلیٹس میں بضم نون ہے۔ لکھنؤ میں بالفتح بولا جاتا ہے۔ کیا بھلے مانس کو بھلے مانُس کہئے گا بہرحال عام استعمال کا ہے۔ صحیح غلط کا نہیں۔

بن ۔ حرف استثنا۔ سوا۔ بجز۔ بغیر.... لکھنؤ میں بن کی جگہ بے بولتے ہیں۔

اثر۔ عام حکم لگا دیا۔ دونوں بولتے ہیں جہاں جو اچھا معلوم ہو۔ لکھنؤ میں ایسا ہی تھا اور ایسا ہی ہے۔

تضمین امانت لکھنوی بر غزل صبا لکھنوی۔

کہا کون کیا کیا تصور میں مجھے بھائے نہ تم
پر شب مہتاب میں بن میرے گھبرائے نہ تم
آنکھیں روشن کرنے کو تشریف یاں لائے نہ تم
یہ بڑا اندھیر ہے اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی لے سر لقا دو چار دن

بے استعمال ہو سکتا تھا مگر امانت نے بن کو ترجیح دی۔ جو لوگ اردو سے ہندی الفاظ کو نکالا دینے کی دھن میں ہیں وہ ایسی ہی بے ڈھول دھول کیا کرتے ہیں اور زبان کی لطافتوں کو خاک میں ملاتے ہیں۔ دونوں کو رکھئے اور جو جس جگہ اچھا معلوم ہو بولئے "بن بیاہی لڑکی" "بے کہے لڑکا"۔ صاحب نوراللغات نے ایک فقرہ لکھا ہے۔ "بن مارے کی توبہ"۔ اسی کو ذرا سے تغیر کے ساتھ بولئے تو بن کی جگہ بے اچھا معلوم ہوگا۔ "بے مار کی توبہ"۔ یہ اردو کی نزاکت و لطافت کا حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ (مستدرکات کی بحث بھی ملاحظہ فرمایئے)۔

بن ٹونٹی کا بدھنا ۔ (پھبتی) بدہیئت شخص۔ یہاں بے ٹونٹی کا بدھنا کہئے تو اُس شخص کا مذاق اڑانے کی ساری چٹک مٹک پر پانی پھر جائے تاہم صاحب نوراللغات بے کے تحت بے ٹونٹی کا بدھنا تحریر فرماتے ہیں۔

بن چھری حلال کرنا ۔ تڑپا تڑپا کے مار ڈالنا۔ درج نہیں۔

آتش ۔ دام میں لا کر کیا جب بن چھری اس نے حلال
باغباں بھی ہو گیا عاشق مرے صیاد کا

بن بلائے احمق لے دوڑے صحنک ۔ مثل (عو) بے پوچھے کسی معاملے میں دخل دینے والے اور بے بلائے کسی کے گھر جانے والے کی نسبت بولتی ہیں۔

اثر۔ میرے مجموعۂ امثال میں بلائی اور لے دوڑی صاف صاف یائے معروف سے درج ہیں۔ بھلا مردوں کو صحنک سے کیا کام۔ مثل کا مطلب بھی غلط بیان کیا گیا عورتیں ناخواندہ مہمانوں کی نسبت بڑبڑا کر اور اُن کو سنا کر طعن کرتی ہیں۔

بناس پتی ۔ جنگل کی پتیاں۔ گھاس پات۔ جنگلی پھل۔

اثر۔ اور اب بناسپتی گھی بھی شامل کر لیجئے۔

بنجارے بھرپور ۔ خوشحال مالدار شخص۔ درج نہیں۔

بن بہو پریت نہیں ۔ جب تک گھر میں بہو نہیں آتی رونق، چہل پہل نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔

بن بھائے پریت نہیں بن پرچے پرتیت ۔ مثل۔ دل کی رضا اور پسند کے بغیر محبت نہیں ہوتی اور بے امتحان کے اعتبار نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

بندر کا حال مچھندر جانے ۔ واقف حال کو حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

بندر کی کیا آشنائی ۔ بے مروت یا بے وقوف کا کیا بھروسا! درج نہیں۔

بندر ناچے اونٹ جل مرے ۔ ایسی بات پر رشک کرنا

جسے نمود نہ کر سکے۔ درج نہیں۔

بندھا پانی۔ وہ پانی جو بہتا نہ ہو ٹھہرا ہو۔ آتش سے

آئینہ دیکھ ہوا یار غریق رحمت

منزل خوف شناور کو بندھا پانی ہے

اثر۔ لیجئے صاحب یار کو غریق رحمت کر دیا یعنی مار ڈالا پار لگا دیا۔ حالانکہ غریب آتش نے غریق حیرت کہا تھا۔ آئینہ اور حیرت میں ربط ہے نہ کہ آئینہ اور رحمت میں۔

بندھنا۔ بکسر اول۔ چھدنا۔ سوراخ ہونا ۲ پیوست ہونا۔ جذب ہونا۔ ۳ پرو دیا جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ۲ اور ۳ کو بلا نون بدھنا کہتے ہیں۔ ۲ بعید نا ہے۔ مثلاً خوشبو کپڑوں میں بدھ گئی ہے نہ کہ بدھ گئی ہے۔

بندھی چوٹ۔ مقررہ شوخی وہ انداز جس کی عادت پڑی ہو یا جو برابر ہوتا رہا ہو۔ اسیر سے

ہے سیل جو آغاز میں کب ہے یہ نئی چوٹ

ہے یہ تو کھلاڑی تری مدت کی بندھی چوٹ

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ بندھی چوٹ ایسی تُلی ہوئی چوٹ یا ضرب ہے جو کبھی خالی نہیں جاتی۔ امیر مینائی کے شعر میں بھی یہی مطلب ہے۔ بن دیکھا چور باپ برابر۔ جب تک کسی کے کرتوت معلوم نہ ہوں اس کی عزت رہتی ہے۔ درج نہیں۔

بندی۔ (۱) ہ۔ بالکسر ۱ نقطہ۔ صفر۔ ۲ ایک نشان جو اہل ہنود صندل وغیرہ سے ماتھے پر لگاتے ہیں۔ تلک۔ ۳ کانچ کا ٹکڑا جو ہندو عورتیں اپنے ماتھے پر لگاتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں بندی کو بِندی کہتے ہیں (بکسر اول دیائے مجہول و نون غنہ) میرے کان جس بندی کے عادی تھے اس میں بھی بندی کو بِندی کہتے تھے۔

"سورج کھونا جیوں رے موری بِندی کا نگ اڑ جائے"

پہلے نظرِ بد سے بچانے کو مسلمان بچوں کے ماتھے پر کاجل کا ٹیکا لگا دیا جاتا تھا اور نوجوان مسلمان عورتیں شادی کے بعد رخسار پر یا بھووں کے درمیان سرمہ یا کاجل کا ایک تل بنا لیا کرتی تھیں اب وہ بھی کانچ کے ٹکڑے کی نہیں بلکہ مرصع بِندیا لگاتی ہیں۔ تلک ہندوں میں مردوں تک محدود تھا اور ہے۔ بِندی کو تلک کہنا کسی طرح درست نہیں۔

رہ گیا صفر کا معاملہ۔ اُسے لکھنؤ میں ہندکی کہتے ہیں (بائے مضموم سے نون غنہ کی آواز مل کر دال کی آواز اتنی خفیف نکلتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے بُنکی کہہ رہے ہیں)۔

بندی کی دوسری شکل بِندی فیلن اور پلیٹس دونوں میں درج ہے۔

بنڈیلا۔ جنگلی سور۔

اثر۔ یہ پھبتی درج نہیں۔ بنڈیلا کسم کے کھیت سے نکل آیا۔ ایسے شخص کی نسبت بے تکلف دوست کہتے ہیں جس کے لباس میں سرخ اور سیاہ رنگوں کا امتزاج ہو۔

بنس۔ (با علان نون) خاندان۔ اولاد۔

اثر۔ بنس معنی پتہ نشان بھی آتا ہے۔ مثلاً یہاں تو آدمی کا بنس نہیں (سنسان ویران جگہ ہے)۔

بنسواڑی۔ وہ جگہ جہاں کثرت سے بانس ہوں۔ ۲ بانس کے قریب ملے ہوئے درختوں کو بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ صبیا میں عرض کر چکا اسے بانس کی کوٹھی بھی کہتے ہیں۔

بنکڑی۔ ایک قسم کی لچکدار چوڑی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بانک کہتے ہیں۔

بنکیت۔ بنکیتی۔ بانک کے فن کا ماہر۔ بانکا اور بانکپن۔

اثر۔ بولنے میں نون غنہ آواز نہیں دیتا۔

بنگا۔ بانس۔ ڈنڈا۔ سونٹا۔

اثر۔ اس کے تحت "بنگا سا نام ہے" درج نہیں۔ لمبا چوڑا نام ہے۔ ولندیزی نام ہے۔

بنگالی جادو ۔ پر اثر اور تیز جادو ۔
اثر ۔ اسے بنگالی جادو نہیں بنگالے کا جادو کہتے ہیں ۔
بنگالے کی مینا ۔ مجازاً اس بچے کی نسبت کہتے ہیں جو خوب باتیں کرتا ہے ۔
اثر ۔ اس کا صرف لڑکیوں تک محدود ہے ۔ عام طور پر آغا مینا کہتے ہیں ۔
بنگر ۔ جنگل ۔ جنگل کی زمین کی پیداوار ۔ جنگل کی آمدنی جیسے شہد ۔ گوند وغیرہ ۔
اثر ۔ یہ لفظ فیلن یا پلیٹس میں بھی درج نہیں ۔ گاؤں کی بلند زمین کو بانگر کہتے ہیں گانجر کے مقابل ۔
بنگڑی ۔ ایک قسم کی بلدار چوڑی ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اسے بانک کہتے ہیں ۔ (حضرت مؤلف پہلے اسی کو بنکڑی لکھ چکے ہیں) ۔
بنگی ۔ (بالکسر و کسر سوم) ایک قسم کا لٹو ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں ہائے مخلوط کا اضافہ کر کے بھنگی کہتے ہیں ۔ (بکسر اول)
بنا ٹھننا ۔ بناؤ کرنا ۔ جرأت ؎

دیکھ کیا آیا بھبو کا سادہ بن ٹھن اے صبا
ہر روش ٹپکا پڑے ہے جس کا جوبن اے صبا

اثر ۔ لکھنؤ میں بنا سنورنا ہے اور بن ٹھن کے بیٹھنا یا آنا ہے ۔ جرأت کے شعر میں بھی بن ٹھن ہے نہ کہ بنا ٹھننا ۔
بنگی ۔ بانس کو طول میں کاٹنے اور اس کے دونوں طرف رسیوں کا چھینکا بنا کر اور اس میں اسباب رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں ۔
اثر لکھنؤ میں اسے بہنگی کہتے ہیں ۔ پہلے ہائے ہوز پھر نون غنہ ۔ آواز دیتی ہے ۔
بنی بات بگڑنا ۔ کام سدھرتے سدھرتے خراب ہو جانا ۔

درج نہیں ۔ (آرزو لکھنوی) ؎

کیا کیا ہوا کیا ، بنی بات بگڑی جب آنسو کو روکا اٹھا ایک چھالا

بنیا بیٹھنے دیتا ہی نہیں پورا تو لیو ۔ کام سرے سے بنتا ہی نہیں درستی انجام کی فرمائش ہے ۔ درج نہیں ۔
بنیا جس کا یار اس کو دشمن کیا درکار ۔ بنیا دوست بنکر سودا قرض دے دیکر فقیر کر دیتا ہے ۔ درج نہیں ۔
بنئے کا بیٹا کچھ دیکھ کر گرتا ہے ۔ عقلمند کا کوئی کام فائدے سے خالی نہیں ہوتا ۔ درج نہیں ۔
بنیا بھولتا ہے تو زیادہ بتاتا ہے ۔ بھول کر بھی اپنا مطلب نہیں جانے دیتا ۔ یہ بھی ہوشیاری اور دانشمندی ہے ۔ درج نہیں
بنیا مارے جان کو ٹھگ مارے انجان کو ۔ بنیا ٹھگ سے بڑھ کر ہے ۔ جس سے جان پہچان ہے اسی کو مارتا ہے ۔ درج نہیں
بنئی پان دمڑی کے کھائے گھر رہے کہ باہر جائے ۔ کنجوس تھوڑے خرچ کو بہت سمجھتا ہے ۔ درج نہیں ۔
بنیٹی ۔ ایک قسم کی ورزش کا نام ہے ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں با اضافۂ ہائے مخلوط بعد تائے ہندی بنیٹھی کہتے ہیں
بنیٹھیا ۔ بنیٹھی ہلانے والا ۔ درج نہیں ۔
بنیا جب اٹھاتا ہے تو جھاڑو دینے لگتا ہے ۔ لالچی آدمی کے متعلق کہتے ہیں ۔ درج نہیں
بنئے کا قرض گھوڑے کی دوڑ برابر ۔ جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اسی تیزی سے بنئے کا قرض بڑھتا ہے ۔ درج نہیں ۔
بندر بھبکی ۔ نمائشی دھمکی ۔
اثر ۔ یہ بندر کی بھبکی با اضافۂ لفظ کی بھی ہے ۔
بندر کی کیا آشنائی ۔ بے مروت کا کیا بھروسا ۔
اثر ۔ یہ مثل بغیر اضافۂ لفظ کیا بولی جاتی ہے ۔ بندر کی آشنائی ۔
بندر کی طرح نچانا ۔ کسی کو تنگ کرنا ۔ پریشان کرنا ۔ درج نہیں ۔
بندر کے گلے موتیوں کا ہار ۔ بے جوڑ بات ۔ درج نہیں ۔

بنوٹ ۔ بکسر با وفتح نون وسکون واو ۔ سپہگری کے ایک فن کا نام (اختر) مدتوں میں بنوٹ آئی ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بنوٹ بکسر اول وسکون ثانی وفتح واو ہے ۔ (بن ۔ وٹ) حضرت مؤلف نے صرف ایک مصرع کسی اختر کا نقل کیا ہے جس سے بنوٹ کے تلفظ کا تعین دشوار ہے ۔

بنوٹیا ۔ (بن ۔ وٹ ۔ یا) بنوٹ کے فن کا ماہر درج نہیں ۔

بنوٹ ۔ (بالفتح وفتح سوم) ۔ (لکھنؤ) بناوٹ ۔

اثر ۔ بنوٹ کو لکھنؤ سے مخصوص کرنا غلط ۔ ہم بھی بناوٹ کہتے ہیں ۔ اور تجر کا شعر بھی موجود ہے ۔

خدا علیم ہے ہر شخص کی بناوٹ کا
کھوتا زہد سے سجدے کیے کر سر ٹپکا

بناوٹ بمعنی ساخت بھی ہے ۔ مثلاً اس میز کی بناوٹ اچھی ہے ۔

بلیت ۔ (اعراب نہیں دیے ہیں) بانا چلانے میں مشاق ۔ بانا چلانے کی مہارت ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بانا چلانے والے کو بنیٹھیا اور اُس آلے کو بنیٹھی کہتے ہیں ۔ پلیٹس میں بنیت (بالکسر یائے معروف) کے معنی بالکل مختلف ہیں ۔ تعلیم یافتہ ۔ مہذب ۔ جسے حضرت مؤلف نے معلوم کس دُھن میں بانا چلانے والے سے گڈمڈ کر دیا ۔ غالباً یہ وجہ ہوئی کہ بنیت کے بعد ہی لفظ بنیٹھی درج ہے ۔ پڑھا ایک لفظ اور معنی دوسرے کے درج کر دیے ۔

بن آنا ۔ قبضہ ہو جانا ۔ داؤں چل جانا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

وزیر ۔ ہوگئی صیقل بھی ظالم باڑھ بھی رکھی گئی
تر جو بگڑا ہم سے بن آئی تری تلوار کی

ب ۔ و

بو ۔ (ہ ۔ بالفتح) کوپل ۔ جان صاحب ۔

ادا میں ادایوں نکالو دوگانا کہ بیلوں میں جس طرح بو پھوٹتی ہے

۲ ۔ شاخ گھاس کی جو زمین پر بچھی رہتی ہے یا جو بیلوں کے درختوں یا کسی لکڑی پر پھیلتی ہے ۔

اثر ۔ جان صاحب کے دیوان مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں یہ شعر نہیں ملا ۔ لفظ بو (بالفتح) بمعنی کوپل میری نظر سے نہیں گزرا ۔ حضرت مؤلف کی عبارت بھی عجیب وغریب ہے ۔ "شاخ گھاس کی جو زمین پر بچھی رہتی ہے" ۔ گھاس میں شاخ کہاں اور بیلوں کے درخت کیسے ۔

میرا خیال ہے کہ انھوں نے غلط شعر کہیں لکھا دیکھا اور اُسی کی بنا پر اٹکل پچو معنی بنھا دیے ۔

جان صاحب کا شعر اس طرح پڑھنے سے مطلب بالکل صاف ہو جاتا ہے ۔

ادا میں ادایوں نکالو دوگانا کہ پھولوں سے جس طرح بو پھوٹتی ہے

پھولوں سے بو پھوٹنا ادا میں ادا نکلنا ہوا ۔

بوبو ۔ (دونوں واو معروف) (ع) بڑی بہن ۔ بہن ۔ ۲ ۔ (دہلی) کنیز باعزت ۔ لڑکیاں اُس ذی عزت لونڈی کو بھی کہتے (کہتی) ہیں جس نے ان کی ماں کی پرورش کی ہو ۔ ۳ ۔ (لکھنؤ) مالک خانہ

۴ ۔ مدخولہ ۔ حرم ۔

اثر ۔ مجھے فرہنگ آصفیہ کا اندراج مل گیا جس سے حضرت مؤلف کی لکھنؤ نوازی کا بھرم کھل جاتا ہے ۔

بوبو ۔ (۱) بہن ۔ خواہر ۔ بوا ۔ وہ لفظ جس کے ساتھ بہن سے مخاطب ہو کر بولیں ۔ (اہل قصبات ان معانی میں استعمال کرتے ہیں) ۔ ۲ ۔ اہل قلعہ کے محاورے میں وہ ذی عزت لونڈی جس کی گود میں ماں نے پرورش پائی ہو ۔ ۳ ۔ مدخولہ ۔ حرم ۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ مالک خانہ کے پردے میں مدخولہ و حرم کہاں سے کہاں پہنچے ۔ لکھنؤ میں بڑی بہن کو باجی کہتے ہیں ۔ کسی کی اولاد بھی ماں کو باجی یا باجی اماں کہتی ہے ۔ دریائے لطافت میں ہے "بوبو وہ عورت جس نے ماں باپ کو پرورش کیا ہو

بوالہوس - بعض فرہنگ نویسوں کی رائے ہے کہ ہوس فارسی ہے اس پر الف لام تعریف کا لانا صحیح نہیں ہے اور یہ لفظ بل (بہت) اور ہوس (آرزو) سے مرکب ہے حالانکہ لغات عربی میں ہوس بالفتح اول و دوم بمعنی جنون اور دیوانہ ہونے کے ہے۔ لہٰذا بوالہوس بمعنی نہایت آرزومند بڑا حریص - بہت ہوس رکھنے والا - خواہش نفسانی کا پابند -

اثر - مجھے حضرت مؤلف سے اتفاق نہیں بوالہوس یا بلہوس میں لفظ ہوس بمعنی مجنون یا دیوانہ نہیں جو ہوس کے عربی معنی ہیں بلکہ لفظ ہوس اپنے فارسی معنی ادا کرتا ہے خواہش نفسانی کا مرید یا پابند - لہٰذا اس کے ساتھ فارسی کا بل بمعنی بہت لاکر بلہوس لکھتا ہوں یعنی قاموس الاغلاط کے مصنفین کا ہمنوا ہوں - میں نے اکثر قلمی کتابوں میں املا بلہوس بجائے بوالہوس لکھا دیکھا ہے - اور سب کچھ جانے دیجئے بلحاظ سہولت تحریر بلہوس کو بوالہوس پر ترجیح ہے جب یہ املا بلحاظ معنی بھی صحیح ہو سکتا ہے -

بوجھ بھار - (مؤ) - استقلال - اذیت - انشا

کیا خوش آیا یہ مقطع ہوں اس کا کہنا
آدمی کیا کہ جسے بوجھ نہ ہو بھار نہ ہو

اثر - بوجھ بھار کے ایک معنی آفت سے محفوظ رہنا بھی ہیں وہ درج نہیں - (انجم خاقت واجد علی شاہ)

تیرے سر سے اترے سارا بوجھ بھار لاکھ برس
اپنے اوپر سے مجھے صدقے اتار لاکھ برس

سودا کا شعر بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے ؎

مرے یا آپ کوئی مار جا دے جہاں کے سر سے بوجھ اور بھار جاوے

بودی مار - سخت سزا - درج نہیں -

بوڑی کا نہان - ہندوں کا ایک میلہ جب گنگا میں نہانے اشنان کرنے ہیں کنارے پانی میں بیا ایک ڈبکی کھانا - (اردو پنچ)

ابھی ابھی سرسے تا نگیر اوپر بوڑی کا نہان کر چکا ہوں -

بولتا جا کر آقا کے سامنے گونگا - حاکم کا رعب چپ کر دیتا ہے درج نہیں -

بودلی - احمق - بیوقوف - جان صاحب

میں بودلی نہیں جو ترے دم میں آؤں گی

اثر - بودلی کے معنی کمزور ڈرپوک بھی ہیں صرف احمق نہیں جان صاحب کے دیوان میں جو فرہنگ شامل ہے اس میں یہی معنی درج ہیں - کمزور - اصل یہ ہے کہ اگر بجائے ایک مصرع کے پورا بند پڑھا جائے تو حماقت اور کمزوری دونوں کا مفہوم لفظ بودلی میں پایا جاتا ہے -

تھی کون جس کے پاس رہا جا کے رات تو
چھوڑا نہ میرا ہاتھ تو کھائے گا لات تو
اے جان یہ دکھا کسی خیلا کو گھات تو
چندرا کے چھندے نہ کر اب مجھ سے بات تو
میں بودلی نہیں جو ترے دم میں آؤں گی

بوڑھے توتے نہیں پڑھتے - جب کسی کا وقت گزر جاتا ہے تعلیم نہیں ہو سکتی -

اثر - یہ مثل یوں بھی ہے - بڈھے توتے قرآن نہیں پڑھتے - اس طرح درج نہیں -

بولتا پپیہا تیرا نام - پپیہے کو بھی تیرا (خدا کا) عشق ہے اور تیرا ہی نام رٹا کرتا ہے - ضمناً معنی نکلے واسے پر انسان کہ تیری یاد سے غافل رہے - درج نہیں -

بَور - (بالفتح) صحیح لفظ بُور ہے - آم کا پھول - (طلسم الفت)

ڈھاک پھولا ہے بور آیا ہے لالہ کو وہ رنگ لایا ہے

اثر - مجھے اتفاق نہیں مفصل بحث بُور کے ضمن میں ہوگی انشاءاللہ

بو آنا - ایک معنی ہیں کھانے یا اور کسی چیز میں سڑنے یا بگڑنے کی بو پیدا ہو جانا - یہ درج نہیں -

بو کا مست ہونا - بو کا نہایت خوشگوار ہونا - ناسخ ؎

تیرے اترے ہوئے بالوں کی عجب ہے بو بھی سونگھتے ہی میں ہوا ہائے من جو بیہوش

اثر۔ شعر میں بات بصورت ہوا ہے نہ کہ بو کا ست ہونا۔ ست بو کی صفت ہے نہ کہ کیفیت۔

بو کرنا ۔ فارسی بو کردن کا ترجمہ ہے۔ سونگھنا۔ تجر ؎

ہوس نہ ہو تو کبھی زر کی جستجو نہ کریں
گلے کا ہار بھی ہو اشرفی تو بو نہ کریں

اب اس معنی میں مستعمل نہیں۔ ۲۔ بو دینا۔ زند ؎

رنگ قبول سونگھاں کو نہیں دیا
دیکھا نہیں کبھی کہ گل شمع بو کریں

اثر۔ تجر کی طرح رند کے شعر میں بھی سونگھنے کا مفہوم ہے نہ کہ بو دینا "کریں" کا فاعل آدمی محذوف ہے۔

بو نکلنا ۔ بو کا دفع ہونا۔ بو کا زائل ہونا ناسخ ؎

غنچۂ گل سے نکلتی ہے یہ ہر دم بوئے گل
کب نکلتا ہے دھواں اے گل تری ہمنال کا

اثر۔ شعر میں بو نکلنا بو کا دفع یا زائل ہونا نہیں ہے بلکہ بو کا پھیلنا ہے اور موجود رہنا ہے۔ بو دفع یا زائل ہونے کے لیے بو نکل جانا کہتے ہیں نہ کہ بو نکلنا۔ بو نکل جانا۔ درج نہیں۔

بوٹ ۔ گوشت کا بڑا ٹکڑا۔ گوشت کی بڑی بوٹی۔

اثر۔ اسے بوٹا کہتے ہیں نہ کہ بوٹ۔ فیلن میں بھی اس معنی میں بوٹا ہے نہ کہ بوٹ۔

بوٹی پی ہے ۔ کیا نشے میں ہو، بھنگ پی ہے۔ درج نہیں کیا (سرشار)۔ یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہو بہن۔ بوٹی پی کے آئی ہو کیا؟

بونڈی ۔ ۱۔ جوار کی بال۔ ۲۔ وہ کلی جو قریب کھلنے کے ہو۔

بولی بولنا ۔ نیلام میں کسی چیز کی قیمت لگانا۔ درج نہیں۔

بول چھانٹنا ۔ طعنے دینا۔ درج نہیں۔

بونگا ۔ بیوقوف نادان۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ بوگڑ بولتے ہیں (بفتح اول و نون غنہ) درج نہیں۔

بونڈی ۔ ۱۔ جوار کی بال۔ ۲۔ وہ کلی جو قریب کھلنے کے ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں بونڈی کسی چیز کی نوک یا سرے کو کہتے ہیں مثلاً گاجر کی بونڈی بضم اول و نون غنہ۔

بولیا ۔ وہ مرد جو علت اُبنہ میں مبتلا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بھبیا کہتے ہیں۔

بول زنانہ بھیس مردانہ اس صورت کا ہیں دوانہ ۔ جو مسلین عورت مردانہ لباس پہنے ہو اس کے متعلق چھیڑنے کو کہتے ہیں درج نہیں۔ (یہ فقرہ اکثر کہانیوں میں استعمال ہوتا ہے)۔

بولایا پھرنا ۔ دیوانوں کی طرح گشت لگانا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

خاک اڑاتا دشت میں گو تیرا سودائی پھرے
پھر بگولا ہے تو کیا آندھی بھی بولائی پھرے

ب ۔ ھ

بھابھر ۔ ایک قسم کی گھاس۔ ہلکی سیاہ مٹی۔

اثر۔ یہ بھابر بغیر ہائے ثانی ہے۔ (دیکھیے پلیٹس)

بھاپ بھرانا ۔ پرندوں کا اپنے منھ کی ہوا اپنے بچوں کے منھ میں پھونکنا۔

اثر۔ پرندے ہوا نہیں پھونکتے ہیں بلکہ دانہ پھونکتے ہیں۔ لکھنؤ میں اسی سبب سے بھاپ بھرانے کی جگہ دانہ بھرانا کہتے ہیں۔ پلیٹس میں بھاپ بھرانا درج ہے۔ مگر معنی وہی لکھے ہیں جو میں نے عرض کیے۔ دانہ بھرانا

بھادوں کے دونگڑے ۔ بھادوں کے مہینے کی تھوڑی بارش جس میں مینہ برس کر نکل جاتا ہے۔

اثر۔ دونگڑے برسنا پانی برسنا پھر تھم جانا، پھر برسنا، پھر تھم جانا یعنی متواتر برسنا اور تھمنا ہے۔ وہ جھالا ہے جس میں پانی زور سے برس کر فوراً کھل جاتا ہے۔ دونگڑے کے متعلق میر کا شعر ہے۔ ؎

ایک سے خشک نہیں آنکھیں یا کبھی دونگڑے برستے تھے

(دونگڑے۔ بفتح اول نون غنہ گ ساکن)

بہار بیچنا - پھلدار درختوں کے پھل قبل نمودار ہونے کے بیچ ڈالنا
اقو - لکھنؤ میں فصل بیچنا کہتے ہیں - پھل نمودار ہونے یا نہ ہونے کی
قید نہیں -

بھاری - (دہلی - نو) بھاڑو -
اقو - لکھنؤ میں تھرائی نیز بھاڑو کہتے ہیں -

بھاری بھرم - (دہلی) بہت وزنی -
اقو - لکھنؤ میں خالی بھرم سے یہ مطلب ادا کرتے ہیں -

بہراروٹی کی پٹ پٹ سُن لیتا ہے - اپنے مطلب کی
بات سن لیتا ہے - درج نہیں -

بھاری - خوفناک - خطرناک - کٹھن - بیمار عشق سے
کچھ نہ پوچھئے لوگ عاری ہیں تین دن قبر میں بھی بھاری ہیں
اقو - پورا محاورہ ہے - قبر میں بھی تین دن بھاری ہیں - خالی
بھاری سے یہ مفہوم ادا نہیں ہوتا -

بھاڑے کا ٹٹو - ۱ - لفظی معنی کرایہ کا ٹٹو - ۲ - بودا - وہ چیز
جو ہمیشہ درست کی محتاج ہو - ۳ - وہ شخص جو نشے کا عادی ہو اور
جب تک نشے کی چیز نہ ملے کام نہ کرے - ۴ - وہ شخص جو اجرت پر
کام کرے یا شست لگاتا پھرے - ۵ - اُس شخص کی نسبت بھی
کہتے ہیں جو بغیر اجرت لئے کام کرے -
اقو - لکھنؤ میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو لالچی ہو اور دل لگا کر کام نہ کرے
بیگار ٹالے -

بھاڑ لیپا تو لیپا ہاتھ کالے کے کالے - ذلیل کام کیا پھر بھی
فائدہ نہ ہوا - درج نہیں -

بھائی بھاؤ کا اپنی داؤ کا - سب لوگ مطلب کے آشنا خود غرض
ہوتے ہیں، اردو مند نہیں ہوتے - درج نہیں -

بھر لکتا لا چھانے تھی بھاگن کو نہیں جانے تھی - (عو)
ابتدائے کار میں جو اتنا صدمہ کیا انجام کی خبر نہیں تھی - درج نہیں -

بھٹ بھٹیاری بیسوا تینوں ذات کجات - آٹے کی
آدر کریں جات نہ پوچھیں بات - (مثل) بھاٹ اور بھٹیاری
اور بیسوا (کسبی) آتے کی خوب خاطر داری کرتی ہیں جاتے کی بات
نہیں پوچھتیں - درج نہیں -

بھائی تو کھائی نہیں چھینکے پر دھرا ٹھائی - مثل - (عو)
جو پسند آیا کھایا نہیں تو دور کیا - درج نہیں -

بھائی جیسا دوست نہ بھائی جیسا دشمن - نہ اتنا کوئی دوست
خیر خواہ نہ اتنا کوئی دشمن بدخواہ - درج نہیں -

بھنگی کی ذات کیا چھوٹے کی بات کیا - جس طرح بھنگی
کی ذات ادنی ہے اسی طرح چھوٹا آدمی ذلیل ہوتا ہے - درج نہیں -

بھوت سے پوت اور کیکر سے آملے - اندو بیجا ہے، ایسا نہیں
ہوتا - درج نہیں -

بھلے میاں الیاس آپ گئے سو گئے کھو یا آس پاس -
آپ بھی خراب ہوئے اوروں کو بھی خراب کیا - جب کسی سبب سے
اوروں کو صدمہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں - درج نہیں -

بھلا ہوا میری ٹکی ٹوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی - نقصان
ہوا مگر کام سے مشقت سے بچے - کام چوروں کی یہی خواہش ہوتی ہے
یا حماقت کا تقاضا ہے کہ نقصان پر نازاں ہے - مثل درج نہیں -

بھدر بی کواری سانس رہی واری بہو آئی بیاہی پڑ گئی
خواری - بہو جب تک بیاہ نہیں ہوتا بہت محبوب ہوتی ہے، بیاہ
بیاہ ہوا اور دو ہوئی - ساس اور بہو میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے -

بھوکے کو کیا روکھا - نیند کو کیا؟ بچھونا - مل گیا تو غنیمت
ہے، نہیں تو خیر - درج نہیں -

بھوک گئے بھوجن ملا اور جاڑا گئے قبا - جوانی گئی تریا
ملی تینوں ان سبھا - تینوں بے وقت جو کام نہ آئے -

بھولا پھرے گنوار، نہ تک مانگے مینہ - نافل کسان درج نہیں -

بھول سے راگ، رنگ بھول گئے بھکڑی - تین چیزیں
یاد رہیں - نون تیل لکڑی - شادی بیاہ کے بند ...

گھر گرہستی کی فکر ہوتی ہے تو بولتے ہیں کہ ساری آزادی جاتی رہی اور نون تیل لکڑی کی فکر پڑ گئی۔ درج نہیں۔

بھیڑ کی لات کیا عورت کی بات کیا ۔ دونوں فضول اور بیکار ہوتی ہیں۔ درج نہیں۔

بھیک مانگے اور آنکھ دکھائے ۔ ذلت کا کام کرے اور پھر غصہ دکھائے۔ درج نہیں۔

بھینس کا دودھ بیل کا گودا ۔ دونوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

بھینس کو اپنے سینگ بھاری ۔ جو اصل بات ہوتی ہے وہ بری نہیں لگتی۔ درج نہیں۔

بھاگڑ۔ (ع و) غدر، شکست کا۔

آثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اسے بھگدڑ کہتی ہیں یا بھاگڑ۔

بھاگا بھاگ ۔ بھاگنے کی ہل چل۔ تسلیم ؎

زد دشمن پہ برستی آگ تھی
ہر طرف لشکر میں بھاگا بھاگ تھی

آثر۔ عورتیں بھاگم بھاگ بھی بولتی ہیں وہ درج نہیں۔

بھاگتے کی لنگوٹی ۔ کسی چیز کا کامل طور سے حاصل ہونا دشوار ہو تو جس قدر مل جائے غنیمت ہے۔

آثر۔ لکھنؤ میں اسے بھاگتے بھوت کی لنگوٹی کہتے ہیں جو دوسری جگہ درج ہے۔

بھاگو۔ (واو معروف) چھوڑ کر بھاگ جانے والا۔

آثر۔ اس کا استخراج ہی غلط کیا گیا۔ یہ بھاگوان (نیک۔ سعید۔ مبارک) سے بنا لیا گیا ہے۔ بھاگنے کے معنی میں بھگو (واو مشدد) ہے یا بھگوڑا۔ جیسے کے لیے بھگا (کاف مشدد) بھاگو کے متعلق جو کچھ میں نے عرض کیا اس کی صحت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دیہات میں اکثر لوگوں کا نام بھاگو، ہوتا ہے۔

بھاگوں بھاگ کرنا ۔ بھاگنے پر تلا ہونا۔ آمادہ ہونا۔

آثر۔ اس کے معنی کہیں جانے میں جلدی کرنا بھی ہیں یہ بھی درج نہیں۔

بھانا۔ بھلا لگنا۔ دل میں کھبنا۔ متاخرین شعرائے لکھنؤ نے اس لفظ کا استعمال ترک کر دیا ہے۔

آثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ بعض شاعروں کا مجاز فن پر حاوی نہیں ہوتا جیسا بحث متروکات میں لکھ چکا ہوں پیارے صاحب رشید متاخرین شعرائے لکھنؤ میں تھے اُن کا شعر ہے ؎

یہ آپس کی شادی مجھے دل سے بھائی
کہ سمدھی کے سمدھی ہیں بھائی کے بھائی

قلق نے بھی نظم کیا ہے ؎

جہاں وہ چند روز کا یہ جاں کے ساتھ ہے
کیونکر نہ یاد عیش سے مجھ کو نہ بھائے رنج

اسی بھانا سے بھاون بمعنی پسند ہے وہ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی ؎

سکھ بھی دیں دیتا ہے دکھ بھی جو کہ بیکا بنتا ہے
یہ تو اپنی اپنی بھاون جیسا مانگے ویسا پائے

یہ ضرور ہے کہ بھاون قلیل الاستعمال ہے۔

بھان متی نے کنبہ جوڑا کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ۔

مثل۔ واہی تباہی لوگوں کے مجمع یا مختلف قسم کے لوگوں کے جمع کی نسبت بولتے ہیں۔

آثر۔ ب کی ردیف میں لانے کو ترتیب بدل دی ورنہ صحیح مثل یوں ہے۔ کہیں کی اینٹ الخ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسی طرح کاف کی ردیف میں دوبارہ درج کی ہے۔

بھانوری پھرنا ۔ ہندوؤں کی رسم۔ عروس و نوشہ کا ساتھ ساتھ آگ کے گرد طواف کرنا۔

آثر۔ لکھنؤ میں بھونری پھرنا کہتے ہیں۔ (بغیر الف)۔

بہانے موت حیلے رزق ۔ مقولہ۔ موت کا کوئی سبب ہوتا ہے اور رزق پہنچنے کا کوئی حیلہ۔ قدر ؎

ہر بہانے موت ہے ہر حیلے رزق
مر گئے فرقت کا حیلہ ہو گیا

آثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ صحیح مثل اس طرح ہے جیسے روزی پہلے موت۔ حضرت مؤلف نے اسی مثل کو طرح کی ردیف میں دُہرایا ہے۔ پڑھنے والے کو حیرانی ہوتی ہے کہ صحیح ترتیب الفاظ کیا ہے۔

بھبکی دینا۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔ داغ ؎

آپ کی بزم میں تماشا ہے غیر دیتا ہے بھبکیاں مجھ کو

آثر۔ بھبکی بندر کے ڈرانے دھمکانے کو خیانے سے مخصوص ہے۔ داغ نے غیر کو در پردہ بندر بنا دیا۔ لفظ تماشا بھی اس طرف اشارہ ہے، بندر کا تماشا ہو رہا ہے۔

بھبکیاں بتانا بندریا بندر کی طرح ڈرانا۔ دھمکانا۔ کو خیانا۔ درج نہیں۔ بھبکی کی جگہ بھبکی بھی کہتے ہیں (پ بجائے ب)

بھپارا۔ جوش کی ہوئی دوا۔ جان صاحب ؎

کیا نیل کی ہنڈی کے بھپارے میں تھی تپی

آثر۔ بھپارا خالی جوش کی ہوئی دوا نہیں ہے بلکہ ایسی جوش کی ہوئی دوا ہے جس سے چوٹ یا درد کو سینکا جائے صرف بھاپ دی جائے۔ جوش کی ہوئی پینے کی دوا کو بھپارا نہیں بلکہ ٹھنڈائی کہتے ہیں۔

بھپوری۔ ایک قسم کی ٹکی جو بیماروں کی غذا ہے۔

آثر۔ چہرے پر جھائیاں پڑ جانے کو بھپوریاں کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔ جھائیوں میں سیاہی ہوتی ہے اور بھپوریوں میں قدرے سپیدی جھلکتی ہے۔

بہت بُری کی۔ (لکھنؤ) خطا کی۔ دھوکا کھایا۔ تسلیم ؎

ستم اٹھائے وفا نباہی، شکایت اُس کی نہیں ہے اے دل
مگر بھلائی کی تو نے اُن سے امید رکھی بہت بُری کی

آثر۔ تسلیم ہوں یا کوئی ہوں لکھنؤ کا روزمرہ "بہت برا کیا" ہے نہ کہ بہت بری کی۔ بہت بری ہوئی یا یہ تو بری ہوئی البتہ کہتے ہیں۔

بہت کٹ گئی، تھوڑی رہ گئی۔ تھوڑی سی زندگی باقی ہے۔

آثر۔ لکھنؤ میں کٹ گئی کی جگہ بیت گئی، گزر گئی بولتے ہیں۔ کٹ گئی میں ذم کا پہلو نکلتا ہے۔

بہت مٹھائی میں کیڑے پڑتے ہیں۔ مثل۔ میل جول زیادہ ہونے سے خراب نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

آثر۔ بہت مٹھائی میں نہیں بہت مٹھاس میں کیڑے پڑتے ہیں۔

بہت نکٹوں میں ناک والا نکو۔ (نکو۔ بدنام) بہت عیب داروں میں ایک بے عیب بھی عیب دار گنا جاتا ہے۔

آثر۔ یہاں بھی بہت مثل کا جزو نہیں۔ نکٹوں میں ناک والا نکو بولتے ہیں۔

بہت ننھا کاتتے ہو۔ (ع) بڑے غور و فکر سے کام کرنے والے کی نسبت کہتی ہیں۔

آثر۔ مثل کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے اور اس کی صورت "ننھا کاتنا یا بہت ننھا کاتنا ہے"۔

بہت یار بن گئے۔ کچھ فکر اور خوف نہیں رہا۔ حد سے زیادہ بے تکلف ہو گئے۔

آثر۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ یوں بھی عجیب سا اور بے تکا ہے۔ ممکن ہے کہ "یاری ہو جانا" ہو۔ میر

اُس شوخ سے ہمیں بھی اب یاری ہو گئی ہے
شرم آنکھڑیوں میں جس کی عیاری ہو گئی ہے

بہت ہو چکے۔ (ع) جائیے۔ دفان ہو جئے۔ عورتیں خفا ہونے میں ناز سے کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

بہتر سے بہتر۔ خوب سے خوب تر۔ اچھے سے اچھا۔ درج نہیں۔

بہتیرا سمجھانا۔ بہت سمجھانا۔ بار بار سمجھانا۔ درج نہیں۔

بھٹ پڑے سونا جس سے ٹوٹے کان۔ وہ چیز کس کام کی جس سے تکلیف پہنچے۔ بھٹ بمعنی بھاڑ۔ بہار عشق ؎

جان کر ڈالی سب مری ہلکان
بھٹ پڑے سونا جس سے ٹوٹے کان

آثر۔ یہ معنی نسیم سے لیے گئے ہیں جس میں صاف درج ہے کہ یہ دیہاتی زبان ہے تاہم اُسے نواب مرزا شوق لکھنوی کی ٹکسالی زبان لکھنے والے کے سر تھوپا جاتا ہے حالانکہ عام محاورہ سب۔

چھپت پڑے سونا جس سے ٹوٹیں کان ۔ (چھپٹ باے فارسی سے)۔ چھپت پڑنا یعنی غارت ہونا ۔ دیہات میں ممکن ہے کہ جھپٹ یعنی بھاڑ ہو اردو میں جھبٹ کے معنی غار یا دندوں کے مسکن کے ہیں مثلاً جھٹ پڑے کا بھٹی پکانا ۔ عورتوں کا کوسنا ۔ کسی کے مرنے پر رونا ۔ پٹینا بھٹی پکاؤں نہنے پٹوں، تیرا ماتم کروں ۔ درج نہیں ۔

جھٹ کٹیا ۔ جھبٹ کٹائی ۔ ایک خار دار بوٹی کا نام ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں جھبٹ کٹیا کہتے ہیں ۔

جھبٹنا ۔ جھبٹ جانا ۔ کسی چیز پر زنگ یا میل کا چھا جانا ۔ آلودہ ہونا

ناشق ؎ پہنچا ضرر اے ترے چہرے کی آب سے
زنجیر زلف زنگ میں آخر کو جھبٹ گئی

اثر ۔ شعر نے لفظ گڑھا لفظ کو معنی پہنائے ۔ اگر شعر میں کتابت کی غلطی ہوئی تو پوری عمارت ڈھا گئی ۔ خدا کے لیے زنجیر زلف زنگ میں آلودہ ہوگی یا زنگ میں (رائے محمد زیجاے ما اہلہ) ۔ جھبٹنا پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر اس میں معنی لکھے ہیں [illegible] (گندہ یا نجس ہونا زنگ یا میل کا چھا جانا) علاوہ بریں چہرے کی آب زلف کو نجس یا آلودہ کیا کرے گی ۔ میرے پاس عاشق کا کلام موجود نہیں اور وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ اصل شعر کیا ہے مگر الفاظ رہنمائی کرتے ہیں کہ چہرے کی آب سے زنجیر زلف زنگ آلود ہوگی نہ کہ اس پر زنگ چڑھنے کا یا میل چھانے کا ۔ زنجیر زلف ایسی حالت میں زنگ میں اٹ جائے گی نہ کہ نجس ہو کر رہ جائے گی ۔ زنگ میں اٹ جانا زنگ کی تہ جم جانا ہوا جیسے کہتے ہیں کہ فلاں چیز گرد میں اٹ گئی ۔ گرد کی تہ اس پر جم گئی ۔ شعر کا حاصل یہ ہوا کہ معشوق کے چہرے کی چمک یا چھوٹ پڑنے سے زلف کی سیاہی میں نقص پیدا ہو گیا ایک زنجیر تھی جو زنگ آلود ہو گئی ۔ یہ حضرت مؤلف کو بھی تسلیم ہے کہ جس غزل کا شعر ہے اس کے قوافی کٹ ۔ نٹ ۔ بٹ وغیرہ ہیں ۔ جھبٹ کی طرح اٹ بھی قافیہ ہو سکتا ہے ۔ بالخصوص میرے رائے میں عاشق کا شعر اس طرح ہے یا ہونا چاہیے

؎ پہنچا ضرر اے ترے چہرے کی آب سے
زنجیر زلف زنگ میں آخر کو اٹ گئی

لفظ آب میں اگر صنعت ایہام فرض کیجیے تو میرے بیان کردہ مطلب کو اور تقویت پہنچی ہے ۔ آب ۔ چمک ۔ آب ۔ پانی ۔ (پانی سے زنجیر میں زنگ لگتا ہے)۔

جھبٹیارہ ۔ پکانے کا پیشہ کرنے والا ۔ نان بائی ۔

اثر ۔ جھبٹیارا بمعنی نان بائی بہت مشتبہ ہے ۔ تو باعث کیا ہے پلیٹس میں ایک معنی جھبٹیارے کے Barra [illegible] لکھے ہوئے ہیں اس کا ترجمہ نان بائی کر دیا ۔ حالانکہ جھبٹیارا سرا کا نگراں ہے جہاں مسافر ٹھہرتے ہیں اور وہ اور سامان مہیا کرنے کے علاوہ ان کے لیے کھانا بھی پکاتا ہے ۔ خاص شریک کا جھبٹیاری ہوتی ہے ۔

جھجنگ ۔ نہایت کالا ۔

اثر ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ کالا بھجنگ کہتے ہیں ۔

بھجا ڈنڈ ہی کیے دیتے ہیں ۔ جب کوئی شخص ایسی بات کہتا ہے جو اس کے حوصلے طاقت ہمت سے باہر ہوتی ہے تو اس کی تحقیر کے واسطے کہتے ہیں یعنی تم ایسا نہیں کر سکتے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بھج بل کہتے سنا ہے بجائے بھجا ڈنڈ ۔ بھج بازو اور بل طاقت ۔

بھجنگا ۔ ۲ نہایت سیاہ ۔

اثر ۔ یہ مفہوم کالا بھجنگا سے ادا ہوتا ہے ۔

بھج ۔ نہایت موٹا ۔ بہت کالا ۔ ان پڑھ ۔ نوگرفتار ۔ تازہ ولایت

اثر ۔ بہت کالا ۔ ایجاد بندہ ہے ۔ تازہ ولایت اور بہت کالا ہو دوسرے معنی فیلن یا پلیٹس سے ہے کہ بہت کالا کا اضافہ حضرت مؤلف نے اپنی طرف سے کر دیا ۔ لکھنؤ میں بہت گورے شخص کو گورا بھج کہتے ہیں ۔

بھچک رہ جانا ۔ (بفتح اول) حیران ہو جانا ۔ ہکا بکا ہو جانا

میر حسن ؎ وہ شہزادہ بھی گشدہ ہو بھچک وہیں رہ گیا نقش پا سا بھچک

اثر۔ بھچک فیلن اور پلیٹس دونوں میں بفتح اول نیز بکسر اول ہے یہ بھی ظاہر کر دینا چاہیئے تھا کہ اب بھچک متروک ہے اس کی جگہ بھونچکا بولتے ہیں جو خود نور اللغات میں دوسری جگہ درج ہے۔

بھدسے بیٹھ جانا۔ بے تکلفی سے پھسکڑا مار کر بیٹھ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

بھدنا۔ سرایت کرنا۔ بوس جانا۔ جان صاحب ؎

سوئی ہے تو لپٹ کر کل شب کو اے زلیخا

بو تیری بھد گئی ہے یوسف کے پیرہن میں

اس جگہ "بدھنا" صحیح ہے۔

اثر۔ کوئی وجہ نہیں بیان کی کہ بھدنا کیوں غلط اور بدھنا کیوں صحیح ہے۔ لکھنؤ میں اس موقع پر بھدنا ہی کہتے ہیں۔ بو کا بس جانا یا سرایت کر جانا جیسا خود حضرت مؤلف نے لکھا ہے بھدنا ہے، سوراخ کرنا بدھنا ہے مثلاً بدھا موتی۔

بھدیسل۔ (بیائے مجہول و فتح سین) ۔ لم۔ گنوار و۔

اثر۔ اس کے معنی ہیں بھدّا۔ کاواک۔ نہ کہ گنوار و۔ فیلن اور پلیٹس سے میری تصدیق ہوتی ہے۔

بھر منھ (بھر کے منھ) گالی دینا۔ صاف صاف گالی دینا۔ نام لے کر گالی دینا۔ رنگین ؎

سوچئے خوب تو خالی نہیں کیفیت سے

بھر کے منھ جب مجھے گالی وہ صنم دیتا ہے

اثر۔ لکھنؤ میں بھر منھ کہتے ہیں بھر کے منھ نہیں کہتے۔ علاوہ بریں حضرت مؤلف نے بربنائے شعر رنگین محاورے کا مفہوم گالی تک محدود کر دیا حالانکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ (الدھر پنچ) خود قائل کے ساتھ دنیا کی کار روائیوں کو نہیں دیکھا ورنہ بھر منھ ایسی بات منھ سے نہ نکالتے۔

بھدئی۔ بھادوں کی پیداوار یعنی موسم برسات کا چاول جو بھادوں میں کاٹا جاتا ہے۔

اثر۔ پلیٹس اور فیلن میں اسی طرح درج ہے مگر میں نے دیہاتیوں کو بھدئیں (باضافۂ نون غنہ) بولتے سنا ہے۔ بھدیاں آم ہوتا ہے جو بھادوں میں پکتا ہے۔ بھدیاں بھدئیں سے بنے گا یا بھدئی سے! بھدیاں نور اللغات میں درج ہے۔

بھرنا۔ کسی کے خلاف کسی سے لگائی بجھائی کرنا۔ درج نہیں۔

بھر کارے کہ ہمت بستہ گردد } درج نہیں۔
اگر خارے بود گلدستہ گردد }

بھری دینا۔ دانہ کھلاتے وقت بٹیر کو آہستہ آہستہ اچھالنا تاکہ طاقت آئے، اچھلا ہو اور خوب لڑے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

بھر بھنڈ۔ بدنظمی۔

اثر لکھنؤ میں بھبھنڈ کہتے ہیں "آں محفل بھبھنڈ جہاں بھاڑ میں جا"

بھرے تو ڑے سنانا۔ خوب چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ درج نہیں۔

انشا ؎ انشا غزل یہ میں نے پڑھی جس مقام پر

واں سے بھرے تو ڑے اُگے واہ کے درخت

بھڑ بھڑ جلنا۔ خشک چیز کا تیزی سے جلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھڑ دھڑ جلنا کہتے ہیں۔ آرزو لکھنوی ؎

ساز و سامان عیش ہیں جتنے جل رہے ہیں دھڑ دھڑ کر کے

دھڑ بفتح اول و دوم۔

بھڑ۔ ایک پردار کیڑے کا نام جس کے ڈنک میں زہر ہوتا ہے۔ ہجر ؎

بھڑ کا چھتا ہے دل سودا خدار

اس کی آئیں عیش ہیں دلبر نہ چھیڑ

اثر۔ (ملاحظہ فرمائیے بھڑ جو لکھنؤ کے سر منڈھا گیا تھا اور میں نے عرض کیا تھا کہ لکھنؤ میں بھڑ بولتے ہیں نہ کہ بر) ۔ ہجر لکھنوی تھے انھوں نے بھڑ نظم کیا ہے نہ کہ بر لغات اللغات میں بھی بھڑ درج ہے۔ بر کا ذکر نہیں۔

بھڑا مارنا۔ لڑا دینا۔ بھڑانا قریب لانا۔ ملاتا ؎

جو سیر دیکھنی منظور ہو تمھیں بھڑ دو بھڑا دو حضرت واعظ سے مئی کے لیے

اثر۔ یہ بھڑا دینا کی مثال ہوئی ذکر بھڑا مارنا کی اور سے کہاں سے جب
بھڑا مارنا کہیں وجود بھی ہو۔

بھسکنا۔ چبانا۔ بھینس کی طرح کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھکسنا بولتے ہیں۔ فیلن میں دونوں درج ہیں۔

بھُسونڈے۔ ہاتھی کی کنپٹی۔ (فسانۂ عجائب) ان کے سونڈوں
میں چڑھے، بھسونڈے سنگے۔

اثر۔ لفظ بھسونڈا فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں۔ شیکسپیئر کی ڈکشنری
میں ملا۔ اس کی پوری عبارت نقل کرتا ہوں۔

Tel. or S. بھسونڈا *Bhusanda (perhaps from*
Bhusanda) s. m. (dakh.) See جاںڈا۔
Tel. or S. جاںڈا *(Bhusanda) s. m. (dakh.)*
proboscis or trunk of an elephant. Mackenzie
MSS.

لہٰذا بھسونڈا ہاتھی کی سونڈ ہوئی ذکر کنپٹی۔ چونکہ ہاتھی کی پوری سونڈ
نہیں بلکہ ستک رنگی جاتی ہے بھسونڈا کا صحیح مرادف ستک ہوگا
جہاں سے ہاتھی کی نخرطی سونڈ شروع ہوتی ہے۔

بھکوسنا۔ نگلنا۔ کھانا۔ (تحقیر کے موقع پر اس لفظ کا استعمال ہے)

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھکوسنا کہتے ہیں۔ فیلن میں ڈھکوسنا بھی درج ہے۔

بھلا سا نام ہے۔ بعض عورتوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے درج نہیں۔
میرا شعر ہے۔ تکیہ کلام ہی یہی رشک سے رہا ہوں میں
کیوں کہو بات بات پر دیکھو "بھلا سا نام ہے"

بھلے کو۔ فائدے کی غرض سے۔ خیر خواہی سے۔

اثر۔ ایک معنی ہیں وہ درج نہیں۔ خیریت گزری۔ اچھا ہوا مثلاً بھلے
کو تم نے وقت پر آگاہ کر دیا۔

بہکاوے میں آنا۔ بہکائے میں آنا۔ دم میں آنا۔ فریب میں آنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بہکانے میں آنا کہتے ہیں۔

بھلا مانس۔ شریف۔ سفید پوش۔ مرد آدمی۔

اثر۔ مانس بضم نون لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بالفتح ہے۔

بھل منسائی۔ (عم) (بھلا مانس سے بنا لیا ہے) لیکن درج نہیں

بھگیلا۔ وہ پرند جو لڑائی میں بھاگ گیا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بھگا کہتے ہیں۔ بفتح اول و کاف فارسی مشدد۔

بھلا رے بھلا۔ (بالفتح ہر دو لام مشدد) (عم) کلمۂ استعجاب
واہ کیا کہنا درج نہیں۔

بھل بھل رونا۔ شدت سے رونا۔ زار زار رونا۔ (عو) درج نہیں۔

بھلبھلانا۔ مکان کا بہت ٹپکنا۔ درج نہیں۔ مثلاً برآمدہ بھلبھلا
رہا ہے۔ (بالفتح)

بھُلکڑ۔ (بضم اول۔ کاف مشدد) بہت بھولنے والا۔ جسے بھولنے
کی عادت ہو۔ درج نہیں۔

بھول بسر جانا۔ کسی بات کا دھیان سے اتر جانا۔ درج نہیں۔

بھولے بسرے۔ اتفاقاً۔ کبھی کبھی۔ درج نہیں۔

بھول چوک لینی دینی۔ حساب میں نادانستہ غلطی ہو جائے تو علم
ہونے پر اس کی درستی کر دی جائے گی۔ درج نہیں۔

بھنبھنا۔ وہ شخص جو بولنے میں ناک سے آواز نکالے۔

اثر۔ وہ شخص جو ناک میں بولے لکھنا چاہیے تھا۔

بھنبھنی آواز۔ وہ آواز جس میں ناک سے نکلتی ہوئی آواز بھی
شامل ہو۔

اثر۔ یہ عجیب و غریب اردو ہے۔ اتنا لکھنا کافی تھا۔ وہ آواز جو
ناک سے نکلے۔

بھنڈ۔ بھنڈا۔ بالکسر۔ چنے کی تماکو کا ڈلا۔ گول ڈھیر۔

اثر۔ لکھنؤ میں تماکو کا پنڈا کہتے ہیں۔ (پ بجائے ب) بالکسر
صحیح بھنڈا اور پنڈا دونوں ہیں۔

بھنڈ پیری۔ منحوس عورت۔

اثر۔ لکھنؤ کی مستورات ایسی عورت کو بھن پیری کہتی ہیں (ڈال
حذف کر کے)۔ بھونڈ منحوس اور بھن جلنا ہے۔ بھن پیری کے لفظی

معنی ہوئے جلے پیروں والی۔ جہاں جائے آگ لگ جائے اور
خاک اڑنے لگے۔

قدم نا مبارک و مسعود — گر بدریا رود برآرد دود

بھنڈ پیری میں ثقالت ہے، بھن پیری سبک ہے۔ (امراؤ جان ادا)
کیا میرے دشمن بھن پیرے ہیں؟

بھولوں۔ واو اول معروف۔ ثانی مجہول۔ بھول کر۔ بھوتوں۔
درج نہیں۔ (جان صاحب)

کبھی نہ بھولوں بھی آکے پوچھا کہ تیرے چھوٹے کا حال کیا ہے
یہی تھے اقرار تو نے جس دم کنوار جھل تھا مرا اتارا

بھنا۔ بالکسر۔ دُھنا۔ ندان۔
اثر۔ دُھنا غالباً وہی جسے لکھنؤ میں دُھنیا کہتے ہیں۔ بھنا دیہاتی
زبان ہے۔ اس حرف کوئی اشارہ نہیں۔

بھنڈارا۔ ۲ پھکیتی کی وہ ضرب جو حریف کے بائیں رخ لگاتے
ہیں۔ ۳ کھوپڑی۔ (فقرہ) ایسا ہاتھ لگاؤں کہ بھنڈارا کھل جائے۔
اثر۔ فیلن میں بھی بھنڈارا بمعنی سر، کھوپڑی درج ہے مگر لکھنؤ
میں بھنڈارا کھل جانا پیٹ چاک ہو کر آنتیں نکل پڑنا ہے۔ جلال
نے بھی سرمایۂ زبان اردو میں بھنڈارا کے معنی لکھے ہیں ایک ضرب
جو شکم حریف کے بائیں طرف لگاتے ہیں۔

بھنک۔ (بفتح اول وسوم) ۳ مکھیوں کی آواز۔
اثر۔ یہ بکسر اول وفتح سوم ہے۔ جیسا خود بھی لکھا ہے بھنک۔ بفتح
اول وسوم بمعنی اُڑتی ہوئی خبر ہے۔

بھنگرا۔ بالفتح۔ ایک قسم کی بوٹی۔
اثر۔ ایک پرند بھی ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔ فیلن میں موجود ہیں۔

بھنگن۔ بفتح اول وچہارم۔ ۱ مہترانی۔ بھنگی کی جورو۔ ۲ بھنگ
پینے والی۔ بھنگ بیچنے والی۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسکے معنی مہترانی تک محدود ہیں۔ بھنگ بیچنے والی کو بھنگیڑن کہتے ہیں۔

بھوت بن کر لپٹنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ درج نہیں (ہو کر کے ساتھ درج ہے)۔

بھوور کر دینا۔ (دہلی) خوب زدوکوب کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔

بھونڈا مذاق۔ ایسی دل لگی جس سے بدتمیزی ظاہر ہو۔ درج نہیں۔

بھونرے کی گونج۔ بھونرے کی تیز آواز۔ درج نہیں۔

بھرے پُرے گھر۔ آباد خوشحال خاندان۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا)
بھرے پُرے گھر برباد کر دیے۔

بُھکراندا۔ اس چیز کی نسبت کہتے ہیں جس میں بھکراند آتی ہو۔
(اناج کی بو) لکھنؤ میں بھکراہندا کہتے ہیں اور بھکراند کو بھکراہند۔
اثر۔ یہ لکھنؤ پر بہتان عظیم ہے ہم بھی بھکراندا اور بھکراند کہتے ہیں۔

بھولی مونگ سمجھنا۔ حقیر اور ناقابل التفات سمجھنا۔ درج نہیں۔

بھمبھاتا۔ (ع) بھمبھاکا۔

بھمباکا۔ بڑا چھید وہ سوراخ جو آر پار ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد بھی بھبھاقا بولتے ہیں۔

بھدر بھدر بھاگنا۔ گھبرا کر یا خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلنا فرار ہونا۔ عورتوں
سے مخصوص ہے۔ درج نہیں۔

بھپکا۔ وہ ظرف جس میں نل لگا کر عرق لیتے ہیں۔
اثر۔ ایک معنی اور ہیں جو درج نہیں ہے۔ پہلے تنکوے کی ڈور کو ڈھیل
چھوڑنا پھر گھسیٹنا۔ (فسانۂ آزاد)۔

تم پتنگ اڑا رہے ہو ہم ڈور تو ڈھیل اسی کو بھپکا کہتے ہیں....
شاباش اور بھپکا کسے کہتے ہیں۔

بھڈاسنڈا۔ موٹا تازہ۔ لحیم شحیم۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) ایسا
بھڈاسنڈا اگر پڑے تو ہاتھ پاؤں سب چکنا چور ہو جائیں۔

بھان متی کا پٹارا۔ وہ تھیلا یا پٹارا جس سے بھان متی مختلف
چیزیں شعبدے یا کرتب دکھانے کو نکالتی ہے۔ درج نہیں۔

بھالے بردار۔ بھالا چلانے والا۔ بھالا اٹھانے والا۔
اثر۔ لکھنؤ میں نیزہ بردار کہتے ہیں۔

بھاؤ بہانا۔ (عم) نرخ بگاڑنا۔ مول گھٹا کر قدر کم کرنا۔
اثر۔ میری نظر سے نہیں گزرا۔ لکھنؤ میں بھاؤ گھٹانا گرانا یا اتارنا کہتے ہیں۔

بھر لینا ۔ تاوان وصول کرلینا ۔ درج نہیں ۔ فصاحت ؎

ہاں ماشیشۂ دل وہ اچھال کر بولے
خدا نخواستہ ٹوٹے تو قیمت بھر لینا

بھلا دیکھوں تو ۔ بھلا دیکھیں تو ۔ کلمۂ اصرار کسی بات کے اثبات یا نفی پر درج نہیں ۔ ناسخ ؎

دلا ہر چند ساحر نہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیونکر بند کرتے ہیں

بھنگڑ خانہ ۔ بھنگ پینے کی جگہ ۔ عام آدمیوں کے جمع ہونے کا مقام
اثر ۔ لکھنؤ میں اصافہ یا بھنگڑ خانہ کہتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

بھنگڑ خانوں کی اصطلاحوں کو ترقی دی جائے اور اشارہ اور کنایہ میں بیہودہ الفاظ کہے جائیں ۔

بھوت لگا ہے ۔ پاگل ہو جائے ۔ درج نہیں ۔
بھوک پیاس باقی رہنا ۔ کسی کا ایسا گرویدہ ہونا کہ سوا اس کے اور کسی چیز کی خواہش نہ رہے ۔ درج نہیں ۔
بھچّا ۔ (بضم اول وتشدید گاف) کم عقل ۔ سیدھا سادہ ۔
اثر ۔ یہ لفظ صرف بچوں کے لیے مستعمل ہے ۔ عام لفظ بھولا ہے ۔
بھیا چارہ ۔ بھائی چارہ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بھائی چارا بولتے ہیں ۔
بھیدنا ۔ (لکھنؤ) سوراخ کرنا ۔ شمس ؎

ہیرے کی کنی نے ذرا کو بھیدا ۔ خاک نے لعل تر کو چھیدا

اثر ۔ مجھے اتفاق نہیں ۔ صحیح بیدھنا بکسر اول و یائے معروف ہے مفصل بحث بیدھنا کے تحت ملاحظہ ہو ۔
بھیڑ بنگا ۔ صحیح بھیر بنگاہ ۔ (خیمہ) فوج کے ساتھ کے شاگرد پیشہ وغیرہ ۔
اثر ۔ جب صحیح لفظ کچھ اور ہے تو غلط لفظ لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ علاوہ بریں صحیح بولچال اردو میں بھیر بنگا نہیں بلکہ بھیڑ بنگاہ بمعنی کثیر مجمع ۔ (اتمام فصاحت) بھیڑ بنگاہ سے ایک ہلچل ہے ۔

(اس کا ذکر [illegible] ۔ عام طور بھیڑ چال کا [illegible] ہے ۔)

بھیڑیے کے پیٹ میں ہڈیوں کی کیا کمی ۔ جبر و تعدی سے حاصل کی ہوئی دولت ۔ درج نہیں ۔
بھینیا جونک ۔ ایک قسم کی جونک جو چمٹ جائے تو بڑی مشکل سے چھوٹتی ہے ۔ مجازاً ایسا شخص جس سے پنڈ چھڑانا دشوار ہو ۔ درج نہیں
بھینسا کھال ۔ موٹی کھال یا جلد ۔ درج نہیں ۔
بھیڑ یا کھائے تو منہ لال ۔ مثل ۔ الزام ہمیشہ برے کے سر آتا ہے چاہے وہ عیب کرے یا نہ کرے ۔
اثر ۔ صحیح مثل اس طرح ہے " بھیڑیا کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال "
بھیک مانگنے چلے شلپی ساتھ ۔ مفلسی میں شیخی بھگارنا ۔ درج نہیں ۔
بھیلی ۔ (دہلی) گڑ کی چکتی ۔ گڑ کا بڑا ٹکڑا ۔ لکھنؤ میں باری کہتے ہیں ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں دونوں لفظ مستعمل ہیں گڑ کی بڑی چکتی باری ہے گڑ کا ٹکڑا جو لمبوترا یا مخروطی شکل کا ہوتا ہے بھیلی ہے ۔
بہت ہو جئے ۔ یہاں سے جائیے ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)
بہت بڑھ نہ چلو ۔ ۱ ۔ بدتمیزی کی تنبیہ کو ۔ ۲ ۔ خوش اختلاطی میں دوست سے ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)
بھڑوِل ۔ (لکھنؤ) بے شرم ۔ مسخرا ۔
اثر ۔ حالانکہ یہ دہلی کی زبان ہے ۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔ ملاحظہ ہو انشا کی دریائے لطافت ۔ بھڑول ۔ بھڑنا سر ۔ مسخرہ ۔ کم قدر ۔
بھونگڑا ۔ بڑا بھدی چیز ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)
بھینسا سُر ۔ ایک خبیث روح ۔ درج نہیں ۔ انشا ؎

بھینسا سُر اپنے ملک میں ایک ایسے بیر ہیں
جو چمٹے تو توڑ ڈالتے ہیں کر گردن کی شاخ

بھبھڑے میٹھنا ۔ بھسکر مارکر یکایک بیٹھ جانا ۔ یہی مفہوم
بھسّاک سے بیٹھنا ۔ سے ادا ہوتا ہے ۔ انشا (ع)

تجھے کہہ دیا تھا بھلا کہ کر تو بیٹھ جائے بھساک

دونوں درج نہیں

بھاڑسا منھ کھولنا۔ بدتمیزی سے گفتگو کرنا۔ اول فول بکنا۔
درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔ بھاڑ سا منھ کھول دیا۔ جوجی ہا بکنا شروع کر دیا۔

بھڑ بھڑانا۔ طبلہ بجانا۔
اثر۔ بھڑ بھڑانا کا مفہوم اس قدر محدود نہیں۔ کسی وجہ سے غل اور ہنگامہ ہو۔ مثلاً (فسانۂ آزاد) ہماری فوج کا بھڑ بھڑا کر باہر آنا تھا کہ روسیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔

بھو کا کیا چاہے، دو روٹیاں۔ مفلس کو اپنا پیٹ پالنے کی فکر رہتی ہے۔ درج نہیں۔

بھیر۔ (بالفتح اول و یائے معروف) مزدوروں کی وہ قطار جو سفر میں لشکر کے ہمراہ ہوتی ہے۔ ۲۔ ہنگام شکار چند تیوں کی آواز سُن کر بٹیروں کا کثرت سے گرنا۔ درج نہیں۔

ب۔ ے

بی بی۔ بیوی۔ دونوں متحد المعنی ہیں۔
بیوی کا سنگھ ڈھیٹ ہا شاطہ کہاں تک سنوارے۔ جب چیز عیب دار ہو تو چھپانے سے عیب نہیں چھپتا۔ درج نہیں۔
بی بی نیک بخت چھٹانک دال تین وقت۔ نیک بخت عورتیں اسی طرح گزارا کرتی ہیں۔ درج نہیں۔

بے بیاہا۔ نا کتخدا مرد۔
اثر۔ لکھنؤ میں بن بیاہا ہے۔ لڑکی بن بیاہی۔

بے پر اڑانا۔ بیجا تعریفیں کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے پر کی اڑانا کہتے ہیں۔

بے پر بہنیر۔ سیلہ پر بہنیر۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے پر بہنیر بولتے ہیں۔

بے پیرا۔ (لکھنؤ) وہ جس کا استاد نہ ہو۔ گرو نہ ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے استادا یا بے گرا کہتے ہیں نہ کہ بے پیرا۔

بے تک۔ بیڈول۔ بے ڈول۔ بے موقع۔ اول جلول۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے تکا کہتے ہیں۔ بات کے لیے بے تکی۔

بے تمیز۔ بے ادب، پھوہڑ۔ بدتمیز۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے تمیز اور بدتمیز دونوں بولے جاتے ہیں۔

بے ٹونٹی کا بدھنا۔ مخنث۔ ہجڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بن ٹونٹی کا بدھنا کہتے ہیں۔ یعنی بد قطع۔ بھدیسلا۔

بے چھری حلال کرنا۔ بے حد ستم کرنا۔
اثر۔ نثر میں بن چھری حلال کرنا بولتے ہیں۔

بے حس و حرکت۔ سُن۔ بک دھک۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے حس بلا تشدید ہے۔

بے حواس۔ پریشان۔ بیخود۔
اثر۔ لکھنؤ میں بدحواس بھی ہے۔ بے حواس کے علاوہ۔

بے دماغ۔ بدمزاج۔
اثر۔ لکھنؤ میں بددماغ بھی ہے۔

بے دماغی۔ ناخوشی۔ بدمزاجی۔
اثر۔ لکھنؤ میں بددماغی بھی کہتے ہیں۔

بے سرا۔ بے سردار۔ بے مالک۔
اثر۔ لکھنؤ میں بے سردار کہتے ہیں۔ بے سردار کی فوج۔

بے سر پاؤں کی بات۔ بے اصل بات۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں بے تکی بات۔ یا بات کا سر پیر نہیں۔

بے سلیقہ۔ پھوہڑ۔
اثر۔ بدسلیقہ بھی کہتے ہیں۔

بے قضا مارنا۔ قبل از وقت مار ڈالنا۔
اثر۔ زیادہ تر بول چال میں بے موت مارنا ہے۔ یا بے اجل۔

بے قلعی۔ اُس برتن کو کہتے ہیں جس پر قلعی نہ ہو۔
اثر۔ بدقلعی بھی کہتے ہیں جس کی قلعی خراب ہو گئی ہو۔

بے قول۔ بے ایمان۔ دغاباز۔

اثر۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔ قول سے پھرنے والا کہتے ہیں یا کرنے والا۔
بے کہے۔ جو بات نہ ملے۔ درج نہیں۔
بیگانہ سر پنسیری کے برابر۔ بیگانہ سر کدو کے برابر۔ منشا یہ تھا
ہے کہ اس قسم کا اعتبار نہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں پرایا سر کدو کے برابر
بیگانہ دار۔ بیگانہ وش۔ اجنبی کی طرح۔
اثر۔ بیگانہ سر بھی بولتے ہیں۔
بیگانے فلانے پر شکرا پالا۔ دوسرے کے بھروسے پر ذمہ داری
کا کام اپنے سر لیا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں پرائی بوٹی (واد بھول) پر شکرا پالا۔
بے لحاظ۔ بے ادب۔ گستاخ۔
اثر۔ بد لحاظ بھی ہے۔
بے لگام۔ منہ زور سرکش گھوڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بد لگام کہتے ہیں۔
بے مزہ۔ خراب۔ بد ذائقہ۔
اثر۔ بد مزہ بھی ہے۔
بے مزگی۔ رنجش۔ ملال۔
اثر۔ بد مزگی بھی ہے۔
بے مغز۔ خالی۔ کھوکھل۔
اثر۔ تہی مغز بھی ہے۔
بے نصیب۔ محروم۔
اثر۔ بد نصیب بھی ہے۔
بے نقط سنانا۔ گالیاں دینا۔ درج نہیں۔
بے ننگ و نام۔ جس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ درج نہیں۔
بے ہمت۔ پست ارادہ۔
اثر۔ کم ہمت بھی کہتے ہیں۔
بے آپ۔ بے خود۔ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی: ؎

بے آپ بنا کر مجھے جاتے ہیں کہاں آپ
ہونا ہے یہی اب کہ وہیں میں ہوں جہاں آپ

بے آپے ہونا۔ (دہلی) قابو سے باہر ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے مگر بیشتر عورتیں بولتی ہیں۔ مرد آپے
میں نہ ہونا کہتے ہیں۔
بے تھاہ۔ نہایت گہرا۔
اثر۔ ترجیح اتھاہ کو ہے وہ درج نہیں۔
بے تہ۔ جس میں گہرائی نہ ہو۔ چھچھورا۔ درج نہیں۔ میر ؎

اس فن میں کوئی بے تہ کیا ہو مرا معارض
اول تو میں سند ہوں پھر یہ مری زباں ہے

بے اصول۔ جو کسی قاعدے قانون کا پابند نہ ہو۔ درج نہیں۔
بے قدرا۔ وہ شخص جو کسی چیز یا ہنر کی داد نہ دے۔
اثر۔ لکھنؤ میں ناقدرا کہتے ہیں۔
بے جگر۔ بے پرواہ۔ (فقرہ) بھلا جو کھانے کی فکر میں ہے اس کا
کیا دل گردہ ہو سکتا ہے کہ بے جگر ہو کے پیسا اٹھائے۔
اثر۔ بے جگر بمعنی بے پروا صرف عوام اور جہلا کی زبان ہے۔ اس کا
اعلان کر دینا چاہیے تھا۔ ان کے خود ساختہ جملے میں بے جگر ہو کے
پیسا اٹھانے کی جگہ بے دردی سے پیسا اٹھانے۔ زبان کی حدوں میں ہوتا۔
بے التفاتی۔ عدم توجہ۔ درج نہیں۔ میر کا شعر ہے ؎

وہی بے التفاتی وہی بیرخی نہ تو مہر و مروت نہ چاہت نہ پیار

بے جھجک۔ (ع) آزادی سے۔ بغیر حجاب محسوس کئے۔ درج
نہیں۔ (شوق قدوائی) ؎

کس سے اپنے دل کا بھید اب میں کھل کے کہہ سکوں
کس کے ساتھ بے جھجک اب میں مل کے رہ سکوں

بے وقت سونا۔ خلاف معمول سونا۔ درج نہیں۔
بے لباسی۔ جسم پر لباس نہ ہونا۔ عریانی۔ درج نہیں۔ خواجہ وزیر ؎

جسم سے نکل تو پہنچی کعبۂ مقصود تک بے لباسی بن گئی ہے جامۂ احرام روح

بے وقت کی بھیرویں چھیڑنا - بے موقع بات - درج نہیں -

بے حیا کے جیسوں سو - بے حیا کسی حال میں نہیں شرماتا درج نہیں -

بے روک ٹوک - بلا مزاحمت - درج نہیں -

بے زر - (مذ) مفلس - نادار - درج نہیں -

بے طرح ہے - ایسی چیز ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتی - یہ مفہوم درج نہیں - (دریائے لطافت)

بے ناک چھنگری لگائے ہوئے - بغیر کسی زحمت یا درد سری کے درج نہیں (طلسم ہوشربا) بے ناک چھنگری لگائے نوٹ - مطلب حاصل ہو گیا -

بی چمکو - شوخ طرار لڑکی - درج نہیں -

بی دولتی آپ ہی آپ کھولتی - (مؤ) اس شخص کی نسبت کہتی ہیں جو رشک و حسد سے خود ہی ایذا اٹھائے -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے - بی دولتی اپنے جیسے میں آپ کھولتی اور اس کا مفہوم ہے دولت کے گھمنڈ پر دوسروں پر خواہ مخواہ غصہ کرنا -

بیان دینا - گواہ کا عدالت کے سامنے اپنا بیان قلمبند کرانا درج نہیں -

بیوپار - جنس کی فروخت - لین دین -

اثر - صحیح لفظ بیوپار ہے - اسی طرح بیپاری بیوپاری ہے -

بیٹھ اچھی صحبت چبا ناگر پان - بیٹھ بری صحبت کٹا ناک کان - مثل اچھی صحبت میں بیٹھنے سے عزت ہے - بری صحبت میں رسوائی - درج نہیں -

بیٹھن - (بفتح اول وسوم وسکون دوم مجہول) - وہ کپڑا جس میں گوٹا کناری یا قیمتی کپڑے لپیٹ کر رکھتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں بکسر اول و یائے مجہول ہے -

بیٹی اور ککڑی کی بیل برابر ہوتی ہے - دونوں بہت بڑھتی ہیں

اثر - دونوں بہت جلد بڑھتی ہیں کہنا چاہیئے تھا -

بیچھی - مؤ - مونث - بچھو -

اثر - یہاں مذکر مونث کا سوال نہیں - گنوار بچھو کو بچھی کہتے ہیں -

بے ست کی پروتیاں - جس کو عقل و تمیز نہیں ہوتی اس کو ہر وقت

نئی تدبیر سوجھتی ہے - درج نہیں -

بے دولہا کی برات - جیسے فیشری جیز کی کمی - ظاہر بظاہر شان و شوکت - درج نہیں -

بیدھنا - بالکسر مستعمل ہے لکھنؤ میں یائے مجہول کے ساتھ دہلی میں یائے معروف اور نون غنہ اضافہ کر کے بولتے ہیں - قابو میں لانے کے لیے جادو کرنا - موتی میں سوراخ کرنا - تسلیم ؎

بین غربت میں سوا زخم جگر کے معلوم
خوب بیدھا گیا جب گھر سے نکلا گوہر

داغ ؎

مسلسل اشک ہیں پلکوں پہ دیکھو
یہ موتی سوزنِ مژگاں سے بیندھے

اثر - جلال نے بھی سرمایۂ زبان اردو میں قریب یہی لکھا ہے - ان کی عبارت یہ ہے -

"سوا اپنے حقیقی معنی کے کہ لکھنؤ میں کسی پر جادو کرنے کے معنی پر بھی آتا ہے"

چونکہ جادو زدہ ہونے کے معنی میں بلا اختلاف بالکسر و یائے مجہول ہے لہذا یہ نتیجہ نکلا کہ بیدھنا موتی میں سوراخ کرنے کے معنی میں بھی یائے مجہول سے ہے - لیکن اس لحاظ سے بیدھنا (موتی میں سوراخ کرنا) جہاں تک مجھے علم ہے اہل لکھنؤ کی زبانوں پر یائے معروف سے ہے - بے سوراخ کے موتی کو بن بدھا یا بے بدھا کہیں گا یا بن بیدھا (یائے مجہول) ؟ اگر بے بیدھا (یائے مجہول) کہئے تو فصاحت اور بھی منہ چوسے - سوراخ ہو جانے پر موتی کو بدھ گیا کہتے کہ یا بیدھ گیا (یائے مجہول) - اصل یہ ہے کہ مصدر لازم بدھنا ہے - اس کا متعدی بیدھنا ہے (یائے معروف) یائے مجہول سے بن ہی نہیں سکتا - جس طرح کھنچنا کا متعدی کھینچنا - چھلنا کا چھیلنا - گھسنا کا گھیسنا ہے بدھنا سے بیدھنا ہے (یائے معروف)

حضرت جلال نے ایک جگہ تسلیم کر لیا ہے کہ بیدھنا ایک مجہول کا لازم بدھنا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ لازم بدھنا سے متعدی بیدھنا یائے مجہول کے ساتھ کیونکر بنا - ایسی صورت میں کی معروف ہے کی مجہول نہیں ہو جائے گی جیسا میری پیش کردہ مثالوں سے

واضح ہے۔ تجر کا شعر سرمایۂ زبان اُردو سے مع عبارت ماقبل نقل کیا جاتا ہے۔

بڑھنا جادو زدہ آفت زدہ ہونا سے

بڑھا ہوا ہوں ازل سے سیاہ چشموں میں
کسی پہ ان کا چلا تیر میں نشانہ ہوا

ایک شعر ناسخ کا بھی مل گیا ہے

قسمت سے دست موج میں دریائے فیض کے
موتی بھی بڑھ رہے ہیں یہاں خار و خس کے ساتھ

لہذا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ دہلی کی طرح لکھنؤ میں بھی بیڑھنا یائے معروف کے ساتھ مگر بغیر اضافۂ نون غنہ نیز باضافۂ نون غنہ ہے۔

منیر ہے۔ ہم اگر واسطے تسبیح کے حسکم ڈالا
بینڈھ سے نوک مژہ سے ابھی زہرہ گوہر

بیا دیں کھائے بوڑھ پھر کیا کھائے گی دھوڑ۔ (ع) ابھی سب خرچ کر ڈالا تو پھر کیا خاک چاٹے گی۔ درج نہیں۔

بینڈہ۔ بکسر اول و یائے معروف۔ روپیوں کی تھیلی۔ یہ معنی درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا) ان صاحب نے بینڈہ روپیوں کی کر سے نکال۔

بیر بننا۔ بیر بکسر اول و یائے مجہول۔ بننا۔ بکسر اول۔ نہایت حسرت میں بسر کرنا۔ درج نہیں۔

بیر لینا۔ عوض لینا۔ انتقام لینا۔ رند

جو دل کا حال ہے فرفر بیان کرتی ہے
یہ بیر لیتی ہے مجھ سے مری زباں کب کا

اثر۔ بیر دشمنی ہے نہ کہ عوض یا انتقام۔ میرا خیال ہے کہ بیر رکھتی ہے کو حضرت مؤلف بیر لیتی ہے پڑھ گئے۔ یا غلط الکاتب ہے۔

بیڑی۔ (بکسر اول و سکون یائے اول معروف و کسر سوم) پان کی گلوری۔ جان صاحب سے

یہ لال لب ہے ہونٹ کے چوس چوس کر
صاحب وہی نہ بیڑی چبانے کی احتیاج

اثر۔ بیڑے (پان۔ گلوری) یلے آخر مجہول کو معروف پڑھا اور ایک نیا لفظ تیار! اس سے غرض نہیں کہ بیڑی بمعنی پان کی گلوری ہے بھی یا نہیں۔ (انسیم) بیڑے چکھے بہت مزیدار۔

بیرن۔ (بکسر اول و سکون یائے معروف و فتح را) (ہندو) بہن بھائی۔

اثر۔ ہندو عورت کی قید غلط۔ یہ لفظ مسلمانوں میں بھی مستعمل ہے۔ میر انیس سے

بہنیں پکارتی تھیں کہ بیرن ترے نثار
اب تک تو گھر میں آئے تھے تقسیم چار بار

ایک نوحے کا ٹکڑا ہے۔ مرے بیرن پیارے بھیا لو۔

بیسوا عورت اور انگلتی تلوار خصم کو مارتی ہے۔ بدچلن عورت اور انگلتی تلوار سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ مثل درج نہیں۔

بیوی خیلا ایک اُجلا ایک میلا۔ جس کے کام یکساں نہ ہوں بے جوڑ کام۔ یہ مثل درج نہیں۔

بیوی کا دانہ کھانے والا۔ زن مرید۔ جورو کی کمائی کھانے والا۔

اثر۔ رکھانے والا کی جگہ کھانے والی کہیے تو مطلب بالکل مختلف ہو جاتا ہے۔ عورت پارسا اور باعصمت ہے۔ نذر نیاز کی چیز کھاتی ہے) اس طرح بیوی سے مراد حضرت فاطمہ زہرا سے ہے۔

بیوی جائیں گاؤں لونڈی کہے کیا کیا کھاؤں۔ (ع) آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھانا۔ درج نہیں۔

بے غیرتی کی عمر دراز۔ بے حیائی کا فطرت ثانیہ ہو جانا۔ درج نہیں

بیعانہ پھرنا۔ جو زر پیشگی لیا جائے سودا طے نہ ہونے کی صورت میں واپس کر دیا جائے۔ درج نہیں۔ امیر مینائی سے

یہ حسن کے بازار میں کیا لوٹ پڑی ہے
سودے ہیں، پھرتا نہیں بیعانہ کسی کا

بے سُرا الاپنا۔ غیر متعلق گفتگو کرنا۔ درج نہیں۔

بینگس کا لنگا۔ دبلے اور لمبے آدمی کو مذاق سے کہتے ہیں۔ درج نہیں

بیلی۔ (ع) بوڑھی عورت۔ درج نہیں۔ (ادبیات لطافت)

بے تب کہنا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ انشا سے

کون سی یہ وضع ہے سوچو تو اپنے دل میں تم
بے سبب کہنا کبھو مجھ کو، کبھو شفقت ملا ؤ

بے پردہ ہونا ۔ (ع) بے پردہ ہونا۔ ساشا ہو جانا۔ درج نہیں۔
الشان ؎ ہوئی نہ تھی سوائے دل پہ درد ہوگئی
پوشیدہ بات چاہ کی بے پردہ ہوگئی

بے حیا کی رسّی دراز ۔ بے شرم کو موت بھی نہیں آتی بے غیرتی سے جیتا ہے۔ درج نہیں۔

بے بھاؤ کی لگانا ۔ خوب زدو کوب کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔
فسانہ آزاد ۔ اتنی بے بھاؤ کی لگائیں کہ چپت گاہ کے چوڑے اُڑ گئے۔

بے بلایا مہمان ۔ ایسا مہمان جو مدعو نہ کیا گیا ہو ۔ درج نہیں۔
وزیر ؎ سگ جاناں کی خاطر استخواں ہے
ہما تو بے بلایا میہماں ہے

بے لطفی ہونا ۔ ناچاقی ہونا۔ آزردگی یا کشیدگی ہونا۔ درج نہیں۔

بیورا کرنا ۔ اطلاع دینا ۔ خبر دینا۔
آثر ۔ یہ بیورا دینا ہوا نہ کہ بیورا کرنا۔ (بیورا بمعنی خبر۔ اطلاع ا ے ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ فیلن میں بیورا کرنا درج ہے۔

بیورا پھیلانا ۔ مفصل تخمینہ لگانا۔ درج نہیں۔

بیڑنی ۔ وہ ہندو عورت جو گانے کا پیشہ کرے۔
آثر ۔ لکھنؤ میں اسے بیڑن بغیر یائے معروف آخر کہتے ہیں فیلن نے اسے بیڑھنی (با ضافۂ ہائے مخلوط) لکھا ہے ۔ مرزا پور کے بیٹ دل تنے والیا

بینی ۔ (ف بالکسر دکسرنون) اسناک ۲ (اردو) وہ لانبی لکڑی جو کواڑ میں اس لیے لگا دیتے ہیں کہ بند کرتے وقت بیچ میں جھری نہ رہ ب
آثر ۔ نمبر ۲ میں پہلی ی معروف نہیں بلکہ مجہول ہے ۔ بے ۔ نی

بے والی و وارث ۔ جس کا کوئی مددگار یا پرسان حال ہو درج نہیں
فصاحت ؎ روح نکلی تو یہ عالم ہے تن خالی کا
ملک جیسے کسی بے وارث و بے والی کا

بے سمجھے ۔ بے سمجھے بوجھے ۔ مآل سوچے بغیر ۔ درج نہیں۔
فصاحت ؎ اب سن کے حال ہجر کا کیوں مضطرب ہوئے
بے سمجھے پوچھنا ہی تمہیں کیا ضرور تھا

بے مقدور ۔ جسے مقدور نہ ہو ۔ مجبور ہو ۔ درج نہیں۔ ذوق ؎
اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بے مقدور کا

حرف پ

پ ۔ ۱

پا ۔ (ف) پاؤں کا مخفف ۔ (نقرہ) جانوں میں سے آدھ پا یمن پا نکلی میں ختم ہوئیں۔
آثر ۔ لکھنؤ میں عورتیں بھی پاؤ کہتی ہیں نہ کہ پا۔

پابند ۔ وہ رسّی جس سے گھوڑے کے پچھلے پاؤں باندھتے ہیں۔
آثر ۔ اسے پابند کہتے کسی کو نہیں سنا۔ پچھاڑی کہتے ہیں۔

پاتابہ ۔ موزہ ۔ جراب۔
آثر ۔ پاتابہ موزہ یا جراب نہیں ہے بلکہ جراب کو پھٹنے سے بچانے کے لیے جراب کے اوپر پہنا جاتا ہے ۔ علاوہ بریں پاتابہ اردو میں مستعمل نہیں بلکہ اس کی ہندی شکل پتاوا ہے ۔ اس کا اطلاق اُس باریک چمڑے پر بھی ہوتا ہے جسے جوتے کے تلے کے اندرنی

حقے پر چپکا دیتے ہیں۔

پاجامے سے باہر ہو جانا۔ نہایت برافروختہ ہونا۔ نہایت خفا ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں جامے سے باہر ہونا کہتے ہیں۔

پاجامے میں ڈال کر پہن لینا۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ازار میں ڈال کر پہن لینا۔

پاخانے میں لوٹا نہ رکھواؤں۔ (عو) بہت حقیر سمجھنے کی جگہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں: پچانے میں پانی نہ رکھواؤں یا کھڈی پر لوٹا نہ رکھواؤں۔

پاداری۔ استقلال۔ مضبوطی۔ دیکھو پائداری

اثر۔ پاداری میں جو ذم کا پہلو نکلتا ہے اس کے دیکھتے اسے ترک کیجئے اور پائداری پر قناعت کیجئے۔

پاسنگ۔ پاسے سنگ۔ وہ چھوٹا وزن جو ترازو کے ایک پلے میں دوسرے پلے سے وزن برابر کرنے کے واسطے ڈالتے ہیں۔

اثر۔ میری رائے ہے کہ پاسنگ کو رکھئے لعد پاسے سنگ کو خیرباد کہئے

پاپ کی ناؤ آج نہیں کل اور کل نہیں پرسوں ڈوبے اور ڈوبے۔ ظالم کو ضرور سزا ملتی ہے۔

اثر۔ یہی محاورہ اختصار کے ساتھ اس طرح ہے: پاپ کی ناؤ ڈوبے اور ڈوبے۔

پاپا۔ عیسائیوں کا پیشوا۔

اثر۔ سب عیسائیوں کا نہیں رومن کیتھلک کا۔

پاپی۔ گنہگار۔ مجرم۔

اثر۔ میں نے عورتوں کو ایک مثل بولتے سنا ہے جو نور اللغات میں درج نہیں۔ پاپی کا مال پراپت جائے۔ ٹھڈ بھرے یا چور لے جائے بقول شخصے۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت۔

پاپ کا پھل۔ گناہ کا خسارہ۔ درج نہیں۔ میری ایک رباعی ہے ؎

دل خاک تر و تازہ کنول جیسے ہوں
کیا چین سے سوئیں جب کہ ایسے ہوں
ہمت ہے دعوم ہے نہ پامردی ہے
ایسے جو نہ ہوں پاپ کے پھل کیسے ہوں

پاپ مول لینا۔ گناہگار ہونا۔ درج نہیں۔

پاٹ۔ دروازے کی جوڑی کے دو پاٹ۔

اثر۔ دروازے کے پاٹ نہیں پٹ ہوتے ہیں۔ البتہ دروازے کو بالکل کھول دینا پاٹوں پاٹ کھولنا ہے وہ درج نہیں۔

پاجیانہ۔ رذیلوں کی طرح۔

اثر۔ اردو میں نہیں سنا گیا۔ پاجی پن کہتے ہیں اور زیادہ تحقیر منظور ہوئی تو پجوڑا پن کہہ دیا۔

یہ مثل بھی درج نہیں۔ "پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود"

پاچھنا۔ خشخاش کی بونڈی گودنا تاکہ افیون نکلے۔

اثر۔ میں نے دیہات میں اس کو چھیولگانا کہتے سنا ہے۔ ایسے مجہول کا

پاچھی کرنا۔ گھوڑے کا پچھلے پاؤں سے مارنا۔ (اودھ پنچ) توسن طبع بھڑک چکا تھا اب یہ لاکھ کوڑا کرے ہیں مگر وہ پاچھی ہی کئے جاتا ہے۔

اثر۔ پاچھی کے معنی غلط سمجھے گئے۔ یہ گھوڑے کا لات مارنا نہیں ہے (پاچھی ہونا) بلکہ اڑنا اور بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کھسکنا ہے۔

پاداپولی۔ (لکھنو) بزدل۔

اثر۔ لکھنؤ میں پاداپولی اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت ہی کمزور اور دبلا پتلا ہو۔ لازم نہیں کہ بزدل ہو۔

پاداپولی کمزور بچوں کو بھی کہتے ہیں جو ذرا سی بے احتیاطی میں بیمار پڑ جائیں ان پر بزدلی کا اطلاق کیونکر کیجئے گا۔

پاداش۔ پاداشت۔ سزا۔

اثر۔ اردو میں پاداش کے سوا پاداشت کوئی نہیں بولتا۔

پادامی۔ شکاری جو چڑیوں کو جال میں پکڑتا ہے۔

اثر۔ اردو میں چڑیمار کا لفظ موجود ہے۔ کیا لگائے یا جال میں کھینچ ایک نام اس لفظ کا خواہ مخواہ اضافہ کیوں کیجئے

پادشہزادی۔ بادشاہ کی بیٹی۔

اثر۔ جب اردو میں بادشاہ و بادشاہزادہ۔ بادشاہزادی بامحاورہ موجود ہیں تو ہمارے ہندی سے کیوں بولے لاکر رکیک پہلو نکلے۔ پاد۔ شہزادی۔ لفظ کی صحیح میں پادامی کی طرح شک نہیں۔

پارا - سیماب - بے چین - ایک جگہ نہ ٹھہرنے والا - (نوٹ) پارے کی کان کے اوپر جب کوئی حسین کھڑا کر دیا جاتا ہے پارا خود بخود نکل آتا ہے -

دوڑتا ہے جیسیں شکل جب آتی ہے نظر
مصحفی دل ہیں مرے پارے کی خاصیت ہے،

اثر - حضرت مؤلف نے اپنا عجیب و غریب نوٹ بطور حقیقت یا امر واقع درج کیا ہے اور اس کا شاہد عادل مصحفی کو قرار دیا ہے حالانکہ شاعروں نے پارے اور دل میں حرکت کو صفت مشترک قرار دے کر خوب مبالغہ آزمائی کی ہے اور اس تشبیہ باہمی مناسبت کی بنا پر زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں -

پارے کا کافور - پارے کا کشتہ -

اثر - دراں حالیکہ پارے کا کافور مسہل کی دوا ہے - جسے انگریزی میں **Calomel** کہتے ہیں - (ملاحظہ ہو فیلن)

شاعر معشوق کے زنخداں کو چاہ (کنوئیں) سے تشبیہ دیتے ہیں جس میں عاشقوں کے دل گرتے اور ڈبکیاں کھاتے ہیں - آتش نے چاہ زنخداں کو پارے کا کنواں کہا - اب نور اللغات کا اندراج ملاحظہ فرمائیے -

پارے کا کنواں - پارے کی کان سے

دل جتاب جو اس میں گرے ہے (ہیا!)
ذقن جاناں کا پارے کا کنواں ہے

پارے کی دیوار - دیوار جو بغیر گارے اور چونے کے صرف اینٹوں یا پتھروں سے چنی جاتی ہے - معروف سے

جب تلک دیوار پارے کی نہ اک جنواؤں میں
کوئی ممکن ہے دل جتاب کو ٹھہراؤں میں

اثر - مجلان باتوں کو لغت نویسی سے کیا ربط - شاعروں کی مضمون آفرینی ہے -

پاربتی - شیوجی کی رانی کا نام -

اثر - معلوم ہوا پاربتی ہیں یا پاربتی تھا - شیوجی کی رانی کا نام تھا -

پارچہ - مچان جو شکار کے لیے باندھا جاتا ہے -

اثر - میری نظر سے نہیں گزرا - مچان کہتے ہیں -

ایک معنی لکھے ہیں - کنوئیں کے منہ پر کسی قدر اندر کے رخ پڑی ہوئی لکڑی - اگر فیلن اور پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو پارچہ وہ ظرف آب ہے جس میں کنوئیں سے پانی بھر کر جمع کیا جاتا ہے -

پارن - گرہ کا گول ٹکڑا - دہلی میں چھیل کہتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں دونوں لفظ بولے جاتے ہیں - (دیکھئے ب کی ردیف میں جھیلی) -

پاڑا - وہ جھونپڑے یا آبادی جو گاؤں سے کچھ فاصلے پر ہو -

اثر - میں نے اسے باڑا یا پر واکنے سنا ہے - فیلن میں پاڑا درج ضرور ہے -

پارے کا مارنا - کشتہ کرنا - درج نہیں - ذوق سے

نہ مارا آپ کو جو خاک سے اکسیر بن جاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا

پاس نہ آنے دینا - نفرت کرنا - روادار نہ ہونا - درج نہیں -

ذوق سے ہم گئے جس کی طرف جوں گل بازی اس نے
پاس آنے نہ دیا دور سے پھینکا ہم کو

پاس آنا - ہم بستر ہونا - ہمخواب ہونا -

اثر - یہ پاس رہنا ہے نہ کہ پاس آنا - پاس رہنا - درج نہیں -

پاس رکھنا - شل توجہ کے رکھنا -

اثر - اس معنی میں خیال رکھنا مستعمل ہے یا داشتہ یا گھر ڈالی عورت

پاستاں - پارسال -

اثر - گزشتہ زمانہ ہے نہ کہ گزشتہ سال -

پاسی - پاسبان - چوکیدار - اس قوم کا نام جو تاڑی بیچنے کا پیشہ کرتی ہے

اثر - اور بھی بہت کچھ تحریر فرمایا ہے - مگر یہ نہیں لکھا کہ ہندوؤں کی ایک ادنیٰ درجے کی قوم -

پاکبار - کبنگروں کی اصطلاح میں پتنگ کی صفائی -

اثر - پاکباز کے اس غیر معمولی معنی کی تصدیق نہ ہو سکی۔ پاکباز کا لفظ زیدوحے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں جنگ کی حمائی پاکباز سے عقل قبول نہیں کرتی۔

پاک کرنا - مونڈنا موہائے زہار کا۔

اثر - یہ پاک لینا ہے نہ کہ پاک کرنا۔

پاکھر - (دہلی) ایک درخت کا نام - لکھنؤ میں پاکر ہے۔

اثر - لکھنؤ میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے، پکریا ہے سو وہ درست ہی نہیں۔

پاکیزہ بوم - نیک اصل۔

اثر - اگر کسی کو پاکیزہ بوم کہا جائے تو وہ اپنی تعریف کے بجائے سمجھے گا کہ اسے درپردہ الو بنایا جا رہا ہے۔

پاگنا - کسی کھانے کی چیز پر شکر کا شیرہ چڑھانا۔

اثر - اول تو یہ عمل ہر کھانے کی چیز پر نہیں کیا جاتا صرف بھنے ہوئے بیجوں تک محدود ہے۔ دوسرے جس وقت وہ گرم گرم ہوتے ہیں ان پر شکر چڑھائی جاتی ہے نہ کہ شیرہ۔

پاک محبت رکھنا - عورت سے ایسی محبت جس میں مباشرت کی خواہش شریک نہ ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

تجھ سے رکھتا ہوں محبت پاک میں
مجھ کو خاکِ پاک کی سوگند ہے

(خیال پاک محبت درج ہے)۔ پاک نگاہ سے دیکھنا بھی ہے۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎ ڈرو نہ آتشِ دوزخ سے زاہد ہرگز
نگاہِ پاک سے تم روئے آتشیں دیکھو

پالا ڈالنا - اختیار میں دینا۔ سابقہ ڈالنا۔

اثر - لکھنؤ میں پالے ڈالنا بھی ہے۔ میری ایک مسلسل غزل کا شعر ہے ؎ تھے وار پہ وار اور جراحت پہ جراحت
اثر ڈالے کسی بیدرد کے پالے

پالا کے ساتھ پڑنا کہتے ہیں۔ مومن ؎

دلبستگی سی ہے کسی زلفِ دوتا کے ساتھ
پالا پڑا ہے ہم کو خدا کس بلا کے ساتھ

پالیتوں کو نیوانا - (دہلی) ماں باپ کو برا بھلا کہلوانا۔

اثر - لکھنؤ میں پالنے والوں کو نیوانا کہتے ہیں۔

پالودہ - فالودہ۔ چاولوں کی پیچ۔

اثر - لکھنؤ میں فالودہ کہتے ہیں۔ یہ چاولوں کی پیچ نہیں ابلے ہوئے چاول ہوتے ہیں جن کو چھلنی سے چھانتے ہیں۔ پیچ تو چاولوں کا وہ ابال ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے اور دھوبی کپڑوں میں کلف دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ایک اور چیز ہے شیر فالودہ ہے۔ اس کے لیے میدے کا نشاستہ نکال کر دودھ میں پکاتے ہیں اور سینیوں میں جما کر چھوٹی چھوٹی ڈلیاں کاٹ لیتے ہیں اور شربت میں ملا کر پیتے ہیں بادام کی ہوائی چھڑک دیتے ہیں۔ اس سے ایک محاورہ بنتا ہے فالودہ ہو جانا (دب کر نرم ہو جانا)۔ مثلاً آم دب کر فالودہ ہو گئے۔ یہ درج نہیں۔

پان پتا - (لکھنؤ) کنایۃً زوجہ کی خبرگیری۔ (فقرہ)

پان پتے کے لیے پچاس روپے ماہوار مقرر کر گئے

اثر - لکھنؤ میں اسے پان پتا نہیں پاندان کا خرچ کہتے ہیں۔

پان پھول - (لکھنؤ) [illegible] - سرانجام کار۔ (فقرہ) ان کے سر پان پھول۔

نازک۔ نازک بدن۔ مشتر پھول پان زنانوں پر ہے۔

اثر - بیشتر نہیں ہمیشہ یہی صورت اختیار کرتے ہیں۔ پان پھول بھی سرانجام کا۔ پھول پان بھی نازک۔

پان کھا کے پیک ڈالنا - کان کے درد کا علاج سمجھا جاتا ہے۔

شعور ؎ بیان جو کرتے ہیں ہم اُن سے دردِ گوش کا حال
وہ پان کھا کے وہیں پیک ڈال دیتے ہیں

اثر - نظم سے قطع نظر نثر میں پان چبا کے پیک ڈالنا کہتے ہیں۔ اسی شعر میں دردِ گوش نظم ہے۔ نثر میں کان کے درد کو دردِ گوش کہنے سے بچتے ہیں۔

پان کی پتی - (عو) پان کا ٹکڑا جس میں چونا، کتھا ڈلی ہو۔

اثر - لکھنؤ میں عورتیں ایک ٹکڑا پان کہتی ہیں۔

پانجنا۔ (ہندی) کسی دھات کے برتن میں ٹانکا لگانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھالنا کہتے ہیں۔

پانچ ہاتھ کی زبان۔ (اردو) زبان دراز۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ بھر کی زبان کہتے ہیں۔

پانسا (پاسا) بدی کر رہا ہے۔ موافق نہیں پڑتا۔ درج نہیں۔

پانچ تین نو تیرہ بتا دیئے۔ بے تکی بات جس کا سر نہ پیر۔ درج نہیں۔

پانچ جوتیاں اور حقے کا پانی۔ جب کوئی شخص بہت زیادہ مانگتا ہے اس کے جواب میں تحقیر سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

پانک۔ (بسکون نون غنہ) وہ مٹی اور ریت جو سیلاب کے بعد زمین پر رہ جاتی ہے۔
اثر۔ ایک دوسرا لفظ لیو (بکسر اول و یائے مجہول واو کی آواز خفیف) ہے۔ یہ لام کی ردیف میں بھی درج نہیں۔ پلیٹس کی ڈکشنری میں موجود ہے۔ اس کی تلاش اور گاؤں والوں کا اس لفظ کا استعمال دونوں قابل ستائش ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

لیو Lew, leo, (s.m.) Plaster; old plaster which comes off a wall. leo chaṛhna (pas.) plaster, to be just on. to be plastered: (fig.) flesh to be put on, to grow fat. (Prk. levi S. lepa: rt. lipa.)

لفظ لیو پراکرت میں لیوی ہے۔ اس سے اردو میں لیئی بنا لیا، وہ سیال چیز جس سے کاغذ وغیرہ جوڑا جاتا ہے۔ سنسکرت میں یہی لفظ لیپی ہے (بکسر اول و یائے مجہول)۔ اردو نے اس سے لیپ بنا کر (یائے مجہول بالکسر) مرہم کی ایک قسم قرار دیا۔ ان سب کا مادہ لپی (بکسر اول و دوم) ہے وہ بھی لے لیا اور اس سے لیپنا، لیپ پوت، لپا پوتی، زمین لپی ہوئی دیوار لپا ہوا، رحن، لپواں (بکسر اول

کام آگیا کام اور نہ معلوم کیا کیا بنا لیا۔ یہ تو اردو کی حیرت انگیز وسعت و جامعیت اور ہمہ گیری کا ایک کرشمہ تھا۔ اب لفظ لیو کی طرف دوبارہ رجوع کیجئے۔

سیلاب جو مٹی چھوڑ جاتا ہے اُسے لیو پڑنا کہتے ہیں۔ یہ لفظ دیہاتیوں کو استعمال کرتے ایک طرف تو میں نے کانپور میں اور دوسری طرف بلیا میں سنا۔ لیو کی شکل دراصل پلاسٹر کی ہوتی ہے، اسے پرانا پلاسٹر بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ جا بجا شگاف یا دراڑیں پڑی ہوتی ہیں۔ بطور تشبیہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین موٹی ہوگئی یا اس پر بوٹی چڑھ گئی کیونکہ تازہ اور نرم مٹی کی تہیں چڑھ جاتی ہیں۔ پلاسٹر دبیز ہوتا ہے۔ ایک دوسری نہج سے بھی زمین موٹی ہو جاتی ہے یعنی زرخیزی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ میں نے لیو پڑی زمین پر گیہوں کے پودے قد آدم بلکہ اس سے بھی اونچے دیکھے ہیں۔ لگان نو سے روپیہ بیگہ صرف بھوسا بیچ کر ادا ہو جاتا تھا۔ یہ بات زمینداروں نے نہیں کہی کہ مبالغے کا گمان ہو خود کسانوں کا بیان تھا۔

ہاں کبھی کبھی ایسا بھی جوگ پڑا کہ گنگا مائی مٹی کے بدلے ریتا (ریت) چھوڑ گئیں اور غریب کسان ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ کر رہ گیا۔

پانی جیتنا۔ فریق مخالف پر فتحیاب ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
امیر مینائی؎ پھونک دے گی اُس کی ٹھنڈی گرمیاں
جیتے گی برق سے پانی گھٹا

(نوراللغات میں پانی جیتنے کا مفہوم مرغوں کی لڑائی تک محدود کردیا ہے)

پانی بندھا ہونا۔ دریا میں جس جگہ پانی رواں نہ ہو اکثر وہیں گرداب ہوتا ہے اور پیراک کے ڈوبنے کا خطرہ رہتا ہے۔ درج نہیں۔
آتش؎ آئینہ دیکھ ہوا یار غریق حیرت
منزل خوف شناور کو بندھا پانی ہے
میر کا شعر ہے؎ دل تھا لاکھ شناور غم کا
ڈوب گیا کہ بندھا تھا پانی

پانی چڑھانا ۔ صبح و شام کے وقت دیوتاؤں پر پانی چڑھاتے ہیں یہ مفہوم درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

بھروسہ نے بنگلے پجاری
صبح و شام پڑھایا پانی

پانی بجھانا ۔ کسی دھات یا اینٹ کو گرم کر کے پانی میں ڈالنا تاکہ پانی کی رطوبت جل جائے ۔

اثر ۔ پانی کی رطوبت جلنا سمجھ سے باہر ہے ۔ گرم اینٹ سے پانی اس لیے بجھایا جاتا ہے کہ مضر اجزا تحلیل ہو جائیں ۔ کسی دھات (سونا چاندی وغیرہ) سے اس لیے بجھایا جاتا ہے کہ اس دھات کی خاصیت پانی میں آ جائے ۔

پانی پھر جانا ۔ بے وقعت بے رونق ہو جانا ۔ برق ؎

دیکھ کر آنسو مزاج یار جانی پھر گیا
میری کشت آرزو پر آج پانی پھر گیا

اثر ۔ حضرت مؤلف نے سرمایۂ زبان اردو کی عبارت نقل کر دی حالانکہ شعر کا مطلب بالکل برعکس ہے ۔ عاشق کو آبدیدہ دیکھ کر معشوق کو ترس آ گیا اور بے اعتنائی مہربانی میں مبدل ہو گئی جس سے مطلب برآری کی آس بندھی اور کشت آرزو از سر نو سرسبز و شاداب ہو گئی ۔

بات یہ ہے کہ یہ محاورہ ذو معنیین ہے ۔ تباہ و خراب کے بھی معنی دیتا ہے (مثلاً محنت پر پانی پھر گیا) اور رونق و تازگی کے بھی (مثلاً چھب پر پانی پھر گیا) ۔ سبب یہ ہے کہ پانی پھرنا یا چھیرنا ، ایک مفہوم ملمع کرنے یا جلا کرنے کے بھی ہیں ۔ چنانچہ حضرت مؤلف نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہاں بھی برق کا شعر پیش کیا ہے ۔ ؎

رنگ عارض کو پسینے نے دوبالا کر دیا
جام سیم ماہ پر سونے کا پانی پھر گیا ۔

پانی پینا ۔ ریل کے انجن کا نل سے پانی لینا ۔

اثر ۔ ریل کا انجن نل سے پانی پیتا نہیں پانی پیتا ہے جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا ۔

پانی تھر جانا ۔ گرد و غبار نیچے بیٹھ جانے سے پانی کا صاف ہو جانا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں پانی کا نتھر جانا ۔ (نتھر بکسر اول و فتح دوم)

پانی سا پتلا ۔ صفت ۔ نہایت رقیق ۔ داغ ؎

اس قدر غم نے گھلایا ہے مجھے
خون بھی پانی سے پتلا ہو گیا

اثر ۔ صاحب نور اللغات کو پانی سا پتلا کے بجائے پانی سے پتلا (پانی سے زیادہ پتلا) لکھنا چاہیے تھا جیسا داغ کے شعر میں ہے پانی سا پتلا کے معنی ہوئے پانی کے مانند پتلا ۔

پانی تلے دھار اوپر دھار برسنا ۔ مینہ کا شدت سے گرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تلے کی جگہ تل (بالفتح بمعنی نشیب ، گڑھا) بھی بولتے ہیں تل بمعنی نشیب یا گودھا فیلن اور پلیٹس دونوں میں درج ہے ۔ مراۃ زبان میں بھی بشکل تل کے ساتھ نہ کہ تلے کے ساتھ درج ہے ۔ "گھٹا آسمان پر چھائی ہوئی ہے پانی تل دھار اوپر دھار برس رہا ہے ۔"

پانی ٹوٹ کے یا ٹوٹ ٹوٹ کے برسنا ۔ شدت کی بارش ہونا ۔ درج نہیں ۔ میرا شعر ہے ؎

اشک بھی امڈے دل بھی امڈا
خوب ہی ٹوٹ کے برسا پانی

پانی ٹھنڈا لگنا ۔ پانی سرد معلوم ہونا ۔ داغ ؎

اس قدر روزے کی گرمی ہے مجھے
منھ کو لگتا نہیں ٹھنڈا پانی

اثر ۔ شعر میں کوئی محاورہ نظم نہیں ، اس کا مطلب ہے کہ روزے کی گرمی اس قدر ہے کہ پانی کی ٹھنڈک نہیں محسوس ہوتی البتہ خراب دانتوں میں ٹھنڈا پانی لگتا ہے ۔

پانی لگانا ۔ پانی دینا ، سینچنا ۔ مثلاً کھیت میں پانی لگا دو ۔ درج نہیں ۔

پانی جلنا ۔ پانی کا بہت گرم ہونا ؎

غسل حمام کو کب آئے گا وہ شوخ خود
پانی جلتا ہے جدا آگ جدا جلتی ہے

اثر۔ پانی جتنا پانی کا بہتے جتنے کم پانا کم ہوتا ہے نہ کہ بہت گرم ہونا۔ یہ عام فقرہ ہے کہ دال میں پانی بہت ہے تھوڑا اور جلا دو۔

پانی چٹانا ۔ لڑنے والا مرغ جب تھک جاتا ہے تو اس کو خاص خاص اوقات میں پانی تیلی پر ڈال کر دیتے ہیں تاکہ پھر لڑنے کے قابل ہو جائے۔

اثر۔ لڑائی کے دوران میں مرغ کو پانی پلانا یا چٹانا تو اس کے حق میں مضر ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت مرغباز منھ میں پانی بھر کر اسکی پھوار مرغ پر ڈالتا ہے۔ مرغبازوں کی اصطلاح میں اسے پھولی (یا ضم واو پھول) دینا کہتے ہیں۔

پانی تھوڑا ہونا ۔ دریا کا پایاب ہونا درج نہیں۔ ناسخ ؎

نہانے والے کہیں گے کہ پانی تھوڑا ہے
علاوہ جی میں ہے کچھ اشک اپنے گنگا میں

پانی مانگنا ۔ ایک معنی ہیں نزع میں پیاسا ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ناسخ ؎

احباب سے مانگوں ہیں اگر نزع میں پانی
نکالیں نہ آب دم شمشیر گلے میں

پانی کاٹ کر مینا ۔ حلق کے درد کا سبب بال نکل جانا سمجھا جاتا تھا اور اس کا تدارک یہ تھا کہ پانی کٹورے میں بھر کر چھری سے آڑا ترچھا کاٹ کر پیتے تھے۔ درج نہیں۔

پانی کے گھڑے پڑ جانا ۔ نہایت شرمندگی ہونا۔ جرأت ؎

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
سیکڑوں پڑ گئے بس ہم پہ گھڑے پانی کے

اثر۔ یہ محاورہ اور شعر دونوں جلال کی سرمایۂ زبان اردو سے لئے گئے ہیں۔ جرأت کا شعر زبان حال سے اعلان کرتا رہا کہ پورا محاورہ سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا ہے مگر ان حضرت نے لفظ سیکڑوں کو نا قابل اعتنا سمجھا۔ گھڑوں پانی پڑ جانا بھی بولتے ہیں مگر پانی کے گھڑے پڑ جانا کبھی نہیں۔

پانی کے مول ۔ (اہل پنجاب) بہت سستا۔ نہایت ارزاں۔ لکھنؤ میں اس جگہ آگ کے مول ہے

اثر۔ اللہ اللہ لکھنؤ کی زبان سے اس قدر بے خبری۔ کسی چیز کو آگ کے مول بکنا نہایت گراں ہوتا ہے۔ حضرت مؤلف نے سرمایۂ زبان اردو سے بہت کچھ لیا مگر یہاں چوک گئے۔ اس کی عبارت ہے۔ "آگ کے مول بکنا کنایہ ہے کسی چیز کے گراں فروخت ہونے سے"

میرا شعر ہے ؎

ترا اے جوہی اشکوں کا آگ کے مول بکے گا پانی

پانی گھٹنی گھٹنی ہونا ۔ (او) گھٹنیوں گھٹنیوں پانی ہونا۔ جانصاحب ؎

برسات کا نی ردردکے اس گھر میں اے بوا
پانی تھا گھٹنی گھٹنی کبھی ران ران تک

اثر۔ فاضل مؤلف گھٹنے گھٹنے (یا ے مجہول) کو گھٹنی گھٹنی پڑھ گئے اور ایک نیا محاورہ تیار ہو گیا! میرے نسخۂ نظامی میں گھٹنے گھٹنے صاف صاف لکھا ہوا ہے اور یوں ہی مستعمل بھی ہے۔

پانی کا ہگا منھ پر نہیں آتا ہے ۔ لفظ نہیں غلط الکاتب ہے کیونکہ مثال میں شاد کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

کھلا یہ شیخ نے چوری سے پی لی ہگا پانی کا آخر منھ پہ آیا

مثل یوں ہی ہے۔ پانی کا ہگا منھ پر آتا ہے۔

پانی نظر آنا ۔ آسان معلوم ہونا۔ درج نہیں۔ مونس ؎

ہر بحر میں دریا کی روانی نظر آئے
پتھر کا بھی مضموں ہو تو پانی نظر آئے

پانی ہے ۔ سہل ہے، آسان ہے۔ مثلاً ان کی فکر کے آگے مشکل سے مشکل طرح پانی ہے۔ درج نہیں۔

پاپ کا گھرا دھار میں ڈوبتا ہے ۔ گناہگاری اور جبر و تعدی سے جو فائدہ ہوتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ (ادھار بفتح اول بمعنی بیچ دھارا) ۔ درج نہیں۔

پاس پڑوس ۔ ہمسایہ۔ اردگرد۔ داغ ؎

اچھا نہیں ہے پاس پڑوس آپکی لگر ہے
ہمسائے میں عدو کو بسایا ہے آپ نے

اثر۔ دوسری جگہ خال پڑوس کے تحت فرماتے ہیں کہ لکھنؤ میں راے زرشت سے ہے اور دہلی میں راے ہندی سے۔ تاہم داغ دہلوی کے شعر میں پڑوس پاس پڑوس راے زرشت سے نکلتے ہیں۔ کونسی بات مانی جائے۔ درحقیقت لکھنؤ اور دہلی میں دونوں جگہ پڑوس بمعنی ہمسایہ راے ہندی ہی سے ہے۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں نیز جالال کی سرمایۂ زبان اردو میں راے ہندی سے لکھا ہے۔ پڑوس (راے زرشت) کا اس ضمن میں ذکر بھی نہیں۔

پانسا پڑے اناڑی جیتے - جوئے میں اناڑی کھلاڑی یکساں ہیں جس کا پانسا موافق ہوتا ہے وہی جیت جاتا ہے۔ درج نہیں۔

پاٹھا - (مجازاً) پہلوان پست قد۔ ذ۔

اثر۔ یہ مفہوم خالی لفظ پاٹھا سے ادا نہیں ہوتا۔ "پاٹھا جتا ہوا ہے" کہتے ہیں۔

پاس پھٹکنا - قریب جانا۔

اثر۔ یہ محاورہ عموماً نفی میں بولا جاتا ہے۔ پاس نہ پھٹکنا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ جان صاحب سے

پچتائی ختم کرکے میں غیروں کا ذکر کیا
ماں باپ کے بھی پاس پھٹکنے نہیں دیتا

(نوٹ۔ نسیم بمعنی شوہر بفتح اول و دوم۔ ذکر بکسر اول و فتح دوم خود بیگمات اسی طرح بولتی ہیں)۔

پاسنا - دودھ اتارنا۔

اثر۔ فیلن سے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اردو میں داخل بھی ہے۔

پاکھ - حصہ۔ مدت۔

اثر۔ صرف اس مثل میں ہے۔ "چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیرا پاکھ" (عیش خوشی کا زمانہ بہت جلد ختم ہو جاتا ہے)۔ مثال میں اسکی طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

پاپڑ بیلنا - ہم پلیں بیلنا۔ بری حرکتیں کرنا۔ (شوق قدوائی)

دونوں سے ہی غنچق نے یہ ارسالا کر بیکار کیا   ایسے پاپڑ بیلے جن سے جینا بھی دشوار کیا

اثر۔ پاپڑ بیلنا سخت محنت کرنا تکلیف اور مصیبت اٹھانا ہے۔ یہی مفہوم شوق کے شعر میں ہے۔ چالیں چلنے بری حرکتیں کرنے سے کوئی ربط نہیں۔

پاجامہ تر ہونا - پیشاب خطا ہو جانا۔ درج نہیں۔

پالکی کی تور - (بضم اول و واو مجہول) قفس کی پوشش۔ چونکہ ترکی لفظ ہے مگر اردو میں مستعمل ہے۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

چرخ پہ تارے نظر آتے ہیں جب چھٹکے ہوئے
جانتا ہوں اس پری کی پالکی کی تور ہے

پالا مارنا - کثیر نفع اٹھانا۔ گنج ہاتھ لگنا۔ فتحیاب ہونا۔ درج نہیں۔

پلنے سے پاؤں نکالنا - مزاج میں آوارگی آنا۔ درج نہیں۔

پالو - (واو مجہول) گنے کا ابتدائی حصہ جو پتلا ہوتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے اگولا کہتے ہیں۔ بفتح اول و دوم۔ یہ پتلا ہی نہیں پھیکا بھی ہوتا ہے۔

پاؤں اندازے سے باہر رکھنا - حد اعتدال سے گزر جانا۔ چل نکلنا۔ درج نہیں۔

پاؤں پیدل مارا مارا پھرنا - پیادہ بغیر کسی مقصد کے گھومتے پھرنا۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا)۔

ہمسائیاں پاؤں پیدل ماری ماری پھرتی تھیں۔

پاؤں پر سنیچر سوار ہونا - ہمیشہ سفر درپیش رہنا۔ درج نہیں۔

پاؤں بھاری کرنا - (ع) آمد و رفت موقوف کرنا۔ نہ آنے کا عہد کرنا۔ جان صاحب سے

پاؤں کیا بھاری کیا احدی سے بدتر بن گئے
دو قدم منزل ہے میرا اٹھ نہیں سکتا قدم

اثر۔ یہ بنائے غلط الکاتب پاؤں بھاری کرنا محاورہ بن گیا اور اس کا ایک خاص مفہوم بھی وضع کر لیا گیا۔ نسخہ نظامی میں یہ شعر اس طرح درج ہے اور یہی صحیح ہے ؎

پاؤں بھاری کیا ہوا احدی سے بدتر ہو گئی   دو قدم منزل ہے مجھ کو اٹھ نہیں سکتا قدم

پاؤں بھاری ہونا عورت کا حاملہ ہونا ہے جو خود حضرت مؤلف نے علیحدہ درج کیا ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ جب سے پیٹ رہا وہ عورت لوتھ ہو کر رہ گئی۔ دو قدم چلنا گویا منزل طے کرنا ہے، اور حال یہ ہے کہ قدم نہیں اٹھتا۔

پاؤں بھاری ہونا۔ (ع) مجازاً حاملہ ہونا۔ یہ رک رک کے چلنا۔ ٹھہر ٹھہر کے چلنا۔ داغ

کون بادِ خزاں کے ساتھ چلے
پاؤں بھاری عروسِ باغ کا ہے

ؔ (لکھنؤ) کنایۃً عورت کا حیض سے ہونا۔

اثر۔ ؔ داغ کے شعر میں بھی حاملہ کا مفہوم ہے۔ عروس (دلھن) کا لفظ موجود ہے۔ عروسِ باغ یعنی بادِ بہار پھولوں کی خوشبو سے لدی ہوئی ہے (پاؤں بھاری ہے) وہ بادِ خزاں کی طرح چالاک اور تیز رفتار اور اس کی معارض کیونکر ہو۔

ؔ پاؤں بھاری ہونا کے معنی کنایۃً حیض سے ہونا لکھنؤ کے سر تھوپے گئے ہیں۔ عورت حاملہ بھی اور حائض بھی۔ عجب تماشا ہے حضرت مؤلف نے پاؤں بھاری ہونا اور پاؤں چھوٹنا کو نہ معلوم کس غلط فہمی کی بنا پر خلط ملط کر دیا۔

پاؤں تلے کی زمین سرک یا نکل جاتی ہے۔ مصیبت کے بیان میں مبالغہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں پاؤں کے نیچے سے زمین نکل جاتی ہے بھی کہتے ہیں۔ خواجہ وزیر سے

زمین بھی نکل جاتی ہے مرے پاؤں کے نیچے سے
مجھے مشکل ہوا ہے ساتھ دینا اپنی منزل کا

پاؤں تلے سے مٹی نکل جانا بھی بولتے ہیں۔

پاؤں تھم ہو جانا۔ بہت تھک جانا، شل ہو جانا۔ درج نہیں۔ (تھم بمعنی سکون)۔

پاؤں توڑ کر بیٹھنا۔ ہمت ہار کے بیٹھ رہنا۔ تلاش کی ہمت دہنا۔

جلال سے

کھینچے ہاتھ جو کچھ دسترس انساں کا ہو
توڑ کر بیٹھ رہے پاؤں کو زانو کی طرح

اثر۔ محاورے کے معنی ہیں توکل اختیار کرنا۔ یہی مفہوم جلال کے شعر کا بھی ہے۔

پاؤں اڑانا۔ خواہ مخواہ کسی معاملے میں دخل دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹانگ اڑانا کہتے ہیں۔

پاؤں بیچ میں ہونا۔ شرکت ہونا۔ مداخلت ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں "قدم بیچ میں ہونا" کہتے ہیں۔

پاؤں پاؤں صندل کے پاؤں۔ (ع) جس وقت بچہ پہلے پہلے پاؤں چلتا ہے (پاؤں پاؤں چلتا ہے: اثر) ... بچہ کھلانے والی عورتیں بچے کے کھڑے ہونے اور چلنے کے وقت پیار سے یہ فقرہ بار بار کہتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اس موقع پر بچے کو ہمت دلانے کے لیے "ئیوں ئیوں صندل کی ئیوں" کہتی ہیں۔

پاؤں لوتھ ہو جانا۔ شل ہو جانا۔ چلنا پھرنا دشوار ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لوتھ بمعنی میت)۔

پا بہ گل ہونا۔ پاؤں زمین میں گڑ جانا۔ درج نہیں۔ آتش نے

حسرت سے پا بہ گل ہوئے روزن کو دیکھ کر
دیوانہ ہم کو یار کی دیوار نے کیا

پاس نہ آنے دینا۔ قریب نہ آنے دینا۔ نفرت کرنا۔ درج نہیں۔ ذوق سے

ہم گئے جس کی طرف جوں گل بازی اس نے
پاس آنے نہ دیا دور سے پھینکا ہم کو

پاؤں دھلانا۔ پاشوئی کرنا۔ آتش سے

کیسا اِدھر سے چلی آتی ہے باغ میں
شبنم دھلا رہی ہے بہارِ چمن کے پاؤں

اثر۔ یہ گویا پاؤں دھلانا کی فارسی لکھ دی، مطلب پر روشنی نہیں ڈالی۔

پاؤں دھلانا مجازاً خدمت کرنا ہے۔

پاؤں من بھر کا ہونا۔ پاؤں بھاری ہو جانا۔ پاؤں سو سو من کا ہونا بھی کہتے ہیں۔ (عام) پاؤں ہر ایک ہوا تھا سو من کا۔

اثر۔ صحیح محاورہ پاؤں من من بھر کے ہو جانا ہے۔ دو پاؤں ہوتے ہیں ہر ایک من بھر کا۔ حضرت مؤلف غالباً پاؤں بوجھل یا وزنی ہو جانا اٹھ نہ سکنا مطلب کی وضاحت کے لیے لکھنا چاہتے تھے مگر لکھ گئے پاؤں بھاری ہونا جس کے معنی اور ہی کچھ ہیں یعنی عورت کا حاملہ ہونا۔

پاؤں میں زمین نہ لگنا۔ کہیں نہ ٹھہرنا برابر چلتے رہنا۔ شور

لگتا نہیں ہے پاؤں زمیں پر جواے جنوں

صحرا نوردِ عشق مگر گردباد ہے

اثر۔ محاورہ پاؤں زمین میں لگنا ہے نہ کہ پاؤں میں زمین نہ لگنا جو سراسر مہمل فقرہ ہے۔ شور نے بھی پاؤں زمین میں نہیں لگتا نظم کیا ہے۔

پاؤں میں چکی بندھی ہونا۔ پاؤں میں چکر ہونا۔ کہیں قرار نہ لینا۔ درج نہیں۔

پاؤں میں چکی باندھ کر ہرن کودا۔ ایسی بات کہنا جو مہمل اور ناقابل اعتبار ہو۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

اے واہ۔ بوجھے لال بجھکڑ نہ بوجھے کوئے

پاؤں میں چکی باندھکر ہرن کودا ہوئے

پاؤں ٹلنا یا ٹل جانا۔ قدم اکھڑ جانا۔ بھاگ کھڑا ہونا۔ درج نہیں۔ (محمد صادق خاں اختر) سے

امتحاں گاہ وفا میں ٹل گئے تھے سب کے پاؤں

جبہ فرسا زیر تیغ اپنا سر تسلیم تھا

پاؤں میں بیڑی پڑنا۔ قید ہونا۔ گرفتار ہونا۔ پابند ہونا۔

اثر۔ عموماً شادی کے بعد کی پابندیوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ اسکی وضاحت ضروری تھی۔

پانی بوند۔ بارش۔

اثر۔ لکھنؤ میں پانی بوند کے دن یا پانی بوندی کے دن عورتیں کہتی ہیں۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود۔ جو بحث میں الجھے رہتے ہیں حقیقت سے بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ درج نہیں۔

پالے پر چڑھانا۔ بچے یا بندر کو گھوڑا دانے کے لیے اوپر اٹھانا۔ درج نہیں۔

پائنچے چڑھانا۔ پائنچوں کو اونچا کرنا۔

اثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ مجازاً عورت کا کسی کام پر مستعد ہونا یا لڑنے پر آمادہ ہونا۔

پایک۔ فارسی پیک کا بگاڑ ہوا ہے۔

اثر۔ پایک اور پیک میں (بمعنی قاصد) کیا بلحاظ معنی کیا باعتبار صورت مماثلت ضرور ہے مگر پایک کا ماخذ سنسکرت پار ایک ہے اسے فارسی پیک سے کوئی واسطہ نہیں۔ (دیکھئے پلیٹس) اردو میں پایک رائج نہیں۔ کیا عوام کیا خواص سب پیک بولتے ہیں۔

پائی چیز پرائی چیز۔ پڑی ہوئی چیز مل جائے تو اسے اپنی ملکیت نہ سمجھنا چاہیئے۔ درج نہیں۔

پانڈے جی تو پتیا دیں۔ مایوسی کے عالم میں اپنے دل سے گفتگو۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پاک ذات۔ بدطینت شخص۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پاؤں اندازہ (اندازے) سے باہر دھرنا (رکھنا) حد اعتدال سے گزر جانا۔ درج نہیں۔ انشا سے

ماتوں کو نہ نکل گرد دروازے سے باہر

شوخی میں دھر پاؤں نہ اندازہ سے باہر

پارے کا گنگا۔ پارے کی گولی۔ کنایۃً معشوق شوخ و شنگ۔ انشا سے

گرچہ وہ پارے کا گنگا تو نہ تھا جوگی جی رات

پھونک اک سادہ کے دم ہم بھی لب گنگ اڑے

پا چراغ کرنا۔ ایک پاؤں پر کھڑا کرنا۔ جان صاحب

؎ میر گلوں کی سوز کرتا ہے جو نا فرمانیاں
پوست کھینچا جائے گا لا رہے تجھے کر پاچراغ

اثر۔ مجھے پاچراغ کی تحقیق نہیں ہو سکی۔ میرے نسخۂ جان صاحب میں یہ شعر موجود نہیں۔ موجودہ صورت میں مندرجہ شعر مہمل ہے عجب نہیں کہ جان صاحب نے بے "چراغ" کہا ہو یعنی ویران۔ تباہ۔

پانی چرانا = پانی کا زخم میں سرایت کرنا۔ جرأت ؎

ضبط گریہ سے ہمارا یہ دل مجروح کا رنگ
پان جیسے کوئی مجروح چرا لیتا ہے

اثر۔ محاورہ خالی پانی چرانا نہیں بلکہ زخم کا پانی چرانا ہے۔ وزیر ؎

بدن میں میرے جتنے زخم ہیں پانی چرائے ہیں
نہ پوچھو کس قدر پیاسا ہوں آب تیغ قاتل کا

میرا شعر ہے ؎

اشک فشاں بھولیں آنکھیں
زخم جگر نے چرایا پانی

پ - ب

پپی = (دہلی) ایک چھوٹا سا جنگلی پرند جس کو پپی اور پوئی بھی کہتے ہیں۔
اثر۔ گویا یہ پرند لکھنؤ میں ہوتا ہی نہیں یا لکھنؤ والے اس سے واقف نہیں کہ دہلی سے مخصوص کر دیا گیا۔ لکھنؤ میں بھی یہ دونوں ناموں سے معروف ہے۔

پپیانا = زخم میں پیپ آجانا۔
اثر۔ یہ پپیانا ہے نہ کہ پیپانا (باے موحدہ و بعد ہائے ہندی) اندراج مشکوک نہیں ہو سکتا کیونکہ دوسری جگہ پپیانا بھی لکھا ہے۔

پ - پ

پپڑ پارہ = وہ خشک پوست جو زخم کے کنارے چپکا رہتا ہے۔
اثر۔ میں اس عجیب الخلقت لفظ کی تحقیق سے قاصر رہا۔ عام طور پر کہتے ہیں کہ زخم کے کنارے پپڑا گئے نہ کہ زخم پپڑپارہ ہو گیا۔

پپڑی بندھنا ۔ لکھنؤ میں پپڑاتا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں پپڑی جمنا بھی ہے۔

پپلی = ایک قسم کی بوٹی۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کھریا کو کہتے ہیں جو سفید جوتوں پر پھیری جاتی ہے۔

پپوٹا بھاری ہونا ۔ پپوٹے پر ورم ہونا۔ داغ

مرگ دشمن پہ رو دیے ہو کیا تم
ہیں پپوٹے جو آنکھ کے بھاری

اثر۔ پپوٹے بھاری ہونا بولتے ہیں دونوں آنکھوں کے پپوٹے نہ کہ بصیغۂ واحد پپوٹا بھاری ہونا۔ داغ کے شعر میں بھی بصیغۂ جمع نظم ہے۔

پپہیا ۔ (۲) آم کی گٹھلی گرنے سے جو درخت نکل آتے ہیں ان کو توڑ کر لڑکے گٹھلی کے اوپر کا چھلکا پھینک دیتے ہیں اور اندر کے حصے کو رگڑ کر سوراخ کر لیتے اور منھ سے بجاتے ہیں۔
(۳) پتوں کو لپیٹ کر منھ میں رکھ کے آواز نکالتے ہیں اور اس کو پپہیا کہتے ہیں۔
اثر۔ نمبر ۳ کو پپہیا نہیں پپیا کہتے ہیں (بفتح اول و دوم) نہ کہ پپہیا۔ پپیا خوب بولے اس لیے لڑکے پہلے ایک منتر بھی پڑھتے ہیں جو مجھے اب تک یاد ہے۔ "میرا پپیا آم کا شام کا کالی بول کا بولے پٹ پوں۔ پٹ پوں" (جادو کے بولوں میں معنی پہنانا لازم نہیں)۔
پلیٹس میں بھی پپیا لکھ کر نہ کہ پپہیا اس کے معنی لکھے ہیں بچوں کی سیٹی۔ لغتر میں پتا بھی نہیں پتوں (بصیغۂ جمع) کو منھ میں رکھ کر آواز نکالنا ایک محیر العقول کارنامہ ہے اور لڑکوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہیرو ہو جو یہ عمل کر کے دکھا دے۔ یہ پتا بجانا ہے۔

پپڑ اکڑنا ۔ استر کاری گرنا۔ کتابچہ تھوڑی تکلیف میں یہ حوالہ بجانب درج نہیں۔

پ - ت

پُت ۔ (ف) اچھوائی۔

اثر ۔ ممکن ہے کہ فارسی میں ہو۔ اُردو میں رائج نہیں ۔

پٹّا باندھنا ۔ زخم پر پٹّا رکھنا ۔

اثر ۔ پٹّا چوٹ یا ورم پر باندھا جاتا ہے نہ کہ زخم پر ۔

پٹّا بولنا ۔ (لکھنؤ) کسی درخت کا پتّا منہ میں رکھ کر اُس جانور کی بولی بولنا جس کو دام میں پھانسنا منظور ہو ۔

اثر ۔ کسی درخت کا پتّا نہیں ۔ کیلے کا گابھا اس کے لیے مخصوص ہے ۔

پٹّا توڑ کر بھاگنا ۔ (دہلی) جلدی سے بھاگنا لکھنؤ میں اس جگہ پٹّا ہو جاتا ہے ۔

اثر ۔ از روئے قیاس یہ پٹّا توڑ بھاگنا ہے نہ کہ پٹّا توڑ کر بھاگنا بلطف ہے کہ ایامی سے جو مثال پیش کی ہے (آزادی کا یہ حال تھا کہ گن بندھے کی آواز کان میں پڑی اور تپا توڑ غائب ہوئی اُس میں بھی "پٹّا توڑ غائب ہوئی" ہے نہ کہ پٹّا توڑ کر بھاگنا ۔

یہ دراصل بچوں کا ایک کھیل ہے جسے لکھنؤ میں آتی پاتی کہتے ہیں ۔

پٹّانا ۔ (لکھنؤ) ہوش باختہ ہونا ۔ دنگ ہونا ۔ آتش

صنوبر سے جو کرتا قد کشی تو
نہ گڑ جاتا تو پٹّایا تو ہوتا

اثر ۔ پٹّانا، لڑکھڑانا، جھونکے لینا ہے نہ کہ دنگ یا ہوش باختہ ہونا ۔ آتش کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو صنوبر کے سامنے اکڑتا یا تنتا تو وہ غیرت کے مارے زمین میں گڑ نہ جاتا، تو لڑکھڑاتا ضرور ۔

صبا کا شعر میرا بیان کردہ مطلب اور واضح کر دیتا ہے ۔

رنگ لائے گی نزاکت بڑھ کر
پھول کے بار سے پٹّائے گا

پت پاپڑا ۔ ایک دوا ۔ درج نہیں ۔

پتّر ۔ خط یا کاغذ ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ میری ایک نظم کے دو شعر ہیں ۔

اک پنچھی کے ہاتھ بھیجی پاتی | پانی جو چھپا تو میں بھی آتی
پتّر کا جواب جب نہ پایا | چہرہ غصّے سے تمتمایا

پتراد تھراد کرنا ۔ (پتراد بفتح اول ۔ تھراد بکسر اول) منتشر کرنا تتر بتر کرنا ۔ درج نہیں ۔

پتلانا ۔ پتیں کا کساؤ آجانا ۔

اثر ۔ پتیں کا کساؤ ہو یا اور کسی دھات کا لکھنؤ میں کسا جانا کہتے ہیں ۔

پتلیوں میں رکھنا ۔ بہت عزیز رکھنا ۔ لاڈ پیار کرنا ۔ درج نہیں ۔

پتنگ یا کنکوا چمکانا ۔ علامت ہے کہ کنکوے کے میدان لڑنے کا آغاز ہوا ۔ درج نہیں ۔

پتھر چھوڑا ۔ (نفیر تشدید حرف دوم) ہ ہ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس پرند کو پڑھی یا کنکھ پھوڑا کہتے ہیں (پھوڑا میں واو کی آواز خفیف مثل ضم) ۔ نیز ہ ہ ۔

پتھر چھوڑیاں ۔ (بفتح اول و دوم) مونگ ماش کے آٹے سے نقل کے برابر بنا کر خشک کر لیتے ہیں اور شوربا کر کے کھاتے ہیں ۔

اثر ۔ یہ غالباً وہی ہیں جن کو لکھنؤ میں منگچھیاں یا بڑیاں کہتے ہیں ۔

پتھر خالی ہونا ۔ پتھر میں گھستے گھستے گڑھا پڑ جانا ۔ درج نہیں ۔

جان صاحب ۔ ع ۔

گھستے گھستے ابھی ہو جاتا ہے پتھر خالی

پتھر کا دل ۔ پتھر کا کلیجا ۔ سنگدل ۔ بے رحم ۔ سالک سے

کس کا پتھر کا ہے دل کس سے سنا جاتا ہے
کون ایسا ہے کہ جس سے ہو بیان دہلی

اثر ۔ اس کا مطلب ہے ایسا شخص جو مصیبت کے واقعات ٹھنڈے دل سے سن سکے یا سننے کی تاب لا سکے ۔ سالک کے شعر میں بھی پتھر کا دل یا پتھر کا کلیجا سے یہی مطلب ادا ہوتا ہے ۔

پتھر کا چھالا ۔ پتھر کے سطح کا کہیں کہیں اُبھر کر ناہموار ہو جانا ۔ کنایۃً ایسا روگ جس کا چارہ نہ ہو ۔ درج نہیں ۔ آرزو لکھنوی سے ہے اسٹا، ہوا جی کہ پتھر کا چھالا نہ کب تک رہے گا نہ کب تک رہے گا

پتھر لنڈھکانا ۔ پتھر پھسلانا ۔ کنایۃً ثقیل اور بعید سے الفاظ استعمال کرنا

اثر ۔ شہدوں کا ایک ٹونکا بھی ہے ۔ بلندی سے پتھر لنڈھکاتے ہیں

کرو دستند مرے اور ان کی گوڑی ہو ۔ یہ معنی درج نہیں ۔

پچھنا ۔ گوبر کے اُپلے بنانا ۔

اثر ۔ مجازاً خوب مارنا ۔ درست کرنا ۔ پیچھن نکال دینا ۔ یہ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) میں اس وقت خاموش رہا ... لے اب اس وقت پچھوں آپ کو ۔

پُچھی ۔ پیاز کی آنڈی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں پچھی یا آنڈی نہیں بلکہ پیاز کی گٹھی کہتے ہیں ۔ لہسن کے جوے کو البتہ پوتھی بھی کہتے ہیں نہ کہ پچھی ۔

پتی دار ۔ (ہندو) حصہ دار شریک ۔

اثر ۔ میں نے سنے پٹی دار (تائے ہندی) بولتے سنا ہے ۔

پتی لگنا ۔ آواز میں گانے میں یکایک تلمیر نا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

پُتیا ۔ (بضم اول وسکون دوم) اردی میں چھوٹے چھوٹے خوشے نکل آئیں ۔ کن پتہ پصورت ۔ عیب ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) دوسرا ہاتھ سینے سے اس طرح پھوٹ نکلا ہے جیسے آلو اور اروی سے پتیا یا انگوٹھے میں چھوٹی انگلی ۔

پتیلا ناؤ ۔ گہری ناؤ ۔ درج نہیں ۔ شرر ۔ اس تالاب میں ایک پتیلا ناؤ تھی ۔ (صحیح تائے ہندی و یائے مجہول سے ہے پتیلا) ۔

پتھر کے تلے ہاتھ ہونا ۔ مشکل میں مبتلا ہونا ۔ اس طرح درج نہیں

آتش ؎

صحرا کو چلیے چاک گریباں کرو آتش
لنگر میں نہیں پانو تپھر کے تلے ہاتھ

پتّا ۔ کان کے ایک زیور کا نام

قمر

دل ترے آنے سے ٹھہرا عاشق مہتاب کا
کان کے پتے سے سنکر ہو گیا سیماب کا

اثر ۔ کان کے زیور کے معنی میں عموماً بصیغۂ جمع آتا ہے ۔ آتش

سونے کے پتے ہو دیں ہر اک گل کے کان میں
شعلہ ہو جو بلبل گلزار سے کہ لیے

خالی پتے کی جگہ " پتے بالی " عمدہ ہے ۔

پتھر اُدھیڑنا ۔ پرانا محاورہ ہے ۔ اب اس جگہ فصحائے لکھنؤ پتھر اکھاڑنا کہتے ہیں ۔ انشا ؎

سینہ صد چاک نظر آیا ترے قاصد کا
اس کی تربت کے جو ہیں چاک ادھیڑے پتھر

اثر ۔ نہ معلوم حضرت مؤلف نے یہ اطلاع کہاں سے حاصل کی ۔ شعر بھی غلط نقل کیا ہے ۔ قاصد کی جگہ عاشق چاہیے ۔

پ ۔ ٹ

پٹ ۔ تلوار کا پہلو کے بل گرنا ۔ داغ

میں سر جھکا کے آگے بڑھا بھی تو کیا ہوا
تلوار پٹ پڑی مرے قاتل کے ہاتھ سے

اثر ۔ تلوار کا پہلو کے بل گرنا نہ معلوم کہاں کی زبان ہے ۔ داغ کے شعر میں تلوار کا پٹ پڑنا ہاتھ کی طرف سے وہ پڑنا وار کا خالی جانا ہے ۔ پٹ کے عام معنی ہیں اوندھا ۔ الٹا ۔

پٹ ۔ کپڑے کا عرض ۔ پاٹ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں پاٹ کہتے ہیں ۔ کپڑے کا پٹ کوئی نہیں بولتا ۔

پٹ ۔ جوانی کے قریب مرغی ۔ یہ معنی درج نہیں ۔

پٹ ۔ وہ زمین جو ابھی زیر کاشت نہیں لائی گئی ۔ یہ معنی بھی درج نہیں ۔

پٹاری کا خرچ ۔ پاندان کا خرچ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں پاندان کا خرچ کہتے ہیں ۔

پٹاری میں بند رکھنے کے لائق ۔ طنزاً ۔ عجیب وغریب ۔ نادر ہجو میں بولتے ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ۔ ڈبیا میں بند رکھنے کے لائق ۔

پٹاری کا دیو ۔ بدہیئت شخص ۔ درج نہیں ۔

پٹانا ۔ پٹنا کا متعدی ۔ رشک ؎

گر ڈرانے سے رکنے سے جلانے سے حاصل
ستانے رلانے پٹانے سے حاصل

اثر۔ خدا معلوم رشک نے پٹانا کہاں سے پایا۔ کچھ اور مطلب پٹانا۔ بہر طور اب پٹانا متروک ہے۔ اس کی جگہ پٹوانا بولتے ہیں۔

پٹپٹانا ۔ (ع و) حسرت کرنا۔ افسوس کرنا۔

اثر۔ اس کے معنی کسی شخص یا چیز کی تلاش میں مارا مارا پھرنا بھی ہیں وہ درج نہیں۔

پٹخارنا ۔ (عم) پیٹنا۔ کوڑے لگانا۔ دھمکانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پھٹکارنا کہتے ہیں۔

پٹخنیاں کھانا ۔ (دہی) پچھاڑیں کھانا۔ گرنا گر کر سنبھلنا اور پھر گرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔

پٹر پٹر باتیں کرنا ۔ بچوں کا صاف صاف باتیں کرنا۔

اثر۔ بالفتح لکھا ہے لکھنؤ میں بچوں کے متعلق بالضم بولتے ہیں۔ جو ان چالاک لڑکی کے متعلق بیشک پٹر پٹر بالفتح کہتے ہیں۔

پٹھے کا پٹرا ۔ (ع و) عورتیں موٹے تازے بچے کی نسبت کہتی ہیں۔

(اماں) آزادی پیدا ہوئی تو انا تندرست پٹھے کا پٹرا۔

اثر۔ واقعہ بیان کرنے میں جو چاہے کہہ لیجئے۔ ماں کے منہ پر اس کے بچے کو پٹھے کا پٹرا کہئے تو خوش ہونے کے بدلے ناراض ہو کہ بچے کو بوتے لگا۔

پٹکی ڈالنا ۔ (لکھنؤ) اندھا کر دینا آنکھیں بند کر دینا۔

اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس کذھب محاورے سے واقف نہیں نہ معلوم حضرت مؤلف کی اطلاع کا ماخذ کیا ہے۔ پٹکی پڑنا البتہ ہے وہ علیحدہ درج ہے۔

پٹنا ۔ ت (ع و)۔ جھگڑا۔ جھک۔ (فقرہ اتم کو اسی کا پٹنا پڑا رہتا ہے یعنی ہر وقت اسی کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں مندرجہ فقرے میں بجائے پٹنا پیٹنا بولتی ہیں۔ مگر مطلب مختلف ہوتا ہے۔ ہر وقت یہی دکھڑا روتے ہو۔ یہی ذکر کیا کرتے ہو۔ یہی فکر رہتی ہے۔

پٹلا ۔ پشتارہ جس میں چیزیں باندھتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پُٹلا کہتے ہیں۔ (بالضم واو مجہول)

پٹلی ۔ چھوٹا پٹلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پُٹلی کہتے ہیں۔

پٹور ۔ ماتم۔ کہرام۔

اثر۔ لکھنؤ میں پٹس کہتے ہیں۔ (پٹ۔ نس)۔

پٹوں میں گھسنا۔ پٹوں میں چھپنا ۔ لغوی معنی رگ دپے میں سرایت کرنا۔ (اصطلاحی) دل میں گھر کر لینا۔ ہمراز بننا۔ نصیر؎

سنو چڑھے کیونکر نہ جوں آئینہ بیگانہ رقیب
ان کے پٹوں میں گھسا ہے صورتِ شانہ رقیب

نصیر؎ آپ کے پٹوں میں چھپتا ہے رقیب ایسا نہ ہو
کان کے موتی کا روزن خانۂ عقرب بنے

اثر۔ دونوں فقروں کے لغوی اور اصطلاحی ماخذ نصیر دہلوی اور نسیم لکھنؤ آبادی کے مندرجہ بالا اشعار ہیں ماشاءاللہ خیر سلا۔ اور دونوں کو کندن و کاہ برآوردن کی بہترین مثال ہیں۔ وضاحت میں کون وقت ضائع کرے۔

پٹیسٹ ۔ (دشمن) رقیب۔ مقابل کو بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی ٹھیک نہیں۔

پٹیل ۔ بروزن کفیل۔ گاؤں کا سرغنہ۔ مکھیا۔

اثر۔ یہ یائے مجہول سے بروزن نکیل ہے۔

پٹیلوں ۔ بفتح اول وکسر دوم وسکون سوم معروف) تیتر کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں بتکرار لفظ پٹیلوں ہے۔

پٹھو ۔ (بروزن بچھو) معاون۔ مددگار وغیرہ۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہئے تھا کہ اس لفظ میں ہمیشہ طنز اور حقارت کا پہلو نکلتا ہے۔

پٹھی ۔ (ہندو) پسی ہوئی دال۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پٹھی (باضافۂ یائے معروف بعد ہائے ہندی) کہتے ہیں اور اس کا استعمال ماش کی پسی ہوئی دال تک محدود ہے۔

پٹی بنانا ۔ صرف پانی یا تیل پانی سے بالوں کی درپر ماتھے پر جمانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پٹیاں جمانا کہتے ہیں۔ اس کے لیے کنگھا

بھی شریک کرتے ہیں۔

پٹی نکالنا۔ (لکھنؤ) عورتوں کا سر کے بالوں کی ایک خاص وضع سے آرائش کرنا۔ جلالؔ

زلفیں سنوارتے ہیں رشک پری بنیں گے
اڑنا ہے پر لگا کر پٹی نکالتے ہیں

اثرؔ۔ یہ خاص طریقۂ آرائش کیا ہے! بالوں کا اس طرح سنوارنا کہ ایک ایک لٹ دونوں طرف کنپٹیوں پر لٹکتی رہے اسی کی طرف جلالؔ نے "اڑنا ہے پر لگا کر" سے اشارہ کیا ہے۔ اسے کلیں نکالنا بھی کہتے ہیں (امیر حسن) کہیں اپنی پٹی سنوارے کوئی۔

پٹن گھسی ہونا۔ تانا تانے مارنا۔ درج نہیں (اسے گھسن پٹی بھی کہتے ہیں)

پٹی۔ بھر کنے کا چرواہا۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں اسے پٹی (باضافۂ یائے مجہول وکسر اول) کہتے ہیں۔ اور پنڈلیوں پر باندھنے والے چمڑے یا کپڑے کو پٹیاں۔

پٹھا۔ حیوان یا انسان کا جوان بچہ۔ بچۂ کبوتر، بچۂ مرغ خانگی اور الو کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔

اثرؔ۔ کوئی پوچھے کہ الو کے بچے کا اضافہ نہ کرتے تو کیا حرج ہوتا۔ اس کا اطلاق بجائے حماقت انسان کے سوا الو پر ہوتا ہی نہیں۔ خود حضرت مؤلف کا پیش کردہ شعر داغؔ میری تائید میں ہے ؎

پیامی تو ہے کیا الو کا پٹھا
سمجھتا ہی نہیں کچھ بات میری

پھٹا۔ کیلے کا پتا جس کو منھ میں رکھ کر بجاتے ہیں۔ تجرؔ ؎

بلبلو دھوکا نہ کھانا اپنے ہم آواز کا
منھ میں پھٹا رکھ کے ہیں صیاد اکثر بیٹھتے

اثرؔ۔ شعر میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ پھٹا نہیں پتا ہے۔ خود حضرت مؤلف نے "پتا بولنا" تحریر کیا ہے۔ کسی درخت کا پتا منھ میں رکھ کر اس جانور کی بولی بولنا جس کو دام میں پھنسانا منظور ہو۔ قلقؔ ؎

طائر جاں کو پھنساتی ہے صفیر ہم صفیر دام گستر دام میں لاتے ہیں پتا بول کے

پٹن۔ (دہلی) پٹس۔ ماتم۔ کہرام۔ رونا پیٹنا۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں پٹس بمعنی رونا پیٹنا ہے۔ یعنی زدوکوب استعمال نہیں ہوتا۔ زدوکوب کو البتہ پٹن کہتے ہیں (بکسر اول و فتح ثانی)

پٹھان لڑائی ماریں اپنے ڈاڑھی پھٹکاریں۔ پرائے کام پر شیخی بگھارنا۔ درج نہیں۔

پٹکی پڑے ان باتوں پر۔ (ع) بیہودہ باتوں پر خاک ڈالو۔ اس طرح درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پٹیلنا۔ نفع کمانا۔ درج نہیں (دیکھئے فیلن)

پ - ج

پُنجا۔ بھرا۔ آباد۔ (فقرہ) خدا اس گھر کو بھرا پنجا رکھے۔ اردو میں بھرا کے ساتھ مستعمل ہے۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں بھرا پُرا کہتے ہیں۔

پ - چ

پچا بیٹھنا۔ (دہلی) غصب کرنا۔ ہضم کر لینا۔ داغؔ

تم پچا بیٹھے ہو پرایا مال
دل کی نالش کریں گے حاکم سے

اثرؔ۔ پچانا بمعنی ہضم کرنا لکھنؤ میں بھی رائج ہے۔ پیٹ میں بات نہیں پچتی عام فقرہ ہے۔ پچانا کے تحت حضرت مؤلف نے مثال میں تجرؔ لکھنوی کا شعر پیش کیا ہے۔

گل تنگ حوصلہ تھا نہ دولت پچا سکا
سونے کا ایک کھا کے نوالہ اُبھر گیا

کنایۃً کسی کا مال مار لینا۔

پچ پچ۔ (بفتح ہر دو بائے فارسی و نیز بکسر ہر دو بائے فارسی) ۱۔ دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی آواز۔ ۲۔ پان کی پیک تھوکنے کی آواز معنی ۱ میں بالفتح اور معنی ۲ میں بالکسر زبانوں پر ہے۔

اثر۔ اسے لکھنؤ میں باضافۂ ہائے مخلوط بالفتح پچ پچ کہتے ہیں۔

اسے کو پچکارا (بکسر اول) مارنا کہتے ہیں۔ پرندوں کے (اسلا بلغ) بیٹ کرنے کو اور بغیر پان کھائے ہوئے تھوکنے کی آواز کو پچ پچ (بالکسر) کہتے ہیں۔

پُچ پُچ۔ (بالضم)۔ اس آواز سے جانور کو بلانے یا اس کے غصے کو دھیما کرتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں پچکارنا یا پُچکارنا کہتے ہیں۔

پچنا۔ (دہلی) پَچَلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پچنا اور پچکنا دونوں بولتے ہیں۔ محل استعمال الگ الگ ہیں۔ مثلاً پچکی پچپا بھری ناک۔ یہاں پچکی غیر فصیح ہوگا۔ اس کی توند پچک گئی۔ یہاں پچ غیر فصیح ہوگا۔

پچھاڑی مارنا۔ پچھلی ٹانگیں مارنا۔ (چوپایہ کے واسطے)

اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے دولتی جھاڑنا چلانا۔

پچھاوا۔ پچھایا۔ (ع و) انگیا کا وہ حصہ جو پیٹھ کے نیچے رہتا ہے۔ (دیکھو پچھوا) رنگین ؎

کیا اس انگیا کے پچھایوں کو زُ اکترا ہے

بھول گنا نہیں ہر چند کسے شلالی

پچھوا۔ (لکھنؤ) انگیا کا وہ حصہ جو پیٹھ کی طرف مونڈھے کے نیچے (نیچے ؛ اثر) رہتا ہے۔ اس معنی میں لکھنؤ میں بالکسر اور دہلی میں بالفتح ہے۔ جان صاحب ؎

توڑوں گی ہاتھ اب جو بگاڑ دی آستیں

یاں سے گھٹا و فانہ یہ پچھوا بڑے نہیں

اثر۔ حضرت جلال نے بھی سرمایۂ زبان اُردو میں پچھوا لکھا ہے۔ "انگیا کا وہ پارچہ جو پشت کی جانب بندھتا ہے"۔

میں نے لکھنؤ کی بیگمات کو پچھاوا کے سوا پچھوا یا پچھایا بولتے نہیں سنا تھا۔ لہٰذا تحقیق در پیش ہوئی۔

دیوان رنگین مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں مندرجہ شعر اس طرح لکھا ہے۔ ؎

کیا اس انگیا کے پچھاووں کو براکترا ہے

بھول گنا ہی نہیں کتنی کسی شلالی

(شلالی ہنسی۔ بی۔ دھری وغیرہ بیان معروف نہ کہ بیائے مجہول جس طرح نور اللغات میں درج ہے) شلالی (سینے والی) مخاطب ہے۔ شعر میں پچھاووں درج ہے جس کا واحد پچھاوا ہوگا۔

رنگین کے دیوان میں خود اس کی مرتب کی ہوئی فرہنگ بھی شامل ہے جس میں پچھاوے درج ہے۔ پچھاوے (جمع) کا واحد پچھاوا ہوگا۔ رنگین کی ایک غزل کا مقطع ہے ؎

ڈوکیاں اور پچھاوے ہوئے سب تار بتار

کچکی کرکے جو رنگین سے نچوڑی انگیا

دیوان جان صاحب مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں جو شعر جان صاحب سے منسوب ہے درج نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا دوسرا مصرع بھی تحریف کے ساتھ درج ہے کیونکہ اس میں لفظ یہ حشو ہے۔ صحیح مصرع غالباً اس طرح ہوگا۔

یاں سے گھٹا و فانہ پچھاوا بڑھے نہیں

فیلن یا پلیٹس میں مجھ کو یہ لفظ نہیں ملا۔

لہٰذا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لکھنؤ اور دہلی میں دونوں جگہ یہ لفظ پچھاوا ہے۔ کم سے کم لکھنؤ کے متعلق میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں پچھاوا بولتے ہیں پچھوا یا پچھایا نہیں بولا جاتا۔

پچکاری۔ (بکسر اول) منہ سے پان کی پیک دھار باندھ کر پھینکنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پچکارا مارنا کہتے ہیں۔ پچکاری وہ آلہ ہے جس سے رنگ کھیلا جاتا ہے۔

پَچ لینا۔ حمایت یا طرفداری کرنا۔

اثر۔ پَچ کرنا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

پچکارنا۔ (دہلی) چمکارنا۔ پیار کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔

پچنا - دب جانا - بہتر بچ جانا مستعمل ہے - (فقرہ) انگلی شہتیر کے نیچے پچ گئی -

اثر - لکھنؤ میں یہ مطلب اس طرح ادا کریں گے (انگلی شہتیر کے نیچے کچپا ہو گئی -

پچھلے درجے - (ع) صد درجے -

اثر - لکھنؤ میں اس سرے کے یا پلے اپرلے سرے کے بولیں گے نیز صد درجے - مثلاً اس نے مجھے صد درجے حیران کیا ہے -

پچھلے پہرے - (ع) پچھلے پہر -

اثر - لکھنؤ میں پچھلے کو بولتے ہیں -

پچکنا - کنایۃً چھپنا - داغ

تو پچکتا ہے کیوں جو کوئی کہے
سیب پستاں ترے پچکنے لگے

اثر - پہلے مصرعے میں پچکنا بمعنی دبنا (دباؤ ماننا) ہے نہ کہ چھپنا -

پچکے ہوئے لوگ - مفلس - نادار - دبے ہوئے - درج نہیں -

پچھتا جوان - (پچھت - تا) - کسرتی - جس کا جسم خوب بنا ہوا ہو - درج نہیں -

پچُلونا - ہضم دوا - درج نہیں (از نفائس اللغات) -

پچھم جاؤ یا دکن وہی کرم کے لچھن - قسمت سے زیادہ کہیں نہیں ملتا - درج نہیں -

پچ جانا - ورم کا کم ہو جانا - گھٹ جانا - درج نہیں - (ادبائے لطافت)

پچھڑ پڑنا - (لکھنؤ) ناگہانی آفت آنا -

اثر - جلال کی سرمایۂ زبان اردو سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا - یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں - میں نے اور کتب لغات چھان ماریں کسی میں درج نہیں -

پچھتا پچھتو کے - پشیمان ہو کر - شل ہو کر عاجز ہو کر - درج نہیں (بفتح اول - پچھتانا سے) (واو معروف) -

پ - خ

پُخترِیاں - (ع) مفت کی پکی پکائی روٹیاں - وہ روٹیاں جو کھانا پکانے والی عورتیں اپنے بچوں کے واسطے امیروں کے گھر سے چرا کر لے جاتی ہیں (تحقیر سے) چپاتیاں - روٹیاں - اس جگہ ماما پخترِیاں ہی بول چال میں ہے -

اثر - میرا خیال تھا کہ ماما پخترِیاں یا ماما پختیاں وہ چپاتیاں ہیں جو کھانے کے ظروف پر ڈھانک کر باورچی خانہ سے دسترخوان کے لیے بھیجی جاتی ہیں - اس طرح کھانا بھی گرم رہتا ہے اور وہ روٹیاں گھی یا لعاب میں تر ہو کر یا چپڑ کر لذیذ ہو جاتی اور رغبت سے کھائی جاتی ہیں کہاں یہ مفہوم کہاں چرائی ہوئی روٹیاں!

میرے بیان کردہ مطلب کی تصدیق فیلن اور پلیٹس سے بھی ہوتی ہے -

فیلن - پختری - بھاری اور لذیذ (Rich) غذا (فقرہ) جس نے ماما پخترِیاں کھائیں اُس سے کام نہیں ہو سکتا -

پلیٹس پختری (پخت سے) کیک یا روٹیاں جو کھانے کے ظروف پر ڈھکی جاتی ہیں جب کھانا دسترخوان کے لیے بھیجا جاتا ہے - چپاتیاں جو گھی یا مکھن سے چپڑی گئی ہوں العابدار سالن مثلاً دوپیازہ وغیرہ پر ڈھکنے سے) - یہ چپاتیاں بہت نرم مقوی (Rich) اور لذیذ ہوتی ہیں لہٰذا ماما پخترِیاں کھانا کے لفظی معنی ہوٹ ماں کی تیار کی ہوئی مرغن روٹیاں (پلیٹس ماما کو ماں کا مرادف سمجھا - اثر) - مجازاً اُس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو آرام و آسائش کا عادی ہو اور محنت برداشت کرنے کے قابل نہ ہو -

آپ نے دیکھا کہ ماما کی چرائی ہوئی روٹیوں کا مطلق تذکرہ نہیں ان روٹیوں کو ماما تجڑیاں (تجڑ - یاں) کہتے ہیں جو ملازم عورتیں چوری سے نہیں بلکہ کھُلّم کھُلّا بال بچوں کے واسطے اپنے گھر بھیجتی ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ صاحب نور اللغات کو ماما پخترِیاں و ماما تجڑیاں کی

تجنیس لفظی نے دھوکا دیا اور کچھ کا کچھ لکھ گئے۔

چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

تم ڈرنے سے بیٹھے بٹھے ماما بختیاں اڑایا کیے تم کو ان باتوں سے کیا سروکار۔ جان صاحب ؎

جتنی باتیں تھیں سب اے نیک نظر بھول گئے
ماما بختریوں کا کھانا وہ مگر بھول گئے

پ - ر

پر پرزوں سے درست ہونا۔ ساز و سامان سے درست ہونا۔ اسباب ضروری موجود ہونا۔ اس محاورے میں پرزا بمعنی رونگٹے کے ہے۔

آثر۔ بھلا محاورے میں رونگٹے کا کیا دخل ہے۔ پرزہ اپنے اصل معنی دے رہا ہے۔ جزو ترکیبی۔ جس طرح کسی کل (مشین) کے پرزے ہوتے ہیں محاورۂ زیر نظر میں پرزوں کا مفہوم ہے متعلقات پر بازو۔ طاقت پرواز ایک بات اور ہے۔ عام قاعدہ پر پرزے نکالنا ہے نکہ پر پرزوں سے درست ہونا۔

پرا جمانا۔ صفیں جمانا۔ تجر ؎

خدا پناہ میں رکھے تمھاری پلکوں سے
غضب کی فوج کھڑی ہے پرا جمائے ہوئے

آثر۔ یہ شعر تجر کا نہیں لکھنؤ کی مشہور شاعرہ مشتری کا ہے۔

پرائے شگون اپنی ناک کٹانا۔ کسی کے فائدے کے لیے خود بدنام ہونا۔

آثر۔ پرائے شگون کے بعد لفظ کو غالباً کتابت میں چھوٹ گیا ہے۔ دوسری مثل جس کا مطلب بالکل برعکس ہے یہ ہے۔

پرائی بدشگونی کو اپنی ناک کٹوانا۔ دوسرے کو نقصان یا صدمہ پہنچانے کے لیے اپنی بدنامی گوارا کرنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) بنا پرائی بدشگونی کے لیے اپنی ناک کٹوانا بھلا۔

پرا ٹوٹنا۔ فوج کی صف کا شکست ہونا اور بھاگنے پر آمادہ ہونا۔ درج نہیں۔

پرائی بھوسی چکنے ہاتھ۔ ناجائز فائدہ اٹھانا۔ درج نہیں۔

پرائے برتے پر شکرا پالنا۔ پرائے بھروسے پر کوئی کام کرنا۔

آثر۔ یہی مثل ایک بہتر اسلوب سے اس طرح ہے۔

پرائی بوٹی پر شکرا پالنا۔ خود محنت کرنے کے بجائے دوسرے کا دست نگر ہونا۔ درج نہیں۔

پرائے پھٹے میں پاؤں دینا۔ مصیبت میں نالشی ہمدردی جو اور زیادہ موجب آزار ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

پر کٹ۔ (لکھنؤ) بال و پر کٹا ہوا پرند۔

آثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ پر قینچ کہتے ہیں یا پر کٹا۔ پر نُچا۔

پر کھانا۔ داغ کھانا ؎

سخن گرم وہ سن جائیں ہمارے اے شاد
آتش رشک سے سینے میں جو پر کھاتے ہیں

آثر۔ فیلن میں پر کھانا کے معنی بھُننا (mean rol) درج ہیں آتش رشک کے ہوتے داغ کھانا سے یہی بہتر معلوم ہوتے ہیں۔

پر کا کوا بنانا۔ بے حد مبالغہ کرنا۔ کوے کے ایک پر کو کوا کہہ دینا۔ (فقرہ) دون کی لی تو پر کا کوا بنا دیا۔ درج نہیں۔

پر کٹ گئے دم جھڑ گئی پھرتے ہیں لنڈورے۔ بالکل بے سر و سامان ہو جانا۔ یہ مثل درج نہیں۔

پرات۔ بڑی تھالی۔

آثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ قصباتی زبان ہے۔ یا پھر بستہ بولتے ہیں۔

پر کھلا۔ وہ طائر جس کے پر بندھے نہ ہوں مگر اڑنے کا مقدور نہ ہو۔ درج نہیں۔ غالب ؎

کنج میں بیٹھا رہوں یوں پر کھلا
کاشکے ہوتا قفس کا در کھلا

پرانے چاول۔ کنایۃً تجربہ کار۔ جہاں دیدہ۔

زن دنیا نہ کیوں لذت دے اسے شاد
پرائے چاولوں ہی میں مزا ہے

اثر۔ یہ فقرہ صرف جہاں دیدہ عورت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسا شاد کے شعر سے بھی واضح ہے۔

پرانے مردے اکھیڑنا۔ بھولی بسری باتیں درمیان میں لانا۔ (ادبی)
اثر۔ لکھنؤ میں گڑے مردے اکھیڑنا کہتے ہیں۔

پرایا سر کدو کے برابر۔ کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھانا۔ درج نہیں۔

پرائی آگ میں جلنا۔ دوسرے کی مصیبت اپنے ذمے لینا۔ اس طرح درج نہیں۔

پرب۔ ایک قسم کا ہیرے کا نگینہ۔
اثر۔ یہ وضاحت کرنا چاہیے تھی کہ پرب چپٹے ہیرے کو کہتے ہیں۔ دللہ ہیرا گنا یا کنول ہے۔ پرب بسکون دوم لکھا ہے۔ بول چال میں بفتح اول و دوم ہے۔

پرتال کرنا۔ جانچنا۔ درج نہیں۔

پرتل کا ٹٹو۔ مزدور آدمی۔ لدو ٹٹو۔
اثر۔ لکھنؤ میں کرایہ کا ٹٹو یا جاڑے کا ٹٹو کہتے ہیں۔

پرچہ جڑنا۔ مخبری کرنا۔ کسی کے خلاف کوئی بات لگانا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)۔ تم کو پرچہ جڑنے کی کونسی ضرورت تھی۔

پرخچے اڑ جانا۔ (لکھنؤ) پرزے پرزے ہو جانا۔ قتیل ؎

یہی فریاد و شیون ہے تو اک دن آپ سن لیں گے
کہ پرخچے اڑ گئے چرخ کہن کے میرے نالوں سے

اس جگہ پرنچے اڑجانا بھی مستعمل ہے۔
اثر۔ میں پرنچے سے واقف نہیں نہ تحقیق ہو سکی۔ لکھنؤ میں پرنچے اڑجانا ہے۔

پر دشمن جگنو میں نور رکھ۔ کپڑا پہننے کے لیے ہوتا ہے نہ کہ سینتنے کے لیے۔ درج نہیں۔

پردے کی بی بی چٹائی کا لہنگا۔ پردے میں بیٹھنے والی عورت کسی نہ کسی طرح اپنی ستر پوشی کر لیتی ہے۔ درج نہیں۔

پردہ پوشیدہ رہ جانا۔ عیب چھپنا۔ مرنے سے عزت رہ جانا۔
اثر۔ یہ پردہ رہ جانا ہے نہ کہ پردہ پوشیدہ رہ جانا۔ پردہ تو خود ہی پوشیدہ رہتا ہے۔ پوشیدہ پوشیدہ رہنا بے معنی فقرہ ہے۔

پردۂ تقدیر۔ قسمت کا لکھا انسان سے پوشیدہ رہتا ہے۔ درج نہیں۔ فارسی کا شعر ہے ؎

الحمد للہ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

پردہ چاک ہونا۔ پردہ پھٹ جانا۔ قدر ؎

ہاتھ ہر وقت گریباں میں پڑا رہتا ہے
وائے اے دست جنوں چاک ہے سارا پردہ

اثر۔ صحیح معنی راز فاش ہونا ہیں۔

پردے میں زردہ۔ چوری چھپے عورت کی بدکاری۔ درج نہیں۔

پردے اڑنا۔ ہوا کے سبب سے پردوں کا اڑنا اپنی جگہ قائم نہ رہنا اور بے پردگی ہو جانا۔ درج نہیں۔ فصاحت ؎

آہ مجنوں کی اٹھی آندھی تو لیلیٰ نے کہا
گر یہی پردے اڑیں گے سامنا ہو جائیگا

پر کا تکیہ۔ ایسا تکیہ جس میں روئی کے بجائے پر بھرے ہوں۔ درج نہیں۔

پروار۔ (ہندی) (حو) قبیلہ۔ خاندان۔
اثر۔ مسلمان عورتیں بھی بولتی ہیں۔ مثلاً پروار سلامت رہے۔

پرچہ لکھنا۔ ہرکارے سے خبر پا کر اخبار نویس کا حال لکھنا اور سرکار میں داخل کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

روز و شب کے حال کا لکھنا تھا پرچہ روز و شب
کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا

پردے بدلنا۔ موسیقی کی اصطلاح میں ایک سُر کے بعد دوسرا سُر شروع کرنا۔ درج نہیں۔

پری چھم۔ حسین طرحدار عورت۔ درج نہیں۔

پرگت ملنا۔ (لکھنؤ) میل ہونا۔ ساز ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تائے ہندی سے ہے نہ کہ تائے قرشت سے۔ اگر پیٹیں کا اعتبار کیا جائے تو پرگت (تائے قرشت) کوئی لفظ نہیں۔ پرگٹ ہے۔

پرلے درجے کا۔ پرلے سرے کا۔ (دہلی) بڑا بدمعاش۔ خراب آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔ یہ ضرور ہے کہ بعض لوگ پرلے کا لفظ اس طرح بولتے ہیں کہ پرے کا شبہ ہوتا ہے۔

پرملو۔ ایک قسم کا ناچ۔ میر حسن سے

کبھی پرملو میں دکھائی ادا

کہیں نوٹ کر بجلی ہووے ادا

اثر۔ پرملو واو مجہول سے لکھا ہے صحیح واو معروف سے ہے۔ سند میں میر حسن ہی کا شعر مل گیا ہے

کوئی نن میں سنگیت کے شعلہ رو

پرم لوگ نبھی کی لے پرملو

پرومس۔ لکھنؤ میں رائے قرشت سے۔ دہلی میں رائے ہندی سے۔

اثر۔ بہتان عظیم! لکھنؤ میں بھی رائے ہندی سے ہے۔ حضرت مؤلف نے سرمایۂ زبان اردو سے بہت کچھ حاصل کیا یہاں منحرف ہوگئے۔

پرج۔ ایک راگنی کا نام۔

اثر۔ جیم سے لکھا ہے۔ یہ زاج سے ہے۔

پرورده۔ تربیت یافتہ۔

اثر۔ پرورده کے ایک اور معنی ہیں جو درج نہیں۔ جس پھل کا مربا بنانا ہوتا ہے اسے ابال کر شکر میں رکھ دیتے ہیں تا کہ شکر خوب جذب ہو جائے۔ اس مرکب کو پرورده کہتے ہیں۔ جب آگ پر پکایا جاتا اور قوام کا تار بندھنے لگتا ہے تو یہی مربا ہو جاتا ہے۔

پرائی آس جو چولھے پاس۔ دوسرے پر بھروسا کرنا چاہئے درج نہیں۔

پرائے برتے کھیلا جوا آج نہ ہوا کل ہوا۔ دوسرے کے اعتبار پر کام نہ کرنا چاہئے۔ درج نہیں۔

پرائی دیگچی پر قلعی۔ بڑھاپے میں بناؤ سنگار۔ درج نہیں۔

پ - ڑ

پڑاگرا۔ (لکھنؤ) بے حقیقت ناچیز۔ دہلی والے گراپڑا بولتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ والے بھی گرا پڑا بولتے ہیں۔ سرمایۂ زبان اردو میں بھی گرا پڑا درج ہے یعنی بے قدر۔ بے حقیقت آدمی۔ اسی کے ساتھ دوسری جگہ پڑاگرا بھی لکھ دیا ہے۔

پڑا۔ بھینس کا بچہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں پڑوا کہتے ہیں۔

پڑاپڑ۔ مینہ برسنے یا جوتیاں تھپڑ پڑنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں سب کے لیے الگ الگ الفاظ ہیں۔ بوندیں پٹ پٹ گرتی ہیں۔ جوتیاں پٹ پٹ یا چٹا چٹ پڑتی ہیں۔ تھپڑ تڑاق تڑاق یا تڑا تڑ لگتے ہیں۔

پڑاقا۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی آتشبازی جس میں چھوٹتے وقت آواز ہوتی ہے۔ لکھنؤ میں پیشتر پٹاخا بولتے تھے اور دہلی میں اب بھی پٹاخا بولتے ہیں۔ (چھوٹنے کے ساتھ) (جان صاحب) چھوڑا پڑاقا میں نے ترا دل دہل گیا۔

اثر۔ اپنی تائید میں جان صاحب کا مصرع پیش کیا ہے جن کا دیوان پہلی مرتبہ ۱۲۴۵ھ میں شائع ہوا تھا۔ تاہم مؤلف نور اللغات کو یہ کہنے میں تامل نہیں ہوتا کہ پہلے لکھنؤ میں بھی پٹاخا کہتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ لکھنؤ میں دونوں لفظ پڑاقا اور پٹاخا رائج ہیں۔ مفہوم الگ الگ کر دیا ہے۔ پڑاقا آتشبازی کی ایک قسم ہے اور پٹاخا چنچل فاحشہ عورت ہے۔

پڑاقے کی گوٹ۔ (دہلی) طرح طرح کی گوٹ۔ مختلف رنگوں کی گوٹ۔ لکھنؤ میں رائے فارسی سے بولتے ہیں۔

اثر۔ استغفر اللہ۔ لکھنؤ میں بھی رائے ہندی سے بولتے ہیں۔ جلال

نے بھی مالے ہندی سے پڑاتے کی گوٹ لکھا ہے۔

پڑ مرنا۔ مرتے دم تک ساتھ نہ چھوڑنا۔

آثر۔ لکھنؤ میں مر کے نکلنا کہتے ہیں۔

پڑھا۔ پڑھا لکھا۔ تعلیم یافتہ۔

آثر۔ لکھنؤ میں پڑھا لکھا ہی بولتے ہیں جو مطلب بیان کرتے ہیں صرف کر دیا گیا۔

پڑھا ہے۔ بڑا چالاک ہے۔ درج نہیں۔

پڑھا جن۔ وہ جن جو خود علم و فن سے واقف ہونے کے باعث کسی سیانے کے قابو میں نہ آئے۔ مجازاً شریر۔ چالاک۔ ہوشیار۔

آثر۔ اس کے متعلق ایک حکایت یاد آئی۔

ایک دن حضرت سلیمان نے ایک جن سے پوچھا کہ کلام کیا ہے
اس نے جواب دیا کہ ہوا کا ایک جھونکا جو منہ سے آیا اور نکل گیا۔
پوچھا اس ہوا کے جھونکے کو کسی تدبیر سے اسیر کیا جا سکتا ہے۔
اس نے کہا صرف ایک طرف سے اور وہ فن تحریر ہے۔

قیاس کہتا ہے کہ پڑھا جن اسی حکایت سے نکلا ہے چالاک چلتا پرزہ جس پر کوئی افسوں کارگر نہ ہو۔

پڑھا ہوا جن بھی کہتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا اہم پڑھے ہوئے جن ہیں۔

پڑت پھیلانا۔ (دہلی) لاگت کا اندازہ کرنا۔

آثر۔ لکھنؤ میں پڑتا لگانا یا پھیلانا کہتے ہیں۔

پڑتا۔ حصہ رسدی۔

آثر۔ لکھنؤ میں پرتا کہتے ہیں۔ (راسے لعلہ)۔

پڑے پڑے دھنیاں گننا۔ شغل بیکاری۔ درج نہیں۔

پڑھے نہیں۔ ناخواندہ۔ درج نہیں۔ آتش ؎

بے گنتی بوسے لیں گے رخ دل پسند کے
عاشق ترے پڑھے نہیں علم حساب کو

پ ۔ س

پسائی والی۔ پسائی کا پیشہ کرنے والی عورت۔

آثر۔ لکھنؤ میں پنہاری کہتے ہیں۔

پست ہو جانا۔ تھک جانا۔ شل ہو جانا۔ درج نہیں۔

پستولیا ملہ۔ اوڑھنے کا رومال موسے کی وضع کا۔ ٹے وہ رومال جو دلہن کے ہاتھوں میں مہندی لگانے کے بعد باندھ دیتے ہیں۔

دونوں معنی درج نہیں۔ ٹے کو حنا بند بھی کہتے ہیں۔

پسندوں کے کباب۔ (دہلی) سیخ کے کباب کی ایک قسم۔ لکھنؤ میں پسندے کباب کہتے ہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں بھی سیخ کے کباب کی طرح پسندوں کے کباب کہتے ہیں۔ اگر سالن ہو تو پسندے کہتے ہیں۔

پسینے کی اولتی بہنا۔ کثرت سے پسینا آنا۔ درج نہیں۔

پسیلو۔ وہ پانی جو چاولوں سے قریب پک چکنے کے نکال دیتے ہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں اسے پساؤ کہتے ہیں

از روئے پلیٹس پساؤ اور پسیلو دونوں درست ہیں۔

پ ۔ ک

پکا پکایا۔ بالکل تیار۔ بنا بنایا ٹھیک۔ بے مشقت۔ داغ ؎

کبھی متکلف شیخ صاحب نہ ہوں
جوان کو نہ پکا پکایا ملے

آثر۔ صرف کھانے کے لیے مستعمل ہے۔ داغ کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہے۔

پکی چھلیسی۔ ہوشیار چالاک نوجوان عورت۔ درج نہیں۔

پکاؤ۔ بروزن الاؤ پختگی (دہلی) داغ

سینے کے زخم خام ہیں کیا کھائیں خون دل
اچھا نہ ہو پکاؤ تو لطف طعام کیا

پَکاؤ - بروزن رتالو - (دہلی) پکنے کے قریب - جیسے یہ پھل پکاؤ ہے -

اثر - اگر فیلن کا اعتبار کیا جائے تو بیان کردہ مطالب گمراہ کن ہیں - پکاؤ بروزن الاؤ عام پختگی یا تیاری نہیں بلکہ پیپ پڑی ہوئی چیزوں (پھوڑوں یا زخموں) کی تیاری ہے - اسی طرح پکاؤ بروزن رتالو سے ہر وہ شے مراد نہیں جو پکنے کے قریب ہو بلکہ وہ زخم یا پھوڑا جو پک رہا ہو - فیلن نے پکاؤ بروزن الاؤ کا انگریزی مرادف (suppuration) (پکنا، پیپ پڑنا) قرار دیا ہے اور پکاؤ بروزن رتالو کا (suppurative) (پیپ پڑا ہوا - پکتا ہوا -

داغ کا نقل کردہ شعر فیلن کی تائید کرتا ہے - اس نے سینے کے عام زخموں کے بارے میں کہا ہے کہ اچھی طرح پکے نہیں لہذا ان کی عدم پختگی کی حالت میں لہو کے گھونٹ گھونٹنا کچھ لطف نہیں دیتا - پکے پھوڑے کی طرح تپکتے اور کھولتے تو ہم خون دل سے ان کی آبیاری کرتے اور درد کی لذت لوٹتے -

پکاؤ (بروزن الاؤ) کے مفروضہ عام معنی (پختگی تیاری) کی بنا پر صاحب نوراللغات نے پکاؤ (بروزن رتالو) کے متعلق یہ فقرہ گڑھ لیا کہ پھل پکاؤ یعنی پکنے کے قریب ہے حالانکہ نیم پختہ پھل کو گدر کہتے ہیں ، پکاؤ نہ کہلایا ہے نہ کہلائے گا -

پکسنا - میوے کا درخت سے قبل از وقت ٹوٹ کے گھر میں رکھ کر پختہ ہونا - دب کر سڑ جانا -

اثر - پکسنا میوے کا ذائقہ سے اتر جانا ہے - دبنے سے یا اور کسی وجہ سے - گھر میں رکھ کر پختہ کرنا پال ڈالنا ہے سڑنا جس کا لازمی نتیجہ نہیں -

پکنا - بال سفید ہونا -

اثر - بغیر بال کا اضافہ کئے یہ مطلب نہیں نکلتا -

پنال پیٹو - (دہلی) بڑے پیٹ والا - بہت کھانے والا - لکھنؤ میں اس جگہ پیٹو بولتے ہیں -

آثر - بڑا کھاؤ ہے اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں - ایک فقرہ بہت دلچسپ ہے - پیٹ میں سستی خانم اترگئی ہیں -

پکھڑی - (ہندی) پھول کی پتی -

آثر - لکھنؤ میں پنکھڑی کہتے ہیں -

پکے آم کے ٹپکنے کا ڈر - سن رسیدہ آدمی کی زندگی کا اعتبار نہیں -

آثر - لکھنؤ میں خفیف تغیر کے ساتھ اس طرح بولتے ہیں - پکا آم ٹپکنے کا ڈر -

پکی عمر - جوان عمر - (توبۃ النصوح) اس خاندان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی تو پکی عمر ہیں اور بیاہے جا چکے ہیں -

آثر - کافی سن - کافی عمر پکی عمر ہے - مثال ہی سے واضح ہے -

پکی پکائی - پکی ہوئی تیار -

اثر - لکھنؤ میں پکی پکائی ہانڈی کہتے ہیں - جو درج ہی نہیں -

پ گ

پگ - (بالفتح) - قدم - علیحدہ درج نہیں -

پگ آگے پت رہے - پگ پاچھے پت جائے - مثل - قدم آگے بڑھانے میں عزت ہے - پسپا ہونے میں ذلت - درج نہیں -

پگرانا - پاگرانا - (جگالی کرنا)

آثر - پگرانا بفتح اول لکھا ہے - لکھنؤ میں بضم اول بولتے ہیں - یہ مثل بھی ہے - بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے - (بے حس آدمی) - بعض لوگ پگرانے کی جگہ پگلانے کہتے ہیں -

پگڑی اُن کی ہے - عروج و اقتدار حاصل ہے - درج نہیں -

پگڑی دونوں ہاتھوں سے سنبھالنا - عزت آبرو بچانا

(لا اعلم) شیخ صاحب زمانہ نازک ہے

دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

آثر - یہ شعر میر کا ہے اور شیخ صاحب کی جگہ میر صاحب ہے محاورہ بھی دستار کے ساتھ ہے نہ کہ پگڑی کے ساتھ -

پچلانا ۔ (دہلی) گلانا ۔ تپلا کرنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بالفاظ ذیل مخطوط گچلانا کہتے ہیں جیسا شرف کے پیش کردہ شعر سے واضح ہے ۔

جب دم آب پچلتے ہیں کسی کے روے روشن پر
پری کو تیرے آگے موم کی مریم سمجھتے ہیں

پگنا ۔ قوام کیا جانا ۔ قوام میں لپٹنا ۔
اثر ۔ پگنا شکر میں لت کرنا، شکر چڑھانا ہے ۔ (لکھنؤ میں یہی مفہوم ہے)
پگڑی اٹکی ہے ۔ عروج و اقتدار حاصل ہے ۔ درج نہیں ۔
پگڑی الجھنا ۔ پگڑی اٹکنا ۔ مقابلہ ہونا ۔ ہمسری ہونا ۔
اثر ۔ پگڑی الجھنا پگڑی اٹکنا یا مقابلہ و ہمسری ہونا نہیں ہے بلکہ مخاصمت، پرخاش ہونا ہے ۔ (طلسم ہوشربا)
صمصام نے کہا میری پگڑی الجھی ہے ۔ اب تاب صبر و ضبط باقی نہیں ۔ بس آج ہی (ان لوگوں کا) خاتمہ کرتا ہوں ۔

پ ۔ ل

پل کے پل مارتے ۔ پل مارنے میں ۔ لمحے (لمحہ؟ اثر) بھر میں ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں پل مارتے یا پل مارنے میں یا پل بھر میں بولتے ہیں ۔
پلاؤ ۔ بروزن رتالو ۔ آدمیوں کا پرورش کیا ہوا جانور ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں پالو (بروزن آلو) کہتے ہیں ۔
پل پس کر ۔ پرورش ہو کر ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں "پال پوس کر" کہتے ہیں ۔ یا پالا پوسا (مذکر) اور پالی پوسی (مونث) ۔
پلپلا ۔ پھل دبا کر نرم کیا ہوا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بالکسر بولتے ہیں ۔ مثلاً تخمی آم پلپلا کر (نرم کر کے) کھاتے ہیں ۔
پلپلانا کسی چیز کو بغیر چبائے ہوئے منہ میں نرم کرتا ہے ۔
پلتھی ۔ سُرین کے بل بیٹھنے کا خاص طریقہ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں پالتی مار کر بیٹھنا کہتے ہیں ۔
پلٹنا ۔ پٹنا کا مانس ۔ مثلاً آدمی بازار دیر کا گیا ہوا اب تک نہیں پلٹا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔
پلٹنیوں کو ۔ (عو) واپسی کے وقت ۔ (فقرہ) پلٹنیوں کو ان سب رنگوں کی پڑیاں لیتے آنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں عورتیں لوٹیوں کو بولتی ہیں ۔
پلٹن ۔ (فرانسیسی زبان میں بٹے لین) ۔ ہزار سپاہی کی جماعت
اثر ۔ انگریزی میں ایک لفظ Platoon بھی ہے اس کی جماعت بٹالین (Battalion) سے کم ہوتی ہے ۔ پلٹن صوتی اشتباہ سے جتنا Platoon سے مشابہ ہے بٹالین (Battalion) سے نہیں ہے ۔ لہٰذا میرے نزدیک پلٹن کا ماخذ Platoon کو قرار دینا چاہئے گو فیلن اور پلیٹس حضرت مولف کے ہمنوا ہیں ۔ شیکسپیئر نے اپنی ڈکشنری کے انگریزی ہندوستانی حصے میں Platoon کی ہندوستانی پلٹن لکھی ہے مگر بٹالین (Battalion) کے مقابل بھی پلٹن لکھ دیا ہے ۔
پلچ پڑنا ۔ الجھ پڑنا ۔ پل پڑنا ۔ درج نہیں ۔ فسانۂ آزاد رلے بے پلچ پڑیں ہزاروں لاکھوں باتیں سنا ڈالیں ۔
پلکوں سے پھول اٹھانا ۔ گلبازی میں جس کی طرف پھول گرتا ہے (عموماً گیندے کا پھول ہوتا ہے) وہ آنکھوں سے اٹھاتا ہے ۔ درج نہیں ۔
پلکوں سے تلوے سہلانا ۔ معشوق سے انتہائی گرویدگی کا اظہار ۔ درج نہیں ۔
پلک مٹنی ۔ وہ عورت جو ذرا ذرا سی بات پر رو دے ۔ درج نہیں
پلہ برابر ہونا ۔ ہمرتبہ و ہمپایہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ ہجرؔ

تل گیا نظروں میں تو شب کو جو کوٹھے پر چڑھا
تیرا پلہ چاند کے برابر ہو گیا

پلنا ۔ (عم) پالنا کا مخفف ۔ گہوارہ ۔

اثر۔ کیا عوام کیا خواص سب کی زبان پر پالنا ہے۔ پلنا کوئی نہیں بولتا۔

پلہ بھاری ہونا۔ باوقار ہونا یعنی درج نہیں۔ آتش ؎

ناتواں میری طرح ہو جو عشق حسن سے
کوہ سے بھاری ترازو میں ہو پلہ کاہ کا

دولتمند ہونا لکھے ہیں۔

پلنگڑی ۔ چھوٹا پلنگ۔

اثر بشرطیکہ خوبصورت اور سبک ہو۔ پلنگڑی سے نفاست کا پہلو جدا نہیں کیا جا سکتا۔

پُلی بجانا۔ دودھ پیتے بچے کے منھ سے رال کے ساتھ جو بُلبلے اٹھتے ہیں ان کو پُلی بجانا سے تعبیر کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

پُلیوں خون خشک ہونا۔ بہت خائف ہونا۔ یہاں پُلی چُلّو کے معنی دیتا ہے۔ (فسانۂ آزاد) میری جان پر بنی۔ پلیوں خون خشک ہو گیا۔ درج نہیں۔

پلے جھاڑ کر کھڑا ہو جانا۔ الگ ہو جانا۔ سب بانٹ دینا۔ بے تعلق ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دامن جھاڑ کر کھڑا ہو جانا کہتے ہیں۔

پلے دار آواز۔ دور تک جانے والی آواز۔ تسلیم ؎

چپکے چپکے جب کئے نالے خدا نے سن لیے
رعد سے بڑھ کر مری آواز پلے دار ہے

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں زیادہ تر پاٹ دار آواز کہتے ہیں

پلے دار۔ وہ مزدور یا قلی جو غلہ پلے میں بھر کر سر پر لے جاتا ہے۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ پلے دار اُس شخص کو کہتے ہیں جو بازار میں غلہ تولتا ہے۔ پلیٹس حضرت مؤلف کی تائید میں ہے۔ ترازو کے معنی لیجئے تو میرا کہنا درست ہے۔ تھیلے کے معنی لیجئے تو حضرت مؤلف نے درست فرمایا۔ میں اپنی تائید میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں دے سکتا مگر سنا یہی ہے۔

پ - ن

پن بَٹّا۔ پان رکھنے کا ڈبا۔

اثر لکھنؤ میں پانوں کا ڈبا یا پانوں کی ڈبیا کہتے ہیں۔

پن بھرن ۔ پن بھری۔ پانی بھرنے والی عورت۔ اول لکھنؤ میں دوسرا دہلی میں مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں پن بھرن سننے میں بھی نہیں آیا۔ کبھی بھشتنیں (بھشتی کی تانیث) ہوتی تھیں اب ناپید ہیں۔ گھروں میں پانی کے نل لگ گئے۔

پن ڈبّا۔ (دال ہندی بالضم و بائے مشدد) اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی چال ایسی ہوتی ہے گویا پانی میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔ درج نہیں۔

پن کوّا۔ ایک قسم کی مرغابی۔

اثر۔ لکھنؤ میں جل کوا یا جل مرغی کہتے ہیں۔

پنواڑی ۔ ۱ پان بیچنے والا۔ ۲ وہ جگہ جہاں پان بکثرت ہوں۔

اثر۔ نمبر ۲ کو پان کی بھیٹ کہتے ہیں نہ کہ پنواڑی۔ ہر چند حضرت جلال نے بھی یہ معنی فرض کئے ہیں۔ لیکن میں پنواڑی کے معنی صرف پان بیچنے والا دیے ہیں۔

پنگھٹ ۔ پانی بھرنے کی جگہ جو گھاٹ پر ہوتی ہے۔

اثر۔ کنوئیں پر بھی پنگھٹ ہوتا ہے۔

پنّا دتیرے دیدے سے۔ عورت کو عورت اس کی چالاکی یا بیباکی پر اس طرح تنبیہ کرتی ہے۔ درج نہیں۔

پنجڑی ۔ چوسر کا ایک داؤں۔ جب پانچ کوڑیاں چت پڑتی ہیں تو اس کو بھی پنجڑی کہتے ہیں۔

اثر۔ چوسر میں کوڑیاں کہاں سے آ گئیں غالباً پچیسی لکھنا رہ گیا۔

پنجنا۔ جھلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں جھنا ہے جو معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

پنچ مل خدا، خدا مل پنچ ۔ چار کی صلاح سے کام کرنا گویا خدا کی مرضی سے کام کرنا ہے۔

اثر۔ میں نے یہ مثل اس طرح سنی ہے "پنچ مل خدا مل"۔

پنچوں کو خدا بنانے کا جو مکروہ پہلو نکلتا تھا دور ہو گیا۔

پنڈا ۔ (بکسر اول و سکون دوم) بچے کے تہا کو کہ ڈھیر۔ مذاق سے سیاہ فام اور موٹے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔ آدمی ہے کہ تہا کو کا پنڈا۔ درج نہیں۔

پنجے کی کسرت ۔ پنجہ لڑانے کی مشق۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ع بے طرح پنجے کی کسرت کا ہوا شوق اندنوں

پنسال ۔ دیوار کی گھڑی (کلاک) میں جو لنگر لٹکا رہتا ہے اور ادھر سے ادھر جنبش کیا کرتا ہے۔ اسے بھی پنسال کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔

پنسال کے ایک معنی لکھے ہیں پانی پلانے کی جگہ۔ پیاؤ۔ لکھنؤ میں اسے پوسالا کہتے ہیں۔ پنشیس میں بھی درج ہے۔

پنکھ پکھیرو ۔ طائر۔ پرند۔ درج نہیں۔

پنکھ پسارنا ۔ کنایۃً حرص کرنا۔ لالچ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پاؤں پھیلانا کہتے ہیں۔

پنکھی ۔ ا۔ پنکھے کی ایک قسم۔ ۲ (عم) چھوٹا پنکھا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نمبر ا کو پنکھڑی کہتے ہیں۔ ۲ کو پنکھیا۔

پنکھیا ۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا پتنگا جو شمع اور چراغ پر گرتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پنکھیا نہیں پنکھڑی کہتے ہیں۔ حضرت جلال لکھا کریں۔ یہ پتنگا چونکہ پھول کی پنکھڑی کی طرح نازک اور اس سے مشابہ ہوتا ہے لہذا اسے بھی پنکھڑی کہتے ہیں۔ شمع پر پنکھڑیاں آ رہی ہیں یا نہ کہ پنکھیاں آ رہی ہیں۔ عام لفظ پروانہ ہے۔

پنکی ۔ (پینک سے بنا ہے) ۱ اونگھنے کی حالت جو افیون کھانے سے ہوتی ہے۔ ۲ پینک میں مبتلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پنکی بمعنی ۱ کوئی نہیں بولتا۔ پینک ہی کہتے ہیں۔ ۲ کی جگہ پنکیا (پی۔ نک۔ یا) ہے۔

پنگوڑا ۔ (بکسر اول و واو معروف) (دہلی) ہنڈولا۔ ایک قسم کا جھولا جس میں بچوں کو لٹا کر جھونک دیتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے پالنا (پال۔ نا) کہتے ہیں۔

پنگا ۔ وہ شخص جس کے پاؤں ٹیڑھے ہوں چلنے سے عاجز ہو۔

اثر۔ یہ ضرور نہیں کہ جس شخص کے پاؤں ٹیڑھے ہوں وہ چلنے سے بھی عاجز ہو۔ لکھنؤ میں ایسے شخص کو پھینڈا اور اس کی چال کو پھینڈی چال کہتے ہیں۔

پنجی ۔ بالفتح۔ (پہن۔ جی) ایک پیتل کا حلقہ جو کبوتروں کے پاؤں میں اکثر پہنایا جاتا ہے اور بجتا ہے۔ درج نہیں۔ آتش

باغباں انصاف پر بلبل سے آیا چاہیے
پنجی اس کو زر گل کی پنھایا چاہیے

پنڈت مشعلچی کی الٹی ریت، ایک دکھاوے چاندنی ایک اندھیرے بیچ ۔ مثل۔ پنڈت دوسروں کو ان کی قسمت کی برائی بھلائی بتاتے ہیں مگر اپنی مصیبت کا حال نہیں جانتے مشعلچی دوسروں کو اجالا دکھاتا ہے اور خود اندھیرے میں رہتا ہے۔ درج نہیں۔

پنسیری ۔ پانچ سیر کا باٹ۔ درج نہیں۔

پنکٹی ۔ ایک چھوٹی کھرل جس میں وہ لوگ پان کوٹ کر کھاتے ہیں جن کے دانت نہیں ہوتے۔ درج نہیں۔

پنیری ۔ پھول کے چھوٹے چھوٹے پودوں کا ذخیرہ۔

اثر۔ انشائے دریائے لطافت میں ایک اور معنی لکھے ہیں۔ وہ اسباب جو باپ دادا سے ترکہ میں ملے۔

پ ۔ و

پوت ۔ بضم اول و واو مجہول۔ زمین کا لگان۔ درج نہیں۔

پوت بہو، پت بہو۔ پوتے کی جورو۔
اثر۔ پوت واؤ معروف سے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں پوت بہو کہتے ہیں۔
(پوت بالضم واؤ مجہول)۔
پوتوں پھلے۔ کثرت سے بچے پیدا ہوں۔
اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے۔ پوتوں پھلو اور دھوں نہاؤ۔ اگر عورت بن بیاہی ہے تو اتنا اضافہ کر دیتے ہیں۔ سونے کے سہرے سے بیاہ ہو۔
پورنا۔ ایک پرند۔ نہایت پستہ قد آدمی۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں ڈرپوک۔ بزدل کو پورنا کہتی ہیں۔ نہایت پستہ قد آدمی کے لیے لفظ بونا (بفتح اول) مستعمل ہے۔ لفظ پورنا بمعنی پرند بول چال میں نہیں ہے۔
پور۔ مؤنث مذکر۔ لاٹھی، گنّے، بانس وغیرہ کی گرہوں کا درمیانی فاصلہ۔ ناسخ سے

یار کی شیریں دہانی کا جہاں میں شور ہے
پور جو انگلی کی ہے وہ نیشکر کا پور ہے

اثر۔ پور انگلی کی ہو، یا نیشکر کی یا بانس کی ہر حالت میں مؤنث ہے۔ جلال نے بھی مفید الشعرا میں اسے مؤنث لکھا ہے۔ فیلن اور پلیٹس میں بھی مؤنث تحریر ہے۔ ناسخ کے شعر کی غلط کتابت کی بنا پر تذکیر و تانیث کا تعین زباندانی یا تحقیق زبان نہیں کہلا سکتی خود ناسخ کا ایک دوسرا شعر تانیث کے حق میں ہے ؎

اس بت شیریں ادا کی پور پور
بے تکلف نیشکر کی پور ہے

شاہ ظفر دہلوی کا بھی ایک شعر تانیث کی تائید میں مل گیا ؎

کرتا ہے بند بند جدا اپنے نیشکر
اُس لب شکر کی دیکھ تفو پور پور کو

پورم پور۔ (عو) ٹھیک ٹھیک۔ بالکل ٹھیک۔ بنکم نہ زیادہ مثلاً گیہوں تول میں پورم پور اترا۔ درج نہیں۔

پوٹا ٹیک دینا۔ پوری طاقت صرف کر دینا۔ ذٹ کر مقابلہ کرنا۔ درج نہیں۔
پوچھ بیٹھنا۔ اچانک ایسی بات پوچھنا مخاطب جس کے جواب کے لیے تیار نہ ہو درج نہیں۔ میرا شعر ہے۔

خود ہی اُس بزم سے اٹھ آئے ہیں جلنے نہ بنے
پوچھ بیٹھے تو کوئی بات بنائے نہ بنے

پوسالا۔ ہندوں کی سبیل جہاں پانی پلایا جاتا ہے۔ لغت میں نہیں۔
پولی۔ پولا۔ اندر سے خالی۔ (عم)
اثر۔ مثل درج نہیں۔ ڈھول کے اندر پول۔ نمائش بہت کچھ حقیقت کچھ نہیں۔
پوستے گزران کرنا۔ (اہل) مفلسی کی حالت میں بسر کرنا بے سروسامانی کی حالت میں گزر کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں۔ گور گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان۔
پولی حیران۔ (واؤ مجہول) وہ اگلی عورت جسے کنگھی چوٹی۔ بناؤ سنگار کا ہوش نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)
"سنا تھا کہ حضور ہر دم کنگھی چوٹی سے لیس رہتی ہیں۔ آج آپ کی زبانی معلوم ہوا کہ پولی حیران ہیں"
پوشاک بڑھانا۔ (عو) کپڑے اتارنا۔
پوشاک بڑھانا کپڑے بدلنا ہے خالی اتارنا نہیں۔
(دریائے لطافت) بڑھاؤ پوشاک۔ کپڑے بدلو۔
پوشاک بدلنا۔ میلے کپڑے اتار کر اچھے کپڑے پہننا۔ درج نہیں ناسخ سے اپنے جامے سے وہیں ہو گئے باہر لاکھوں

گھر سے پوشاک بدل کر جو وہ باہر آیا

پوچھو دن کی بتائے رات کی۔ (عو) سوال کچھ جواب کچھ۔ عالم سے

ایسے لوگوں سے کیا کرے کوئی بات
پوچھئے دن کو تو بتائیں رات

اثر۔ عالم کے شعر میں دن کو رات بتانا (کہنا) نظم ہے حقیقت سے چشم پوشی کرنا نہ کر سوال کچھ جواب کچھ۔ اس کے لیے جو روزمرہ ہے وہ یہ ہے۔ پوچھو دن کی کہے رات کی۔ میر حسن

کسی نے اگر بات کی بات کی
یہ دن کی جو پوچھی، کہی رات کی

پونگا ۔ بانس کا پور۔ نلی۔

اثر۔ (آپ نے ملاحظہ کیا۔ حضرت مؤلف کی زبان پر پورند کر چڑھا ہوا ہے)۔

جسے انھوں نے پونگا لکھا ہے لکھنؤ میں چونگا ہے۔

پوپڑنا ۔ (بفتح اول) چوسر میں پانسے کا موافق آنا۔ درج نہیں۔ شہید سے

جیت کر ہار گیا راسع کو بازی اس سے
ہوگیا تیر مرے حق میں نہ پڑنا پو کا

پوت فقیرنی کا چال چلے اصدیوں کی ۔ مثل۔ اس غربت کی نسبت بولتے ہیں جو امیرانہ وضع رکھے۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے۔ پوت فقیرنی کا چال اصدیوں کی (لامعنی چلے مثل کا جزو نہیں)۔

پوقدمی چال ۔ ایسی چال جس میں چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھے جائیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں پوقدما چلنا کہتے ہیں۔

(میں نے لمبے لمبے ڈگ کے سوا چھوٹے چھوٹے ڈگ بولتے کسی کو نہیں سنا)۔

پوَن پانی ۔ کنایۃً۔ (دہلی) سانپ جو بہت تیز دوڑتا ہے یعنی اس کی چال روانی میں ہوا اور پانی کے مثل ہوتی ہے۔

اثر۔ پون پانی کے یہ معنی حضرت مؤلف نے کہاں سے حاصل کیے ہیں۔ میری نظر سے نہیں گزرے۔ پون پانی دراصل آندھی پانی ہے مجازاً آفت ناگہانی۔ اس مفہوم میں لکھنؤ پون پانی سے بیگانہ نہیں ہے۔ (طلسم ہوشربا) کس کو بتاؤں آفت آسمانی آئی پون پانی کا سامنا ہے۔ یہاں پون بفتح اول و دوم نہیں ہے بلکہ بسکون دوم ہے۔ (دیکھئے نیین، معنی وہی ہوا کے۔

پوری نہیں پڑتی ۔ آمدنی خرچ کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ اس طرح درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پواڑا ۔ (دیوناگری) طول طویل افسانہ لمبا چوڑا بیان۔

اثر۔ لکھنؤ میں پنواڑا باضافۂ نون غنہ بولتے ہیں۔ یہ نور اللغات میں دوسری جگہ درج ہے۔

پ ۔ ہ

پھاند ۔ پھاندنا سے اسم۔ مثلاً کود پھاند۔ درج نہیں۔

(فقرہ) اس نے پھاند لگائی تو نالی کے اس پار تھا۔

پہاڑی مینا ۔ ایک قسم کی مینا جو پہاڑ پر ہوتی ہے اور خوب بولتی ہے۔ درج نہیں۔

پھانا ۔ وہ لکڑی جسے جوتے بنانے والے اس غرض سے جوتے میں رکھتے ہیں کہ جوتا کشادہ ہو جائے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے فرما کہتے ہیں۔

پھاڑ کھانے کو دوڑنا ۔ بدمزاجی سے پیش آنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پھاڑے کھانا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ ناسخ سے

ہجر میں مثل پتنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورت دیبا مجھے

پھاڑنا ۔ پھیلانا۔ جیسے منہ پھاڑنا۔

لکھنؤ میں کہیں گے "منہ پھوڑ کے مانگی"

پھاگ کھیلنا ۔ ہولی کھیلنا۔ گلچھرّے اڑانا۔ انشا سے

ہنود کہتے ہیں جتنا سہاگ دکھلا کر
کہ خوب کھیلے مہاراج پھاگ پارے پر

اثرؔ۔ انشاؔ کے شعر کی خوب گت بنائی ہے۔ صحیح شعر اس طرح ہے ؎
ہنوز کہتی ہے جمنا سہاگ دکھلا کر
کہ خوب کھیلے مہاراج بھاگ پانی ہے
ایک محاورہ لنگوٹی میں بھاگ کھیلنا ہے۔ مفلسی میں لطف کرنا یا عیش پسندی۔ وہ درج نہیں۔
بھال۔ نوک جو تیر کے پیکان میں ہوتی ہے۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں اسے بھال کہتے ہیں۔ (بائے ابجد) تیر بھال کا ترجمہ ہے نہ کہ تیر بھال کا۔
پھاند لگانا۔ پھاند مارنا۔ (دہلی) جال بچھانا۔ پھندا لگانا۔
کنایۃً۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں جال بچھانا یا جال پھیلانا کہتے ہیں۔
پھانس کا بانس بنانا۔ معمولی بات کو بہت اہمیت دینا بات کا بتنگڑ بنانا۔ درج نہیں۔
پھبتی کسنا۔ کسی پر پھبتی کہنا۔ درج نہیں۔
پھبدنا۔ کثرت سے پاس پاس پھنسیوں کا نکل آنا۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں بھد بھدانا کہتے ہیں۔
پھپٹ۔ (ہ) مذکر۔ (ع) ضد۔ کد۔ مکر۔ دغا۔ فتنہ فساد غل شور۔
میرؔ ؎
دیتی ہے طول بلبل کیا نالہ و فغاں کو
دل کے الجھنے سے ہیں عاشقوں کے پھپٹ
اثرؔ۔ میں نے لکھنؤ میں پھپٹ (ہائے ملفوظ۔ پ بلا تشدید۔ پ۔ پٹ) کے سوا پھپٹ کسی کو بولتے نہیں سنا۔ پھپٹ مونث ہے نہ کہ مذکر۔
حیرت اس وقت ہوئی جب حضرت جلال کی سرمایۂ زبان اردو میں قریب قریب یہی عبارت پایا جو صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ انھوں نے جو کچھ لکھا جلال کی تاسی میں لکھا

تھوڑا تنک مرچ اپنی طرف سے لگا دیا۔ میرؔ کے شعر کا دوسرا مصرع اس طرح ہے۔
دل کے الجھنے سے ہے یہ عاشقوں کی پھپٹ
صاحب نور اللغات نے ہے کو ہیں اور کی کو کے بنا دیا۔ میرؔ کی غزل غیر مردف ہے۔ پھپٹ پڑھئے خواہ پھپٹ۔ مصرع ہر حال میں موزوں رہتا ہے۔ مجھے فیلن یا پلیٹس میں یہ لفظ نہیں ملا۔ فرہنگ آصفیہ میرے پاس نہیں لیکن ایک دوست سے معلوم ہوا کہ اس میں بھی پھپٹ ہائے ملفوظ سے بلا تشدید بائے ہندی ہے۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ سرمایۂ زبان اُردو اور نور اللغات دونوں میں ہائے ملفوظ اور ہائے مخلوط کی کتابت جداجدا طریقوں سے ہے۔ مثلاً پہاڑ کو جس میں ہائے ملفوظ ہے پہاڑ لکھتے ہیں۔ چھوٹنا میں ہائے مخلوط ہے اُسے دوچشمی ہ کے سرے سے (چھوٹنا) لکھتے ہیں۔ لہذا غلط کتابت کا گمان نہیں ہوتا۔
پھپٹ کے معنی ہیں شور و غوغا۔ فغاں و فریاد۔
تاکہ غلط فہمی پیدا نہ ہو یہ بھی عرض کر دوں کہ اسی ذیل میں صاحب نور اللغات نے ایک فقرہ پھپٹ مائی لکھا ہے یعنی جھگڑالو عورت۔ فساد ن یہ بیشک ہائے مخلوط اور تشدید بائے ہندی کے ساتھ ہے۔ رنگین کی مرتبہ فرہنگ شامل دیوان میں درج ہے اور اس کا مطلب لکھا ہے۔
° تھوڑی بات کو زیادہ کرنے والی یعنی تضیہ دلال شتریہ۔
محاورہ اہل پنجاب کا ہے۔
پھپکنا۔ نشو و نما پانا۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں پھپکنا کہتے ہیں۔ ہر دو بائے ہندی۔
پھپکار۔ سانپ کی طرح پھنکارنے کی آواز۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں پھنکار ہے۔ پھپکار کوئی لفظ نہیں۔
پہاڑیا۔ پہاڑ کا رہنے والا۔

آثر۔ لکھنؤ میں پہاڑی کہتے ہیں۔

بھاوڑا۔ بیلچہ۔

آثر۔ بیلچے میں بھاوڑے کی چوڑائی کہاں۔ دونوں کا مصرف بھی جدا جدا ہے۔ یہ فقرہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ پاؤں ہے کہ بھاوڑا۔ بست چوڑا اور بھدّا۔ (پاؤں کے تحت بھی درج نہیں)۔

پھپھولے جل اٹھنا۔ انتہا کا گرم ہو جانا۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جھپٹ پڑنا۔ کسی کا یکایک خلاف امید آجانا۔ نازل ہونا۔ درج نہیں۔

پھٹی پھٹی باتیں۔ وہ باتیں جن سے ملال ظاہر ہو۔ شعر ؎

ذرا سے دیدہ دہن کر پھٹی پھٹی باتیں
ہمیں تماش سخن میں۔ تو نہیں آتا

آثر۔ یہ بربنائے مراعاۃ النظیر ہے۔ عام بول چال اکھڑی اکھڑی باتیں ہے۔

پھٹے پھٹے دیدے۔ (لکھنؤ) چپڑے چندھے دیدے۔ سحر ؎

کہاں یہ آنکھ کہاں وہ پھٹے پھٹے دیدے
ہرن چکارہ ہے کیا رتبہ جانور کے لیے

آثر۔ ہرن کی آنکھیں اور چپڑی چندھی! سحر نے معشوق کی آنکھوں اور ہرن کی آنکھوں کا موازنہ کیا ہے دونوں کی آنکھیں بڑی بڑی مگر معشوق کی آنکھوں میں رس ہے کشش ہے، شوخی ہے ہرن کی آنکھیں ان خصوصیات سے خالی۔ بیل کے ایسے پھٹے پھٹے دیدے (دیدے)۔

مراعاۃ النظیر نے ہرن کی ایک قسم چکارے کو بھی شامل کر لیا چکارہ اور چہ کارہ (کس کام کا)

ناسخ کے ایک شعر سے مطلب اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ ؎

آگے تری آنکھوں کے چہ کارہ ہے پرے رہ
ہر چند کہ ہوتی ہے چکارے کی بڑی آنکھ

پھٹی ہوئی آواز۔ اکثر گنٹھ پھوٹتے وقت آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

آثر۔ اس کے لیے خاص فقرہ ہے۔ آواز ڈوب میں ہے۔ بضم اول و واؤ مجہول بروزن توپ۔ عام طور پر پھٹی ہوئی آواز بھاری بھدی آواز ہے۔ ایسی آواز جو سریلی نہ ہو اور کانوں کو ناگوار ہو۔

بھچڈا۔ آدمی جو پاؤں رگڑتا ہوا یا لنگ کرتا ہوا چلے۔ (دہلی)

آثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔ ایسی چال کو بھچڈی چال کہتے ہیں۔

پہر بجنا۔ (لکھنؤ) ایک پہر کی شناخت کے واسطے گھنٹہ بجاتے تھے۔ سحر ؎

رخصت اے روز وصال اب وہ بجے تین پہر
جس میں مر مر کے بچے تھے وہی شب ہوتی ہے

آثر۔ گھنٹہ تو آٹھوں پہر بجتا تھا۔ پہر (چار گھنٹے کا وقفہ) بتانے کو گجر بجتا تھا۔ ۴ بجے۔ ۸ بجے۔ ۱۲ بجے۔ اسی طرح رات کے گھنٹے گجر بجانے کی ترکیب یہ تھی کہ مثلاً چار بجے ہیں تو چار مرتبہ گھڑیال پر موگری مار کے تھوڑے وقفے کے بعد پھر چار دفعہ موگری مارتے تھے اس عمل کو گجر بجانا کہتے تھے۔ کسی کا مصرع ہے۔

گجر بج رہا ہے سحر ہو گئی۔

یعنی صبح کے چار بجے۔

پھراٹا۔ (لکھنؤ) پرندے کے اڑنے کی آواز۔ دہلی میں فراٹا کہتے ہیں۔

آثر۔ کس قدر ظلم ہے لکھنؤ کی زبان پر۔ ہم بھی فراٹا کہتے ہیں۔ (آرزو لکھنوی) ؎

سانس تک تھی بولتی چڑیا بھی بند
تیل ٹوٹی ایک فراٹا ہوا

ایک دوسرا لفظ پھرآٹا ہے (پرندوں کے غول کا ایک ساتھ اڑ جانا)

مگر چڑانا ہرگز نہیں۔

پھُرپھُری - کپکپی لرزہ - تھرتھری۔

لکھنؤ میں پُھرپُھری کہتے ہیں۔ اس سے خفیف کیفیت چڑھتی ہے۔

پھیر پھند - (ہندو) فریب - مکر - چھل۔

اثر - لکھنؤ میں عورتیں یہ مفہوم لفظ پھند سے ادا کرتی ہیں - جو خود نور اللغات میں علیحدہ درج ہے - پھند بند دونوں کی دال گرا کر پھنن بنن بھی کہتی ہیں۔

پھر تو کہو - (ع) کسی بات پر غصّے کا اظہار - یعنی اب ایسی بات نہ کہنا درج نہیں۔

پھر جانا - قول سے منحرف ہو جانا - درج نہیں۔ غالبؔ ؎

دو پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا

پھڑا - لنگوٹ کی ایک قسم - درج نہیں۔

پھڑکی ڈنڈ - (لکھنؤ) وہ ڈنڈ جو جسمانی ریاضت کی وجہ سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ رشک ؎

پھڑکی ڈنڈ ہیں نورِ حق اے غیرتِ ماہ
چاہیے سبعۂ سیارہ ہوں ہر بازو پر

اثر - ڈنڈ ورزش کے سبب سے نہیں ابھرتے بلکہ ان کی مچھلیاں ابھر جاتی ہیں۔ مطلب کی وضاحت کرنے میں اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔ (طلسم فصاحت) بھرے بھرے ڈنڈ - ابھری ہوئی مچھلیاں۔

پھسا کو - خراب تماکو۔

اثر - لکھنؤ میں اسے بھسا کو کہتے ہیں (بائے موحدہ)

پُھس پُھسا کر بیٹھ جانا - کچی دیوار کا پانی کے اثر سے بیٹھ جانا۔

اثر - یہ پُھس پُھسانا بالضم ہے نہ کہ بالکسر - پُھس پُھسا خود بالضم معنی بودا کمزور لکھا ہے - کچی دیوار بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔

پُھس پُھسانا - کانا پھوسی کرنا - چپکے چپکے باتیں کرنا۔

اثر - لکھنؤ میں کھُسر پھُسر کرنا ہے - (بالضم)

کھُسر پھُسر دوسری جگہ خود بھی اسی معنی میں لکھا ہے مگر (س) کو زبر دیا ہے۔

پھسکڑا مار کر بیٹھنا - (دہلی) (ع) - زمین پر پاؤں پھیلا کر بیٹھنا - لکھنؤ میں اس جگہ چار زانوں بیٹھنا کہتے ہیں۔

اثر - لکھنؤ میں بھی پھسکڑا مار کر بیٹھنا ہے۔

پُھدکے - چھوٹے بچوں کے لیے بولتے ہیں جنھوں نے تازہ تازہ چلنا سیکھا ہے اور چڑیوں کی طرح پُھدکتے پھرتے ہیں۔ کبھی یہاں کبھی وہاں - درج نہیں۔

پھک - ملائم چیز میں کسی سخت چیز کے جلدی سے داخل ہونے کی آواز۔

اثر - لکھنؤ میں بھق سے کہتے ہیں۔

پھٹی جوتی کی طرح کھیسے کاڑھ دینا - کھسیانی ہنسی - درج نہیں۔

پُھکنا - جھلی کا تھیلا جس میں دوا بھر کر عمل دیا جاتا ہے - یہ معنی درست نہیں۔

پھل کا نیا کرنا - (ع) نیا پھل نیاز کر کے کھاتی ہیں۔

اثر - لکھنؤ میں بغیر لفظ کا "پھل نیا کرنا" بولتے ہیں - کیا مرد کیا عورت۔

پھل پات - میوہ - ترکاری - پھل پھلاری

اثر - لکھنؤ میں پھل ترکاری کہتے ہیں۔

پھل پانا - نتیجہ پانا۔

اثر - اس میں ہمیشہ مخالف مفہوم نکلتا ہے - سزا پانا۔

پھل تاڑ - وہ تاڑ جس میں گول گول پھل آتا ہے۔

اثر - لکھنؤ میں اسے ناریل کا درخت کہتے ہیں۔

پھلاسرے میں آنا - (دہلی) (ع) - فریب میں آنا - دم میں آنا۔

اثر - لکھنؤ میں پھسلانے یا پھسلاوے میں آنا بولتے ہیں۔

پھلتا ۔ گدکا ۔

اثر ۔ میں پھری گدکا کے علاوہ نہ تو پھلتا سے واقف ہوں نہ گدکا سے ۔

پھلکی ۔ پھلکا کی تصغیر ۔

اثر ۔ پھلکی ایک علیحدہ غذا اور پھلکے سے بالکل مختلف چیز ہے ۔

پھلنگ ۔ (اسم) درخت کی چوٹی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کیا خواص کیا عوام پھننگ بولتے ہیں یا پھنگی

پہلو چلنا ۔ تدبیر کارگر ہونا ۔ قدر ؎

غزل کا جو چل گیا پہلو

پہلوی کا بدل گیا پہلو

اثر ۔ پہلو چلنا سے میں واقف نہیں ۔ ممکن ہے کہ پہلے مصرع میں چل گیا جادو ہو ۔ واللہ اعلم ۔

پہلی بسم اللہ ۔ پہلی چوک ۔

اثر ۔ چوک یا خطا کے معنی میں پہلی بسم اللہ غلط کہتے ہیں یا پہلی ہی بسم اللہ غلط ۔

پہلے آپ ۔ جس کے لیے لکھنؤ بدنام ہے درج نہیں ۔

پہلے چوسے گال کاٹے ۔ (مثل بازاری) پہلی ہی ملاقات میں رنج دیا ۔ ابتدا ہی میں ایذا دی ۔

اثر ۔ چوسے صاف صاف لکھا ہے ۔ کتابت کی غلطی ہے ۔ چومے چاہیے ۔ صحیح مثل اس طرح ہے ۔ چومتے ہی گال کاٹا ۔ اس میں ایسی کوئی رکاکت نہیں کہ اسے بازاری کہا جائے ۔ بیشتر ہندی مثلیں ایسی ہیں جو عوامی یا عورتوں کی زبان میں ہیں ۔

پہلے گھر میں تو پیچھے مسجد میں ۔ مثل ۔ اول خویش بعدہٗ درویش ۔

اثر ۔ لفظ تو مثل کا جزو نہیں ۔ پہلے گھر میں پیچھے مسجد میں بولتے ہیں ۔

پھلیاں دھرنا ۔ (عو) دانت نکلنے کی ابتدا میں مسوڑھوں (مسوڑوں ؟) میں کھجلی ہوتی ہے اور ابھر آتے ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے بچے کا تھلیاں (تھل ۔ یاں) ڈھنا کہتے ہیں ۔

پھلیل ۔ بروزن غلیل ۔ خوشبودار تیل ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تنہا مستعمل نہیں ۔ تیل پھلیل کہتے ہیں ۔

پھلیندے بگھارنا ۔ پھلیندوں کو پیالے میں رکھ کر اور نمک مرچ ملانے کے بعد اوپر سے ڈھک دیتے اور خوب ہلاتے ہیں ۔ اس طرح وہ نرم ہو جاتے اور نمک مرچ ان میں بجد جاتا ہے ۔ پھر انھیں کھاتے ہیں ۔ یہ پھلیندے بگھارنا ہوا ۔ نور اللغات میں درج نہیں ۔ (پھلیندا بڑی جامن کو کہتے ہیں ۔ یہ درج ہے) ۔

پھلیندوں کی طرح بھر جانا ۔ جب کسی ایسی سواری میں بیٹھیں جس میں بہت دھچکے لگیں تو کہتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

پھند ۔ (ہند) مکر فریب ۔ دم ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں عورتیں چھند کہتی ہیں ۔

پھندے سے نکلنا ۔ قید سے نجات پانا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ

تیرے پھندے سے نکلنا ہے محال اے قاتل

زلف سے بھی ہیں سوا رشتۂ زنار کے پیچ

پھوٹن ۔ (ہندو) ناراضی ۔ نا اتفاقی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں پھوٹ یا اَن بَن کہتے ہیں ۔

پھوس میں چنگاری ڈالنا ۔ (مجازاً) فساد بھڑکانا ۔ اشتعال دینا

اثر ۔ لکھنؤ میں پھوس کے بدلے بھُس کہتے ہیں ۔ جہاں تک اس محاورے کا تعلق ہے ۔

پھوسڑا ۔ (دہلی) ۔ وہ ریشے جو دھاگے کی بٹ کھل جانے سے سرے پر نکل آتے ہیں ۔ اُن میں سے ہر ایک کو پھوسڑا کہتے ہیں ۔ لکھنؤ میں پھونکڑا ہے ۔

اثر ۔ یا اللہ رحم کر لکھنؤ اور لکھنؤ کی زبان پر جو زبان حال سے فریاد کر رہی ہے کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

کہ با من انچہ کرد آن آشنا کرد

اپنے ایک مضمون کا اقتباس پیش کرتا ہوں جو رسالہ شاعر بمبئی

۱۹۵۱ء میں شائع ہوا تھا۔

کسی زمانے میں لکھنؤ کے ایک انگریز ڈپٹی کمشنر کو اپنی اُردو دانی کا بڑا غرہ تھا۔ والد مغفور ملنے گئے تو اُن پر بھی رعب جمانے لگا۔ فرماتے تھے کہ سنتے سنتے کلیجا پک گیا اور کہا کہ ہاں آپ نے کتابوں سے اُردو سیکھ لی ہے مگر اصل زبان و محاورہ دوسری چیز ہے۔ چوکنا ہوا اور کہا کہ آپ مجھ سے کچھ پوچھئے۔ میں نے جھک کر قالین سے کچھ تار توڑ لیے (ابھی عمداً تار کہتا ہوں۔ اثر) اور پوچھا اسے کیا کہتے ہیں۔ سوچا اور کہا ریشہ۔ میں نے کہا۔ نہیں پھوسڑا بہت سٹپٹایا اور کہا کچھ اور پوچھئے۔ میں نے کہا۔

محل میں مہاں کے یہاں رتجگا تھا۔ چوکی بھری گئی، بیٹھک اٹھائی حاضرات کا عمل ہوا۔ طاق بھرا گیا۔ رتم تقسیم ہوا ... (اور تلازمہ تھا جواب مجھے یاد نہیں۔ اثر)۔ فرماتے تھے کہ ایک لفظ بھی نہیں سمجھا اور اپنا سا منھ لیکے رہ گیا۔

تو صاحب کیوں تن بدن میں آگ نہ لگے جب یہ معرکہ آرا پھوسڑا دہلی کو سونپ دیا جائے اور لکھنؤ کے لیے نچھڑے کا چھلکا رہ جائے ؟

(اُس مضمون میں جس کا میں نے جواب دیا تھا نچھڑا درج تھا نوراللغات میں پھونچڑا ہے)۔

پھوسی۔ بھوسا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھوسی کہتے ہیں۔

پھوک۔ (دہلی) سنل۔ فضلہ۔

اثر۔ لیجئے صاحب پھوک بچ رہا تھا وہ بھی دہلی کی ملکیت ہو گیا۔

پھوکٹ۔ مفت۔ پھوکٹ کا۔ (دہلی) مفت کا۔ بے قیمت۔

اثر۔ جی ہاں۔ پھوکٹ کے مال کا کیا درد ہو۔ لکھنؤ غریب کہہ رہا ہے مال مفت دل بے رحم۔

پھوکل۔ خالی۔ مفلس۔ کھکل۔

اثر۔ لکھنؤ اس سے بیگانہ ہے۔ اس کی جگہ کھوکھل یا کھکھ ہے۔

کھکل گنواروں کی زبان ہے۔

پھوٹ پھٹک رہنا۔ (لکھنؤ) ان بن رہنا۔ جھگڑا رہنا۔

اس سے پیشتر پھوٹ پھٹک لکھا مگر اسے لکھنؤ سے مخصوص نہیں کیا لیکن جب لفظ رہنا کا اضافہ ہوتا ہے تو وہ لکھنؤ کا ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلے میری سمجھ سے باہر ہیں۔

پھوٹ پھٹک سرمایۂ زبان اُردو میں بمعنی جدائی و علیحدگی درج ہے۔ یہ عامیانہ زبان ہو تو ہو۔ میں نے پھوٹم چھانا عورتوں کی زبان سے سنا ہے۔

پھُلّی۔ وہ کیل جو اوپر سے ہموار ہوتی ہے اور جوتوں میں جڑی جاتی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

پھول پگڑی میں رہنا۔ کسی زمانے میں مرد آرائش کے لیے پگڑی میں پھول رکھتے تھے۔ درج نہیں۔

پھول گریبان میں بھرنا۔ میرے ہوش تک عورتیں انگیا میں پھول رکھ لیتی تھیں تاکہ ہنگام خواب بھی خوشبو آتی رہے۔ میر نے اس رواج کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

بھرے رہتے ہیں تازہ پھول ہی جس کے گریباں میں
وہ کیا جانے کہ ہیں ٹکڑے جگر کے میرے داماں میں

پھولوں کی ٹوکری۔ ظرف جس میں پھول رکھے جائیں۔ سبد گل درج نہیں۔ ناسخ ؎

مانند شاخ گل ہے شمشیر دست قاتل
ڈھال اُس کے عکس رخ سے پھولوں کی ٹوکری ہے

پھولوں ماری گر پڑی۔ لٹھوں ماری اٹھ بیٹھی۔ (خواہ سخت مصیبت اٹھائی آسان برداشت نہ ہوئی۔ درج نہیں۔

پھول وہی جو ہمیشہ چڑھے۔ (دہلی) چیز وہی اچھی جسے اچھے لوگ پسند کریں۔ لکھنؤ میں پھول وہی جو سر چڑھیں بولتے ہیں۔ جرأت ؎

کب ہم نے شہریار کے آگے پڑے نہیں
کس دن ہمارے پھول میسر چڑھے نہیں

اثر۔ بحر نے لفظ شعر بعینہٖ جمع استعمال کیا لہذا پھول بھی جمع لائے۔
ورنہ مثل یوں ہے۔ پھول وہی جو میسر چڑھے ۔
میر! شعر ہے ؎

ہے وہی پھول میسر جو چڑھے سنتا تھا
اب کھلا دل کی وہ عشق میں قربانی سے

پھولام۔ ایک قسم کا کپڑا۔ جان صاحب ؎

مالن بن کے آئی ہے تو دیکھو نوبہار
سستا گزی کے مول سے پھولام ہوگیا

اثر۔ ایک کپڑا ماتھا پھلام ہوتا ہے۔ دوران مطالعہ میں پتہ چلا کہ
یہ انگریزی madapollam کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔
انگریزی میں یہ لفظ اول اول ۱۶۳۲ء میں استعمال ہوا۔ میڈا پالم
صوبۂ مدراس کے شہر نرس پور کے مضافات میں ایک آبادی
ہے جہاں یہ کپڑا پہلے پہل بنا گیا۔ بستی کا نام کپڑے کا نام ہوگیا۔
اردو کے بناضوں نے میڈا کو ماتھا اور پالم کو پھلام سے بدل کر
ماتھا پھلام کی ترکیب وضع کی۔
ممکن ہے پھولام کپڑے کی اور کوئی پھولدار قسم بھی ہو جس کو
غالباً لفظ پھول سے وضع کیا ہے۔
پھول گوبی۔ ایک قسم کا کرم کلا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہائے مخلوط اضافہ کرکے گوبھی کا پھول کہتے ہیں۔
پھولا نہ سمانا۔ مارے خوشی کے آپے میں نہ رہنا۔ نہایت خوش ہونا۔
داغ ؎

سنا جب سے یہ دولت آدمی کو تو نے بخشی ہے
نہیں پھولا سماتا خاطر غمگیں میں دل میرا

لکھنؤ میں واحد کے لیے بھی پھولے نہ سمانا بولتے ہیں۔
اثر۔ ناسخ کے اس شعر کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے ؎

جو آئے وہ تو نہ پھولا سماؤں قبر میں میں
خبر کرے کوئی اُس گل کو میرے پھولوں کی

دوسرا محاورہ جو درج نہیں یہ ہے ۔
پھولوں نہ سمانا۔ (طلسم فصاحت)
اُس وقت ملکہ کی خوشی کا عجب عالم تھا۔ پھولوں نہ سماتی تھی۔
انیس ؎

یکساں شگفتہ ہوئے جاتے تھے خوشی سے
جبریل تو پھولوں نہ سماتے تھے خوشی سے

پھوں پھوں کرنا۔ غصہ کرنا۔ سانپ کی طرح پھنکار مارنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں فوں فوں کرنا یا اکثر فوں کی لینا بولتے ہیں۔
پھونکا پڑنا۔ (واو مجہول) (ع) خلل پڑنا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)
فسادات پھیلیں گے۔ امن داماں میں پھونکا پڑے گا۔
پھونکا پڑے۔ (ع) کوسنا۔ کہیں ٹھکانا نہ رہے۔ خلل پڑ جائے۔
پہاڑ کی ڈانک۔ سلسلۂ کوہ۔ پہاڑوں کی لمبی قطار۔
اثر۔ یہ لفظ ڈانک نہیں بلکہ ڈانگ یا دانگ کاف فارسی سے
ہے۔ (دیکھئے پلیٹس)۔
Ridge or summit of a hill or mountain; hilly and wild tract of country; high; land.
(طلسم فصاحت) داست وچپ کوسوں تک پہاڑوں کی دانگ
ہے۔ (نور اللغات میں دانگ کے تحت بھی یہ معنی درج نہیں)۔
پھل وہ کھائے جو ہل چلائے۔ جو محنت کرتا ہے اُسی کو اچھا
مزہ ملتا ہے۔ درج نہیں۔
پُھلپُھلا۔ (ع) پھولا ہوا۔ پھُسپھُس۔ اس کی نسبت بولتے ہیں جو
ذرا سی بات میں اترا جائے۔ اوچھا۔ کم ظرف۔
اثر۔ پلپلا کے صحیح معنی ہیں جو چیز پھولی ہوئی اور اندر سے خالی
ہو۔ یہ لکھ کر مجازی معنی تحریر کرنا چاہئے تھے۔
پھوئیاں پھوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔ مثل (ع) تھوڑا تھوڑا
ہوکے بہت ہو جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں یہ مثل اس طرح بولتی ہیں۔

"پھونیوں پھونیوں تال بھرتا ہے۔"

پھوٹے دیدوں ۔ بالکل نہیں۔ قطعاً نہیں۔ (فقرہ) میں ایک کوڑی تمہاری یہ حرکت مجھے پھوٹے دیدوں نہیں بھائی۔ درج نہیں۔

پھیر پانا ۔ بات کی تہ کو پہنچنا۔ بھید پانا۔ درج نہیں۔ تسیر

دریا کا پھیر پائے تیراؔ نہ پائیے

پھیری منھ پر لوئی تو کیا کرے گا کوئی ۔ (ع) جب شرم و حیا اٹھا دی تو کیسا پاس لحاظ۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

پھیپھڑا جلنا ۔ جلاپا۔ حسد سے جلنا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) ایک مالزادی کے کارن پھیپھڑا اٹھتے ہو۔

پھینک ۔ دل کے ساتھ حاصل مقصد بناتا ہے۔ دل پھینک۔ ایسا شخص جو بڑی آسانی سے عاشقی کا دم بھرنے لگتا ہے۔ درج نہیں۔ شہدے برات کے جلوس کے ساتھ نقدی لٹانے والے سے کہتے ہیں پھینک۔ یہ مفہوم بھی درج نہیں۔

پھیکا شلغم ۔ (مجازاً) بدرنگ۔ مدھم رنگ کا۔ شادؔ ؎

کیا ترے چہرۂ گلگوں کو کہوں صورت ماہ

پھیکے شلغم کی طرح رنگ نہیں لالی کا

اثر۔ پھیکا شلغم مجازاً اس عورت کو کہتے ہیں جس کا رنگ تو گورا چٹا ہو مگر شوخی و رعنائی نہ ہو۔

یہی مفہوم یہ مثل بھی ادا کرتی ہے۔ "لال آنکھ نہ ناک بنو چاندی۔"

پھیکی گرمیوں کے چوچلے ۔ بڑھاپے کے نخرے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹھنڈی گرمیاں یا بوڑھے نخرے کہتے ہیں۔

پھیکی پھیکی باتیں ۔ ایسی باتیں جن میں شوخی و دلکشی نہ ہو۔ رندؔ ؎

شیریں دہن نہیں ہے زیبا

تم باتیں کرو نہ پھیکی پھیکی

پھُرپھُریاں ۔ بالوں کی چھوٹی چھوٹی لٹیں جو ہوا میں اڑیں۔ درج نہیں۔

(عروج لکھنوی) ؎

دبلے پن سے رگیں بدن پہ عیاں

کانوں پر پھُرپھُراتی پھُرپھُریاں

پھینک ۔ (ہندو) پنجرا۔ جال۔

اثر۔ لکھنؤ میں پھنکی کہتے ہیں۔

پھٹکار زدہ ۔ بکسر اول۔ قابل نفرت۔ درج نہیں۔

پھوٹ کر رونا ۔ زار زار رونا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

کیوں نہ روؤں میں پھوٹ کر ہم قصر جاناں کے تلے

دیدۂ تر اپنے دریا میں گرا ڈالو چاہیے

پھول پھولنا ۔ پھولوں کا کھلنا۔ شگفتہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

اگرچہ آئی ہے برسات پھول پھولتے ہیں

ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی

پھوہڑ کا مال ہنس ہنس کھائے ۔ مثل۔ بے وقوف کا مال خوشامدی خوب کھاتا ہے۔ درج نہیں۔

پھوہڑ کی جھاڑو سگھڑ کا لیپا دونوں نہیں چھپتے ۔ مثل (ع) بدسلیقہ اور خوش سلیقہ کا کام خود بول اٹھتا ہے۔ درج نہیں

پہلے پانسے تین کانے ۔ بسم اللہ ہی غلط۔ پہلے ہی ہار کا پانسہ آیا۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پھونک مارے اڑتا ہے ۔ بہت دبلا اور کمزور ہے۔ درج نہیں

پھوٹ ۔ (لکھنؤ) اُف۔ خدا کی لعنت۔ بحرؔ ؎

ہم جانتے ہیں آپ کی یہ بدزبانیاں

گو دل میں پھوٹ ہے جو لبوں پر بھی پھوٹ کے

اثر۔ لکھنؤ کی تخصیص غلط۔ انشا نے مصطلحات زنان دہلی میں اسے درج کیا ہے۔

پہ ۔ (با فتح) یعنی لیکن لکھنؤ میں اب متروک ہے لیکن فصاحت

رشک امانت کے کلام میں جو میرے ہوش تک زندہ تھے موجود ہے

ے آئے تو ہیں پکڑ کے نہ تھرائیں ہاتھ پاؤں
وہ کانپنا نہ دیکھ سکیں گے مزار کا

پھول اٹھانا۔ ایک رسم جو مردے کے سوم کے روز ادا کی جاتی ہے۔ لوگ ایک ایک پھول پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک کشتی میں رکھتے جاتے ہیں۔ بعد ازاں یہ پھول مردے کی قبر پر چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ فصاحت ے

میں آج ناز اٹھاتا ہوں جن حسینوں کے
کل ان کو پھول اٹھانا مرے گراں ہوگا

پ - ے

پیا۔ شوہر۔ خاوند۔ پیا جسے چاہے وہی سہاگن۔ مثل۔ عزت وقسمت محبت سے ہے۔ جان صاحب

کیا خطا تھی یہ مری جس کا عوض تم نے لیا
سچ ہے وہ ہی ہے سہاگن کہ جسے چاہے پیا

اثر۔ اور اب جیم کی ردیف میں "جس" ملاحظہ فرمائیے۔ جہاں یہی مثل اس طرح درج ہے۔ "جسے پیا (پی) چاہے وہی سہاگن" مثل جسے مالک چاہے وہی سب سے اچھا۔

جان صاحب ے

مثل ہے جسے چاہے پی وہ سہاگن
وہ بہتر سے بہتر میں بدتر سے بدتر

وہی مثل کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے۔ پڑھنے والا حیران ہو جاتا ہے کہ کس کو صحیح سمجھے۔ اسے لغت کا پیٹ بھرنے اور شعر سے مثل گزرنے کے سوا اور کیا کہا جائے۔ عورتوں میں یہ مثل اس طرح زباں زد ہے۔ "جسے پی چاہیں وہی سہاگن":

(دیوان جان صاحب مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں مجھے مندرجہ شعر نہیں ملے)۔

پیاری باتیں۔ دلچسپ باتیں۔ سخنان دل آویز۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ے

ہائے کیا پیار سے سوتے تھے پٹک کر لعباں
یاد ہر دم مجھے آتی ہیں وہ پیاری باتیں

(پیاری پیاری باتیں درج ہے)۔

پیاز کے سے پرت اتارنا۔ بہت باریک کترنا داغ

چھیل کر میرے زخم دل کو وہ
پیاز کے سے پرت اتارتے ہیں

اثر۔ پرت لکھنؤ میں مونث ہے اور پیاز کی سی پرتیں یا چھلکے اتارنا بولتے ہیں۔

پیاس کا تڑاقا۔
پیاس کی دھونکنی لگنا } شدت سے پیاس لگنا۔ دونوں درج نہیں۔

پیالہ بجانا۔ سقے پیالہ بجاتے ہیں تاکہ پیاسوں کو خبر ہو جائے اور وہ پانی پئیں۔

اثر۔ سقے پیالہ نہیں کٹورا بجاتے ہیں۔

پیالہ ہونا۔ (فقرا) ۱۔ مرنا۔ ناسخ ے

پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی
نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے

۲۔ عرس ہونا۔ فاتحہ ہونا صبا ے

دلایا گیا فاتحہ جام پر
ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا

۳۔ آزاد کی دعوت آزاد کے تکیہ میں ہونا۔

۴۔ بے بازوں کی دعوت بے بازوں کے گھر میں۔

اثر۔ میں نے اپنے بزرگوں سے پیالہ ہونے کا ایک اور مطلب سنا تھا۔ جب کئی شخص مل کر ایک ماہر فن پٹے باز پر بیک وقت حملہ کرتے ہیں اور وہ سب کو مغلوب کر دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ پیالہ ہوا۔

دورانِ ملازمت میں بمقام گھاٹم پور ضلع کانپور ایک بوڑھے استاد نے مجھے یہ پیچ کر کے دکھایا اور اس کا نام "علی بند" بتایا۔ دس بارہ آدمیوں نے بیک وقت اُس پر حملہ کیا اور اُس نے صرف ایک رومال کی گردش سے ان کے ہاتھوں کو جکڑ دیا۔ تاکہ سازش کا شبہ نہ رہے حملہ کرنے والوں میں میں نے اپنے کیمپ کے بھی کچھ لوگوں کو شامل کر دیا تھا۔ باشتناء "علی بند" میرا بیان کردہ مفہوم فسانہ آزاد میں بھی مرقوم ہے۔

پیالہ ہونے کے معنی میں لکڑی پھینکنے والوں کی دعوت لکڑی پھینکنے والے کے بیاں ہونا کی سند میں جلال نے ناسخ کا شعر پیش کیا ہے جو صاحب نوراللغات نے وہیں سے نقل کر دیا۔

ے پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی
نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے

اس میں پٹے بازوں کی اصطلاح کی طرف اشارہ نہیں بلکہ مرنے کے بعد قُل ہونا، فاتحہ ہونا مراد ہے جب لوگ مردے کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر ایک پیالے میں جس میں پانی ہوتا ہے پھول کی کچھ پنکھڑیاں ڈال دیتے ہیں۔ اسی سے مُردے کے سوم کے لیے "پھول ہونا" استعمال کرتے ہیں۔ "آج فلاں کے پھول ہیں" عام فقرہ ہے۔ صبا کے شعر میں اسی رسم کا حوالہ ہے۔

پیاؤ۔ (ہ) پانی پینے کی جگہ۔ سبیل۔ پینا سے اسم ظرف بنایا ہے

اثر۔ واؤ معروف سے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں واؤ مجہول کیساتھ بولتے ہیں۔

پیپ کلیجہ میں ڈالنا۔ بہت رنج دینا۔ زند

ڈال دی پیپ کلیجے میں غم فرقت نے
غور کرتے ہو تو کرلو جگر انگاروں کی

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ عام محاورہ کلیجا پیپ ہوگیا یا کلیجا پیپ کر دیا ہے۔

پتیابا۔ پتیاوا۔ ٹاٹ جس کو جوتے میں رکھتے ہیں (عم) پاتابہ۔ موزہ۔

اثر۔ اب پ۔ ٹ کی ردیف میں پاتابہ ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں آتے آتے وہی لفظ جو فارسی کا تھا عوام کی بولی ہو جاتی ہے۔

پیٹ۔ ہ۔ بھیتر۔ باطن۔ (فقرہ) جو ان کے پیٹ میں ہے وہی زبان پر)

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں جو ان کے دل میں ہے وہی زبان پر۔

پیٹ بجانا۔ کنایۃً خوشیاں منانا۔

اثر۔ خوشیاں منانے کے لئے بغلیں بجاتے ہیں نہ کہ پیٹ۔ بھوکے ہونے کے اظہار کو پیٹ بجایا جاتا ہے۔

پیٹ باندھنا۔ (کنایۃً) خواہش سے کم کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پیٹ مارنا یا پیٹ کاٹنا کہتے ہیں۔

پیٹ پھول کر نقارہ ہوجانا۔ پیٹ بہت پھول جانا۔ ناسخ ے

ہیضہ دشمن کو کوس رحلت ہو جلد ہو پھول کر نقارہ پیٹ

اثر۔ یہ شاعری ہے کوس رحلت کے لیے نقارہ۔ عام محاورہ ہے "پیٹ دمامہ ہوگیا"۔ وہ درج ہی نہیں۔

پیٹ چپاتی ہوجانا۔ پیٹ کا نہایت ملائم ہوجانا۔ بھوک سے پیٹ کا اندر کو دھنس جانا۔ (دیکھو چپاتی سا پیٹ)۔

اثر۔ پیٹ چپاتی نہیں ہوجاتا بلکہ چپاتی سا لگا ہوتا ہے بھوک کی شدت سے خواہ قدرتی طور پر۔ ناسخ رباعی

جو یا تھا دل ما تمجل کا پیٹ
چٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
دونی ہی کا ہے اس کو تصور دن رات
لگ جائے نہ کس طرح چپاتی سا پیٹ

پیٹ جلنا۔ (ہ) اپھار معلوم ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ماتھا جلنا کہتے ہیں۔

پیٹ ڈالنا۔ حمل گرانا۔

اثر۔ پیٹ گرانا ہے۔ پیٹ یا گربھ ڈالنا تو مویشیوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

پیٹ سے باہر پاؤں نکالنا۔ (عو) ناشائستہ فعل کرنا۔
اثر۔ یہ پیٹ سے پاؤں نکالنا ہے جیسا خود بھی اس کے بعد لکھا ہے
پیٹ کا پانی نہ ہلنا۔ سواری کی تعریف۔ بڑے آرام سے جانا۔ مطلق جنبش نہ ہونا۔
اثر۔ ہر سواری کی تعریف نہیں۔ گھوڑے کی سبک رفتاری کے متعلق کہتے ہیں جیسا خود نقل کردہ شعر قدرت سے واضح ہے ؎

قدم باز ایسا گویا زیر پا امواج دریائی
سبک خیز اس قدر ہلنے نہ پائے پیٹ کا پانی

پیٹ کا گڑگڑانا۔ بھوک سے پیٹ بولنا۔
اثر۔ پیٹ گڑگڑاتا ہے (کاف فارسی) نہ کہ کڑکڑاتا ہے (کاف عربی)
پیٹ میں سے پاؤں نکالنا۔ دیکھو پیٹ سے پاؤں نکالنا۔
اثر۔ پیٹ سے پاؤں نکالنا کہتے ہیں۔ میں، کا شمول غلط۔
پیٹ میں پانی پڑنا۔ (دہلی) خوف کی وجہ سے دست آنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بہ مفہوم پیٹ پانی ہونا سے ادا ہوتا ہے جو حضرت مؤلف نے علیحدہ لکھا ہے مگر دہلی کی طرح تکلیف کی تخصیص نہیں کی۔
پیٹ کھل جانا۔ (عو) بھوک بڑھ جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھوک کھل جانا کہتے ہیں۔
پیٹ کے بال۔ وہ بال جو بچے کے سر اور تمام بدن پر ماں کے پیٹ ہی میں نکل آتے ہیں۔
اثر۔ پیٹ کے بال سے صرف بچے کے سر کے بالوں سے مراد ہوتی ہے جو وقت ولادت موجود ہوتے ہیں۔
پیٹ میں آنت نہ منہ میں دانت۔ بوڑھا پھوس۔ بہت ہی بوڑھا۔
اثر۔ نشست الفاظ اس طرح چاہیے۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت وہی لغت کا پیٹ بھرنا۔ میم کی ردیف میں اسی طرح لکھا ہے۔
پیٹ ہے کہ بے ایمان کی قبر۔ بڑا پیٹ جو کسی طرح بھرتا ہی نہیں۔ درج نہیں۔

پیٹ میں سیتی خانم اتر گئیں۔ بڑا پیٹو ہے۔ درج نہیں۔
پیٹ میں یوجا اتر گیا۔ حواصل۔ بہت کھانے والا۔ درج نہیں۔
پیٹ مارنا۔ (عو) خودکشی کرنا۔ ناسخ ؎

نظر آیا جو پیٹ ساقی کا
شیشہ نے اپنا مارا پیٹ

اثر۔ یعنی حضرت جلال کی سرمایۂ زبان اردو سے مستعار ہیں جنہوں نے ناسخ کا یہ شعر سند میں پیش کیا اور پیٹ مارنا کے معنی کنایۃً پیٹ میں چھری مار کر اپنے کو ہلاک کرنا تحریر فرماتے ہیں۔ وہیں سے اپنے انتقاد کی عبارت نقل کیے دیتا ہوں۔
"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شیشہ کے پاس چھری کہاں سے آئی جو ساقی کا پیٹ دیکھ کر اپنے پیٹ میں ماری اور جاں بحق تسلیم ہو گیا۔ پیٹ مارنا غذا میں تقلیل کرنا، فاقہ کرنا، پیٹ بھر کے نہ کھانا نفس کشی کرنا ہے۔ ناسخ کے شعر کا یہ مطلب ہوا کہ شیشہ کو ساقی کا چپاتی سا پیٹ دیکھ کر لالچ آیا کہ میرا پھولا ہوا پیٹ بھی ایسا ہی ہو جائے لہذا اُس نے بیشتر اوقات اپنا پیٹ خالی رکھا (اور یہ واقعہ ہے کہ ہنگام میکشی کے علاوہ شراب سبو میں رہتی ہے شیشہ خالی رہتا ہے) یہی شیشے کا پیٹ مارنا ہوا نہ کہ یہ عجیب وغریب کرشمہ کہ پیٹ میں چھری مار کر خودکشی کر لی۔ اگر پیٹ مارنا کے یہ معنی ہوتے تو میں وہ دوسرا محاورہ "پیٹ کاٹنا" پیش کر کے شیشے کی رعایت سے اس کے معنی دریافت کروں گا۔
پیٹھ سیدھی کرنا۔ آرام لینا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کمر سیدھی کرنا بولتے ہیں۔
پیٹھ توڑنا۔ کنایۃً کمر توڑنا۔ ہمت توڑنا۔ مایوس کرنا۔
اثر۔ اس کی صحت بھی مشتبہ ہے۔ عام محاورہ کمر توڑنا ہے۔
پیٹھ پر ہاتھ ٹھوکنا۔ شاباشی دینا۔
اثر۔ لکھنؤ میں پیٹھ ٹھوکنا بولتے ہیں۔
پیٹھ لگانا۔ سواری یا بار برداری کے جانور کی پیٹھ میں زخم ڈال دینا۔

آثر۔ کوئی بھی سواری یا بار برداری کے جانور کی پیٹھ عموماً زخمی کر جاتا۔ جانور کی پیٹھ لگتی ہے، لگائی نہیں جاتی۔

پیٹا کرو لکیر کو کالا نکل گیا۔ سوتے نکل جانے کے بعد تدبیر سوچنا فعل عبث ہے۔ درج نہیں۔

پیچھے دوڑنا۔ تعاقب کرنا۔ پکڑنے دوڑنا۔ درج نہیں۔

آتش سے

دوڑا ہے ان کے پیچھے کس انداز سے وہ شوخ
طاؤس و کبک اڑ کے جو رفتار سے چلے

پیر گڑھی کی کمائی کانڈھو کے نالے میں گنوائی۔ محنت کا کمایا ہوا پیسا مفت ضائع ہو۔ درج نہیں۔

پیر کے ساتھ خشکا کھاؤ۔ اپنی راہ لو، اپنا کام کرو، یہاں سے جاؤ۔ درج نہیں۔

پیروں کا سایہ۔ پیروں کی محافظت میں رہنا۔ درج نہیں۔

پیرا۔ کھلیان۔

آثر۔ میں نے دوران ملازمت میں کسانوں کو اسے پیرا بولتے سنا ہے۔ (باضافہ الف) پلیٹس میں پیر اور پیڑا دونوں درج ہیں۔ نوراللغات میں پیرا اس معنی میں شامل نہیں۔

پیسا اپنی گانٹھ کا دوست اپنی سانٹھ کا۔ اپنا کمایا ہوا پیسا سب سے اچھا دوست ثابت ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

(طلسم ہوشربا)

جہاں تک ہو سکے چار پیسے پیدا کرو۔ مثل مشہور ہے پیسا اپنی گانٹھ کا دوست اپنی سانٹھ کا۔

پیچھا چھوڑو۔ یہاں سے جاؤ۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

پیتو۔ (بکسر اول وسکون یائے معروف) ایک قسم کا اژدہ۔

آثر۔ یہ غالباً وہی ہے جسے لکھنؤ میں چکیا اژدہ کہتے ہیں۔

پیر شہید نکٹے کو چھپایا۔ دولت کا ناجائز صرف۔ بجائے مستحق کو غیر مستحق کو دینا۔ درج نہیں۔

پیری۔ استادی۔ چالاکی۔ عیاری۔

(مومن)

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑنے میں بھی زلف اس کی بنا کی

آثر۔ مجھے دیوان مومن میں یہ شعر نہیں ملا۔ کسی کا ہو صبا کے لیے لفظ تیزی صرف ہوگا نہ کہ پیری۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولف کو تجنیس لفظی نے دھوکا دیا اور تیزی کو پیری پڑھ گئے۔

پیری مریدی۔ کسی کا مرید ہونا۔ کسی کو پیر بنانا اور اس کی بیعت کرنا۔ درج نہیں۔

پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ سو برائیوں کے بار بڑھاپا۔

آثر۔ مثل پیری وصد عیب پر ختم ہو جاتی ہے۔ چنیں گفتہ اند اس میں نہیں۔ یک پیری وصد عیب بھی ہے۔

پیرنا تیرنا کا فرق۔ فصحائے لکھنؤ بے جان چیز کے پانی پر بہنے کے لیے تیرنا بولتے ہیں اور جاندار کے لیے پیرنا۔

آثر۔ یہ درست نہیں۔ مرغابی جاندار ہے لیکن اس کے لیے کہتے ہیں کہ پانی میں تیر رہی ہے نہ کہ پیر رہی ہے۔ اصل یہ ہے کہ پیرنا فن شناوری ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شے سطح آب پر رہے یا بہے اس کو تیرنا کہتے ہیں۔

پیش رس۔ وہ پھل جو فصل آنے پر سب سے پہلے اترے۔ درج نہیں۔

میر شعرت سے

آگیا موسم بہار عشق کا
اشک خوں اس کا ثمر پیش رس ہے

پشواز۔ پیشواز۔ عورتوں کی گھیر دار پوشاک جو خاص وضع کی ہوتی ہے۔

آثر۔ اب یہ پوشاک طوائفیں مجرے کے وقت پہنتی ہیں اور انھیں سے مخصوص ہو گئی ہے۔ اس امر کا اظہار کر دینا چاہیے تھا۔

پیلم پالا ۔ (لکھنؤ) ہوسے دھکا دے کر ایک دوسرے کو ڈھکیلنا۔
اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ جہاں مجمع زیادہ ہو وہاں ریلم ریلا یا ریل پیل (یائے مجہول) ہوتی ہے۔

پیلے مارنا ۔ (بکسر اول و یائے مجہول) بسبب جبر کرنا۔ شدید محنت لینا۔ درج نہیں۔

پیوندی ۔ پیوند لگائے ہوئے درخت کا پھل۔ مثلاً پیوندی بیر۔ پیوندی آم۔
اثر۔ آم کو پیوندی نہیں قلمی کہتے ہیں۔

پیوندی مونچھیں ۔ مصنوعی مونچھیں جن کو حلقے کی صورت بنا کر گالوں پر چپکا لیتے ہیں۔
اثر۔ یہ مونچھیں مصنوعی نہیں بلکہ اصلی ہوتی ہیں۔ مصنوعی مونچھیں آدمی روز کہاں تک چپکائے گا

پیچھا چھوڑو ۔ ایک معنی ہیں "یہاں سے جاؤ" وہ درج نہیں۔
(دریائے لطافت)۔

پیر مغاں ۔ شیخت دستگاہ، یہ مفہوم درج نہیں۔
(دریائے لطافت)۔

پیش خانہ ۔ چوکی خانہ۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)۔
(پیش خانہ اور پیش خیمہ ایک ہی چیز ہیں)۔

پیپل تلے کا بھتنا ۔ عورتوں کا خیال ہے کہ بھتنا پیپل کے درخت پر رہتا ہے۔ کسی شخص کے لیے بطور تحقیر استعمال ہوتا ہے۔
آتشؔ۔
قسمیں تو ساری بولکھین تو ہی ہے اب
پیپل تلے کے بھتنے کی، شیطان کی قسم

پیں ۔ باریک آواز۔ باجے یا نفیری کی آواز۔
اثر۔ یہ وضاحت نہیں کی کہ پیں میں یائے معروف ہے یا مجہول چونکہ فیلن میں یائے مجہول سے لکھا ہے گمان ہوتا ہے کہ حضرت مؤلف نے بھی یائے مجہول سے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں نفیری کی آواز کو پیں پیں (بتکرار۔ یائے معروف) کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

پیں بولنا ۔ (عم) عاجز ہونا۔ چیں بولنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چیں بولنا ہے (یائے مجہول بالکسر) جو معنی بیان کرنے میں لکھا ہے۔

پیں نکالنا ۔ (دہلی) عاجز کرنا۔ غرور دور کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں پے نکالنا (بالفتح) کہتے ہیں جو دوسری جگہ درج ہے۔

حرف ت

ت - ا

تابوت پر لدنے کے دن ہیں - بسبب پیرانہ سالی قریب مرگ ہونا - درج نہیں

تاتا تھئی - وہ الفاظ جو رقاص تال پر آنے کے واسطے زبان سے نکالتے ہیں - [illegible]

آثر - [illegible] مجھے یاد پڑتا ہے الفاظ کی ترتیب اس نوع کی ہوتی ہے تھئی، تھئی، تاتھیا تھئی -

تاثیر [illegible] ہونا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

تاثیر درد دل میں یا رب کہاں کی جھڑتی
اس نے بھی آن آخر چپکے سے آہ کر دی

تاجو - وہ عورت جو جھالی سے ساتھ بدسلوکی کرے - بے رحم عورت

آثر - واؤ معروف کی علامت [illegible] ہوتی ہے - لکھنؤ میں واؤ مجہول سے بولتے ہیں - پنجابی میں جب تک لفظ بہن کا اضافہ نہ کیجئے پیدا نہیں ہوتے اور جہاں تک مجھے علم ہے لفظ تاجو بغیر شمول لفظ بہن مستعمل نہیں یعنی مثل ہے تاجو بہن ناصر جھالی -

تار بتار ہونا - برا حال ہونا - پتلا حال ہونا - معاملہ بگڑنا - بنا بنایا کام بگڑنا -

آثر - **تار بتار ہونا** کپڑے کا تار تار پرزے پرزے ہونا ہے - مجازاً کسی جماعت کا منتشر ہونا - رنگین ؎

لڑکیاں دوڑ پچھاڑ وے ہوئے سب تار بتار
کچھ پا کرکے جو رنگین نے پکوڑی اٹھیا

اصل یہ ہے کہ اب تار بتار متروک ہے - اس کی جگہ تار تار بولتے ہیں اور منتشر ہونے کا مفہوم تتر بتر سے نکالتے ہیں (ہر دو بکسر اول و فتح دوم) -

تار تلنگا کرنا - پھاڑ ڈالنا - چاک کرنا - درج نہیں - اور وہ تیغ کپڑے کھونٹی پر ٹانگے - بندروں نے تار تلنگا کر دیے - پھٹے پرانے کپڑے کو بھی تار تلنگا کہتے ہیں -

تار دکھیا - (دکھیا بفتح اول و دوم - کاف ساکن اہم) - وہ شخص جو تار دیکھنے کا پیشہ کرے - درج نہیں -

تار پین - (انگریزی میں تائے ہندی - پین بروزن تین) - گند بروزہ کا تیل -

آثر - انگریزی میں Turpentine (ٹرپن ٹائن) ہے نہ کہ تارپین جیسا حضرت مؤلف کا قول ہے -

تاڑ کا سا قد - بہت لانبا قد - (رند) ؎

تیرا مقام زلف چلیپا بلند ہے
دو چار بانس تاڑ سے بھی ہوگا قد دراز

آثر - یہ تاڑ کا سا قد کی مثال کیونکر ہوئی - لکھنؤ میں تاڑ سا قد بولتے ہیں نہ کہ تاڑ کا سا قد -

تاڑنا - تنبیہ کرنا - (فقرہ) انھوں نے بیٹے کو خوب تاڑا -

آثر - پلیٹس میں یہ معنی درج ضرور ہیں مگر اردو میں رائج نہیں - اردو میں تاڑنا بھانپنا ہے اور بس ؎

ہوتے آفت کے ہیں یہ رہ [illegible] تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے

تاڑ ونگ - [illegible] دوڑ دھوپ -

اثر۔ صحیح نشست الفاظ تگ وتاز ہے۔ یہاں تاز وتگ ہے اور ت۔گ کے تحت تگ وتاز۔ کس کو صحیح مانیے کس کو غلط؟

تازہ ۔ موٹا۔ فربہ۔ تنومند۔ (رشک) ؎

حسن سے تازہ و شاداب ہے نخل قد یار
ورزشوں سے نہیں ہوتا بدن ایسا تازہ

اثر۔ یہاں لفظ تازہ سے مراد صحیح و توانا ہے نہ کہ فربہ و تنومند۔ اس کے لئے جو فقرہ مستعمل ہے وہ موٹا تازہ ہے نہ کہ صرف تازہ۔

تازہ و تر ۔ تازہ۔ نیا۔

اثر۔ یہاں تازہ و تر ہے۔ اور ت۔ ر کے تحت تر و تازہ (جمع کی جائیں تو ایسی مقلوب مثالیں نور اللغات میں نہ معلوم کتنی نکلیں)۔

تاش بزموبخ کا بخیہ ۔ مثل۔ بے جوڑ بات۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ تاش کی انگیا موبخ کی بخیہ۔ (اگر مفہوم جیسے کو تیسا کا مفہوم ہو تو ٹاٹ کی انگیا موبخ کی بخیہ کہتے ہیں)

تاک میں رکھنا ۔ کسی کو نظر میں رکھنا۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان تو ہے نہیں اور چاہے جہاں کی ہو۔ تاک میں رہنا بولتے ہیں۔ کسی کی گھات میں رہنا۔

تاکنا ۔ تلاش کرنا۔ (رند) ؎

بے وفا یار کے کوچے میں نہ جاؤ اے رند
اور گھر تاکو کوئی اور محلا دیکھو

اثر۔ تاکنا یہاں تلاش کرنا نہیں ہے بلکہ اور کہیں دل لگاؤ کے معنی دیتا ہے۔ اور گھر دیکھو۔

تاگ ڈالنا ۔ تاگے ڈالنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تاگے ڈالنا ہے۔ اور سوئی میں تاگا یا دھاگا ڈالا یا پرویا جاتا ہے۔

تاگنا ۔ دھاگا ڈالنا۔ تاگے ڈالنا۔

اثر۔ تاگنا بھی ٹکسال باہر۔ لکھنؤ میں دھاگا ڈالنا یا تاگے ڈالنا کے بدلے ڈورے ڈالنا کہتے ہیں اور یہی تاگنا کا بدل ہے جہاں تک روئی دار کپڑے رضائی لحاف وغیرہ کا تعلق ہے۔ ایک اور لفظ تگندہ ہے وہ نور اللغات میں نون کی ردیف میں درج ہے۔ (کبسراول فتح دوم)

تال ۔ ۱۔ منجیرے کی جوڑی۔ پیتل کی چھوٹی چھوٹی کٹوریاں جو طبلے یا ڈھولک کے ساتھ بجاتے ہیں۔

اثر۔ فیلن اور پلیٹس میں تال کے ایک معنی یہ بھی درج ہیں مگر جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں مستعمل نہیں۔ ایسے مجیروں کو کرتال کہتے ہیں جیسے ہنگام رقص دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں اور کلمے کی انگلی میں باندھ کر بجاتے جاتے ہیں۔

تال اور تالی کا فرق ۔ دونوں ہاتھوں کے بجانے کی آواز بقاعدۂ نکلے اس کو تال اور جو قاعدۂ موسیقی سے نکلے اس کو تالی کہتے ہیں۔

اثر۔ میں سمجھا تھا کہ تال کا قاعدۂ موسیقی سے ہٹ جانا بے تال ہو جانا ہے نہ کہ تالی کی تعریف میں آ جانا۔ تال بے تال گانا عام فقرہ ہے۔ تال ٹوٹتی ہے تالی برابر بجائی جاتی ہے۔ تال میں چھوٹ ہوتی ہے اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ تالی میں یہ کچھ نہیں ہوتا برابر بجی جاتی ہے۔

تالا بھڑ جانا ۔ (عم) قفل لگ جانا۔

اثر۔ ایسے فقرے لکھنے سے حاصل۔ عوام بھی تالا پڑ گیا کہتے ہیں نہ کہ تالا بھڑ گیا۔

تاگا ۔ دبلا پتلا آدمی۔ یہ معنی صحیح نہیں۔ (دریائے لطافت)

تالف ۔ (ع۔ بروزن تفعّل) باہم محبت کرنا۔ دوستی۔ الفت۔

اثر۔ ایسے نامانوس الفاظ سے اردو کو گرانبار کرنے سے حاصل۔ یہی حال تالم (بروزن تفعّل) کا ہے۔ دکھ پانا۔

تالو ۔ دماغ کے اوپر کی سطح۔ چندیا۔ فقرہ۔ وہ تالو میں تیل کھپا رہے ہیں۔

اثر۔ یہ معنی صرف شیرخوار بچوں تک محدود ہیں۔ اس کا اعلان کر دینا چاہئے تھا۔ (تیل سر کے بالوں یا چندیا میں کھپایا جاتا ہے نہ کہ تالو میں)

تالو لٹکنا ۔ منہ کی بیماری کے باعث تالو کا اپنے مقام سے کچھ نیچے لٹک آنا۔

آثر۔ تالو نہیں کو اٹک آتا ہے۔

تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی تالی دونوں ہاتھ بجتی ہے۔ محبت یا لڑائی ایک طرف سے نہیں ہوتی۔

آثر۔ لکھنؤ میں زیادہ تر شکل ثانی مستعمل ہے باضافہ لفظ "سے"۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ (عروج لکھنوی) ؎

میرے غم کا تو کیوں الم نہ کرے — تالی بجتی ہے دونوں ہاتھوں سے

تاب نہ رہنا۔ برداشت کا مقدور نہ رہنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر وصل کی تاب آخر شب

تاب نہ لانا۔ برداشت نہ کر سکنا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا راز داں کیوں ہو

تاب نہ ہونا۔ ضبط کی طاقت نہ ہونا۔ میرا شعر ہے ؎

جب سے اُن سے آنکھ لڑی ہے آنکھوں میں اپنی خواب نہیں
اُس پہ مصیبت یہ ہے ہمدم صبر کی دل کو تاب نہیں

تازہ شاخ نکلنا۔ کوئی نئی بات ہونا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

کھلکھلاتا ہے مرے آگے جو ہو کر گستاخ
کیا بھلا گل نے نکالی ہے کوئی تازہ شاخ

تام جان۔ تام دان۔ تان جان۔ (لکھنؤ) ہوادار ایک قسم کی پالکی۔
تام جھام۔ (دہلی) ہوادار۔

آثر۔ میں نے لکھنؤ میں کسی کو یہ الفاظ استعمال کرتے نہیں سنا بجز تامدان یا ہوادار کے۔ حضرت جلال نے تام بان تحریر فرمایا ہے ممکن ہے تامدان اسی کی دوسری شکل ہو۔ میرے قول کی تائید میں فسانۂ آزاد کی عبارت ہے:۔

"ہوادار اور تامدان .... خاص بردار اور چوبدار"

فیلن میں تام جھام اور تان جان درج ہیں پلیٹس نے ان کے علاوہ تھام جان کا اضافہ کیا ہے۔ کم سے کم تان جان کا بار تو لکھنؤ کے سر سے اُترا۔ اگرچہ بار ثبوت حضرت مؤلف پر تھا۔

تام لوٹ۔ تام لیٹ۔ (یہ لفظ تام لوٹا کا مخفف ہے) ٹین کا لوٹا جس میں ٹونٹی نہیں ہوتی۔ ٹین کا ڈونگا۔

آثر۔ نہ معلوم حضرت مؤلف نے اس کو تام لوٹا کا مخفف کس بنا پر کہا۔ پلیٹس اور فیلن دونوں نے اسے انگریزی بمعنی Tumbler (گلاس) کی بگڑی ہوئی شکل قرار دیا ہے۔ لکھنؤ میں عام طور پر ڈونگا کہتے ہیں۔

تان اڑا لینا۔ کسی کے گانے کا ڈھنگ سیکھ لینا۔

آثر۔ محاورہ تان اڑانا ہے بمعنی بھرپور تان لگانا۔ تان اڑا لینا مہمل فقرہ ہے۔ ہاں! تان اڑانا درج ہی نہیں۔ امیر مینائی ؎

تنہائی میں نہ رونے نہ گانے کا لطف ہے
اک تان تم اڑاؤ تو اک نالہ ہم کریں

تان یہاں ٹوٹتی ہے۔ تقریر کا اصل منشا یا مدعا یہ ہے۔ درج نہیں۔

تانوں کے لچھے۔ مسلسل گانا۔ ناسخ ؎

کرنے لگتا ہوں میں حسرت سے مسلسل نالے
لچھے یاد آتے ہیں مجھ کو جو تری تانوں کے

آثر۔ مسلسل گانا نہیں ہے بلکہ گانے کے درمیان متواتر تان پہ تان لینا ہے۔

تانب چون۔ (لکھنؤ) برادۂ مس۔

آثر۔ لکھنؤ میں لوہے کے برادے کو البتہ لوہ چون (باعلان نون) کہتے ہیں باقی الفاظ کے ساتھ لفظ برادہ ہی بولتے ہیں۔ مثلاً صندل کا برادہ۔ لکڑی کا برادہ۔

تانبا سا آسمان ہو جانا۔ قحط کے آثار میں سمجھا جاتا ہے کہ آسمان پر کہیں بادل نظر نہیں آتا۔

آثر۔ میرا خیال تھا کہ آسمان کا رنگ تانبے کا ہو جانا قیامت کے

تار میں تمار ہوتا ہے ۔ آسمان پر بادل نہ ہونے کی حالت میں بھی اُس کا رنگ نیلگوں رہتا ہے ، تانبے کا رنگ نہیں ہوجاتا ۔

تانت باجی راگ بوجھا (پایا) قرینے سے مطلب پہچان لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تار باجا راگ بوجھا بولتے ہیں ۔ تار بجائے تانت۔

تارا ۔ (فارسی میں تارا مخفف ستارہ کا ہے) ستارہ ۔

اثر۔ فارسی میں لفظ تارا مخفف ستارہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ اگر ستارہ کا مخفف ہے تو ہاے ہوز الف سے کیونکر بدل گئی۔ فیلن اور پلیٹس نے تارا کو ہندی قرار دیا ہے ۔ تارا اور ستارہ میں دور کی مشابہت ہونے کی بنا پر ایک کو دوسرے کا مخفف نہیں کہہ سکتے۔

تانتا ۔ قطار ۔ سلسلہ ۔ (لگن لگا تانتا کے ساتھ)

اثر۔ لفظ تانتا کا استعمال لگن لگا تانتا تک محدود کر دیا ہے ۔ تانتا بندھنا بھی ہے ۔ (طلسم ہوشربا) اب تو سرداروں کا تانتا بندھا ہے۔

تانے تشنے ۔ طعن و تشنیع کا مہند ہے ۔

اثر۔ تشنے بفتح اول لکھا ہے بالکسر بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں عورتیں اس کے بدلے تان تروڑ بھی بولتی ہیں ۔ وہ علیحدہ درج ہے ۔

تاؤ بیٹھا ہوا ۔ غصے میں کمی ہوئی ۔ درج نہیں۔ (راز دریاے لطافت)

تاؤ بھاؤ ۔ ذرا سا ۔ کسی قدر۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم موقع محل رنگ ڈھنگ دیکھنا ہے۔ اس کو الٹ کر بھاؤ تاؤ کہیں تو اس کے معنی ہوں گے دل جکانا۔ نخ ٹ کرنا۔

تازی مارکھائے عربی آش پائے ۔ مثل طبائع مختلف ہوتے ہیں ۔ کوئی مار پیٹ سے ٹھیک ہوتا ہے کوئی صرف زبان کے لینے سے اصلاح قبول کرتا ہے ۔ لیاقت والوں کی تباہی اور نالائقوں کی اقبال مندی پر بھی بولتے ہیں

اثر۔ تازی اور عربی مرادف الفاظ ہیں۔ تضاد الفاظ کی ضرورت تھی تازی مار کھائے ترکی آش پائے بعض کتابوں میں آش کے بدلے

تراش ہے ۔

تاتھیا مچنا ۔ ہنگامہ برپا ہونا ۔ لے دے ہونا ۔ درج نہیں ۔

تاج خواہ ۔ تاج بخش ۔

اثر۔ تاج خواہ تاج کا طلبگار یا دعویدار ہوا نہ کہ تاج بخش جس کے معنی ہیں تاج کا بخشنے والا ۔ دینے والا ۔

تانے سانے ۔ ڈرانے دھمکانے ۔ درج نہیں ۔

تانبا ہوجانا ۔ سونا ہوجانا ۔ مثلاً دھوپ میں تپنے یا جلنے سے تھا رنگ تانبا ہوگیا ۔ درج نہیں ۔

تاوا کرنا ۔ چکر لگانا ۔

اثر۔ یہ تاوا (تاوے) لکھا یا لگتا ہے نہ کہ تاوا کرنا ۔ کبوتر کو تاوا دیا جاتا ہے ۔

تاوان بھرنا ۔ (دہلی) جرمانہ دینا ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں ۔ دشاکت ؎

کچھ تو گناہ اہل فنا سے ہوا ضرور

نقد حیات دے کے جو تاوان بھر گئے

تاؤ ۔ کاغذ کا تختہ ۔

اثر۔ لکھنؤ میں کاغذ کا تاؤ کہتے ہیں ۔ تاؤ بھر کا کنکوا اک تاؤ ہوتا ہے ۔

تال میل ۔ راہ و رسم ۔ میل جول .... (مونس تلوار کی تعریف) ؎

لاشوں سے پاٹنا وہ زمیں ایک کھیل تھا

دریا سے اس کے گھاٹ کو کیا تال میل تھا

اثر۔ مونس کے شعر میں تال میل کے معنی رسم و راہ کے نہیں بلکہ تناسب کے ہیں ۔ (انیس ذوالفقار کی تعریف میں) ؎

قدرت کا تال میل تھا برسوں کا ساتھ تھا

جیسی وہ ذوالفقار تھی ویسا ہی ہاتھ تھا

تال میل کے عام معنی بھی تناسب کے ہیں ۔ مثلاً تکلوں کا تانا بانا ۔

تانا بھاری ۔ پریشانی ۔ ابتری ۔ (فقرہ) عمر کے دھوکے میں تانا بھاری ۔ دکیلوں کی بھی گرم ۔

اثر۔ تانا بھتاری مرکب ہے تانا تاگا اور بھتاری تاگا صاف کرنا۔ (بھتاری بکسر اول) حسب پلیٹس :۔

Bhtari - brushing or cleansing the woof.

لہذا تانا بھتاری کے معنی ہوئے گتھی سلجھانا۔ صاف کرنا۔ کچا چٹھا بیان کرنا۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کردینا۔

اب طلسم ہوشربا کی یہ عبارت دیکھئے :۔

"تمہارے حصے کا کھانا رکھا ہے۔ ہم لوگ مومن (جولاہے) ہیں تانا بھتاری کرنے والے صرف یہاں کے شہدے نہیں ہیں۔ بر جب شل کرگا چھوڑ تماشے کو جائے، ناحق کی چوٹ جولاہا کھائے"

اور یہ ایک امر واقع ہے کہ شہدے شادی بیاہ یا غمی کے موقع پر جب کسی کے یہاں مانگنے جاتے ہیں تو خالی تعریف نہیں کرتے خاندانی عیبوں کو بھی پردے پردے میں کھجاتے ہیں۔ لہذا قرائن سے تانا بھتاری کے وہی معنی ہوئے جو میں نے بیان کئے نہ کہ پریشانی یا ابتری۔

تاؤ بیٹھا ہوا۔ سست ہوگیا۔ وہ جوش نہیں رہا۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

تال بھرنا۔ (موسیقی) تال دینا۔ درج نہیں۔ (طلسم فصاحت) آہوان صحرا جست وخیز سے سم پر آنکھ دکھا کر تال بھرتے تھے۔

تار باجا راگ بوجھا۔ بات کا مطلب فوراً سمجھ لینا۔ درج نہیں (اسی معنی میں تانت باجی راگ بوجھا پایا درج ہے)۔

تان سین کی قبر میں پسلی پھڑکی۔ راگ بڑی خوبی کے ساتھ گایا۔ تان سین قبر میں بے چین ہوگیا۔ درج نہیں۔

تار ٹوٹنا۔ ۱۔ سانس بند ہوجانا۔

اثر۔ یہ مفہوم غلط معلوم ہوتا ہے جب تک لفظ سانس کا اضافہ نہ کیا جائے۔ خالی تار ٹوٹنا سلسلہ منقطع ہونا ہے۔

تاک کر۔ سیدھ باندھ کر۔ ذوق ؎

تفنگ وتیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے
الٰہی پھر جو دل پر تاک کے مارا تو کیا مارا

اثر۔ یہ معنی پیدا نہیں ہوتے جب تک لفظ مارنا کا اضافہ نہ کیا جائے جیسا کہ پیش کردہ شعر ہی سے ظاہر ہے۔ یا پھر تاک کر کی جگہ "تاکنا" کہئے۔

تالی بج گئی۔ رسوائی ہوئی۔ بدنامی ہوئی۔

اثر۔ اس جگہ زیادہ فصیح "تالی پٹ گئی" سمجھا جاتا ہے۔

تانا۔ ۲۔ چاندی سونے کو آگ میں رکھ کر اس کے خالص اور غیر خالص ہونے کا امتحان کرنا۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہئے تھا کہ اب متروک ہے۔ اس کا بدل تپانا ہے۔

ت۔ب

تباسی۔ تین دن کی باسی چیز۔

اثر۔ لکھنؤ میں تباسی نہیں بولتے اور باسی تواسی کہتے ہیں۔

تبدل۔ بدلنا۔ عزل ونصب۔ (فقرہ) نام میں الفاظ کا تغیر وتبدل ہوگیا۔

اثر۔ تنہا مستعمل نہیں۔ تغیر تبدل کہتے ہیں جیسا پیش کردہ فقرے ہی سے ظاہر ہے۔

تباکھیر۔ تباشیر۔ بعض سفید کو تباکھیر اور نیلی کو تباشیر کہتے ہیں۔

اثر۔ تباکھیر کوئی نہیں بولتا۔ سفید ہو یا نیلی تباشیر ہے۔ البتہ نسخے میں طبیب تباشیر سفید۔ تباشیر کبود لکھ دیتے ہیں۔ تباکھیر لکھ کر خواہ مخواہ الجھن پیدا کرنا ہے۔ اتنا لکھنا کافی تھا کہ سنسکرت میں تباکھیر ہے۔ (دیکھئے پلیٹس)

تباغض۔ باہم بغض رکھنا۔
تبرکون۔ گھوڑے کا ایک عیب۔
تبغیض۔ دشمنی ڈالنا۔

آثر۔ ب ٹکسال باہر۔
ان کا اور ایسے دوسرے الفاظ کا حاصل عربی ہوں یا سنسکرت یا تعصباتی لغت کو لدھڑ بنانے کے سوا کچھ نہیں۔ نہ آج تک بولے گئے ہیں نہ بولے جائیں گے۔ اُردو کے مزاج سے میل نہیں کھاتے۔

ت۔پ

تپاک کرنا۔ میل بڑھانا۔ اختلاط کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ترے جلانے کو اے سنگدل ہم نے
اک اور صاعقہ طور سے تپاک کیا

تپنا۔ ایک معنی ہیں تکلیف رنج یا غصے کے باعث تاؤ کھانا۔ یہ درج نہیں۔
تپانچا۔ تھپڑ۔
آثر۔ اُردو میں تمانچا ہے۔
تپانچا رسید کرنا۔ زور سے تھپڑ مارنا بطور سزا کے۔ درج نہیں۔
تپچانا۔ کپڑے کی نوک سے نوک ملا کر سینا۔
آثر۔ لکھنؤ میں تپچانا ہے باضافۂ یا۔
تپنچا پائے پر کھینچنا۔ گھوڑے کی جا نتک حد سے کھینچنا۔
آثر۔ پائے پر چڑھانا بھی کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

ت۔ت

تتا پانی۔ گرم کھولتا ہوا پانی۔ درج نہیں۔ مثلاً کس بجتے پر تتا پانی۔
تتے توے کی بوند۔ بڑے خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔
آثر۔ لکھنؤ میں جلتے توے کی بوند کہتے ہیں۔
تتمبا۔ تکرار لفظی اور طول سخن سے مراد ہوتی ہے۔
تتمبے۔ جھگڑے بکھیڑے لوازم۔ (مراۃ العروس) اولاد ہوئی تو یہ فکر ہوئی کہ بیٹے ہوں بیٹیاں نہ ہوں یا جو ہوں وہ زندہ رہیں یہ خود انسان کی اپنی ہوس کے تتمبے ہیں۔

آثر۔ حضرت جلال نے بھی یہی لکھا ہے مگر میرے علم میں اس کے معنی بہت ساز و سامان کرنا، اہتمام کرنا ہیں اور یہی معنی مراۃ العروس کی نقل کردہ عبارت کے نکلتے ہیں۔ اپنی ہوس کے تتمبے ہیں یعنی طول امل ہے نہ کہ تکرار یا جھگڑا بکھیڑا۔ کسی بات کا اہتمام کرنے میں بھی اُلجھن ہوتی ہے، بکھیڑا کرنا ہوتا ہے۔ اسے کھینچ تان کر جھگڑا بکھیڑا کہہ لیجئے۔ مگر اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ پلیٹس نے بھی تتمبا کے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں:۔

تتمبا titamba - obstacle, impediment, machination, stratagem, plot, evil design (against), rebellion, riot, sedition (bakheda)

فیلن نے تتمبا کے تحت صرف اتنا لکھ دیا ہے کہ دیکھو "بکھیڑا" اور بکھیڑا کے تحت اس کے متعدد معنی دیے ہیں جو نقل کئے جاتے ہیں:

1. Knot, entanglement, complication
2. Difficulty, tangle, mess, hitch
3. Care, trouble, trial, sorrow.
4. Impediment, obstacle, stumbling block, check, encumbrance; drag
5. Difference, disagreement, schism; breach, rupture.
6. Doubt, demur, question, dispute
7. Quarrel (larai), contention, (jhagra), wrangle, broil, turmoil, rumpus.

انشاء اللہ خاں کو صاحب آپ نہ چھیڑیں مجلس میں
ان باتوں میں بیٹھے بٹھائے لاکھ بکھیڑے پڑتے ہیں (انشا)

8 noise, tussle, uproar.
9 Ways, arts, methods, resources.
10 Goods chattels, furniture materials
11 Rubbish, sweepings, scouring.
12 Task, affair, business (dhanda) worldly affairs

نمبر ۹ - ۱۰ - اور ۱۲ سے لکھنوی معنی بھی نکل آتے ہیں - معنی میں اتنا اختلاف ہے کہ آخری فیصلہ دشوار ہے -

تتی - ٹونٹی دار ٹپا - چھوٹا لوٹا -

اثر - اس کے نیچے یہ روزمرہ درج نہیں "تتی سامنے نکل آیا" (بیماری نے بچے کو بہت دبلا کر دیا)

تتیا - تیز - چالاک ذہین -

اثر - دریائے لطافت میں اس کے معنی سرکش بدزبان اور جھگڑالو عورت ہیں - تتیا مرچ کی طرح تیز - کڑوی -

ت - ج

تجال - تنور کی وضع کا ایک آہنی ظرف جس میں کیک بسکٹ وغیرہ پکاتے ہیں - درج نہیں -

تجلا - تجلی - نور الٰہی - روشنی - چمک -

اثر - اس کے نیچے یہ مثل درج نہیں: تجلی کو تکرار نہیں - ذوق ؎

کس قدر بوقلموں جلوہ ہے محبوب اپنا
کوئی بھی اس کی تجلی نہیں تکرار کے ساتھ

یعنی خدا کی شان قدرت اور مظاہر کی انتہا نہیں - کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ -

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو - اپنی خبر لو دوسروں سے

مزاحم نہ ہو - درج نہیں -

ت - خ

تخت گاؤں - بڑا اور زرخیز گاؤں - درج نہیں -

تخم تاثیر صحبت اثر - مقولہ - یعنی نطفے اور پاس بیٹھنے اٹھنے کا اثر ضرور ہوتا ہے -

اثر - لکھنؤ میں مثل اس طرح ہے، تخم تاثیر صحبت کا اثر - (تخم میں خ کو ساکن کے بدلے مفتوح پڑھئے)

تخم مرغ - مرغ کا انڈا -

اثر - عام طور پر بیضۂ مرغ کہتے ہیں -

تخمی - آم جس میں قلم نہ لگائی ہو -

اثر - حالانکہ قلمی آم کے لئے قلم تخمی آم ہی میں لگائی جاتی ہے - لکھنا چاہئے تھا وہ آم جس کی قلم نہ لگائی گئی ہو - بلکہ گٹھلی سے پیدا ہو - قلمی کی ضد -

ت - د

تداخل فصلین - ایک فصل کا ختم ہونا اور دوسری کا شروع ہونا - موسم کا تغیر - درج نہیں - (عام نکلتے بیٹھتے دن)

تدبیر پیٹ پڑنا - تدبیر کارگر ہونا - درج نہیں -

تدبیر گر - خوب فکر کرنے والا -

اثر - اردو میں رائج نہیں -

تدریجی ارتقا - درجہ بدرجہ ترقی کرنا - درج نہیں -

تدریس - درس دینا - تعلیم - پڑھائی -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - درس و تدریس کہتے ہیں -

تدہین - تیل لگانا -

اثر - اردو میں رائج نہیں -

ت - ذ

تذرو - ایک قسم کا جنگلی مرغ - اس لفظ کو چکور کے معنی میں لینا اور دال مہملہ سے لکھنا غلط ہے -
اثر - جہاں تک اُردو کا تعلق ہے صحیح غلط اور غلط صحیح ہے -

ت - ر

ترارا مارنا - گپ ہانکنا - بڑائی کی لینا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں زبان کو لگام نہیں نہ کہ ترارا مارنا -
تراز - کپڑے کے نقش - مجازاً زینت و آرائش - اس کا معرب طراز ہے -
اثر - اردو میں معرب صورت ہی رائج ہے -
ترازو کے پلّے - دونوں حصے - ایک میں تولنے والی چیز دوسرے میں باٹ رکھے جاتے ہیں - درج نہیں -
ترازو کا دھڑا کرنا - تولنے سے قبل دونوں پلّے برابر کرنا درج نہیں
تراشا - کسی اخبار یا رسالے سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کر لینا - یہ مفہوم درج نہیں - انگریزی cutting کا ترجمہ ہے -
تراضیٔ طرفین - دونوں فریقوں کا راضی ہونا -
اثر - مستعمل برضامندیٔ فریقین ہے -
ترانا - تیرنا - ابھارنا -
اثر - لکھنؤ میں تیرانا ہے - لازم ترنا یا تیرتا پھرنا - یہ درج نہیں -
برق ؎ عالم یہی ہے گریۂ اشکبار کا
ترتا پھرے گا سنگ ہوائے مزار کا
تراوت - طراوٹ کا مُمد ہے تازگی ٹھنڈک -
اثر - لکھنؤ میں تراوٹ ہے (تائے ہندی بجائے تائے قرشت)
تربھنگا - ترچھا - جھکا ہوا -
اثر - لکھنؤ میں تڑبھنگا کہتے ہیں - (رائے ثقیلہ بجائے مہملہ و تائے ہندی)

تربھر ہونا - ۱ ناراض ہونا - خفا ہونا - ۲ منتشر ہونا -
اثر - لکھنؤ میں بمعنی منتشر ہونا بولا جاتا ہے نہ کہ بمعنی ناراض ہونا -
ترپولیا - (بکسر اول و سکون دوم) تین بڑے در جو بازار کے شروع میں بنانے ہیں تاکہ ہر در سے جلوس اور جلوس کے ہاتھی وغیرہ بآسانی نکل سکیں - مثنوی عالم ؎
روشنی کے دو رویہ منظر تھے — کئی ترپولئے بہت در تھے
اثر - چراغاں میں ٹٹیوں کے ساتھ خوبصورتی کے لئے در بھی بنا لیتے ہیں اُن پر چراغ روشن ہوتے ہیں - ان دروں کو ترپولیا کہتے ہیں - ترپولیوں کا یہی مفہوم عالم کی بیت میں ہے - مزید ثبوت کے لئے میر حسن کی مثنوی کا شعر حاضر ہے ؎
چراغوں کے ترپولئے جا بجا — اور اُن میں وہ بازاروں کی صدا
پلیٹس کے بموجب البتہ ترپولیا ایسی عمارت ہے جس میں تین در ہوں
ترت - جلد - شتاب -
اثر - یہ عامیانہ یا قصباتی زبان ہے - اس کا کوئی حوالہ نہیں - لکھنؤ کے عوام نون کا اضافہ کرکے تُرنت کہتے ہیں -
ترت دھن مہا پُن - (ع و) سائل کو فوراً خیرات دینے میں بڑا ثواب ہے - انتظار نہ کرانا چاہیے - درج نہیں -
تُرتُرا - (ع و) تیز - چست چالاک -
اثر - صرف بچوں کی گفتگو تک محدود ہے - ایسی کوئی تخصیص نہیں کی - تُرتُرا مذکر اور لڑکوں کے لئے بولا جاتا ہے - لڑکی کو تُرتُریا کہتے ہیں
ترتریا - (ع و) طرار - تیز چالاک - جلد باتیں کرنے والا - فر فر باتیں کرنے والا - باتونی - (فقرہ) سن تو اُس کا پانچ چھ برس کا معلوم ہوتا ہے لیکن باتیں غضب کی بناتی ہے ترتریا ہے ترتریا -
اثر - خود مندرجہ فقرہ سے واضح ہے کہ لڑکی کو ترتریا کہا ہے تاہم حضرت مؤلف جلد باتیں کرنے والا - فرفر باتیں کرنے والا لکھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ترترا کے یہی معنی تذکیر کے ساتھ لکھ چکے ہیں

سی پر تشدید دی ہے ۔ لکھنؤ میں بلا تشدید و سکون راء ہے ۔
تربت پر پھول چڑھانا ۔ میت کی قبر پر تعظیماً خوشبودار پھول رکھنا ۔
درج نہیں ۔ ناسخ ؎

ٹھوکر اک پائے نگاریں کی لگایا چاہیے
پھول کوئی میری تربت پر چڑھایا چاہیے

تربت پر چادر چڑھانا ۔ میت کی قبر پر پھولوں کی یا کپڑے کی چادر
چڑھانا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

چادر گل کی یہاں حاجت نہیں لے رشک گل
میری تربت پر چڑھا اتری ہوئی پوشاک کو

ترخنا ۔ شگاف ہو جانا ۔ پھٹ جانا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں ترکنا بولتے ہیں ۔ بعض اشخاص کو ترخنا کہتے بھی سنا
ہے ۔ (راے ہندی بجائے راے مہملہ) ۔
ترستی نے دیا ملکتی نے کھایا جیسے چلی سوا دنہ پایا ۔ (ع و)
تنگدل کا سلوک حریص کے ساتھ کالعدم ہے ۔ درج نہیں ۔
ترقی معکوس ۔ الٹی ترقی ۔ بجائے ترقی کے تنزل ۔ درج نہیں ۔
ترک لگانا ۔ اجزا کی ترتیب دینا ۔
اثر ۔ کتاب کے اجزا کو ترتیب دینے کے معنی میں بفتح اول و دوم بولنا
فصیح ہے گو شاعروں نے اس کو بھی بسکون دوم نظم کیا ہے ۔
ترکیب ۔ اس کے معنی ہیں کئی چیزوں کو ملا کر بنانا ۔ میر نے اس کو
ترکیب بنانا لکھ کر بڑا شوخ شعر کہا ہے ؎

گوندھ کے گویا پتی گل کی وہ ترکیب بنائی ہے
رنگ بدن کا تب دیکھو جب چولی بھیگے پسینے میں

ترلوک ۔ آسمان ۔ زمین اور زمین کے نیچے کا طبقہ ۔ کل عالم ۔
اثر ۔ آسمان، زمین اور درمیانی خلا کو بھی ترلوک کہتے ہیں ۔ میں نے
گیتا میں یہ مفہوم دیکھا ہے ۔
ترمرے ۔ اس چکنائی کو کہتے ہیں جو پانی کے اوپر متفرق ہو کے تیرتی
ہے ۔ اسی سے تشبیہاً ان ذروں کو بھی کہتے ہیں جو دماغی صدمہ سے
آنکھوں کے آگے نظر آتے ہیں ۔ مومن ؎

عطر غیروں کو دکھا کر جو لگایا اس نے
ترمرے سے ہیں مرے دیدۂ تر میں تیرتے

اثر ۔ ترمرے کا مرادف تلملے ہے وہ درج نہیں ۔ ترمرے مرکب ہے
تر (تارا) اور مرے (ملے) سے ۔ تلملے مرکب ہے تل (نیل) اور
ملے سے ۔ نیلمیں میں دونوں درج ہیں ۔ نوراللغات کی طرح سرمایۂ
زبان اردو میں بھی صرف ترمرے درج ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے
لکھنؤ میں زیادہ ترملے بولتے ہیں ۔
تری بری ۔ پریشان ۔ منتشر ۔ جدا جدا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں تری بھری یا تر بھر بولتے ہیں ۔ تری بری تو وہ آواز
ہے جو فیلبان ہاتھی چلانے میں نکالتے ہیں ۔
تریڑا ۔ (بروزن بھیڑا) ۔ ۱ پانی کا دھار باندھ کر ڈالنا ۔ یہ کسی
عضو نجاست آلود یا نجس کپڑے پر بعد ازالۂ نجاست زور سے پانی
ڈالنا ۔ (دینا ۔ کرنا کے ساتھ) ۔ بحر ؎

زکر آلودہ دامن عاشق گریاں کو اے واعظ
ٹپکنا آنسوؤں کا داغ عصیاں کو تریڑا ہے

اثر ۔ نوراللغات میں پہلی راے مہملہ سے درج ہے ۔ جلال نے بہزۂ راے
ثقیلہ لکھا ہے اور مثال میں بحر کا مندرجۂ بالا شعر نقل کیا ہے ۔ اس طرح
دو لفظ قرار پائے ۔ ایک تریڑا (پہلی راے مہملہ دوسری راے ثقیلہ)
دوسرا تڑیڑا بہر دو راے ثقیلہ ۔ انشا کے یہاں بھی لفظ بہر دو راے
ثقیلہ موجود ہے ؎

دوزمی سے حالت غش کی ہے انشا کو اے ساقی
شراب پرتگالی کے دیے منہ پر تڑیڑے جا

لکھنؤ والوں نے ان دونوں لفظوں کے استعمال میں نازک
فرق معنا ہم کر دیا ہے ۔ جب کسی چیز کو از قسم پارچہ دھو کر اور نجاست
دور کرنے کے بعد غوطہ دینا ہوتا ہے تو کہتے ہیں اور دوا کے ترشے
(پہلی راے مہملہ) دیدہ ۔ چوٹ دھارنے کے اوپر ملے ہوئے

گرم پانی کو اونچی اور موٹی دھار سے ڈالنا تریڑا یا ترڑیڑے دینا ہے (دہر دود رہے تقیلہ) -

حاصل کلام غوطہ دینے اور چوٹ دھارنے کے مفہوم کو صرف ایک لفظ سے ادا کرنے کے بجائے دو لفظوں میں تقسیم کر دیا اور مختلف المعنی بنا دیا -

پلیٹس میں بھی تریڑا اور ترڑیڑا دونوں درج ہیں -

ترکھا لگنا - کسی بات کا ناگوار ہونا - درج نہیں - خاص عورتوں کی زبان ہے - جان صاحب ؎

بے حیا چکنا گھڑا نکٹا نگوڑا جو ہے
اس موے کو مرے ترکھے سے حیا کیا آئے

ترکیاں - کانوں کا ایک زیور - درج نہیں - فیلن میں موجود ہے -

تراکیا خرچ ہوتا ہے - تیرا کیا ہرج ہے - کیا نقصان ہے - درج نہیں - آتش ؎

ہم اپنے نقد جاں پہ کھیلتے ہیں   ترا ہوتا ہے کیا اے بےپیر خرچ

تربت کی چادر - چادر کپڑے یا پھول کی جو قبر پر اڑھا دی جائے - درج نہیں - ناسخ ؎

ہجر میں چاندنی سے کیا خوش ہوں   طور ہے تربتوں کی چادر کا

ترغیب دینا - کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا - درج نہیں - ناسخ ؎

جنوں نے جبکہ دی روز ازل ترغیب عریانی
گریباں سے کو بخشا دیا دامن گریباں کو

ت - ڑ

ترابھڑی - جلدی - گھبراہٹ - موت کی گرم بازاری -

آثر - لکھنؤ میں تراپڑی کہتے ہیں - (لگنا کے ساتھ)

تڑدے سے - (ع) تڑاق سے -

آثر - لکھنؤ میں تڑسے کہتے ہیں بغیر اضافہ دے -

تڑاخا - (ع) کسی چیز کا قحط - شدت کی گرمی - شدت کی پیاس -

آثر - لکھنؤ میں تڑاقا کہتے ہیں -

تڑاک - اسے تڑسے کوئی واسطہ نہیں - عوام تڑاق کو تڑاک کہتے ہیں

تڑاکا - کسی چیز کے یکایک پھٹ جانے کی آواز -

آثر - یہ بھی عوام کی بول چال ہے - لکھنؤ میں تڑاقا یا چٹاکا کہتے ہیں

تڑانا - ورم کے باعث جسم کا پھٹا پڑنا - زخم کا چرانا -

آثر - لکھنوی بدل معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا - چرانا -

تڑانا - چھڑانا - علیحدہ کرنا - جیسے بچے کو ماں سے تڑانا -

آثر - لکھنؤ میں چھڑانا ہے - اسی طرح روپیہ بھنایا جانا ہے تڑانا عوام کہتے ہیں -

تڑپ - وہ چمکدار چیز جو لیپ دیوارگیری میں اس غرض سے لگاتے ہیں کہ روشنی کا عکس تیز ہو جائے -

آثر - لکھنؤ میں اسے تڑپا کہتے ہیں (اسم)

تڑپانا - (لکھنؤ) کودانا - جیسے گھوڑا تڑپانا -

آثر - قطعاً غلط - لکھنؤ میں گھوڑا کڑکایا جاتا ہے، اچکایا جاتا ہے - پھندایا جاتا ہے -

تڑپتا ہوا - ایسا شعر یا فقرہ جو سننے والے کو بیقرار کر دے جیسے تڑپتا ہوا شعر -

آثر - لکھنؤ میں پھڑکتا ہوا شعر یا فقرہ کہتے ہیں -

تڑتڑاہٹ - مرچ یا کسی اور چیز کی تیزی کا اثر جو زبان پر معلوم ہوتا ہے

آثر - لکھنؤ میں چرپراہٹ کہتے ہیں - خوب مرچوں دار کچالو وغیرہ کو چرپرا یا چرپرے کہتے ہیں - سودے والے آواز لگاتے ہیں "کچالو چرپرے مسالے دار"

تڑکا ہونا - دیوار نکلنا - لکھنؤ میں صبح ہو جانا بولتے ہیں -

آثر - جی نہیں بھور ہو جانا کہتے ہیں -

تڑی - فریب دھوکا - جیسے اچھی تڑی دی -

آثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں - اچھا بھڑا دیا -

تڑیانا - بال کٹے ہوئے پرند کا اڑ جانا -

اثر۔ عجیب! اسی کو "بے پر کی اُڑانا" کہتے ہیں۔ تڑیانا لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ت ۔ س

تسالا ۔ تین برس کا ۔

اثر۔ لکھنؤ میں سہ سالہ کہیں گے ۔

تسبیح سلیمانی ۔ ایک قسم کی سیاہ رنگ پتھر کی تسبیح ۔ شعور ؎

سرگیں چشم سے کیا اشک کی طغیانی ہے
دست بیمار میں تسبیح سلیمانی ہے

اثر۔ یہ پتھر بالکل سیاہ نہیں ہوتا بیچ میں ایک سپید ڈورا ہوتا ہے۔ شعور کے شعر میں بھی اس طرف اشارہ ہے سرمہ آلود اشک ہے۔ اسی سپید ڈورے کو شاعر زنار سے تشبیہ دیتے ہیں ۔ میر ؎

کفر کچھ چاہیے اسلام کی زینت کے لیے
حسن زنار ہے تسبیح سلیمانی کا

سودا ؎

تو اب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی
نہ ٹوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی

تسبیح پھیروں ستر گھر گھیروں ۔ عبادت ریائی لوگوں کو فریب دینے کے لئے ۔ درج نہیں ۔

تسبیح کا امام ۔ وہ مخروطی دانہ جو تسبیح کے دانوں کے اوپر رہتا ہے اور شمار میں نہیں آتا ۔ درج نہیں ۔ رند ؎

ہمارے نطقے میں خارج ہے ذکر غیر لے دوست
شمار میں نہیں تسبیح کا امام آیا

تسلی دینا ۔ دلاسا دینا ۔ درج نہیں ۔ ذوق ؎

بلا سے آپ نہ آئیں پر آدمی اُن کا
تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے

تسلی ہونا ۔ اطمینان ہونا ۔ درج نہیں ۔ غالب ؎

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہوں تو یہ بھی نہ سہی

تسمہ لگا رہنا ۔ کوئی رگ کٹنے سے باقی رہ جانا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

قاتل سمجھ کے تیغ لگا جائے شرم ہے
تسمہ لگا جو گردن بسمل میں رہ گیا

(تسمہ لگا رہنا درج ہے)

تسنیم ۔ بہشت کے ایک چشمے کا نام ۔ مؤنث ۔ شعور نے مذکر کہا ہے ؎

نور کا چشمہ وہاں احمد بے میم کا تھا
پانی بھرتا تھا وہاں کوثر فدا تسنیم تھا

اثر۔ (احمد بے میم کے بعد کا زائد لکھ گیا ہے) ۔

صرف شعور نے تسنیم (بہشتی نہر) کو مذکر نظم نہیں کیا ہے عام طور پر مذکر ہے ۔ نسیم ؎

ادب سے آکے کی رضواں نے تسلیم
دکھایا کوثر و فردوس و تسنیم

جلال کے رسالۂ تذکیر و تانیث میں بھی تسنیم مذکر درج ہے ۔

ت ۔ ش

تشریف ۔ فارسی والے خلعت کے معنی میں استعمال کرتے ہیں ۔

اثر۔ اُردو کے شاعروں نے بھی فارسی ترکیب کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ آتش ؎ خلعت شاہی نہیں ہے ملبوس تشریف عشق
جس نے پہنا اس کو یہ جامہ کفن ہو جائیگا

ت ۔ ص

تصویر کھدنا ۔ تصویر کا لوہا ۔ چاندی ۔ پتھر وغیرہ پر کندہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

کعبے سے کم نہیں ہے ہمارا حریم دل
اس میں بھی ہے کھدی ہوئی تصویر یار کی

تصدق ہوا۔ مرگیا۔ (کم از کم ان کے سامنے) درج نہیں۔
(دریائے لطافت)

تصور پیشہ۔ جسے ہر وقت کسی کا دھیان رہے۔ تصور بندھا ہو۔
درج نہیں۔ وزیر ؂

میں وہ بلبل ہوں تصور پیشہ آنکھ کی بند گلستاں دیکھا

ت - ع

تعریف کے پل باندھنا۔ بے انتہا تعریف کرنا۔ درج نہیں۔
فسانۂ آزاد۔ مصاحبوں نے تعریف کے پل باندھ دیے۔

تعزیہ۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی تربتوں کی نقل جو کاغذ اور بانس کے قبے میں محرم کے دنوں میں دس روز تک ان کا ماتم یا فاتحہ دلانے کو بطور یادگار رکھتے ہیں۔

اثر۔ اول تو یہ نقل صرف تربت کی نہیں بلکہ پورے روضے کی ہوتی ہے۔ پوری عمارت کی نہ کہ صرف تربت یا قبر مطہر کی۔ دوم یہ نقل صرف روضۂ حسینؑ واقع کربلا کی ہوتی ہے۔

تعزیہ ٹھنڈا کرنا۔ تعزیہ دفن کرنا۔
تعزیہ ٹھنڈا ہونا۔ تعزیہ دفن ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تعزیہ دفن کرنا یا دفن ہونے کے سوا خواص میں کوئی تعزیہ ٹھنڈا کرنا یا تعزیہ ٹھنڈا ہونا نہیں بولتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹھنڈا ہونا کسی متبرک چیز کا گرنا یا ٹوٹنا ہے۔ مثلاً قرآن شریف ٹھنڈا ہوگیا یعنی گر پڑا۔ تسبیح ٹھنڈی ہوگئی۔ ڈورا ٹوٹ گیا اور دانے بکھر گئے۔ مگر مؤلف نور اللغات بھی معذور ہیں جب شیعیت کے پیرو اور زبان لکھنؤ کے علمبردار حضرت جلال لکھنوی ایسا فرمائیں اور اپنی تصنیف سرمایۂ زبان اردو میں ایک جگہ نہیں دو دو جگہ۔
ملاحظہ فرمائیے۔ صفحہ ۱۰۲

تعزیہ ٹھنڈا کرنا۔ نقل مزار سید الشہدا علیہ السلام کو زمین میں دفن کرنا۔
صفحہ ۱۱۱۹۔

ٹھنڈا ہونا۔ (۹) روز عاشورہ تعزیہ وضریح وغیرہ کے زمین میں دفن کردینے سے (کنایہ ہے)۔

اب اسی صفحہ پر نمبر (۳) پڑھئے:۔
کنایہ ہے گر پڑنے یا ٹوٹ جانے بعض اشیائے متبرک کے مثلاً قرآن شریف کا ہاتھ سے خواہ طاق وغیرہ سے گر پڑنا یا علَم تعزیہ خانۂ امام حسین علیہ السلام کا زمین پر گرنا (اور اگر بالفرض تعزیہ گر پڑے؟ اثر) یا تسبیح اور مالے وغیرہ کے ڈورے کا ٹوٹ جانا...

مجھے فکر ہوئی کہ اس کے متعلق دہلی کا روزمرہ دریافت کروں۔ فیلن میں تعزیہ ٹھنڈا ہونا تعزیہ دفن ہونا ہے۔ یہی پلیٹس میں بھی ہے فرہنگ آصفیہ کا بھی انتخاب مل گیا:۔

تعزیہ ٹھنڈا کرنا۔ فعل متعدی۔ تعزیہ دفن کرنا۔
تعزیہ ٹھنڈا ہونا۔ لازم۔ تعزیہ دفن ہونا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ دہلی میں تعزیہ ٹھنڈا ہونا یا ٹھنڈا کرنا ہے اور لکھنؤ میں تعزیہ دفن ہونا یا دفن کرنا۔

لغت نگار حضرات کو غلط بحث کے بدلے اس تفریق کو واضح کردینا چاہئے تھا۔

تعزیہ سرانا۔ تعزیہ کو زمین میں دفن کردینا یا دریا میں ڈال دینا۔
اثر۔ یہ پانی میں بہانا ہے۔ زمین میں دفن کرنے کے معنی غلط لکھے۔
ملاحظہ فرمائیے پلیٹس:۔

سرانا۔ To float to set afloat

لکھنؤ میں بعض عورتوں کو ٹھرانا بالفتح و باضافۂ ہا بھی بولتے سنا ہے مگر غالباً (ہ) کا اضافہ زبان پر سہولت سے رواں ہونے کے لئے کیا گیا ہے۔ کیونکہ ٹھرانا کے معنی کسی کتاب لغت میں نہیں دیکھے۔

تعزیہ سدھارنا۔ (۶) تعزیے کا گھر سے برائے دفن اٹھایا جانا۔
درج نہیں۔

ت ۔ ف

تفاوت ۔ مذکر ۔ لکھنؤ میں مؤنث بھی ہے ۔ فاصلہ ۔ دوری ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بھی بلاتفریق مذکر ہے ۔ جلال نے بھی مفیدالشعرا میں مذکر درج کیا ہے ۔ مؤنث کی کوئی مثال پیش نہیں کی گئی ۔

تفریط ۔ کمی ۔ کوتاہی ۔

اثر ۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں ۔ افراط و تفریط ہے ۔ اس کا اظہار کر دینا چاہئے تھا ۔

تف کرنا ۔ تھوکنا ۔ لعنت بھیجنا ۔ درج نہیں ۔ انشا ؎

تف بھی نہ کروں لادکے گو گاو زمیں پر
لادے کوئی گنجینۂ قاروں مرے آگے

ت ۔ ک

تک ۔ دہلی مذکر ۔ لکھنؤ میں مؤنث ۔ وہ بات جو اپنی طرف سے بنائی جائے ۔

اثر ۔ تک لکھنؤ میں بھی بلاتفریق مذکر بولا جاتا ہے ۔ جلال نے بھی مذکر لکھا ہے ۔ تانیث کی کوئی مثال نہیں پیش کی گئی ۔

تکا ۔ لقمہ ۔ ہر چیز کا ٹکڑا ۔

اثر ۔ اس کے ایک معنی غلام کے بھی ہیں ۔ اور کم حیثیت شخص کو بھی حقارت سے تکا کہتے ہیں ۔ بوڑھی عورتوں کی زبان پر میرے صغرسن تک بہت تھا ۔ اب سننے میں نہیں آتا ۔ نہ یہ معنی کسی لغت میں درج ہیں ۔ البتہ رنگین کی غزل کی ردیف ہی تکا ہے جس سے معمولی حیثیت کے ملازم کا انکشاف ہوتا ہے کُٹنا بھی کہہ سکتے ہیں ؎

آ کے بیٹھا ہے ابھی واں سے بچارا تکا
اب جو بھیجوں تو نہ جا دے گا دوبارا تکا

دریائے لطافت میں انشا نے تکا بمعنی شوہر دایہ لکھے ہیں ۔ در اصلاح بیگمات ۔

ٹکان دینا ۔ ہلانا ۔ جھٹکا دینا ۔ درج نہیں بشلا نیزے کو ٹکان دینا ۔

تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ غرور بُرا ہوتا ہے ۔ یہ قول درج نہیں

تکلے کی طرح بل کھانا ۔ اکڑنا ۔ اینٹھنا ۔ خود رانا ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب ؎

بل بہت کھاتا تھا تکلے کی طرح   ایک ہی جھٹکے میں سیدھا ہو گیا

مطالب بیان کرنے سے معاف رکھا جاؤں ۔ بہت فحش ہے ۔

تکلف کا کھانا ۔ قیمتی اور لذیذ کھانا ۔ ۔ اسراف کھانا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تکلفی یا پُرتکلف کھانا کہتے ہیں ۔

تکڑا ۔ مضبوط ۔ موٹا تازہ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تگڑا کہتے ہیں ۔ کاف فارسی ۔

تکے تکے کرنا ۔ ٹکڑے پارچے کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

چاہے کوئی قتل کر ڈالے ، تکے تکے کرے وہ ایک بات بھی نہیں جانتے ۔

ٹکی لگانا ۔ (لکھنؤ) ۔ گھورنا ۔ دیر تک دیکھتے رہنا ۔ غور سے کسی طرف دیکھتے رہنا ۔

اثر ۔ ٹکی لگانا گھات میں رہنا ہے مثلاً بلی چوہے کی گھات میں ٹکی لگائے بیٹھی ہے ۔ گھورنا کے معنی میں ٹکنا یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا ہے ۔ (ٹکٹکی بالکسر) میرا شعر ہے ؎

اے حسیں ہم واقف آداب محفل ہیں ، مگر
اس قدر پیار آگیا منہ تیرا تکتے رہ گئے

تکھار تکھار کے پوچھنا ۔ (عو) کرید کرید کے بار بار پوچھنا ۔ درج نہیں ۔

تکیہ ہونا ۔ بھروسا ہونا ۔ درج نہیں ۔ ثاقب لکھنوی ؎

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

ت ۔ گ

تگدمہ ۔ دیکھو تکدمہ ۔ تکدمہ ۔ تفصیل ۔ تخمینہ ۔ (علاوہ دیگر مفاہیم)

آثر - اس کا مطلق ذکر نہیں کہ کون فصیح ہے کون غیر فصیح - کون صحیح کون غلط - علاوہ بریں دال کو بالکسر لکھا ہے - زبانوں پر بالفتح ہے۔ پلیٹس میں اصلی عربی صورت تقدمہ (دال بالکسر یا بالفتح) درج ہے۔ جلال نے تکدمہ لکھا ہے - میری زبان پر نیز جہاں تک سنا ہے تکدمہ ہے (الف عربی) املا الف سے بجز سرمایۂ زبان اردو نظر سے نہیں گزرا -

تگرم لڑانا - فریب دینا - دھوکا دہی کی چالیں چلنا - درج نہیں -

تگّی - تاش کا پتا جس پر تین کا نشان ہوتا ہے - درج نہیں -

ت - ل

تَل نظرا - (ع - لکھنؤ) وہ شخص جو نیچی نظروں سے دیکھے - وہ بدنظر جو کن انکھیوں (کنکھیوں؟) سے دیکھے - وہ شخص جو گفتگو کے وقت آنکھیں چار نہ کرے -

آثر - لکھنؤ میں تل بجائے فتح بالکسر ہے - تِل نظرا -

تل اوٹ پہاڑ اوٹ - (مثل) بے حد آسان ہے - ظاہر میں مشکل فی الحقیقت آسان - جلیل ؎

ہے مثل تل اوٹ پہاڑ ہوتا ہے
آنکھ باہم ملتے ہی دل مل گیا

آثر - مثل "تل اوٹ پہاڑ" ہے : کہ تل اوٹ پہاڑ اوٹ - اوٹ کی جگہ اوجھل کے ساتھ بھی یہ مثل بولی جاتی ہے: تل اوجھل پہاڑ

تل چھوٹتے پیشاب لگنا - جلدی جلدی پیشاب لگنا - درج نہیں

تل چاولے بال - سیاہ و سفید بال -

آثر - لکھنؤ میں کھچڑی بال کہتے ہیں -

تل چاولی داڑھی - وہ داڑھی جس میں بال آدھے سفید آدھے کالے ہوں -

آثر - لکھنؤ میں کھچڑی داڑھی کہتے ہیں -

تلوں میں تیل نہیں - صاحب مقدور مگر بے فیض شخص - درج نہیں -

تلوں میں سے تیل نکالنا - (ع و) کفایت شعاری سے سلیقہ دکھانا - کنایۃً دستوری کے سبب سے زیادہ قیمت لگانا -

آثر - مثل کا صحیح مفہوم ہے خیانت کی سزا خیانت سے دینا (ملاحظہ "انھیں تلوں تیل نکلے گا") -

تلابیلی - (ع و) بیقراری - اضطراب -

آثر - لکھنؤ میں تلاملی یا کھلبلی کہتے ہیں -

تلاچی - (لکھنؤ) بقولات جن کو گھی یا تیل میں بھون کر کھاتے یا گوشت میں ڈالتے ہیں -

آثر - بزرگوں سے کبھی سنا تھا کہ تلاچی تیل میں بھنے ہوئے بینگنوں تک محدود ہے - جلال نے وہی لکھا ہے جو حضرت مؤلف نور اللغات فرماتے ہیں - جو کچھ ہو اب یہ لفظ متروک ہے -

تلا گودن کرنا - بار بار چھونا - کنایۃً طعن و تشنیع سے دل ہلانا - طعنے دینا - دق کرنا - تکلیف دینا -

آثر - غالباً دہلی کی زبان ہے - لکھنؤ میں اس جگہ گودنے دینا - کلیجا چھلنی کرنا - کچوکے دینا بولتے ہیں -

تلام - خادم - ملازم -

آثر - تنہا مستعمل نہیں - غلام تلام بولتے ہیں -

تُلانا - تُلنا کا متعدی -

آثر - لکھنؤ میں تُلنا کا متعدی تُلوانا ہے -

تُلتُلی - دھار پانی کی ہو یا خون یا کسی اور رقیق شے کی - یہ لفظ اُس دھار کے واسطے مستعمل ہے جو خفیف بلندی سے گرے -

آثر - تُلتُلی پتلی دھار ہے - خفیف بلندی کی قید نہیں -

تُلتُلانا - مکان کی چھت کا شدت سے ٹپکنا - درج نہیں - (اسی کا حاصل مصدر تُلتُلی ہے اور خفیف بلندی کی قید باطل ہو جاتی ہے)

تِلچوری - ایک قسم کی ڈور -

آثر - اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ جس میں دو رنگ کے تار ایک ساتھ بٹے ہوں -

تلائی - کڑاہی - تلنے کا چھوٹا سا برتن -
اثر - لکھنؤ میں اسے کڑاہی کہتے ہیں (رائے ہندی) کڑھاؤ کی تصغیر
گھی داغ کرنے کے چھوٹے دستہ دار ظرف کو کرچھا کہتے ہیں -
تل کے لڈو - ایک قسم کی مٹھائی جو تلوں سے بنتی ہے - درج نہیں -
تلا بٹی لگی ہونا کسی گھر میں کئی اموات پیاپے واقع ہونا - یا کسی
آبادی میں کسی متعدی مرض مثلاً ہیضے کا پھیلا ہونا جس میں لوگ
کثرت سے تلف ہو رہے ہوں - درج نہیں -
تلچھٹ - دہلی میں مؤنث - لکھنؤ میں مذکر بھی ہے - وہ چیز جو پانی
وغیرہ کے ظرف میں نیچے بیٹھ جاتی ہے -
اثر - میں نے لکھنؤ میں کسی کو سوائے مؤنث کے مذکر بولتے نہیں سنا -
جلال نے بھی اسے مؤنث لکھا ہے - کوئی سند اس کے خلاف پیش
نہیں کی گئی - میرا شعر ہے ؎

وہ شراب شوق جو خمخانۂ دل میں کھنچی
تر گیا جس کو ملی تلچھٹ بھی اسکے جام کی

تلنا - نظروں پر چڑھنا - یہ مفہوم درج نہیں - رشک ؎

بازار حسن جم گئی ہے تل رہے ہیں وہ
لوٹیں گے آج مشتریوں کو دھڑا دھڑی

تلی ہوئی بات - سوچی سمجھی معقول بات - درج نہیں -
تلا ہاتھ - جنچا ہوا بھرپور وار جو خالی نہ جائے - درج نہیں -
(فسانۂ آزاد) تلا ہاتھ لگایا تو حریف کا منہ پھر گیا -
تلوا - تل کے لڈو -
اثر - یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے - بعض ایسے الفاظ کے مقابل
"گنوار" لکھ دیا ہے - یہاں کوئی ایسا اندراج نہیں -
تلو رہنا - (ع و) ہر وقت آمادہ رہنا - درج نہیں - غالباً "تلا رہنا -
آمادہ رہنا - سے بنا لیا ہے) -
تلوے کو نہ پہنچنا - (ع و) حسن و خوبی میں کوئی مقابل نہ ہونا -
درج نہیں -

تل - (ع ا) بالفتح - ٹیلا - ریگ کا تودہ - درج نہیں - تنویر ؎
تل ریگ سفید و دشت پر نور زمین سیم صاف و کوہ کافور
تلوے گرم کرنا - کنایۃً رشوت دینا -
اثر - لکھنؤ میں مٹھی گرم کرنا کہتے ہیں -
تلوار پر ہاتھ رکھنا - تلوار پر ہاتھ دھرنا - ۱ - تلوار مارنے
کے ارادے سے قبضے پر ہاتھ ڈالنا - ۲ - تلوار کی قسم کھانا - جرأت ؎

کیا قتل دو عالم تو نے اک جنبش میں ابرو کی
اگر یہ جھوٹ ہو تو تیغ پر ہم ہاتھ دھرتے ہیں

اثر - معنی نمبر ۲ صحیح - معنی نمبر ۱ غلط - وہ .....
تلوار پر ہاتھ ڈالنا ہے - حریف پر حملے کے لئے مستعد ہونا ہے -
اسے علیحدہ درج نہیں کیا بلکہ تلوار پر ہاتھ رکھنے کا مطلب بیان
کرنے میں صرف کر دیا -
تلوار سے پانی جدا نہیں ہوتا - مثل - ایک خاندان کا خون باوجود
نفاق و علیحدگی جدا نہیں ہو سکتا - ناسخ ؎

بحر وحدت میں ہوں گو میں سر کشا مثل حباب
چوب کیا تلوار سے پانی جدا ہوتا نہیں

اثر - تلوار سے پانی جدا نہیں ہوتا نہ کوئی مثل ہے نہ کوئی محاورہ -
محاورہ "لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا" ہے جس کی جانب ناسخ
نے لفظ چوب لا کر اشارہ کر دیا - بعد ازاں مبالغہ کیا کہ لاٹھی کیسی تلوار
سے بھی پانی جدا نہیں ہوتا - میں حباب ہوتے بھی بحر وحدت کا ایک
قطرہ ہوں - پھوٹنے یا فنا ہونے پر بحر سے مل جاؤں گا - صاحب نور اللغات
نے اس مضمون آفرینی کو محاورہ بنا دیا -
تلوار کا بال - تلوار کی باریک دھار - دم شمشیر - ناسخ ؎

ناتوانوں سے بناہ اے قاتل بانکا کرد
دیکھ لو اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا

اثر - شعر کا مطلب غلط سمجھا گیا - تلوار کا بال تلوار کی باریک دھار نہیں
ہے بلکہ جوہران میں ہلکا سا بال یا شگاف ہے جیسے آئینے یا شیشے میں

بال پڑجاتا ہے۔ نشان ہوجاتا ہے۔ تلوار میں بقدر بال شگاف بھی پڑجانے تو وہ پورے پھل کو ناقص اور کمزور کردیتا ہے۔ زیردستوں کمزوروں ولاچاروں کی مثال اس بال کی سی ہے۔ ان پر ظلم کرنا اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا۔ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے۔

لطف یہ ہے کہ "تلوار میں بال آجانا" کے تحت قریب قریب وہی مطلب تحریر کیا ہے جو میں نے عرض کیا۔

"تلوار میں بال آجانا" شکستگی کے آثار ظاہر ہونا۔ تلوار میں نقص آجانا۔ تلوار کی باریک دھار کو تلوار کا بال نہیں تلوار کا ڈورا کہتے ہیں۔

تلوار کھڑکانا ۔ لڑائی پر، شر فساد پر آمادہ رہنا۔ درج نہیں۔

تلوارزیا ۔ تلوار چلانے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تلوریا کہتے ہیں۔ (بغیر الف بعد واو)

تلواروں کی چھاؤں یا سایہ میں ۔ تلواروں کی حراست یا کمال حفاظت میں۔ قدر ؎

انھیں تلواروں کے سایے میں پلے ہیں یہ ترک

دست شفقت ہیں پئے مردم بیمار ابرو

اثر۔ شعر سے محاورے کے معنی وضع کئے گئے ہیں۔ شعر کی شرح میرے نزدیک یہ ہے :-

آنکھیں ترک ہیں یعنی خود بھی جنگجو ہیں مگر بیمار ہیں (چشم معشوق کی ایک صفت بیمار بھی ہے) لہٰذا ابروجن کو تلوار سے تشبیہ دی جاتی ہے "مردم بیمار" کو اپنے سایے میں، اپنی حفاظت میں لئے ہوئے ہیں گو خود آنکھیں بھی جنگجو سپاہی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آنکھیں زیرابرو ہوتی ہیں۔

اصل محاورے کا مفہوم ہے ایسی جنگجو قوم کے افراد جو نبرد آزما ہو جسے ہر وقت ایک معرکہ درپیش رہے۔ زندگی تلواروں کی چھاؤں میں بسر ہو۔ میری ایک نظم کی بیت ہے ؎

زندگی تیر ہوئی چھاؤں میں تلواروں کی واہ کیا بات ہے ان اگلے وفاداروں کی

المختصر محاورے کا حاصل تلواروں کی حراست یا حفاظت میں ہونا نہیں ہے بلکہ ہر وقت آمادۂ ستیز رہنا ہے۔ قدر نے محاورے سے مضمون پیدا کیا ہے۔

تلوار سونتنا ۔ تلوار کھینچنا۔ وار کرنے میں تلوار کو اوپر سے نیچے تا کھینچ لانا۔ آتش ؎

بے نیازی کے ہوں کشتے ناز پرور سیکڑوں

سونتیں شمشیر تغافل سے برابر سیکڑوں

اثر۔ تلوار سونتنا تیغ کھینچنا ہے وہ تلوار سے سوتنا (باضافۂ ے) ہے جس کے معنی برابر دو ٹکڑے کرنا ہیں۔ خود شعر میں الفاظ سے اور برابر موجود ہیں جو میرے معروضہ معنی کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہی مفہوم فرہنگ شفق میں اسی شعر کے ساتھ درج ہے۔

تلے بیٹھنا ۔ بضم اول مستعد رہنا۔ دل میں ٹھان لینا۔ درج نہیں امیر مینائی ؎

گلشن میں بہار آکے کرے گرم تو بازار

زاہد تلے بیٹھے ہیں تو بے شکنی پر

تلوار کا دونوں باگوں سے کسنا ۔ جس تلوار کا لوہا بہت عمدہ ہوتا ہے وہ دونوں سرے ملانے سے بھی نہیں ٹوٹتی ہے۔ دونوں سرے ملنے کو دونوں باگیں کسنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ تنیر ؎

خوبی شمشیر ابرو کا تماشا دیکھئے (دیکھئے)

دونوں باگوں آپ کی تلوار کستی ایک دن

اثر۔ تلوار دونوں باگوں کستی ہے نہ کہ دونوں باگوں سے کستی ہے۔ تنیر کے شعر میں بھی لفظ سے شامل نہیں ہے۔ جلال نے دونوں باگیں کسنا لکھا ہے اور مثال میں برق کا شعر لکھا ہے۔ وہ بھی بغیر لفظ سے کے ہے ؎

نیک و بد سب سے جھک کے ملتے ہیں

دونوں باگیں یہ تیغ کستی ہے

حضرت مؤلف نے دونوں باگوں سے کسنا لکھ کر محاورے میں تصرف کیا ہے

جو کسی طرح جائز نہیں ۔

تل دھار اور پر دھار ۔ (ع) لکھنؤ ۔ شدت بارش ظاہر کرنے کو بولتی ہیں ۔

اثر ۔ یہ باضافۂ الف تل دھارا اور پر دھارا بولتی ہیں ۔ جلال نے بھی اسی طرح لکھا ہے ۔ تلے دھار اوپر دھار بھی بولتے سنا ہے ۔

تلوار کا گھاٹ سے پڑنا ۔ تلوار کا اس مقام سے پڑنا جہاں سے خم شروع ہوتا ہے ۔

اثر ۔ اس کا مفہوم ہے بھرپور وار ہونا ۔

تلوار منہ پر کھانا ۔ تلوار کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا ۔ درج نہیں

آتش ؎

تلوار بھی کرد وہ خونخوار ہے یہ کہتا

منہ پر جو کھاتے تڑتا ہو وہ سپر تھا ہے

تلووں سے پار ہونا ۔ تلووں میں چبھ جانا ۔ گزر جانا ۔ درج نہیں ۔

ناسخ ؎

سر فگار جو چلا اس دشت وحشت خیز میں

پار تلووں سے وہیں خار مغیلاں ہو گیا

تلے تمیں اوپر تمیں ۔ (ع) تہ و بالا درہم برہم ہونے کے موقع پر کہتی ہیں ۔

اثر ۔ جلال نے بھی یہی لکھا ہے ۔ مگر میں سنتا آتا تھا کہ جو عورت یا لڑکی بظاہر بھولی بھالی سیدھی سادی ہو مگر در اصل بہت چالاک اور شریر ہو اس کو کہتے ہیں ۔ فسانۂ آزاد کی ایک عبارت میری تائید کرتی ہے ۔

"اُوہ دونوں کس غضب کی لڑکیاں ہیں ۔ تلے میں اوپر میں اور دونوں کیسی تڑپڑ تڑپڑ باتیں کرتی ہیں"

تلوار کا منہ ۔ تلوار کی باڑھ ۔ آتش ؎

پھیریں گے نہ منہ کو تری تلوار سے قاتل

ہم دل کے کڑے ہیں وہ اگر منہ کی کڑی ہے

اثر ۔ یہ بھی سرمایۂ زبان اردو سے مستعار ہے ۔ آتش کے شعر ہی سے واضح ہے کہ تیز تلوار کو منہ کی کڑی کہتے ہیں ۔ تلوار کی باڑھ کو تلوار کا منہ نہیں کہتے ۔

تلوے جلنا ۔ تلووں کا بہت گرم رہنا جو تکلیف کا باعث ہو ۔ درج نہیں ۔ وزیر ؎

کسی دل سوختہ کو ٹھکرایا   کہتے ہو تلوے جلا کرتے ہیں

تلوار چوم کر ہاتھ میں لینا ۔ سپاہیوں کی ایک رسم تاکہ میدان جنگ میں سرخرو ہوں ۔ درج نہیں ۔ وزیر ؎

کیوں نہ ہو ہم کو ادب اس ابروئے خمدار کا

چوم کر لیتے ہیں اکثر ہاتھ میں تلوار کو

تلوے چاٹنا ۔ نہایت خوشامد کرنا ۔ تلو چٹو کرنے کی جگہ ۔ آتش ؎

چاٹتی تلوے ہیں پریاں خانۂ زنجیر میں

وقت کا اپنے سلیماں ہے ترا دیوانہ آج

اثر ۔ غریب آتش نے "تلوے چاٹتی ہیں پریاں خانۂ زنجیر میں" کہا تھا اسے تلوے چاٹنے میں بدل دیا جاتا ہے! تلوے چاٹنا میں کس قدر گھنونا پن ہے ۔ طرفہ بالائے لطف یہ ہے کہ خود بھی تلوے سہلانا لکھ کر آتش کا یہی شعر تلوے سہلانا کے ساتھ درج کرتے ہیں! کوئی سمجھے تو کیا سمجھے ۔

تلوار کا کسنا ۔ تلوار کا جھکنا ۔ لچکنا ۔ خم ہونا ۔ اس طرح درج نہیں

آتش ؎

زور ماری کی گردن خم فلک سے بھی نہیں ہوتی

بھلا تیغ کجل کو بھی کہیں دیکھا کسنی ہے

تلوار کا لعاب ۔ مراد ہے تلوار کی آبداری سے ۔ تلوار کا پانی ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

شربت کے گھونٹ کا مزہ لے کے پیجئے

ہر چند تیغ کا ہو تمہاری لعاب تلخ

تلوار کی چمک ۔ آبداری ۔ درج نہیں ۔ ذوق ؎

وہ بہادر شہ غازی کہ اگر تیغ اس کی

اپنی دکھلائے چمک چرخ پکٹ جائے ہلال

تلوار کی دھار ۔ دم شمشیر ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

چھیڑ سکتا ہے کوئی ابر کو شانۂ شل زلف   ہاتھ پھر سکتا ہے تیغ تیز کی کب دھار پر

تلوار کی موت - تلوار سے قتل ہونا - درج نہیں - آتش ؎

تلوار کی موت اُس کے نصیبوں میں نہیں ہے
ابرو کے اشارے سے جو بیدم نہیں ہوتا

تلوار کے ہاتھ - تلوار چلانے کے طریقے - آتش ؎

نہیں بے وجہ یہ ابرو سے اشارے اُن کے
عشقبازوں کو بتاتے ہیں وہ تلوار کے ہاتھ

اثر - پورا روزمرہ تلوار کے ہاتھ بتانا ہے - لفظ بتانا خود آتش کے شعر میں موجود ہے -

تلوار میں کاٹ ہونا تلوار کا اس قابل ہونا کہ جس پر پڑے اُسے کاٹ ڈالے درج نہیں - ناسخ ؎

غیر خوں ریزی سپاہی کا کوئی جوہر نہیں
کاٹ ہو تلوار میں کیا عیب اگر جوہر نہیں

تلوے کھجلانا - سفر کی علامت - درج نہیں - ذوق کا بہت مشہور مطلع ہے ؎

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

آتش ؎

ہمیشہ تلوے کھجلایا کئے شوق بیاباں میں
رہی نالاں ہمارے پاؤں کی زنجیر زنداں میں

ت - م

تم جانو تمہارا کام جانے - اپنے کئے کے تم ذمہ دار ہو ہم سے مطلب نہیں - درج نہیں -

تمہیں جانو گے - تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا - سزا پاؤ گے - اثر - لکھنؤ میں اس جگہ تم جانو گے بولتے ہیں -

تم کس کھیت کی مولی ہو - تمہاری کیا حقیقت ہے - درج نہیں -

تمہارا کیا کہنا - تعریف کے پردے میں تحقیر - درج نہیں -

تماشا بنانا - نقل کرنا - ہنسی اڑانا -

اثر - اس کے معنی اس قدر محدود نہیں - کوئی غیر معمولی حالت یا کیفیت ہو جو لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے - میر ؎

جنوں نے تماشا بنایا ہمیں ؏ رہا دیکھ اپنا پرایا ہمیں

تماشا کرنا - کرتب دکھانا - کسی کا ٹھٹھا کرنا - احمق بنانا -

اثر - تماشا بمعنی دیکھنا سیر کرنا بھی ہے - فارسی تماشا کردن کا ترجمہ - یہ مفہوم درج نہیں - ذکی ؎

مزے جہاں کے اٹھائے ہیں خاکساری میں
کہ بندگی میں تماشا کیا خدائی کا

تماشا کیا ہے - کیا معاملہ ہے - کیا حالت ہے - درج نہیں - صبا ؎

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہے
بیٹھے بٹھلائے کھنچے جاتے ہو نقشا کیا ہے

تمانچے مارے منہ لال رکھتے ہیں - اپنی مصیبت و فلاکت کو چھپاتے ہیں - درج نہیں -

تمنزلا مکان - مکان جس میں تین کھنڈ ہوں - درج نہیں -

تمہاری برابری وہ کرے جو ٹانگ اٹھا کر موتے - بڑے بے غیرت ہو - درج نہیں -

تمہارے طالعوں کی قسم کھائیے - بڑے خوش نصیب ہو - درج نہیں -

تمہارے لئے تو کنوؤں میں بانس ڈالے - بہت ڈھونڈا - تلاش کیا - درج نہیں - (دریائے لطافت)

تم بھی بہت دور ہو - خوب آدمی ہو - (طنز سے) درج نہیں - (دریائے لطافت)

ت - ن

تُن پُھن - تُن فُن - (لکھنؤ) غصہ اور غرور کا انداز - جلی کٹی باتیں - جان صاحب ؎

بگاڑی ہے عادت موئی سوت نے
یہ تُن پُھن تری مجھ کو بھاتی نہیں

اثر - لکھنؤ میں تُن پُھن ہے - تُن فُن ٹکسال باہر - اس کے بدلے اکڑفوں ہے -

تن بدن ڈھانک لینا - ستر پوشی کرنا -

اثر - لکھنؤ میں تن ڈھانکنا کہتے ہیں -

تن تازہ قلندر راجا - تن پرور کی نسبت بولتے ہیں -

اثر - اصل مثل لفظ تازہ کے ساتھ نہیں بلکہ اس طرح مقفیٰ ہے۔

تن تاجا قلندر راجا - (تاجا یعنی تج دیا) مثل کا مطلب ہوا کہ جس نے دنیوی تعلقات و خواہشات کو ترک کیا وہ اپنے وقت کا راجا ہے۔

تن من کی سُدھ بسرنا - اپنا ہوش نہ رہنا "تن من کی سدھ بسر گئی کیسی بجائی بانسریا" درج نہیں -

تناریری - چند معین کلمے جو گویے گانا سیکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔

اثر - میرا خیال ہے کہ تناریری سارنگی کی آواز کو کہتے ہیں - میں نے "تنا دوں دوں ریری رم" بھی کہیں پڑھا تھا -

تنانا - زخم کا پھٹا پڑنا ورم کے سبب سے -

اثر - تنانا کے علاوہ چرانا بھی کہتے ہیں -

تناور - مرکب ہے تن آور سے - قوی جثہ شخص یا عظیم الجثہ شے کو تناور کہتے ہیں -

اثر - مجھے اتفاق نہیں - قوی جثہ شخص کو تنومند کہتے ہیں نہ کہ تناور - تناور بجز درخت کے اور کسی شے کے ساتھ استعمال ہوتے نہیں دیکھا - جہاں تک اردو کا تعلق ہے -

تنتا توڑی - (لکھنؤ) کسی کا کسی سے علیحدگی چاہنا خشم اور خشونت کے ساتھ -

اثر - جلال نے تنتا توری (رائے مہملہ) لکھا ہے - یہ عوام کی زبان ہو تو ہو - خواص تناتنی بولتے ہیں -

پلیٹس یا فیلن میں تنتا توری یا تنتا توڑی درج نہیں -

تُندیل - بڑے پیٹ والا - فربہ - تنومند - یہ لفظ تو ند سے بنا ہے اور املا توندیل ہے -

اثر - لکھنؤ میں اسے تندیل - (تند - یل) یا تُندیلا کہتے ہیں - انشا ؎

بیٹھتا ہے جب تندیلا شیخ آکر بزم میں
اک بڑا سا مٹکا رہتا ہے شکم آگے دھرا

گر پلیٹس میں توندیل ہے - حضرت مؤلف کے بیان کردہ لفظ سے ملتا جلتا جلال نے توندیلا (تندیلا) لکھا ہے - (یائے معروف مکسور) انشا نے تندیلا ہی نظم کیا ہے شعر مندرجۂ بالا دیکھئے -

تنکا نہ توڑنا - کاہل - مجہول جو معمول کام کرنے سے بھی جی چرائے - اس طرح درج نہیں - (تنکا توڑنا درج ہے)

تِنکے چننا - بدحواس ہو جانا - ظفر ؎

تنکے چُنے گا وحشیوں کی طرح ناصحا
دیکھے گا گر کرشمہ اُس آہو نگاہ کا

اثر - تِنکے چننا پاگل ہو جانا ہے نہ کہ بدحواس ہو جانا - جلال نے بھی یہی لکھا ہے اور مثال میں ناسخ کا شعر پیش کیا ہے ؎

باغباں آتا نہیں گلگشت کو وہ رشک گل
تنکے اب چُننے لگا دیوانہ گلچیں ہو گیا

تُنکی - ایک قسم کی نہایت خستہ باریک روٹی -

اثر - تنکی اُس روٹی کو کہتے ہیں جو نمش کے ساتھ کھائی جاتی ہے - باقی باریک اور خستہ روٹیوں کو ہوا کی روٹی کہتے ہیں -

تنگ آمد بجنگ آمد - یہ مقولہ درج نہیں -

تنگ ہاتھ ہونا - مفلس ہونا - پیسا پاس نہ ہونا -

اثر - یہ تنگدست ہونا ہے - یا پیسا پاس نہ ہونا یا پیسے کی تنگی ہونا ہے

نہ کر تنگ ہاتھ ہونا ۔

تند فہم ۔ تیز فہم ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تند فہم یا تیز فہم نہیں کہتے بلکہ زود فہم کہتے ہیں ۔

تنگ ڈھیلا ہونا ۔ گھوڑے کا زیر بند اچھی طرح کسا نہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

تنگی ۔ ۵ کم ظرفی ۔

اثر ۔ تنگی کے یہ معنی میری نظر سے نہیں گزرے نہ کوئی مثال پیش کی گئی ۔

تنگیاب ۔ ایسی چیز جو مشکل سے ملے ۔ نایاب ہو ۔

اثر ۔ مستعمل کمیاب ہے نہ کہ تنگیاب ۔

تنی ۔ ایک قسم کا چاول ۔

اثر ۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ لفظ اردو میں داخل نہیں پلیٹس سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا ۔ عجب نہیں کہ وہی ہو جس کو لکھنؤ میں کنکی کہتے ہیں ۔ ٹوٹا ہوا چاول ۔ چاول کا چورا ۔

تنیا ۔ (گنوار) لنگوٹ ۔

اثر ۔ کاش انھیں کے لئے چھوڑ دیتے اور پلیٹس سے نقل نہ کرتے ۔ گنوار کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے ۔ پلیٹس نے اس کا ماخذ سنسکرت کو قرار دیا ہے ۔

تن پر نہیں لتا مسّی ملے البتہ ۔ (عو) جو غریبی میں آرائش کرتی ہے ۔ درج نہیں ۔

تن سکھی تو من سکھی ۔ پیٹ کی فکر نہ ہو تو عقل بھی ٹھکانے رہتی ہے ۔ یہ مثل درج نہیں ۔

تن بدن میں جان نہیں نام زور آور خاں ۔ مثل ۔ لیاقت سے زیادہ شیخی بگھارنا ۔ درج نہیں ۔

توا نہ تغاری مفت کی بھٹیاری ۔ (عو) بے سرو سامانی میں بلند بانگ دعوے ۔ درج نہیں ۔

تنکا اتارنے کا احسان ماننا ۔ ذرا سے احسان کو بہت بڑا ماننا ۔ خفیف امداد کا شکر گزار ہونا ۔ شمس لکھنوی ؂

جو نیک ہیں مانتے ہیں لے جان
تنکے کے اتارنے کا احسان

اثر ۔ محاورہ تنکا اتارے کا احسان ماننا ہے الفاظ محاورہ میں اگر تغیر تبدل ہوا ہے اس کی بنا پر اصل محاورہ نہیں بدل سکتا ۔

تنگی ترشی ۔ کفایت شعاری ۔ تکلیف کے ساتھ عورتیں تنگا ترشی بھی کہتی ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں موخر الذکر صورت ہے ۔

ت ۔ و

تو چلم میں آیا ۔ کسی کو ٹالنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

توے کا حقہ ۔ وہ حقہ جس کی چلم میں توے پر تما کو رکھ کر بھرا ہو ۔

اثر ۔ یہ کوئی خاص قسم کا حقہ ہے ورنہ عام حقہ تمباکو پر توا رکھ کر بھرا جاتا ہے ۔ پیش کردہ مثال سے یہ ہرگز واضح نہیں ہوتا کہ توے پر تمباکو جمائی جاتی ہے ۔ پیش کردہ مثال یہ ہے ۔

(رویائے صادقہ) ٹھنڈی روٹی جما ہوا سالن کھا توے کا حقہ پی جو سوئے تو دو گھڑی دن رہے کی خبر لی ۔

ایسا حقہ دیر تک سلگا رہتا ہے برخلاف سلفے کے جس میں توا نہیں ہوتا ۔

توے کی بوند ۔ ناپائدار چیز ۔ جلد فنا ہونے والی ۔ (مصحفی)

ہو جائیں پتلیوں ہی پہ آنسو توے کی بوند
گر کام کر گئی تف دل چشم تر تلک

اثر ۔ وہی شعر ہے محاورہ گڑھنا ۔ صحیح روزمرہ چلتے توے کی بوند ہے ۔ جلنے کا مفہوم مصحفی نے دوسرے مصرع میں نکالا ہے ۔

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوے اوست } درج نہیں ۔

توالیٔ اضافت ۔ شعر میں متواتر کئی اضافتیں آنا جو عیب میں داخل ہے ۔ درج نہیں ۔

تواا ونمھا - جنیاریوں میں لڑائی بند ہونے کی علامت۔ گویا لڑائی تھوڑی دیر کے لئے توے کے پیچھے بند کر دی گئی جب توا اُلٹا جائےگا تو پھر شروع ہوگی - درج نہیں -

تو کارِ زمیں را نکو ساختی کہ با آسماں نیز پرداختی - درج نہیں

تواں - طاقت - زور بل -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - تاب تواں وغیرہ ہے - تنہا توانائی بولتے ہیں -

توبہ بھلی - توبہ کی جگہ عورتیں بولتی ہیں -

اثر - عورتیں ہی نہیں مرد بھی بولتے ہیں - "توبہ ہی بھلی" بھی مستعمل ہے وہ درج نہیں -

تُو تُو پُو تُو - بچہ جو تتلا کے بات کرے اُسے پیار سے کہتے ہیں - درج نہیں

توتی - ایک خوش آواز چڑیا کا نام جو توت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتی ہے اور شہتوت کمال رغبت سے کھاتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام توتی ہوگیا - اہل دلّی مذکر بولتے ہیں - عرب نے اس کا املا طوطی کر لیا ہے -

اثر - اہل دہلی کی تخصیص سے مترشح ہوتا ہے کہ توتی یا طوطی لکھنؤ میں مؤنث ہے حالانکہ لکھنؤ میں بھی بلا تفریق مذکر ہے - بحر ؎

شہرہ ہے اُس سبزۂ رخسار کا　　خوب توتی بولتا ہے یار کا

برق ؎

کیا بولتا ہے توتی شیریں مقال یار　　شہرہ جہان میں ہے خطِ بے مثال کا

توڑ جوڑ - داؤں گھات وغیرہ -

اثر - صحیح نشست الفاظ جوڑ توڑ ہے -

تو گدھی کمار کی تجھے رام سے کیا کام - (ع و) کم مرتبہ ہو کر بڑوں سے ہمسری کرنا عبث ہے - درج نہیں -

تو میرا بالا کھلا میں تیری کھچڑی کھاؤں - (ع م) احمق کو دم دے کر راضی کر لینا - ہر حال میں اپنے نفع پر نظر رکھنا - درج نہیں -

توتیا طوفان جوڑنا - (لکھنؤ) - (ع و) توتے جوڑنا -

توتے جوڑنا - (دہلی) (ع و) تہمت لگانا - الزام لگانا - رنگین ؎

توتے جوڑتی ہے کیا کیا خلق　　جی لگانا بلائے جان ہوا

اثر - میں نے لکھنؤ میں توتیا طوفان جوڑنا کسی کو بولتے نہیں سنا - کسی کتاب یا شعر کا حوالہ نہیں دیا گیا - توتیا باندھنا بولتے ہیں اور یہ خود حضرت مولف کے پیش کردہ اشعار رند و امانت سے ظاہر ہے - توتے جوڑنا دہلی کی زبان ہے - دیکھئے انشا کی دریائے لطافت -

توڑ مروڑ - (ع و) دست درازی - درج نہیں -

توڑ موڑ - پیچ وخم راہ کے - دشواریاں - درج نہیں - آرزو لکھنوی ؎

بچے جو دُھن کے ہیں وہ بہکتے نہیں کبھی
گلیوں کے توڑ موڑ کو دل میں ذرا نہ سوچ

توسن کو مہمیز کرنا - گھوڑے کو ایڑ لگانا - تیز کرنا - درج نہیں -

توفان - دریا کی شورش -

اثر - اصل میں جو کچھ ہو عام املا (ط) سے ہے - اسی طرح تومار (مکتوب) طومار ہے -

توندی - ناف -

اثر - لکھنؤ میں اس لفظ کا استعمال بچوں کی ناف تک محدود ہے -

تونسنا - آفتاب کی گرمی سے مضمحل ہو جانا - بیتاب ہو جانا - پیاس کا بڑھ جانا -

اثر - لکھنؤ میں تونسنا دھوپ یا گرمی یا بیماری سے رنگ میں سیاہی دوڑ جانا ہے - دھوپ میں رنگ تونس گیا عام فقرہ ہے -

(ریلیٹس میں حضرت مولف کے لکھے ہوئے معنی درج ہیں جلال نے صرف اس قدر لکھا ہے - گرمی آفتاب سے متاذی ہونا - اس میں دھوپ سے رنگ کا سنولا جانا آتا ہے)

تول تول کے قدم رکھنا - آہستہ آہستہ ناز و ادا سے چلنا - کوئی کام احتیاط اور ہشیاری سے کرنا - درج نہیں -

تو کرنا - کتے کو بلانا -

اثر - یہ تو تو بنکرار ہے -

توڑنے آئے چارہ کھیت پڑا جارہ - بد دیانتی کا مرتکب ہونا - درج نہیں -

تورا - کی قلت - قحط - درج نہیں - (رہنا کے ساتھ) صباؔ ؎

کیسا کیسا نہ کیا آ کے خزاں نے برباد
زرِ گل کا نہ ہوا باغ میں تورا کیا کیا

توتراق کرنا - بد زبانی کرنا - زباں درازی کرنا -

اثر - لکھنؤ میں تو تکار کرنا یا تو تو میں میں کرنا کہتے ہیں -

توبہ بلوانا - بہت عاجز کرنا - پریشان کرنا - درج نہیں۔

توشے کی روٹی - نان و حلوا جو لاش کے ساتھ خیرات کرتے ہیں -

اثر - مسافر کے ساتھ جو ناشتا ہوتا ہے اُسے بھی توشے کی روٹی کہتے ہیں - دیکھئے فیلن -

توے کی تیری تغار کی میری - مثل - (عو) تھوڑا فائدہ تیرا بہت فائدہ میرا - محاورات ہند میں بھی تغاری کے ساتھ درج ہے

اثر - عورتیں یہ مثل بجائے تغار کے تغاری کے ساتھ بولتی ہیں -

تو تو میں میں - گالی گلوج - زباں درازی -

اثر - تو تو میں میں کرنا اور ہونا بھی ہے وہ درج نہیں -

ت - ہ

تہ پر تہ جمانا - ردے پر ردا رکھنا - بات میں مختلف پہلو رکھنا۔ درج نہیں -

تھاپ پڑنا - طبلے والے کا ہاتھ طبلے پر قاعدے سے پڑنا -
تھاپ لگنا - تھاپ پڑنا - میر حسن ؎

لگی تھاپ طبلوں کی مردنگ کی
صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی

اثر - طبلے پر تھاپ پڑنا اس کی علامت ہے کہ ناچ گانے کا آغاز ہونے والا ہے - میر حسن نے "صدا اونچی ہونے لگی" کہہ کر اس طرف اشارہ کر دیا ہے -

تھاپنا - گوبر پاتھنا - اپلے بنانا -

اثر - لکھنؤ میں پاتھنا ہے -

تھاپا - ہاتھ کا وہ پورا نشان جو مہندی مل کر دیواروں پر لگاتے ہیں۔

اثر - لکھنؤ میں چھاپے لگانا کہتے ہیں - کسی کا مصرع ہے :-

خون کے چھاپے لگے دیوار پر

تھانہ دکھانا - کسی پر کوئی الزام لگا کر پولیس کے حوالے کرنا - درج نہیں -

تھالی پھرنا - اس قدر ہجوم ہونا کہ اگر تھالی پھینکیں تو زمین پر نہ گرے لوگوں کے سروں پر پھرے -

تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے - زیادہ مجمع ظاہر کرنے کی جگہ -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ تھالی پھینکو تو سر ہی سر جائے - (امراؤ جان ادا) میلے میں وہ بھیڑیں تھیں کہ اگر تھالی پھینکو تو سر ہی سر جائے -

تھپیڑ کے تھپیڑ میل جما ہے - جسم پر میل کی تہیں جمی ہیں - بڑا کثیف آدمی ہے - درج نہیں -

تھتھی - تھتی - ڈھیر - انبار - اٹم - (فقرہ) دھوبن کے بیٹھ رہنے سے میلے کپڑوں کی تھتھی لگ گئی -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں - اٹم ہو گیا یا اٹم لگ گیا -

پلیٹس کے بموجب تھتھی ایک شکل تھتی یا تھوتھنی کی ہے (چوپائے کا منہ) - لکھنؤ میں تھوتھنی کہتے ہیں -

تھٹکنا - چلتے چلتے ایک بار رک جانا -

اثر - لکھنؤ میں ٹھٹکنا ہے (بہر دو تائے ہندی)

تھرانا - تہ سے اوپر آنا - تہ بیٹھنا -

اثر - لکھنؤ میں نتھارنا کہتے ہیں - پانی نتھار کے پیو -

تھرتھری چھوٹنا - کپکپانا - کانپنا - تھرتھرانا -

اثر - لکھنؤ میں تھرانا یا تھرتھر کانپنا بولتے ہیں -

تھکے کا دہی - جما ہوا دہی -

اثر - لکھنؤ میں جما دہی کہتے ہیں - البتہ دودھ جمنے کے بجائے پھٹ جائے تو کہتے ہیں تھکا ہو گیا -

تھتھانا - منہ بنانا - خفگی ناخوشی یا غصہ ظاہر کرنے کے لئے منہ کے ساتھ بولتے ہیں -

اثر۔ منہ تھتھانا منہ پھولانا ہے۔

تھرم تھرا کرنا۔ نفرت کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تھری تھری کرنا ہے۔

تھکا فضیحتی۔ (عو) لعن طعن۔ (عورتیں) تھکا فضیحتی کی جگہ تھکا فضیحتی بولتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں تھکا فضیحتی بولتی ہیں یعنی تھکا کی "ا" کے مخلوط بھی خارج کردیتی ہیں (یہ دراصل تھتک فضیحت کی بگڑی ہوئی شکل ہے)

تھک تھک۔ بہت تر۔

اثر۔ لکھنؤ میں تھوتھا یا بھیگ کے تھکا ہونا ہے۔ درج نہیں۔

تھک تھکانا۔ نظر بد سے بچے کو یا کسی بری بیماری کے نام لینے پر عورتیں تھو تھو کرتی ہیں

اثر۔ لکھنؤ میں تھتکار دینا ہے۔

تھکیل۔ وہ عورت جو قابل نفرت ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا بدل پھٹکار زدہ ہے۔

تھلکنا۔ رقیق شی میں خفیف جنبش یا تموج ہونا۔ درج نہیں۔ مثلاً جھیل کا پانی جیسے سونے کی طرح تھلک رہا ہے۔

تھم۔ (دہلی) ستون (لکھنؤ میں کھم ہے)۔

اثر۔ تاہم پاؤں تھم ہونا کی مثال میں رشک لکھنوی کا شعر پیش کیا جاتا ہے!

بیستوں کا نام مٹ جائے گا میں پہنچا اگر
سوئی کر بیٹھے ہیں اک اک پاؤں تھم ہو جائیگا

تھمرا۔ موٹا۔ جسیم

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا بدل موٹا بھل یا تھوا ہے۔ تھوا میں کاہلی کا مفہوم بھی شامل ہے۔

تھمرا پلیٹس میں درج ہے اور اسی سے آنکھ بند کرکے نقل کردیا گیا ہے بغیر یہ سوچے ہوئے کہ اردو میں داخل بھی ہے یا نہیں۔

تھوبڑ تھابڑ۔ (عو) جو ہر وقت منہ پھلائے رہے۔ یا بھدا ناک نقشا۔ درج نہیں۔

تھوپ تھاپ کردینا۔ رفع دفع کردینا۔ دبادینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں لیپ پوت کردینا کہتے ہیں۔

تھن ٹوٹا۔ تھن ٹٹا۔ وہ بچہ جس نے پوری میعاد تک ماں کا دودھ نہ پیا ہو۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ قصباتی زبان ہے۔ نفائس اللغات میں لکھا ہے کہ "ایں لغت از محاورات مردم قصبات است۔"

تھوڑی سی عقل مول لیجئے تو بہتر ہے۔ طنزاً کسی کی حماقت پر کہتے ہیں۔ (راز دریائے لطافت)

تھوڑا کریں غازی میاں بہت کریں دفالی۔ مثل۔ خوشامدی جھوٹی تعریفیں کیا کرتے ہیں۔

اثر۔ دفالی دال ہندی سے ہے۔ ڈفالی۔

تہ دل ہونا۔ (بلا اضافت) اطمینان ہونا۔ فسانہ آزاد۔ ذری بیٹھے تہ دل ہو جئے۔ (درج نہیں)

تھیٹری بجنا۔ بے عزتی ہونا۔ بدنامی ہونا۔

اثر۔ اس کا ایک اور مفہوم ہے جو درج نہیں: بھٹیاریوں کی طرح تالی بجا بجا کے لڑنا۔ (جان صاحب)

ہمسائے روز بجتی ہے تھیٹری میں کیا کہوں
بھٹیار خانے سے بھی سوا میرا گھر ہوا

تھل کے تھل۔ کثرت سے۔ درج نہیں۔ (طلسم فصاحت) خاصبردار باہم تھل کے تھل باندھے غول میں۔

تہمت لے مرنا۔ جھوٹا الزام لگانا۔ بہتان رکھدینا۔ عیب لگانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تہمت لگانا۔ باندھنوں باندھنا۔ چھدار کھنا اور معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔ تہمت لے مرنا ممکن ہے کہ قصباتی زبان ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس کی طرف اشارہ کردینا چاہیئے تھا۔

تھیوا۔ انگوٹھی کا نگینہ

اثر۔ تھیوا نگینہ نہیں بلکہ انگوٹھی کا وہ بالائی حلقہ ہے جس میں نگینہ جڑا جاتا ہے۔ اسی کے قریب قریب پلیٹس میں ہے۔

تھوتھنی پھلانا۔ تیوری چڑھانا۔ منہ بنانا۔ ناراض ہونا۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں کہ تھوتھن بھول گیا۔ یہ درج نہیں۔

تھتکار دینا۔ دھتکار دینا۔ حقارت سے نکال دینا۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں دُتکار دینا کہتے ہیں (بغیر ہائے مخلوط) لطف یہ ہے کہ دال کی ردیف میں خود بھی دُتکارنا لکھا ہے نہ کہ دھتکارنا۔

تھڑ ٹوٹنا۔ (کنایۃً) دوالہ نکلنا۔

اثرؔ۔ دوالہ نکلنا ضرور نہیں۔ کسی سبب سے مفلس ہو جانا، کنگال ہو جانا۔

تھڑی تھڑی۔ فضیحت۔ رسوائی۔ بدنامی۔ (شوقؔ) سے

آبرو خوب آپ کی ہو گی — سب جہاں میں تھڑی تھڑی ہو گی

اثرؔ۔ یہ خالی تھڑی تھڑی نہیں تھڑی تھڑی ہونا ہے۔ خود شعر میں لفظ "ہو گی" موجود ہے۔ دراصل یہ شعر جہاں "تھڑی تھڑی ہونا" (بدنامی) لکھا تھا اُس کی مثال میں درج کرنا چاہئے تھا۔

تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سنی۔ مثل۔ بے غیرت آدمی جو پردہ فاش ہونے پر نادم نہ ہو بلکہ خوش ہو۔ یا وہ شخص جو حصول مطلب میں نقصان کی پروا نہ کرے۔

اثرؔ۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے: تھالی پھوٹی نہ پھوٹی جھنکار سب نے سنی اور مطلب ہے کہ عیب ہو یا نہ ہو بدنامی ہو گئی۔ میں اسی مفہوم کو ترجیح دیتا ہوں۔

تھکی ماری۔ جو عورت محنت کرتے کرتے شل ہو جائے۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے ؎

صبح کو کھائے کیا وہ بیچاری — رات بھر کی جو ہو تھکی ماری

ت۔ے

تیپچی کا نکاح۔ (مزاح سے) کچا نکاح۔ بودا نکاح جس میں بہت جلد طلاق کی نوبت آئے۔

اثرؔ۔ یہ کوئی عامیانہ محاورہ ہے جو فیلن سے مستعار ہے پلیٹس نے درج نہیں کیا۔ بہر طور یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔

تیپچی۔ ایک قسم کی کچی سیون بخلاف بخیہ۔

اثرؔ۔ تیپچی کچی نہیں پکی سلائی کی ایک قسم ہے۔ کچی کا اضافہ گمراہ کن۔

تیّار ہونا۔ مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ پیچھے پڑ جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (ادودھ پنچ) ادھر یہ حضرات جان پر تیار ہو گئے کہ بتاؤ کیا حال ہے۔

تِیا۔ گنجفہ یا تاش کا پتا جس پر تین صفر بنے ہوتے ہیں جسے تری بھی کہتے ہیں۔

اثرؔ۔ تاش کے پتوں پر تین صفر کہاں ہوتے ہیں۔ یہ صورت گنجفے سے مخصوص ہے۔ تاش کے تئے کو تگی کہتے ہیں عوام اسی کو تری کہتے ہیں۔

تیج پات۔ ایک خوشبودار پتا۔ (مسلمان تیزپات بولتے ہیں)۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں اسے تیں پات (یائے مجہول بالکسر) کہتے ہیں۔ صحیح لفظ تیزپات ہے جو علٰحدہ درج ہے۔

تیر ترازو ہونا۔ تیر کا آدھا باہر آدھا بھیتر ہونا۔ داغؔ ؎

نوکِ پیکاں جو ادھر ہے لبِ سوفار اُدھر
تیرِ سفاک ہوا خوب ترازو دل میں

اثرؔ۔ تیر کا ترازو ہونا دوسار ہونا ہے۔ ایک حصہ نشانے میں پیوست ہو کر دوسری طرف نکل جائے اور ایک حصہ اس طرف رہے۔ بیچ میں نشانہ چھدا ہوا ہو۔ داغؔ کے شعر میں بھی تیر ترازو ہونے کا یہی مطلب ہے۔

تیر نہیں تو تُکا۔ کچھ نہ کچھ ہو ہی رہے گا، بہت نہیں تو تھوڑا ہی فائدہ ہو گا نقصان نہ ہو گا۔ (تُکا بغیر پیکان کے تیر کو کہتے ہیں)۔ درج نہیں۔

تیر مارنا۔ کسی کو نشانہ بنانا۔

اثرؔ۔ کوئی دشوار کام سر انجام دینا (زیادہ تر بطور طنز استعمال ہوتا ہے)۔

تیر کمان میں جوڑنا۔ تیر نشانے پر چلانے کے لئے تیار ہونا۔ درج نہیں۔ آتشؔ سے:

نکل لبوں سے آہ کہ گردوں نشانہ تھا
گویا کہ تیر جوڑے ہوئے تھے کماں میں ہم

تیراُو پانی۔ تیرنے کے لائق پانی۔ گہرا پانی۔

اثر - یہ مہمل فقرہ ہے - یا تو کہیں گے کہ تیراؤ ہے یا تیراؤ بھر پانی ہے - آتش ؎

کھاتے ہیں غوطے رہگزر کوئے یار میں
رہتا ہے میرے اشکوں سے تیراؤ چار ہاتھ

تیرا دامن میرا ہاتھ - مواخذہ طلب کرنا - داد خواہ ہونا - درج نہیں - آتش ؎

اے صبا دامن ہے تیرا اور مجھ مجنوں کا ہاتھ
اُس پہ پرد کی اگر زلفیں پریشاں ہوگئیں

تیرا دم رہے - تو سلامت رہے - درج نہیں - ناسخ ؎

گو کہ دم میں ناتا ہے تو مجھے   پر صد دس سال تیرا دم رہے

تیرا - (یائے معروف بالکسر) (باندھنا - روکنا کے ساتھ) دشمن پر راہ فرار مسدود کرنا - درج نہیں -

تیرج - فرد حساب کا خلاصہ - درج نہیں -

تیسا - اسی طرح کا -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - ایسا یا جیسا کے ساتھ آتا ہے -

تیغ پر ہاتھ ڈالنا - فریق مخالف پر حملے کے لئے تیار ہونا - درج نہیں -

تیغ دو پیکر - تلوار جس میں دونوں رخ باڑھ ہو - درج نہیں -

تیکھا لگنا - (یائے معروف) عو - ناگوار ہونا - درج نہیں -

تیلی کی جورو ہو کر پانی میں کیا نہائے - (عو) جس حیثیت کا آدمی ہو ویسا کام کرے - درج نہیں -

تیل کھینچنا - روغن نکالنا - درج نہیں - آتش ؎

دیکھ کر وہ خال رخ ملتے ہیں روغن ساز ہاتھ
ان تلوں کا تیل کھنچتا تو نقشِ تر کھینچے

تین بلائے تیرہ آئے - ناخواندہ مہمانوں کا بھی مدعو مہمانوں کے ساتھ آنا مجازاً کوئی بات خلاف توقع ہونا - درج نہیں -

تین پیڑ بکائن کے میاں باغبان - شیخی باز جو تھوڑی سی چیز پر بہت اترائے -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے :

"تین پیڑ بکائن کے بہاں باغ میں"

باغباں کہنے سے شیخی کا پہلو فوت ہو جاتا ہے -

تین تلوک نظر آنا - پریشان ہونا - اصل میں تین لوک ہے - یعنی تینوں زمانے ماضی حال مستقبل -

اثر - تلوک تین لوک نہیں ہے بلکہ ترلوک کا مخفف ہے آسمان زمین اور فلا یا زمین کے نیچے کا جہان - مثل کا مفہوم بھی پریشان ہونا نہیں بلکہ دانا و بینا حقیقت سے آگاہ ہونا ہے -

تیور اور ہونا - انداز بدلے ہوئے ہونا - درج نہیں - انیس ؎

یوں دیکھنے کو سب میں بزرگوں کے طور ہیں
تیور ہی ان کے اور ارادے ہی اور ہیں

تیہے میں کھولنا - بہت غصہ آنا - درج نہیں -

تیوہار - جشن - خوشی کا دن -

اثر - لکھنؤ میں تہوار کہتے ہیں -

تیرے تو کچھ تچھن سے جھڑ گئے ہیں - برے دن آئے ہیں - چہرے کی رونق جاتی رہی - درج نہیں - (دریائے لطافت)

تیرے پاؤں تلے گنگا بہتی ہے - تمام روئے زمین قبضے میں ہے - درج نہیں - (دریائے لطافت)

تیرے فرشتوں کو معلوم نہیں - مجھے کچھ خبر نہیں - درج نہیں (دریائے لطافت)

تیر نتھنوں میں دینا - (کنایۃً) (عو) نہایت دق کرنا -

اثر - میں نے تیر نتھنوں میں کرنا (بجائے دینا) بولتے سنا ہے

تیسرے دن یا تیسرے فاقے مردار بھی حلال - مجبوری کی حالت میں روا ناروا نہیں دیکھا جاتا - ذوق ؎

تیری شمشیر کو ہے خون عدو روز مباح
یہ غلط تیسرے دن ہوتا ہے مردار حلال

اثر - "ہوتا ہے" مثل کا جزو ہے جیسا خود ذوق کے شعر سے واضح ہے -

تیر نہیں تو تکا سہی - اعلیٰ نہیں تو ادنیٰ سہی - درج نہیں -

تین پانچ نہ جاننا - جھگڑے یا فریب کی باتیں نہ جاننا - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) بڑی سیدھی ہیں - تین پانچ نہیں جانتیں -

تیغ اُگل پڑنا - میان سے باہر ہونا - کشت و خون کے لئے بیتاب ہونا - درج نہیں - فصاحت سے

بڑے تم بے خبر ہو میان سے تیغ اُگل پڑی ہے
صفِ عشاق میں دیکھو کسی کا سر جھکا ہوگا

تیوری چڑھانا - پیشانی پر شکن ڈالنا - چین بجبیں ہونا -

اثر - یہ بصیغۂ جمع تیوریاں چڑھانا بھی ہے - اس طرح درج نہیں - فصاحت لکھنوی سے

پڑی خاکِ غیر اگر تو نہ دامنوں سے جھٹکا
ابھی تیوریاں چڑھاتے جو مرا غبار ہوتا

تیرا یا ترا کیا خرچ ہوتا ہے - تیرا کیا ہرج ہے یا کیا اجارہ ہے - درج نہیں - آتش سے

ہم اپنے نقدِ جاں پر کھیلتے ہیں
ترا ہوتا ہے کیا لے سیم بر خرچ

تیرا کیا بگڑتا - تیرا کیا نقصان ہوتا - درج نہیں - غالب سے

ہاں اے فلکِ پیر جواں تھا ابھی عارف
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

تیلی خصم کیا اور پھر بھی روکھا ہی کھایا - خلاف وضع کام کیا پھر بھی مراد نہ ملی -

اثر - مثل زد اُمدت پاک اس طرح ہے: تیلی خصم کیا پھر بھی روکھا کھایا!

تیکھا - (لکھنؤ میں یائے معروف سے بروزن سیکھا دہلی میں یائے مجہول سے بروزن لیکھا) - تیز مزاج -

اثر - لکھنؤ میں مرد یائے معروف سے بولتے ہیں - عورتوں کی زبان پر یائے مجہول سے ہے - یوہیں سُنتا آیا ہوں -

حرف ٹ

ٹ - ا

ٹاپ - کانوں کے بُندے - انگریزی میں ear tops درج نہیں -

ٹاپٹی - ایک قسم کا ریشمی کپڑا -

اثر - لکھنؤ میں بہر دو تائے ہندی بولتے ہیں - ٹاپٹی -

ٹاٹ بانی جوتا - وہ جوتا جس پر کلابتو کا کام ہو -

اثر - مجازاً خوبصورت مگر جلد پھٹ جانے والا جوتا - کارچوبی ہونا ضروری نہیں -

ٹاٹ میں مونج کا بخیہ - مثل - جیسی چیز ویسا ہی اُس کا اور سامان -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے ٹاٹ کی انگیا مونج کی بخیا - ٹاٹ کی جگہ تاش (زربفت) کہئے تو معنی بالکل بدل جائیں - اچھی چیز میں بُری چیز کا پیوند -

ٹاراٹوک - (لکھنؤ) عو - وزن میں بالکل ٹھیک جو وزن میں کم و بیش نہ ہو -

اثر - لکھنؤ میں عورتیں ٹھیک ٹھیک تول کرنا کا ٹوک یا ٹالم ٹوک کہتی ہیں نہ کہ ٹارا ٹوک -

ٹال تول - ٹال مٹول - بہانہ حیلہ حوالہ -

اثر - لکھنؤ میں ٹال مٹول یا پھر ٹالم ٹول ہے -

ٹالے بالے دینا یا بتانا - حیلے حوالے کرنا - باتوں میں رکھنا - درج نہیں -

ٹاپنا۔ (لکھنؤ) مستی اور خوشی کی حالت میں کبوتر کے جوڑے کا سینہ ابھار کر چلنا۔

اثر۔ یہ نئی نیلن سے لے کر خواہ مخواہ لکھنؤ کے سر تھوپ دیے گئے۔ لکھنؤ میں ٹاپنا یعنی فریب دینا پھانسنا ہیں۔ بسا اوقات عورت کو پھسلا کر راضی کرلینے کا مفہوم نکلتا ہے۔

ٹانکی۔ (لکھنؤ) لکڑی یا لوہے کا ظرف جس میں پانی بھر کر رکھا کرتے ہیں۔

اثر۔ ارے صاحب اسے ٹانکی نہیں ٹنکی کہتے ہیں۔

تربوز میں البتہ بیچنے والا "ٹانکی" لگاتا ہے یعنی تھوڑا حصہ کاٹ کر ڈھک رکھتا ہے تاکہ خریدار گودے کا رنگ دیکھ کر بھی اپنا اطمینان کرلے کہ گودا سرخ ہے۔

ٹانکے کھانا۔ زخمی کا زخم سلوانا۔ درج نہیں۔ آتش سے

وہ درد دوست ہیں جو خدا ہم کو زخم دے
سو بار ٹانکے کھائے سو بار توڑ دے

ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری۔ بیوقوفوں کی مثال۔ درج نہیں۔

ٹاٹ کی انگیا مونج کی تنی دیکھ تو چھیلا میں کیسی بنی۔ پھوہڑ اترانے والی عورت۔ درج نہیں۔ (بعض جگہ چھیلا کی جگہ دیور بھی کہا ہے)

ٹانگ توڑ کے بیٹھنا۔ جم کے بیٹھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پاؤں توڑ کے بیٹھنا کہتے ہیں۔

ٹانگیں پھیلا کے سونا۔ آرام سے بے فکر ہو کر سونا۔ درج نہیں۔ (ٹانگیں پسار کے سونا اسی معنی میں درج ہے)

ٹانگ کے راستے نکل جانا۔ اعتراف شکست یا عجز و انکسار۔ درج نہیں۔ (ٹانگ تلے سے نکل جانا درج ہے)

ٹائیں ٹائیں کرنا۔ لگانا۔ خواہ مخواہ بکنا فضول باتیں کرنا۔ درج نہیں۔

ٹانڈا۔ گھر کا اٹالا

اثر۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اٹالا کہتے ہیں۔

ٹ۔پ

ٹپلس۔ (دہلی) وسیلہ۔ علاقہ۔ (لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔ اثر)

ٹپ سے بول اٹھنا۔ تم۔ بے پوچھے جھپ سے بول اٹھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پٹ سے بول اٹھنا کہتے ہیں۔ (پ۔ ٹ)

ٹپک پڑنا۔ خلاف توقع کسی شخص کا وارد ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ اسوقت کہاں ٹپک پڑے۔ بے تکلف دوست سے اس طرح خطاب کرتے ہیں۔

ٹپ جانا۔ کود جانا۔ پھاند جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ نیلن میں درج ضرور ہے۔ فرہنگ آصفیہ نے وضاحت کردی کہ گنوارو زبان ہے۔

ٹپکنا۔ ۔ پھوڑے کا پک کر بہنا۔ چھوٹنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ چھوٹنا کہتے ہیں۔ بہنے کی جگہ رسنا۔

ٹپکے کا ڈر۔ کنایۃً آفت آنے کا خوف۔

اثر۔ عورتیں ٹپکے کی جگہ ٹپکوے کا ڈر بولتی ہیں۔ اس کا کوئی حوالہ نہیں

ٹ۔ٹ

ٹٹا۔ بڑی ٹٹی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹٹر یا ٹھاٹھر کہتے ہیں۔

ٹٹخارنا۔ (لکھنؤ) وہ آواز نکالنا جو گھوڑے یا گدھے کے چلانے کے واسطے منہ سے نکالتے ہیں۔

اثر۔ یہ ٹخ ٹخ کرنا ہے نہ کہ ٹٹخارنا بکسر اول۔

ٹٹخارنا۔ (بالفتح) کسی کو چلا جانے کو کہنا۔ نکال دینا۔ درج نہیں۔

ٹٹوانی۔ ٹٹو کی مادہ۔ چھوٹے قد کی گھوڑی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ٹٹوی کہتے ہیں۔

ٹٹر کھولو کھٹو آئے۔ فضول خرچ کی نسبت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

ٹٹیری۔ (مجازاً) سوکھی سمٹی۔ دبلی پتلی عورت یا لڑکی۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ٹٹی لگ جانا۔ بھیڑ ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹھٹ لگ جانا کہتے ہیں۔ یہ دوسری جگہ درج کیا ہے۔ ایسے محاوروں کے متعلق تخصیص لازمی ہے کہ کون کہاں مستعمل ہے۔

ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا - در پردہ عیب کرنا -
اثر - لکھنؤ میں لفظ ہیں کا اضافہ کرکے ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا بولتے ہیں -

ٹ - ر

ٹر - عید کے بعد کا میلہ جو پنجاب کا ایجاد ہے اور ۱۸۵۷ء کے بعد سے دہلی میں ہوتا ہے -
اثر - چراغ تلے اندھیرا - لکھنؤ میں بھی ایسا میلہ ہوتا ہے اس کی خبر نہیں حالانکہ کاکوری سے لکھنؤ کا فاصلہ صرف آٹھ میل ہے -
ٹرا اناج - باجرے موٹھ جوار وغیرہ کو کہتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں اسے موٹا اناج کہتے ہیں -
ٹرسنگا - ٹیڑھا - بانکا - ترچھا -
اثر - لکھنؤ میں ٹروبنگا ہے - (دار ہندی)
ٹرخانا - دیکھو ٹرکانا - بیدلی سے ادا کرنا -
اثر - اس کے معنی ہیں ٹالنا، نکال دینا نہ کہ بیدلی سے ادا کرنا -
ٹرخو - واو مجہول - (لکھنؤ) بوڑھی مبتذل عورت یا ناپائدار پوچ اور تھوڑی چیز کی نسبت بھی بولتے ہیں -
اثر - ٹرخو لکھنؤ کی زبان نہیں - بوڑھی مبتذل عورت کو ٹھل کہتے ہیں
ٹرکانا - ٹالنا - بہانہ کرنا - بالا بتانا -
اثر - لکھنؤ میں اسے ٹرخانا کہتے ہیں جیسا اوپر بتایا گیا -
ٹرا کھرا - اکھڑ - بدمزاج - درج نہیں -
ٹرٹھس کرنا - حجت تکرار کرنا - درج نہیں - (امراؤ جان ادا)
زیادہ ٹرٹھس کریں گے تو کوتوالی کا چبوترہ دکھاؤں گی -

ٹ - س

ٹسر ٹسر رونا - عو. زار زار رونا - بچوں کی نسبت زیادہ بولتی ہیں -
اثر - لکھنؤ میں باضافۂ ہائے مخلوط ٹھسر ٹھسر رونا بولتی ہیں (بالضم)

ٹسوے بہانا - جھوٹ موٹ رونا - دکھاوے کا رونا - (جان صاحب) ؎

ناحق ہی جھوٹ موٹ کے ٹسوے بہاؤں گی
مرجاؤں یا جیئوں نہیں سسرال جاؤں گی

اثر - ٹسوے بہانا رونا ہے جھوٹ موٹ یا سچ مچ - جان صاحب کے شعر کی بنا پر خواہ مخواہ اسے دکھاوے کے رونے تک محدود کردیا ہے حالانکہ اس میں جھوٹ موٹ کا ٹکڑا موجود ہے -
ٹسوے گھلانا - اب متروک ہے - انشا ؎

نہ ٹسوے گھلا دور ہو یاں سے شبنم
نمک کیوں چھڑکتی ہے زخم جگر پر

اثر - یہ ہرگز متروک نہیں - برابر مستعمل ہے - اس میں ایک پہلو طنز کا بھی نکلتا ہے - انشا ہی کا دوسرا شعر ہے ؎

بھر آئی میری آنکھ تو انشا نے یوں کہا
لگتا ہے مجھ کو ٹسوے گھلانا بہت برا

ٹسن کرنا - (عم) جھگڑا کرنا - تکرار کرنا - درج نہیں -

ٹ - ک

ٹکانی - (لکھنؤ) بہل کی لکڑی جو جھونک کے لئے لگا دیتے ہیں -
اثر - یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں - بہل دیہات کی سواری ہے اُسے شہر سے کیا واسطہ -
ٹکٹکی - بالفتح و فتح سوم و کسر چہارم - تاک - گھورنا - نظر - نظارہ -
اثر - لکھنؤ میں بکسر اول و سوم ہے -
ٹکٹھی - وہ تین لکڑیاں جس میں مجرم کو باندھ کر مارتے ہیں (جان صاحب) ؎

ٹکٹکی باندھ کے دیکھے جو تجھے اے نرگس
دونوں دیدے ہوں بہم ٹکٹی سے عیار بندھے

اثر - لکھنؤ میں ٹکٹی بغیر ہائے مخلوط ہے جیسا جان صاحب کے مندرجہ شعر ہی سے ظاہر ہے -
ٹکر - مقابل - برابر - ہمسر - ستمر ؎

زہے وقار کہ کوہ وقار ہاتھی ہے
وہ سربلند ہے پیر فلک کی ٹکر کا

اثر - مقابل ، ہمسر کے معنی میں خالی ٹکر نہیں ٹکر کا بولتے ہیں جیسا تحریر کے مندرجہ شعر سے واضح ہے -

ٹکڑہ - موٹی روٹی - ہاتھیوں کے کھانے کی روٹی -

اثر - لکھنؤ میں اس کا مرادف روٹ ہے (واؤ مجہول بالضم)

ٹکس - اردو میں بکسر اول و فتح دوم بولتے ہیں - محصول -

اثر - یہ کاف مشدد کے ساتھ بولا جاتا ہے - (ٹکّس ، ٹکس) -

ٹکلی - چھوٹی سی روٹی -

اثر - لکھنؤ میں اسے ٹکیا کہتے ہیں -

ٹکوانا - ٹانکنا کا متعدی المتعدی - اس جگہ بیشتر ٹنکوانا بولتے ہیں -

ناسخ ؎ چاند سورج کو جو ٹکواتے ہیں ٹوپی میں صنم
کیا قیامت ہے بہم شمس و قمر کرتے ہیں

اثر - ٹنکوانا لکھنے میں حالانکہ ناسخ کے پیش کردہ شعر میں بغیر نون غنہ لکھا ہے - ہے بھی بغیر نون غنہ -

ٹکور - پوٹلی میں بھوسی یا ریت گرم کرکے سینکنا - تکمید کی دوا -
۲ نوبت نقارے کی آواز -

اثر - دونوں کو بالفتح لکھا ہے - لکھنؤ میں اتنا فرق کر دیا ہے کہ سینکنے کے معنی میں بالکسر اور نقارے یا نوبت کی آواز کے ضمن میں بفتح اول بولتے ہیں پلیٹس میں سینکنے کے معنی میں بالفتح و بالکسر دونوں طرح لکھا ہے اور نوبت کی آواز کے لئے صرف بالفتح -

ٹکی - چھوٹی روٹی -

اثر - لکھنؤ میں اس کی جگہ بھی ٹکیا بولتے ہیں -

ٹکے کی ذات - کم حیثیت شخص - درج نہیں -

ٹکڑی کی گوٹ - ایسی گوٹ جو چھوٹے چھوٹے ریشمی ٹکڑے جوڑ کر بنائی جائے - درج نہیں -

ٹکرے مانگنا - بھیک مانگنا - درج نہیں -

ٹکیجے - بفتح اول و دوم ، کم حیثیت - درج نہیں - ابو دھڑی ان بنے تو [illegible] سے تو وہ ٹکیجے ہی رہے تھے -

ٹکے خرچنا - گرہ سے پیسا خرچ کرکے کوئی چیز خریدنا - درج نہیں -

ٹکے کو کوئی نہیں پوچھتا - بڑی ناقدری ہے - درج نہیں -

ٹکے ٹکے کو محتاج - مفلس - قلاش - درج نہیں -

ٹکے کے واسطے مسجد ڈھانا - تھوڑے فائدے کے لئے کوئی ناجائز کام کرنا -

اثر - لکھنؤ میں ایک اینٹ کے لئے مسجد ڈھاتا ہے - دہلی میں بھی یہی ہے - داغ ؎

صرف بنائے میکدہ است شیخ کچھ نہ پوچھ
اکثر اک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈھا دیا

ٹکے کی مرغی چھ ٹکے محصول - خرچ کم خرچ زیادہ - درج نہیں -

ٹکڑے باندھنا - (موسیقی کی اصطلاح) طبلے پر گت کے مختلف بولوں کو خوش اسلوبی سے ترتیب دینا - (طلسم ہوشربا) طبلیا بھی کامل و اکمل ٹکڑے باندھ رہا ہے - درج نہیں

ٹکڑا سا توڑ کر ہاتھ میں دھر دینا - صاف جواب دے دینا - اس طرح درج نہیں -

ٹ - گ

ٹگھلنا - ٹگھلانا - کسی چیز کا گرمی پاکر رقیق ہو جانا -

اثر - یہ عامیانہ زبان ہے - اس طرف کا اشارہ نہیں - ان کا بدل پگھلنا - پگھلانا ہے -

ٹ - ل

ٹلبلانا - آواز سے دست آنا -

اثر - لکھنؤ میں ٹلبل چلنا کہتے ہیں -

ٹلی لی ۔ ٹیچ کی انگلی نچا کر چڑانے کی آواز ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لفظ بُھوں (واو مجہول بالضم) کا اضافہ کر کے ٹلی لی بھوں کہتے ہیں ۔

ٹلّے نویسی (کرنا) ۔ بیکار پھرنا ۔ بے سودہ کرنا ۔
اثر ۔ اس میں خوشامد کا عنصر شامل ہے ۔ بیکار کی خوشامد کرنا لکھنا چاہیے تھا ۔

ٹ ۔ م

ٹِمّا ۔ ٹھنگنا ۔ کم قد آدمی ۔
اثر ۔ ایسے شخص کا یہی نام بھی رکھ دیتے ہیں ۔ مثلاً مولوی ٹِمّا ۔

ٹِمّخ ۔ (بکسر اول و میم مشدد ۔ ثانی مفتوح) ۔ پستہ قد ۔ بالشتیا ۔ زمین کا انجرا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) ٹِمّخ انچ بھر کا آدمی ۔

ٹمٹم ۔ (انگ ٹینڈم ۔ بالفتح و سکون نون علامتہ و فتح چہارم) دو پہیے کی انگریزی گاڑی جس پر سائبان نہیں ہوتا ۔
اثر ۔ انگریزی میں ٹینڈم بفتح چہارم نہیں بکسر چہارم ہے ۔ (Tandem)

ٹماک ۔ ٹماخ ۔ (مو) عورتوں کی نمود ۔ غرور ۔ کروفر ۔ نخوت ۔ بناؤ سنگار ۔ ٹھسا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں رائج نہیں ۔ یہ مفہوم ٹیم ٹام سے ادا کرتے ہیں جس کا استعمال عورتوں تک محدود نہیں بلکہ عام ہے ۔

نیلن اور پلیٹس سے میری تصدیق ہوتی ہے ۔ ہندی لفظ ٹماک ہے ۔ ٹماخ حضرت مؤلف کی اپج ہے ۔ ٹماک کا مرادف ٹیم ٹام ہے ۔ بلکہ پلیٹس نے ٹ ۔ ی کی ردیف میں ٹیم ٹماک اور ٹیم ٹام کو بریکٹ کر کے ایک ساتھ لکھا ہے ۔

ٹ ۔ ن

ٹُنٹا ۔ (دہلی) ایک ہاتھ کا آدمی ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں ٹنڈا کہتے ہیں ۔ ٹنڈا الگ لکھتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ لکھنؤ میں ٹنٹا کو ٹنڈا کہتے ہیں ۔

ٹُنڈوار ۔ (لکھنؤ) لکڑیاں جو مکانات کی دیواروں میں چھت کے نیچے اس غرض سے لگا دیتے ہیں کہ ان میں چادر باندھیں تاکہ چھت سے جو خاک گرے وہ کپڑے کی چادر پر رہے ۔
اثر ۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس عجیب الخلقت لفظ سے واقف نہیں ۔ فیلن پلیٹس یا شیکسپیئر میں بھی نہیں ملا ۔ لکھنؤ میں ٹنڈوار کا مرادف لفظ چھت گیری ہے جو حضرت مؤلف نے علیحدہ درج کیا ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی ۔

ٹُنڈی ۔ ناف ۔ بازو ۔ ڈنڑ ۔
اثر ۔ ٹنڈی ناف بھی ، بازو بھی ، ڈنڑ بھی ! باوجودیکہ پلیٹس نے اس کے معنی ناف لکھ کر آگاہ کر دیا تھا کہ ٹنڈی بمعنی بازو یا ڈنڑ صرف ٹنڈیوں جمع کی صورت میں ہے یعنی مشکیں کسنا ۔ ہاتھوں میں پس پشت لے جا کر ہتکڑیاں ڈال دینا ۔
لکھنؤ میں ناف کو ٹنڈی نہیں بلکہ ٹونڈی (بالضم واو مجہول) کہتے ہیں ۔

ٹُنگا نہ ۔ تھوڑا تھوڑا کھانا ۔

ٹُنگا رنا ۔ نوک یا چونچ مارنا ۔ تھوڑا تھوڑا کھانا ۔
اثر ۔ ٹنگارا اور ٹنگارنا کے جو معنی فیلن یا پلیٹس میں درج ہیں ان میں سے اکثر آنکھ بند کر کے نقل کر دیے گئے ہیں بغیر اس امر کا لحاظ کیے ہوئے کہ وہ اردو میں رائج بھی ہیں کہ نہیں ۔ دہلی اردو کے متعلق مجھے علم نہیں مگر لکھنؤ میں ٹنگارنا بھی نہیں ٹنگار کرنا بولتے ہیں ۔ فیلن اور پلیٹس میں ہندی اور اردو الفاظ کے مابین تفریق نہیں کی ہے بلکہ دونوں کو ہندوستانی کہا ہے اور دونوں کے مقابل ایک ہی علامت (H) ہے ۔ اس کا سلیقہ اردو داں حضرات کو ہونا چاہیے کہ ہندی الفاظ کے کون کون معنی اردو نے قبول یا نظر انداز کر دیے ہیں ۔ ٹنگارنا کے ایک معنی ٹھونگ یا چونچ مارنا ، نہ کہ نوک مارنا جیسا نور اللغات میں ترجمہ کیا ہے) ہندی میں تو ہیں مگر جہاں تک میں نے غور کیا اردو میں اس طرح نہیں بولتے بلکہ ٹھنگیا ! یا ٹھونگ مارنا کہتے ہیں ۔

انصاف سے کہئے کوئی بھی آپ کا مطلب سمجھے گا اگر کہئے کہ کبوتر نے بچے کے دانہ مانگنے پر عاجز آکر اُسے ٹنگارنا شروع کیا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص میوے کے علاوہ کوئی دوسری چیز تکلف سے تھوڑی تھوڑی کھائے تو آپ اُس کے متعلق ٹنگارنا کہئے گا یا ٹونگنا (واو معروف بالضم) خصوصاً جب ٹنگارنا بمعنی چونچ مارنا مزید پیچیدگی پیدا کر رہا ہو۔

ٹنگارنا کے علاوہ نوراللغات میں ٹونگنا بمعنی تھوڑا تھوڑا کھانا ایک ایک دانہ اٹھا اٹھا کے کھانا (ٹونڈی کے تحت جس کی مصلحت سمجھ میں نہیں آئی) درج تو کر دیا یعنی ٹنگارنا اور ٹونگنا کو مرادف قرار دیا مگر محل استعمال کا فرق نہیں دکھایا۔

تاکہ گنجلک نہ رہے میں عرض کرتا ہوں کہ میوے کے لئے ٹنگارنا (لکھنؤ میں ٹنگار کرنا) ہے۔ کھانے (طعام) کے لئے ٹونگنا ہے۔ ٹنگارنا بمعنی پرند کا چونچ مارنا ٹکسال باہر۔ اس کا بدل ٹھنگیانا یا ٹھونگ مارنا موجود ہے۔ اس کے اخراج سے بہت سی اُلجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور اُس کے ساتھ اُردو زبان کو ہندی سے اخراج کرنے والوں کی دور بینی و دُور اندیشی پر حیرت ہوتی ہے اور زبان سے بے اختیار احسنت و مرحبا نکل جاتا ہے۔

ٹنگڑی پر اُڑانا۔ ٹانگ کے داؤں سے گرانا۔ ٹانگ مار کر گرانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ٹانگ پر اُڑانا کہتے ہیں۔

ٹنگڑی اُڑانا۔ (اڑانا بالفتح) مزاحمت کرنا۔ دخل در معقولات دینا۔ اس میں ٹانگ اڑانا کے برخلاف حقارت کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ درج نہیں۔

ٹنخی۔ (ن۔ جی) بچے کا نکلا ہوا پیٹ۔ درج نہیں۔

ٹ ۔ و

ٹوپ۔ بڑی ٹوپی جس سے کان بھی ڈھک جاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے کنٹوپ کہتے ہیں۔ خالی ٹوپ نہیں۔

ٹوپا۔ ٹوپا بھرنا۔ (عو) سینا۔ ٹانکا لگانا۔ ٹانکا بھرنا۔
اثر۔ یہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں ٹُرپنا۔ کھوپ بھرنا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔

ٹوپا فیلن سے نقل کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا نہ کہ ٹوپ کا مرادف۔ اُس نے بھی کنٹوپ لکھا ہے۔

ٹوپی اوڑھنا۔ (دہلی) ٹوپی سر پر رکھنا۔ لکھنؤ میں اس جگہ ٹوپی دینا بولتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں ٹوپی پہننا ہے نہ کہ ٹوپی دینا۔

ٹوپی اتار کے سلام کرنا۔ انگریزی طریق سلام۔ درج نہیں۔
قلق ؎

گلگشت باغ کو جو گیا وہ گل فرنگ
غنچے سلام کرتے تھے ٹوپی اُتار کے

ٹوپی والا۔ کنایۃً معشوق۔ میر ؎

کوئی عاشق نظر نہیں آتا ٹوپی والوں نے قتل عام کیا

اثر۔ یہ شعر میر کا نہیں اشرف الدین خاں پیام کا ہے اور شامل قطعہ ہے۔ میر نے اُس دو شعر کے قطعہ کو تضمین کر دیا ہے اس طرح:

ہو گیا دل مرا تبرک جب درد یہ قطعہ پیام کیا
دلی کے کجکلاہ لڑکوں نے کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہیں آتا ٹوپی والوں نے قتل عام کیا

میر نے اپنے تذکرۂ نکات الشعرا میں بھی پیام کے حالات لکھنے کے بعد یہ قطعہ درج کیا ہے۔

ٹوٹ کے دل آنا۔ کسی سے شدید عشق ہونا۔ درج نہیں۔
کسی کا مصرع ہے۔ پورا شعر یاد نہیں رہا۔

ابھی صورت یہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا

ٹوٹروسا دم۔ (عو) اکیلا دم۔ تنہا جان۔
اثر۔ لکھنؤ میں ٹنڑوں ٹوں کہتے ہیں۔ مثلاً نہ کوئی آگے نہ کوئی پیچھے ٹنڑوں ٹوں۔

ٹورا۔ بٹیر سے چھوٹا پرند۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھوٹے بٹیر کو ٹوڑی کہتے ہیں۔ نر کی قید ہے مگر ضمیر مؤنث لاتے ہیں مثلاً یہ ٹوڑی خوب لڑتی ہے۔

ٹوک - (واو معروف) ٹکڑا - حصہ بھی ہے - یہ معنی درج نہیں - مثلاً دوٹوک بات - دوٹوک جواب - صاف صاف بات یا جواب۔ ایک ہندی کا بول بھی یاد آگیا :-

" اک ہاتھ مار چھیلا دو ٹوکے ہو جائے "

ٹوک بمعنی ٹکڑا یا رجہ کو ہندوؤں تک محدود کر دیا ہے - مثالوں سے واضح ہے کہ ایسا نہیں ہے -

ٹوکم ٹاک - صحیح وزن نہ کم نہ زیادہ -

اثر - پہلے ہی ٹاک ٹوک کے روپ میں لکھنؤ سے منسوب کیا گیا تھا۔ ٹوکم ٹاک اس معنی میں نہ معلوم کہاں کی بولی ہے - صحیح فقرہ ٹاکم ٹوک ہے جیسا پہلے بھی عرض کیا گیا -

ٹوکم ٹاکا - لڑائی جھگڑے کی بات چیت -

اثر - لکھنؤ میں روک ٹوک کہتے ہیں - دلوں میں کدورت آنے سے آمد و رفت موقوف ہو جانا فیلن میں بھی ٹوکم ٹاکا درج نہیں ٹوک ٹاک یا ٹوکا ٹولی ہے -

ٹوکنا - (ہندو) کلسا - پانی رکھنے کا بڑا برنجی ظرف -

اثر - فیلن کی نقل ہے - لکھنؤ کے جوار میں گنوار جسے ٹوکنا کہتے ہیں شہر میں ٹوکرا کہتے ہیں - وہ ٹوکنا کی تصغیر ٹوکنی بناتے ہیں شہر والے ٹوکرے کی تصغیر ٹوکری بناتے ہیں - میرا بیان کردہ مفہوم نور اللغات میں درج نہیں -

ٹول - (انگ ٹول) ایک قسم کا سرخ کپڑا - شالبافت -

اثر - لکھنؤ میں عام طور سے تائے قرشت سے تول بولتے ہیں - ممکن ہے کہ رشک نے ٹول نظم کیا ہو تاکہ ٹال ٹول سے شباہت قائم رہے ؎

پہن کے ٹول کے کپڑے نہ تالے دعدۂ ہمیں پسند نہیں ٹال ٹول کی باتیں

مگر بول چال میں تول کا تھان کہتے ہیں نہ کہ ٹول کا تھان - کبھی یہ فقرہ بھی گاتے سُنا تھا ، - تری جل جائے لمبرداری کرتی نالا یا تول کی -

ٹوم ٹام - لکھنؤ میں کم قیمت چیز اور کسی قدر زیور کے لئے بولتے ہیں -

اثر - صاحب نور اللغات نے یہ معنی پلیٹس سے لئے ہیں - لکھنؤ کا دُم چھلا اپنی طرف سے لگا دیا -

لکھنؤ میں ٹیم ٹام بمعنی نمائش و آرائش ہے جسے حضرت مؤلف نے دوسری جگہ خود بھی لکھا ہے - ٹوم ٹام لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں -

ٹونڈی - گاجر مولی ترکاری وغیرہ کی نوک -

اثر - لکھنؤ میں اسے بونڈی کہتے ہیں - (بائے موحدہ)

ٹونا مارنا - جادو کرنا درج نہیں -

ٹونے اُلٹنا - کسی کے جادو کو باطل کرنا درج نہیں - (از نفائس اللغات)

ٹوٹی بانہہ گل جندرے - بانہہ ٹوٹ جاتی ہے اُس کو پٹی باندھ کر گلے میں لٹکا لیتے ہیں - اس پٹی کو گل جندرا کہتے ہیں - (دہلی) غریب یا اپاہج کا بار کفالت اسی کے آسودہ بھائی بندوں کے ذمہ پڑتا ہے۔

اثر - انشا نے اسے دریائے لطافت میں گل جندری لکھا ہے یعنی پسر و برادر و رفیق بے لیاقت جس میں صرف نالائقی کا پہلو ہے نہ کہ غریب یا اپاہج کا - علاوہ بریں جندرے یائے معروف سے لکھا ہے نہ کہ یائے مجہول سے - اس لحاظ سے کہ چٹ یا پٹی مونث ہے قرائن بھی یہی کہتے ہیں کہ جندرے یائے معروف سے جندری چاہئے جیسا انشا نے لکھا ہے - میں نے پنجاب میں اسے جِنڈری بولتے سنا ہے بکسر اول و رائے ہندی بجائے رائے مہملہ -

ٹوٹی موگری کمہار کے برتنوں کو کافی ہے - زبردست گئی گزری حالت میں بھی کمزوروں کے لئے کافی ہے - درج نہیں -

ٹ - ھ

ٹھاٹھ باندھنا - (لکھنؤ) ٹھاٹر باندھنا - ٹٹی باندھنا -

اثر - استغفر اللہ ! لکھنؤ کی زبان پر کیا کیا طوفان جوڑے ہیں - کہاں ٹھاٹ باندھنا بمعنی بستر اٹھانا - بنوٹ کا داؤں - کہاں ٹھاٹر باندھنا۔

ٹھاٹ کرنا - آراستہ ہونا - زیبائش کرنا - درج نہیں - مثلاً کہاں

جانے کے ٹھاٹ ہیں ۔

ٹھاٹ لینا ۔ مرغ یا کبوتر کا پر پھٹپھٹانا ۔ درج نہیں ۔

ٹھٹیری بازار ۔ وہ بازار جس میں ٹھٹیروں کی دوکانیں ہوں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ٹھٹیرا بازار کہتے ہیں ۔

ٹھر ۔ (لکھنؤ) ٹھنڈ ۔ پالا ۔ نہایت سردی خنکی جس سے ہاتھ پاؤں بے قابو ہوجائیں ۔

اثر ۔ مبارک ہو لکھنؤ کی ٹھٹھر بھی ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے ٹھر رہ گئی ۔ یا قصباتی زبان کا لکھنؤ پر قبضہ ہوگیا ۔

ٹھسک ۔ (بروزن فلک) ۔ ۱ ۔ بھڑک ۔ شان و شوکت ، دھوم دھام ۲ ۔ ناز و انداز ، خرام معشوقانہ ۔ خوش خرامی ۔ (چلنا کے ساتھ) تیر ؎

فتنۂ در سر بتان حشر خرام　　ہائے رے کس ٹھسک سے چلتے ہیں

عورتیں معانی نمبر ۱ ۔ ۲ میں ٹھسکا کہتی ہیں ۔ ۳ ۔ کھانسی کی آواز ۔ دھسک ۔ ۴ ۔ ضرب ۔

اثر ۔ وہ بڑی پھوہڑ عورتیں ہیں جو ٹھسک کو ٹھسکا کہتی ہیں ۔ خدا بھی تمیز ہوتی تو ٹھسا کہتیں ۔

علاوہ بریں کھانسی کی آواز (نمبر ۳) شامل کرکے کیسے حسین لفظ ٹھسک کی مٹی پلید کی ہے ۔ ٹھسکا یا ٹھسکا کھانسی کی دھانس اٹھنا ہے جسے ٹھسک سے کوئی ربط نہیں ۔ لطف یہ ہے کہ جب الفاظ ٹھسا اور ٹھسکا علیحدہ علیحدہ تحریر کرتے ہیں تو میرا بیان کردہ فرق ملحوظ رکھتے ہیں ۔

ٹھسا ۔ غرور ۔ دماغ ۔ گھمنڈ ۔

ٹھسکا ۔ کھانسی کی آواز ۔ تھوڑی تھوڑی کھانسی کی آواز ٹھسک سے چلنا اٹھلا کے چلنا ہے اور اس کا ماخذ ٹھسا ہے نہ کہ کھانسی کا ٹھسکا ۔

ٹھسکنا ۔ بے آواز کے رونا ۔ بچوں کے لئے مستعمل ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بچے کے لئے ٹھنکنا کہتے ہیں ۔

ٹھسنا ۔ (بالفتح) آب رواں کا کسی جگہ جمع ہوجانا ۔ (فقرہ) پل میں پانی ٹھس گیا ۔ ۲ ۔ خوب ٹھونس ٹھونس کے بھرنا ۔ (فقرہ) برف بوتل میں ٹھس کر بھردی ۔

اثر ۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر لکھنؤ میں مندرجہ معنی میں مستعمل نہیں ۔ پل میں پانی ٹھس گیا کی جگہ کہیں گے پل میں پانی بھر گیا یا رُک گیا ۔ زیادہ سے زیادہ ٹھُنس گیا ۔ (بالضم و نون غنہ) کہہ لیجئے ۔ (ٹھونسنا سے) برف بوتل میں ٹھس کر بھردی کی جگہ کہیں گے ۔ برف بوتل میں ٹھونس کر بھردی ۔ (بالضم اول و واو معروف) ۔

ٹھسنا بالفتح کا اس ذیل میں کوئی موقع نہیں ۔

ٹھکرا ۔ ٹھیکرا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ٹھیکرا کہتے ہیں ۔

ٹھکری ۔ چھوٹا ٹھیکرا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ٹھیکری کہتے ہیں ۔

ٹھکنا ۔ گڑنا ۔ اندر گھسنا ۔ پٹنا ۔ سزا پانا ۔ لکھنؤ میں ٹھنکنا ۔

ٹھکوانا ۔ ٹھکنا کا متعدی ۔ لکھنؤ میں اس جگہ ٹھنکوانا کہتے ہیں ۔

اثر ۔ یہ بیان گمراہ کن ہے ، ہم نے یہاں بھی نازک فرق مفاہیم سے کام لیا ہے ۔ ٹھونکنا کوئی چیز گاڑنا پیوست کرنا ہے ۔ مثلاً کیل دیوار میں ٹھونک دو ۔ متعدی ٹھنکوانا ۔

ٹھوکنا ۔ خوب مارنا ۔ زد و کوب کرنا ۔ مثلاً میں نے اُسے خوب ٹھوکا ۔ متعدی ٹھکوایا ۔

ٹھسے دکھانا ۔ یا ٹھسے کرنا ۔ نخرے کرنا ۔ اترانا ۔ ناز دکھانا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

ٹہل ۔ خدمتگاری ۔ خدمتگزاری ۔

اثر ۔ اس معنی میں بجز دیہاتیوں کے کوئی نہیں بولتا ۔ اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں ۔

ٹھگنا ۔ چھوٹا ۔ پستہ قد ۔ ٹھگنا انسان حیوان اور ظرف کے واسطے بولتے ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ٹھنگنا کہتے ہیں اور اس کا مفہوم انسان تک محدود ہے ۔

ٹھنٹھ ۔ سوکھا درخت ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ٹھو ٹھو کہتے ہیں (باضافۂ واو معروف) نفائس اللغات۔

ٹھن ٹھن گوپال ۔ احمق بننا۔ باوجود محنت کرنے اور جان کھپانے کے کچھ حاصل نہ ہونا ۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) اگر یہ دعویٰ مان لیا جائے تو ترک ٹھن ٹھن گوپال رہ جائیں گے ۔

ٹھنڈی سڑک ۔ انگریزی مال روڈ کا مرادف۔ درج نہیں۔

ٹھنڈائی بروزن رسائی ۔ پینے کی دوا۔ بحر ؎

آئے عیسیٰ بھی تو ہوتا نہ مداوا میرا
گھول کر زہر ٹھنڈائی میں دوا گھل جاتی

آثر۔ اب لکھنؤ میں عوام ٹھنڈائی بروزن رسائی بولتے ہیں اور خواص باعلان نون بولتے ہیں ۔

ٹھنک لینا ۔ شطرنج بازوں کی اصطلاح ۔ فریق مخالف کی زد بیٹ لینا ۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) وہ گھوڑا پیٹ لیا۔ وہ پیادہ ٹھنک لیا ۔

ٹھنڈا برف ۔ بہت سرد۔ (فقرہ) چاولوں کو دیکھا تو ٹھنڈے برف۔

آثر۔ برف لکھنؤ میں مؤنث ہے ۔ مثال میں جو فقرہ درج کیا ہے اُس میں ٹھنڈے چاولوں کی صفت ہے (مثل برف کے ٹھنڈے) اس سے برف کی تذکیر کچھ نہ ثابت ہوئی ۔

ٹھنڈا معشوق ۔ ایسا معشوق جس میں شوخی چالاکی نہ ہو۔ لگاوٹ کی باتیں نہ آتی ہوں ۔ درج نہیں۔ آتش ؎

معشوق بھی کوئی نظر آتا ہے تو ٹھنڈا
اوقات بسر ہوتی ہے کشمیر میں سیری

ٹھنڈی زمین ۔ ایسی طرح جس میں اچھے شعر مشکل سے نکلیں۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہیں مضامین عذار آتشین یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

ٹھنگیر ۔ بضم اول و یائے مجہول ۔ گزک نقل ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ٹھنگار کرنا بولتے ہیں ۔

ٹھہر جا ۔ ڈرانے دھمکانے کو استعمال ہوتا ہے۔ درج نہیں ۔

ٹھنڈی پارسائیاں ۔ نمائشی تقدس و عبادت گزاری درج نہیں۔ انجم ؎

اللہ ری ٹھنڈی ٹھنڈی تری پارسائیاں
زاہد اذاں کے پردے میں گرم فغاں رہا

ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھائیے ۔ یہاں سے جائیے۔ دفان ہو جئے۔ درج نہیں ۔

ٹھاکا ۔ قہقہہ لگانا ۔

آثر۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ ٹھٹھا لگانا یا قہقہہ لگانا یا مارنا بولتے ہیں۔

ٹھوکر ۔ وہ پتھر جو سڑک میں ابھرا ہوا ہو ۔

آثر۔ یہ خیال ٹھوکر نہیں، ٹھوکر ہوتا ہے۔ انجم ؎

دل میں جو مرے آتا ہے آ جا کہ مری آ
اتنا تو مگر دیکھ لے ٹھوکر تو نہیں ہے

ٹھوں ٹھاں ۔ برابر کھانسنے کی آواز ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ٹھوں ٹھوں کہتے ہیں (ہر دو واو مجہول)

ٹھونس ٹھانس ۔ ایک معنی ہیں عبارت یا شعر میں حشو و زوائد کا ہونا اور تصنع پایا جانا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

ٹھوک بجا کے لینا ۔ دیکھ بھال کے سودا کرنا ۔ اس طرح درج نہیں۔ جان صاحب ؎

آشنائی کی یہاں دھاڑ پڑی ہے جینا
اچھے مرزا کو ذرا ٹھوک بجا لو پہلے

ٹھوڑی ۔ زنخدان ۔

آثر۔ لکھنؤ میں عام طور پر ٹھُڈی کہتے ہیں ۔ مگر اس مثل میں ٹھوڑی ہے: "ماتھے چاند ٹھوڑی تارا" نہایت حسین ۔

ٹھوں ۔ نئے پیدا ہوئے بچے کی آواز ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ٹھوں ٹھوں ہے ۔ (بتکرار)

ٹھیسرا ۔ (لکھنؤ) طعن طنز ۔

آثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں ۔ عورتیں ٹھینا یا اوازے توازے کسنا

کہتی ہیں - مرد چھینٹے آنا بولتے ہیں -
ٹھسکیں - یائے مجہول - مؤنث - وہ بال جو مرد اپنے چہرے پر رکھتے ہیں اور مونچھوں سے مل جاتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں انھیں ٹھسکے کہتے ہیں (مذکر) -
ٹھیں ٹھیں - بیہودہ ہنسی - ہنسی کی آواز -
اثر - لکھنؤ میں کھی کھی یا ہی ہی کہتے ہیں -
ٹھگ ماری - ٹھگنی - (ٹھگ کی تانیث) درج نہیں -
(امراؤ جان ادا) میں تو جیسے ٹھگ ماری سی ہو گئی -
ٹھگوں کی بڑھیا - بڑی مکار عورت - درج نہیں - (فسانۂ آزاد)
یہ بولیں ٹھگوں کی بڑھیا مجھے اچھی طرح سے یاد ہے -
ٹھیک کیا - راہ پر لے آیا - اپنی سزا کو پہنچ گیا - درج نہیں -
(دریائے لطافت)
ٹھکانے لگا - مرگیا - یہ معنی درج نہیں - (دریائے لطافت)
ٹھنڈے چولھے بیٹھے ہیں - مایوس و نا امید - درج نہیں -
ٹھنا - (ٹھن - نا) فیصلہ کر لینا - ارادہ کر لینا - درج نہیں (دیکھئے فیلن) نیز ذوقؔ ؎

ٹھن گئی جب کہ تو نہ آئے گا موت کا ہم کو انتظار رہا

ٹہلانا - ایک معنی ہیں سواری کے بعد سائیس کا گھوڑے کو آہستہ آہستہ چلانا تاکہ پسینا خشک ہو - یہ معنی درج نہیں -
ٹھوکر کھانا - ایک معنی ہیں غلطی کرنا - وہ درج نہیں -
ٹھسے کرنا - نخرے کرنا - ناز دکھانا - اترانا - اس طرح درج نہیں -

ٹ - ے

ٹیر - یائے مجہول (گنوار) - آواز - ہانک - پکار -
اثر - یہ اُن معدودے چند لفظوں میں ہے جنھیں حضرت مؤلف نے گنوارو قرار دیا ہے - سوئے اتفاق سے میں نے اپنے ایک شعر اور غزل کے شعر میں نظم کیا ہے ؎

پپیہا ٹیرتا ہے کہہ کے پیُو پیُو یہ پاپی اور بھی تڑپا رہا ہے

دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیتا ہوں کہ مجھ سے پہلے انشا اس دہقانیت کا مرتکب ہو چکا ہے ؎

وہی پی کہاں وہی پی کہاں یہی ایک رٹ سی جو ہے سو ہے
ہمارا جی چوٹ سی لگتی ہے مجھے اس پپیہے کی ٹیر سے

ٹیبا - (یائے معروف) پہاڑی - میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

اتنے ٹیبے اتنے جوگی جن کی جٹاؤں سے رستا پانی

درج نہیں -
ٹیڑھی کھیر - کھاتے بنے نہ چھوڑتے بنے - مثل - اہم کام جس کو سرانجام دینا دشوار اور چھوڑنے میں قباحت - اس طرح درج نہیں -
ٹیپ دار آواز - بلند مگر سُریلی آواز - اس طرح درج نہیں -
ٹیسنا - درد کرنا - میٹھا میٹھا درد ہونا - رند ؎

یہ ساری رات ٹیسا ہے نہیں سونے دیا دم بھر
الٰہی دل ہے پہلو میں مرے یا کوئی پھوڑا ہے

اثر - ٹیسنا میٹھا درد نہیں بلکہ شدت کا درد ہونا ہے جس میں تپک بھی شامل ہو -
اب لکھنؤ میں ٹیسنا متروک ہے - ٹیس ہونا کہتے ہیں -
ٹیسو - ڈھاک کا پھول جس میں زرد رنگ نکلتا ہے -
اثر - زرد کیسا چُھچھاتا ہوا سرخ رنگ نکلتا ہے جسے شہاب کہتے ہیں - میرا شعر ہے ایک مسلسل غزل کا ؎

اُف اُف وہ پور پور میں مہندی رچی ہوئی
ٹیسو کا پھول دیکھا تو ہوگا؟ غضب غضب

ایک نظم کا شعر ہے ؎

وہ دیہاتی لڑکی وہ مست شباب وہ رنگت کہ ربی کا ٹیکا شہاب

ٹیم - (یائے مجہول) - چراغ کی بتی کا وہ حصہ جو جل کر سیاہ ہو جائے چراغ کی بتی کا شعلہ (ٹیم انگریزی ٹائم کا بگڑا ہوا - وقت -
اثر - ٹیم بمعنی چراغ کی تو سنسکرت سے ماخوذ ہے - فیلن نے ٹیم کو

دانگ ٹائم کی بگڑی ہوئی شکل نما ہے مگر پلیٹس نے ایسا لکھنے سے احتراز کیا ہے ۔ جہاں تک مجھے علم ہے عوام عام طور سے ٹیم بمعنی وقت استعمال نہیں کرتے صرف گاڑی (ریل) کا ٹیم ہوگیا بولتے ہیں ۔

ٹیڑی سے آسمان نہیں تھمتا ۔ شل ۔ یاے معروف ۔ وہ شخص جو اپنی ہمت اور طاقت سے زیادہ کام کرنے پر آمادہ ہو ۔ درج نہیں ۔

ٹیڑھی بات ۔ نامناسب ۔ بے موقع ۔ درج نہیں ۔ ذوق سے

ذکرِ ابرو کی زباں عادی ہوئی
بات سیدھی بھی جو کی ٹیڑھی ہوئی

ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنا ۔ غصے کی نظر سے دیکھنا ۔ درج نہیں ۔

حرف ج

ج - ا

جاتے جاتے ۔ رفتہ رفتہ ۔

اثر ۔ ایک معنی ہیں چلتے وقت ۔ رند سے

سانس دیکھی تنِ بسمل میں جو آتے جاتے
اور چرکا دیا جلاد نے جاتے جاتے

جاجم ۔ (ت بکسر سوم ۔ اردو میں بفتح سوم زبانوں پر ہے) فرش ۔

اثر ۔ اس کی دوسری شکل جازم ہے ۔ لکھنؤ میں یہی رائج ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں ۔

جاجونتی ۔ ایک راگنی کا نام ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں جے جے ونتی کہتے ہیں ۔ تصدیق نہ ہو سکی کہ صحیح کون ہے ۔

جادو برحق جادو کرنے والا کافر ۔ مثل ۔ جادو میں اثر ضرور ہوتا ہے مگر جادو کرنا کفر ہے ۔ درج نہیں ۔

جادو کا کارخانہ طلسم ۔ کنایۃً معشوق کی آنکھ ۔ درج نہیں ۔ میر سے

ایک دو ہوں تو سحرِ چشم کہوں
کارخانہ ہے واں تو جادو کا

جو بات سمجھ میں نہ آئے اور حیرت میں ڈال دے اسے بھی جادو کا کارخانہ کہتے ہیں ۔ یہ بھی درج نہیں ۔

جادو کی پڑیا ۔ کاغذ جس پر جادو رقم ہو ۔ درج نہیں ۔ میر سے

جادو کی پڑی پرچۂ ابیات تھا اس کا
منہ تکیے غزل پڑھتے عجب سحر بیاں تھا

جادو کی ہنڈیا ۔ یہ بھی جادو کی ایک ترکیب ہے اور اس جادو کے جگانے کا موسم دِوالی، دسہرہ سمجھا جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

جاڑا روئی سے جاتا ہے یا دوئی سے ۔ جاڑے کا علاج روئی کے کپڑے پاس ہونا ہے یا کسی سے لپٹ کر سونا ۔ یہ مثل درج نہیں ۔

جاڑے کی ہوا ۔ موسم سرما کی سرد ہوا ۔ درج نہیں ۔ آتش سے

جوشِ آہِ آتشیں کا باعث آہ سرد ہے
گرم کرلی ہے ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا

جاڑے کے مارے ٹھٹھیانا ۔ سردی سے کانپنا ۔ درج نہیں ۔

جاڑے مرنا ۔ **جاڑوں مرنا** ۔ سردی کھانا ۔ درج نہیں ۔

جاسوس چھوڑنا ۔ ٹوہ لینے کے لئے مخبر مقرر کرنا ۔ درج نہیں ۔

جاکھن ۔ لکڑی جس پر کنوئیں میں اینٹوں کی بنیاد رکھتے ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے زاڑ کہتے ہیں (بکسر اول) ۔

جاگ ہو جانا ۔ گھر والوں کا بیدار ہو جانا اور چور کا بغیر چوری کئے

جاگ جانا - درج نہیں -

جاگتی نوبت کا کونڈا - (عو) مراد بر آنے پر نذر نیاز کرنا - اس میں بڑا اہتمام کیا جاتا تھا - آدھی رات گئے نہانا اور نہ معلوم کیا کیا -

درج نہیں - جان صاحب ؎

آملا بچھڑا سجن مانا تھا میں نے بیگما
سو نہ جانا - جاگتی نوبت کا ہے کونڈا کیا

جال بُننا - مچھلی پکڑنے کے لئے جال تیار کرنا - مجازاً فریب دینے کی تدبیر سوچنا - درج نہیں - ہندی کا گیت ہے :-

مورا سنتا کہروا جال بُنے رے
دن کو مارے پچھلی رات کو بُنے جال
ایسا جال پیرت جی کا جنجال
جال بُنے رے
مورا سنتا کہروا جال بُنے رے

جال بُننے کے دونوں معنی آ گئے -

جال میں پھنسانا - فریب میں لانا -

اثر - لکھنؤ میں جال میں پھانسنا بولتے ہیں جو درج نہیں -

جالی - وہ ڈورا جو لٹو پر پیٹ دیتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں اسے لتی کہتے ہیں -

جالینوس - (یونانی گالینوس کا معرب ہے) یونان کے ایک مشہور حکیم کا نام جو فن طبابت میں تمام حکماے یونان پر سبقت لے گیا تھا -

اثر - یونان میں کوئی حکیم گالینوس نام کا نہیں ہوا - جالینوس یونانی گیلن (Galen) کا معرب ہے -

بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق نے بھی اپنی فرہنگ میں جالینوس کو گیلن کا معرب لکھا ہے - یہی پلیٹس کا بھی اندراج ہے -

جاتا رہنا - مرجانا -

اثر - یہ تخصیص کر دینی چاہئے تھی کہ صرف بچے کے لئے بولتے ہیں -

جاگے سو گا جے، سووے سو روئے مثل - جو ہوشیار رہے گا وہ خوش رہے گا - غفلت میں نقصان ہے - (از خزینۃ الامثال) گاجنا خوش رہنا - عیش کرنا - پلیٹس میں موجود ہے) - نوراللغات میں اس طرح درج نہیں بلکہ یہ صورت ہے " جاگے گا سو پاوے گا سووے گا سو روئے گا " - عام صورت یہی ہے -

جاوے لاکھ رہے ساکھ - روپے کا نقصان ہو تو ہو اعتبار قائم ہے -

جام پیا - شراب خوار -

اثر - اردو میں بادہ پیا کہتے ہیں - (فارسی میں جام پیا بھی ہے) -

جامن - ۱ ایک اودے رنگ کا ترش پھل اور اس کے درخت کا نام عورتیں بضم میم بولتی ہیں - ۲ وہ چیز جس کو ڈال کر دہی جماتے ہیں -

اثر - نمبر ۱ کو لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سبھی بفتح اول بولتے ہیں -

نمبر ۲ - اسے ضامن بکسر میم بولتے ہیں - ض بجائے جیم -

جامہ سے نکل جانا - (اپنے کے ساتھ) جامہ سے باہر ہو جانا -

امیر ؎

پہنچے ہے کون اس تن نازک کے لطف کو
گل تو چمن میں جامے سے باہر نکل گیا

اثر - لفظ اپنے کا اضافہ ضروری نہیں - میر تقی میر کا شعر امیر (مینائی) کو عطا کر دیا - یہ بھی نہ سوچ کر امیر پہنچتا ہے - کہیں گے یا پہنچے ہے - اس پر طرہ غلط کتابت اور وہی بنائے محاورہ؟ میر کا شعر اس طرح ہے ؎

پہنچے ہے کوئی اس تن نازک کے لطف کو
گل گو چمن میں جامے سے باہر نکل پڑا

کہاں نکل پڑا کہاں نکل گیا - غزل کی ردیف "پڑا" ہے قوافی نکل - خلل وغیرہ -

اسی غزل کا دوسرا شعر - (ظالم میر کا جواب نہیں) ؎

تھا اختلال اگرچہ مزاجوں میں کب سے لیک
ملنے میں اس مژہ کے نہایت خلل پڑا

جان - بل - زور - داغ ؎

رہتی ہے بے رنگ شمع مردہ
وہ آہ کہ جان تھی اکثر کی

اثر - اکثر بجائے اثر غلط الکاتب ہے -

جان کھپی کرنا - بہت مشقت کرنا - درج نہیں - (طلسم فصاحت)
جو وری ہے تو ہر دم ذکر حضوری ہے - سر مغزن اور جان کھپی ہے -
جان فاضل نہیں - جان دو بھر نہیں - درج نہیں - (اودھ پنچ)
عاجز ہیں جائے ایسا لکھانا اور پڑھانا - میری جان فاضل نہیں -
جان مٹانا - انتہائی کوشش کرنا - جان کو جان نہ سمجھنا - درج نہیں -
(طلسم ہوشربا) - اُس کا پتہ لگانا - اپنی جان مٹانا -
جانچ - آزمائش - امتحان - آنک - عورتیں جانچ جوکھ بولتی ہیں -
اثر - اور مرد جانچ پرکھ بولتے ہیں وہ درج نہیں -
جان آفت میں ہونا - مصیبت میں ہونا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

دیکھئے جس کو تیرا شیدا ہے   ایک آفت میں جان ہے پیارے

جان بچا کر بیٹھ رہنا - ہلاکت یا خطرے سے محفوظ رہنے کو گھر میں
بیٹھ رہنا - درج نہیں - ذوق ؎

چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسیٰ
ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا

جان بچا کر بھاگنا - ہلاکت کے مقام سے فرار ہونا - درج نہیں -
ناسخ ؎ کیا بچا کر جان بھاگے دشمن اُس کے ہاتھ سے
رکھتی ہوں طاقت جہاں شقّ القمر کی اُنگلیاں

جان بچی اور لاکھوں پائے - بچا چھوٹا - عذاب سے چھوٹے -
شوق قدوائی ؎

وہ ظالم ہے درگزرے ہم اُس کی خدمت کرنے سے
جان بچی اور لاکھوں پائے تو بہ ہے اب مرنے سے

اثر - محاورہ لفظ اور کے بغیر ہے - شعر اس کا جواز مہیا نہیں کر سکتا -
جان پر آفت ہونا - جان پر بنی ہونا - درج نہیں - ذوق ؎

اب جان پر آفت ہے جو آئے ہو دوبارہ
اک بار تو غارت دل و دیں ہو ہی چکا تھا

جان بھار ہونا - (عو) جینے سے بیزار ہونا - درج نہیں -
جان تھوڑی سی ہونا - رمق جان باقی ہونا - درج نہیں -

ناسخ ؎ ہے شبِ وصل جو اے ماہ جبیں تھوڑی سی
ہے مرے جسم میں بھی جان حزیں تھوڑی سی

جان جانا - مرجانا - شوق قدوائی ؎

جان جائے گی کس خرابی سے   ہاتھ اُٹھے گا نہ اس رکابی سے

اثر - شوق کے شعر میں اس مثل کی طرف اشارہ ہے: جان جائے
خرابی سے ہاتھ نہ اُٹھے رکابی سے - نور اللغات میں یہ محاورہ علیحدہ
درج نہیں - لالچی کی مذمت میں بولتے ہیں -
جان جاتی رہنا - مرجانا - ہلاک ہونا - درج نہیں - آتش ؎

واہ رے انداز و ناز اُس شہرۂ کبر و غرور
جان جاتی رہی واں ناز معشوقانہ تھا

جان ست ہی ست پر ہونا - قریب مرگ ہونا - درج نہیں -
جان سانسے میں ہونا - فکرمند ہونا - درج نہیں -
جان کیا ہے - کس کی مجال ہے - کس میں دم ہے - درج نہیں -
انیس ؎ جان کیا ہے جو ادھر آ کے پرندہ ٹھہرے
جان مٹانا - سخت محنت کرنا اور جان کھپانا -
جانب میں - (عو) جانب بفتح نون - دانست میں - اپنے نزدیک -
درج نہیں - انشا ؎

کہوں کیا اُس کی میں باتیں غرض میری تو جانب میں
زمانے میں نہ ہوگا کوئی اس حراف کا جوڑا

جانم میں - (عو) دانست میں - عورتیں جانب میں کی طرح جانم میں
بھی بولتی ہیں بلکہ یہ شاید جانب میں سے زیادہ رائج ہے -
جا اپنا کام کر - الگ ہو - دور ہو - یہاں کوئی تیرے چکموں میں
نہ آئے گا - درج نہیں - جان صاحب ؎

تیرے بھروں میں میں نہ آؤں گی
جا بے جا اپنا کام کر لونڈے

جاٹ کی بیٹی برہمن کے گھر میں - مثل - کم حیثیت والے کو
عروج حاصل ہوا - درج نہیں -

جانگر - (نون غنہ) ہاتھ پاؤں - انجر پنجر - درج نہیں - آرزو لکھنوی

سہ
ہاتھ بھی پاؤں بھی ہونے لگے تنگ کر ڈھیلے
یوں جی کی کسے دیتی ہے انگر ڈھیلے

(جانگر نیلن میں درج ہے) -

جانب کار - جانا بوجھا - (عو)

اثر - یہ عورتوں کی زبان ہے اور وہ نون کو بالکسر نہیں بلکہ بالفتح بولتی ہیں - نور اللغات میں بالکسر رکھا ہے -

جانتا - بروزن تانتا - (نون غنہ) آل اولاد - (فقرہ) جورو نہ جانتا اشرفیاں سے ناتا -

اثر - لکھنؤ میں جاتا بغیر نون غنہ بولتے ہیں :-
جورو نہ جاتا - اشرفیاں سے ناتا -

جا بوجھا - معتبر - اس طرح درج نہیں -

جاد یوت دکھر، وہی کرم کے پچھن - ہمت ہیٹی ہو تو دوڑ دھوپ کام نہیں آتی - یہ مثل درج نہیں -

جاہی جوہی - ایک قسم کا سفید خوشبودار پھول - عورتوں کی زبان پر جاہی جوہی ہے -

اثر - لکھنؤ میں عورتیں بھی جاہی جوہی بولتی ہیں -
کنایتہ نازک اندام عورت - جیسے [illegible] - یہ مفہوم درج نہیں -

جادا - بیٹی -
اثر - لکھنؤ میں ماں جائی ہے -

جاے پھل - [illegible] -

اثر - لکھنؤ میں جائفل ہے [illegible] کی زبان پر جاے پھل - اس طرف کوئی اشارہ نہیں -

جاے مری بلا - (مثل) معلوم نہیں - اس سے بے تعلقی اور بیزاری کا پہلو نکلتا ہے - درج نہیں -

جاد بیجا سنانا - بے خطا ملزم ٹھہرانا - اس طرح صحیح نہیں - جان صاحب سہ
کیا کہوں جب ہوا وہ آتا ہے جا و بیجا مجھ سناتا ہے

جان جہاں خانہ - خوبصورت - درج نہیں - (دریاے لطافت)

جاتا دھن دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ - مصیبت کے وقت جو چیز اور اسباب بچ رہے غنیمت ہے - درج نہیں -

جاگتے کو جگانا اُس کو چھیڑنا ہے - دانا کو عقل بتانا حماقت ہے - درج نہیں -

جان جائے آن نہ جائے - جان جائے عزت میں فرق نہ آئے - درج نہیں

جان بچی اور لاکھوں پائے - مثل بیمار زندہ رہا یہی غنیمت اور بڑی دولت ہے - شیخ قدرتی سہ

وہ ظالم ہے درگزرے ہم اُس کی خدمت کرنے سے
جان بچی اور لاکھوں پائے توبہ ہے اب مرنے سے

اثر - شعر کی بات اور ہے - صحیح محاورہ بغیر لفظ اور کے ہے - جان بچی لاکھوں پائے -

جائے لاکھ رہے ساکھ - مال کا نقصان ہو تو بات آبرو بنی رہے - درج نہیں -

جاد ٹھمکنا - (ناتم) موجود ہونا - پہنچ جانا - درج نہیں -

جاڑے سے اینٹھنا - سردی کی شدت اور پوشش کی کمی سے جسم کا اینٹھنا - درج نہیں - ناسخ سہ

اینٹھتا ہے زاہدا سجدے میں جاڑے سے عبث
جبّوں سے ہو رہے ہیں خانۂ خمار گرم

ج . ب

جب اوڑھ لی لوئی تو کیا کرے گا کوئی - بے حیا کو کسی کا خیال نہیں ہوتا -

اثر - یہ مثل اس طرح بھی آتی ہے : منھ کی گئی لوئی تو کیا کرے گا کوئی -

جب سے جنے بال تب سے یہی احوال - ہمیشہ تنگی و افلاس میں بسر ہوئی - درج نہیں -

جب کی بات جب کے ساتھ اب کی بات اب کے ساتھ - بھلے برے کو زمانے کی روشنی میں جانچنا چاہیے - یہ مثل درج نہیں -

جب مارا تو مارا اب مارو تو جانیں ۔ (غ و) ایک مرتبہ غلطی دی اب ترکی بترکی جواب دیا جائے گا ۔ درج نہیں ۔

جُبَد ۔ (ہندی میں جبدا) بسُست ۔ وہ شخص جو چالاک چُست نہ ہو۔

اثر ۔ لکھنؤ میں جبدا ہی بولتے ہیں (دال مشدد) مثلاً یہ کنکوا جبدا ہے یعنی آسانی سے نہیں پھرتا ۔ نفائس اللغات میں بھی جبدا درج ہے نہ کہ جبد ۔ جالال نے جبدہ لکھا ہے جو ہر لحاظ سے ناقابل قبول ہے

جبّر ۔ (بفتح اول وتشدید دوم) (عم) بھاری ۔ وزنی ۔ **بجبر** کی جگہ بولتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

جبو ۔ جبہ کی تصغیر ۔ زبان ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس جگہ للّو بولتے ہیں ۔ اس سے تحقیر کا اظہار ہوتا ہے ۔

جب باپ مریں گے تب بیل بٹیں گے ۔ مثل ۔ موہوم امید کا آس لگانا ۔ درج نہیں ۔ (از خزینۃ الامثال) ۔

جب دیکھو تب حاضر میاں تھو کا اُٹھالا ۔ ناخواندہ مہمان ۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان ۔ (خزینۃ الامثال)

ج پ

جپنی لگانا ۔ کسی بات کی رٹ لگانا ۔ درج نہیں ۔

ج ت

جُتنا ۔ (بضم اول وسکون دوم) ہر کام میں بہت مشغول ہونا ۔ (فقرہ) تم ہر وقت کام میں جُتے رہتے ہو ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس موقع پر جُٹے رہتے ہو کہیں گے ۔ (تائے ہندی بجائے تائے قرشت ۔

جتنا زمین کے اوپر اُتنا زمین کے نیچے ۔ مفسد ۔ فتنہ انگیز ۔

اثر ۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے : جتنا اوپر اتنا نیچے (از خزینۃ الامثال)

جتنی کی تتنی ۔ کمی بیشی نہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ایسی ناک بھی نہ دیکھی ہوگی ۔ روز کٹتی ہے مگر صبح کو جتنی کی تتنی ۔

ج ٹ

جُٹاؤ ۔ (بضم اول) ۔ مجمع ۔ جماؤ ۔ (عم) ۔ درج نہیں ۔

جُٹھ دینا ۔ (غ و) جھوٹی باتیں بنانا ۔ **جان صاحب** ۔

چاہئے جٹھ دے کے سقّے سے کوئی پانی پئے

اک کٹورا دے نہ وہ پانی کا بے کوڑی لئے

اثر ۔ مجھے جان صاحب کے دیوان میں یہ شعر نہیں ملا ۔ نہ کتب لغات میں جو میرے پاس ہیں جٹھ بمعنی جھوٹ ملا ۔ **ممکن ہے کہ کتابت** کی غلطی ہو اور جُنجھ کی جگہ جُٹھ ہو بمعنی دھوکا ۔ فریب ۔ جل اور جل بمعنی پانی میں تجنیس خطی بھی ہے ۔

ج چ

جُچی تُلا ۔ ٹھیک ۔ درست ۔ یہ جانچنا کا لازم ہے ۔ اصل میں نون ہے لیکن بول چال میں نون حذف کرکے بولتے ہیں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں نون غنہ کے اشتمال کے ساتھ بولتے ہیں ۔ جچا تُلا میں جچا پر صاف صاف علامت تشدید ہے ۔ یہ غلط در غلط ۔

ج د

جدوکد ۔ کوشش اور اصرار ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

الغرض بڑی جدوکد کے بعد بیگم صاحب بصد ناز وادائے دلربایانہ اُٹھیں ۔

یہ مفہوم جد وجہد سے ادا نہ ہوتا ۔ جد صحیح بکسر اول ہے مگر بول چال میں بفتح اول ہے ۔

جدلیات ۔ علم کی ایک شاخ ہے جس میں حقائق سے بحث کی جاتی ہے ۔ انگریزی میں اسے Dialectics کہتے ہیں ۔ درج نہیں

جدھر تدھر ۔ (بالفتح) جا و بیجا ۔ خواہ مخواہ ۔ وقت بے وقت ۔ درج نہیں ۔ میر حسن ؎

لب جو پہ آئینے میں دیکھ قد   اکڑنا کٹری سرو کا جد نہ تد

جُدی - (ع) جدا کی جگہ بولتی ہیں۔ مثلاً یہ بات جدی ہے۔ درج نہیں

جد - (ضم) جب - انشا ؎

بس یہ انشد فوق ایدیہم   چپکے سے پڑھ لوان کو جد دیکھو

ج - ڑ

جڑاؤ - مرصع - جواہرات سے جڑا ہوا - آتش ؎

چھلے جڑاؤ رکھتے ہیں وہ پور پور میں
دکھلا رہے ہیں ہم کو جواہر نگار ہاتھ

اثر - یہاں جڑاؤ واو معروف سے ہے - دوسرا لفظ جڑاؤ بروزن بناؤ واو مجہول سے ہے - وہ درج نہیں مثلاً اس زیور کا جڑاؤ اچھا ہے۔ رنگوں میں اور قد وغیرہ میں تناسب ہے -

جڑیٹھا - جڑیلا - وہ مولی یا شلغم جس میں جڑیں نکل کر سخت آگئی ہو -

اثر - لکھنؤ میں ایسے شلغم کو جڑیلا اور مولی کو جڑیلی کہتے ہیں -

ج - ز

جزاک اللہ خیرا - خدا تم کو نیک عوض دے -

اثر - جزاک اللہ فی الدارین خیرا بھی کہتے ہیں - خدا تم کو دونوں جہان میں نیک عوض دے - یہ درج نہیں -

ج - س

جَس پر مرے - نام - بحر ؎

مرے جَس پر نہ چار آنسو بہائے اُس نے مرنے پر
ہوا ثابت کہ پانی بہہ گیا چشم مروت کا

اثر - حضرت مؤلف کو عجب تسامح ہوا - بحر کے شعر میں جس (بالکسر) کو جَس (بالفتح) پڑھا اور مرے (بالفتح) کو مرے (بالکسر) پڑھا - یہ بال کی کھال کھینچنا ضرور ہے مگر شعر کے صاف و سادہ مطلب سے کوئی ربط نہیں - جس پر جان دی (مرے بالفتح) اُس نے ہماری لاش پر چار آنسو بھی نہیں بہائے - جب مردہ پڑا ہوا ہے، تو اُس کے نام پر آنسو بہانا کیسا - خود مُردے پر آنسو بہائے جائیں گے نہ کہ نام پر -

اس سے انکار نہیں کہ لفظ جس بالفتح کے ایک معنی نام کے بھی ہیں مگر وہ شعر میں ہرگز نہیں کھپتے -

جس برتن (ہانڈی) میں کھائیں اُسی میں چھید کریں - جس سے فائدہ اٹھائیں اُسی کو نقصان پہنچائیں - محسن کش - نمک حرام -

اثر - مثل برتن کے ساتھ درست - ہانڈی کے ساتھ غلط - کھاتے برتن میں ہیں نہ کہ ہانڈی میں جس میں کھانا پکایا جاتا ہے کھایا نہیں جاتا -

جس کا بنیا یار اُس کو دشمن کیا درکار - مقولہ - بنئے کی دغابازی مشہور ہے -

اثر - یہ مثل اس طرح بھی ہے جس سے مطلب بالکل الٹا ہو جاتا ہے:

جس کا بنیا یار اُس کو کیا درکار - بنیا دوست ہے ضروری اشیا اُس کے یہاں سے لے آئے - حساب ہوتا رہے گا یا حساب دوستاں در دل - اس طرح درج نہیں -

جس کا کھائے اُسی کا گائے - مثل - جس سے فائدہ ہو اسکی تعریف و خوشامد کے موقع پر بولتے ہیں -

اثر - اول تو اسی کا گائے کی جگہ اُسی کی گائے چاہئے - دوم مثل فصیح اس طرح ہے: جس کا کھانا اُس کی گانا -

جس کے پاؤں نہ جائے بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی - (ع) جس نے کبھی تکلیف نہیں اٹھائی وہ دوسروں کی مصیبت کا احساس کیا کرے گا -

اثر - میں نے یہ مثل اس طرح بولتے سنی ہے ا-

جس کو نہ ہووے بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی -

جس کی دیگ اُس کی تیغ - سخی کے سب حامی ہوتے ہیں -

اثر - عام طور پر یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے "جس کی تیغ اُسکی دیغ"

یعنی زبردست کا لوہا سب مانتے ہیں اور اُسکے طرفدار ہو جاتے ہیں ۔

جس کے کارن سر مُنڈایا وہی کہے سرمُنڈی ۔ جس کے لئے آبرو گنوائی وہی بُرا کہے اور طعنے دے ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) والے رسوائی "جس کے کارن سر مُنڈایا وہی کہے سرمُنڈی" ۔

جس کا چُن اُس کا پُن ۔ جس کا کھاؤ اُس کی بھلائی مناؤ ۔ درج نہیں

جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے ۔ جس پر خدا مہربان ہوتا ہے اُسکو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا ۔ درج نہیں ۔

جس تن لاگے وہی جانے ۔ کسی کی مصیبت کا صحیح اندازہ دوسروں کو نہیں ہو سکتا ۔ درج نہیں ۔

جسم مثالی ۔ عکس جسم خاکی ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

بعد مردن بھی رہے گا شوقِ عریانی مجھے
روح کو جسم مثالی پیرہن ہو جائے گا

جس دم ۔ جس وقت ۔ جس گھڑی ۔ درج نہیں ۔

جس کا جاوے وہی چور کہاوے ۔ جس کا نقصان ہو اُسی پر الزام بھی آئے ۔ (از خزینۃ الامثال) ۔

جسے پیا (پی) چاہے وہی سہاگن ۔ جسے مالک چاہے وہی سب سے اچھا ۔ جان صاحب ؎

مثل ہے جسے چاہے پی وہ سہاگن   وہ بہتر ہے بہتر میں بدتر سے بدتر

اثر ۔ میرے نسخۂ دیوان میں یہ شعر درج نہیں ۔ یہ مثل عام طور پر یوں بولی جاتی ہے "جسے پی چاہیں وہی سہاگن" شعر چاہیں کے ساتھ بھی موزوں ہوتا ہے

جس کے ہاتھ میں ڈوئی اُس کا سب کوئی ۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کا ہر کوئی ہو جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ج ۔ ف

جفتے پڑنا ۔ عزت میں فرق آنا ۔ سُبکی ہونا ۔ اہل دہلی اسی معنی میں شان میں جفتے پڑنا بولتے ہیں ۔

اثر ۔ اور جان صاحب کے اس شعر کو نظر انداز کر دیا ؎

مرزائی جان بات کر دو اُدھی جامہ زیب
ہنستی ہو سبب جفتے نہ پڑ جائیں تھان میں

ایک معنی لکھے ہیں کپڑے کے تاگے جا بجا سمٹ کر ایک میں مل جانا ۔

یہ بات صرف باریک کپڑوں میں رونما ہوتی ہے لہذا لفظ باریک اضافہ کرنا چاہئے تھا ۔

ج ۔ ک

جکڑبندی ۔ کس کر باندھنا ۔ قیود عائد کرنا ۔ درج نہیں ۔

ج ۔ گ

جگر جگر ہے دگر دگر ہے ۔ اپنا اپنا ہی ہے غیر غیر ہے ۔ اس طرح درج نہیں

جگر کے پار ہونا ۔ جگر کو توڑ کر نکل جانا ۔ درج نہیں ۔ غالب ؎

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

ایک ٹھمری کے بول ہیں ، نجر توری ہوگئی جگر کے پار

جگونا ۔ جگو رکھنا ۔ سینت رکھنا ۔ پس انداز کرنا ۔ درج نہیں ۔

جگھر ۔ (ع و) جاگ ۔ (فقرہ) چور آئے جگھر ہوگئی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں جاگ ہوگئی ۔ (جاگ = اسم)

ج ۔ ل

جل تو جلال تو عز و کمال تو آئی بلا کو ٹال تو ۔ (ع و عم) کسی آفت مصیبت کے وقت یہ فقرہ پڑھتی ہیں ۔

اثر ۔ عورتیں عز و کمال تو کی جگہ صاحب کمال تو بلا اضافت کہتی ہیں ۔

جُلاوطن ۔ وہ شخص جو دیس سے نکالا گیا ہو ۔

اثر ۔ بفتح اول لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں ۔ صحیح غلط کا سوال نہیں

جل پری ۔ پانی کی ایک فرضی پری ۔ درج نہیں ۔

جلتی آگ میں تیل ڈالنا - کنایۃً لڑائی جھگڑا بڑھانا -
آثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں : آگ پر تیل چھڑکنا -
جلتی بلتی دھوپ - تیز دھوپ چلچلاتی دھوپ - درج نہیں -
جلی کٹی سنانا - طعن آمیز باتیں کہنا - درج نہیں -
جل ککڑ - جلے تن - مغلوب الغضب -
آثر - لکھنؤ میں جل ککڑا باضافۂ الف ہے -
جلی کوڑی - حقیر اور بے مصرف شی - درج نہیں - جان صاحب سے

دی جس امیر نے جلی کوڑی فقیر کو
سمجھا وہ بھیر جا پہ حاتم کی قبر پر

جلتی بھٹی میں جھونک دینا - تباہ کر دینا - برباد کر دینا - درج نہیں - آرزو لکھنوی سے

ہے مزاجوں میں فرق شام و سحر　　جلتی بھٹی میں جھونک دوں کیونکر

جلتے جھونپڑے سے جو کچھ نکل آئے وہ غنیمت ہے - مصیبت پڑنے پر تھوڑا سہارا بھی بہت ہوتا ہے - درج نہیں -
جلبلانا - (ع و) غصے ہونا -
آثر - لکھنؤ میں جلبلانا کہتے ہیں -
جل بھنکر سلفا ہو جانا - کوئی بات سخت ناگوار ہونا - درج نہیں -
جلی بھنی باتیں - رشک حسد عداوت کی باتیں - درج نہیں -
جلی جلسی باتیں - شکایت آمیز گفتگو - درج نہیں -
جلی کٹی سنانا - طعن آمیز باتیں کہنا - اس طرح درج نہیں -
جلاپے کی سخرگی ماں بہن کے ساتھ - یعنی جلاپا اپنوں ہی سے بنتا ہے - درج نہیں -

ج - م

جمالی - ایک قسم کا خربزہ -
آثر - یہ خیالی جمالی کے معنی نہیں - جمالی خربوزا کہتے ہیں علاوہ بریں جمالی خربوزہ مجازاً ایسی عورت کو کہتے ہیں جو صورت شکل کی اچھی ہو مگر ناز و کرشمہ سے خالی ہو - یہ مفہوم درج نہیں - (فسانۂ آزاد) جمالی خربوزہ کس کام کا خوشبو ہی نہیں -
جمالی خربوزے ڈال کی زینت - مثل - ظاہری نمائش درحقیقت ناکارہ - درج نہیں -
جم تھکوٗ - (بفتح اول وسوم - ک مشدد - واو معروف) ایسا جم جانا - جگہ پکڑ لینا کہ جنبش نہ ہو - درج نہیں - (اودھ پنچ) دردزہ کا سریع الزوال مرض جم تھکوٗ ہو کر دوامی ہو گیا -
جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش - حقارت سے ناتجربہ کار مگر بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والے شخص کی نسبت کہتے ہیں - درج نہیں -
جموٗٹ - کنوئیں کی بنیاد - کنوئیں کی بنیاد رکھنے کی رسم -
آثر - یہ اردو نہیں - نیلن سے نقل کر دیا گیا -
جموگا - مرگی -
آثر - لکھنؤ میں بچوں کی ایک بیماری کو کہتے ہیں جس میں بچہ دودھ نہیں پیتا - پلیٹس میں بھی اسے بچوں کی ایک بیماری لکھا ہے -
جم کا دیا - (ع و) ثابت قدم - درج نہیں -
جماہی - جمھائی - منہ کھول کر سانس لینا -
آثر - جماہی ہے - جمھائی کوئی لفظ نہیں - پلیٹس نے بھی جمھائی ہائے ملفوظ سے لکھا ہے نہ کہ ہائے مخلوط سے -
جماعت سے کرامات ہے - اتفاق کی بدولت سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں -
آثر - مثل میں کرامات کے بدلے کرامت ہے - جماعت سے کرامت ہے -

ج - ن

جن بن کے لپٹنا - اس طرح لپٹنا کہ پیچھا چھڑانا دشوار ہو اور حواس بہتیرے ہو جائیں - درج نہیں - رند سے

جن بن کے لپٹا - سرسے ذرا کسی طرح
دیوانہ تیرے سایۂ دیوار نے کیا

جن شیشے میں اُتارنا - جن کو قابو میں کرنا - صبا ؎

جن کو شیشے میں اُتارا کے عامل کیا کیا

اثر - مثال ہی سے ظاہر ہے کہ مثل لفظ کو کے اضافے کے ساتھ ہے۔
جن سر پر چڑھ بیٹھنا - بلا یک آسیب زدہ ہو جانا - اس طرح درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ارے شعلہ رخسار پر جن چڑھ بیٹھا ہے۔ عجب عجب باتیں کرتی ہے - درج نہیں۔

جن - (ہ) بالکسر - جس کی جمع - (ہندی میں جس کا بدل)۔ درج نہیں۔

جن جائے تن لجائے - (ع) ناخلف اولاد جو ماں باپ کیلئے باعث ننگ ہو - یہ مثل درج نہیں۔

جن ڈھونڈا تن پایا - جس نے ڈھونڈھا اُس نے پایا - طلب صادق ہو تو کامیابی لابدی ہے - درج نہیں۔

جنازۂ رواں - کنایۃً گھوڑا۔

اثر - لکھنؤ میں بلا اضافت بولتے ہیں اور گھوڑے کو نہیں گھوڑے کی سواری کو کہتے ہیں جس میں گرنے اور مرنے کا خطرہ رہتا ہے۔

جنت کے ہوئے نہ دوزخ کے - مثل - کہیں کے نہ ہوئے۔ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے - درج نہیں۔

جنتی نہ ڈھول بجتا - حرامی بچہ نہ ہوتا تو بدنامی نہ ہوتی - درج نہیں

جنتری میں کھینچنا - نکالنا - تار کو جنتری کے ذریعہ سے پتلا یا لمبا کرنا یا بڑھانا - کنایۃً ٹیڑھے آدمی کو سیدھا کرنا، شریر کو درست کرنا۔

اثر - یہ خیال جنتری میں کھینچنا نہیں ہے بلکہ جنتری میں تار یا تار کی طرح کھینچنا ہے۔ آتش ؎

صاف یوں کرتا ہے شانہ جعد موئے یار کو

جنتری میں کھینچتے ہیں جس طرح سے تار کو

جنتری سے تار نکلتا بھی ہے - قلق ؎

بفیض آب زرِ گل ریاض دہر میں ہے

طلائی ہو کے نکلتا ہے جنتری سے تار

جنڈری - جان کی تصغیر بالتحقیر۔

اثر - پلیٹس کا قول زیادہ قابل قبول ہے کہ جنڈی زندگی کی بگڑی ہوئی شکل ہے - لکھنؤ میں جنڈری اب رائج نہیں - بفتح اول لکھا ہے بکسر اول چاہئے۔

جنجال - مذکر - بکھیڑا - جھگڑا لو۔

اثر - بطور تانیث بھی مستعمل ہے - امیر مینائی ؎

کچھ تو ہوا ے چرخ برسے یا کھلے

کیسی ہے امسال جنجالی گھٹا

جہنم میں تھوکنا - لعنت ملامت کرنا - درج نہیں - (امراؤ جان ادا) کسی سمجھدار کے سامنے اس طرح گاتی تو وہ میرے جہنم میں تھوکتا۔

جہنم نہ دیکھا بوریا سینے آئی کھاٹ - مفلسی میں امیری کا چاؤ - درج نہیں۔

جنھیں چاؤ گھنیرے اُنھیں دکھ بہتیرے - جو بہت ہوس کرتے ہیں وہ تکلیف اٹھاتے ہیں - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

جنگل میں منگل منانا - ویرانے میں عیش کرنا - اس طرح درج نہیں۔

جنیا - جان کی تصغیر - معشوقہ - جان صاحب نے ارماں - دہاں کے ساتھ نون کا اضافہ کر کے قافیہ کیا ؎

منھ زور ہیں جتنی ہیں نخاس والیاں

اُن کا بدی میں نام ہی جنیاں نکل گیا

اثر - خدا معلوم حضرت مؤلف نے یہ معلومات کہاں سے حاصل کی کہ جنیا جان کی تصغیر ہے - یہ جانی کا مرادف ہے اور جنیاں ہی لکھا اور بولا جاتا ہے - یہی اندراج فیلن میں ہے۔

جنم کے اندھے نام نین سکھ - لیاقت کچھ نہیں نام بڑا شاندار - یہ مثل درج نہیں۔

جن کے بھاگ اُن کے سہاگ - اچھے نصیب والوں ہی کو آرام ملتا ہے - درج نہیں۔

ج - و

جُو - واؤ مجہول - حرف صلہ - نظم میں واؤ غیر ملفوظ سے فصیح ہے -

اثر - یہ وہم ہی وہم ہے - دونوں طرح فصیح ہے اور دونوں طرح مستعمل ہے

جوابی - وہ شخص جو سوز خوانوں میں مرثیہ کا پہلا مصرعہ ہر بند کے تمام ہونے پر پڑھے -

اثر - لکھنؤ میں ایسے لوگوں کو بازو کہتے ہیں - فیلن میں درج ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ دہلی کی زبان ہے - اگر ایسا ہے تو اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا -

جو خال حد سے بڑھا وہ مسّا ہوا - جو چیز حد سے بڑھ جائے وہ بدنما ہوتی ہے -

اثر - مثل میں خال کے بجائے تِل کے ساتھ ہے - جو تِل حد سے بڑھا -

جوانوں کو آئی سستی بوڑھوں پہ چھائی مستی - زمانے میں انقلاب ہو گیا کایا پلٹ ہو گئی - درج نہیں -

جوانی پیٹے - (ع) کوسنا - جوانی میں ختم ہو جانے والے - درج نہیں جان صاحب ؎

جوانی پیٹے موئے عارضی ہیں بس دونوں
یہ حسن و عشق نہیں اعتبار کے قابل

جوانی کا روٹھنا - ڈھلنا - ختم ہونا - درج نہیں کسی کا مصرع ہے ؏

جوانی روٹھی جاتی ہے کسے بھیجوں منانے کو

جو بدا ہو گا سو ادا ہو گا - قسمت کا لکھا ہو کے رہے گا - درج نہیں

جوبن سے ڈھلنا - جوانی سے اترنا - بہار نہ رہنا - شباب نہ رہنا آتش ؎

جوبن سے اپنے زیب وہ باغ ڈھل چلے
رنگ ان گلوں کے چار ہی دن میں بدل گئے

اثر - ڈھل چلے کی جگہ ڈھل گئے چاہیے آتش نے ضرورت شعری کی بنا پر جوبن سے ڈھلنا نظم کیا - یہ محاورے کی جگہ نہیں لے سکتا - محاورہ جوبن ڈھلنا ہے نہ کہ جوبن سے ڈھلنا -

جوانی کی راتیں - ایسی راتیں جو عیش و آرام میں بسر ہوں - درج نہیں ؏

جوانی کی راتیں مرادوں کے دن

جُوتَری - جانفل کا پھول -

اثر - لکھنؤ میں بتشدید تا بولتے ہیں - پلیٹس میں بتشدید اور بلا تشدید دونوں طرح درج ہے -

جوتی کی چیٹ پٹ کو نہ پہنچنا - (چیٹ پٹ بالکسر) بالکل بے وقعت ہونا - درج نہیں -

جوتی کی نوک پر مارنا - پروا نہ کرنا - خاطر میں نہ لانا - درج نہیں -

جوتیوں میں بانڈ ھ بندتے ہونا - مفلس نادار ہونا - درج نہیں -

جوجھنا - (ہندو) لڑنا - جنگ کرنا - لڑائی میں مارا جانا - قتل ہونا -

اثر - جوجھنا مرنا ہے کسی وجہ سے ہو - ہندو اس کی قید نہیں - لکھنؤ میں مسلمان عورتیں بھی یہ لفظ برابر استعمال کرتی ہیں -

جوں جوں کمل بھیگے تیوں تیوں بھاری ہووے - دولت کے ساتھ ذمہ داریاں بڑھتی ہیں - یہ مثل درج نہیں -

جورو ٹپکنی میاں مزدور - باطن میں خوش حال ظاہر میں کنگال درج نہیں -

جورو خصم کی لڑائی دودھ کی سی ملائی - میاں بیوی کی لڑائی اوپری دل سے ہوتی ہے اس میں کوئی لطف ہوتا ہے - درج نہیں -

جوڑ - پہلوان کا مقابل (فقرہ) کشتی میں برابر کے جوڑ ہوں تو مزہ ہے - دہلی میں مؤنث ہے -

اثر - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ جوڑ لکھنؤ میں مذکر ہے حالانکہ یہاں بھی دہلی کی طرح مؤنث ہے - برابر کی جوڑ کہتے ہیں نہ کہ برابر کا جوڑ -

فیلن میں بیشک جوڑ کو مذکر لکھا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ دہلی میں مذکر لکھنؤ میں مذکر ہے - یہ ضرور ہے کہ دیگر معانی میں جوڑ مذکر ہے مگر مقابل کے معنی میں مؤنث ہے گو جلال نے بھی بلا استثنا مذکر لکھا ہے -

جوڑ بند ڈھیلے کرنا - بہت پریشان کرنا - تکلیف دینا - درج نہیں -

جوڑی برقرار رہے - میاں بیوی سلامت رہیں - درج نہیں -

جورو جنجال لڑکے جھونجال - بُجرد رہنا اچھا - درج نہیں -

جوتے پر جوتا سوار ہونا - سفر در پیش ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے

درج نہیں -

جو راہ بتائے وہی آگے جائے - جو مشورہ دے لازم ہے کہ

خود بھی اس پر عامل ہو - درج نہیں -

جو ماں سے زیادہ چاہے وہ پھاپھا کٹنی - جو ماں سے زیادہ

محبت جتائے وہ ضرور پھسلاتی اور بری راہ پر لگانا چاہتی ہے -

اثر - اسی مثل کی دوسری شکل درج نہیں۔

جو ماں سے زیادہ چاہے سو ڈائن کہلادے (از خزینۃ الامثال)

جو میرے جی میں سو با کھن کی پوتھی میں - اپنی مرضی سے کام

کرنا بغیر کسی سے صلاح مشورہ کئے ہوئے - درج نہیں -

جُوں جُوں - جس قدر -

اثر - واو معروف سے لکھا ہے - لکھنؤ میں واو مجہول سے بولتے ہیں

یہی حال جوں توں کا ہے -

جُوشاندہ - جوش دی ہوئی دوا جو نزلے کی تحریک میں پلائی جاتی ہے -

اثر - بفتح اول و سکون دوم لکھا ہے - لکھنؤ میں بضم اول ہے واو کی

آواز بہت خفیف گویا جُشاندہ کہہ رہے ہیں -

جوشنین - بالفتح (صیغۂ تثنیہ) مراد ہے دعائے جوشن کبیر و جوشن

صغیر سے - درج نہیں - انیس ؎

پہنی زرہ امام فلک بارگاہ نے

بازو پہ جوشنین پڑھے عزوجاہ نے

جوڑ چلنا - چال چلنا - تدبیر کارگر ہونا - جان صاحب ؎

مرزا مزاج آپ کا جب سے بدل گیا

کس کس کا دیکھو جوڑ نہیں مجھ پہ چل گیا

اثر - جیسا خود شعر سے ظاہر ہے یہ جوڑ چلنا نہیں چل جانا ہے - یہی

لکھ کر مطلب لکھنا چاہیے تھا -

جوش ہونا یا ہو جانا - اُبل جانا - مثلاً چاول جوش ہو گئے -

درج نہیں - قلق ؎

رونے میں تھے جو مد نظر آتشیں مزار

آب سرشک دیدۂ تر جوش ہو گیا

جوش کم ہوا - غصہ ٹھنڈا ہوا - درج نہیں -

جوانی ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے - جلد ختم ہو جانے والی، ناپائدار

درج نہیں - (طلسم ہوشربا)

جہاں تک ہو سکے چار پیسے پیدا کر لو جوانی ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے

جُو جُو - ہر شخص - جتنا جس قدر - درج نہیں - مثلاً جو جو جاتے ہیں

وہ اور بگڑتے ہیں -

جوانی پر آنا - جوانی کا آغاز ہونا - عنفوان شباب - درج نہیں -

جوانی کو پہنچنا - سن بلوغ کو پہنچنا - درج نہیں -

جوانی کا پھل - جوانی کا چین - راحت شباب - درج نہیں -

جوانی کا زور - شباب کا زور - شباب کی طاقت - درج نہیں -

جوانی کی ترنگ - ولولۂ جوانی - علیحدہ درج نہیں -

جوتم جاتا ہونا - جوتوں سے مار پیٹ ہونا - درج نہیں -

جوتیوں سمیت آنکھوں میں بیٹھنا - جھٹلانا - آنکھوں میں خاک ڈالنا -

اثر - لکھنؤ میں بیٹھنا کی جگہ گھس آنا کہتے ہیں -

جوزی - ایک قسم کا حلوا سوہن - درج نہیں -

جوڑواں - (واو بالضم کی آواز خفیف) دو بچے جو ایک ساتھ پیدا ہوں -

درج نہیں -

جوڑی ہے برخوردار - دونوں نالائق ہیں - درج نہیں (دریائے لطافت)

جوں جوں کملی بھیگے توں توں بھاری ہو - کام میں غفلت کرنے سے

دشواریاں بڑھتی ہیں - درج نہیں -

جو جاگے سو پائے - (مثل) ہوشیار رہنے سے فائدہ ہوتا ہے -

ناسخ ؎ یہ مثل سچ ہے دلا جو جاگے گا سو پائے گا

بخت بیدار آشنا ہے دیدۂ بیدار کا

اثر - یہ مثل اس طرح بھی ہے: جو جاگے سو پائے جو سوئے سو کھوئے -

یہ درج نہیں۔

جوتم جاتا ہونا - جوتوں سے مارپیٹ - لڑائی ہونا - جوتی پیزار ہونا۔ درج نہیں۔

جوڑ لانا - چال چلنا - فریب دینا - رند ؎

غیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں   پر ہم اُن کے ہیں وہ ہمارے ہیں

اثر - جیسا کہ خود پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے یہ جوڑ مارنا ہے نہ کہ جوڑ لانا۔

جوئے خانہ - مذکر - قمار باز -

اثر - جوئے خانہ قمار باز کیونکر ہوگیا - غالباً قمار خانہ لکھنا چاہتے تھے۔ علاوہ بریں جوئے خانہ عوام بولتے ہوں تو بولتے ہوں۔ یا تو جواگھر کہیے یا قمار خانہ۔

ج - ھ

جھاڑ - زور کا تھپڑ - درج نہیں -

جھال - تیزی - جلن - جیسے مرچ کی جھال -

اثر - لکھنؤ میں مرچ کی دھانس یا جھانجھ کہتے ہیں -

جہاں چار برتن ہوتے ہیں کھٹکتے بھی ہیں - مثل - جہاں مجمع ہوتا ہے تکرار بھی ہوتی ہے -

اثر - لکھنؤ میں کھٹکنے کی جگہ کھڑکتے بولتے ہیں اور برتن کی جگہ باسن -

جہاں مرغا نہ ہوگا اذاں نہ ہوگی - جہاں مرغ نہیں بولتا صبح نہیں ہوتی - جہاں مُلّا نہ ہوگا سویرا نہ ہوگا - کوئی کام کسی پر موقوف نہیں رہتا ہو ہی جاتا ہے - طنز سے کہتے ہیں اور سوال کے طور پر کیا کا اضافہ کرکے -

اثر - لکھنؤ میں اس طرح ہے ، - جہاں مرغا نہیں بولتا کیا وہاں سویرا نہیں ہوتا -

جھانپ - بانس کا بڑا خان پوش -

اثر - لکھنؤ میں جھابا کہتے ہیں -

جھانجن - ایک قسم کا پاؤں کا زیور -

اثر - لکھنؤ میں صرف اُس زیور کو کہتے ہیں جو کبوتر کے پاؤں میں پہنایا جاتا ہے - یا پھر اُس ساز کو کہتے ہیں جو پیتل کا ہوتا ہے اور ڈھول تاشے کے ساتھ بجایا جاتا ہے - یہ پیتل کی تھالیاں ہوتی ہیں جن سے جھنکار نکلتی ہے - پلیٹس نے اس کے مقابل انگریزی کا لفظ Cymbal درج کیا ہے -

جھانجی - ہندو لڑکیوں کا ایک کھیل جو ٹیسو کے دنوں میں ہوتا ہے -

اثر - لکھنؤ میں اسے جھنجیا مانگنا کہتے ہیں کیونکہ لڑکیوں کو عیدی کے طور پر انعام بھی دیا جاتا ہے - اُنھیں دنوں میں لڑکے ٹیسو مانگتے ہیں -

جھبے جھولنا - عروج حاصل ہونا - درج نہیں - (اودھ پنچ) ہیں کون سی معراج نصیب ہوگئی - جھبے جھول گئے -

جہاز کا لنگر کھلنا - جہاز روانہ ہونا - درج نہیں -

جھپٹا جھپٹی - چھین جھپٹ - ہاتھا پائی - درج نہیں -

(فسانۂ آزاد) نشہ اور بھی تیز ہوگیا اور جھپٹا جھپٹی پر آمادہ ہوگیا -

جھب جھالیا - (لکھنؤ) دغاباز - جعلساز -

اثر - لکھنؤ میں جھب جھالیا بائے موحدہ سے ہے - مولوی تنیر لکھنوی نے بھی اپنی "محاورات نسواں" میں ب سے جھب جھالیا لکھا ہے اور مثال میں جان صاحب کا یہ شعر نقل کیا ہے جو میرے نسخۂ انتظامی میں موجود نہیں ؎

کل وہ جھب جھالیا موا درگور
کیسی عزت کو میری لے بیٹھا

جھپّا - بوڑھی عورت - (لکھنؤ تحقیر) درج نہیں - جان صاحب ؎

سوت جھپا مری انگاروں پہ ہے لوٹ رہی
کیا مرے ہاتھ سوا لاکھ کا ہے بل آیا

جھپاک سے - جھپاکے سے - جلدی سے -

اثر - لکھنؤ میں جھپ سے یا جھٹ سے نیز جھپاک سے بولتے ہیں -

جھپاکا لپاکا - ایسی لڑکی جو پھرتی سے کام کرے ۔ درج نہیں -

جھٹلانا - جھوٹا بنانا -

اثر۔ لکھنؤ میں تھلانا کہتے ہیں۔ ناشتا کرنا البتہ منہ جھٹلانا ہے۔
جھجک آجانا۔ کھانے میں خفیف سی سڑنے کی بو آجانا۔ درج نہیں۔
جھجک۔ ... انداز۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا)
خورشید عورت کا نام ہے بہت جھجک ملتی ہے۔
جھڑبیری۔ جنگلی بیر کا درخت۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھاڑبیری کہتے ہیں۔ (یا ثقیلہ)
جھڑوا ... (ابن الوقت) اس طرف تمام سرکاری محکموں میں جھڑوا کالی بابو ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھانپڑ کالی بابو کہیں گے۔
جھٹکانا۔ کہ بجائے رکی۔ فارسی مقولہ کوشش کرو تا کہ مرتبہ حاصل ہو ... نہیں۔
جھک۔ اجلا۔ روشن۔ چمکدار۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھک جھک یا جھکا جھک کہتے ہیں۔
جھک ... معنی میں ہے وہ درج نہیں۔ مثلاً اس پر جھک سوار ہے۔
جھنڈو۔ کنا۔ احمق۔ (تحقیر سے) بڑھا بوبک۔
اثر۔ یہ دال مہملہ سے نہیں دال ہندی سے ہے۔ (واو معروف) دیکھئے پلیٹس۔ جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں۔ اس کا ... سے ہے۔
جھک جھک۔ جھگڑا۔ تکرار۔ بک بک۔ داغ ؎

سنتا ہوں کہ ناصح کی زبان بند ہوئی ہے
ہر روز کی جھک جھک سے مرا ناک میں دم ہے

اثر۔ لکھنؤ میں اس موقع پر بک بک جھک جھک ایک ساتھ بولتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ داغ کے شعر میں جھک جھک بالکسر نہیں بالفتح نظم ہوا ہے معنی بیہودہ بے تکی گفتگو۔ پلیٹس سے میری تائید ہوتی ہے۔
جھکوڑا۔ تیز ہوا کا جھونکا۔ پانی کی لہر جس سے کنارے کی چیزوں کو حرکت ہو جائے۔
اثر۔ یہ جھکوڑا دال ہندی سے نہیں بلکہ جھکورا راء مہملہ سے ہے۔

دیکھئے پلیٹس نیز نفائس اللغات۔
جھوٹا ٹکڑا۔ نیم خوردہ۔ روٹی کا وہ ٹکڑا جو دسترخوان سے بچ رہے ... درج نہیں۔ ذوق ؎

مجھے نعمت خلد سے بھی ہے بہتر
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

جُھنّا۔ (جھونا کا بگاڑا ہوا) دُور دُور بُنا ہوا کپڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ایسے کپڑے کو جھونا ہی کہتے ہیں یعنی چھدرا بنا ہوا۔ پلیٹس میں جھونا کے سوا جُھنّا درج ہی نہیں۔
جُھکائی۔ (لکھنؤ) مغالطہ (دینا کے ساتھ)۔ جرأت ؎

لایا اس کوچے سے لیکن وہیں جا دھمکا پھر
دل بیتاب مرا دے کے جُھکائی مجھ کو

اثر۔ چونکہ جھکانا (جھکنا کا متعدی) کے تحت درج ہے لہٰذا قیاس کہتا ہے کہ جھکائی کو بھی بفتح اول فرض کیا ہے حالانکہ حضرت جرأت کی ... بلا اختلاف بکسر اول ہے۔ بفتح اول کوئی نہیں بولتا۔
جھگاڑ۔ (لکھنؤ) بڑا جھگڑنے والا۔
اثر۔ یہ سراپا زبان اردو سے مستعار ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں کاف فارسی ہے۔ صاحب نوراللغات نے کاف عربی سے لکھا ہے۔ اس کے بعد جھکی درج ہے لہٰذا غلط الکاتب کا شبہہ نہیں ہوتا۔ کوئی صاحب فہم بھی جھکاڑ یا جھگاڑ نہ بولے گا جب ایک عام مرادف جھگڑالو موجود ہے جسے حضرت جلال نیز صاحب نوراللغات نے منتخب تحریر کیا ہے۔
جھل دینا۔ مستی جوش کرنا۔ (فقرہ) یہ لوٹا جھل دو۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھالنا کہتے ہیں۔ یہ لوٹا جھال دو نہ کہ جھل دو۔
جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر۔ ہمیں اپنی جان کا خوف نہیں ... (طلسم ہوشربا) ہم اپنی جان کو نہیں ڈرتے۔ جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر۔
جنجال، جھنجھٹ۔ چھینا منیا۔ آگا تاگا۔ (رو) انتظام خانہ داری بچوں کی نگہداشت۔ مہمانداری، تیمار داری یہ سبھی دھندے

وہ پٹیں بنتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

جھلّا ۔ مغلوب الغضب ۔

آثر ۔ اس سے اسم جھلاہٹ ہے وہ درج نہیں ۔

جھک جھورے جھیلنا ۔ مصیبت سہنا ۔ صدمے اٹھانا ۔ درج نہیں ۔

انشا ۔ (ع) نگوڑی چاہت کو کیوں سیتا عبث کے جھکجھورے جھیلنے کو

جھلنگا ۔ پلنگ اور چارپائی کے بُنے ہوئے بان جب اُس میں سے پٹیاں اور پائے نکال لئے جائیں اور وہ اُسی طرح بنا ہوا باقی رہے ۔

آثر ۔ یہ ہوا ایسا پلنگ جس کے بان ٹوٹ گئے ہوں یا ڈھیلے ہو گئے ہوں اُسے لکھنؤ میں جھلنگا باضافہ نون معلنہ کہتے ہیں ۔

جھمیل ۔ لگاؤ ۔ بکھیڑا ۔

آثر ۔ یہ لکھنؤ میں جھمیلا ہے ۔

جھنجھوڑی دینا ۔ لڑائی میں بٹیر کا دوسرے بٹیر کی بوٹی چونچ میں دبا کر کھینچنا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

جھڑی باندھ کے برسنا ۔ جھڑی بندھنا مسلسل بارش ہونا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ قلق ؎

اے قلق پھر نہ جھڑی باندھ کے برسے گی کبھی
دیکھ لے گی جو مرے آنسوؤں کا تار گھٹا

جھنڈ ۔ آدمیوں کی بھیڑ ۔ حیوانات کی جماعت ۔ بہت سے درخت جو ایک جگہ ہوں .... لکھنؤ میں صرف درختوں کے انبوہ اور انسان کے سر کے بالوں کی کثرت کے لئے بولتے ہیں ۔

آثر ۔ معلوم نہیں کہ لکھنؤ کے متعلق حضرت مؤلف نے کہاں سے اطلاع بہم پہنچائی ۔ کوئی حوالہ نہیں دیا ۔ انھوں نے جتنی چیزیں بیان کیں نیز پرندوں کے غول کے لئے لکھنؤ میں لفظ جھنڈ مستعمل ہے ۔ [illegible] چڑیوں یا ابابیلوں کے لئے کہتے ہیں کہ جھنڈ کے جھنڈ اُڑ رہے ہیں ۔

جھنڈے تلے کے تہمدے ۔ چھٹے ہوئے لڑکے ۔ [illegible] لنگاڑے ۔ درج نہیں ۔

جھنڈولا ۔ نوزائیدہ بچہ جس کے سر پر پیٹ کے بال ہوں ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں جھنڈولا اُس بچے کو کہتے ہیں جس کے [illegible] بال ہوں پیٹ سے پیدا ہوا یا نوزائیدہ بچے کی قید نہیں ۔ کوئی [illegible]

جھنڈولیا ۔ ستھرے کے بال ۔ گھونگر والے بال ۔ [illegible] جیسے جھنڈولیا لڑکی ۔ [illegible]

آثر ۔ خود مندرجہ شعر سے عیاں ہے کہ جھنڈولیا وہ شخص ہے جس کے بال گھونگر والے ہوں ۔ بالوں کو جھنڈولیا نہیں کہتے ۔

جھنڈولیا کی تانیث جھنڈولی ہے ۔ بعض عورتوں کا نام ہی جھنڈولی بیگم ہوتا ہے ۔ لفظ جھنڈولی درج ہی نہیں ۔

جھٹ پٹے کے وقت ۔ صبح یا شام کا وقت ۔ [illegible]

آتش ؎ [illegible]

جھٹ پٹے کا وقت ہے [illegible]

آثر ۔ اول تو جھٹ پٹے کا وقت یا جھٹ پٹا وقت صرف شام کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ صبح پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ دوم آتش نے جھٹ پٹے کا وقت کہا ہے زیادہ تر جھٹ پٹا وقت مستعمل ہے ۔ کسی کا شعر ہے ؎

جھٹ پٹا وقت ہے [illegible]
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

جھٹ پٹا وقت [illegible] نہیں آیا ۔ علی الصباح کو [illegible] یا تڑکا کہتے ہیں ۔

جُھنڈی ۔ [illegible] جو پودوں کے کاٹ لینے کے بعد کھونٹی رہ جاتی ہے ۔

آثر ۔ [illegible] اسے کھونٹی کہتے ہیں ۔

جھنڈولا ناریل ۔ وہ ناریل جس میں جٹائیں ہوتی ہیں اور گود بھرنے [illegible] میں ثابت رکھا جاتا ہے ۔ اس سے شگون لیتے ہیں کہ اولاد سے گود بھری رہے ۔ درج نہیں ۔

جھنڈے گرنا ۔ نام ہونا ۔ شہرت ہونا ۔ درج نہیں ۔

(یہ محاورہ جھنڈا اڑنے سے مختلف المعنی ہے ۔ جھنڈا گاڑنا کسی مقام پر تسلط ہونے کی علامت کے طور پر گاڑا جاتا ہے ۔ یہ درج ہے)

جھنگار - چیخ - مور کی آواز - نوبت کی آواز -

جھنکارنا - مور یا جھینگر کا بولنا -

اثر - پلیٹس کی ادھوری عبارت نقل کی اور نوبت کی آواز کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا -

پلیٹس نے جھنگار کے مرادفات جھنکار اور چنگھاڑنا لکھے ہیں - اور جھنگارنا کے معنی مبہم ([illegible]) وغیرہ لکھ کر جھنکارنا اور چنگھاڑنا اضافہ کر دئے ہیں - حضرت مؤلف نے اس طرف تحقیق کا ایک قدم بھی نہیں بڑھایا کہ جھنگار یا جھنکارنا اُردو میں داخل بھی ہیں - میرا دعویٰ ہے کہ کم سے کم لکھنؤ میں یہ الفاظ رائج نہیں -

شور و غل یا ہنگامہ یا ہمہمہ کے موقع پر چیخ پکار یا چیخ چنگھاڑ ہے یا کلبلی مچی ہوتا ہے - مور کی آواز چنگھاڑ ہے - نوبت کی آواز ٹکورے (بفتح اول) - جھینگر کی آواز جھنکار ہے -

میری ایک مسلسل غزل کے دو شعر ہیں:-

۱- اُدھر چنگھاڑتے ہیں مور اِدھر دل
پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھا رہا ہے

۲- مسلسل نغمہ بھی جھینگر کی جھنکار
دل اب آزار جس سے پا رہا ہے

نوبت کی آواز کو ٹکورا خود حضرت مؤلف نے ٹ کی ردیف میں لکھا ہے -

جھوا بھر احسان جتانا - بہت احسان جتانا - احسان جتانے مبالغہ کرنا - درج نہیں -

جھوں نور برس رہا ہے - کسی کو بنانے اور جھپانے کو کہتے ہیں - درج نہیں -

جھوٹ کا پُل باندھنا - بے حد جھوٹ بولنا - جھوٹ پر جھوٹ بولنا -
اثر - لکھنؤ میں بیشتر بصیغۂ جمع بولتے ہیں - جھوٹ کے پُل باندھنا -

جھوٹے کوئلے - ایسے کوئلے جو اچھی طرح سُلگیں نہیں اور جلد بجھ جائیں - درج نہیں -

جھوٹے کے آگے سچا رو مرے - جھوٹے کے مقابلے میں سچ کی بات نہیں چلتی - جھوٹا قائل نہیں ہوتا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں: جھوٹے کے آگے سچا روئے اپنی آنکھیں کھوئے - یہ مثل درج نہیں -

جھوٹے منہ - ظاہرداری سے - نمائش سے - داغ ؎

داغ کو تم سے مری جان یہ امید نہ تھی
جھوٹے منہ بھی تو نہ پوچھا کہ پریشاں کیوں ہو

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں: جھوٹوں نہ پوچھا -

جھوٹوں منہ نہ پوچھنا - نام کو نہ پوچھنا - ذرا پرسان حال نہ ہونا -
اثر - لکھنؤ میں مستعمل نہیں نہ کبھی سنا -

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے - جھوٹ کی مذمت - درج نہیں

جھوٹ بولوں تیرے منہ پر - ڈھٹائی سے جھوٹ بولنا - درج نہیں

جھوٹ بولے تو صرفہ کیا - جھوٹ بولنے میں کم زیادہ کا کیا سوال - درج نہیں -

جھوجھڑے لٹکنا - سلائی میں زیادہ جھول پڑنا -
اثر - لکھنؤ میں عورتیں جھوجھے لٹکنا بولتی ہیں - اگر صرف جھول نہ ہو بلکہ جگہ جگہ سے سلائی بھی چھوٹ گئی ہو تو جھوجھڑے لٹکنا کہتی ہیں - یہ نور اللغات میں درج ہی نہیں -

جھوڑ - لڑائی - جھگڑا - تکرار -
اثر - لکھنؤ میں اس کا بدل جھڑپ ہے - جھوڑ کو بفتح اول لکھا ہے یہ بضم اول ہے -

جھوڑ دینا - خوب زد و کوب کرنا - درج نہیں -

جھوک (جھونک) - خمیدگی - دھکا - ہچکولا - وغیرہ - ہر وزنی چیز کا بوجھ - بحر نے ایک جگہ مذکر باندھا ہے ؎

بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کے بالوں کے ساتھ
جھونک زلفوں کا بھی اب بار گراں ہونے لگا

مگر اتفاق تانیث پر ہے - (مونس)

بھاری ہے گر نہ جھونک سنبھالی نہ جائے گی

گر پڑ گئی یہ ضرب تو خالی نہ جائے گی

اثر۔ جلال نے بھی مفید الشعرا میں جھونک کو مؤنث لکھ کر اسی سنا میں بحر کا شعر لکھا ہے۔ مگر میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ جھونک بمعنی خم مذکر بولا جاتا ہے۔ عورتوں میں یہ فقرہ عام ہے: گوشت کو یہاں سے تھوڑا جھونک دے دو۔ نہ کہ تھوڑی جھونک دے دو۔ بحر نے زلف کے پیچ و خم کی طرف اشارہ کرنے کو جھونک کو مذکر نظم کیا۔ صرف لنگر یا بوجھ دکھانا مقصود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جھونک کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔

جھول پالنا ۔ (واو مجہول) کسی ایسے کام میں مصروف رہنا جس میں دردسری تو بہت کرنا پڑے مگر فائدے کی امید کم ہو۔ روگ پالنا۔ مثلاً تمہیں یہ جھول پالو میں ایسی باتوں میں نہیں پڑتا۔ درج نہیں۔

جھونٹم جھانٹا ۔ لڑائی میں ایک کا دوسرے کے سر کے بال کھینچنا اور مارنا۔

اثر۔ ایسی لڑائی عورتوں سے مخصوص ہے۔ اس کا اظہار ضروری تھا۔ جھونٹم جھانٹا میں ایک رکیک پہلو نکلتا ہے لہذا لکھنؤ کی عورتیں اس کی جگہ جھونٹم جھونٹا کہتی ہیں۔ یہ فقرہ درج ہی نہیں۔

جھیپ کھانا ۔ شرمندہ ہونا۔ درج نہیں۔

جھول جانا ۔ (واو معروف) کسی صدمے یا ضرب سے کسی عضو کا معطل یا بیکار ہو جانا۔ درج نہیں۔

جھیر جھیر ۔ (دہلی) پارہ پارہ۔ دھجی دھجی۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ پرزے پرزے۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی یہ لفظ عورتوں میں رائج ہے۔ اُن میں کپڑے کا تار تار ہو جانا اور بھوسڑے نکل آنا جھیر جھیر ہو جانا ہے۔ اگر کپڑا تار تار نہ ہو لیکن ٹکڑے برابر کے نہ اتریں تو کہتی ہیں "کان نکل آیا"۔

جھوٹا بٹ ۔ کم وزن بٹ۔

اثر۔ لکھنؤ میں جھوٹا باٹ کہیں گے نہ کہ بٹ۔

جھوٹا جوڑا ۔ چوڑیوں یا لباس یا جوتے کا وہ جوڑا جس میں جھوٹا کام بنا ہو۔

اثر۔ یہ جھوٹے کام کا جوڑا ہوا نہ کہ جھوٹا جوڑا۔

جھوٹے کو گھر پہنچا دینا ۔ جھوٹے کو قائل کرنا۔

اثر۔ یہ جھوٹے کو گھر تک پہنچا دینا ہے۔ (وروغگو را تا بخانہ باید رسانید)

جھیپ ہونا ۔ شرمندگی ہونا۔ درج نہیں۔

جھانی ۔ کنیز۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

جھڑ بدلی ۔ متواتر بارش ہونا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

پھیرو کوئی جھڑ بدلی میں دکھلائی نہیں دیتا

گر آتا نظر ہے تو گھٹوے گھاٹ کا جوڑا

جھاڑ کھنڈ ۔ جھاڑ جھنکاڑ (جھنکار) جنگل۔ درج نہیں۔ انشا ؎

نکلتی دل سے ہے ایک آہ بن کے جھاڑ پہاڑ

جو تجکو یاد ہم اے جھاڑ کھنڈ کرتے ہیں

فیلن میں بھی موجود ہے۔

جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر ۔ خوف و خطر کی پروا نہ کرنا۔ درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔ اپنی جان کا کیا ڈر۔ جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر۔

جہاں گڑھا ہوتا ہے وہیں پانی مرتا ہے ۔ مثل۔ جہاں نقص ہوتا ہے لوگوں کی توجہ اسی طرف ہوتی ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: جہاں نشیب ہوگا وہیں پانی مرے گا۔

جہان سر پر اٹھانا ۔ بہت شور مچانا۔ چیخنا چلانا۔ درج نہیں۔

جہازی تیغ ۔ بھاری تلوار قد میں بڑی۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

جہازی تیغ قاتل کی جو کشتی بن کے آ پہنچی

اڑا لائی مگر باد مخالف با دباں ہو کر

جھانپو ۔ (نون غنہ) ایک بڑی گالی۔

اثر۔ گالی "جھانپو کا" ہے نہ کہ صرف جھانپو۔ یعنی فاحشہ عورت کا لڑکا۔ نطفۂ حرام۔

جھٹ ہو جانا ۔ یکایک لڑائی جھگڑا ہونا۔ درج نہیں۔

جھٹکا لگنا۔ جھٹکا پہنچنا ۔ کسی چیز کی حرکت سے صدمہ پہنچنا۔ درج نہیں۔

جھکورا - تیز ہوا کا جھونکا - پانی کی موج -

اثر - یہ جھکورا (ر) املاء سے ہے نہ کہ (ڑ) ثقیلہ سے - اس سے پیشتر بھی جھکورا (ر) املاء سے لکھا ہے پھر جھکورا (ڑ) ثقیلہ سے کیونکر ہو گیا -

جھم جھم برسنا - تھوڑا تھوڑا پانی برسنا -

اثر - فیلن میں درج ضرور ہے مگر اس نے جھم جھم (زور کی بارش) کا مرادف لکھا ہے - جیسے صاحب نور اللغات نے تھوڑا تھوڑا پانی برسنا بتایا - لکھنؤ میں جھم جھم مستعمل نہیں جھم جھم یا جھما جھم ہے -

جھجھی کوڑی - پھوٹی کوڑی -

اثر - لکھنؤ میں بغیر دوسری یا مخلوط کے بولتے ہیں لہٰذا دونوں طرح لکھنا چاہیے تھا -

جھنجھری - پشتک - جالی -

اثر - [illegible] ہے - یہ بتانا چاہیے تھا -

جھوڑ - (بالفتح) لڑائی - جھگڑا - تکرار - غصہ کی باتیں -

اثر - فیلن میں درج ضرور ہے - لکھنؤ میں اس موقع پر جھڑپ کہتے ہیں جو علیحدہ درج ہے - مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی - سوال پیدا ہوتا ہے کہ جھوڑ کہاں کی زبان ہے اور جھڑپ کہاں کی -

جھول پالنا - (واو مجہول بالضم) کوئی جھگڑا مول لینا - "میں ایسا جھول نہیں پالتا" عام فقرہ ہے - درج نہیں -

جھوک - جھونک - جھکاؤ - خم - ترازو کے ایک پلڑے کا نیچا ہونا - یہ مفہوم درج نہیں -

جہاں کو پاک کرنا - کسی ناگوار شے یا موذی کا سد دم کرنا - درج نہیں - ناسخ ؎

سمجھ کے خس نہ مجھی سے جہاں کو پاک کیا
ہزار طور کو اس نے جلا کے خاک کیا

جہاں کے مزے - دنیا کے لطف - درج نہیں - غالب ؎

مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں
سوائے خون جگر سو جگر میں خاک نہیں

جھمیل - اٹکاؤ - بکھیڑا -

اثر - یہ غالباً دہلی کی زبان ہے - لکھنؤ میں جھمیلا کہتے ہیں -

جھنجھری - سوراخ -

اثر - لکھنؤ میں اسے جھری کہتے ہیں -

جھنجھیٹا - جھگڑالو -

اثر - اس طرح لکھا ہے کہ جھن - جھیے - ٹا - پڑھا جاتا ہے جھنجھیٹا ہے - (جھن - جھٹ - یا)

لکھنؤ میں بطور مترادف جھنجھٹ جھنجھٹیا بھی بولا جاتا ہے (جھن جھٹیا)

جہنم میں ڈالنا - برباد کرنا - عذاب میں مبتلا کرنا - درج نہیں -

ناسخ ؎ جہنم میں خدا ہی ڈالتا ہے اپنے دشمن کو

جہاں ستیاناس وہاں ساڑھے ستیاناس - مثل - جب بربادی ہوئی کم و بیش کی کیا پروا -

اثر - لکھنؤ میں ساڑھے کی جگہ سوا بولتے ہیں - اس میں یہ لطف ہے کہ چاہے سوا پڑھے ایک چوتھائی چاہے سوا پڑھے بکسر اول یعنی زیادہ - یہ ایک نکتہ ہے جو بیان کر دیا عموماً سوا بالفتح بولتے ہیں -

جہان کا آدمی - مختلف ملکوں کے باشندے - اس طرح درج نہیں - (فقرہ) لکھنؤ میں جہاں جہان کا آدمی بھرا پڑا تھا -

جہاں جائے بھوکا وہاں پڑے سوکھا - مثل - بدنصیب کی قسمت ہر جگہ ساتھ رہتی ہے -

اثر - مثل میں وہاں کی جگہ وہیں ہے -

جھوٹے برتن - ایسے برتن جن میں کھانا کھایا گیا ہو مگر ابھی دھوئے نہ گئے ہوں - درج نہیں -

ج - ے

جی پڑا ہونا - کسی بات کی دل کو فکر ہونا - کسی کا دھیان ہونا -

اثر - لکھنؤ میں لگا ہونا کہتے ہیں -

جی ڈھیا جانا - (ع) دل کا شکستہ اور مضمحل ہونا - دل کا بیٹھ جانا - میر ؎

جی ڈھیا جائے ہے سحر سے آہ   رات گزرے گی کس خرابی سے

اثر۔ میر کے مصرع اولیٰ میں ڈھیا نہیں ڈہا ہے اور آہ کی جگہ آج ہے۔ لکھنؤ میں ڈھا کی جگہ ڈھایا کہتے ہیں۔ جی ڈھایا جاتا ہے۔

جی کا کھلکنا ۔ ڈانواں ڈول ہونا۔ تہ و بالا ہونا۔ درج نہیں۔ اشک ؎

کیوں پڑا کھٹکے میں جی میرا کیسے میں بھلا
ہے تمہارا روپ ایسا جیسے سونے کا ڈلا

جی کہیں لگتا نہیں جب جی کہیں لگ جائے ہے ۔ دل کہیں نہیں لگتا جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے نہ معلوم کس کا مصرع ہے مگر ضرب المثل کا حکم رکھتا ہے۔ درج نہیں۔

جی ململانا ۔ (ع) افسوس ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں جی میں ملوسے اٹھنا بولتی ہیں (واد مجہول)

جی کا مالش کرنا ۔ متلی ہونا۔ درج نہیں۔

جی موہ لینا ۔ اپنا گرویدہ بنا لینا۔ درج نہیں۔ (آنند لکھنوی ؎

پچھلے کے دھندلکے نے جی موہ لیا میرا
کیا یہ بھی اُن آنکھوں کا پھیلا ہوا کاجل ہے

جیالا ۔ بہادر۔ درج نہیں۔

جیوٹ جوان ۔ بہادر سپاہی۔ درج نہیں۔

جیتا دانت ۔ ایسا دانت جو ہلتا نہ ہو مگر کسی صدمے سے ٹوٹ جائے۔ درج نہیں۔ رند ؎

آپ دانستہ کوئی کھوتا ہے دولت اپنی
پھینک دیتا ہے کوئی توڑ کے دنداں جیتا

دانت کی جگہ دنداں بر بنائے ضرورت شعری ہے۔ اسی سے میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ شعر سے محاورہ وضع نہ کرنا چاہیے۔ پہلے محاورے کا تعین ہو۔ مثال میں شعر پیش کر دیا جائے۔

جیتا لہو ۔ وہ تازہ خون جو جسم سے نکلا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں جیتا جیتا لہو کہتے ہیں۔ جیتا بتکرار۔

جیسا سوت ویسی پھینٹی۔ جیسی ماں ویسی بیٹی ۔ اولاد میں ماں باپ کا اثر ضرور آتا ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔

جیسا کرنا ویسا بھرنا ۔ کئے کا پھل پانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں جیسی کرنی ویسی بھرنی بولتے ہیں کسی کا مصرع ہے:

جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ چلن ہے دنیا کا۔

جیوڑا مزیدار ہے ۔ طبیعت چیزوں کی شائق [illegible] کھینچتی ہے۔ بانداز اور ادا دیتی کو نظر انداز کر دیتی۔ [illegible] درج نہیں۔ (اودھ پنچ) ولایتی کاریگروں نے جیوڑا مزیدار بنا دیا ہے گھر کی بھدی نمی کاریگری کیوں دل کو لبھائے گی

شوقین مزاج عورت کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ جیوڑا مزیدار ہے۔ (طلسم ہوشربا) جوانی کا زمانہ جیوڑا مزیدار۔

جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی ۔ دیدہ و دانستہ بے ایمانی کرنے کا [illegible]

اثر۔ مثل کا صحیح مفہوم ہے کوئی دیدہ و دانستہ فریب نہیں کھاتا۔

جیسا دے ویسا پائے۔ پوت کمہار کے آگے آئے (ع) بری کا نتیجہ ہمیشہ بد ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

جیسے تھے گھر سے ویسے آئے باہر سے ۔ جیسے اپنے تھے ویسے ہی غیر بھی نکلے۔ درج نہیں۔

جیسی مائی ویسی ہی جائی ۔ ماں کا اثر بیٹی میں ضرور ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

جی میں ٹھان لینا مصمم ارادہ کر لینا۔ اس طرح درج نہیں۔

جیب خالی رئیس ۔ پیسا کوڑی پاس نہیں نام کے رئیس۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) ایک جیب خالی رئیس بلائے بے درماں کی طرح آدھمکے۔

{ **جگھٹ۔ جیگڑ** (ہ۔ ہندو) اُن کی ٹھلیا صورت۔ پانی کا گھڑا۔
{ **جیگڑ بھرنی لیا نا** ۔ بیگمات میں دستور ہے جب اُن کے یہاں کوئی بچہ روزہ رکھتا ہے یا بیاہ ہوتا ہے تو کوری ٹھلیا میں شربت اور بعض میں دودھ بھر کر سہرا باندھتی ہیں اور اس پر اللہ میاں کی نیاز دلاتی ہیں۔

اثر۔ باوصف یہ لکھنے کے کہ جگھٹ یا جیگڑ کی رسم ہندوؤں سے متعلق ہے (ہ۔ ہندو) وہ (مسلمان) بیگمات میں راہ پاتی ہے۔ اب ذرا

بمنیس میں اس کے معنی دیکھئے اور اندازہ لگائیے کہ اس لفظ نے
کیا کیا قلا بازیاں کھائی ہیں - جینیس :-
جیگھڑ یا جیہڑ (نہ کہ جیگڑ جیسا صاحب نور اللغات فرماتے ہیں)
ظروف آب - گھڑا - برتنوں کا ایک ڈھیر (تلے اوپر رکھا ہوا) جسے
سر پر اٹھاتے ہیں -
ایک رسم جو بیاہ سے پہلے ادا کی جاتی ہے - اس میں ظروف
آب اوپر نیچے رکھے جاتے ہیں اور سب کے اوپر ایک پیالہ شربت کا
ہوتا ہے - دوست احباب رات بھر ان چیزوں کی نگرانی کرتے ہیں -
ان ظروف کو مطلقہ (یا بیوہ) عورت کے سر سے اتارا جاتا ہے جس کا
یہ مطلب ہوتا ہے کہ (مرد) اسکے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہے -
فیلن نے اس لفظ کو Khisaha (گنوارو) لکھ کر رسم
مذکورہ کو زچہ خانہ سے ہم رشتہ کیا ہے -
تاہم یہ رسم مسلمان بیگمات میں بلا تخصیص شہر یا دیہات
زنانہ گھس کر روزہ کشائی یا بیاہ سے مربوط ہو جاتی ہے ، دودھ
شربت کی ٹھلیا پر سہرا باندھا جاتا ہے اور اس پر شکر سیاں لی نیاز
دلائی جاتی ہے - واہ ری بوا جی !

جیجا کے مال پر سالی متوالی - (ع م) دوسروں کے برتے پر
شیخی مارنا - درج نہیں - (جیجا بمعنی بہنوئی) -

جیب گھڑی - چھوٹی گھڑی جو جیب میں رکھی جائے -
اثر - لکھنؤ میں جیبی گھڑی کہتے ہیں - وہ درج نہیں -

جی دان - جان بخشی کرنا - درج نہیں - (دریائے لطافت)

جی کا بٹ جانا - پریشان خاطر ہو جانا - درج نہیں (دریائے لطافت)

جیسا سوتا ویسا دھارا - مثل - جیسی اصل ویسی فرع -
اثر - مثل اس طرح ہے : جیسا سوتا ویسی دھار - دھار دریا
سے مخصوص ہے - دھار کسی سوتے سے نکل سکتی ہے -

جیسی نیت ویسی برکت - تمام کام نیت کے موافق درست آتے ہیں
درج نہیں -

حرف چ

چ - ا

چاٹ والا - وہ شخص جو کچالو اور اسی قسم کی چیزیں بیچتا ہے -
درج نہیں

چار - چوسنے کے معنی بھی ہوتے ہیں -
اثر - قول کی صحت مشتبہ ہے - کوئی مثال پیش نہیں کی گئی -
علاوہ بریں ایک کی جگہ کیا کہے گا -

چاٹ جانا - (ع م) زبان سے سب چاٹ چاٹ کے کھا جانا -
صاف کر دینا -
اثر - اس کے معنی اس قدر محدود نہیں - مثلاً جھینگر کپڑے چاٹ جاتا ہے

چار ابرو کا صفایا - چار ابرو کی صفائی - دونوں بھویں اور دونوں
طرف کی مونچھیں منڈوانا - رشک ؎

چار ابرو کی صفائی سے تمہیں کیا حاصل
نظر آنے لگو گے آٹھویں دن چار ابرو

اثر - اس کے علاوہ چار ابرو کا صفایا سر کے بال ، بھویں داڑھی
مونچھیں منڈوانا بھی ہے - آتش ؎

ایک الف سے قد کے سوٹے ہیں ہوا آتش فقیر
چار ابرو کو صفا کر کے قلندر ہو گیا

قلندر کے سر پر بال کہاں یا داڑھی کہاں - چار ابرو کی صفائی میں یہ چیزیں بھی شریک ہیں -

فیلن اور پلیٹس میں بھی چار ابرو کی صفا کے دونوں معنی درج ہیں میرے بیان کردہ اور حضرت مؤلف کے -

چاربند کی فصدیں لینا - وہ فصد لینا جس میں اُن رگوں سے خون نکلتا ہے جو پشت کے چاروں طرف ہیں - تنیر ؎

جوبن کی سرکشی سے جو برہم حضور ہیں
انگیا کے چاربند کی فصدیں ضرور ہیں

اثر - تنیر انگیا کے چار بند (وہ بند جن سے انگیا کسی جاتی ہے اور جو پشت کی جانب دو اوپر دو نیچے آمنے سامنے ہوتے ہیں) کی فصدیں لینا یعنی بندوں کو ڈھیلا کرنا کہتا ہے اور صاحب نور اللغات خود معشوق کی رگہائے پشت کو فصدیں لینے کے قابل ٹھہراتے ہیں - انگیا کے چاربند معشوق کی رگہائے پشت میں منتقل ہو جاتے ہیں اور یہ سزا ہے جوبن کی سرکشی کی - بند ڈھیلے کرنے سے کام نہیں چلتا -

چار پانچ لانا - چار پانچ کرنا - حیلہ حجت کرنا - فیل کرنا -

اثر - اس موقع پر تین پانچ کرنا مستعمل ہے - سند درج فقرے سند کے محتاج ہیں -

چارپائی - وہ پلنگ جس پر زخمی یا مُردے کو لٹاتے ہیں - چارپائی چھوٹا پلنگ - پلنگڑی -

اثر - کیا چارپائی پر لٹانے سے پہلے مُردہ زمین پر پڑا ہوتا ہے غالباً کہنا چاہتے تھے وہ چارپائی جس پر جنازہ اٹھاتے ہیں - چارپائی کو چھوٹا پلنگ کہنا بھی درست نہیں - دونوں مرادف ہیں -

چارپائی کا چرچرانا - بولنا - آواز نکلنا - درج نہیں -

چارپائی کاٹ دینا - جب بیمار کو اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں رہتی اُس کے پاخانہ پھرنے کے لئے چارپائی کاٹ دیتے ہیں -

اثر - چارپائی نہیں ادوائن کاٹ دیتے ہیں -

چارپائی کا جھپانا - بوجھ پڑنے سے دبنا اور بولنا خصوصاً مردے کے بوجھ سے - درج نہیں -

چارپائی والا - کنایۃً کھٹمل -

اثر - یہ کھٹمل کا معما ہو تو ہو - لغت سے اسے کوئی واسطہ نہیں -

چارپائی کو لات مار کر اٹھ بیٹھنا - بیماری کے بعد شفایاب ہونا - درج نہیں - عروج لکھنوی ؎

آنکھیں کھولے یہ ہوشیار اُٹھے چارپائی کو لات مار اُٹھے

زچہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جب چلنے پھرنے لگے -

چارجائی - (ع) فاحشہ عورت -

اثر - ایسی عورت کو ہرجائی کہتے ہیں نہ کہ چارجائی -

چارجامہ - زین - وہ پوشش جسے گھوڑے پر ڈال کر سوار ہوتے ہیں - (اُردو) کنایۃً وہ شخص جو لنگی باندھے ہو اور کل بدن برہنہ ہو -

اثر - میں اس اختراع فائقہ سے واقف نہیں - آدمی چارجامہ ہو گیا!

چارجوہر - آگ، پانی، مٹی، ہوا - درج نہیں - خواجہ وزیر ؎

حیرت افزائے جہاں جسم مصفا ہو گیا
چارجوہر مل کے اک آئینہ پیدا ہو گیا

چاندٹیکا - ایک قسم کا ماتھے کا زیور -

اثر - ماتھے کے زیور کو ٹیکا کہتے ہیں نہ کہ چاندٹیکا - غور کرنے سے پتہ چلا کہ وہ چاندٹیکی ہے (یائے معروف سے) جسے بربنائے لاعلمی چاندٹیکا لکھ دیا ہے - چاندٹیکی وہ زردوزی کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے چاند ہوتے ہیں جو برات کے دن دلھن کی پیشانی پر ٹیکے کے ادھر اُدھر گوند سے چپکا دیے جاتے ہیں - یہ مخصوص ہیں برات اور چوتھی کے دن کے لئے اور کارچوبی ہوتے ہیں - ٹیکا مستقل جڑاؤ زیور ہے (طلسم فصاحت) "عروس شب نے .... چاندٹیکی قمر کی پیشانی پر لگا کر منہ دکھایا - دولھا دلھن کی یکجائی کا وقت آیا -

چارگنا - چوگنا -

اثر- لکھنؤ میں چوگسا بولتے ہیں -

چار میخا کرنا - چاروں ہاتھ پاؤں چاروں میخوں سے باندھ کر سزا دینا -

اثر- لکھنؤ میں چومیخا کرنا کہتے ہیں -

چار میں ہانڈی پکنا - بات کا مشہور ہو جانا - راز کا افشا ہو جانا -

جان صاحب ؎

مرزا کے جب سے نکلی نہیں آشنا گلی
یہ بات پھوٹی چار میں یہ ہانڈی پک گئی

اثر- چار کا ربط بات سے ہے نہ کہ ہانڈی سے - محاورہ ہانڈی پکنا ہے
چار میں ہو کہ دس میں -

چار یار چاروں بیکار - ایسے دوست جو وقت پر کام نہ آئیں - درج نہیں

چابک چٹکارنا - گھوڑے کو دوڑانا یا آگے بڑھانے کے لئے چابک
مارنے کے بجائے صرف چابک سے آواز نکالنا - درج نہیں -

چاپڑ - وہ آلہ یا چھری جس سے قصائی گوشت کا قیمہ بناتے ہیں -
غالباً انگریزی چاپر (Chopper) سے بنالیا ہے - درج نہیں -

چاپوچی - (واو مجہول) وہ غلاف جو کیتلی پر اس لئے چڑھا دیتے ہیں
کہ چائے گرم رہے اور دم کھائے - درج نہیں -

چارہ چشم - ڈھیٹ - دماغدار - درج نہیں - (اودھ پنچ)

اے شریر چارہ چشم - پکارنے سے بولتی بھی نہیں الٹے زبان لڑاتی ہے -

نوٹ:- یہ محاورہ چار چشم بمعنی بے مروت، تو تا چشم سے علیحدہ ہے -

چاخ (چاق) چو بند کا تعلیمی - (ترکی) اپنے بل بوتے پر بیگار
لینے والا - درج نہیں -

چاند کا تھوکا اُلٹے اپنے منہ پر آتا ہے - نیک آدمی کو بدنام کرنے والا
خود ذلیل ہو جاتا ہے - درج نہیں - قلق ؎

آتا ہے اپنے سامنے اپنا کیا ہوا
منہ پر پڑے اُلٹ کے اگر تھوکو ماہ پر

(چاند کی جگہ ماہ بر بنائے شعر ہے) -

چاہے جسے - جس کو مزاج میں آئے - درج نہیں - آتش ع

بانٹ چاہے جسے دولت دو جہاں کی لے دوست

چالیس قدم ساتھ آنا - کچھ دور جنازے کی معیت کرنا - درج نہیں -
ذوق ؎

چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ

چارۂ کار - تدبیر - مداوا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

چارۂ کار ہی اثر نہ رہا
کوئی اپنی خوشی سے صبر کیا

چار ناچار - مجبوری - درج نہیں - آتش ؎

چار ناچار جو ترغیب سے یاروں کی کبھی
درس و تدریس پہ آجاتی تھی مجھ کو رغبت

چاق - تندرست - چالاک -

اثر- اردو میں تنہا مستعمل نہیں - چاق چوبند ہے -

چاکر کے آگے نوکر نوکر کے آگے پیشکار - بہت ڈینگ ہانکنے والا - درج نہیں

چالا دیکھنا - صورت دیکھنا -

اثر- لکھنؤ میں مستعمل نہیں - اگر لغت کا اعتبار کیا جائے تو چالا نیک
ساعت بچارنا ہے نہ کہ صورت دیکھنا -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر - معشوق کی بانکی دلکش چال - درج نہیں -

چال کی چٹک مٹک - ایسی چال جس میں شوخی اور چلبلا پن ہو
(عورت سے مخصوص ہے)

چاتر تو بیری بھلا مورکھ بھلا نہ میت - نادان دوست سے دانا
دشمن بہتر ہے - درج نہیں - فارسی میں "دشمن دانا بہ از دوست نادان" ہے -

چاند پر خاک ڈالنے سے نہیں پڑتی - نیک آدمی کسی کے بدنام
کرنے سے بدنام نہیں ہوتا - اس طرح درج نہیں -

چاند کدھر سے نکلا - جب کوئی رشتے میں چھوٹا عرصے کے بعد اچانک
آجائے تو کہتے ہیں چاند کدھر سے نکلا - نسیم لکھنوی ؎

جلد او ماہ تو گھر سے نکلا
شکر ہے چاند کدھر سے نکلا

اثر- معشوق عاشق کا رشتہ دار اور رشتہ میں چھوٹا ہو گیا! محاورے کے
مفہوم میں رشتے کا اضافہ کرنا بیکار ہی نہیں مضحکہ خیز ہے -

چاند کدھر کا نکلا - چاند کدھر نکلا - دوست سے دوست مدت کے بعد شکل دکھانے پر ان محبت آمیز الفاظ میں شکایت کرتا ہے۔ درج نہیں۔

چاندنی میلی ہونا - روشنی دھیمی ہو جانا - درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ؎

بڑی اُس میلی ہوئی چاندنی
تلاطم میں سبزے کے دم پر بنی

چارپائی کے بان توڑنا یا چارپائی توڑنا - بڑا کاہل - درج نہیں۔ (اودھ پنچ) دن رات پڑے ہوئے چارپائی توڑتے ہیں -

چاکری میں آکری کیا - نوکری میں کوئی عذر نہیں چلتا۔ کام کرنا ہی پڑتا ہے - درج نہیں - (از خزینۃ الامثال) (آکری - عذر - حیلہ)

چاندنا - اُجالا - رونق -

اثر - لکھنؤ میں چاندنا نہیں بولتے چاندنی کہتے ہیں -

چاندی کر دینا - ایسا دم لگانا کہ سلفہ جل کر راکھ ہو جائے -

اثر - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں -

ایک شعر یاد آگیا جو ایسا زبردست دم لگانے کی تصویر کھینچ دیتا ہے - نہ معلوم کس کا ہے ؎

مارا جو دم چلم سے شرارے نکل پڑے
اک برج آتشیں سے ستارے نکل پڑے

چانڈو کا چھینٹا - چانڈو پینا - دم لگانا - درج نہیں -

چانڈو کی نے یا نگالی - وہ آلہ جس سے چانڈو پیتے ہیں۔ درج نہیں۔

بیاہ کروں پیار کروں چوتڑ تلے انگارے دھروں جل جائے تو میں کیا کروں - (ع و) مثل - نادان کی محبت بھی عذاب ہوتی ہے - درج نہیں -

چاہتا - چاہتی - جس سے محبت ہو -

اثر - لکھنؤ میں چہیتا - چہیتی کہتے ہیں -

چاہے جیا جائے لگی نہ چھوٹے پیت - (ع و) محبت اور دوستی ترک نہ کرنا چاہیئے خواہ اس میں جان کا ضرر ہو - درج نہیں -

چالیسا - چہلم کا فاتحہ -

اثر - لکھنؤ میں چہلم یا چالیسواں کہتے ہیں -

چاند سا چہرہ - روشن تابناک چہرہ - درج نہیں - امیر ؎

چاند سا چہرہ نور کی چتون ماشاء اللہ ماشاء اللہ
طرفہ نکالا آپ نے جوبن ماشاء اللہ ماشاء اللہ

چائیں چائیں - بیہودہ شور - غل - چاؤں چاؤں - کائیں کائیں - چڑیوں کی آواز -

اثر - لکھنؤ میں چاؤں چاؤں ہے وہ چائیں چائیں کی شرح میں صرف کر دیا گیا - (طلسم ہوشربا) عورتوں کا ہجوم ہو گیا، چاؤں چاؤں کر رہی ہیں۔

چار انگلیاں سر پر نہ رکھنا - (ع و) سلام تک نہ کرنا -

اثر - مقولے کا مثبت پہلو لکھنا چاہیے تھا۔ مثلاً جان صاحب ؎

سر پہ چار انگلیاں جو رکھ لیتی
کیا زنانخی کی آبرو جاتی

چادر تھوڑی پاؤں پھیلائے بہت - مثل - آمدنی کم خرچ زیادہ۔

اثر - عورتیں اس مثل کو اس طرح بولتی ہیں: چادر چھوٹی پیر پسارے بہت - یا پھر یوں ہے: جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلائے -

چاندی کی ریت نہیں سونے کی توفیق نہیں - نہ یہ کر سکتے ہیں نہ وہ کر سکتے ہیں - ایک کی رسم نہیں دوسرے کا مقدور نہیں - درج نہیں -

چاہت کی چاکری کیجئے ان چاہت کا نام نہ لیجئے - قدردان کی جوتیاں سیدھی کرنا ناقدرے پر حکومت کرنے سے بہتر ہے۔ درج نہیں۔

چاول کی کنی نیزے کی انی - دونوں مضرت رساں ہیں۔ درج نہیں

چاندہ - وہ نشانی حدود کی جس سے گاؤں کی حدیں مقرر ہوں -

اثر - عام لفظ جو مستعمل ہے وہ سوانا ہے اور پلیٹس میں درج ہے - چاندہ بھی درج ہے لیکن اس کا تعلق محکمۂ بندوبست سے ہے ذکر موقع پر حدبندی ہے - سوانا بھی نوراللغات میں سین کی ردیف میں درج ہے اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ الفاظ پلیٹس یا فیلن سے نقل کر دیے گئے محل استعمال کا لحاظ نہیں رکھا گیا - میں نے اپنے طویل دوران ملازمت میں کسی کو سوانا کے علاوہ چاندہ بولتے نہیں سنا -

چانگلا - تندرست - بھلا چنگا -

آثر - لکھنؤ میں چانگلا کی جگہ چونچال کہتے ہیں (بفتح اول و نون غنہ) -

چائے پانی - انگریزوں کی صبح کے وقت کی ضیافت -

آثر - چائے پانی کا وقت سہ پہر کا ہے نہ کہ صبح کا -

چال ڈھال - رفتار و گفتار علیحدہ درج نہیں - (دریائے لطافت)

چاند ٹیکی - چاند ٹیکا - چاند ٹیکا بمعنی پیشانی کا ایک زیور نور اللغات میں درج ہے مگر چاند ٹیکی درج نہیں - دونوں میں نازک فرق ہے چاند ٹیکی کار چوب کا بنا ہوا ماتھے کا زیور ہے - جسے صاحب نور اللغات نے چاند ٹیکا لکھا ہے اسے لکھنؤ میں صرف ٹیکا کہتے ہیں - چاند ٹیکی کی سند میں قمر لکھنوی کی غزل کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا ہے ؎

جبین منور پہ ہے چاند ٹیکی — کہ چمکا ہوا ہے ستارا تمہارا

ٹیکا سونے کا جڑاؤ زیور ہے چاند کی شکل کا - چاند ٹیکی میں چاند کے ساتھ ستارہ بھی بنا ہوتا ہے - ٹیکے کے ساتھ ستارہ نہیں ہوتا - فسانۂ آزاد کا اندراج اس کی تصدیق کرتا ہے - خواص نے چوٹی گوندھی چھپکا افشاں چاند ٹیکی لگائی -

چار چاند لگانا - (عو) مرتبہ اور عزت بڑھانا - آنکھوں پر بٹھانا - بحر ؎

گر جائے آنکھ سے جو ہو تجھ سے دو چار چاند

چار ابروؤں نے تجھ کو لگائے ہیں چار چاند

چار چاند لگنا - (عو) لازم - ذوق ؎

نعل شکل مہ نو جب ترے توسن کو لگے

چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے

اس جگہ انیس نے چاند لگنا بھی کہا ہے ؎

ہو رشک نہ کیوں کر فلکِ ماہ جبیں کو

نعل سم توسن سے لگے چاند زمیں کو

آثر - چار چاند لگانا رونق اور منزلت بڑھانا ہے اور چار چاند لگنا رونق اور منزلت بڑھنا - لفظ چار کے ساتھ محاورے کا دائرۂ عمل کسی خاص چیز تک محدود ہو جاتا ہے اور خیال میں وسعت نہیں رہتی -

انیس نے محاورے میں تصرف کر کے اس پہلو کو نکال دیا - زمین کو چاند لگ گئے یعنی کل سطح ارض روشن اور بارونق ہو گیا - اگر چار چاند کہتے تو یہ مفہوم پیدا نہ ہوتا - انیس نے ایک دوسری جگہ بھی چاند لگنا بجائے چار چاند لگنا کہا ہے :

جنگل کو چاند لگ گئے چہرے کے نور سے

یعنی پورا جنگل چہرے کے نور سے منور ہو گیا - چار کے اضافے سے خیال محدود ہو جاتا - اس ضمن میں مجھے ایک عجیب تجربہ ہوا - غالباً ۳۵ء میں پورا سورج گہن ہوا تھا - میرا تقرر ہردوئی میں تھا اور میں اپنے بنگلے کے باغ میں ٹہل رہا تھا - میں نے دیکھا کہ ہر درخت کی پتیوں کا سایہ بجائے پتی کی شکل کا ہونے کے ہلال کے مانند تھا اور بے اختیار انیس کا مصرع زبان پر جاری ہوا کہ ع

جنگل کو چاند لگ گئے چہرے کے نور سے

انیس کے یہاں محاورے میں ایسے استادانہ تصرف کی اور مثالیں بھی ملتی ہیں ؎

کودکی پیری جوانی دیکھ لی — تین دن کی زندگانی دیکھ لی

محاورہ دو دن کی یا چار دن کی زندگی ہے - چونکہ عمر کے تین دور دکھانے تھے کودکی پیری جوانی لہذا تین دن کی زندگانی دو دن یا چار دن کہتے تو ایک دن کم یا ایک دن زیادہ پڑتا -

ایک نکتہ اور ذہن میں آیا - چار اور دو عدد جفت کا واسطہ کیا ہوا تین! محاوروں میں ایسا نادر تصرف ہر شخص کا کام نہیں - انیس پر اردو زبان جتنا ناز کرے بجا ہے - بے اختیار حالی کی رباعی یاد آئی :-

اردو کو رواج چار سو تیرا ہے — ملکوں میں رواج تو بکو تیرا ہے

پر جب تک انیس کا سخن ہے باقی — تو لکھنؤ کی سب لکھنؤ تیرا ہے

چابک - کوڑا (کھانا - لگانا - مارنا کے ساتھ)

آثر - جمانا کے ساتھ بھی بولتے ہیں - (فسانۂ آزاد) چابک رفتار اور شراپ سے جمایا -

چار کے کاندھے - بعد مرگ تابوت میں جانے کا کنایہ ہے - تجربہ

تیری گلی سے جان بلب اک ناتواں گیا
کیا جانے اٹھ کے یار کے کاندھے کہاں گیا

اثر - پورا محاورہ "یار کے کاندھے جانا" ہے - ہجر کے شعر میں جانا لفظ گیا میں مرکوز ہے -

چاندی کی جوتی - (کنایتہً) رشوت - سحر ؎

چاہئے چاندی کی جوتی سرکش کے لئے
بار احساں سے کبھی سر نہ اٹھانے پائے

اثر - چاندی کی جوتی سے مراد ہے روپے کے زور سے مغلوب یا شرمندہ کرنا نہ کہ رشوت دینا -

چاول گالوں میں بھرے ہیں - دیکھو گالوں میں چاول بھرے ہیں - ڈینگ کی لینا -

اثر - اس الٹ پھیر سے بجز اس کے کیا حاصل کہ محاوروں کی تعداد بڑھے - صحیح نشست الفاظ ہے گالوں میں چاول بھرے ہیں -

چ - ب

چبا چبا کر باتیں کرنا - شیخی مارنا - غرور کے ساتھ اکڑ اکڑ کر باتیں کرنا -

اثر - مستعمل چبا چبا کے باتیں کرنا ہے اور یہی فصیح ہے - ناسخ ؎

یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو   مہرباں بات ہے نبات نہیں

چبڑ چبڑ کرنا - بے سوچے سمجھے گفتگو کرنا -

اثر - لکھنؤ میں کہیں گے کیا رٹ لگائی ہے یا بک لگائی ہے -

چبوترا - کوتوالی - بڑا تھانہ -

اثر - اس معنی میں لکھنؤ میں کوتوالی کا چبوترا کہتے ہیں -

چبوترے چڑھانا - کوتوالی تک معاملے کو لے جانا -

اثر - لکھنؤ میں کہیں گے کوتوالی کا چبوترا دکھانا -

چ - پ

چپ - (اردو) مونث - پاؤں کی آواز - چاپ -

اثر - میں نے اس معنی میں چاپ کے سوا چپ کسی کو بولتے نہیں سنا - فیلن یا پلیٹس میں بھی یہ معنی درج نہیں -

چپا - کاغذ کا چھوٹا ٹکڑا -

اثر - اس طرح نہ تو مستعمل ہے نہ کسی لغت میں لکھا ہے - چپا بمعنی بالشت ضرور ہے -

چپاتی سا پیٹ - بہت نرم اور ملائم پیٹ جو فاقہ کشی سے کمر سے لگ جائے -

اثر - چپاتی سا پیٹ ہونا صفت ہے ایسا پیٹ جو پھولا ہوا نہ ہو - پچکا ہوا ہو - البتہ اگر چپاتی سا پیٹ کے ساتھ لگ جانے کا اضافہ کیجئے تو حضرت مؤلف کے بیان کردہ معنی ہوں گے - فیلن نے بھی چپاتی سا پیٹ کے معنی نرم پیٹ لکھے ہیں - بیماری کا کوئی ذکر نہیں -

چپانا - شرمندہ کرنا - شرم دلانا -

اثر - یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے - لکھنؤ میں اس جگہ جھینپانا کہتے ہیں - پلیٹس سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا - اردو ہرگز نہیں - یہی حال چپنا کا ہے -

چپت باز - (لکھنؤ) چپٹی لڑنے والی عورت -

اثر - لکھنؤ میں تائے تازی سے نہیں بلکہ تائے ہندی سے ہے - خود ہی چپٹی لکھتے ہیں - چپٹی سے چپٹ بنے گا یا چپت ؟

چپٹانا - لپٹا لینا -

اثر - لکھنؤ میں گلے سے لگانا، لپٹانا یا چمٹا لینا بولتے ہیں - (چپٹانا زیادہ تر کنکوے کے لئے کہتے ہیں) -

چپچ - چپک - ایک قسم کی ابابیل -

اثر - چپک ابابیل نہیں شکرے (شکاری پرند) کی ایک قسم ہے ابابیل سے کوئی ربط نہیں - چپک کو بموجب پیٹس انگریزی میں (Sparrow - Hawk) کہتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ اس مرکب کو حضرت مؤلف نے شکرے کے بدلے ابابیل کی طرف تحریر کر دیا - شکرا پالا جاتا ہے - ابابیل کون پالتا ہے - سودا نے مرزا فیضو کی چپک کے فوت ہونے پر مرثیہ کہا ہے جس میں شکرے کی برادری

... کر دیا ہے - چند دل پسند شعر یہ ہیں :-

آہ واویلا و دست ... کار — نوحہ خوانوں میں یہ غم ہے آشکار

مرے مرگ ... پچلی ... رد — رفت ... شاہ ... بنات سیاہ

ہوگئے ... دل ... اوہ نیم — باشد و باشین و شکر ...

میرزا فیضو کی ... مر گئی — نوحہ خانے جگ کے ویراں گئی

چُپچُپر - خوشامد - ... درج نہیں -

چُپکی لگ جانا - خاموشی طاری ہونا - چپ لگ جانا - امیر سے

تھا بہت بلبل کو اپنی خوش بیانی پہ گھمنڈ
چار ہی نالے ہمارے سُن کے چپکی لگ گئی

اثر - عام طور پر خواص چپ لگ جانا بولتے ہیں نہ کہ چپکی لگ جانا -

چِپنا - (بفتح اول) شرمندہ ہونا - جھینپنا -

اثر - فیلن نے جھینپنا مرادف ہی نہیں لکھا بلکہ یہ بھی لکھ دیا کہ قصباتی زبان کا لفظ ہے - تاہم مؤلف نوراللغات اس طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ ٹکسالی زبان کا لفظ ہے -

چپکواں - چست - جسم سے بالکل چپکی ہوئی پوشاک یا وردی - درج نہیں

چُپ شاہ کا بالکا - اس شخص کو کہتے ہیں جو منہ سے نہ بولے -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ چپ شاہ یا گونگے پیر کا روزہ رکھا ہے -

چپپن - سرپوش - ہانڈی کا ڈھکن -

اثر - لکھنؤ میں چپنی یا ڈھکنا (اسم) کہتے ہیں - سرپوش ہانڈی یا پتیلی کے ساتھ کبھی استعمال نہیں ہوتا - کھانے کے ظروف سے مخصوص ہے -

چپوٹا - دھپ - چانٹا -

اثر - لکھنؤ میں لپوٹا کہتے ہیں -

چپتی - چھوٹا چپا -

اثر - لکھنؤ میں چپٹی کہتے ہیں - (بکسر اول و یائے مجہول)

چُپ سب سے بھلی - چپ رہنے سے بہت سے عیب ڈھک جاتے ہیں - درج نہیں -

چ - ت

چت چور - دل چرانے والا - اپنا گرویدہ کرنے والا - درج نہیں میری ایک غزل (سراپا) کا شعر ہے :-

اور ان کی اور چھوڑو وہ چت چور چتونیں
لوٹیں - مگر ذرا جو ہو کھٹکا غضب غضب

چت چڑھنا - دل میں جگہ کرنا - کھب جانا - درج نہیں -

چتانا - خبردار کرنا - اطلاع دینا -

اثر - لکھنؤ میں جتانا کہتے ہیں - (جیم عربی بجائے ہندی و بفتح اول)

چتون سے ٹپکنا - تیوروں سے ظاہر ہونا - تیر سے

ملا آنکھ تیری بھی چپکی کہیں
ٹپکتا ہے چتون سے کچھ پیار سا

چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی - ہر حال میں اپنی جیت - درج نہیں -

چُتھل - (بیگمات قلعہ) مسخرا - ظریف -

اثر - بیگمات قلعہ میں مسخرا دخل پائے گا یا مسخری ؟

چُتھل بازی - (مذکر) ٹھٹھے بازی - ہنسی مسخر -

اثر - چتھل بازی اور مذکر ! استغفراللہ

چُتھلا - (دہلی) چُتھا -

اثر - بیگمات قلعہ (دہلی) کی زبان ہونے کے باوصف مندرجۂ بالا تینوں الفاظ فیلن یا پلیٹس میں نہیں ملے - لکھنؤ میں بربنائے بیان کردہ مطالب چتھل کا مرادف چُہلہائی ہوگا - چتھل بازی نا چہل پن یا صرف چُہل - چتھلا (دہلی) کا بدل صاحب نوراللغات نے چتھا لکھ دیا مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی -

چتون سے تاڑ لینا - نگاہ سے دل کا حال پہچان لینا - درج نہیں -

چتون سے بھانپ لینا - تیوری سے اندازہ لگا لینا - درج نہیں -

چتھڑیا شاہ - وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑے (چیتھڑے) لگائے ہو - بہت مفلس - درج نہیں -

چتون بدل جانا - نگاہ بدل جانا - برتاؤ میں فرق آنا - درج نہیں - رِند ؎

ہمیں یہ نہ تھی تم سے چشم امید　　کہ دو دن میں چتون بدل جائیگی

چتیرا - (بکسر اول و یائے مجہول) وہ شخص جو ظروف مِس و نقرہ کو صاف کرتا ہے -

آثر - اس کے ایک اور معنی ہیں جو نور اللغات میں درج نہیں - ہندی میں چِترا (بکسر اول ت ساکن) تصویر کو کہتے ہیں - چتیرا نقاش یا مصور ہوا - میرے ہوش تک لکھنؤ میں ایسے پیشہ ور تھے جو چھینی لگا کر ظروف مسی پر نام، طغرا یا پھول پتی کندہ کر دیتے تھے اب نہیں دکھائی دیتے میرؔ نے بھی اپنے شعر میں نظم کیا ہے ؎

نقش کسی کا درون سینۂ گرم طلب ہے ویسے رنگ
جیسے لئے تصویر خیال پاس چتیرے پھرتے ہیں

(درون سینۂ گرم طلب کیا بانکی ترکیب ہے - میرؔ کا بول بالا)

چت پڑنا - پیٹھ کے بھل لیٹنا - اوندھا پڑنا -

آثر - پیٹھ کے بھل لیٹنا اور اوندھا پڑنا دو متضاد کیفیتیں ہیں علاوہ برایں بول چت لیٹنا ہے نہ کہ چت پڑنا جیسا کہ خود بھی چت پڑنا کے بعد ہی درج کیا ہے :-

چت لیٹنا = پیٹھ کے بھل لیٹنا -

چتر گیانی - عقلمند - تیزدار - خوش سلیقہ عورت - درج نہیں -

چ - ٹ

چٹاخا - فاحشہ بدکار عورت -

آثر - لکھنؤ میں اسے چٹاخا پٹاخا یا خالی پٹاخا کہتے ہیں -

چٹاخ پٹاخ - تڑاق پڑاق - تڑاتڑ -

آثر - فاحشہ عورت کی جیا کی پر کہتے ہیں - چٹاخ پٹاخ کب ہے؟ آنکھ لڑی جب سے تڑاق پڑاق کب ہے؟ اتھ پکڑا جب سے - درج نہیں -

چٹاخے کی گرمی - چٹاخے کی پیاس - شدت کی گرمی - شدت کی پیاس -

آثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں تڑاقے کی گرمی - تڑاقے کی پیاس - موخرالذکر حالت میں یوں بھی بولتے ہیں : پیاس کی دھونکنی لگی ہے -

چٹاخا بولنا - زور کی آواز ہونا - درج نہیں -

چٹ پٹا - خوب نمک مرچ اور کھٹائی پڑا ہوا مزیدار - لکھنؤ میں عورتیں بالضم و ضم سوم بولتی ہیں -

آثر - عورتیں ہی نہیں مرد بھی بالضم بولتے ہیں -

چٹخانا - چٹکانا - (بالفتح) انگلیوں یا کسی اور چیز کی چٹاچٹ آواز نکالنا -

آثر - لکھنؤ میں چٹخانا بکسر اول اور چٹکانا بالفتح بولتے ہیں -

چُٹکا - (لکھنؤ) چاٹ - مزہ - ذائقہ - چٹخارا - پیاس کی شدت لگنا کے ساتھ -

آثر - یہ چسکا پڑنا یا چٹکارا بھرنا ہے - چٹکا لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں جہاں تک پیاس کی شدت کا تعلق ہے یہ البتہ چٹکا بالفتح ہے -

چٹکاری بھرنا - زبان کا مزے سے چٹ چٹ کرنا -

آثر - جیسا اوپر عرض کیا - لکھنؤ میں چٹخارا بھرنا کہتے ہیں -

چٹک جانا - تڑق جانا - بال پڑجانا -

آثر - لکھنؤ میں چٹخ جانا ہے - بکسر اول و فتح دوم -

چٹکنا - بفتح اول و دوم - اوپر اوپر سے توڑنا - ساگ یا پھول توڑنا -

آثر - لکھنؤ میں ساگ کے لئے کھُٹکنا ہے (بالضم اول و فتح دوم) اور پھول کے لئے چُننا یا توڑنا -

چُٹکی - مٹھی بھر آنا - مٹھی بھر چیز - جیسے آٹے کی چٹکی -

آثر - چٹکی بھر آٹا مٹھی بھر آٹا نہیں ہے بلکہ اتنی مقدار ہے جو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے درمیان آئے - مجازاً قلیل مقدار - چٹکی بھر کو خود لکھا ہے جس قدر چٹکی میں سمائے -

چٹکی بجاتے میں - فوراً - آن کی آن میں -

آثر - لکھنؤ میں چٹکی بجاتے کہتے ہیں - لفظ میں کا اضافہ کئے بغیر -

چٹکا بھر - وہ چیز جو چٹکی بھر سے زیادہ ہو - مثلاً چٹکا بھر تمباکو کھا گئے -
یہ مفہوم درج نہیں -

چٹکی کا لنگور - ایک کھلونا -
اثر - اس کھلونے کو کھٹکے کا لنگور بھی کہتے ہیں -

چٹکی کاٹنا - چٹکی لینا -
اثر - لکھنؤ میں چٹکی کاٹنا عوام کی زبان ہے - خواص چٹکی لینا کہتے ہیں

چٹکی لگانا کسی چیز پر داخلۂ شہر کے وقت محصول لینا - درج نہیں

چٹکیلی پوشاک - (بفتح اول وکسر سوم و یائے معروف) زرق برق بھڑکیلا لباس - درج نہیں -

چٹخے مٹھے - (عو) عمدہ لذیذ کھانے - مٹھائیاں -
اثر - لکھنؤ میں چٹخے مٹھے کہتے ہیں - (چٹ اُنے) (چٹ مٹھے)۔

چٹ پٹ کا سامان - (عو) معمولی سامان - مثلاً شادی کے لئے چٹ پٹ کا سامان ہو گیا - درج نہیں -

چٹے بٹے لڑانا - (عو) لگائی بجھائی کرنا -
اثر - لکھنؤ میں یہ مفہوم چٹے بٹے لڑانا سے ادا کرتے ہیں - اور چٹے بٹے لڑانا بچوں کی طرح بیکار شغل میں وقت ضائع کرنا ہے - حضرت مؤلف نے چٹے بٹے کے معنی خود بھی بچوں کے کھلونے لکھے ہیں - اس سے بھی شغل بیکاری کا مطلب نکلتا ہے -

چٹکیوں میں کام کرنا - آناً فاناً کام کرنا - بہت جلد کام کرنا -
اثر - لکھنؤ میں چٹکی بجاتے کام کرنا بولتے ہیں -

چٹوری کھو دے اپنا گھر بٹوری کھو جے دوجا گھر - مثل (عو)
چٹورا آدمی اپنا مال کھاتا ہے جمع کرنے والا دوسرے کا مال تکتا ہے - درج نہیں -

چٹ لگانا - جوڑ لگانا - درج نہیں - انشا ؎

چٹ لگا دیتے ہیں مرے آنسو   سلک گوہر کی آبداری میں

چست - ۳ - ورزش کرنے والوں کا لنگوٹ -
اثر - اسے خالی چست نہیں چست لنگوٹ کہتے ہیں اور خالی ورزش کے وقت نہیں بلکہ کشتی لڑنے میں بھی باندھا جاتا ہے - (فسانۂ آزاد)
اکھاڑے میں چست لنگوٹ باندھ کے کھڑا ہوا -

چ - چ

چچڑی - ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر کتے، بکری، گائے بھینس وغیرہ کے لپٹا رہتا ہے -
اثر - لکھنؤ میں اسے کلی کہتے ہیں - (بکسر اول وتشدید دوم)

چچکارنا - (عم) پیار کرنا - پچکارنا -
اثر - لکھنؤ میں پچکارنا ہے -

چچوڑنا - چوسنا -
اثر - بفتح اول لکھا ہے - لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں - مگر اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ چچوڑنا بکسر اول کو خلیل نے ان پڑھ لوگوں کی زبان قرار دیا ہے - ع - این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

چ - خ

چخے - (عو) کلمۂ نفرت - چل دور ہو - پرے ہٹ - باتیں نہ بنا - (یہ کلمہ کبھی اختلاط کبھی عتاب کبھی ناز کبھی انکار کبھی اقرار کے موقع پر بولا جاتا ہے)
اثر - لکھنؤ میں عورت سے عورت خطاب کرنے میں چخی اور مرد سے خطاب کرنے میں چخے کہتی ہے - دہلی میں شاید ہر حال میں چخے کہتے ہیں - مومن ؎

چل چخے دور ہو نہ دکھلا منہ   اے شب ہجر تیرا کالا منہ

خطاب شب ہجر سے ہے مگر چخے کہا ہے - (ایک مجہول) علاوہ بریں ایک فرق لکھنؤ اور دہلی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ چخے یا چخی صرف عورتیں بولتی ہیں - مرد نہیں بولتے - دہلی میں بظاہر مرد اور عورت دونوں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں -

جلال کا کہنا ہے کہ چخے ایک کلمہ ہے کہ محل کی عورتیں اختلاط کے وقت خواہ عتاب کے وقت باہم کہتی ہیں - یہ بھی درست نہیں -

جان صاحب۔ ؎

روزیں مچانٹ کے اسے جانؔ دل جلاتا ہے
چخے ہو بات یہ تیری مجھے پسند نہیں

عورت کا خطاب مرد سے ہے۔

چ - ڈ

چڈھی توڑنا - پشت کی سواری لینا۔
آثر - یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ تحقیق نہ ہو سکی۔ لکھنؤ میں چڈھی کا نٹھنا کہتے ہیں وہ درج نہیں۔

چ - ر

چراٹا - کاغذ یا کپڑا پھٹنے کی آواز۔
آثر - لکھنؤ میں اسے چرانا کہتے ہیں۔

چراغ - ہے گھوڑے کا پچھلے پاؤں کے بل کھڑا ہونا۔
آثر - گھوڑا چراغ ہو گیا! کوئی بھی ٹک ہے۔ یہ گھوڑے کا چراغ پا ہونا ہے۔ خالی چراغ نہیں۔ اور علیحدہ درج ہے۔

چراندہ - چراہندہ - چراند (چھٹنے کی بو) کا بسا ہوا۔ لکھنؤ میں چراہندا بولتے ہیں۔
آثر - ہائے ہوز کے بجائے الف چاہئے۔ لکھنؤ میں چراہندا میں (ہ) کی آواز بہت خفیف نکلتی ہے اور نون غنہ ہے گویا چراں۔ دا کہہ رہے ہیں۔ چراہند میں البتہ ہ اور ن کا پورا اعلان ہوتا ہے۔

چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا - ایک کو دوسرے سے کوئی نسبت نہیں۔ درج نہیں۔

چراغ میں بتی پڑی اور لمبی تانی - سرِشام سو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

چرب پڑنا - غالب آنا۔ درج نہیں۔ (ر ساکن)

چربی کی باتیں - چکنی چپڑی باتیں۔ جان صاحب۔ ؎

چربی کی باتیں بولیں گے باہر کے بیل سب
کیا کہنا جائے ادہی نگوڑی گنوار شمع

آثر - واہ ری منگھڑت۔ اور جان صاحب کے شعر کی تو دھجی بکھیر دی ہے کہ باید و شاید۔ صحیح شعر اس طرح ہے ؎

"چربی کی باتی" بولیں گے باہر کے بیل سب
کیا کہنا جاہیں ادہی نگوڑے گنوار شمع

یعنی گنوار شمع کو چربی کی باتی (بتی) کہیں گے، لفظ شمع ان سے ادا نہ ہو گا۔ صاحب نور اللغات نے چربی کی باتی کو چربی کی باتیں بنا دیا معنی پہنا دیے اور محاورہ تیار! سند میں جان صاحب کا شعر۔ اب کسے مجال دم زدن؟

چرتر - چلتر - چھل بٹے ... ری۔ عورتوں کا مکر و فریب۔
آثر - چلتر کو بفتح اول و کسر دوم و سکون سوم بالتشدید (ت) لکھا ہے۔ لکھنؤ میں چلتر بولتے ہیں۔ (چلت - تر)

چر جانا - کھانا۔ رگ رگ میں سرایت کرنا۔ (فقرہ) ان کو انگریزی وضع چر گئی۔
آثر - یہ سب خیال آرائی ہے۔ چرنا گھاس کھانے کو کہتے ہیں۔ یا ان کی عقل چرنے گئی ہے۔ حماقت ظاہر کرنے کو بولتے ہیں۔

چرچبینا - بھنا ہوا غلہ جسے مزدور کھاتے ہیں۔
آثر - یہ چبینا یا چبینی ہے نہ کہ چرچبینا۔

چرخ چلنا - کنوئیں کے اوپر کی چرخی کا رسی کی حرکت سے چلنا۔
آثر - یہ چرخی چلنا ہے نہ کہ چرخ چلنا۔

چرخل - (بفتح اول و سوم) فرتوت۔ بڈھا۔ کھوسٹ۔
آثر - تذکیر و تانیث کا تعین نہیں۔ ایسے الفاظ عموماً عورت کے لئے ازراہ تحقیر استعمال ہوتے ہیں۔ بڈھی، بیہودہ، بیوقوف عورت کو چرخل کہتے ہیں۔ چرخل مجھے فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا۔ اس کی

صحت بہت مشتبہ ہے۔ عورتیں عورت کو بطور دشنام چرخا کہہ دیتی ہیں۔

چُرکنا - بولنا - چہچہانا - انسان کے بولنے کے لئے تحقیر سے کہتے ہیں۔

اثر - پلیٹس میں بضم اول درج ضرور ہے مگر لکھنؤ میں بکسر اول ہی بولتے ہیں یعنی بولنا۔ بڑبڑانا۔

چرکٹ - دبلا پتلا سوکھا۔ ماآدمی - بیوقوف - کم حیثیت۔ درج نہیں (امراؤجان ادا) - دوست آشناؤں سے تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ چرکٹ پھنسا لاتے ہیں۔

چُرنے - وہ کیڑے جو بچوں کے پیٹ میں معدے کی خرابی سے پیدا ہوجاتے ہیں۔

اثر - لکھنؤ میں انھیں چُنچنے رلگنا کے ساتھ کہتے ہیں - (چُن - چُنے)

چراغ ٹھنڈا ہونا - چراغ کا بجھ جانا - اس معنی درج نہیں - کوکب ؎

جان دیں گے ترے سامنے قاتل اک دن

عمر کا ہوگا چراغ اب سرِ محفل ٹھنڈا

چرخا نا دھنا - کسی بات کو بے وجہ خواہ مخواہ طول دینا - درج نہیں۔

چرسا کھینچنا - کنوئیں سے چمڑے کا بڑا ڈول پانی سے بھر کر نکالنا درج نہیں - صبا ؎

واہ کیا زور نزاکت ہے تری اے ساقی

بوجھ تو نے اٹھائی ہے کہ چرسا کھینچا

چرخ پر چڑھانا - اپنے کو اعلیٰ درجے پر پہنچانا - درج نہیں (صدیٔ لطافت)

چرکا دینا - (مجازاً) دھوکا دینا - یہ مفہوم درج نہیں -

چراغ مردہ - بجھا ہوا چراغ - درج نہیں -

ع چراغِ مردہ ہوں میں بے زباں گورِ غریباں کا

ذکی رسا ؎ عدو جو لاش پہ آئے نہ رنج ہو پس مرگ

چراغ مردہ کو سے آپ سے کہاں فریاد

چُرغم چُرغم کرنا - (عو) چخ چخ کرنا - بک بک کرنا - کھسر پھسر کرنا (فقرہ) اب آپس میں چرغم چرغم نہ کرو - کہانی سنو -

اثر - میں اس چرغم چرغم کی تحقیق سے قاصر رہا -

صلوات عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

چرپوز - (ف) بیہودہ - لچر - کمینہ - سفلہ -

اثر - اردو میں نہیں سنا - فیلن میں درج ضرور ہے مگر معنی ایک تک مختلف ہیں - ملاحظہ فرمائیے :-

چرپوز - کمزور - لچر - بے وقوف - ادنیٰ - عوام -

چرخ پوجا - ایک قسم کا تماشہ - ناسخ ؎

مند سو چرخ دلی رکھتے ہیں جو گردش میں

چرخ پوجا کہ دکھاتے ہیں تماشا مجھ کو

اثر - زبانوں پہ چرخ پوجا میں چرخ بفتح اول و دوم ہے -

چُرکنا - (بضم اول) بولنا - چہچہانا - تحقیر ؎

ہم نے پوچھا کہ کیا لیا بوسہ وہ تو کچھ اور ہی چُرکا

اثر - دوسرا مصرع اس طرح ہے :-

وہ تو کچھ اور اور ہی چُرکا

لکھنؤ میں اس کا بدل چہکنا سے چہکا ہے -

چ - ڑ

چڑانا - کسی بات کی نقل کرکے غصہ دلانا - نقل کرنا - چھیڑنا -

اثر - لکھنؤ میں منہ چُڑانا بضم جیم ہندی بولتے ہیں - خالی چڑانا بکسر اول -

چڑوے - سکنے ہوئے چاول جن کو بھون کر کھاتے ہیں -

اثر - بکسر اول لکھا ہے - لکھنؤ میں بضم اول بولتے ہیں -

چڑھاؤ - بروزن الاؤ - طغیانی - جوش -

اثر - لکھنؤ میں طغیانی کو باڑھ یا بہیا کہتے ہیں - اس حالت کو چڑھاؤ نہیں کہتے - سیلاب سے پیشتر دریا چڑھتا ہے یا کروٹ سے بہتا ہے -

چڑھتواں - اٹھی ایڑی کا جوتا -

اثر - لکھنؤ میں بھدے گنوارو جوتے کو چڑھتواں کہتے ہیں -

چڑھ اتر لگانا - متواتر کوٹھے پر جانا اور اترنا - درج نہیں -

چڑیا کا ٹولا بھانت بھانت کا جانور بولا - بدنظمی و بدسلیقگی ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں - درج نہیں - (عورتیں مثل میں جانور کی جگہ جناور کہتی ہیں)

چڑچڑ - لکڑی وغیرہ کے پھٹنے کی آواز - چٹ - (فقرہ) چھت کی کڑیاں چڑچڑ بولنے لگیں -

اثر - لکھنؤ میں اس موقع پر کڑکڑ کہتے ہیں (بفتح اول و دوم) - کپڑے کے لئے کڑکڑ (بضم اول)

چڑھے بیٹھنا - پل پل کے باتیں کرنا - درج نہیں -

چڑھ مار گولر پکے - (مثل) پورا قابو حاصل ہے -

اثر - یہ لکھ دینا چاہئے تھا کہ اس مثل میں واو خفیف آواز دیتا ہے -

چڑی - (بفتح اول) لات - وہ لات کسی بھاگتے کے ماری جائے -

اثر - لکھنؤ میں چڑی کے بدلے جڑی ہے - بھاگتے کے ایک لات اور جڑی -

چ - س

چس جانا - تنگ جانا کسی کپڑے کا -

اثر - بالضم لکھا ہے - بالفتح ہے - (دیکھئے پلیٹس) تیر ؎

چلے ہیں موندھے پھٹی ہے کُرتی چسی ہے چولی پھنسی ہے جھری
قیامت اُس کی ہے تنگ پوشی ہمارا جی تو بھنگ آیا

(لاریب! "قیامت میر صاحب ہیں ادا بندہ")

چس جانا کپڑے میں چرسیں یا شکنیں پڑ جانا ہے -

چسک - میٹھا میٹھا درد - خفیف درد - داغ ؎

خار غم کی کھٹک نہیں جاتی   درد دل کی چسک نہیں جاتی

اثر - چسک میٹھا میٹھا درد نہیں بلکہ شدت کا درد ہے جس میں ٹیس ہو، لپک ہو - داغ کے شعر سے حضرت مؤلف کی تائید نہیں ہوتی - خار کی کھٹک سے میٹھا میٹھا درد ہوگا یا تیز درد پلیٹس نے چسک کے معنی Shooting pain لکھے ہیں - ایسا درد جس میں چمک ہو، تپک ہو -

چستی کرنا - خرچ میں کفایت کرنا - کنجوسی دکھانا - درج نہیں -

چسکی لگانا - وہ افیون جو افیونی خلاف وقت پیتے ہیں -

اثر - تھوڑی تھوڑی افیون مزے لے لے کے پینا چسکی کہلاتا ہے - خلاف وقت کی شرط ضروری نہیں -

چسنا - چوسنے کا کھلونا -
چسنی - بچوں کے چوسنے کا کھلونا -

اثر - کیا یہ سمجھا جائے کہ چسنا بوڑھے بالوں کے چوسنے کا کھلونا ہے؟ اصل یہ ہے کہ چسنا اس مفہوم میں مہمل ہے - بچوں کے چوسنے کا کھلونا چسنی ہے اور بس

چ - ش

چش - ذائقہ - اگر کھانا ہر اعتبار سے لذیذ ہو تو کہتے ہیں اس کا چش خوب ہے - بالخصوص پلاؤ کہ چاول سالم اور الگ الگ بھی رہیں تاہم ان میں گھلاوٹ اور چپک ہو - درج نہیں -

چشک - اردو میں بکسر اول و فتح دوم - اُس زائد کھانے کے لئے بولتے ہیں جو خاصے سے بچ رہتا ہے اور جس کو باورچی اپنے کھانے کیلئے لے جاتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں بفتح اول و دوم ہے - پلیٹس میں بھی اسی طرح درج ہے - یہ کھانا دسترخوان سے بچا ہوا نہیں ہوتا بلکہ باورچی پہلے ہی اپنا حق نکال لیتے ہیں - دسترخوان کا اٹھا ہوا کھانا ملازموں میں تقسیم ہوتا ہے اور محتاجوں کو دیا جاتا ہے حضرت مؤلف نے سحر کا یہ شعر بھی نقل کیا (بسند) ؎

اے فلک سیر ہے چشنے سے طبیعت اپنی
تیرے خاصے کی چشک کا نہیں بھوکا کوئی

ظاہر ہے کہ فلک خود کھا کر الش نہیں تقسیم کرتا - جلال نے بھی میرے بیان کردہ معنی لکھے ہیں -

چشک دینا - کچھ چٹا دینا - رشوت دینا - درج نہیں - اس سے بھی ظاہر ہے کہ چشک پس خوردہ کو نہیں کہتے -

چ۔ق

چُقر۔ بضم اول و فتحہ یہ دوم۔ چشمہ۔ صبا ؎

کانٹوں پہ لوٹتا ہوں میں دیوانہ دشت میں
پاؤں کی جا لہو سے ہیں چُقر بھرے ہوئے

اثر۔ چقر وہ گڑھا ہے جس میں پانی بھر گیا ہو نہ کہ چشمہ جس کے لئے سوتا ضروری ہے۔ صباؔ نے بھی چقر بمعنی گڑھا استعمال کیا ہے۔

چقماق۔ چَقمق۔ (ت) وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے۔

اثر۔ اردو میں اسے چکماک پتھری کہتے ہیں۔

چ۔ک

چکا۔ گول چیز۔ مربع۔

اثر۔ گاڑی کا بھی چکا ہوتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ پلیٹس میں یہ مفہوم درج ہے۔ گاڑی پہیا۔

چکاری۔ شکاری چاقو۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے شکاری ہی کہتے ہیں۔ شکار پر جاتے وقت چاقو کا نام لینا بدشگونی سمجھا جاتا ہے لہذا شکاری کہتے ہیں۔

چکت۔ کسی کو دانتوں سے کاٹنا۔ (بھرنا کے ساتھ)۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھرنا کے ساتھ نہیں بولتے بلکہ چکت دی یا چکت رسید کی کہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد) جیسے ہی بڑھے اُس نے زور سے چکت دی۔

چکپھیری۔ چکر باندھ کر پھرنا۔ دائرہ میں گردش کرنا (پھرنا کے ساتھ)

اثر۔ پھرنا کی قید غلط۔ چکپھیری لی جاتی یا لگائی جاتی ہے۔ چکپھیری پھرنا مہمل فقرہ ہوگا۔ انشا ؎

مدھ میں جو بن کے بھری ہیں یہ جو نونڈوں گھیریاں
لیتیاں ہیں سمن اور کو ٹھو کی سو چکپھیریاں

چکٹ اُتروانا۔ ایک پرانی رسم تھی۔ لڑکی کے بیاہ کے دوران میں ماں کپڑے نہیں بدلتی تھی چکٹ لگائے پھرتی تھی۔ شادی کے بعد کوئی بزرگ خاندان نیا جوڑا بنوا کر پہناتا تھا۔ اسے چکٹ اتروانا کہتے تھے۔ درج نہیں۔

چکٹ لگائے رہنا یا پھرنا۔ میلا کچیلا رہنا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

کوئی اُجلا ملا نہ ماما کو
موئی چکٹ لگائے پھرتی ہے

چکدڑھیا۔ (لکھنؤ) وہ شخص جس کی داڑھی کے بال متفرق بہت تھوڑے تھوڑی کے نیچے ہوں۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسی داڑھی کو چنگی یا چُھچی داڑھی کہتے ہیں۔ یہ دونوں درج نہیں۔

چکر مارنا۔ (لکھنؤ) بار بار آنا جانا۔ گردش۔ پھیر کھانا۔

اثر۔ عام روزمرہ چکر لگانا۔ پھیرے کرنا ہے۔

چکر مکر۔ (لشکری) دغا۔ فریب۔ بہانہ۔ دم۔ جھانسا۔
چکر مکر لگانا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ ہلنا۔ جنبش کرنا۔

اثر۔ چکر مکر کسی چیز کا تیزی سے گردش کرنا ہے۔ (اودھ پنچ) دیدے چکر مکر کرتے ہوئے۔

میری ایک مثنوی کا شعر ہے ؎

تصویر اژدہے کی نہ تھی اُس کے خود پہ
شعلہ زباں دراز تھا کرتا چکر مکر

چکمک۔ چکماک۔ وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چکماک پتھری کہتے ہیں۔ پلیٹس میں وہی ہے جو حضرت مؤلف نے لکھا ہے۔

چکناوٹ۔ چکناہٹ۔ چکنائی۔ صفائی۔ چمک۔

اثر۔ لکھنؤ میں زبانوں پر چکناہٹ ہے۔

چکدراز۔ انگریزی chest of drawers کی بگڑی ہوئی شکل۔ کپڑے رکھنے کی خانہ دار الماری۔ درج نہیں۔

چکن پٹی۔ بناؤ سنگار۔ درج نہیں۔

چکو۔ چاقو کا مخفف۔ چھوٹا چاقو۔

اثر۔ خواص جسے چاقو کہتے ہیں عوام چکو کہتے ہیں۔ چکو چاقو کا مخفف کس قاعدے سے ہوا۔

چکوا چکوئی۔ سرخاب کا جوڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں چکوا چکوی کہتے ہیں۔ (چکوی بغیر اضافۂ ہمزہ)

چکئی آڑو۔ گول آڑو۔

اثر۔ لکھنؤ میں چکیا آڑو کہتے ہیں۔

چکوٹا بیچنا۔ یکشت اگمی چیز بیچنا۔ مثلاً آم۔ درج نہیں۔

چکھا چکھی کرنا۔ تھوڑا سا چکھ لینا۔ ذرا سا چکھ لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں چکھ لینا کہتے ہیں۔

چکچکی۔ دو چپٹی لکڑیوں کی جوڑی جو اکثر جوگی ایک ایک ہاتھ میں لے کر بجاتے ہیں۔ لکڑیوں یا پتھر کی جوڑی جسے سینہ زنی کے وقت ہاتھوں میں لے کر بجاتے ہیں۔ ایک قسم کا خنجر۔

اثر۔ سینہ زنی بھی ہاتھوں سے ہوتی ہے اور چکچکیاں بھی ہاتھوں سے بجتی ہیں دونوں کام اسی شخص سے بیک وقت کیونکر ہو سکتے ہیں۔ لکھنؤ میں چکچکیاں دو چپٹی لکڑیوں کی جوڑی ہے جو ایام عزا میں ماتمی نوحہ پڑھنے کے ساتھ بجاتے ہیں۔

چکریا۔ (لشکری) نوکری پیشہ اور حاضر باش۔

اثر۔ چکریا لشکریوں کے لئے چھوڑ دیجئے۔ چاکر کیا برا ہے۔ چکریا کسی ڈکشنری میں نہیں ملا۔

چکسا اڑانا۔ لہو و لعب میں وقت ضائع کرنا۔ (گنجفے کی اصطلاح سے بنایا ہے) درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) بھلا اور کوئی شغل بھی رہتا ہے یا چکسا ہی اڑا کرتا ہے۔

چکنا چور ہو جانا۔ شل ہو جانا۔ اتنا تھک جانا کہ جوڑ جوڑ میں درد ہو۔ درج نہیں۔

چکچک لوندے کھانا چکھنا۔ (ع) تر تراتے ادھ گھی میں تربتر نوالے کھانا۔

اثر۔ یہ فقرہ فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا۔ لکھنؤ میں تر نوالے کھانا بولتے ہیں۔

چکلا ہونا۔ اس حصۂ شہر کا ٹھیکہ ملنا جہاں رنڈیاں رہتی ہیں۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

رب نظر میں انکی میں پڑھتی نہیں دل سے اتری جب سے چکلا دیا

چکوا۔ (بکسر اول) کھٹک یا کھٹیک۔

اثر۔ اس کی تصدیق پلیٹس سے ہوتی ہے: ایک قوم جس کا پیشہ ہر قسم کے جانور پالنے اور رکھنے کا ہے۔ نیز کپڑا رنگنے والے۔

لکھنؤ میں کھٹک اس ہندو پیشہ ور کو کہتے ہیں جو تازے پھل بیچتا ہے اور چکوا مسلمان گوشت بیچنے والا ہے چکوے اور قسائی میں یہ فرق ہے کہ چکوا صرف بھیڑ اور بکری کا گوشت بیچتا ہے۔ قسائی کے لئے یہ قید نہیں۔ میں اس تحقیق سے قاصر ہوں کہ اہل لکھنؤ نے کھٹک کے معنی میوہ فروش کہاں سے لئے۔ مگر یہ معنی لکھنؤ تک محدود نہیں۔ پروفیسر شہباز عظیم آبادی "زندگانی بے نظیر" کے صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں:۔

"کھٹک گولے نارنگی سنگترے کی بہاریں دکھا رہے ہیں"

چکھی پر لگانا۔ کسی کو قابو میں لانے کے لئے کچھ کھلانا پلانا۔ درج نہیں۔

چکلی۔ گھٹنے کی ہڈی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چپنی کہتے ہیں۔ (چپ۔ نی)

چکی تلنا۔ چکی کا کھردرا کیا جانا۔

چکی رہانا۔ چکی کو گودنا۔ چکی کو کھردرا کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں چکی پر دانت رکھوانا کہتے ہیں۔

چکی دینا۔ حصول مطلب کے لئے کسی کو روپیہ پیسہ چٹانا۔ یا خوشامد کرنا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) شاہ طلسم جب چکی دینے کا حال سنے گا تو کیا کچھ ستم برپا ہوگا۔

چکلی پٹکی۔ (بچوں کی زبان میں) کسی چیز کا ختم ہو جانا۔

اثر۔ یہ بچوں کی نہیں عورتوں کی زبان ہے جو بچوں کو اس طرح سمجھاتی ہیں ہر چیز کے نہیں کھانے کی چیز کے ختم ہونے پر۔

چک پہیا۔ موٹا شخص۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

چکلائی۔ چوڑائی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چکلان کہتے ہیں۔

چ۔گ

چگّو۔ وہ داڑھی جس میں چند بال ٹھوڑی کے نیچے نکلیں اور وہ بڑے بڑے ہوں۔

اثر۔ جیسا چکندرھیا کے ضمن میں لکھا گیا لکھنؤ میں ایسی داڑھی کو چُگّی داڑھی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات چگّی نہیں چگّو کہہ کر چُگّی کے قریب تو آ گئے۔ فیلن میں بھی چُگّی داڑھی درج ہے۔

چ۔ل

چُل ہونا۔ کہیں قرار سے نہ بیٹھنا۔ کسی خواہش کا دل کو بیتاب رکھنا۔ چُل ہونا درج نہیں۔

چُلتوں۔ کارن۔ باعث۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) میری طبیعت کے چلتوں خدا ہے بیجا کا موقع نہ مل جائے۔

چلتا نسخہ۔ چلتا ہوا نسخہ۔ کارگر تدبیر۔ درج نہیں۔

چل پُوں مچانا۔ شور و غل مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ درج نہیں۔

چلتے ہو۔ چلتا دھندا کرو۔ یہاں سے جاؤ۔ درج نہیں۔

چل گھمار۔ بے تکا شور۔ ہنگامہ۔ بے تمیزی۔ درج نہیں۔

چلھوا۔ چیل کے بلانے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں چیل چلھور کہتے ہیں۔ پورا فقرہ ہے "انڈے بچے والی چیل چلھور"۔

چل بسنا۔ مرجانا۔ دنیا سے گزر جانا۔ درج نہیں۔

چل کھڑا ہونا۔ بیٹھے بیٹھے اکبارگی کھڑا ہو جانا اور فوراً چلنا کسی طرف کو۔ آتش ؎

گو شنزدہ ہو تو کہیں کریں سفر کی آواز
چل کھڑے ہونگے کمر باندھ کے چلنے والے

اثر۔ عموماً چل کھڑے ہونا بولتے ہیں۔ یہی آتش کے شعر میں ہے۔ اُس کا پہلا مصرع مسخ اور ناموزوں شکل میں نقل کیا ہے۔ صحیح اس طرح ہے، گو شنزدہ ہو تو کہیں کوس سفر کی آواز۔

"چل دور" کے تحت ناسخ کا شعر بھی غلط نقل کیا گیا ہے:۔

کہا جو میں نے کہ پاس آ بول اٹھا چل دور
مرا سوال جدا ہے ترا جواب جدا

پہلے مصرع میں بول اُٹھا کی جگہ "تو بول اُٹھا" چاہیے۔

چلتا ہوا تعویذ۔ ایسا تعویذ جو زود اثر ہو۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

کیا پوچھتا ہے تو عمل بغض و محبت
چلتا ہوا تعویذ تجھ نقش درم کا

چلہ چڑھانا۔ منت کا ناڑا کسی معبد پر چڑھانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

بوسے لے کماں کا جو ابروے یار کی
محراب بیت کعبہ میں چلا چڑھاؤں میں

چلتا دَور۔ آخری دَور۔ درج نہیں۔ آتش ؎

زوال حسن میں تو لوٹ لینے دیجئے کیفیت
بہار آخر ہے چلتا دَور ہے صہبائے گلگوں کا

چل بل۔ کتے کے بچے کی آواز۔ مجازاً بچے کی گھبرائی ہوئی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں کل بل یا چلبوں کہتے ہیں۔

چلم جمانا۔ چلم پر تباکو رکھنا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) چلم جمائی، کنڈا جھاڑ کر آگ رکھی۔

چل نہ سکوں میرے بارہ ٹکڑے۔ کاہل یا توانی شخص۔ درج نہیں۔

چلتا دھندا کرنا۔ کام جلد روا روی میں ختم کر دینا۔ درج نہیں۔

چلتے ہوا سے لڑنا۔ (محو) نہایت بدمزاج ہونا۔ بات بات پر لڑنا۔

اثر۔ یہ ہوا سے لڑنا ہے نہ کہ چلتے ہوا سے لڑنا۔

چلتر۔ (دیکھو چرتر)

اثر۔ جیسا لکھا جا چکا (ت) مشدد ہے (چلّت۔ تر) چرتر۔ اُردو نہیں ہندی ہے۔ اُردو میں اس کا بدل چلتر ہے۔

چلڑ۔ (گنوار) جوں۔

اثر - میں نے چیلوا کہتے سنا ہے - پلیٹس میں بھی اسی معنی میں درج ہے
اُس نے چیلڑ بھی لکھا ہے مگر اس کو کپڑوں کی جوں سے مخصوص کر دیا ہے
نور اللغات میں دوسری جگہ چیلوا لکھا ہے اور اس کو کپڑوں کی جوں کہا ہے
پھر چیلڑ یعنی جوں لکھ کر دہلی سے منسوب کیا ہے حالانکہ گنوارو بولی ہے -

چِلّا - عورت کا زچہ خانہ میں رہنے کا چالیس دن کا دفعہ - درج نہیں -
انیس سے   پوشاک نہ بدلوں گی - سر دھوؤں گی بابا
چلّے میں بھی چلم کی طرح روؤں گی بابا

چلم پر آگ نہ رکھوانا - ذلیل و خوار سمجھنا - اس طرح درج نہیں
کس منہ سے طلب کیجئے اُس ماہ سے قلیان
خورشید سے جو آگ نہ رکھوائے چلم پر

چُلّو میں اُلّو ہونا - ذرا سی تند شراب یا تیز بھنگ میں مدہوش
ہو جانا یا شراب یا بھنگ کی تندی و تیزی کی تعریف میں بولتے ہیں -
اثر - مجازاً تنگ ظرف - نیز ہونا مثل کا جز نہیں چلّو میں اُلّو بولتے ہیں

چلّو بھر پانی میں ڈوب مر - غیرت دلانے کے موقع پر کہتے ہیں -
اثر - صحیح محاورہ ڈوب مر کے بجائے ڈوب مرو کے ساتھ ہے -

چیلوں کے ڈر سے گھٹری نہیں چھوڑی جاتی - کسی کے ڈر سے
ترک ممکن نہیں ہو سکتا - درج نہیں -

چپلیتوں - سبب سے - درج نہیں - اودھ پنچ - میاں جی کے چپلیتوں
عنقریب جوتی پیزار کا بازار گرم ہو جائے گا -

چ - م

چمار کے کوسے ڈانگر نہیں مرتے - مثل - اپنے فائدے کے
لئے دوسرے کی برائی چیتنا فعل عبث و ناشائستہ ہے - درج نہیں -
(فسانۂ آزاد) چمار کے کوسے کہیں ڈانگر مرتے ہیں - لے منہ دھو رکھو
بنیا - ایسے ٹچوں کی بات کا بُرا ماننا کیا -

چماری - چمار کی جورو - لکھنؤ میں چمارن ہے -
اثر - لکھنؤ میں چمار کی جورو بیشک چمارن ہے لیکن اس کے علاوہ
دوسری کم حیثیت عورت کو غصے یا حقارت سے چماری بلکہ اور مبالغہ
کرکے چمریا کہہ دیتے ہیں -

چمبک - چُمّاک - (فارسی میں چنبک) مقناطیس -
اثر - لکھنؤ میں اسے چقمک پتھر کہتے ہیں -
چقماک - فارسی چخماق یا چقماق کی بگڑی ہوئی شکل ہے - پلیٹس سے
اس کی تائید ہوتی ہے - غیاث میں چقماق درج ہے - صاحبِ نور اللغات
نے چمبک یا چماک کی فارسی چنبک نہ معلوم کہاں سے حاصل کی -

چمپا - ایک قسم کا درخت جس کا پھول سفیدی لئے ہوئے زرد اور
نہایت خوشبو کا ہوتا ہے -
اثر - چمپا کا پھول شوخ زرد رنگ کا ہوتا ہے سفیدی مائل ہرگز نہیں
میں نے خود دیکھا ہے اور متعدد مقامات پر دیکھا - پلیٹس نے صرف
زرد رنگ لکھا ہے سفیدی مائل کا اضافہ نہیں کیا -

چمپو - بڑی کشتی -
اثر - اول تو یہ لفظ اردو میں داخل نہیں - دوم اس کے معنی بڑی
کشتی نہ معلوم کہاں سے حاصل کئے گئے - فیلن اور پلیٹس
دونوں نے اس کے یہ معنی لکھے ہیں: ہر چیدہ مضمون جو نظم اور
نثر میں ہر دو طرح بیان کیا جائے - معلوم ہوتا ہے کہ مصنف
مؤلف چپّو (پتوار) کو چمپو پڑھ گئے!-

چمٹا لینا - اس کے ایک معنی ہیں کٹے ہوئے کنکوے کو دوسرے
کنکوے سے لپٹا لینا - یہ مفہوم درج نہیں -

چمر توحید - گھنیل توحید - ادنیٰ درجہ اور کم فہمی کی توحید (صوفی لوگ
اُس توحید کی نسبت تحقیر سے کہا کرتے ہیں جو کم فہم موحد حقیقت وحدۃ الوجود
کے سمجھے بغیر ہمہ اوست کا دم مارا کرتے ہیں)
اثر - میں نے چمر توحید کسی کو بولتے سنا نہ کہیں لکھا دیکھا - توحید کے
ساتھ کوئی مہذب شخص لفظ چمر (چمار) شامل نہ کرے گا -

چمڑے کی زبان ہے - بھول چوک ہو ہی جاتی ہے -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں - چمڑے کی زبان ہے - پھسل گئی -

چمڑی ہو جانا ۔ بکسرِ اول و سوم ۔ خشک ہو کر سخت ہو جانا ۔ درج نہیں ۔ مثلاً روٹیاں رکھے رکھے چمڑی ہو گئیں ۔ درج نہیں ۔

چمگادڑ ۔ چمگیدڑ ۔ ایک پرند جو اکثر چھتوں میں لٹکتا رہتا ہے اور رات کو اڑا کرتا ہے ۔ جس کو دن کو دکھائی نہیں دیتا ۔

آثر ۔ لکھنؤ چمگادر (رائے مہملہ سے) بولتے ہیں بکسرِ اول ۔ حضرت مؤلف نے بھی بکسرِ اول لکھا ہے مگر نیلین اور پلیٹس میں بفتح اول و رائے ثقیلہ ہے ۔

چمسلی ۔ چھوٹا کاسہ جس میں بیشتر فقرا اور غریب لوگ کھانا پانی رکھتے ہیں ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں چمسلی وہ شیشے کا پھیلا ہوا ظرف ہے جس میں مجالسِ عزا کے موقع پر شربت یا شیر فالودہ تقسیم کیا جاتا ہے ۔ یہ معنی درج نہیں ۔

چمنی ۔ لوہے یا شیشے کی بنی ہوئی نل ۔

آثر ۔ کارخانوں میں چمنی وہ تعمیر ہے جس سے دھواں باہر نکلتا ہے ۔ لالٹینوں اور لیمپوں پر بھی چمنی رکھی جاتی ہے ۔ یہ کوئی مفہوم درج نہیں ۔

چمار کو چمڑے کا سکہ جس کی جیسی اوقات ویسا انعام درج نہیں ۔

چملک ۔ نادار کا نشان (×) بہ کنایۂ معدوم ۔ درج نہیں ۔

(امراؤ جان ادا) ؎

تری نازک کمر کے باب میں چملک بنا دیں گے
وہ کیا سمجھے یہ باریکی طبیعت جس کی گُھٹل ہو

جلال نے اسے چھلک (رائے مجہول) لکھا ہے نیلین ، پلیٹس وغیرہ میں نہ یہ ملا نہ وہ ۔

چمار چودس ۔ نالائقوں کا مجمع اس معنی میں درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)

چمکارہنا ۔ بنا سنورا رہنا ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)

چموٹا ۔ وہ چمڑے کا ٹکڑا جس پر نائی استرو صاف کرتے ہیں ۔

آثر ۔ اس کے علاوہ چموٹا کے معنی ہیں بہت سوکھی ہوئی چیز مثلاً روٹیاں سوکھ کے چموٹا ہو گئیں ۔ قوام بہت کھنچ گیا اور چموٹا ہو گیا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

چمالی ۔ ساقی شراب پلانے والا ۔ جلال ؔ ؎

کہیں ترنم ضیا گران گل رخسار
کہیں چمالی ہوش کا بادۂ رنگیں

آثر ۔ چمالی کوئی لفظ نہیں ۔ چماں یا اس کا مزید علیہ چمانہ ہے جس کے معنی ہیں پیالۂ شراب ۔ حضرت مؤلف نے بغیر معنی کی تحقیق کئے ہوئے غالباً بربنائے غلط کتابت چمالی فرض کر لیا ۔ ساقی کا بادۂ رنگیں مہمل فقرہ ہے ۔ صحیح یہ صورت ہو گی ع

کہیں چمانۂ ہوش کا بادۂ رنگیں

ساغر کو ماہتاب یا چاند سے تشبیہ دیتے ہیں مثلاً ؎

ساقی قدح شراب بھر دے   مہتاب میں آفتاب بھر دے

اسی پیالۂ شراب کو جلال نے چمانۂ ہوش سے تعبیر کیا ہے ۔

چمار کو عرش پر بھی بیگار ۔ غریب کی ہر جگہ کمبختی ہے ۔

آثر ۔ مثل بیشتر بغیر اضافۂ لفظ بھی بولی جاتی ہے چمار کو عرش پر بیگار ۔ اس میں ایک پہلو یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتبہ کے ساتھ خیالات کا بلند ہونا بھی ضروری ہے ۔

چ ۔ ن

چنار ۔ ۱ ایک بڑے درخت کا نام جس کی پتیاں سرخ پنجۂ انسان کے مشابہ ہوتی ہیں ۔ پنجۂ معشوق کی ہتھیلی کو اس کے پتے سے اکثر تشبیہ دیا کرتے ہیں ۔

۲ ایک مہندی لگانے کا طریقہ جس سے عورتیں ہاتھوں پاؤں پر نقش و نگار کرتی ہیں ۔

آثر ۔ چنار کے پتے بھی سبز ہوتے ہیں پت جھڑ سے پہلے سرخ ہو جاتے ہیں ۔ کشمیر کے دوران قیام میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔ اس کے پتے ہتھیلی سے نہیں بلکہ انسان کے ہاتھ سے دور کی مشابہت رکھتے ہیں ۔

۲ ۔ مہندی لگانے کے اس طریقے کو لکھنؤ میں چنگیر بنانا کہتے ہیں ۔ ذکر چنار ۔ ہتھیلی میں مہندی کا گول چکر ہوتا ہے اور ادرگرد چھوٹی چھوٹی بندکیاں ۔

میں نے کبھی ایک سراپا نظم کیا تھا۔ اُس کے چند شعر یہ ہیں:۔

اُف اُف وہ پور پور میں مہندی رچی ہوئی
ٹیسو کا پھول دیکھا تو ہوگا؟ غضب غضب
اس واسطے چنگیر ہتھیلی کی دیکھ لوں
انگڑائی توڑنے کا بہانہ غضب غضب

(عورتیں دو طریقوں سے انگڑائی لیتی یا توڑتی ہیں۔ ایک تو ہاتھ اٹھا کے دوسرے ہاتھ پھیلا کے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر اور ہتھیلیاں باہر کی طرف کر کے۔ اور ایک طریقہ ایسا ہے جس میں انگڑائی کے بدلے ہاتھ پاؤں بر رکے رہ جاتے ہیں۔ میں نے اس کیفیت کو نظم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ؎

جب تقاضا نیند کا ہو اور تنہائی نہ ہو
اُف وہ کیفیت کہ ہو بھی اور انگڑائی نہ ہو

ہاتھ اُٹھا کے انگڑائی لینے کی مصوری میں نظام رامپوری کا یہ شعر لاجواب ہے ؎

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھا کے ہاتھ
مجھ کو جو دیکھا چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

چُناؤ۔ ترتیب۔ دیوار کی اینٹوں کا برابر رکھنا۔
اثر۔ چُناؤ بمعنی انتخاب درج نہیں۔

چُناوٹ۔ کپڑے کا چُننا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چُنت کہتے ہیں۔ چُننا سے۔ انیس ؎

یہ جھریاں نہیں ہاتھوں پہ ضعف پیری سے
چُنا ہے جامۂ اصلی کی آستینوں کو

چِنتا۔ (ہندو) ڈر۔ خوف۔ خطرہ۔
اثر۔ اُردو میں داخل نہیں۔

چُندی۔ ذرا ذرا۔ معنی در معنی سمجھانا جیسے ہندی کی چُندی سمجھانا۔
اثر۔ بالضم درج ہے۔ حالانکہ بالکسر ہے۔ مثل ہندی کی چندی نکالنا ہے۔ بکسر کر سمجھانا۔

فیلن اور پلیٹس میں بھی چندی بالکسر درج ہے۔
بالضم بمعنی فاحشہ عورت ہے نہ معلوم اسے ہندی کے ساتھ کیوں لکھا۔

چُنری۔ رنگ برنگ دوپٹا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چُندری کہتے ہیں۔ (دال ساکن)

چِنک۔ (بروزن ٹھک) ایک قسم کی ٹیس جو گرمی کے موسم میں نکلتی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ بکسر اول و کاف فارسی بجائے عربی ہے۔ چِنگ۔

چِنگل۔ آدمی یا جانور کا پنجہ۔ مٹھی۔
اثر۔ لکھنؤ میں بضم اول بولتے ہیں کیا عوام کیا خواص۔ فارسی میں جو کچھ ہو۔

چِنگھوٹیاں۔ ٹیڑھے حروف لکھنا۔ بچوں یا نوسکھیا کا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بغیر ہائے مخلوط چِنگوٹیاں کہتے ہیں۔

چنگیر پاندان۔ ایک قسم کا پاندان۔ درج نہیں۔ علاوہ مہندی لگانے کی ترکیب جس کا دوسری جگہ ذکر کیا گیا۔ وہ معنی بھی درج نہیں۔

چُنوٹی۔ وہ ظرف جس میں پان کھانے والے چونا رکھتے ہیں۔
اثر۔ خالی چونا نہیں ایک طرف کتھا ایک طرف چونا رکھتے ہیں۔

چندیں شکل برائے اکل۔ پیٹ پالنے کے لئے یہ شکل بنائی ہے۔ درج نہیں۔

چندیا توڑ کے لے لینا۔ زبردستی قرض وصول کر لینا۔ درج نہیں۔

چنگیل۔ (بفتح اول نون غنہ گ مکسور یائے مجہول) وہ ڈلیا جس میں حلوائی مٹھائی تول کر دیتا ہے۔ تھوڑی مٹھائی کے لئے دونا ہوتا ہے۔ چنگیل درج نہیں۔

چنداڈھیری۔ بچوں کا ایک کھیل۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا)
میرا ایک چہیلا چنداڈھیری کھیلنے میں جاتا رہا۔

چندے سے۔ کچھ دن سے۔ درج نہیں۔ قلق ؎

فلک نے تفرقہ چندے سے ڈالا — بہت تھا ہم سے اُن سے پیشتر ربط

چن چن کے - انتخاب کرکے - درج نہیں - ناسخ ؎

دوستوں کے سر کٹے چن چن کے مقتل میں قلم
چشم بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا

چنگاری جھڑنا - آگ کے پھول گرنا - آتش ؎

چنگاریاں جھڑیں حوض تحرو بائے آب
برسائے آگ ابر جو دل کا بخار ہو

اثر - اس محاورے میں چنگاری ہمیشہ بصیغۂ جمع آتا ہے جیسا کہ خود آتش کے شعر سے واضح ہے -

چندن کی چنگلی تیلی گاڑی بھر انہ کا ٹھ - اچھی تھوڑی سی اچھی چیز بہت سی خراب شے سے بہتر ہوتی ہے - درج نہیں -

چنے پر مل والا - ذلیل شخص - درج نہیں - (دریائے لطافت)

چنگ پر چڑھانا - خوشامد کرنا - تعریف کرنا - درج نہیں (فسانۂ آزاد) الغرض نواب صاحب کو ایسا چنگ پر چڑھایا کہ چوک ہی سے لے گئے -

چنا منا - (بچوں کی زبان میں) بہت چھوٹا - مؤنث کے لئے چنی منی -
اثر - یہ بچوں کی زبان نہیں - بلکہ چھوٹے بچے کو ماں پیار سے کہتی ہے -

چ - و

چوبندی - (کسنا کے ساتھ) وہ رنگین ڈوری یا رسی جو قفس یا چوپہلے کے گرد کس دی جاتی ہے کہ جھٹکا اڑے نہیں اور زنانی سواری کی بے پردگی نہ ہو - یہ معنی درج نہیں -

چوترا - چبوترا - مربع یا مستطیل اونچی بنائی ہوئی جگہ جس پر لوگ اٹھتے بیٹھتے ہیں -
اثر - حضرت مؤلف نے تحریر نہیں کیا کہ کون لفظ کس زبان کا ہے - حسب قاموس الاغلاط "چوترہ فارسی ہے اور چبوترا ہندی" مگر یہ چبوترا (ہندی) شہروں میں مستعمل ہے اور چوترہ (فارسی) دیہات میں - یہ ان معدودے چند الفاظ میں سے ہے جن میں ایسا انقلاب رونما ہوا ہے - لغات کشوری میں بھی چوترہ کو فارسی قرار دے کر ہندی مرادف چبوترہ لکھا ہے - مگر پلیٹس نے چبوترا یا چبوترہ اور چوترا یا چوترہ سب ہندی قرار دیا ہے -

چُوا - خوشبو کی چیز جیسے صندل کا چُوا -
اثر - چُوا لکھ کر صندل کا چویا لکھتے ہیں کسے صحیح مانا جائے - لکھنؤ میں یہ لفظ چویا (بضم اول و واو مجہول) ہے -

چون کی سوت بری - مثل - عورتیں سوت کی بالی میں کہتی ہیں - زبان صاحب ؎

چون کی سوت ... ساجھے کا ہے کام بُرا
اس کا آغاز برا اس کا ہے انجام بُرا

اثر - شعر ہی سے ظاہر ہے کہ پوری مثل اس طرح ہے چون کی سوت بری اور ساجھے کا کام -

چوٹ کرے گا - کسی کو بنانے، چڑانے اور غصہ دلانے کو کہتے ہیں -

چوٹانا - کوٹنا - ضرب دینا -
اثر - لکھنؤ میں چوٹیلا کرنا کہتے ہیں - (یائے معروف)

چوبائی لڑنا - کئی لوگوں کی بات کا ایک ساتھ جواب دینا - درج نہیں -

چوکھ جلانا - منت کا چراغ جلانا - صدقہ یا نیاز کا چراغ جلانا -
اثر - اردو میں چومک بولتے ہیں نہ کہ چوکھ -

چوسر - ایک کھیل جو نردوں اور پانسوں سے کھیلا جاتا ہے - درج نہیں -

چوگنی دینا - ایک پر چار کی بازی لگانا - درج نہیں -

چوگنی کے چاول - ایسے چاول جن میں سیر بھر میں چار سیر شالی ہو - درج نہیں -

چونی - روپے کا چوتھائی حصہ - درج نہیں -

چوپارہ - جس کے چار ٹکڑے ہوں - درج نہیں -

چوپہری - وہ نوبت جو چار چار گھنٹوں (پہر) کے بعد بجے - درج نہیں -

چوماسا - وہ گیت جو برسات میں گایا جاتا ہے - یہ مفہوم درج نہیں -

چولڑا - عورتوں کے گلے کا زیور جس میں چار لڑیاں ہوتی ہیں - درج نہیں -

چوکھلا یا چومنزلا - چار کھنڈ یا درجوں کا مکان - درج نہیں -

چوہٹا - احاطہ جس کے چاروں طرف سودا بیچنے والوں کی دکانیں

چوں - درج نہیں -

چوبائی ہوا - ایسی ہوا جو چاروں طرف سے چلے اکوئی سمت متعین نہ ہو سکے - درج نہیں - خال چوبائی لکھا ہے اُس سے بیان کردہ معنی نہیں نکلتے جس طرح خالی چوبائی سے چوبائی لڑنا کے معنی نہیں پیدا ہوتے -

چوٹ پیدا کرنا کسی کا مدمقابل بہم پہنچانا - درج نہیں - آتش ؎

اے آسماں دکھائیں گے آیا جو بام پر

پیدا کیا ہے ہم نے بھی شمس و قمر کی چوٹ

چوچلا تہ کر رکھو - ناز نخرے رہنے دو - درج نہیں -

چورا چوری - چوری چھپے - خفیہ طور پر - اس طرح درج نہیں -

چور کو گھر تک پہنچانا - معاملہ کو انتہا کو پہنچانا - یہ محاورہ داغ نے باندھا ہے اور کہیں مؤلف کی نظر سے نہیں گزرا ؎

پہنچانا سو رستے نا بجگر ہم نے پہنچایا چور کو گھر تک

اثر - مجھے بھی اتفاق ہے - فارسی میں دزد نگو را تا بخانہ باید رسانید ہے - نہ کہ دزد را - شعر میں صنعت ایہام فرض کیجئے - ناسور میں بھی چور ہوتا ہے - داغ کی مراد اسی سے ہے سننے والے کو اصل چور کا دھوکا ہوتا ہے -

چور کا دل کتنا - چور ذرا ہی میں سہم جاتا ہے تھڑدلا ہوتا ہے - درج نہیں - انجم ؎

مشہور ہے دنیا میں کہ دل چور کا کتنا

دیکھوں تو وہ دل لیکے مکر جاتے ہیں کیسے

چور کے من لبچی میں - بے ایمان ہر وقت اپنی گھات میں رہتا ہے - درج نہیں -

چوری پکڑنا - چھپی ہوئی بات دریافت کر لینا - درج نہیں -

چوری اور سرزوری - ڈھٹائی سے اپنی خطا پر نادم نہ ہونا - درج نہیں -

چور کا بھائی چور کی حامی بھرتا ہے - بے ایمان کی بے ایمان طرفداری کرتا ہے - درج نہیں -

چوروں بیوپار تھوڑی ہے - جب کوئی بدگمان ہوتا ہے تو کہتے ہیں

درج نہیں -

چوڑا - (واو معروف) دال موٹ کی ایک قسم جس میں بہت سی چیزیں شامل ہوتی ہیں - درج نہیں -

{چوڑیاں بڑھانا - چوڑیاں ٹھنڈی کرنا - ایام عزا میں سوگ کی علامت

{چوڑیاں توڑنا - سوگ کی علامت -

نور اللغات میں یہ فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا -

چوبردا چھکڑا - چوبردی چھکڑا - وہ چھکڑا جسے چار بیل کھینچیں - درج نہیں

چوندھیا جانا - آنکھوں کا خیرہ ہو جانا - اس طرح درج نہیں - قلق ؎

جب اُلٹتا ہے وہ برقِ حُسن چہرے سے نقاب

تاب نظارہ کہاں ہے چوندھیا جاتا ہے چاند

چوک بھرنا - ایک رسم جو زچہ کے تارے دیکھنے سے قبل ادا کی جاتی ہے - (فسانۂ آزاد) زچہ کو گرم پانی سے نہلایا ... چوک بھر گیا ناک میں نتھ پہنائی، زچہ کی گود میں بچے کو دیا .... -

چوکا - اگلے چار دانتوں کی لڑی -

اثر - چوکا پوری بتیسی کو کہتے ہیں - چوکا ہل گیا کہیں گے تو صرف سامنے کے چار دانت مراد نہ ہونگے -

چوکا مصنوعی دانتوں کے سٹ کو بھی کہتے ہیں -

چوگا بدلنا - دانہ بدلی کرنا - خوراک بدلنا - (پرندوں کا)

اثر - لکھنؤ میں دانہ بدلنا کہتے ہیں -

چون کا میاں - بے زبان فرمانبردار خاوند - درج نہیں -

چون ہو جانا - کنایۃً آٹا ہو جانا - گل جانا -

اثر - لکھنؤ میں چونی چونی ہو جانا کہتے ہیں -

چونگا - اس کے ایک معنی بیوقوف کے ہیں وہ درج نہیں - (فسانۂ آزاد) آپ بھی بس چونگا رہے -

چونگی - کاغذ یا پان کا خول جو گلوری پر چڑھاتے ہیں تاکہ کھلے نہیں - درج نہیں -

چونری نگل گیا - مذاق سے اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی داڑھی بتلی

اور لبی ہو - درج نہیں -

چوہا نہ سمائے بِل میں دُم میں باندھا چھاج - اپنی بسر نہ ہونے کی حالت میں دوسرے کا ذمہ لینا - درج نہیں -

چوہیا ضریح پر چڑھنے سے پاک نہیں ہوتی - ظاہرداری سے دل کی کثافت دور نہیں ہوتی - درج نہیں -

چوتھی چالے - شادی کے مراسم - اس طرح درج نہیں - (طلسم ہوشربا)

نہ کہیں چوتھی ہے اور چالا ہے کہیں افضال حق تعالیٰ ہے

چوتھی چالے کی دلہن - نئی دلھن - کنایۃً وہ عورت جو بہت بنی ٹھنی رہے - درج نہیں -

چولی مسکنا - چولی کا زور پڑنے سے چاک ہوجانا - ذوقؔ ؎

اپنے دامن میں نہ لے میرے گل لختِ جگر

جی دھڑکتا ہے کہیں چولی نہ مسکے بوجھ سے

اثر - مسکنا بالکل چاک ہونا نہیں ہے بلکہ کپڑے کے تاروں کا باہم پیوست نہ رہنا ہے - اسی کو قدما چولی خِس جانا کہتے تھے - چولی بوجھ بغیر بھی جوشِ جوانی سے مسک جاتی ہے -

چوہیں مُوہیں - واو غیر ملفوظ - (عم) بہت دُبلا پتلا آدمی -

اثر - لکھنؤ میں چھوئی موئی اور نہ مرزا پھویا کہتے ہیں -

چوکڑی بھولنا - بدحواس ہوجانا - درج نہیں - (دریائے لطافت)

چوکھی لڑنا - چاروں طرف محفل میں پھبتیاں کسنا - درج نہیں -

چورسے - مسخرا پن - مکار ہے - یہ درج نہیں - (دریائے لطافت)

چونڈا دھوپ میں سفید کرنا - (عو) سر کے بال دھوپ میں سفید کرنا - عورت کا بوڑھا ہوجانا مگر نا تجربہ کار رہنا - درج نہیں - یہ چونڈا دھوپ میں سفید کیا ہے - (طلسم ہوشربا)

چوٹی کاٹنا - (عو) سزا دینا - بے آبرو کرنا - درج نہیں - طلسم ہوشربا - وہ آکر ہماری تمہاری چوٹی کاٹیں گے - ہمیں سے پوچھیں گے ہم کیا بتائینگے -

چوکور - چار گوشے والا - مربع - درج نہیں -

چوری سے دیکھنا - چھپ کے دیکھنا - درج نہیں -

چوکا بھائی گٹھ کٹا (گٹھ کٹ) - جب کوئی شخص عیب داری کی طرفداری کرتا ہے اُس کی نسبت کہتے ہیں - گٹھ کٹا کی جگہ گٹھ کترا بھی مستعمل ہے -

اثر - لکھنؤ میں گٹھ کترا کے بدلے گرہ کٹ یا جیب کترا کہتے ہیں -

چوکس - تول میں ٹھیک - درج نہیں - کنایۃً ہوشیار - خبردار -

چوکسی بھرنا - ہوشیار رہنا - پہرا دینا - درج نہیں -

چومک جلانا - منت کا چراغ جلانا - درج نہیں -

میری ایک نظم متعلق کشمیر کا ایک شعر ہے ؎

یوں ہر طرف ہے لالۂ خود رو کھلا ہوا

چومک سی کشت زار فروزاں ہے آجکل

چونچ دکھانا - ہاتھ کا ایک خاص اشارہ ہے جس سے دوسرے شخص کی ہنسی اُڑانا مقصود ہو - درج نہیں -

چوندھ - ا نون غنہ ; خیرگی -

اثر - تنہا مستعمل نہیں چکاچوندھ کہتے ہیں -

چونر - رنگ برنگ کا رنگا ہوا دوپٹہ - چُنری -

اثر - چونر اُردو میں داخل نہیں - چُنری کہتے ہیں -

چوکنا ہونا - ہوشیار ہونا - بیدار ہونا وغیرہ -

اثر - یہ خالی ہوشیار ہونا نہیں بلکہ چونک کر گھبرا کر چاروں طرف دیکھنا ہے -

چوہے کا جنا بل ہی کھودتا ہے - ہر شخص اپنی اصل کی طرف جاتا ہے - درج نہیں -

چ - ھ

چھ پانچ کرنا - ششش و پنج میں ہونا - شرارت کرنا - باتیں بنانا -

اثر - لکھنؤ میں یہ مفہوم ایک اور ایک گیارہ سے ادا کرتے ہیں - شرارت کا مفہوم یا حجت کرنے کا تین پانچ کرنا سے نکالتے ہیں - خواہ مخواہ ششش و پنج کا ترجمہ چھ پانچ کردیا ہے -

چھٹھ - (ہندی میں چھپاسٹھ) صفت ۶۶ -

اثر - لکھنؤ میں بھی چھیاسٹھ کہتے ہیں نہ کہ چھٹھ -

چھاپ ۔ (لکھنؤ) ۔ وہ نشان جو عورتیں طعام نذر کے طباق پر یا گھڑی دیوار پر صحنک کے وقت صندل سے دیتی ہیں ۔ (دینا کے ساتھ) ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں چھاپ دینا نہیں چھاپے دینا یا لگانا ہے کسی کا شعر ہے ؎

میرا مرنا اُن کے گھر شادی ہوئی
خون کے چھاپے لگے دیوار پر

چھاتا ۔ ہ ۔ پتنگ کا سینہ ۔

اثر ۔ میرے کان آشنا نہیں اگرچہ کنکوا بہت اُڑایا ہے ۔

چھاتم چھاتا ۔ ہ ۔ ایک پتنگ کا دوسرے پتنگ سے ہوا میں ملنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں چھتم پا تا کہتے ہیں ۔ (چھتم بالفتح و تائے مشدد) اس کا مطلب ہے کہ کنکوا اڑانے میں پیچ دور نہ جائے بلکہ اس قدر قریب ہو کہ کٹا ہوا کنکوا دوبارہ واپس مل جائے ۔

چھاتی مسوسنا ۔ افسوس کرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کلیجا مسوسنا کہتے ہیں ۔

چھاتی کڑکنا ۔ سخت صدمہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

چھاتی نکال کر چلنا ۔ سینہ اُبھار کر چلنا ۔ سینہ تان کر چلنا ۔ اکڑ کر چلنا ۔

اثر ۔ کوئی اشارہ نہیں کہ چھاتی نکال کر چلنا عورتوں سے مخصوص ہے ۔ مرد سینہ تان کر یا اکڑ کر چلتے ہیں ۔

چھاڑ ۔ پتھر یا ڈھیلے کا بڑا ٹکڑا ۔ عورتیں چھار بھی کہتی ہیں ۔

اثر ۔ عورتیں بے وقوف نہیں لکھنؤ میں مرد بھی چھار کہتے ہیں البتہ چھاڑ کوئی نہیں بولتا ۔

چھان بین ۔ **چھان بنان** ۔ تحقیق ۔ تجسس ۔ لکھنؤ میں چھان بنان اور دہلی میں چھان بین ہے

اثر ۔ اپنے مضمون شامل رسالۂ شاعر بمبئی اکتوبر ۱۹۵۸ء سے ایک اقتباس پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں :-

صاحب نور اللغات جو چاہے فرمائیں ہم چھان بین اسی آزادی سے استعمال کرتے ہیں جس طرح چھان بنان ۔ میں نے اپنی ایک تصنیف ہی کا نام "چھان بین" رکھا ہے ۔ اس سلسلے میں حضرت نوح ناروی کی بیان کردہ حکایت (مشمولہ رسالۂ احسن رامپور) خالی از دلچسپی نہ ہوگی ۔

"ایک بار مرزا خورشید عالم صاحب اور سائل صاحب کے درمیان چھان بنان اور چھان بین کے متعلق دیر تک بحث رہی ۔ قریب تھا کہ بحث بڑھ کر بے لطفی تک پہنچ جائے میں نے دونوں صاحبوں سے کہا کہ آپ لوگ ناحق جھگڑا کر رہے ہیں داغ صاحب سے کیوں نہیں پوچھ لیتے ۔ مرزا خورشید عالم فرما رہے تھے کہ چھان بنان بھی ہے ۔ سائل صاحب کا کہنا تھا کہ چھان بنان غلط ہے چھان بین درست ہے ۔ غرض میرے کہنے پر دونوں صاحب استاد کے پاس حاضر ہوئے اور اپنی اپنی بحث پیش کی ۔ داغ صاحب نے فرمایا کہ لال قلعہ میں چھان بنان علاوہ چھان بین کے بولا جاتا تھا لیکن قلعہ سے باہر یہ مقبول نہیں ہوا اور اس کی زندگی صرف قلعہ تک محدود رہی اور چھان بین عام طور سے زبانوں پر ہے مگر کوئی شخص شعر میں استعمال کرے تو غلط نہیں کہا جا سکتا "

چھان بین کی ایک مثال اودھ پنچ سے بھی حاضر ہے ۔

"مضمون نگاروں نے ان نادرات کی چھان بین شروع کر دی ہے" ۔

چھبی ۔ (دلالوں کی اصطلاح) پیسا ۔ فلوس ۔

اثر ۔ اُردو اس سے نابلد ہے ۔ نہ معلوم حضرت مؤلف کی واقفیت کا ماخذ کیا ۔ پلیٹس کی ڈکشنری بھی اُن کی ہمنوائی نہیں کرتی ۔

چھپچھیا ۔ (عم) شگوفہ ۔ لطیفہ ۔ انوکھی بات ۔

اثر ۔ اس کا سنسکرت ماخذ ثمسیا لکھا ہے وہ اُردو میں بھی رائج ہے مگر شاذ ۔ جملے یا شعر میں کوئی لفظ حذف کر دینا کہ اُس کی خانہ پُری کرد ۔ کرنی کو اسی کی ایک صنف سمجھنا چاہئے ۔ بھلا عوام میں کون محذوف لفظ کی خانہ پُری کے چکر میں پڑتا ہے ۔ تتلاتے بچوں کے سوا سمسیا کو چھپچھیا کون کہے گا جب خود سمسیا دیہاتی زبان سے سہل کھاتا ہے اور اُن کی زبان پر بآسانی رواں ہو سکتا ہے ۔

چھانٹن ۔ وہ چیز جو چھانٹنے سے بچ رہے ۔ کترن ۔
(اثر۔ لکھنؤ میں چھننن کہتے ہیں ۔ (پہلا نون غنہ)

چھاتی دَرکنا ۔ سخت صدمہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

چھاتی دُھسکنا ۔ مایوس ہونا ۔ درج نہیں ۔

چھاں ۔ سایہ ۔ پرچھائیں ۔
چھاؤں ۔ سایہ ۔ چھاں ۔

اثر۔ دونوں کو الگ الگ اور کئی دوسرے لفظ درمیان میں لاکر لکھنے کے بجائے ایک جگہ لکھنا چاہیے تھا ۔

چھاتی پہاڑ ہونا ۔ ہمت بلند اور استوار ہونا ۔ درج نہیں ۔ انیسؔ ؎

جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو

چھبڑا ۔ (ہندو) ٹوکرا ۔ چھبیا ۔

اثر۔ چھبڑا ٹھیٹھ ہندی ہے ۔ اُردو میں مستعمل نہیں ۔ پلیٹس سے آنکھ بند کرکے نقل کردیا ۔ ٹوکرا لکھا تھا اُس کے ساتھ جھابا لکھنا چاہیے تھا نہ کہ اُس کی تصغیر چھبیا ۔

چھترانا ۔ بکھیرنا ۔ (فقرہ) اناج کو نہ چھتراؤ ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکھرانا یا بتھرانا کہتے ہیں ۔

چھتکا ۔ (لکھنؤ) پینس کا رنگین اور منقش پردہ ۔

اثر۔ بالفتح لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں ۔

چھاؤں آنا ۔ بنانا ۔ مذاق اُڑانا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

جب چاروں طرف سے یاراں سرپل چھاؤں آئے تو خوجی بہت ہی جھلائے ۔

چھپک چھپیا ۔ (مچانا کے ساتھ) بچوں کا پانی یا کیچڑ میں کھیلنا اور چھینٹیں اڑانا ۔ درج نہیں ۔

چھو چھکا ۔ جھوٹ موٹ منتر پڑھ کے پھونکنا ۔ درج نہیں ۔

چھپا رستم ۔ ایسا شخص جو ظاہر میں غریب اور درپردہ نہایت شریر ہو ۔

اثر۔ لکھنؤ میں چھپا رستم نہیں چھپے رستم بولتے ہیں ۔ مثلاً یہ تو بڑے چھپے رستم نکلے ۔

چھپٹی ۔ لکڑی کی چھیلن جو لکڑی چھیلنے سے نکلتی ہے ۔

اثر۔ لکڑی چھیلنے میں نہیں بلکہ لکڑی چیرنے میں جو ٹکڑے نکلتے ہیں اُنھیں چھپٹی کہتے ہیں ۔

چھپکے اُڑانا ۔ چھینٹیں اڑانا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

چھتارا ۔ (لکھنؤ) وہ درخت جس میں کثرت سے پتے اور شاخیں ہوں ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چھتنار کہتے ہیں ۔ میرا شعر ہے ؎

خدمتِ خلق کو ہے فطرتِ عالی درکار
چھاؤں چھتنار درختوں کی گھنی ہوتی ہے

چُھتہرا ۔ ناپاک (ظرف کے لئے مستعمل ہے) مؤنث کے لئے چھتہری ۔

اثر۔ بالفتح ت لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں ت مکسور رہتی ہے اور چھتہرا یا چھتہری مستعمل نہیں ۔ چھتہر بکسر ت گندی ناپاک عورت کو کہتے ہیں نیز چھتیرن (فسانۂ آزاد) یہ کن چھتیرنوں کو آپ لائی ہیں ساتھ ۔

چھٹانک دھنیا خیر آبادی کوٹھی ۔ تھوڑی پونجی پر اترانا ۔ شیخی بگھارنا ۔ درج نہیں ۔

چھاتی کے کواڑ کھلنا ۔ اس کے ایک معنی ہیں دل سے زنگ کدورت دور ہونا اور یکسوئی خاطر حاصل ہونا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ تقیؔ ؎

یاد آ ہی گئی بت کی مرے خانۂ دل میں
چھاتی کے کواڑ آج کوئی کھول رہا ہے

چُھتم چُھتا ۔ میاں بیوی میں جُدائی ہوجانا ۔ طلاق ہوجانا ۔ درج نہیں ۔

چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل ۔ اچھی چیز بُرے کو نہیں پھبتے ۔

اثر۔ لکھنؤ میں چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل ہے ۔ بلکہ شوقؔ لکھنوی کا پورا شعر ضرب المثل ہوگیا ہے ؎

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل
چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل

چھکڑ ۔ (بروزن اکثر) کفِ دست پھیلا کر کسی کے سر پر مارنا ۔

اثر۔ لکھنؤ میں چھاپڑ کہتے ہیں ۔

چھچھو چھچھو ۔ (ع) دایہ کھلائی ۔

آثر۔ واو معروف کی علامت لگی ہوئی ہے۔ لکھنؤ میں واو مجہول سے
بولتے ہیں پلیٹس میں بھی واو مجہول سے درج ہے۔

چھچھو ہونا۔ (لکھنؤ) گم ہونا۔ بھاگ جانا۔
آثر۔ یہ لکھنؤ کی نہیں دہلی کی زبان ہے۔ چھچھو ہو جاؤ۔ یہاں سے جاؤ
(دریائے لطافت)
لکھنؤ میں اُڑنچھو کہتے ہیں۔

چہرے سے چھاجوں نور برستا ہے۔ چہرہ بڑا نورانی ہے (از راہ
طنز و استہزا) درج نہیں۔

چہرے سے تڑخ تڑخ نور برستا ہے۔ چہرہ بہت روشن اور چمکدار
ہے۔ (بطور مذاق) درج نہیں۔

چھری پڑھ کے قرآن میں رکھنا۔ ٹوٹکا تاکہ چور کا ستیاناس ہو جائے
درج نہیں۔

چپکا۔ داغ۔ چرکا۔ لوکا۔ جھلسا۔ اینٹوں اور پتھروں وغیرہ کا فرش
جو اکثر چھتوں یا صحن خانہ میں لگایا جاتا ہے۔
آثر۔ لکھنؤ میں ہر مفہوم ادا کرنے کے لئے الگ الگ الفاظ معین کردیئے
ہیں: اینٹوں وغیرہ کے فرش کو چوکا کہتے ہیں۔ (بفتح اول) کھولتے
ہوئے پانی سے گزند پہنچا چپکا ہے۔ میر کا شعر ہے ؎

اب ہے مزا دونے کا لے دل دینے لگا ہے چپکا پانی

چرکا دھار دار آلے سے ہلکا زخم لگتا ہے۔ جھلسا (جس میں داغ شامل ہے)
آگ کی لپٹ سے ضرر پہنچا ہے۔ لوکا آگ کے شعلے کا جسم سے مَس
ہوجانا ہے۔

چھل کنجی کا کٹورا۔ ایک کٹورا جس میں کچھ دعائیں کندہ اور چالیس
کنجیاں پڑی رہتی ہیں اور یہ عقیدہ ہے کہ اس میں پانی پینے سے بیمار کو
شفا ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ عروج لکھنوی ؎

دھو کے اک بوند منہ میں پہنچا دو لو چھل کنجی کا کٹورا لو

چھیڑ خانی کرنا۔ لڑائی کے لئے بہانہ ڈھونڈنا۔ اس طرح درج نہیں۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار۔ ایک پنتھ دو کاج۔ درج نہیں

چھکوں پھکوں رونا۔ زار زار رونا۔ پھوٹ پھوٹ کے رونا۔ درج نہیں
(امراؤ جان ادا) بیچاری کیسی چھکوں پھکوں روتی تھی۔

چھل کپٹ۔ مکر۔ فریب۔ درج نہیں۔

چہلا۔ وہ زمین جو پانی اور دلدل سے پُر ہو۔
آثر۔ وہی دیہاتی زبان۔ لکھنؤ میں دلدل کہتے ہیں جسے حسب بیان
کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

چہلے کی بھینس۔ کنایۃً موٹا آدمی جس کو حرکت دشوار ہو۔
آثر۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم دُم کٹا بھینسا کہہ کر ادا کرتے ہیں۔

چھپکا۔ پانی کا بڑا چھینٹا۔
آثر۔ لکھنؤ میں چھینٹا یا چھالا کہتے ہیں۔

چھلنی میں دودھ دوہیں کرم کو روئیں۔ (عو) حماقت کا کام
خود کریں، اور تقدیر کو الزام دیں۔ درج نہیں۔

چھنکار۔ روپے کی آواز۔
آثر۔ لکھنؤ میں اسے جھنکار کہتے ہیں۔ چھنکار گھی یا تیل سے بگھارنے کی
آواز ہے۔

چھنی۔ صافی۔ دہلی میں اس جگہ صافی کہتے ہیں۔
آثر۔ در پردہ یہ کہنا ہوا کہ لکھنؤ میں صافی کو چھنی کہتے ہیں۔ اس تحقیق
کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ غریب لکھنؤ والے صافی ہی سے نابلد نہیں
بلکہ دوسری چھاننے کی چیز چھلنی سے بھی بیگانہ ہیں اور اسے چھنی کہتے
ہیں۔ اس کا کیا علاج۔

صاد کی ردیف میں صافی دیکھئے۔ دہلی کی تخصیص صاف غلط
ہو جاتی ہے یعنی صافی کا استعمال عام ہے۔

صاحب نور اللغات نے کہیں چھلنی اور صافی کا فرق بھی واضح
نہیں کیا۔ چھلنی میں صرف خشک شئے چھانا جاتا ہے۔ صافی میں رقیق
اشیا یا خشک چیزیں بصورت سفوف۔

چھورا۔ (ہندو) چھوکرا۔ لڑکا۔ غلام۔
آثر۔ پلیٹس سے نقل کر دیا گیا بغیر سوچے سمجھے کہ اردو میں اغلب بھی ہے

اُردو میں بجز چھوکرا چھوہرا کوئی نہیں بولتا ۔ اور ملاحظہ ہو :-

چھولنا ۔ (ع م) چھیلنا ۔ چھلکا اُتارنا ۔

اثر ۔ عوام بھی نہیں بولتے ۔ خالص گنواروں کی زبان ۔

یہی چھولنا چولا بدل کر ———

چھولنی ۔ یعنی کھرپی بن جاتا ہے ۔

اثر ۔ ایسے ہی غیر معروف و نامانوس الفاظ بکثرت اُردو کے سر مارے گئے ہیں جس کا منشا بجز اس کے سمجھ میں نہیں آتا کہ لغت کا حجم بڑھایا جائے اور اُردو کو بھاری بھرکم بنایا جائے ۔

چھپر پھوس نہیں ڈیوڑھی پر نقارہ ۔ (عو) مفلس. کنگال ہو کر ناس کی ٹھاٹھ کرنے کے لئے بولتی ہیں ۔

اثر ۔ عورتیں نقارہ کا تلفظ ہی نہیں ادا کرسکتیں (کم سے کم مثل وضع کرنے کے وقت یہی حالت تھی) وہ نقارہ کو نگارا (بلا تشدید) کہتی ہیں لکھنے والے جو چاہے لکھ دیں ۔ نقارہ ناسخ کے عہد تک بلا تشدید قاف بھی بولا جاتا تھا ۔ کبھی سُنا تھا کوچ باجے نگارا ۔ ناسخ کا شعر بلا تشدید کی مثال میں ؎

کیا ہی حاسد ہے فلک جس نے کہ بائی نوبت
دم میں مانند حباب اُس کی نقارہ ٹوٹا

المختصر مثل اس طرح ہے ۔ چھپر پر پھوس نہیں ڈیوڑھی پر نگارا ۔

چھوارا بیر ۔ سرخ اور شیریں لمبا بیر ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے پیوندی بیر یا نازک بدن کہتے ہیں ۔ امانت کا بدنام مصرع ہے ، بیروں میں بھی مرا نازک بدن ملتا نہیں

چھوڑے گاؤں کا نام کون لیتا ہے ۔ جو رشتے منقطع ہو گئے اُن کو بدلے ماحول میں کوئی یاد نہیں کرتا ؎

گھر بار سے کیا فقیر کو کام
کیا لیجئے چھوڑے گاؤں کا نام

درج نہیں ۔

چھینٹا اڑانا ۔ چاند کا دم لگانا ۔ درج نہیں ۔

چھینٹا کھانا ۔ فریب میں آجانا ۔ درج نہیں ۔ قلق ؎

اب میں سمجھا ہے سبب دریا پہ کب جاتے ہو روز
تم بھی شاید کھا گئے چھینٹا کسی بیراک کا

چھینکتے ہی ناک کٹی ۔ ابتدا ہی بگڑی ۔ شوق قدوائی ؎

ہو دل کا غبار صاف کیا خاک
کھٹکا تھا کہ چھینکتے کٹے ناک

اثر ۔ پیش کردہ شعر ہی بتا رہا ہے کہ مثل لفظ ہی کے بغیر ہے (الدو پنچ) تم نے سُنا نہیں چھینکتے ناک کٹتی ہے ۔

چھیو لگانا ۔ پوست کے ڈوروں پر چاقو سے نشان لگانا کہ افیون کا رس نکلے ۔ درج نہیں ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ زمین آسمان کا فرق ۔ درج نہیں ۔

چھوئی موئی ۔ (دونوں واو غیر ملفوظ) ایک قسم کی بوٹی ۔ کنایۃً نہایت نازک مزاج ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس طرح بولتے ہیں کہ دونوں واو معروف پوری آواز دیتے ہیں ۔ ی کی آواز خفیف ۔

کنایۃً نازک مزاج نہیں نازک اندام ۔ بقول میر :

ہاتھ لگتے میلے ہوتے ہو نزاکت ہائے رے

چھتیں پھٹی پڑنا ۔ کوٹھے کی چھت (بالا خانہ) پر تماشائیوں کا ہجوم ہونا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

کمرے لوگوں نے کرایہ پر لئے ہیں ۔ چھتیں پھٹی پڑتی ہیں ۔

چھری تلے دم لو ۔ ٹھہرو ۔ تامل کرو ۔ شوق ؎

آتے جاتے ہیں لوگ ٹھہرو تو
جلدی کیا ہے چھری تلے دم لو

اثر ۔ عورتوں اور صرف عورتوں کا محاورہ ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں

چہرہ کشائی کرنا ۔ صورت دکھانا ۔ درج نہیں ۔

چھڑان ۔ دریا کے قریب جو پانی جھیل یا تالاب کی شکل میں رہ جائے ۔ درج نہیں ۔

چھوٹا باسن چھلک پڑا - بیوقوف آدمی تنک ظرفی پر آمادہ ہوا - درج نہیں - (دریائے لطافت)

چھترانا - بکھیرنا -

اثر - لکھنؤ میں اس جگہ چھٹکانا کہتے ہیں -

چھاتی کے کواڑ کھلنا - سینہ چاک ہونا - وغیرہ

اثر - ایک معنی ہیں بہت خوشی ہونا - وہ درج نہیں -

چھت چونا - چھت سے پانی ٹپکنا -

اثر - کوئی اشارہ نہیں کہ چھت چونا عوام کی بول چال ہے -

چھینکنا - چھینک آنا جیسے چھینکتے گئے چھینکتے آئے -

اثر - دونوں جگہ چھینکتے نہیں ہے دوسری جگہ چھینکتے ہے (رحیم) اور اس کے معنی بدشگونی کا نتیجہ برا ہوتا ہے -

چھینکتے چھینکتے ناک نکچھکنی کی جھاڑی بن گئی - بہت چھینکیں تابڑتوڑ آئیں - درج نہیں - (از فسانۂ آزاد)

چھٹی گھوڑی بھسورے کھڑی - بیکاری میں پیٹ کی فکر - درج نہیں - (اودھ پنچ) چھٹی گھوڑی بھسورے کھڑی اچھے سے بیگار بھلی -

چھاتی بھر یا چھاتی چھاتی - بلندی یا عمق دکھانے کو استعمال کرتے ہیں - مثلاً ندی میں چھاتی چھاتی پانی ہے - درج نہیں -

چھاتی کے کواڑ - سینہ کے داہیں بائیں طرف کے دونوں پہلو -

ناسخ ؎ تیغ قاتل نے جو کھولے میری چھاتی کے کواڑ
حسرت دل کے نکلنے کو عجب در ہو گیا

اثر - یہ چھاتی کے کواڑ کھولنا ہے باضافۂ لفظ کھولنا -

چھانٹن - وہ چیز جو چھانٹنے سے بچ رہے -

اثر - لکھنؤ میں اسے چھنٹن کہتے ہیں (نون غنہ)

چھترانا - بکھیرنا -

اثر - لکھنؤ میں بتھرانا کہتے ہیں - یا بکھرانا -

چھٹی ہونا - کسی کام سے فراغت ہونا -

چھچھلتی چوٹ - ہلکی چوٹ - درج نہیں -

چھدرا - جھرجھرا - فرق فرق سے - (دہلی)

اثر - لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے -

چھڑان - دریا کے قریب جو پانی جھیل یا تالاب کی شکل میں رہ جائے - درج نہیں -

چھچھالیدر - بدمزگی - بے لطفی - درج نہیں -

چھچھلی - ۲ - گول ٹھیکری زور سے پانی میں مارتے ہیں جب تک ہاتھ کی قوت کا اثر باقی رہتا ہے وہ ٹھیکری پانی میں غرق نہیں ہوتی -

اثر - اسے خالی چھچھلی نہیں چھچھلی کھلانا کہتے ہیں - پانی پر چھٹے کھاتی ہوئی جاتی ہے - ٹھیکری کا گول ہونا لازم نہیں - کوئی پتلا اور ہلکا ٹھیکرا ہو -

چھوٹ - موسیقی کی ایک اصطلاح - دو تانوں کا درمیانی وقفہ - یہ مفہوم درج نہیں -

چھاج بولا تو بولا چھلنی بھی بولے جس میں بہتر سو چھید - عیب دار بھی بے عیب کی برابری کرتا ہے -

اثر - بہتر سو کی جگہ مثل میں ۲، (بہترا ہے - مثل اس طرح اختصار کے ساتھ بہتر ہے "سوپ تو سوپ چھلنی بھی بولی جس میں بہتر چھید"

چ - ے

چیاں - املی کا بیج - اردو میں بغیر نون زبانوں پر ہے -

اثر - میں یہ نکتہ سمجھنے سے قاصر ہوں - کیا زبانوں پر چیا ہے جیسے بچے چڑیا کی جگہ بولتے ہیں - اور لفظوں کی طرح چیاں بھی نون غنہ ہے - چیاں بروزن سیاں -

چیاں ریزی - چھوٹی اور خراب چیز - مثلاً کیسی چیاں ریزی اروباں لے آئے - درج نہیں -

چیپڑ - آنکھ کی کیچڑ -

اثر - لکھنؤ میں آنکھ کا کیچڑ - (آنکھ کے ضمن میں کیچڑ مذکر بولا جاتا ہے)

چیپڑ قصباتی زبان ہے۔

چیچک - (ف۔ ف میں سیتلا) سیتلا۔

اثر۔ نہ معلوم ف۔ ف میں سیتلا کیا ہے۔ جہانتک مجھے علم ہے چیچک ترکی لفظ ہے۔ ترکی سے فارسی میں آیا۔ فارسی سے اُردو نے لیا۔ اس کو ہندی سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ یوں تو بقول انشا جس زبان کا جو لفظ بھی اُردو میں داخل ہوگیا اور جس صورت میں داخل ہوگیا اُردو ہوگیا۔

ہندی میں چیچک کو سیتلا کہتے ہیں۔

چیکٹ - چراغ کی گاد۔ تیل کی گاد۔ وہ شی جو تیل کے باعث سیاہ اور چکنی ہو جائے۔

اثر۔ لکھنؤ میں چیکٹ کی جگہ کیٹ (بالکسر و یائے معروف) بولتے ہیں۔

چیکٹ اُتروائی - (دہلی) وہ جوڑا جو بہن کی لڑکی کی شادی میں نکاح کے دوسرے روز بہن کے میلے کپڑے اتروا کر بھائی کی طرف سے پہنایا جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چکٹ اتروائی کہتے ہیں۔ (لکھنوی مفہوم کے لئے چ۔ک کی ردیف دیکھئے)۔

چیلھڑ - چلوا۔

اثر۔ جو پہلے چلڑ تھا وہ یہاں پہنچتے پہنچتے چیلھڑ ہوگیا۔ جو پہلے جوں تھا وہ یہاں چلوا ہوگیا!

پلیٹس کی طرح کم سے کم ایک میں دوسرے کا حوالہ ہی دیتے اگر اس سے نقل کیا تھا۔

چیلاک - (دیکھئے چالاک)۔

چیتھڑوں سے بیزار - پریشاں۔ دل برداشتہ۔ درج نہیں۔

چیتھڑے چھڑانا - کسی سے نجات حاصل کرنا۔ جان بچانا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) ہزار دقت و دشواری چیتھڑے چھڑا کے اودھر کی راہ لی۔

چیرنا - (یائے معروف) اس کے ایک معنی پیرنا بھی ہیں وہ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) کوئی شیر کی پیرائی سیکھتا ہے کوئی طاؤس پیرتا ہے۔

چیتے یار بنانا - (بہلی یائے معروف) دم دلاسا دے کر دوست بنا لینا۔ درج نہیں۔

چیں پیں - بکسر اول و یائے مجہول۔ بچوں کے رونے کی آواز۔ درج نہیں۔

چینا - بالفتح۔ مونث۔ ایک قسم کے چھوٹے غلہ کا نام۔

اثر۔ یہ بکسر اول و یائے مجہول ہے اور مونث نہیں مذکر ہے۔ بازار میں چینا آنے لگا نہیں کہے گے نکر آنے لگی۔

پلیٹس نے بکسر اول و یائے معروف لکھا ہے۔ لکھنؤ میں یائے مجہول کے ساتھ بولتے ہیں۔

چیند - بدمعاملگی۔ بے ایمانی۔ ہٹ دھرمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چھند کہتے ہیں۔ جلال نے بھی چھند بمعنی مکر و فریب لکھا ہے اور سند میں میر کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

نہ تم کو راہ سے لے جائے مکر دنیا کا
ہزار رنگ یہ فرتوت کوئی چھند کرے

چیز بست - اسباب۔ اثاثہ۔

اثر۔ بولتے اس طرح ہیں کہ معلوم ہوتا ہے چیز بس کہہ رہے ہیں۔

چیخم دھاڑ مچانا - ہنگامہ برپا کرنا۔ دھوم مچانا۔

اثر۔ یہ چیخم دھاڑ (رائے ہندی بجائے مہملہ) ہے۔

چیلی چپڑ - شاگرد۔ مرید۔ معتقد۔

اثر۔ چیلی بفتح اول لکھا ہے۔ بالکسر چاہئے۔

چینی میں پیشاب کرکے اپنی صورت دیکھو - عورتیں طنز اور غصے میں یہ الفاظ زبان پر لاتی ہیں یعنی تمھاری صورت اس قابل نہیں کہ کوئی منھ لگائے۔ درج نہیں۔

چیتھڑے اڑانا - کنایۃً بہت ذلیل کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

چیر و چار نگھار و پانچ - مثل (عو) بہت موٹے تازے کی نسبت حقارت سے بولتی ہیں۔

اثر۔ عورتیں یہ مثل صرف موٹی تازی بدسلیقہ عورت کے لئے ازراہ تمسخر بولتی ہیں۔ ہر شخص کے لئے نہیں۔ صحیح مثل چھیلو چار بگھارو پانچ ہے۔

چیز بست۔ مؤنث (ع و) اسباب۔ اثاثہ۔
اثر۔ کیا عورت کیا مرد سب چیز بس بولتے ہیں۔ ت کا اعلان نہیں کرتے۔

حرف ح

ح-ا

حاجی لق لق۔ ایک بڑے قد کا پرند۔ درج نہیں۔

حاصل تحصیل ما تحصیل حاصل بودہ است۔ فضول کی محنت جس کا حاصل حصول کچھ نہیں۔ درج نہیں۔

حاضر میں حجت نہیں۔ حاضر کو حجت کون سی۔ بظاہر یکساں محاورے ہیں مگر دونوں کے مطلب میں بہت فرق ہے۔ پہلے کا یہ مفہوم ہے کہ جو کچھ موجود ہے بلا عذر حاضر ہے۔ سحر ؎

یہاں بھی تو حاضر میں حجت نہیں
یہ دل ہو جو حضرت سلامت پسند

دوسرے محاورے میں لفظ حجت بمعنی دلیل استعمال ہوا ہے۔ رشک ؎

یہ مثل مشہور ہے حاضر کو حجت کون سی
حجت حق اس لئے آنکھوں سے غائب ہو گئے

(حجت حق سے اشارہ بارھویں امام حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف ہے)۔

نور اللغات میں "حاضر میں حجت نہیں" درج ہے مگر "حاضر کو حجت کون سی" درج نہیں۔

حاکم تمام گوش باید۔ حاکم کو سب کی سن لینا چاہئے۔ درج نہیں۔

حال۔ فارسی میں بمعنی وجد۔ عشق و محبت ہے۔

اثر۔ بمعنی وجد اردو میں بھی ہے۔ مثلاً اُن کو قوالی سُن کر حال آ گیا۔

حال اچھا ہونا۔ مرض میں افاقہ ہونا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

اُن کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے مُنھ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

حال پرساں ہونا۔ ترکیب مقلوب۔ پرسان حال ہونا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

حال پرساں کبھی بھولے سے بھی بیمار کے نہ ہوئے
ہم تمھارے ہوئے تم حیف ہمارے نہ ہوئے

حال تباہ کرنا۔ بری حالت کو پہنچانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کر دیا تو نے ستمگار تہ حال ایسا
اب مرا دل نہ کرے گا کوئی دلدار پسند

حال شکستہ ہونا۔ افلاس و ادبار و پریشانی میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

بن گیا مضموں شکست دل کا بے مضموں پڑھے
نامہ بر کا اس قدر اپنے شکستہ حال ہے

حال ہونا۔ تاب و طاقت ہونا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

ایسا آساں نہ ہو لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

حال آنے سے بھی مراد ہوتی ہے۔ آتش ؎

مقبول مرے قول سے قوال ہوا ہے
صوفی کو غزل سُن کے مری حال ہوا ہے

حال گیا احوال گیا پر دل کا نہ خیال گیا - مثل - بہت کچھ مصیبت گزر گئی مگر جس سے دل لگی تھی لگی رہی - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

حال بُرا ہونا - حال متغیر ہونا - درج نہیں -

حال پوچھنا - مزاج کی خیریت دریافت کرنا - درج نہیں - آتش

سہ عاشق مسیح بھی نہیں کہتے ہیں مہرباں
حال اُس کا پوچھئے جسے بیمار دیکھئے

حالت بنانا - صورت سے مصیبت اور پریشانی ظاہر ہونا - (فقرہ) یہ تم نے اپنی کیا حالت بنائی ہے چہرہ دھواں دھواں ہو رہا ہے درج نہیں

حاضر میں حجت نہیں غیب کی تلاش نہیں - مثل - جو کچھ موجود ہے اُس میں انکار نہیں، جو پاس نہیں اُس کی تلاش نہیں -

حال گیا احوال گیا دل کا نہ خیال گیا - (مثل) تباہ و برباد ہو گئے لیکن عادت نہ گئی - درج نہیں -

ح - ب

حبشی - بفتح اول و دوم - باشندۂ حبش -
حبشی حلوا سوہن - ایک قسم کا سیاہ حلوا سوہن -

اثر - حبشی کو اردو میں اگر کوئی بجائے سکون دوم بفتح اول و دوم بولے تو عربی سے واقف مگر اردو میں بالکل کورا سمجھا جائے -

حبہ پاس نہ ہونا - بالکل مفلس ہونا - درج نہیں -

حباب سا - ذرا سا -

اثر - اس فقرے میں حباب بجائے فتح اول ضم اول سے بولا جاتا ہے

ح - ج

حجت نکالنا - تکرار کرنا - درج نہیں -

ح - د

حد بھر - بے انتہا - بہت - درج نہیں - (اودھ پنچ) شراب اور افیم دونوں بُری چیزیں ہیں، ہاں کوئی حد بھر بُری ہے کوئی کم بُری ہے

حد جاری کرنا - از روئے شرع ملزم قرار دینا - درج نہیں -

حد نہایت - درجۂ کمال - نہایت - انتہا -

اثر - بجائے اضافت عطف چاہیئے - حدّ و نہایت -

حد درجہ - انتہائی درجہ - درج نہیں -

ح - ر

حُرّاف - شوخ دیدہ چالاک عورت -

اثر - جلال نے بھی حراف لکھا ہے - مگر عام طور پر ایسی عورت کو حرافہ کہتے ہیں -

حرامزادہ - ولدالزنا -
حرامزادی - وہ عورت جو زنا سے پیدا ہوئی ہو -

اثر - یہ الفاظ بطور دشنام استعمال ہوتے ہیں یہ ضرور نہیں کہ مخاطب در اصل حرام کی اولاد ہو -

حربے ضربے - گھڑی گھڑی - بار بار

اثر - عورتوں کی زبان ہے اور وہ حربے جربے بولتی ہیں ج بجائے ض -

حرج - (بفتح اول و دوم) اُردو معنی نقصان - ضرر - وقفہ - اُردو میں یہ لفظ بسکون دوم متروک ہے -

اثر - در حقیقت یہ ہے کہ خواص بسکون دوم ہی بولتے ہیں عوام کی زبان پر بفتحین ہے - غالباً یہ نتیجہ ہے حرج اور ہرج کے خلط مبحث کا - ہرج بسکون دوم بمعنی آشوب، فتنہ، شور - خرابی - فساد ہے اور حرج بفتح اول و دوم بمعنی تنگی، سختی، گناہ ہے - اُردو میں ہرج بمعنی نقصان، خرابی مستعمل ہے - میری رائے ہے کہ اسی کو رکھئے اور حرج سے دستبردار ہو جئے -

حرکت - جنبش - گردش وغیرہ -

اثر - میرا مجاز یہ ہے کہ اگر عطف و اضافت کے ساتھ آئے تو بفتح اول و دوم بولئے - ورنہ بسکون دوم - حرکت مذبوحی کہئے اور حرکت میں

برکت ہے نہ کہ خرکت میں برکت ہے۔

حرف رکھنا ۔ اعتراض کرنا ۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) کس کی مجال ہے کہ اُن کے چال چلن پر حرف رکھ سکے ۔

حرام کھانا اور شلغم ۔ گناہ بے لذت ۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

حرصی ٹٹو ۔ بڑا لالچی ۔ درج نہیں ۔ (خزینۃ الامثال)

حرمت کھونا ۔ عورت کا زنا کرانا ۔ اس طرح درج نہیں۔ (جان صاحبؔ) ؎

کھوؤں کیوں حرمت میں اپنی دوپہر کے واسطے
روٹی کپڑا لکھ دیں مجھ کو عمر بھر کے واسطے

حرص ہایا ۔ (حرص بکسرِ اول و فتح دوم) (ع و) جو بہت حرص کرے لالچ کرے ۔ تانیث حرص ہائی ۔ درج نہیں ۔

حرف چیں ۔ نکتہ چیں ۔

اثر ۔ حرف چیں سے میرے کان آشنا نہیں ۔ نکتہ چیں بولتے ہیں ۔

حرف حرف ۔ یعنی ایک ایک حرف ۔ درج نہیں ۔

حرام کوٹھے پر پکارتا ہے ۔ بُری بات خود بخود مشہور ہو جاتی ہے۔

اثر ۔ صحیح مثل اس طرح ہے: حرام کوٹھے چڑھ پکارتا ہے ۔

حرام کی کمائی ۔ مالِ مفت ۔ درج نہیں ۔

ح ۔ ش

حشر کے وعدے پر دینا ۔ ایسا قرض دینا جس کے وصول ہونے کی کبھی امید نہ ہو ۔ ذوقؔ ؎

لے دام داغ دل سے مرے سوزشِ آفتاب
وعدے پہ روزِ حشر کے پر کون اُدھار دے

اثر ۔ یہ حشر کے وعدے پہ اُدھار دینا ہے ۔ ذوقؔ کے شعر میں لفظ اُدھار موجود ہے ۔

ح ۔ ف

حفِ دیدوں میں ۔ چشم بددور ۔ درج نہیں ۔ (جان صاحب) ع

مجھے ہو نسو نہ حف دیدوں میں تم سے ہو کہیں دُبلی

ح ۔ ق

حَقارت ۔ (ع ۔ خواری ۔ بکسرِ اول غلط ہے) خفت ۔ سُبکی ۔ اہانت ۔

اثر ۔ بکسرِ اول غلط ہے تو ہو ۔ اُردو میں یوں ہی صحیح ہے ۔ اور بفتح اول صحیح ہوتے غلط ۔

حقدار زسیں انگارے برسیں ۔ مستحق کا محروم رہنا ۔ درج نہیں ۔

حق مانگنا ۔ معاوضہ طلب کرنا ۔ انعام مانگنا ۔ درج نہیں ۔

حق حق ہے ناحق ناحق ہے ۔ لاکھ بات بنائی جائے دلوں میں فرق رہے گا ۔ درج نہیں ۔ (از خزینۃ الامثال)

حق نام اللہ کا ۔ خدا کا نام برحق ہے ۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

حق دبانا ۔ کسی کا جائز مطالبہ ادا نہ کرنا ۔ درج نہیں ۔

حق دق رہ جانا ۔ (ع و) (صحیح ہک دک رہ جانا) ۔ ہکا بکا ہو جانا ۔ گھبرا جانا ۔ سٹ پٹا جانا ۔

اثر ۔ صحیح ہک دک نہیں بلکہ ہک دھک ہے ۔ حق دق غلط ہے کے ساتھ یہ بھی توضیح کر دینا چاہیے تھا کہ یہ غلط زبان بولتا کون ہے عورتوں کی زبان ہک دھک ہے نہ کہ حق دق ۔

حقہ بجانا ۔ (عم) حقہ پینا ۔ حقہ بلانا ۔

اثر ۔ کیا عوام کیا خواص سب حقہ گڑگڑانا یا بلانا کہتے ہیں حقہ بجانا دیہات کی زبان ہو تو ہو ۔

حقہ پانی پلانا ۔ (کنایۃً) آؤ بھگت کرنا ۔ خاطر مدارات کرنا ۔

اثر ۔ یہ بھی حقہ بجانے کی برادری کا معلوم ہوتا ہے ۔

حقہ بھڑکنا ۔ تمباکو کا قبل از وقت جل جانا ۔ درج نہیں ۔

حقہ جل جانا ۔ حقے کا مزید دھواں نہ دینا ۔ درج نہیں ۔

حقہ کھینچنا ۔ حقہ پینا ۔ دم لگانا ۔ درج نہیں ۔ شہیدؔ ؎

نخلِ درد ، چلم غنچہ ، گل انگارے بنے
بیٹھ کر بزم میں اُس گل نے جو حقہ کھینچا

بساط آرا

ح-ک

حکم لگانا - پیشنگوئی کرنا - یہ مفہوم درج نہیں -
حکومت اٹھانا - حکم کی تعمیل کرنا - فرمانبرداری کرنا - درج نہیں -
حکم بن پتا نہیں ہلتا - بغیر مشیت ایزدی کچھ نہیں ہوتا - درج نہیں -
نسیم سے

بے وقت کسی کو کچھ ملا ہے
پتا کہیں حکم بن ہلا ہے

حکیم کو قارورے سے لاج - حکیم قارورہ دیکھنے سے شرم کرے تو خلاف دانائی ہے - درج نہیں -

ح-ل

حلف لینا - قسم لینا - درج نہیں -
حلق پکڑنا - بدمزہ چیز کا حلق سے بآسانی نہ اترنا - درج نہیں -
حلق میں بانس ہونا - اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو بہت چیخ کر بولے - درج نہیں -
حلق میں اٹکنا - حلق سے نہ اترنا - اس طرح درج نہیں - آتش ؎

شراب پینے کا کیا ذکر یار بے تیرے
پیا جو پانی بھی ہم نے تو حلق میں اٹکا

حلقوم گانٹھنا - کشتی کا ایک پیچ - درج نہیں -
حلوا گفتن دہن نساز د شیریں - زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلتا - درج نہیں -
حلوا بنانا - خوب زدوکوب کرنا - بھرکس نکالنا - درج نہیں -
حلوا کھانے کے دن ہیں - پیر فرتوت - منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت - درج نہیں -
حلیم - (یائے معروف) ایک قسم کا کھانا جو گیہوں چنے کی دال گوشت گرم مسالا اور ادرک وغیرہ ڈال کر پکایا جاتا ہے - کھچڑا -
اثر - حلیم کھچڑے سے ایک بالکل علیحدہ کھانا ہے - اس کے اجزا گیہوں دودھ اور قورما ہیں - کھچڑے میں ہر قسم کی دال اور گوشت ہوتا ہے -
حلوا خاتون - لکڑی کی گڑیا جس سے بچے کھیلتے ہیں - درج نہیں - (از دریائے لطافت)
حلق میں کانٹے پڑنا - حلق کا اتنا خشک ہو جانا کہ کوئی چیز گلے سے نیچے نہ اترے - درج نہیں - طلسم ہوشربا -

کچھ حلق میں کانٹے پڑ گئے ہیں نشتر کچھ دل میں گڑ گئے ہیں

حلیہ اتارنا - کسی کے حرکات و سکنات کی نقل کرنا - درج نہیں -
حلیہ بگڑنا - خوب درگت بننا - درج نہیں -
حلیہ لکھا جانا - کسی گروہ میں جو بدچلن ہو شمار ہونا - درج نہیں -

ح-م

حمام میں سب ننگے مثل - اس فعل کی نسبت بولتے ہیں جس میں اکثر آدمی مبتلا ہوں -
اثر - صحیح مثل اس طرح ہے ، ایک حمام میں سب یا بھی ننگے - خود بھی الف کی ردیف میں اسی طرح لکھا ہے - یہاں لغت کا پیٹ بھرنے کو الف نکال کر دوبارہ لکھ دیا -
حمائل - چھوٹی تختی کا قرآن شریف جسے گلے میں ڈال سکیں -
اثر - بفتح اول لکھا ہے - لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں -
حمرت مشرقیہ - آفتاب غروب ہونے کے بعد جو سرخی تھوڑی دیر مشرق کی طرف رہتی ہے - درج نہیں -
حمائتی کی گھوڑی عراقی کے لات مارتی ہے - مثل حمایت سے حوصلہ بلند ہو جاتا ہے -
اثر - حمائتی کا املا بجائے ہمزہ سے کے ساتھ حمایتی چاہئے - لفظ "کے" کی جگہ "کو" چاہئے - "لات مارتی ہے" کی جگہ "لات مارے" ہے الحاصل مثل اس طرح ہے: "حمایتی کی گھوڑی عراقی کو لات مارے" - (داغ نے گھوڑی کی جگہ گدھی لکھا ہے) -
حملہ بول دیا - یکایک حملہ کر دیا - درج نہیں -

ح - و

حواس اُڑ نچھو ہونا - ہوش جاتے رہنا - گھبرا جانا - درج نہیں -
حواس پیترے ہونا - ہوش رخصت ہونا - کوئی بات سمجھ میں نہ آنا - درج نہیں -
حواس نفر ذ ہونا - گھبراہٹ - پریشانی - حواس ٹھکانے نہ رہنا - درج نہیں -
حواصل - بفتح اول وکسر چہارم - ایک پرند کا نام جس کا پوٹا بہت بڑا اور آگے نکلا ہوا ہوتا ہے -
اثر - لکھنؤ میں بفتح اول وچہارم بولتے ہیں - مجازاً وہ شخص جو بڑا پیٹو، بڑا کھاؤ ہو - یہ مفہوم درج نہیں -
حوضہ - ہودج - عماری -
اثر - لکھنؤ میں ہودا کہتے ہیں -
حونق - احمق - کم عقل - یہ لفظ عربی ہبنق کا بگاڑا ہوا ہے -
اثر - ہبنق بگڑ کر ہونق ہوگا نہ کہ حونق (حائے حطی سے) - لکھنؤ میں ہائے ہوز سے لکھتے ہیں - لطف یہ ہے کہ خود حضرت مؤلف نے ہائے ہوز کی ردیف میں ہونق لکھا ہے - عربی ہبنق کا بگڑا ہوا -
حوصلہ پڑنا - ہمت ہونا - درج نہیں -

حوصلہ ٹھنڈا ہونا - پہلی سی چونپ نہ رہنا - درج نہیں -
حوصلہ پست ہونا - ہمت نہ رہنا - درج نہیں -
حور بھی سوکن کو ڈائن سے بری - مثل - سوتیا ڈاہ کے اظہار کیلئے بولی جاتی ہے - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)
حوض بھرے فوارہ چھوٹے - آمدنی ہو تو خرچ بھی ہو -
اثر - مثل تو کے اضافے کے ساتھ بولی جاتی ہے: حوض بھرے تو فوارہ چھوٹے - (خزینۃ الامثال)

ح - ے

حیثیت بگڑنا - وجاہت میں فرق آنا - درج نہیں -
حیلہ جو را بہانہ بسیار - کام نہ کرنا ہو تو بہت سے عذر نکل آتے ہیں - درج نہیں -
حیلے رزق بہانے موت - رزق اور موت کے لئے بہانہ درکار ہے -
اثر - مثل میں رزق کی جگہ روزی ہے: حیلے روزی بہانے موت -
حیل حجت کرنا - کسی بات میں جھگڑا تکرار کرنا - درج نہیں -
حیا والا اپنی حیا سے ڈرا بے حیا نے جانا مجھ سے ڈرا - کمینے کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہئے ورنہ وہ اور سر چڑھتا ہے - درج نہیں -

حرف خ

خ - ا

خار - مؤ ڈاڑھی کے بال - ڈاڑھی -
اثر - یہ معنی فیلن سے مستعار ہیں - لکھنؤ میں ڈاڑھی یا ڈاڑھی کے بالوں کو خار نہیں کہتے -
خارپشت - ایک قسم کا کانٹے دار چوپایہ جو اکثر جنگل میں رہتا ہے - کٹھل - مذ (اردو) پشت خار -
اثر - خارپشت کا ہندی مرادف ساہی یا سیاہی موجود ہے وہی

کہ دینا چاہئے تھا۔ ساہی چوہے سے کہیں بڑی گونس کے برابر ہوتی ہے اس کو چوہے سے تعبیر کرنا درست نہیں۔ لکھنؤ میں خارپشت یعنی ساہی یا کانٹوں کوئی نہیں بولتا۔

یہیں پشت خار درج کر دیا ہے جس کا موقع بجز اس کے سمجھ میں نہیں آتا کہ خارپشت کی ترکیب مقلوب ہے کیونکہ پشت خار پیچھے کھجانے کا آلہ ہے جسے خارپشت سے کوئی علاقہ نہیں۔

خاردار۔ ۲۔ وہ لڑکا جس کے داڑھی نکل آئی ہو۔

اثر۔ یہاں حضرت مؤلف نے فیلن کے بیان کردہ مفہوم پر بھی اضافہ کیا ہے۔ اس نے صرف کانٹے رکھنے والا، داڑھی رکھنے والا لکھا ہے۔ داڑھیالے لڑکے کا ذکر نہیں کیا۔

خاتمہ کا بند۔ انتہائی مبالغہ۔ اکثر بطور طنز استعمال ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

خاک سے زر پیدا ہونا۔ اقبال مندی کی نشانی۔ انیس ؎

بنزے نیاریوں کے حال یہ ظاہر ہوا ہم کو
مقدر میں جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا

اثر۔ یہ شعر انیس کا نہیں آتش کا ہے۔

خاک از تودۂ کلاں بردار۔ کاربرآری بڑی اور اعلیٰ درجہ کی جگہ سے کرنی چاہئے۔

اثر۔ میں نے یہ مقولہ اس طرح سنا ہے:۔

"آتش از کاسۂ کلاں بردار"

خاک برابر ہونا۔ مٹ جانا۔ بے وقعت ہو جانا۔ قدر نہ ہونا۔ درج نہیں۔ امیر مینائی ؎

پستیٔ بخت سے یہ خاک برابر ہوں میں
سایہ بستر نہیں، سائے کا بھی بستر ہوں میں

خاک بُھس۔ (عو) یعنی خاک پتھر۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں خاک پتھر ہی بولتی ہیں، یا خاک دھول۔

خاک چاٹ کر بات کہنا۔ عجز و انکسار ظاہر کر کے کچھ کہنا۔ دعوے کی بات عجز کے ساتھ ظاہر کرنا۔ رنگین ؎

یہ بولتی ہوں بول بڑا خاک چاٹ کر
گوئیاں کی طرح بھاڑو کی تیلی نہیں ہوں میں

اثر۔ محاورہ خاک چاٹ کر کہنا ہے نہ کہ خاک چاٹ کر بات کہنا۔ رنگین کا شعر بھی میرا مؤید ہے۔

خاک دھول بکائن کے پھول۔ دھوکے بازی، جعلسازی۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) خاک دھول بکائن کے پھول کوٹ پیس چھان کر پڑیاں بنا لیں۔

نوٹ:۔ خاک نہ دھول بکائن کے تین پھول بھی شیخی درج ہے۔

خاک ڈالے چاند نہیں چھپتا۔ بدگو کامیاب نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

خاکشی۔ (ف) مؤنث۔ خوب کلاں۔ اردو میں خاکسی کہتے ہیں۔

اثر۔ بموجب پلیٹس خاکسی یا خاکشی گھنگچی کو کہتے ہیں جو سناروں کے مصرف میں لاتے ہیں۔ دوسرے معنی ہیں چھوٹے چھوٹے سرخ بیج جو بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔ فیلن نے بیشک خاکسی کا ایک مرادف خوب کلاں لکھا ہے جو متا تھا اور رہتا ہے۔ یعنی فیلن نے بھی چھوٹے چھوٹے سرخ بیج لکھے ہیں جو بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔

خاک ڈالے چاندنی نہیں چھپتی۔ حق بات ظاہر ہو کے رہتی ہے۔ درج نہیں۔

خاک چھانتی بیر جنتی۔ (عو) تنگدستی کے اظہار کے لئے یہ مثل بولی جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

خالی بنیا کیا کرے اس کوٹھے (کوٹھی) کے دھان اُس کوٹھے (کوٹھی) دھرے۔

اثر۔ مثل جس کا مطلب ہے بیکاری و وقت گزاری کا مشغلہ جس کا حاصل کچھ نہیں۔ درج نہیں۔

خالی ہونا۔ روزگار سے لگا نہ ہونا۔ درج نہیں۔

خالی ہاتھ کیا جاؤں ایک سندیسا لیتا جاؤں۔ کہیں جانے کا بہانہ نکالنا۔ درج نہیں۔

خانگی۔ (لکھنؤ) آموختہ (پڑھنا کے ساتھ)۔

اثر۔ استغفراللہ! لکھنؤ کی زبان کو خواہ مخواہ بدنام کیا ہے۔ کہاں
خواندن پڑھنا سے خواندگی یا خواندگی کہاں خانہ سے خانگی (زنِ فاحشہ)

خالاتی۔ خالہ کی طرف منسوب جیسے خالاتی بھائی یا خالاتی بہن۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں خلیرا بھائی۔ خلیری بہن۔ یا خالہ زاد بھائی۔
خالہ زاد بہن۔ (لیٹس میں خالائی ہے۔ (ہمزہ بجائے ت) خالاتی کا کہیں وجود نہیں

خال سے لگا دینا۔ تباہ برباد کر دینا۔ درج نہیں۔
(اصل میں خالصہ لگا دینا ہے جس کے معنی ضبطی میں آجانا ہیں
خالصہ میں لام مکسور ہے مگر عورتیں بسکون لام بولتی ہیں، لہٰذا مثل
میں یہی سے لکھی دیکھی ہے)۔

خالا خلخلی دال پکاوے ڈھلد ڈھلی۔ جیسی رشتے کی خالا ہے ویسی
ہی خاطر مدارات بھی کرتی ہے۔ یہ مثال درج نہیں۔

خانہ آباد و دولت زیادہ۔ دعا۔ دولت افزوں گھر معمور۔ تم اپنے
گھر خوش ہم اپنے گھر خوش کی جگہ بھی مستعمل ہے۔
اثر۔ صرف خانہ آباد بھی کہتے ہیں۔ (قاضی محمد صادق خاں اختر)

خانہ آباد عشق نے تیرے — آہ کس کس کو دربدر نہ کیا

خانۂ خالی را دیو میگیرد۔ بیکاری بدی کی جڑ ہے۔ درج نہیں۔

خانہ خرابی برپا کرنا۔ (لکھنؤ) بربادی کرنا۔ صبا

عشق یوسف نے یہ کی خانہ خرابی برپا
ٹھوکریں کھاتی زلیخا سربازار پھری

اثر۔ محاورہ لفظ برپا کے بغیر ہے۔ صبا کے شعر میں لفظ برپا کے
معنی ہیں سبب ہونا موجب ہونا یعنی عشق یوسف زلیخا کی آوارہ گردی خانہ
بردشی کا موجب ہوا باوصفیکہ ملکہ تھی عزیز مصر کی بیوی تھی۔

خانۂ شادی۔ گھر جس میں خوشی ہو گہما گہمی ہو۔ درج نہیں۔
آتش

یار مہماں ہو گا آتش وصل کی شب آئے گی
خانۂ شادی مرا بیت الحزن ہو جائے گا

خانے پڑنا۔ پیڑی یا دراشت (اقسام شیرینی) میں کمی خوب کھنے
سے قریب قریب سوراخ پڑ جاتے ہیں اور یہ اُس مٹھائی کی خوبی سمجھی جاتی
ہے۔ اسے خانے پڑنا کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

خانے دار ہوا۔ (کنکوے بازوں کی اصطلاح) ایسی ہوا جو کہیں کم
کہیں زیادہ ہو۔ درج نہیں۔

خاں میں نہ خاں کے اونٹوں میں۔ کم حیثیت۔ مفلوک الحال۔
کسی شمار قطار میں نہیں۔ درج نہیں۔

خارشتی کُتیا مخمل کی جھول۔ مثل۔ اُس محل پر بولتے ہیں جب کوئی
بدشکل آدمی عمدہ لباس پہنے جو اُس پر زیب نہ دے۔
اثر۔ صرف عورتیں یہ مثل بولتی ہیں اور عورت کے لئے بولتی ہیں۔

خانماں آوارہ۔ جس نے گھر بار تج دیا ہو اور ادھر اُدھر گھومے۔ درج نہیں

خالہ کا دم کواڑ کی جوڑی۔ (عم) بالکل مفلس۔ درج نہیں (فیلن)

خاصی پیاری۔ دوست باز عورتوں میں ایک دوسرے کو خطاب
کرنے کے لئے خاص لفظ۔ درج نہیں۔

خاک پتھر ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ درج نہیں۔

خاک کے برابر کر دینا۔ تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔
اثر۔ صحیح بغیر لفظ کے اضافہ کئے ہے۔ خاک برابر کر دینا۔

خاک چاٹ کے کان پکڑنا۔ غرور کی بات کہہ کر عاجزی کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا بدل خاک چاٹ کر کہنا ہے۔

خاک کے گھر کو لاکھ بنانا۔ کنگال کو دولتمند بنا دینا۔

خ۔ب

خباثت۔ (بفتح اول)۔ بدباطنی۔ شرارت۔
اثر۔ عربی میں جو کچھ ہو۔ اردو میں بکسر اول بولتے ہیں۔

خبر دہندہ۔ خبر یا اطلاع دینے والا۔ درج نہیں۔

خبر بھجوانا۔ کسی کا حال کسی کے پاس کہلا بھیجنا۔ درج نہیں
ناسخ — یار کو بھجواؤں اپنی ناتوانی کی خبر
مو قلم درکار ہے مضمون کی تحریر کو

خبر دینا۔ کسی کا حال جتانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا
کیا ہی لے گُل پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں

خبر رکھنا۔ کسی امر یا معاملے سے آگاہ رہنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

یار جاتا ہے جدھر ساتھ نظر رکھتے ہیں
گھر میں ہم بیٹھے ہیں پر اُس کی خبر رکھتے ہیں

خبنا۔ (بفتح اول) بیوقوف۔ درج نہیں۔

خ۔ت

ختّج سے۔ عورتیں انگوٹھا دکھا کر (ٹھینگا دکھا کر) کہتی ہیں۔ یعنی نہیں کیا۔ اس طرح درج نہیں۔
(ختنا۔ سونٹا۔ گدکا)۔

خ۔د

خدا با خلق و خلق با خدا۔ دونوں میں ربط ہے۔ لازم و ملزوم ہیں۔ درج نہیں۔

خدا را ندیدہ اند بعقل فہمیدہ اند۔ خدا کو دیکھا نہیں عقل سے پہچانا ہے۔ درج نہیں۔

خدا اٹھا لے۔ خدا بخشے۔ دونوں کو ایک ساتھ لکھا ہے حالانکہ مطلب بالکل مختلف ہے۔ خدا اٹھا لے اپنے مرنے کی دعا مانگنا ہے۔ اور خدا بخشے اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے جو دنیا سے رخصت ہو چکا ہو۔

خدا کے گھر میں اینٹ اُٹھنا۔ چور کو سزا دینے کا ٹوٹکا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

دیکھیں ہمسائی مرا مال چھپا کے گھر میں
اینٹ اٹھاؤں گی دوگانا میں خدا کے گھر میں

خدا کی سنوار۔ خدا کی مار، لعنت، پھٹکار کی درشتی کم کرنے کو خدا کی سنوار کہتے ہیں۔ نور اللغات میں یہ پہلو نمایاں نہیں کیا گیا۔

خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ خدا کم حوصلہ اور کمینے کو ذی اختیار نہ کرے۔
اثر۔ اس کی دوسری صورت ہے جو درج نہیں: "خدا گنجے کو تیغ نہ دے"۔

خدا نے اپنے ہاتھ سے جوڑی بنائی ہے۔ (ع) دولہا دلہن دونوں حسین ہیں۔ درج نہیں۔

خدا نے یہ دن دکھایا۔ کامیابی اور خوشی کے موقع پر کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف۔ مثل اُس کے لئے بولتے ہیں جو جورو کا غلام اور مطیع ہو۔ بیشتر ساری خدائی اک طرف الخ بولتے ہیں۔
اثر۔ بیشتر نہیں مثل ہی اس طرح ہے "ساری خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف"۔

خدا وہ گھڑی کرے۔ آرزو ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں خدا وہ گھڑی لائے وہ دن کرے بولتے ہیں ؎

خدا ترا بتِ کمسن دراز سن تو کرے
ستم کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

خدا ہے تو کیا غم ہے۔ خدا پر بھروسا ہو تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔ میر ؎

بندے کا دل بجا ہے جاتا ہوں شاد ہر سو
جب سے سنا ہے میں نے کیا غم ہے جو خدا ہے

کسی کا مصرع ہے: خدا ہے تو کیا غم ہے دلشاد رہ۔

خدا پر نظر رکھنا۔ توکل اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

خدا پر رکھ نظر طالب اگر ہے دین و دنیا کا
یقیں ہے دولتِ کونین حاصل ہو توکل سے

خدا کے کارخانے میں کیا دخل۔ مشیتِ الٰہی سے کسی کو آگاہی نہیں۔ بقولے: وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

خدا کھچڑی رات نہ کرے، لڑائی بات کرے۔ (ع) آپس میں لڑائی رہے مگر جدائی نہ ہو۔ درج نہیں۔

خدائی سے نرالا کارخانہ۔ زمانے بھر سے انوکھا کام۔ درج نہیں۔

قلق ؎

یگانہ دل کا بیگانہ ہے بیگانہ یگانہ ہے
خدائی سے نرالا ان بتوں کا کارخانہ ہے

خدا آپ کو بہت سلامت رکھے - طنزاً - بڑے بدذات ہو - درج نہیں - (دریائے لطافت)

خدا کا دیا سب کچھ ہے - خوش حال ہے - فراغت نصیب ہے - درج نہیں -

خدا جس کو رکھے اُسے کون چکھے - خدا مددگار ہو تو کسی کی کچھ نہیں چلتی - درج نہیں -

خدا کا سخی - خدا کی راہ میں جان و مال صرف کرنے والا - مصحفی ؎

بگڑے ہے کیا ہمیں بھی دے ڈال ایک بوسہ
حق اے سخی خدا کے تیرا بھلا کرے گا

اثر - خدا کا سخی زبان ہے نہ محاورہ - موجودہ صورت میں مصحفی کا شعر مبہم ہے - دراصل نہ معلوم کیا ہے - خدا تیرا بھلا کرے گا کہتے ہیں - ایک امر بدیہی ہے ہمیں ہی کی جگہ ہمیں بھی چاہیے -

خ - ر

خراد - خرادی - (بتشدید دوم) خرادنے والا - کاریگر جو لکڑی کو ہموار کرتا ہے - برق ؎

نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خراد میں خرادی سے

اثر - شعر کی بات اور ہے - بول چال اور نثر میں خراد اور خرادی بلا تشدید استعمال ہوتے ہیں - حضرت مؤلف نے خرادی کے معنی خرادنے والا لکھے ہیں - اس میں ر کو شدد پڑھ کے دیکھیے - انھیں جھگڑوں سے نجات حاصل کرنے کو عام طور پر کھرادی اور کھرادنا بولتے ہیں - اس طرف کوئی اشارہ ہی نہیں - خرادا بلا تشدید کی سند میں عالم مرزا بیگم کی پہیلی کا یہ قطعہ بند شعر ہے - اُردو کے متعلق کہتے ہیں ؎

خرادا لکھنؤ والوں نے اُس کو تھیں کیوں نہ ہو ...

خربزے کو دیکھ کر خربزہ رنگ پکڑتا ہے - آدمی آدمی کو دیکھ کر آدمی ڈھنگ اختیار کرتا ہے -

اثر - مثل یوں بولی جاتی ہے : خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے -

خرچی کمانا - زن فاحشہ کا پیشہ اختیار کرنا - درج نہیں -

خردیا - (لکھنؤ) خردہ فروش - صراف -

اثر - لکھنؤ میں صراف کہتے ہیں نہ کہ خردیا - روپیہ خردہ کرانا (بھنانا) بیشک بولتے ہیں -

خرچ پر خرچ رہنا - مسلسل خرچ رہنا - درج نہیں - آتش ؎

حسینوں نے بھی خوب آتش کو لوٹا
رہا فرمائشوں سے خرچ پر خرچ

خراب رہنا - پریشان رہنا - اجاڑ - بے سر و سامان رہنا - ویران رہنا - درج نہیں - میر ؎

خراب رہتے تھے مسجد کے آگے میخانے
نگاہِ مست نے ساقی کی انتقام لیا

خرچ کی تنگی - آمدنی سے خرچ زیادہ - روپے پیسے کی کمی - درج نہیں - رشک ؎

حوصلہ ہے فراخ رندوں کا
خرچ کی بہت سی تنگی ہے

خربزے کو دیکھ کر خربزہ رنگ پکڑتا ہے - صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے -

اثر - مثل خربوزے کے ساتھ بولی جاتی ہے -

خ - ز

خزف - (ع - بفتح اول و دوم - املا ذال سے غلط ہے) ٹھیکری -

اثر - میں عربی نہیں جانتا مگر سنتا آتا تھا کہ ایک عربی ہے دوسرا فارسی - غیاث اللغات میں ہے کہ کنز اور منتخب میں خزف ہے اور صراح میں خذف - پلیٹس میں خزف کو عربی اور خذف کو فارسی لکھا ہے -

ف: مسرم حضرت مولف نے ذال سے غلط کس بنیاد پر قرار دیا۔
خشکی کے علاوہ خزف ظروف سفال اور سمندر کے کنارے کی سیپیوں کو بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں کیے گئے۔

خ۔ص

خصم کا کھائیں گیت بھیا جی کے گائیں ۔ بجا طرفداری۔ حق فراموشی۔ درج نہیں۔

خصم کیا سکھ سہنے کو یا پیٹ سے لگ کر رہنے کو ۔ ہر کام اپنے فائدے کے لئے کیا جاتا ہے۔ درج نہیں۔

خصم دل کا زخم ۔ (ع) شوہر باعث آزار بھی ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

خصما مولی ۔ کلمۂ بیزاری جو ایک عورت دوسری کے لئے استعمال کرتی ہے۔ درج نہیں۔

خصم کرنا ۔ شوہر کرنا۔ درج نہیں۔

خصم جورو کی لڑائی کسی کو نہ بھائی ۔ میاں بیوی کو مل جل کے رہنا چاہئے۔ درج نہیں۔

خصم کا کھانے بھیا کا گیت گائے ۔ فائدہ کسی سے تعریف کسی کی۔ درج نہیں۔

خصم کیا برا کیا کر کے چھوڑ دیا بہت ہی برا کیا ۔ اپنے کئے کو نباہنا چاہئے تھا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

اول خصم ہی کرنا نہ تھا جو کیا کیا
کر کے جو رنڈی چھوڑ دیا یہ برا کیا

خصم مار کے ستی ہوئی ۔ دغا کرنے کے بعد پچتائی۔ درج نہیں۔

نوٹ:۔ مندرجات بالا میں خصم بفتح اول و دوم پڑھنا چاہئے۔ اسی طرح زخم۔ اصل میں خصم بمعنی شوہر سین سے لکھنا چاہئے۔ نوراللغات میں چونکہ ص سے درج ہے میں نے بھی ص کے تحت لکھ۔

خ۔ض

خضاب کھل جانا ۔ خضاب کا رنگ اڑ کر بالوں کی سفیدی جڑیں کھائی دینا۔

مجازاً فریب ظاہر ہو جانا۔ درج نہیں۔

خضر نے ناؤ ڈبوئی ۔ (خضر بکسر اول و سکون دوم و سوم) جس سے فائدے کی امید تھی انھیں نے نقصان پہنچایا۔ درج نہیں۔

(خضر کے ذیل میں ارشاد ہوا ہے کہ لکھنؤ میں اب بفتح اول و کسر دوم و بالکسر زبانوں پر ہے۔ بفتح اول و کسر دوم بول چال میں ہرگز مستعمل نہیں بکسر اول و سکون دوم و سوم ہے۔ یہ مردوں کے متعلق کہا۔ عورتیں خالی خضر بولتی ہی نہیں خواجہ خضر کہتی ہیں۔ خضر بکسر اول و فتح دوم)۔

خ۔ط

خطبہ پڑھنا ۔ منبر پر بیٹھ کر اور لوگوں کو مخاطب کر کے بزرگان دین کی ثنا وصفت کرنا یا پند و موعظت سنانا۔ اس طرح درج نہیں۔ آتش ؎

خطبہ بلبل نے پڑھا تیری بہار حسن کا
نام گلبن سنتے تھے جس کا وہ منبر ہو گیا

خط چلیپا ۔ صلیب نما خط۔
اثر۔ کاف کی جگہ لام چاہئے۔ چلیپا۔

خطاب بٹنا ۔ سرکار کی طرف سے اظہار خوشنودی میں خطاب تقسیم ہونا۔ مثلاً خان بہادر۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) گورنمنٹ کی طرف سے خطاب بٹنے تو کیا۔

خ۔ف

خفگی ۔ بفتح اول و دوم صحیح ہے اور بسکون دوم غلط۔ ناخوشی۔ غصہ۔ سحر ؎

عاشق پر اور یہ خفگی عرض حال پر
جا بیٹھیں چڑھائی جائیں زبان سوال پر

اثر۔ شعر سے قطع نظر سوال یہ ہے کہ بول چال میں خفگی بفتح اول و دوم یا بسکون دوم ہے۔ فیصلہ یقیناً صورت ثانی کے حق میں ہوگا۔ آپ کی خفگی میرے سر آنکھوں پر اگر خفگی بفتح اول و دوم بولئے تو مخاطب سمجھے کہ آپ عذر خواہی کے بدلے اسے بناتے ہیں۔

خفتن کا صیغہ گرداننا - دن چڑھے تک سوتا رہنا - درج نہیں -

خفت - (بالکسر و فتح دوم مشدد) ذلت - خجالت (اُڑنا، جھینپنا، ہونا کے ساتھ) -

آثر - اڑنا کی جگہ اٹھانا چاہئے -

خ - ل

خلا - پاخانہ - خلوت وغیرہ -

آثر - تنہا خلا بمعنی پاخانہ نہیں ہے - بیت الخلا کہتے ہیں -

خلجان - (بفتح اول و دوم) خلش - تردد - فکر - اندیشہ - مسرور ؎

اُس کے رُک رہنے کا سبب کیا ہے
خلجاں آئے دن یہ رہتا ہے

آثر - شعر میں اور صحیح جو کچھ ہو بول چال میں بسکون دوم و اعلان نون ہے - (فسانۂ آزاد) اس وقت خلجان پیدا ہوگیا - خدا ہی خیر کرے -

بفتح اول و دوم بولئے تو ہنسے جائیے -

خلخل - خلخلا - ڈھیلا ڈھالا -

آثر - لکھنؤ میں ڈھیلا خلخل ایک ساتھ بولتے ہیں -

خلق خدا ملک خدا - خدا کی خدائی پڑی ہے ایک جگہ گزر نہ ہوگی تو دوسری جگہ چلے جائیں گے - "ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست" درج نہیں - (فسانۂ آزاد) ایک جگہ گزر نہ ہوئی تو دوسری جگہ چلے گئے - خلق خدا ملک خدا -

میر کی ایک غزل کی ردیف ہی خلق خدا ملک خدا ہے ؎

اب یاں سے ہم اُٹھ جائیں گے خلوت خدا ملک خدا
ہرگز نہ ادھر آئیں گے - خلق خدا ملک خدا

خلق کا حلق کس نے بند کیا - کسی کی زبان نہیں روکی جا سکتی - درج نہیں -

خلال ہونا - کھانا تسکین اشتہا کے لئے ناکافی ہونا - (فقرہ) اتنا پلاؤ تو زید کے دانتوں کا خلال ہوگا - بڑا پیٹو ہے - قاب چوٹی دار ہو -

یہ مفہوم درج نہیں -

خُلف وعدہ - (بالضم - جھوٹ) وعدے کے خلاف کرنا -

آثر - اردو میں خلاف وعدہ ہے اور عربی میں خُلف وعدہ کہ خُلفُ عہد -

خلیرا بھائی - خالہ کا بیٹا -

آثر - لکھنؤ میں خالہ زاد بھائی بھی کہتے ہیں -

زبان کا یہ لطیف نکتہ ہے کہ خالہ زاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی کہتے ہیں یعنی ماں کی بہن خالہ اور باپ کی بہن پھوپھی کو اہمیت دیتے ہیں اور ان کے شوہروں خالو اور پھوپھا کو پس پشت ڈال دیتے ہیں - اس کے برخلاف ماموں زاد بھائی اور چچا زاد بھائی کہتے ہیں یعنی باپ کے بھائی چچا اور ماں کے بھائی ماموں کو اہمیت دیتے ہیں اور اُن کی بیویوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں -

خلیل خاں فاختہ اڑا چکے - بہت اترا چکے - اب کچھ پلّے ہی نہیں جس پہ اترائیں - درج نہیں -

خلفشار - اس لفظ نے مجھے بڑی الجھن یا خلجان میں مبتلا کر دیا - بہت عام ہے مگر کسی فرہنگ فارسی یا اردو میں درج نہیں - اپنے عزیز اور محترم دوست پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب سے رجوع کی - اُن کی تحریر سے مجھے لفظ بلفظ اتفاق ہے اور وہی نقل کئے دیتا ہوں -

" لفظ خلفشار نہ کسی لغت کی کتاب میں ملا نہ فارسی نثر و نظم میں کہیں نظر آیا - غالباً یہ لفظ ہندوستان میں بنایا گیا ہے - اس کی اصلیت کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ کہا نہیں جا سکتا البتہ قیاس کہتا ہے کہ یہ لفظ مرکب ہے خَل اور فشار سے - ابتدا میں یہ خل و فشار ہوگا بعد کو واو عطف گر گیا جو کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے - فارسی میں مصدر سے حاصل مصدر بنانے کا قاعدہ معین ہے لیکن کبھی ماضی مطلق کا صیغہ حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے شکست، گرفت، ساخت، نشست، افتاد وغیرہ اور کبھی امر کا صیغہ حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے سوز، گداز، خراش، تاب، خروش وغیرہ - خلفشار میں خل اور فشار دونوں امر کے صیغے ہیں خلیدن اور فشاردن کے

لیکن حاصل مصدر کے معنی دیتے ہیں مثلاً جیسے دیدبا (خلیدن کا حاصل مصدر) خلش ہے جس طرح بعض مصدروں کے دو دو حاصل مصدر ہیں جیسے نازیدن نازش ناب اور تابش سوز اور سوزش تب اور تپش اسی قیاس پر خلش کے باوجود خلش کو بھی خلیدن کا حاصل مصدر مان لیا ہے۔

خ ۔ م

خُمرا ۔ فارسی میں خرہ ۔ بوریا ۔ چٹائی (۱) ایک فرقے کا نام جو چٹائی بناتے ہیں ۔ (۲) ایک قسم کے مسلمان فقیر جو اکثر میلوں ٹھیلوں میں مانگتے پھرتے ہیں ۔ (۳) رنگھڑ (مسلمان) کمہار ۔

اثر ۔ پلیٹس کے مطابق خمرا وہ مسلمان ہیں جو چٹائی بنتے ہیں ۔ اسکے بعد خمرہ کا اندراج ہے (ہائے ہوز سے) مٹی کا چھوٹا برتن یا کوزہ تیل رکھنے کا برتن ۔ چھوٹا ڈھول جو فقیر بجاتے ہیں ۔ کھجور کے پتوں کی چٹائی جس پر نماز پڑھتے ہیں ۔ یہ دونوں الفاظ انفرادی

یہ مسلمان فقیر کمہار بن کر ڈنڈوں کب سے اٹھانے لگے اور لکھنؤ ان کا وطن مالوف کب اور کیونکر قرار پایا بدستور صیغۂ راز میں ہے اور گمان غالب ہے کہ رہے گا کیونکہ حضرت مؤلف نور اللغات نے کوئی حوالہ نہیں دیا نہ کوئی سند پیش کی ۔

میں لکھنؤ کا رہنے والا ہو کر ان خمروں سے ناواقف ہوں ۔ یہاں کسی کمہار کو خمرا کہتے یا خمرا کہہ کر پکارتے نہیں سنا ۔

خمسہ کرنا ۔ کسی کی غزل یا اپنی غزل کے ہر شعر پر تین مصرعے اضافہ کرنا ۔ درج نہیں ۔

خ ۔ ن

خُنَا ۔ (عربی میں بفتح اول و بغیر تشدید دوم ۔ بیہودہ بات ۔ فحش) (لکھنؤ ۔ نحو) صفت ۔ ۱ مرد ابلہ ۔ زن بدمزاج ۔ جھگڑالو عورت ۔ ۲ گاؤ قصاب ۔

اثر ۔ کیسے کیسے الفاظ نغز و نازک و لطیف و خوش آہنگ سے لکھنؤ کی زبان کو نوازا گیا ہے ۔ خمرا کی طرح اس خُنّا سے بھی لکھنؤ والے بیگانہ ہیں ۔ اس لفظ کی معنوی ہمہ رنگی اس سے آشکار ہے کہ یہی خنا مرد ابلہ ہے ۔ پھر زن بدمزاج کا بھیس بدلتا ہے ، عورت بھی جھگڑالو ۔ بعدازاں یہ سامنے پاپڑ بیل کے گاؤ قصاب بن جاتا ہے ۔ ہم نے تو آج تک کوئی لفظ اتنے متضاد مطالب کا حامل نہیں دیکھا ۔

پلیٹس سے ۔ جس کی تو خنا کو عربی نہیں بلکہ ہندی اور بتاتے ہیں فتح اول ضم اول سے درج پایا یعنی

H ۔ خنا khanna ۔ S. m. Conceit vanity.

(خنا بفتح اول و تشدید دوم ۔ ہندی ۔ واحد ۔ مذکر ۔ غرور و خود پسندی) اب خلیل کو دیکھا ۔

A. Khanna. n. m. vanity, conceit

(خنا ۔ عربی ۔ غرور و خود پسندی ۔ اسم مذکر)

ذرا سا تصحیف کا اندراج بھی مل گیا ۔

خنا ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنی فحش و بیہودہ ۔ دماغ میں فتور ۔ مغرور ۔ خیال باطل ۔ منتخب میں یہ لفظ غیر مشدد اور جونس میں مشدد دکھایا ہے سب کچھ تو ہوا لیکن خنا اپنی ذریت کے لکھنوی کیونکر ہو گیا یا ہو گئی ۔

خنجر کی دھار ۔ خنجر کی باڑھ ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے

خندۂ گل ۔ کنایہ ہے پھول کھلنے سے ۔ درج نہیں ۔ وزیر ؎

نہ آئی اپنے قفس تک صدائے خندۂ گل
ہزار بار گئی تا بگلستاں فریاد

خ ۔ و

خوگیر کی بھرتی ۔ ناکارہ و فرومایہ اشخاص ۔ درج نہیں ۔

نوٹ :۔ جنہوں نے سرمایۂ زبان اردو میں ایسے اشخاص کے ساتھ اشیا بیکار و زائد کو بھی شامل کر لیا ہے ۔ ہم ایسے اسباب کو آخور کی بھرتی کہتے ہیں ۔

وہی متحد المعنی الفاظ کی تقسیم جس سے زبان کا دائرہ وسیع ہوتا ہے ۔

خواب خیال ہے ۔ بے اصل ہے ۔

آثر ۔ یہ باضافۂ واو عطف خواب وخیال بولا جاتا ہے ۔ اسکے بعد دوبارہ کئی دوسرے فقروں کے بعد خود بھی خواب وخیال لکھ کر معنی بے اصل باتیں تحریر کرتے ہیں ۔ نہ معلوم بے اصل اور بے اصل باتوں میں کیا امتیاز رکھا ہے اور یہ ایک میں حذف واو سے کیونکر پیدا ہوا ۔

خواب بُننا ۔ خیالی منصوبے باندھنا ۔ درج نہیں ۔ Wearing a dream. کا ترجمہ سمجھئے ۔

میرا شعر ہے ؎

خواب بُننے خوب بُنئے لیکن اتنا سوچئے
ان میں ہے تانا ہی تانا یا کہیں بانا بھی ہے

خواب و خور حرام ہونا ۔ سخت پریشانی کا عالم ۔ درج نہیں ۔ آرزو لکھنوی ؎

شام غم تھی ہر ایک شام اُسے
خواب و خور ہو گیا حرام اُسے

خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا ۔ ظاہر آراستہ باطن خراب ۔ اونچی دکان پھیکا پکوان ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولتے ہیں : خوان بڑا خن پوش بڑا + کھول کے دیکھا آدھا بڑا ۔

عوام خوان پوش کو خن پوش کہتے ہیں مثل میں وہی تلفظ قائم رکھا ہے ۔

خوراک ۔ (ف ۔ بروزن براق) کھانا ۔ غذا ۔ روزینہ ۔ تسلیم ؎

آپ نے غیر کو جو دی دشنام وہ یہ سمجھا مری خوراک ملی

بحر نے خوراک کہا ہے ؎

رزق سے محروم رازق نے نہ رکھا شکر ہے
گوشت پر اپنے گرے ٹوٹے جو ہم خوراک سے

اب فصحا کی زبانوں پر بروزن براق ہے ۔

آثر ۔ نہ معلوم کہاں کے فصحا ہیں جو خوراک بروزن بُراق بولتے ہیں ۔ یہ عوام کی زبان تھی اور ہے ۔

خون کھولنا ۔ طیش آنا ۔ برافروختہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

خونی دست ۔ لہو کے دست ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں خون کے دست بولتے ہیں ۔

خوب شد کہ بیل نبود ۔ غنیمت ہے کہ زیادہ تکلیف کا سامنا نہیں ہوا ۔ درج نہیں ۔

خود غلط ، انشا غلط ، املا غلط ۔ یکسر غلط ۔ ازابتدا تا انتہا غلط ۔ درج نہیں ۔

خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست ۔ بُری عادت کا چھوٹنا مشکل ہے ۔ درج نہیں ۔

خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش ۔ مالک کو خادم کا ہمدرد ہونا چاہئے ۔ درج نہیں ۔

خوب گاڑھی چھنتی ہے ۔ خوب میل جول اور بے تکلفی ہے ۔ درج نہیں ۔

خودی اور خدائی میں بیر ہے ۔ خدا مغرور شخص کو پسند نہیں کرتا ۔ درج نہیں ۔

خورندے ڈال کے ٹوٹے ۔ ایسے لوگ جو بڑے چالاک اور دغاباز ہیں ۔ پرایا مال ہڑپ کر جاتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

خوشامدی ٹٹو ۔ چپڑ چپڑ کرنے والا ۔ دُنیا ساز ۔ درج نہیں ۔

خوشی سے پیراہن تنگ ہونا ۔ مارے خوشی کے پھولا نہ سمانا ۔ درج نہیں ۔ آباد ؎

ہم بغل مجھ سے اگر وہ گلبدن ہو جائے گا
تنگ مثل گل خوشی سے پیرہن ہو جائے گا

خوش باور ۔ کسی بات کا آسانی سے یقین کر لینے والا ۔ درج نہیں ۔

(اودھ پنچ) خوش باور سمجھے کہ اختیارات کی توسیع کا نام ہوم رول ہے ۔

خون یا خون کے گھونٹ پی کے رہ جانا ۔ غصہ ضبط کرنا ۔ خلاف مزاج بات برداشت کرنا ۔ درج نہیں ۔

خون سبیل ہونا۔ خون پانی کی طرح ارزاں ہونا۔ درج نہیں۔
تیر (ع) خوں تھا سبیل راہ خدا میں حسینؑ کا

خوب گت بنائی۔ بہت مارا اور ذلیل کیا۔ درج نہیں۔

خودکردہ را علاجے نیست۔ اپنے کیے کا علاج نہیں۔
آثر۔ یہ فقرہ اس طرح بھی بولا جاتا ہے: خودکردہ را چہ علاج۔
(فسانۂ آزاد) خودکردہ را چہ علاج، جو ہوا سو ہوا۔

خواب میں بڑانا۔ سوتے میں باتیں کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

گوشزد یار کے ہوتی نہیں فریاد دلا
عالم خواب میں گویا کہ تو بڑاتا ہے

خون کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

آنکھوں سے جائے اشک ٹپکنے لگا لہو
آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خوں کیا

خوبی شعور کی۔ طنزاً حماقت۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

خوبی خلطے کی۔ دوست سے دوست ہنگام خوش اختلاطی کہتا ہے۔
درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

خود مطلب۔ خودغرض۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

سچ تو یہ ہے آدمی سا کوئی خودمطلب نہیں
کی عبادت بھی تو حور و لقا کے واسطے

خ ۔ ے

خیالی گھوڑے دوڑانا۔ دوراز کار باتیں سوچنا۔ درج نہیں۔

خیرات خور۔ خیرات خورا۔ دوسروں کی کمائی پر بسر کرنے والا۔
درج نہیں۔

خیلا۔ (عربی میں خیلا بروزن صحرا زن مغرور) عو۔ لغو، بیہودہ
پھوہڑ۔ احمق۔ بیوقوف ؎

اے جان یہ دکھا کسی خیلا کو گھات تو
چندرا کے چھند سے نکر اب مجھ سے بات تو

آثر۔ صاحب نوراللغات نے عربی خیلا (بفتح اول) اور ہندی خیلا
(بکسر اول ویائے مجہول) کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ رنگین کے اس شعر
سے ہندی خیلا کے تلفظ میں کوئی شک نہیں رہتا ؎

مجھے جو نام دھرتی ہے۔ دوگانا تیری خیلا ہے
وہ خود تو آرسی دیکھے کہ کیا کچھ جا کر پایا ہے

انشا نے دریائے لطافت میں خیلا کے معنی سرکش بدزبان جھگڑالو
عورت لکھے ہیں۔ اب اس مفہوم میں مستعمل نہیں۔ ایسی عورت کو
خندی کہتے ہیں۔ (بالکسر)۔

خیلا کو خیلا جان بھی کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ پلیٹس میں موجود ہے

خیال ہونا۔ کوئی بات یاد آنا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

پھر ہوا مدح طرازی کا خیال

خیر گزرنا۔ ضرر یا ہلاکت سے بال بال بچ جانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

داغ دل پر خیر گزرے تو غنیمت جانیے
دشمن جاں ہیں جو آنکھیں دیکھتی ہیں سوتے رات

خیر و عافیت۔ مطلق نہیں۔ بالکل نہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
انشا ؎

اوصاف ہیں زیادہ زحد اپنی آہ میں
لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

حرف دال

د - ا

داتا دتار (داتار) - ہر چیز کا بخشنے والا خدا ہے - درج نہیں -

داخلی شاعری - ایسی شاعری جس میں جذبات و واردات قلب کا اظہار ہو - درج نہیں -

دادا - بیگمات دادی کو دادا کہتے ہیں -

اثر - ابتک بیٹی کو پیار سے بیٹا کہتے سنا تھا - یہ تازہ انکشاف ہے - اگر ددا (دال بدوم ش. د) کہتے تو میں مان لیتا -

دار و مدار - (ف) خاطر، تواضع، مدارات - صفائی (اُردو میں) انحصار - قرار داد -

اثر - دیگر حضرات کی طرح میرا بھی خیال ہے کہ انحصار کے معنی میں اسے دار مدار (بغیر واو عطف) بولنا چاہئے -

دارم چرا نپوشم - اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص بلا ضرورت صرف نمائش کے واسطے کوئی کپڑا پہنے -

اثر - میں اس مقولے کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ جو کپڑا موجود ہے اُسکے پہننے اور رکھے رکھے گلنے سڑنے اور کیڑوں کا کھا جانے سے یہ بہتر ہے کہ پہنا جائے گو موجودہ مذاق یا حالات پر نظر رکھتے ہوئے اُس کا پہننا خلاف وضع اور باعث انگشت نمائی ہو - متکلم پہننے والا ہوتا ہے نہ کہ دوسرا شخص -

دار الفنا - دنیا -

اثر - عموماً دار فنا کہتے ہیں -

داروغہ اصطبل - اصطبل کا نگراں - درج نہیں -

دارو درمن - علاج معالجہ - درماں سے بگڑ کر درمن ہو گیا -

اثر - لکھنؤ میں عورتیں دوا درمد کہتی ہیں - درماں بگڑ کر درمد ہو گیا -

داخل - (ع) یقینی - لابدی - مثلاً شادی ہوئی داخل ہے - (کوئی شک نہیں کہ شادی ہوگی اور جلد ہوگی) - یہ مفہوم درج نہیں -

داڑی جار - (ع) لونڈی بچہ - حرامزادہ -

اثر - عوام میں بھی صرف عورتیں یہ گالی دیتی ہیں اور داڑی جار نہیں ڈاڑھی جار کہتی ہیں وہ شخص جس کی ڈاڑھی جل گئی ہو یعنی بے حیا - بے غیرت -

داڑھ - ہ.ن میں دال ہندی سے اور لکھنؤ میں دال فارسی سے -

اثر - لکھنؤ میں بھی دال ہندی سے بولتے ہیں گو حضرت جلال نے دال فارسی سے لکھا ہے -

داشتہ آید بکار گرچہ بود سر مار - کسی چیز کے حفاظت سے رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں مثل "داشتہ آید بکار" پر ختم ہو جاتی ہے - تحریر ہے

غلط یہ قول ممسک داشتہ آید بکار
قاعدہ ہے چیز اکثر وقت پڑتی نہیں

داغ پر داغ - مصیبت پر مصیبت - رنج کے بعد رنج - بیر کا شعر ہے -

داغ پر داغ ترے عشق میں یوں حاصل ہو
جیسے آغوش مہ نو میں مہ کامل ہو

دوسرا مصرع انگریزی کا ترجمہ ہے -

When the full moon is in the lap of the new moon.

دال جوتیوں میں بٹنا - لڑائی ہونا -

اثر - دوسرا محاورہ ہے " دال جوتی بٹنا " خوشی کے درمیان تکرار ہونا - وہ درج نہیں - جان صاحب ؎

مرادم ناک میں ہے دوگانا سودھیانے سے

بٹے گی دال جوتی آج بھر - بنو کا جالا ہے

دال چپو ہونا - دو پتنگوں کا باہم لپٹ کر زمین پر گر پڑنا -

اثر - لکھنؤ میں گتھم گتھا ہونا کہتے ہیں -

دال روٹی کھائے ٹوٹا پڑے تو بھاڑ میں جائے - کفایت شعاری پر بھی گزر بسر ہو تو مجبوری ہے - درج نہیں - ٹوٹا واو مجہول مضموم سے ہے - یعنی نقصان، کمی، تنگدستی -

دال نے عین - یعنی دفع ہو -

اثر - یہ مثل یوں بھی ہے - دال نے ہو - (خزینۃ الامثال)

دام کریں کام - معقول اجرت دی جائے تو کام اچھا ہوتا ہے - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

داموں کا روٹھا باتوں سے نہیں منتا - معقول معاوضہ دیے بغیر مزدور خوش نہیں ہوتا - درج نہیں - (خزینۃ الامثال)

دام اٹھنا - کسی چیز کا فروخت ہو جانا - دام کھڑے ہونا - معروف ؎

بازارِ عشق میں ہم دل کو پھرے دکھاتے

پر خاک بھی نہ یارو دام اس گہر کے اٹھے

اثر - دام اٹھنا فروخت ہونا نہیں ہے بلکہ قیمت لگنا ہے - معروف کے شعر کا بھی یہی مفہوم ہے -

دام کھڑے کرنا - چیز بیچ کر نقدی کر لینا -

اثر - لکھنؤ میں اس جگہ دام کھرے کرنا بھی بولتے ہیں - (راز اعظم) یہ درج ہی نہیں -

دامن سے ہوا دینا - محبت میں دامن سے پنکھے کی ہوا دیتے ہیں - صبا ؎

ہم وہ بسمل ہیں کہ ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک

دامنِ زخم سے قاتل کو ہوا دیتے ہیں

اثر - شعر میں خالی دامن نہیں - دامن زخم ہے - (زخم بھی گہرا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں کہ ہوا دیتا ہے) اور ہوا دینے کا مفعول قاتل ہے - ان تعلقات سے الگ زبان دامن کی ہوا دینا ہے نہ کہ دامن سے ہوا دینا - شرف کے شعر سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے ؎

اس قدر گھبرا گئے وہ غش جو مجکو آ گیا

اپنے دامن کی ہوا دی ہوش آنے کے لئے

دامنی دمکی - (ع) بجلی چمک - درج نہیں - تیر ؎

اگر ہنستی آتی ہے وہ کامنی   تو یوں دانت چمکے ہیں جوں دامنی

سرشار - ناخن کے برابر کیڑا اگر دامنی کی دمک سے مقابلہ کرنے والا -

دامن چھونا - بری نیت سے کسی کے دامن کو ہاتھ لگانا - درج نہیں آتش ؎

دامن اس گل کا کیا چھوئے گی صبا

یہ کسی نے ہے جھوٹ اڑائی بات

دان دہیز - صحیح دان جہیز -

اثر - کوئی وجہ نہیں بتائی کہ دان دہیز کیوں غلط اور دان جہیز صحیح ہے - دان بھی ہندی، دہیز بھی ہندی - جہیز عربی - لہذا دان دہیز ہی فصیح ہے - البتہ اگر لفظ جہیز تنہا استعمال ہو تو یہ فصیح ہوگا اور دہیز عامیانہ -

داتا کی ناؤ پہاڑ چڑھے - سخی کا بیڑا پار ہے - درج نہیں -

دانت رکھوانا - سِل یا چکی کے سطح کو دندانے ڈلوا کر کھُردرا بنانا تاکہ چکی میں اناج اور سل پر مسالہ باریک پسے - درج نہیں -

دانت کا چوکا - مصنوعی دانت - یہ مفہوم درج نہیں -

دانت کرکرے ہو جانا - کنکری کا دانتوں کے نیچے آ جانا - مجازاً بحث میں عاجز ہونا - (یہی مفہوم دانت کھٹے ہونے کا بھی ہے)

دانت کھل ہو جانا - ترش چیز کھانے یا اور کسی وجہ سے دانتوں کا کند ہو جانا - درج نہیں -

دانتوں کا چوکا - اگلے چار دانتوں کی لڑی -

اثر - پلیٹس سے نقل کر دیا - اردو میں چوکا پوری بتیسی کو کہتے ہیں -

چوکا ہل گیا کہیں گے تو مطلب ہوگا کہ سب دانت ہل گئے نہ کہ صرف سامنے کے چار دانت۔ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ چوکا اوپر کے چار دانتوں کو کہتے ہیں یا نیچے کے چار دانتوں کو۔ ہر چند جلال صاحب نے بھی چوکا کے معنی چار دندان پیشیں لکھے ہیں مگر مجھے اتفاق نہیں۔

دانتوں سے پکڑ پکڑ کے پیسہ اٹھانا ۔ بہت کفایت شعاری برتنا۔ درج نہیں۔

دانے کے ساتھ گھن پس گیا ۔ اصل کے ساتھ اوروں کو بھی نقصان پہنچ گیا۔

اثر ۔ لکھنؤ میں یہ مثل دانے کے بجائے آٹا یا گیہوں کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

دائی کے سر پھول پان ۔ ہر قسم کا الزام غریب بچاری پر لگتا ہے۔

اثر ۔ میں نے یہ مثل اس طرح سنی ہے ۔ دائی کے سر پان پھول۔ (پھول پان کے معنی نازک کے ہیں اُس سے امتیاز کرنے کو پان پھول کہتے ہیں) مثل کا مطلب بھی غلط سمجھا گیا۔ اس کا مفہوم ہے کسی کے ذمے کام کا سرانجام ہونا۔ دائی ہمیشہ مستوجب الزام نہیں ہوتی۔

داؤں چل گیا ۔ فریب کامیاب ہوا۔ درج نہیں۔

دائی کا جی بیمار ہے ۔ عورتیں کسی عزیز کی بیماری کے وقت کہتی ہیں بشرطیکہ رشتے میں چھوٹا ہو۔ درج نہیں۔

دانت نکوسنا ۔ (عم) غصے یا عاجزی سے درندے کا دانتوں کو نکالنا۔

اثر ۔ درندے پر موقوف نہیں آدمی پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ایک معنی کھسیانی ہنسی ہنسنا بھی ہیں جس کا انگریزی مرادف پلیٹس نے grin لکھا ہے ہم کھیسے کاڑھ دینا کہہ سکتے ہیں۔ آدمی کے متعلق استعمال کی سند میں اوج کا یہ شعر بھی پیش کیا جا سکتا ہے ؎

گرستا یا تو کوس دیتی تھی ۔۔۔ دانت اپنے نکوس دیتی تھی

دانت کرانا ۔ سوتے میں دانتوں کا بجنا۔

اثر ۔ یہ دانت کرکرانا ہے نہ کہ کرانا۔

دانت گڑگڑانا ۔ سردی سے دانتوں کا بجنا۔ سوتے میں دانتوں کا پیسنا۔

اثر ۔ لکھنؤ میں یہ دانت کرکرانا (کاف عربی بجائے فارسی) ہے۔

پلیٹس میں بھی اسی طرح ہے۔ جلال نے بھی یہی لکھا ہے۔ انیس کا شعر بھی ہے ؎

ڈھالیں لڑیں سپاہ کی یا ابر گڑگڑائے
غصے میں آکے گھوڑوں نے بھی دانت کڑکڑائے

دانت پر چھپلین نہ رہنا ۔ بالکل مفلس قلاش ہو جانا۔ درج نہیں۔

دام کھرے کرنا ۔ (کھرے میں رائے مہملہ) کسی چیز کو نقد فروخت کر ڈالنا۔ جیسا کہیں اشارہ کیا جا چکا یہ محاورہ دام کھڑے کرنے سے علیحدہ ہے (کھڑے میں را ثقیلہ) ۔ درج نہیں۔

(امراؤ جان آدا) بیسیوں لڑکے لڑکیاں پکڑے گیا۔ لکھنؤ میں جا کے دام کھرے کر لئے۔

دال میں کچھ کالا ہے ۔ دال میں کالا ہے۔ کچھ نہ کچھ خرابی ہے شبہ ہے۔

اثر ۔ یہ مثل کالا کی تکرار کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے وہ درج نہیں ۔ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ (اس کی مثال بھی ذیل کے اندراج کے تحت آئے گی) ۔

دانتوں کے تلے انگلی دبانا ۔ کسی کو کچھ کہنے کے ارادے سے اشارہ کر کے باز رکھنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے ... ورنہ جس وقت کہا کہ قلعی کھل جائے گی انھوں نے دانتوں کے تلے انگلی کیوں دبائی۔

دامن باندھنا ۔ کسی سے وابستہ ہونا کسی پر بھروسا کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

دم میں دم جب تک رہا تیرے جلو میں لے جنوں
میں گریباں چاک بھی باندھے ہوئے دامن رہا

دائی جانے اپنی بائی ۔ (مثل) جس پر خود تکلیف نہیں گزری وہ دوسرے کی تکلیف کیا جانے جس پر جیسی گزرتی ہے وہی خوب جانتا ہے ۔ درج نہیں۔

دائی دوا والے ۔ ادنیٰ ذات کے ملازم۔

اثر ۔ لکھنؤ میں انا ددا والے کہتے ہیں۔

داتا کے تین گن ۔ دے نہ دے دے کر چھین لے ۔ اللہ ہر سب قدرت ہے کوئی امیر کوئی غریب کوئی آج امیر کل غریب۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دانہ نہ گھاس پانی چھ چھ وقت - نمائشی خاطر مدارات درج نہیں -

دالی چنبیلی کے مرزا موگرا - عورت کی کمائی پر اینڈنے والے درج نہیں

دانت پر میل نہیں - بالکل مفلس - درج نہیں - (دریائے لطافت)

دانت پہ تلوار لگانا - دانت پر مار کر تلوار کی تیزی کا امتحان کرتے ہیں۔

وزیر سہ لگائی دانت پہ محبوب سبزہ رنگ نے تیغ

خضر نے ناؤ چڑھائی ہے آب گوہر پر

اثر - محاورہ صرف دانت پر لگانا ہے - تلوار اس کا جزو نہیں - وزیر ہی کا دوسرا شعر ہے سہ

دانت پر اپنے لگا کر دون کی لیتے ہو کیوں

آب گوہر مل کے کیا خنجر دو آبا ہو گیا

د - ب

دب آنا - بڑھ آنا - آگے بڑھ آنا -

اثر - یہ کنارے سرکنا ہے نہ کہ آگے بڑھنا -

دُبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام - جو شخص دو شش و پنج یا شک میں مبتلا رہتا ہے نہ تو دین کا ہوتا ہے نہ دنیا کا - یہ مثل درج نہیں -

دب کر نکل جانا - تنگ راستے یا بھیڑ سے سمٹ کر یا بدن چرا کر نکل جانا - درج نہیں - آتش سہ

وہ رخسارے جو ہوتے ہیں مقابل

نکل جاتے ہیں دب کر چاند سورج

دبّو - دبنے والا - مرعوب ہونے والا - درج نہیں -

دبکیا - تار دبکنے والا -

اثر - بسکون با و فتح سوم و یائے شدد لکھا ہے لکھنؤ میں بفتح اول و دوم و بلا تشدید بولتے ہیں (دبک - یا) - نیز خالی دبکیا نہیں تار دبکیا کہتے ہیں -

دبکیل - دبکیلا - دبنے والا - بزدل - کم ہمت -

اثر - لکھنؤ میں دبیل کہتے ہیں بفتح اول و دوم - (یہ دوسری جگہ درج ہے مگر بلا تخصیص لکھنؤ)

دبلاپا - دبلاپن - لاغری - کمزوری -

اثر - لکھنؤ میں دبلاپا بولتے ہیں -

دبلے ماریں شاہ مدار - زبردست زیردست ہی کو ستاتا ہے -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں مرے کو ماریں شاہ مدار -

دبست میں آجانا - مرعوب ہونا - دھمکی سے ڈر جانا - درج نہیں -

دبے دانتوں کچھ کہنا - ڈرتے ڈرتے ہاں میں ہاں ملانا - درج نہیں -

(فسانۂ آزاد) گیتی آرا نے بھی دبے دانتوں ہاں میں ہاں ملا دی -

دبا ہوا بنیا پورا تولے - جب آدمی پر دباؤ پڑتا ہے تو حق ادا کرتا ہے -

د - پ

دپٹ - دوڑ - دھمکی -

اثر - لکھنؤ میں دال ہندی سے ڈپٹ بولتے ہیں - جیسے ڈانٹ ڈپٹ -

د - چ

دچھنا - تحفہ - نذرانہ - انعام -

اثر - اس لفظ کا استعمال برہمنوں کو مذہبی رسوم ادا کرنے کے صلے تک محدود ہے - ہر انعام یا نذرانے کو دچھنا نہیں کہتے - اس طرف کوئی اشارہ نہیں

د - خ

دختر رز - شراب -

اثر - زیادہ تر دخت رز کہتے ہیں -

دختر عنب - شراب -

اثر - زیادہ تر بنت العنب کہتے ہیں -

د - د

دد و دام - درندگان و جانوران بے گزند -

اثر - صحیح نشست الفاظ دام و دد ہے - دونوں کو ایک ساتھ پڑھ کے

دیکھ لیجئے اکس میں کتنی شیرینی ہے۔ محتشم کاشی ؎

بوند دام و دد ہمہ سیراب دیکھیے
خاتم ز تحفہ آب سلیمان کربلا

دُدھیل گائے کی دولاتیں بھی بھلی - جس سے نفع پہنچتا ہو اُسکی سختی بھی ناگوار نہیں ہوتی -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولتے ہیں: دُدھاری گئے کی دولاتیں بھلی
دُدھڑ ہونا - کشتی میں دونوں پہلوانوں کا چت ہوجانا - تلفظ درج نہیں۔

د - ر

دُرِ نجف - ایک قسم کا پتھر ہے جس میں بال نظر آتے ہیں اور چونکہ ان بالوں کو حضرت علیؑ سے منسوب کرتے ہیں اس لئے اس پتھر کی تعظیم کرتے ہیں -

اثر - درِ نجف ایک قسم کا سفید پتھر ہے جو وادی السلام نواح نجف میں ملتا ہے اصلی حالت میں بال کیسے اس میں کچھ نظر نہیں آتا - تراشے جانے کے بعد بلور کی طرح چمکتا ہے - پتھر چونکہ نواح نجف میں ملتا ہے اور نجف سے منسوب ہے لہذا اسے متبرک سمجھا جاتا ہے اور اسکی انگوٹھیاں ہوا کرپہنتے ہیں - بسر اور دیگر زیور نجف اشرف کا تجربہ ہے۔

درآمد برآمد - آمدرفت - آنا جانا - اندر آنا باہر جانا -

اثر - اس کا ایک مفہوم مال کا ملک میں آنا اور ملک سے باہر جانا ہے جسے انگریزی میں Import and export کہتے ہیں - یہ مفہوم درج نہیں -

دَراز - دَراڑ - شگاف ہر چیز کا عموماً اور دیوار کا شگاف خصوصاً - لکھنؤ میں دوسرے لفظ کا تلفظ دونوں راے ثقیلہ سے اور دہلی میں دونوں راے فارسی سے ہے -

اثر - اگر ایسا ہے تو مجھے پوچھنے کا حق ہے کہ حضرت مؤلف کو اس کا تلفظ دراڑ (پہلی راے مہملہ دوسری ثقیلہ) کہاں سے دستیاب ہوا اگر لکھنؤ کا نہیں ہے - لکھنؤ میں دراڑ یا درز (دراز نہیں) ہی بولتے ہیں گو جلال صاحب نے ڈراڈ (ہر دو راے ثقیلہ) تحریر فرمایا ہے اور مثال میں ناسخ کا شعر بھی پیش کیا ہے ؎

جھانکنے کے لئے جس میں ہوں ڈراڑیں رخنے
اے پری رو ہے مجھے ایسی ہی دیوار پسند

فیلن میں دراڑ (پہلی راے مہملہ دوسری ثقیلہ) اور درارا (ہر دو راے مہملہ) دونوں درج ہیں اس سے حضرت مؤلف نور اللغات کا یہ قول غلط ثابت ہوجاتا ہے کہ دہلی میں یہ لفظ صرف ہر دو راے مہملہ ہے - یہی اندراج پلیٹس کا ہے - انشا نے بھی دراڑ نظم کیا ہے (پہلی راے مہملہ دوسری ثقیلہ) ؎

کس کی یہ جھانک تاک کی باس سما رہی ہے یاں
دل نے جو اس کواڑ کی تاک دراڑ غش کیا

فرہنگ آصفیہ دیکھنے کا بھی موقع مل گیا -
دراڑ یا دڑاڑ - ہ - اسم - مونث - درز - شگاف - جھری - بال - تریڑ - رخنہ - ناسخ ؎

جھانکنے کے لئے ہوں جس میں دراڑیں رخنے
اے پری رو ہے مجھے ایسی ہی دیوار پسند

یہی شعر جلال نے ہر دو راے ثقیلہ نقل کیا ہے -
دہلی کے مستند زباندان صاحب فرہنگ آصفیہ کے بیان سے جناب نور اللغات کا یہ ادعا غلط ثابت ہوگیا کہ یہ لفظ دہلی میں ہر دو راے ہندی ہے کیونکہ ناسخ کے جس شعر کا حوالہ ہے وہ ہر دو راے ہندی نہیں ہے - اسی سے فیلن کے اندراج کو تقویت پہنچتی ہے کہ ایک تلفظ دراڑ بھی ہے (پہلی راے مہملہ دوسری ثقیلہ) کیونکہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے فیلن کی ڈکشنری کی تیاری میں نمایاں حصہ لیا تھا -
ایک بیت انیس کی بھی مل گئی جس میں دراڑ (پہلی راے مہملہ دوسری ہندی) درج ہے ؎

انعی نہ فقط ڈر کے دراڑوں میں چھپے تھے
دب دب کے درندے بھی پہاڑوں میں چھپے تھے

اسی طرح دراز کوئی لفظ نہیں - درز (بفتح اول و دوم) ہے - فارسی میں

بفتح اول وسکون دوم - بلیٹس میں صرف فارسی تلفظ کے ساتھ درج ہے - فیلن نے دونوں تلفظ لکھے ہیں مگر درز بفتح اول و دوم کو عامیانہ قرار دیا ہے - ہاں درز کے تحت اس کا ہندی بدل دراڑ لکھا ہے ([illegible]) یعنی پہلی رائے مہملہ اور دوسری رائے ثقیلہ -

درانتی - چھوٹی چکی -

اثر - درانتی چھوٹی چکی نہیں بلکہ ہنسیا ہے جس سے فصل کاٹی یا درو کی جاتی ہے -

دریتی - (یائے مجہول) (ہندی میں درانتی ہے) چھوٹی چکی جس میں دانہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے -

اثر - درانتی کی طرح دریتی بھی ہنسیا کو کہتے ہیں جس سے فصل کاٹی جاتی ہے -

بڑے غور کے بعد نور اللغات کی غلطی کا ماخذ دریافت ہوا - دریتی اور دلینی کا خلط مبحث ہو گیا ہے - دلیتی (بفتح اول و دوم) چھوٹی چکی ہے جس کا مصدر دلنا (پیسنا) ہے - دلیتی کو دریتی بھی کہتے ہیں اگر وہ دونوں الفاظ کو ایک ساتھ لکھ دیتے تو یہ اُلجھن پیدا نہ ہوتی -

دُرْدَسا - (بالضم و بفتح دال دوم) - (عم) بدنامی - خرابی - گت - بُری حالت -

اثر - لکھنؤ میں دُرْدَشا کہتے ہیں - بری گت بننا یا ہونا -

(اودھ پنچ) اودھ کی دردشا -

دربا - ڈھابلی - دیکھو ڈربا -

ڈربا - (دہلی) دیکھو دڑبا -

دڑبا - کبوتر یا مرغیوں کا گھر - کابک -

اثر - مجھے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ لکھنؤ میں دڑبا کہتے ہیں -

دریا میں عریضہ دینا - (عو) حضرت فاطمہ خواجہ خضر یا پیروں کے نام کی عرضی لکھ کر اُس میں کوئی مراد مانگ کر دریا میں بہا دیتی ہیں -

اثر - شیعوں میں یہ رسم صرف حضرت صاحب الامر علیہ السلام (بارھویں امام) تک محدود ہے اور نیمۂ اندھیرے نیمۂ شعبان کو ادا کی جاتی ہے عورتوں کی قید نہیں مرد بھی شریک ہوتے ہیں عریضہ دینے کے علاوہ عریضہ ڈالنا بھی کہتے ہیں جہاں دریا نہیں ہوتا عریضہ کنوئیں میں ڈال دیا جاتا ہے -

دربار جمنا - دربار لگنا - دربار میں شریک ہونے والوں کا مجتمع ہو جانا - درج نہیں -

دربار معمور ہونا - مجلس امراء و سلاطین کا حضار سے بھر جانا -

اثر - میں جانتا تھا کہ دربار معمور ہونے سے مراد دربار برخاست ہونا ہے: بربنائے ادب معمور ہونا کہتے ہیں - ہم لوگ ابتک امامباڑہ یا تعزیہ خانہ بند کرنے کو معمور کرنا یا ہونا سے تاویل کرتے ہیں - حضرت جلال کی طرح صاحب نور اللغات نے غور نہیں کیا کہ دربار امراء و سلاطین میں سوائے مخصوص لوگوں کے یا جن کو خاص طور پر اذن باریابی دیا جائے ہر کہ و مہ شریک نہیں ہو سکتا کہ دربار بھر جائے اور مزید گنجائش نہ رہے ایسی صورت میں دربار کا حضار سے بھر جانا یا معمور ہو جانا کوئی معنی نہیں رکھتا -

حضرت جلال نیز صاحب نور اللغات نے میم کی ردیف میں معمور کرنا کے معنی دروازے کا بند کرنا لکھے ہیں - مکان کے دروازے کا تو یہ احترام اور دربار پر معمور کے اسی معنی کا اطلاق غلط - یہ ظلم میری سمجھ سے باہر ہے - میرا شعر ہے ؎

ٹھوکریں کھا کھا کے پہنچا بھی جو میں حرماں نصیب
یہ صدا آئی پلٹ جا میکدہ معمور ہے

دربار مقرر ہونا - درباریوں میں اسم ہو جانا - دربار میں حاضری کا پروانہ ملنا - درج نہیں - آتش ؎

عشق کا قصہ کہیں گے ہم حضور شاہ حسن
وقت شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا

در تیغا ہونا - دروازہ تیغا ہونا - دروازہ اس طرح بند کر دیا جانا چُن دیا جانا کہ کھولا نہ جا سکے - درج نہیں - تجر ؎

تیغ کے نیچے بھی سر رکھ کر نہ چل پائیں گے ہم
اے اجل تیغا در باغ ارم ہو جائے گا

درد سے لوٹنا - شدت کے درد میں مبتلا ہونا - درج نہیں - ذوق

سہ کعبے کا قصد اور ترے در د ہجر سے
میں اے صنم ہوں پہلی ہی منزل میں لوٹتا

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی کمخواب میں۔ انسان کو کسی کام میں بند نہ ہونا چاہئے۔

اثر۔ اس مثل کی یہ صورتیں بھی ہیں جو درج نہیں:۔

۱۔ درزی کی سوئی کبھی زربفت میں کبھی ننھے میں۔

۲۔ درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی تاش میں۔

درس کہنا۔ (ع) وعظ کہنا۔ نصیحت کرنا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی عورتیں اس طرح بولتی ہیں۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں اور ہو تو کیونکر جب کوئی عورت (جدید تعلیم یافتہ لیڈیز کو مستثنیٰ سمجھئے) درس بسکون را بولتی ہی نہیں۔ بفتح اول و دوم بولتی ہے وہ بھلا درس کہنا کیا بولے گی۔

درشن۔ (ہندو) نظارہ۔ دیدار۔

اثر۔ اس کا مرادف درس، بفتح اول و دوم درج نہیں۔

دروازہ ٹھوکنا۔ دروازے پر اس لئے ہاتھ مارنا کہ وہ کھلے۔

اثر۔ لکھنؤ میں دروازہ دھبدھبانا یا کنڈی کھٹکھٹانا کہتے ہیں۔

دروازہ زنجیر کرنا۔ (لکھنؤ) دروازہ بند کرنا۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں، زنجیر لگانا یا دروازہ بند کرنا کہتے ہیں۔

دروازے کی مٹی لے ڈالنا۔ (کنایۃً) پھیرے کرنا۔ بار بار آنا۔ سخت تقاضا کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ دروازے کی خاک چھان ڈالنا کہتے ہیں۔

دروازے کی مٹی لے جانا۔ کسی کے دروازے سے تھوڑی مٹی لے جانا اور اس پر عمل پڑھوانا تاکہ مالک مکان مہربان ہو جائے اور اس کے مزاج میں رسوخ حاصل ہو۔ درج نہیں۔

دروغ کو فروغ نہیں۔ جھوٹ کامیاب نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

دروغگو را تا بخانہ باید رسانید۔ جھوٹ کا پول کھول دینا چاہئے۔ جھوٹے کی تشہیر کرنا چاہئے۔ درج نہیں۔

درم ناخریدہ غلام۔ بے پیسے کوڑی کا غلام۔ انتہا کا مطیع و فرمانبردار درج نہیں۔ فسانۂ آزاد۔ کیسی کیسی لگاوٹ کی باتیں کیں کہ درم ناخریدہ غلام کر لیا۔

دریاؤ پری۔ عورتوں کی ایک فرضی پری کا نام۔ قدر سہ

ساقی کا فیض جاری منت کے بیڑے چھوٹے
کشتی میں سے جو آئی دریا پری ہوئی (رہے)

اثر۔ شعر کی بات اور ہے عام طور پر جل پری کہتے ہیں۔

دریا کا کروٹ سے بہنا۔ دریا کا اتنا چڑھا ہونا کہ سیلاب کے قریب ہو۔ میرا شعر ہے سہ

ان لمبے لمبے بالوں میں گھونگھر کی لہریں
کروٹ سے جیسے بہتی ہے گنگا غضب غضب

(گنگا کو دریا کا نمائندہ قرار دیا ہے)۔

درسی کرنا۔ (لشکری) زمین کو ہموار کرنا۔

اثر۔ یہ معماروں کی بھی اصطلاح ہے۔ دیوار پر استرکاری کر کے اُسے لکڑی سے ہموار کرتے ہیں۔ غالباً انگریزی لفظ Dressing سے بنالیا ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔

دڑاتا ہوا۔ بلا پس و پیش۔ بے خوف و خطر۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ دڑاتا ہوا عضبی چیتا آگے بڑھا۔ (دڑانا درج ہے)

درپنی۔ شیشہ۔ چھوٹا آئینہ۔

اثر۔ (کنایۃً) جھلک دکھانا۔ صورت دکھانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (اودھ پنچ) تیل کے چشموں میں جو صورت جونۃ (تجارت) نظر آتی تھی وہ درپنی دے کے چلتی ہوئی۔

در بلا بودن بہ از بیم بلا۔ مصیبت کا دھڑکا لگا رہنے سے مصیبت میں مبتلا ہونے کو ترجیح ہے۔ درج نہیں۔

در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست۔ خطا معاف کر دینے میں جو مزا ہے وہ بدلہ لینے میں نہیں۔ درج نہیں۔

درعین اختیار مرا اختیار نیست۔ انسان بظاہر مختار مگر دراصل

مجبور ہے - درج نہیں -

دریوزہ - دریوزہ گری - واو مجہول سے) بھیک مانگنا -

اثر - لکھنؤ میں واو معروف سے بولتے ہیں - ازروئے کتب لغات فارسی دونوں طرح درست ہے - بیشتر واو معروف کے حق میں ہے -

ہاں ایک بات اور ہے - ازروئے قواعد دریوزہ گری غلط ہے - دریوزگی چاہیے -

درمیانی بننا - فریقین کے درمیان صلح یا سمجھوتے کا ذریعہ بننا - درج نہیں

درگور - دعائے بد - کلمۂ تنفر وغیرہ -

اثر - زائد بطور تکیہ کلام بھی عورتیں بولتی ہیں - جان صاحب سے

کس کے غم میں بن گئیں مردہ   اوہی درگور کیا یہ حال ہوا

درہم برہم - ۱ بتر بتر - ۲ خفا - ناراض -

اثر - خفا یا ناراض صرف برہم کے معنی ہیں - منتشر ہونے کا مفہوم درہم برہم ایک ساتھ مل کر ادا کرتے ہیں -

دریا کا کنارہ - ساحل - تعجب ہے کہ درج نہیں -

دریا میں چراغ چھوڑنا - مراد بر آنے کے لئے ایک ٹوٹکا - درج نہیں - جان صاحب سے

پھر ہیں خضر سے ملوں ہے یہ جان صاحب کی مراد
روز جاتا شام کو ہے چھوڑنے دریا چراغ

درد - ۲ (۶) دردِ زہ -

اثر - خالی درد سے یہ مفہوم ادا نہیں ہوتا جب تک درد لگنا نہ کہا جائے -

د - ڑ

دڑبا پھونکنا - کسی بات کا خاتمہ کر دینا - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) - جو جدید تہذیب کا ڈھنگ تیرھویں صدی کے جعفر زٹلیوں نے ایجاد کیا ہے اس کا دڑبا پھونک دیا جائے -

دڑبڑانا - جھوٹا ٹھہرانا - جھڑکنا وغیرہ

اثر - نیلین سے نقل کر دیا گیا - جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں (کم سے کم لکھنؤ میں) رائج نہیں - یہ مفہوم عورتیں دڑدڑانا (بضم اول و سوم) سے ادا کرتی ہیں - (بظاہر "دور ہو" سے مصدر بنا لیا ہے) - دوسرا مرادف دُر پھٹ کرنا ہو سکتا ہے -

دڈنگے لگانا - اُچھلتے کودتے پھرنا -

اثر - لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولتے بلکہ ہُڑ دنگا مچانا - گُدکے لگانا - یا چھلانگیں بھرنا کہتے ہیں -

دُرّ دکنا - شیر کا بولنا - چنگھاڑنا - سانڈ کا بولنا -

اثر - مجھے اس کی تصدیق نہ ہو سکی - لکھنؤ میں شیر کے بولنے کو ڈکارنا کہتے ہیں - سانڈ اتراتا ہے

د - س

دس گھرا - لڑکیوں کا ایک کھیل -

اثر - عام طور پر اسے دس گھڑا (رائے ہندی) کہتے ہیں - (قاعدے سے دس گھرا ہی چاہیے کیونکہ دس دس گھر دونوں طرف ہوتے ہیں) -

دساوری - ایک قسم کا عمدہ پان - اس معنی میں بفتح اول بول چال میں ہے -

اثر - لکھنؤ میں بکسر اول ہی بولتے ہیں - پلیٹس میں بھی اسی طرح درج ہے -

دست پاچہ ہونا - سٹپٹانا -

اثر - یہ مضطرب و سراسیمہ ہونا ہے - (از بہار عجم)

دستگی - وہ چیز جو گرفت کے واسطے کسی چیز میں لگی ہوتی ہے -

اثر - لکھنؤ میں اس کی جگہ دستہ کہتے ہیں -

دستاں - نغمہ - آواز - جیسے بلبل ہزار دستاں -

اثر - جہاں تک میرا مطالعہ ہے اردو میں دستاں کی جگہ داستاں بولتے ہیں - بلبل ہزار داستاں - فارسی میں دستاں اور داستاں دونوں مستعمل ہیں -

دست کوتاہ کرنا - ہاتھ روک لینا - رشک سے

خوف حق سے جو کرے دست تعدی کوتاہ   قصہ کوتاہ وہ انسان کہاں ہوتا ہے

آثر- دست کوتاہ کرنا کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں - علاوہ بریں رشک
نے دست تعدی کوتاہ کرنا لکھا ہے پورے فقرے کو محاورے کی حدود
میں کیوں نہیں لائے - شعر سے محاورہ سازی اکثر گمراہ کن ہوتی ہے -
کوتاہ دست ہونا فارسی میں کسی بات کا مقدور نہ ہونا ہے یا کم ہمتی کی طرف
اشارہ ہے اُسی کی ترکیب مقلوب دستِ کوتاہ ہے۔ جیسا میر کہتا ہے ؎

سبحہ گرداں ہی میر ہم تو رہے   دستِ کوتاہ تا سبو نہ گیا

"دست کھینچنا" لکھ کر حضرت مؤلف نے خود اعتراف کیا ہے کہ
مستعمل ہاتھ کھینچنا ہے - اسی طرح محاورہ ہاتھ کھینچنا یا روکنا ہے
نہ کہ دست کوتاہ کرنا - یہی حال نہ معلوم کتنے خود ساختہ محاوروں کا ہے۔
دست کوتاہ کرنا کی جگہ دست کش ہونا کہئے تو کوئی اعتراض کا پہلو نہ نکلے -

دست و پا پھول جانا - ہوش و حواس گم ہوجانا -   عاشق ؎

میں نے بحر عشق میں گر کر نہ مارے ہاتھ پاؤں
دست و پا پھولے جو وہ گورا بدن یاد آگیا

آثر- نثر میں ہاتھ پاؤں پھولنے کے بجائے دست و پا پھولے بولئے تو
ہنسے جائیے -

دسترخوان زیادہ کرنا - دسترخوان اٹھانا - بڑھانا - درج نہیں -

دست خود دہان خود گر نخورد زیان خود - خود مختار کا مطلب خوب
حاصل ہوتا ہے اب بھی اگر فائدہ نہ حاصل کرے تو اسی کا نقصان ہے -
آثر- زیادہ تر دست خود دہان خود بولتے ہیں باقی حصہ شامل نہیں کرتے -

دُسراکے - دوبارہ - درج نہیں -   آرزو لکھنوی ؎

دُسراکے بھی کیا دیکھیں گی بھوئی ہوئی آنکھیں
لپکا نہ ہوا دیکھنے کا یہ بھی ہے جھلک سی

دس اُنگلی دس چراغ - نہایت ہنرمند خوبصورت اور خوش نصیب عورت
اس طرح درج نہیں - "دسوں انگلیاں" "غ" لکھا ہے -

دس جوتے حقے کا پانی - سخت سزا دینا - ذلیل کرنا - درج نہیں -
عروج لکھنوی ؎

بات میری نہ تو نے گر مانی   تجھکو دس جوتے حقے کا پانی

دسترخوان پر چھینی - سیج پر منی - دونوں موقع موقع سے مزا دیتی ہیں
یہ مثل درج نہیں -

دسہرا - ہندوؤں کا تہوار -
آثر- بکسر دوم لکھا ہے - لکھنؤ میں بفتح اول و دوم بولتے ہیں اور یے
لغت بھی یوں ہی درست ہے -

دستور ہے - رواج ہے - رسم ہے - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

جب میں کہتا ہوں ستمگر کس لئے عذر ستم
ہنس کے کہتا ہے آثر کیا کیجئے دستور ہے

دسمبر - انگریزی سال کا بارھواں مہینہ -
آثر- بفتح اول لکھا ہے لکھنؤ میں بکسر اول و فتح دوم بولتے ہیں -

دستی خط یا رقعہ - وہ پیام جو کسی شخص کے ہاتھ کسی کو بھیج جائے -
درج نہیں -

دستی رومال - وہ رومال جو چہرے سے پسینا پاک کرنے کے لئے استعمال
کیا جاتا ہے - درج نہیں -

دست چالاکی - چوری - داؤں کرنے کی پھرتی -
آثر- یہ اردو نہیں - ہاتھ کا چالاک یا ہاتھ کی چالاکی کہتے ہیں -

دست تاسف ملنا - کنایۃً افسوس کرنا -
آثر- شعر سے قطع نظر بول چال میں ہاتھ ملنا - افسوس کرنا بولتے ہیں -

دست پناہ - دستپنا -
آثر- دست پناہ ٹکسال باہر - دستپنا کہتے ہیں -

دست بقبضہ ہونا - آمادۂ جنگ ہونا -
آثر- شعر سے الگ قبضے پر ہاتھ ڈالنا بولتے ہیں -

دست بخیر - کسی کے مرض کے بتانے کو اول یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں
اس جگہ دشمن بخیر بھی کہتے ہیں -
آثر- میں نے دست بخیر کے علاوہ دشمن بخیر کسی کو بولتے نہیں سنا -

د - ش

دشمن کا بغل میں دبالینا - دشمن کی برداشت کرنا -

اثر- لکھنؤ میں دشمن کو بغل میں پالنا یا پرورش کرنا بولتے ہیں اور اختصار کے ساتھ "دشمن کہاں؟ بغل میں"۔

دشمن کے جی کا چیتا ہوا - دشمنوں کی مراد بر آئی -
اثر- لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولتے - دشمن کی مراد بر آئی کہتے ہیں جو معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا - یا کہیں گے دشمن کا داؤں چل گیا - دشمن کی دال گل گئی -

دشمن کی نگاہ سے - تیز نگاہ سے - دشمن کی نظر سے -
اثر- محاورے کا مطلب ہے اپنے ہی افعال و کردار کا دشمن کی طرح بلا رو رعایت جائزہ لینا -

دشمن دانا بہ از دوست ناداں - نادان دوست سے عقلمند دشمن بہتر - درج نہیں -

دشمنا گی - (عو) دشمنی (یہ آدم گیری قسم کا لفظ ہے) درج نہیں -

دشمن کو بھی خدا نصیب نہ کرے - کمال مصیبت کے موقع پر کہتے ہیں یعنی ایسی مصیبت کسی پر نہ پڑے - صبا ؎

کہتے ہیں میرے دوست مرا حال دیکھ کر
دشمن کو بھی خدا نہ کرے مبتلائے رنج

اثر- صبا کا شعر مندرجہ فقرے کی سند کیونکر ہوا - لکھنؤ میں دشمن کو بھی خدا نصیب نہ کرے کی جگہ کہتے ہیں - خدا دشمن کو بھی یہ دن نہ دکھائے - یا خدا دشمن پر بھی ایسا وقت نہ ڈالے -

دشمن سے دشمن - سخت دشمن - جان کے دشمن - درج نہیں - نصاحت ؎

بغائیں ان کی سہہ سہہ کر دعا کرتا ہوں خالق سے
نہ دل آئے حسینوں پر کسی دشمن سے دشمن کا

دشمن سوئے نہ سونے دے - دشمنی بری چیز ہے نہ اپنے کو آرام ملتا ہے نہ اس کو جس سے دشمنی ہے - درج نہیں -

دشمنوں میں یوں رہیے جیسے بتیس دانتوں میں زبان - دشمنوں سے بھی ایسا سلوک کیجئے کہ وہ گزند نہ پہنچائیں - درج نہیں -

دشمن از یر پا - کلمۂ دعا جس وقت نئی جوتی پہنتے ہیں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں - انشا ؎

کیا سب دیکھنے والوں نے دشمن زیر پا صاحب
نیا پہنا جب اس نے مخمل زربافت کا جوڑا

اثر- نئی جوتی پہننے کی تخصیص غلط - دشمن زیر پا کا یہ مطلب ہے کہ دشمن ذلیل خوار اور پامال رہے - وزیر کا شعر ہے ؎

پہن کر کفش نو یارب وہ آ کر خوب سا روندے
مبارک ہوئے دشمن زیر پا کہنا مرے دل کا

لفظ کفش کا استعمال محض برنائے رعایت لفظی ہے -

د - ع

دعا دو سمدھیانوں کو نہیں پھرتیں دو دو دانوں کو - (عو) جن کے سہارے عیش سے بسر ہوتی ہے - چین کی بنسی بجتی ہے ان کا احسان مانو - درج نہیں -

دعوت سمرقند - شان و شوکت کی دعوت - تکلف کا کھانا -
اثر- میں سمجھتا تھا کہ ایسی دعوت میں سب کھانے فرضی یا خیالی ہوتے ہیں جسے انگریزی میں Barmecide Banquet کہتے ہیں - بہار عجم کے اندراج سے اس کی تصدیق ہوتی ہے - (میر سیادت) ؎

مرد بسیب زنخداں زرہ کہ حاصل نیست
بجز صلاح سمرقند از زنخدانہا

اردو میں بھی صلاح سمرقندی کے معنی جھوٹ موٹ کی دعوت کے ہیں - اس کی ایک چشم دید مثال "دیگ کھڑکنا" کے تحت ملے گی -

دعوت ولیمہ - وہ ضیافت جو نکاح کے بعد مسلمانوں میں ہوتی ہے -
اثر- نیا مکان تعمیر ہونے اور اس میں سکونت اختیار کرنے پر بھی ایسی دعوت ہوتی ہے -

دعوت عداوت ہو گئی - ظاہر کی دوستی در پردہ عداوت ثابت ہوئی - درج نہیں -

دعویٰ باطل ہونا - دعویٰ غلط ثابت ہونا - میرا شعر ہے ؎

باطل تمام دعویٰ دیدار ہو گئے
دل سب کے اک نگاہ میں بیکار ہو گئے

دعا خیر - سب کی بھلائی چاہنے والے - درج نہیں - قلق ؎

رند ہیں کافر ہوس کے دعا خیر ہیں تمام
حرمت کفر رہے رونق اسلام رہے

د - ف

دَف - ایک فرقے کا نام جو دف بجانے کا پیشہ کرتا ہے -
اثر - لکھنؤ میں ڈفالی کہتے ہیں - (دال ہندی)
دفان ہونا - (ع) دور ہونا - دفع ہونا -
اثر - لکھنؤ میں دور دفان بھی ہے نیز دفع دفان -
(دفع کا تلفظ دَفے)
دفتر ہونا - عہدہ سپرد ہونا - درج نہیں - بحر ؎

مجھ کو جس دن سے سیہ کاری کا دفتر ہو گیا
میکدہ میری کچہری بتکدہ گھر ہو گیا

دفعہ لگانا - الزام عائد کرنا - درج نہیں -
د - ف - ع ہو جئے - یہاں سے جائیے - درج نہیں -
(دریائے لطافت) - (د - ف ہو جئے بھی ہے) -

د - ک

دُکھتی رگ پکڑنا - کسی عیب یا کمزوری کی گرفت کرنا - درج نہیں -
دُکھتی نگاہوں سے دیکھنا - اس طرح دیکھنا کہ دل میں ہوک اٹھے - تیز نظر سے دیکھنا - درج نہیں -
دُکھڑا لے بیٹھنا - مصیبت بیان کرنا - درج نہیں - مثلاً بات کچھ بھی تم اپنا دُکھڑا لے بیٹھے -
دُکڑی - ا - دُکی - دو کا پتہ دُری -
اثر - لکھنؤ میں تاش کے پتے کو جس پر دو نقطے یا نشان ہوں دُگی کہتے ہیں - (کاف فارسی بجائے عربی) کبھی تک ایسے پتے کو دوا کہتے ہیں (دال کی آواز خفیف) دُری کی جگہ دُگی کہتے ہیں (را تشدید) -
دُکھ بھریں بی فاختہ اور کوے میوے کھائیں - مثل - تکلیف کوئی اٹھائے اور لطف کوئی حاصل کرے -
اثر - لکھنؤ میں اس مثل کو یوں بولتے سنا ہے "دُکھ جھیلیں بی فاختہ کوے انڈے کھائیں" - عام خیال ہے کہ کوا فاختہ کے انڈے کھا جاتا ہے اور اُن کی جگہ اپنے انڈے رکھ دیتا ہے جنھیں سے کر فاختہ بچے نکالتی ہے اور حیران ہوتی ہے - اسی سے یہ مثل بنی -

د - گ

دُگانہ پھل - جڑواں پھل - بحر ؎

امید وصل نہ رکھ نو رسان دنیا سے
ہزار میں کوئی ایک آدھ پھل دوگانہ ہوا

اثر - وہی شعر ہے محاورہ سازی - نثر میں دُگانہ پھل کو دُہرا کہتے ہیں (بضم اول و فتح دوم و سکون را) مثلاً دُہرا آم -
دُگدُگی - دُھگدُگی - دُھگدُگی - سینہ اور گلے کے بیچ کا گڑھا - گلے کے ایک زیور کا نام - سینے کی ہڈی -
اثر - ایک چوتھی شکل دُھکدُھکی ہے - لکھنؤ میں یہی مستعمل ہے پلیٹس میں بھی درج ہے -

د - ل

دل اُٹکنا - عشق ہونا - محبت ہونا -
اثر - اس کے ایک معنی اور بھی ہیں جو درج نہیں - خیال بٹا ہونا مثلاً دل تو کھیل میں اٹکا ہے سبق کون یاد کرے -
دل اُجاڑ - اسم مرکب - جس کا دل افسردہ ہو - درج نہیں - (طلسم فصاحت)
یہ دل اُجاڑ صحرا کو طے کرتا آہیں بھرتا جاتا تھا -

دل بدست آور کہ حج اکبر است ۔ کسی کی دل دہی کرنے کا ثواب حج اکبر کے برابر ہے ۔ درج نہیں ۔

دل بُڈھا ہو جانا ۔ اُمنگ اور ولولہ نہ رہنا ۔ جوش نہ رہنا ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب ؎

ایک میں پائی نہیں میں نے جوانی کی اُمنگ
کیا زمانہ ہے کہ دل بچوں کا بُڈھا ہو گیا

دل پر کھپ جانا ۔ دل پر اثر کر جانا محبت کا ۔ جان صاحب ؎

مجھ کو اس سر کی قسم کھپ گیا دل پر میرے
اُس کی تعریف میں کرتی ہوں لگائے آگے

اثر ۔ نسخہ نظامی میں یہ شعر نہیں ملا ۔ زبان دل میں کھپ (بالفتح) جانا یا کُھب جانا ہے (بضم اول و بائے ابجد) نہ کہ دل پر کُھب جانا ۔ علاوہ بریں اُس کی کے بجائے جس کی چاہیے ۔ سیاق عبارت یہی کہتا ہے ۔ پلیٹس میں بھی میرے معروضہ اعراب درج ہیں ۔ کھپنے والی چیز (تحلیل ہونے والی) یا کُھبنے والی (پیوست ہونے والی) دل میں کھپے یا کُھبے گی نہ کہ دل پر ۔

دل پھٹ جانا ۔ دل بیزار ہو جانا ۔ طبیعت کا متنفر ہو جانا ۔ طبیعت کا ہٹ جانا ۔ جرأت ؎

کبھی نہ اُن سے ملے ہم جُدا ہوئے جب سے
پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا

اثر ۔ یہی شعر نہ سمجھا اور مطلب پہنانا ۔ بھلا کوئی بھی معشوق سے متنفر یا بیزار ہوگا ۔ دل پھٹنا سخت صدمہ ہونا ، مایوس ہونا ہے ۔ جرأت کے شعر کا بھی یہی مطلب ہے ۔ اُسکے ایک دوسرے شعر سے یہ مفہوم بالکل آئینہ ہو جاتا ہے ۔

ایک دن میں نے کہا تم سے مرا دل پھٹ گیا
پھیر کر منہ ہنس کے فرمایا رفو ہو جائے گا

کیا نفرت یا بیزاری کی حالت میں ایسی چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے ۔

دل پھینک ۔ اسم مرکب ۔ اچھی صورت دیکھتے ہی ریجھنے والا ۔ عاشق تن ۔ درج نہیں ۔

دل پھرنا ۔ دل کا بیزار ہو جانا ۔ کراہت کرنا ۔ سودا ؎

قتل سے میرے عبث قاتل پھرا — اس نے منہ پھیرا ہمارا دل پھرا

اثر ۔ دل پھرنا ۔ ربط ضبط میں فرق آنا ۔ کشیدہ خاطر ہونا ہے ۔ بھلا کوئی دلدار سے دل آزار بھی بیزار ہوتا یا کراہت کرتا ہے ۔ (فسانۂ آزاد) تمہیں تراشیں کہ حسن آرا کا دل آزاد کی طرف سے پھر جائے ۔

دل ٹپکنا ۔ مائل ہونا ۔ طبیعت کا للچانا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ عجائب) جھولنے والوں پر دل ٹپکا پڑتا ہے ۔

دل دُھکڑ پُکڑ کرنا ۔ بفتح کاف و رائے ہندی لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں بفتحتین و رائے مہملہ دُھکَڑ پُکَڑ کہتے ہیں ۔ (پلیٹس میں وہی تلفظ ہے جو حضرت مؤلف نے لکھا ہے)

دل زندگی سے سرد ہو جانا ۔ دل کا زندگی سے بیزار ہونا ۔ ناسخ ؎

دل زندگی سے سرد ہے ایسا کہ کیا عجب
کافور برسے گریۂ آہن دراز سے

اثر ۔ دوسرا مصرعہ بالکل غلط نقل ہوا ہے ۔ اس طرح چاہیے ۔

کافور برسے گریۂ آہن گداز سے

دل زندگی سے سیر ہونا ۔ جینے کی خواہش نہ رہنا ۔ جینے سے دل کا اوب جانا ۔ درج نہیں ۔

دل سے لو لگنا ۔ شدید طلب ہونا ۔ درج نہیں ۔

دل کو ہو قرار تو سوجھیں سب تیوہار ۔ مثل ۔ دل ٹھکانے ہو تو آدمی خوشی منائے ۔ درج نہیں ۔

دل کا بخار چھانٹنا ۔ دل کا ملال یا غصہ بغیر کسی پر نکالے ہوئے دور کرنا ۔ درج نہیں ۔

دل چالاک ۔ سیر چشم ۔ جسے پیسا خرچ کرنے میں تامل نہ ہو ۔ درج نہیں ۔ (امراؤ جان ادا)

دل کا چور ۔ شک ۔ وسوسہ ۔ درج نہیں ۔

دل کا خدا حافظ ہے ۔ دل میں خوف سمایا ہوا ہے ۔ درج نہیں ۔

دل کا مالک اللہ ہے ۔ دل کا حال سوا خدا کے کسی کو نہیں معلوم ۔

اثر۔ اس کا مطلب نہیں بلکہ یہ ہے کہ خطرے کے موقع پر کوئی بظاہر جری اور نڈر ہے مگر دل دھکڑ پکڑ کر رہا ہو۔ کلیجے میں پنکھے لگے ہوں۔

دل کا میلا۔ بدنفس و بد باطن۔ درج نہیں۔

دل کو پنکھے لگنا۔ دل گھبرانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دل میں پنکھے لگنا یا کلیجے میں پنکھے لگنا بولتے ہیں اور اس میں ہمیشہ دہشت یا پریشانی کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔

دل کی لگی۔ دل کی چوٹ۔

اثر۔ دل کی لگی شدید آرزو ہے۔ خواہش ہے نہ کہ دل کی چوٹ۔ انجم ؎

دکھا کر عارضِ تاباں کا جلوہ   لگی کو دل کی بھڑکا یا نہ کیجے

دل اوب جانا۔ (بالضم و واو معروف)۔ دل کا اُکتا جانا۔ اُچاٹ ہو جانا۔ درج نہیں۔

دل گھونٹ گھونٹ کے رکھنا۔ دل کو بالجبر کسی کام سے باز رکھنا۔ داغ ؎

دل کو تو گھونٹ گھونٹ کر رکھا   مانتی ہی نہیں مگر آنکھیں

اثر۔ داغ کے شعر ہی سے ظاہر ہے کہ محاورہ دل کو گھونٹ گھونٹ کر رکھنا ہے۔

دل میں ٹیڑھا ہونا۔ دل ہی دل میں کسی سے ناخوش ہونا۔ راسخ ؎

مجھ سے بل رکھتے ہیں گیسوے بتاں اے راسخ
ٹیڑھے ہیں سیدھے مسلمانوں سے ہندو دل میں

اثر۔ محاورہ صرف ٹیڑھا ہونا بمعنی بگڑنا ناراض ہونا ہے۔ دل میں کا ٹکڑا جزو محاورہ نہیں۔

جان صاحب کا شعر اس کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ ؎

ٹیڑھے ہوتے ہو جو سیدھی بات پر تو خوش رہو
میں نے منگوایا تھا آڑا لائے ہو ترچھا عبث

(آڑا اور ترچھا کپڑے کی اقسام ہیں)۔

دل لوٹ لینا۔ (واو معروف) دل زبردستی چھین لینا۔ درج نہیں۔

دل مرجھانا۔ افسردہ ہونا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

مرجھا گیا دل اپنا تو نقشہ یاد آیا
بے اختیار مجھ کو اک پھول کی کلی کا

دل ہی دل میں کٹ کٹ کے رہ جانا۔ بہت شرمندہ ہونا مگر شرمندگی کو چھپانا۔ درج نہیں۔

دِلِدّر۔ افلاس۔ نحوست۔ نجس چیز۔

اثر۔ بفتح اول و کسر دوم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسر اول و فتح دوم کہتے ہیں۔

دَلیل۔ (ع و) بفتح اول و یائے مجہول۔ دلیر کا بدل۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

اے بی بن بیاہی اور ایسی دلیل
عشقبازی بھی ہے کوئی کیا کھیل

دلی دکھانا۔ بچے کو کھلاتے ہوئے بغلوں میں ہاتھ دے کر سر سے اونچا اٹھا لیتے ہیں اور اس فعل کو دلی دکھانا کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں دلی دروازہ دکھانا کہتے ہیں۔

دلی میں رہ کر بھاڑ جھونکا کئے۔ اچھی جگہ رہ کر بھی لیاقت نہیں پیدا کی۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: بارہ برس دلی میں رہے اور بھاڑ جھونکا کئے۔

دلے پنج۔ عمر سے اترا ہوا گھوڑا۔

اثر۔ اسے ٹلے پنج بھی کہتے ہیں۔

دُلمہ۔ (فارسی میں بفتح اول و دوم) یا اس دودھ کو کہتے ہیں جو پنیر ڈال کر گاڑھا کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا سالن جو بینگن اور گاجر میں قیمہ اور پنیر بھر کر پکاتے ہیں۔ اس معنی میں اُردو میں بالضم ہے اور اب فارسیوں میں بھی بالضم زبانوں پر ہے اور سالن کے معنی میں مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں جمے ہوئے میٹھے دودھ کو دَلمہ (بالفتح) اور سالن کو دُلمہ (بالضم) کہتے ہیں۔ میں نے بینگن کے علاوہ گاجر کا دُلمہ نہ دیکھا نہ سنا۔ گاجر ایک میٹھی ترکاری ہے، اُس کا پیٹ چھوٹا ہوتا ہے۔ اُس کا اچار ڈالا جاتا ہے، حلوا یا مربا بنتا ہے، اچھے دام میں پکائے جاتے ہیں سالن نہیں پکتا۔ خالی کر کے مسالا کیا بھرا جائے گا کہ دُلمہ پکے۔

دُلینڈی۔ ہولی کا دوسرا دن۔

اثر۔ لکھنؤ میں دُھلینڈی کہتے ہیں۔ پلیٹس میں بھی یہی درج ہے۔

دلبا ۔ وہ لڑائی کا پرند جسے پُوا پُوا کر اور پرندوں کو دلیر بناتے ہیں ۔ دہلی ۔

اثر ۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ شق ستم صرف بٹیر پر ہوتی ہے اور اُسے پُھلا کہتے ہیں ۔ (بضم اول و تشدید دوم)

دل ٹھنڈا کرنا ۔ خاطر کرنا ۔ تسکین دینا ۔ درج نہیں ۔ قلق ؎

گرمیاں غیروں سے ہم سے سرد مہری کے کلام
تم نے دل ٹھنڈا کیا کیا عاشقِ دلسوز کا

دل بجھا ۔ (اسم مرکب) غمگین ۔ افسردہ خاطر ۔ اس طرح درج نہیں ۔ قلق ؎

وہ دل بجھا ہوں میں کہ پس مرگ بھی نہ قلق
بنی اگر کی جلتی نہیں میری گور پر

دل بول رہا ہے ۔ دل گواہی دیتا ہے ۔ درج نہیں ۔ قلق ؎

آثار رہائی ہیں ۔ دل بول رہا ہے
صیاد ستمگر مرے پر کھول رہا ہے

دل پر آبننا ۔ جناب ہونا ۔ مصیبت میں مبتلا ہونا ۔ درج نہیں ۔ قلق ؎

دم وصل اُس دُربحر ادا کے آبنی دل پر
تباہی میں جہاز آیا ہمارا آ کے ساحل پر

دل پر دل آئینہ ہے ۔ ایک دل دوسرے دل پر عکس فگن ہوتا ہے ۔ ایک دل کی دوسرے دل کو خبر ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔ (خزینۃ الامثال)

دُلدُل ۔ گھوڑے کی شکل کا تعزیہ ۔

اثر ۔ دُلدُل کو تعزیہ کوئی نہیں کہتا ۔ شبیہ کہتے ہیں ۔ امام حسینؓ کے گھوڑے کی نقل ۔

دَلک ۔ (بفتح اول و دوم) اب اس جگہ ڈلک مستعمل ہے ۔ (دیکھو ڈلک)

ڈلک ۔ چمک دمک ۔ بیشتر سونے اور کندن کی چمک کیلئے مستعمل ہے ۔

اثر ۔ لفظ اب کا استعمال گمراہ کن ہے ۔ دلک عامیانہ زبان بھی اور ہے ۔

دل مسلنا ۔ مسل ڈالنا ۔ پامال کر دینا ۔ تباہ کر دینا ۔

اثر ۔ صحیح زبان دل مسل ڈالنا ہے نہ کہ دل مسلنا ۔

دُلّو کا دس سیرا ۔ جو بیجا دخل دے ۔

اثر ۔ صحیح اُسی طرح لکھا ہے جس طرح لکھا ہے ۔ مگر بول چال میں دلو کا دسیرا ہے ۔ (ایک سین ساقط کر دیتے ہیں) ۔

دل میں تو سوچو ۔ دوست کے : آنے کا گلہ ۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

دل جلا ۔ (اسم مرکب) ۔ جس کا دل جلا ہو ۔ غمگین ہو ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

اس دل جلے کو ہجر میں اے آتش فراق
ایسا ہی پھونکیو کہ نہ باقی نشاں رہے

دل کا بخار چھانٹنا ۔ دل پر جو صدمہ یا رنج ہے بیان کرنا ۔ درج نہیں (فسانۂ آزاد) دل کا بخار بھی نہ چھانٹوں ۔ اندر اندر گھٹ کے مروں ۔

دل کو ہو قرار تو سوجھیں سب تیوہار (تہوار) ۔ دل کو آرام ہو تو ہر کام اچھا معلوم ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

دلّی کی بیٹی متھرا کی گائے کرم پھوٹے تو باہر جائے ۔ دلّی کے لوگ حتی المقدور اپنی بیٹی کو اور متھرا والے گائے کو پر شہر نہیں جانے دیتے ۔ یہ مثل درج نہیں ۔

د ۔ م

دم بھر کو ۔ (دہلی) لمحہ بھر کو ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں برابر مستعمل ہے ۔ مثلاً دم بھر کو اپنا قلم مجھے دیجئے ۔ یہاں خالی دم بھر سے یہ مفہوم ہرگز ادا نہیں ہوتا ۔ دم بھر ذرا دیر کے معنی دیتا ہے ۔ اور دم بھر کو ذرا دیر کے واسطے ۔ صاحب نور اللغات نے صاف صاف نہیں کہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ دم بھر کو دہلی کی زبان سمجھتے ہیں اور اس کی جگہ "دم بھر" کو لکھنؤ کی زبان ۔

دم پخت ۔ دیگ کا منہ بند کر کے پکایا ہوا کھانا ۔

اثر ۔ یہ بغیر اضافت بولا جاتا ہے ۔ اضافت کے ساتھ معنی بدل جائیں گے ۔ یعنی دم بخت ہو جائیں گے ۔

دم ہانپنا ۔ دم چڑھنا ۔ انیس ؎

چڑھ جائے نقاہت سے جو دم ہانپنے لگتے
سایہ نظر آتا تو بدن کانپنے لگتے

اثر۔ دم چڑھنے سے مربوط تھا اُسے ہانپنے سے سلک کر دیا!
دم چڑھتا ہے نہ کہ ہانپتا ہے ۔ دم چڑھنا یعنی ہانپنا دوسری جگہ خود
بھی لکھا ہے ۔

دم آنکھوں میں اٹکنا ۔ آنکھوں میں جان ہونا ۔ داغ ؎

دم مری آنکھوں میں اٹکا ہے کہ دیکھوں تو سہی
کیا مسیحا سے مرے درد کا درماں ہوگا

اثر۔ محاورے میں شدید انتظار کا پہلو ہے ۔ اس طرف اشارہ کرنا
چاہیئے تھا ۔

دم کا ظہورا ۔ کسی کے سبب سے رونق چہل پہل ہونا ۔ درج نہیں ۔
(فسانۂ آزاد) واہ جی واہ تمہارے ہی دم کا ظہورا ہے ۔

دم پر چھوڑ دینا ۔ کھانے کی چیز کو کوئلوں کی دھیمی آنچ پر لگا دینا ۔
اثر۔ لکھنؤ میں دم پر لگا دینا بولتے ہیں ۔

دم نسا سی ہونا ۔ جاں بلب ہونا ۔ قریب مرگ ہونا ۔ درج نہیں ۔
(اودھ پنچ) میرا تو دم نسا سی ہے ۔ آپ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ۔

دم کا کیا بھروسا آیا نہ آیا ۔ زندگی کا اعتبار نہیں ۔ درج نہیں ۔

دم ہوش چاہنا ۔ شدت سے چاہنا ۔ محبت کرنا ۔ درج نہیں ۔
(امراؤ جان ادا) نواب صاحب دم ہوش چاہتے تھے ۔

دُم ہلانا ۔ پرند کا خوش اور مست ہونا ۔ درج نہیں ۔ انشا ؎

پھول کی ایک کلی چونچ میں اپنی لے کر
دُم یہ بلبل نے ہلائی کہ الٰہی توبہ

دُم میں کھنکھنا باندھنا ۔ (عم) ذلیل و رسوا کرنا ۔ درج نہیں ۔

دُم میں نمدا یا رسا باندھنا ۔ (کنایۃً) مضحکۂ اطفال بنانا ۔ انشا ؎

دوں دُم میں نمدا باندھ اُسے چاندنی کو سونپ
رکھے اڑ پیچ جو کہ امام ام کے ساتھ

اثر۔ حالانکہ خود یہی انشا دریائے لطافت میں دم میں نمدا باندھو
کا مطلب لکھتا ہے کہ ان سے کچھ تعلق نہ رکھو ۔ انشا کے مندرجہ شعر میں
بھی یہی مفہوم ہے ۔ جو امام اُم سے پرخاش کینہ رکھے اس سے کوئی
واسطہ نہ رکھو ۔

دماغ پر گرمی چڑھنا ۔ پاگل کی سی باتیں کرنا ۔ درج نہیں ۔

دماغ پگھلانا ۔ سخت محنت کرنا ۔ درج نہیں ۔

دماغ کھوکھل ہو جانا ۔ دماغ خالی ہو جانا ۔ حماقت کی باتیں کرنا ۔
درج نہیں ۔

دماغ جلانا ۔ بہت محنت کرنا ۔ درج نہیں ۔

دماغ کے کیڑے چاٹ گئے ۔ بک بک کے بھیجا خالی کر دیا ۔
درج نہیں ۔ (یہ محاورہ دماغ کے کیڑے جھڑنے سے مختلف ہے جو درج ہے)

دماغ میں ہوا بھرنا ۔ مغرور ہونا ۔ درج نہیں ۔ (طلسم ہوشربا)

ہوا دماغ میں باد بہار کے یہ بھری ـــ
کہ خوب پھولوں کی چھڑیاں ڈالیاں چٹ چٹ

(دماغ میں ہوا بھر جانا یعنی دھن سمانا درج ہے ۔ اوپر بیان کئے ہوئے
معنی اُس سے بالکل مختلف ہیں ۔

دماغ میں فتور ہونا ۔ دماغ میں خلل ہونا ۔ جنون ہونا ۔ درج نہیں ۔
قلق ؎

کیا سخت جان دی ہے بُرا بے شعور تھا
فرہاد کے دماغ میں بالکل فتور تھا

دماغ ٹھُس رہنا ۔ (ع) بہت مغرور ہونا ۔ درج نہیں ۔ انشا

؎ کروں لبتار کیا اپنی دگانا کی رکھائی کا
دماغ آکر انھیں میں ٹھس گیا ساری خدائی کا

دماغ کو پہنچنا ۔ کسی کے مزاج کا صحیح اندازہ لگانا ۔ درج نہیں ۔

صبا ؎ سیکڑوں کے دماغ کو پہنچے
زاہد اتنا ترا دماغ نہیں

دم چور ۔ سانس روک لینے والا ۔ گویا مرگیا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ
آزاد) ۔ ارے یہ تو دم چور سا معلوم ہوتا ہے جیسے فیض گنج پہنچ گیا ۔

دمڑی کی ہانڈی لیتے ہیں تو اُسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں ۔
ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے ۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔ دمڑی کی ہانڈی بھی ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔

دمڑی کے تین تین۔ نہایت ارزاں۔ کوڑیوں کے مول۔

اثر۔ لکھنؤ میں دمڑی کے تین تین کہتے ہیں۔

دمڑی بھر اعتبار نہیں۔ بالکل اعتبار نہیں۔ درج نہیں۔

دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے۔ بڑا کنجوس ہے۔ ایذا اٹھاتا ہے لیکن کوڑی خرچ نہیں کرتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔ چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔

دمڑی پہ خرچنا۔ دام لگا کر مول لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹکے خرچنا کہتے ہیں۔

دم مارنا۔ زور سے حقے یا گانجے کا کش لینا۔ درج نہیں۔ کبھی یہ شعر سنا تھا ۔

مارا جو دم حکیم نے ثمرات نکل پڑے
اک برق آتشیں کے شرارے نکل پڑے۔

دم کا کیا بھروسا۔ زندگی بے ثبات ہے۔ درج نہیں۔ (دیکھئے فیلن)

دم لبوں پہ ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

ذوق ۔ ہوا یہ سینہ کیسر خارزار دشت غم میرا
کہ آیا ناخنوں آغشتہ ہو کر لب پہ دم میرا

دمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی۔ کسی قدر نقصان ہوا مگر تجربہ حاصل ہو گیا۔

اثر۔ مثل گئی کے بجائے ٹوٹی کے ساتھ ہے۔

دم کے رستے نکلنا۔ بیکار ثابت ہونا۔ درج نہیں۔ اودھ پنچ ہمارا قانون قاعدہ دم کے رستے نکل جائے۔

د۔ن

دن کو اونٹ نہیں نظر آتا۔ بالکل اندھا ہے۔ کم عقل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔ دن کو اونٹ نہیں سوجھتا رات کو مچھر کی ٹانگ پکڑ لیں۔

دِنایت۔ (بکسر اول و فتح چہارم) کمینہ پن۔ حقیر ہونا۔

اثر۔ جہاں تک میری تحقیق ہے صحیح لفظ دناءت ہے بفتح اول و ہمزہ ہوئے۔

دَنا سیٹھ۔ بڑا سیٹھ۔ طنزاً مغرور۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھنا سیٹھ کہتے ہیں۔ پلیٹس میں بھی اسی طرح درج ہے۔

دُنبالہ گرد۔ پیچھے پیچھے تاک میں لگا رہنے والا۔ درج نہیں۔ تیرے

غم فراق سے دنبالہ گرد عیش وصال
فقط مزا ہی نہیں عشق میں بلا بھی ہے

دُنبہ۔ ایک قسم کا مینڈھا۔ مونث دنبی۔

اثر۔ میں نے دنبہ کے سوا دنبی کسی کو بولتے نہیں سنا۔ نر اور مادہ میں امتیاز نہیں برتا جاتا۔

دنگئی۔ لڑاکا۔ جنگجو۔ شریر۔ فسادی۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سنا۔ لڑاکا یا جھگڑالو یا فسادی کہتے ہیں۔

دندک۔ (بفتح اول و سوم۔ نون غنہ) آگ بجھنے کے بعد جو گرمی باقی رہتی ہے۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ۔

ایک مدت ہوئی گو اُن کو نظر پھیرے ہوئے
دل میں اُس شعلۂ سرکش کی دندک باقی ہے

دنیا بھر کے نیارئیے۔ بڑے جعلساز۔ دغاباز۔ درج نہیں۔

دنیا پر لات مارنا۔ دنیا کو حقیر سمجھنا اور خاطر میں نہ لانا۔

امیر مینائی ۔ سر سے اٹھا کے ہاتھ ہوا سرفراز میں
دنیا پہ لات مار کے پامرد ہو گیا

دنیا تک دھک رہ گئی۔ حیران رہ گئی۔ اچنبھا ہو گیا۔ درج نہیں۔

دنیا کاجل کی کوٹھری ہے۔ آلودگی و روسیاہی کا ہر وقت خدشہ رہتا ہے۔ درج نہیں۔ شہید ۔

بجا کہتے ہیں انساں کوٹھری کاجل کی دنیا کو
نہیں ممکن لگے دھبا نہ عصیاں کی سیاہی کا

دنگل بدنا۔ کشتی کا دن مقرر ہونا۔ درج نہیں۔

دنیا اپنے مطلب کی ہے - ہر شخص اپنے مطلب کو مقدم رکھتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ڈُنبکی - (دم - بکی) دنبہ کی اولاد - (ایک قسم کی دشنام) انشا کے نزدیک اپنے خرے ہے بدتر وہ ڈنبکی - درج نہیں ۔

د - و

دو آنکھوں سے چار آنکھیں دیں - کنایتہً ہوشیار کر دیا ۔
جان صاحب ۔ اس کے قربان جو دو آنکھوں سے چار آنکھیں دیں
کرتی مضمون ہوں آتو کی دعا سے پیدا

اثر - یہ خیال ہوشیار کرنا نہیں ہے بلکہ پڑھ لکھ کر فہم و فراست میں اضافہ ہونا دو آنکھوں سے چار آنکھیں ہونا ہے - خود جان صاحب کے شعر سے یہ مطلب واضح ہے ۔

دو انگلیاں سی لگانا - ذرا سی بھی ملنا ۔
اثر - لکھنؤ میں دو انگل سی لگانا کہتے ہیں (انگلی واحد) ۔

دو ملکا - ایک قسم کا پتھر جس سے انگوٹھی بناتے ہیں ۔
اثر - اس کے ایک معنی ہیں ایسا نگ جسے دو نگوں کو جوڑ کر بنائیں - اوپر کا نگ بالکل پتلا مگر قیمتی ہوتا ہے - نیچے کا معمولی شیشے یا بلور کا - دونوں اس طرح چسپاں ہوتے ہیں کہ پورے نگ پر ایک ہی نگ کا گمان ہوتا ہے - یہ مفہوم درج نہیں ۔

دوسرے کا منہ دیکھنا - (۶) عورت کا غیر مرد کے ساتھ سونا بیٹھنا کرنا - درج نہیں - جان صاحب ۔
کیوں نہ منہ دوسرے کا دیکھے وہ
آپ سے کُھل کے جب ازار گرے

دو ٹکڑے بات - دو ٹوک بات - قدر ۔
دو ٹکڑے بات کہتی ہے کس منصفی کے ساتھ
رستم بھی ہو تو کہتی ہے منہ پر کھری کھری

اثر - شعر مبہم ہے - لکھنؤ میں "دو ٹوک بات" ہے نہ کہ "دو ٹکڑے بات" ۔ ٹکڑے کی جگہ ٹوک بھی شعر میں کھپ سکتا ہے - ممکن ہے کہ ٹکڑے غلط الکاتب ہو ۔

دو ملّا میں مرغی حرام - دو آدمیوں کی بحث و تکرار میں اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے ۔
اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے - دو ملا میں مرغی مردار - انشا نے بھی دریائے لطافت میں اسی طرح لکھا ہے ۔

دو گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا آدھار - تھوڑی سی بے مروتی سے ہمیشہ کا آرام ہو جاتا ہے - درج نہیں ۔

دو دھاری تلوار - دوہری باڑھ کی تلوار - درج نہیں ۔

دودھ چاول ساتھ کھانا - دو عورتوں میں بہناپا ہونا - درج نہیں (طلسم ہوشربا) دونوں میں بہناپا بھی ہے - دودھ چاول ساتھ کھائے ہیں ۔

دو دلہ - متفکر - سراسیمہ - شکی - وہمی - وسواسی ۔
اثر - اردو میں اس کا املا دو دلا ہے اور مفہوم ہے ایسا شخص ہے جو پس و پیش میں رہے اور کوئی فیصلہ نہ کر سکے - عورت کو دو دل کہتے ہیں - (امراؤ جان ادا) - میں دو دلی تھوڑی تھی کہ جاؤں یا نہ جاؤں ۔

دو دو پنجے یا دو دو چونچیں لڑانا - (بٹیر بازوں کی اصطلاح) - بٹیر لڑانا - درج نہیں ۔

دولت ہاتھ آنا - مال و دولت یا کسی نعمت کا میسر ہونا - آتش
ساتھ اس کے برکت قلق سے اٹھ جائیگی
پھر جو ڈھونڈو گے یہ دولت تو نہ ہاتھ آئیگی

دولھا دلھن پائے شہ بالا لاتیں کھائے - کوئی مزے کرے کوئی مفت زحمت اٹھائے - درج نہیں ۔
(شہ بالا دولھا کا بھائی یا دوسرا رشتہ دار ہے جو دولھا کے پاس ہاتھی پر بیٹھ کر دلھن کے گھر جاتا ہے - جب دولھا دلھن کے پاس چلا جاتا ہے تو اس کو ناک ٹونے مارنے کے سوا کوئی کام نہیں رہتا) ۔

دو دل یک شود بشکند کوہ را - اتحاد میں بڑی طاقت ہے - درج نہیں

دوس دینا - الزام دینا ۔
اثر - صحیح بفتح اول ہے مگر لکھنؤ میں عورتیں بضم اول بولتی ہیں ۔

دوست شاد ۔ دشمن نامراد ۔ (دعا) درج نہیں ۔ یوں بھی بولتے سنا ہے ۔ دوست شاد ۔ دشمن برباد ۔

دوستی کٹ کرنا ۔ رشتۂ دوستی منقطع ہونا ۔ درج نہیں ۔

دوڑتے دوڑتے بخیہ اُدھڑ جانا ۔ بہت دوڑ دھوپ کرنے پر بھی مطلب برآری کی صورت نہ نکلنا ۔ درج نہیں ۔

دو گال ہنس بول لئے ۔ تھوڑا وقت دوستوں میں بے فکری سے گزارا ۔ درج نہیں ۔

دوہر ۔ (واو غیر ملفوظ) دوہری چادر ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں باعلان واو دوہر بولتے ہیں ۔

دونوں ہاتھوں سے پگڑی سنبھالنا ۔ آبرو کی حفاظت کرنا ۔ درج نہیں ۔

دوڑاک ۔ (بروزن تناک) (لکھنؤ) بہت دوڑنے والا ۔

اثر ۔ ایسے کئی عجب الفاظ لکھنؤ کو خاص طور پر عطا ہوئے ہیں بغیر کسی سند یا حوالے کے ۔ اب فیلن کا اندراج ملاحظہ فرمائیے ۔ a fast runner ; racer ۔ دوڑاک (تیز دوڑنے والا ۔ بازی پر کے دوڑنے والا) ایسی صورت میں دوڑاک کا ترجمہ تیز دوڑنے والا ہوگا نہ کہ بہت دوڑنے والا جیسا صاحب نوراللغات تحریر فرماتے ہیں ۔ فیلن کی بنیاد اکثر و بیشتر دہلی کی زبان ہے نہ کہ لکھنؤ کی ۔

پلیٹس کا اندراج یہ ہے :۔

دوڑاک ۔ a fast runner ; a fleet horse , a racer ; a courier .

(تیز دوڑنے والا ۔ تیز گھوڑا ۔ گھوڑ دوڑ کا گھوڑا ۔ قاصد یا ہرکارہ)

میرا خیال ہے کہ ان اندراجات کی روشنی میں دوڑاک بمعنی بہت دوڑنے والا ہوا ہوگیا ۔ لکھنؤ میں قدم جما نا گیا ۔

دونوں کے کیا سر سینگ ہوتے ہیں ۔ (م) یعنی ٹھاکے سنری سودائی ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ (خزینۃ الامثال) ۔

دوہائی ۔ (بروزن خدائی) فریاد ۔ استغاثہ ۔

اثر ۔ اب املا بغیر واو کے ہے ۔ (دُہائی) ۔

دونگڑا ۔ (بالفتح و بالضم) ۔ نون غنہ ۔ برسات کے شروع کی وہ بارش جو خوب زور سے ہو ۔ اُردو میں بالفتح بولتے ہیں ۔ شادؔ ؎

رور ہا ہوں مثال ابر بہار
دونگڑا منھ کا ہے نہ جھالا ہے

اثر ۔ شادؔ نے ابر بہار ۔ دونگڑا اور جھالا میں فرق رکھا ہے اور وہ یہ ہے ابر بہار جھو ئیوں پھو ئیوں برستا ہے ۔ ننھی ننھی بوندیاں پڑتی ہیں دونگڑا برستا ہے کہ چھینٹا زور سے پڑا اور خفیف وقفہ سے کرپھر زور سے برسا ۔ پھر رُکا پھر برسا ۔

جھالا ۔ لو دیسے چھینٹا پڑا اور مطلع صاف ۔

شادؔ نے اپنے شعر میں ان تینوں قسم کی بارش کو سمیٹ لیا ہے ۔

دونگڑا میں نے بھی اپنے ایک شعر میں نظم کیا ہے ؎

ایک مدت سے خشک ہیں آنکھیں
یا کبھی دونگڑے برستے تھے

دونوں طرف سے گئے پانڈے نہ حلوا نہ مانڈے ۔ ہر طرح نقصان ہوا ۔ درج نہیں ۔ (اوده پنچ) ایسا انتظام دو پہلے نہ پایا ۔ دونوں طرف سے گئے پانڈے نہ حلوا نہ مانڈے ۔

دوپہریا ۔ ایک پھول جو دوپہر کے وقت کھلا کرتا ہے ۔

اثر ۔ یہ لفظ گل (بلا اضافت) شامل کئے بغیر نہیں بولا جاتا گل دوپہریا دوپہریا دوپہر کا بدل بھی ہے ۔ مثلاً دوپہریا میں کہاں جاؤگے یہ مفہوم درج نہیں ۔

دودھ پیتے روپے ۔ کھرے کھرے روپے ۔ ہے جو کھوں روپے نقد بیٹے وہ روپے جو کچھ فائدے کے ساتھ ملیں ۔

اثر ۔ یہ نہ معلوم کہاں کا محاورہ ہے میرے کان آشنا نہیں ۔

فیلن نے آنکھ بند کرکے نقل کردیا اور معنی اپنی طرف سے پہنائے ۔ اُس نے اس کا مطلب سودی روپیہ یا کام میں لگا ہوا سرمایہ لکھا ہے ۔

دُور دُور ۔ (م) ۔ کلمہ نفرت اور انکار کا ۔ پاس نہ آ ۔ صورت نہ دکھا ۔

اثر۔ نہ تو یہ محاورہ عورتوں سے مخصوص ہے نہ اس کے معنی اس قدر محدود ہیں۔ میرا شعر ہے ؎

حبس در پہ میں گیا یہ صدا آئی دور دور
ایسا بھی کوئی تیری نظر سے گرا نہ ہو

دردغ۔ مسکا ملا ہوا دودھ۔

اثر۔ حضرت مؤلف نے دروغ کے فارسی معنی پلیٹس سے نقل کر دیے۔ لکھنؤ میں جس طرح بورانی بغیر بادنجان کے نہیں ہوتی دوغ دروغ نہیں ہوتی جب تک اس میں کھیرا یا ککڑی باریک باریک کاٹ کر نہ ملایا جائے۔ نمک مرچ کے علاوہ۔

دوالی بیوی خالی گھر۔ (مثل) وحشت کا مقام۔ درج نہیں۔

دوانگ۔ چھری (چمڑے کی ڈھال) کے ساتھ چکیتی۔ درج نہیں (دریائے لطافت)۔

دوعملہ۔ دو باتوں کی بیک وقت فکر ہونا۔ دھیان بٹانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

غم صیاد فکر باغباں ہے   دو عملے میں ہمارا آشیاں ہے

دَوران سر۔ سر گھومنا۔ چکر آنا۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

بے دماغ ایسا ہوں بزم سے بھی خرم نہیں
دور ساغر ساقیا دوران سر سے کم نہیں

دوازدہ ماہی رخصت مل گئی۔ نوکری سے موقوف ہو گئے یا دنیا سے چل بسے۔ درج نہیں۔

د - ہ

دَھابلی۔ کبوتروں کے رہنے کا دربا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دال ہندی سے ڈھابلی کہتے ہیں۔ کبوتروں کے علاوہ مرغیوں کو بند کرنے کی جگہ کو بھی ڈھابلی دڑبا کہتے ہیں سوائے ہندی سے نہ کہ دال مہملہ سے جیسا صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔

دہ جانا۔ گر جانا۔ (فقرہ) کنواں دہ گیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دہ کے بدلے ڈہ کہتے ہیں۔ (دال ہندی)۔ کنوئیں کیلئے مخصوص لفظ بیٹھ جانا ہے نہ کہ دہ جانا۔ اونچی عمارت البتہ ڈہ جاتی یا ڈھا جاتی ہے۔

دھارمار۔ ندی۔ (دھرم آنا لکھا ہے تو دھارمار کیوں نہ ہو)

دھاڑ۔ (ھ۔ ڈاکا۔ بھیڑ۔ اوپر سے پانی کا گرنا)۔ اردو میں مار دھاڑ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

اثر۔ دھاڑ تنہا بھی مستعمل ہے مثلاً دھاڑ مچنا۔ مجمع کا ایک ساتھ یورش کر دینا۔ (اودھ پنچ) اس باغ کی آتش گل افسردہ نہ ہونے پائی تھی کہ بنراکالیوں کی دھاڑ مچی۔

دھاڑوں دھاڑ آنسو بہانا۔ شدت سے رونا۔ (دھاڑ بلندی سے پانی گرنا بھی ہے اُسی سے یہ محاورہ بنایا ہے)۔ درج نہیں۔

دہاڑیں مار کر رونا۔ زار زار رونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈاڑھیں مار کر رونا کہتے ہیں۔

دھاڑ کی دھاڑ۔ کثرت اور انبوہ کے لیے مستعمل ہے۔ انشا ؎

کس لیے اپنے ساتھ لائے ہیں
آپ ان لونڈیوں کی دھاڑ کی دھاڑ

اثر۔ یہ بظاہر دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں عورتیں دھاڑے کا دھاڑا کہتی ہیں۔ دھاوا کے تحت حضرت مؤلف نے صبا کا جو شعر نقل کیا ہے میری تائید کرتا ہے ؎

زاہد دیکھے سے ہم رندوں کے ہاں نکلے تو کیا
جاے کوثر پہ یہیں دھاڑے کا دھاڑا چاہیے

دھادت۔ شہدوں کا سرگروہ۔

اثر۔ اس کے معنی دوڑنے والا تیز چلنے والا بھی ہیں۔ لکھنؤ میں دھادت پینے والا شراب لنڈھانے والے جام پہ جام چڑھانے والے کثرت سے پینے والے مگر بدمست نہ ہونے والے کو کہتے ہیں۔ اسی کے ساتھ شہدپن کا مفہوم بھی شامل ہے۔ میرا شعر ہے۔

عجب کیا ہے جو سبیں شیشہ و خم سے عرق ٹپکے   ترے میخوار سے باقی وہ دھادت پینے والے ہیں

دھاں ۔ توپ بندوق کی آواز۔
اثر۔ لکھنؤ میں دھائیں نیز دھائیں دھائیں کہتے ہیں اگر تواتر آواز ہو۔ یہ علیحدہ لکھا ہے۔ دھاں کے ساتھ لکھنا چاہئے تھا اور یہ کہ کون کہاں مستعمل ہے۔
دہانۂ فرنگ ۔ ایک قسم کا سبز رنگ پتھر۔
اثر۔ لکھنؤ میں دہان فرنگ کہتے ہیں۔ پھر دہن کے تحت دہن فرنگ اور دہنۂ فرنگ لکھا ہے مگر وہاں فرنگ غائب۔
دھاندلیا زی ۔ مکاری۔ دغابازی۔ درج نہیں۔
دھبد بانا۔ دھبدھب کی آواز پاؤں یا ہاتھ سے نکالنا۔
اثر۔ دھبدھب سے مصدر دھبدھبانا ہوگا نہ کہ دھبد بانا۔
دھبڑ دھبڑ۔ (ع) دھبدھب۔
اثر۔ یہ آواز دوڑنے میں نکلتی ہے اور صرف عورتوں کے دوڑنے میں۔
دُھسیلا۔ عورتوں کا ڈھیلا ڈھالا تہبند۔
اثر۔ بفتح دال لکھا ہے لکھنؤ میں بضم اول ہے۔
دھپ۔ تھپڑ دھول (دینا۔ لگانا۔ مارنا کے ساتھ)۔
دھپنا۔ دھپ مارنا۔
دھپے جانا۔ دھپوں سے مارا جانا۔
اثر۔ موخرالذکر دونوں کی جگہ لکھنؤ میں دھپیانا ہے۔ دھپ لگانا وغیرہ کے علاوہ رسید کرنا کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔
دھتکارنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ ہنکانا۔ گھڑکنا۔ جھڑکنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دُتکارنا ہے بضم اول۔ اسی طرح دھتکار بتانا دُتکار بتانا ہے۔
دھجیلا۔ خوش اندام۔ وضعدار۔ سجیلا۔
اثر۔ لکھنؤ میں سجیلا یا چھیل چھبیلا کہتے ہیں۔
دھجیاں بکھیر دینا۔ (دہی) ادھیڑ دینا۔ منتشر کر دینا۔ افشائے راز کرنا۔ توہین کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دھجیاں یا دھرے اڑا دینا کہتے ہیں۔
دھجیرہ۔ (ع) دھجی۔

اثر۔ یہ پنجابی سے مستعار ہے۔ اردو میں داخل نہیں۔
دھدھک۔ (بروزن فلک) جلتی ہوئی آگ کا شعلہ۔
اثر۔ یہ بھی پنجابی سے مستعار ہے اور اردو میں داخل نہیں۔ اس جگہ لپٹ بولتے ہیں۔ یا
دُھر کی کربلا۔ جہاں روضۂ امام حسین علیہ السلام ہے۔ درج نہیں۔
دُہرا دینا۔ (شکاریوں کی اصطلاح) زخمی شکار اگر زندہ پاجانے کے قابل ہو تو ایک فیر اور اس پر کر دینا۔ مثلاً شیر ابھی زندہ ہے دُہرا دو۔ درج نہیں۔
دھرے جانا۔ (کنایۃً) کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ گرفتار ہونا۔ قید ہونا۔ ؎ اسیر زلف ہوئے سودا ہوا اسے آتش
دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے
اثر۔ دھرے جانے کے بدلے دھرا جانا لکھنا چاہئے تھا۔ دھرے جانا کی صورت میں غلط زبان ہے۔
دُہرم۔ (بروزن برہم) پتنگ کا دُہرا پیچ۔
اثر۔ دُہرا پیچ بے معنی فقرہ ہے۔ دُہرم یہ ہے کہ پیچ لڑاتے وقت دونوں کنکوے اس طرح کٹ جائیں کہ چھڑائے نہ چھوٹیں اور دونوں فریق کھینچنا شروع کریں۔
دھرا بھولے لکھا نہ بھولے۔ قسمت کا لکھا ہو کے رہتا ہے۔ درج نہیں۔
دھرا ہونا۔ (طنزیہ) کچھ موجود نہ ہونا۔ آنجم ؎
بیت الصنم کو چھوڑ کے کعبے کو جائیں کیوں
زاہد تو ہی بتا۔ ہے وہاں کیا دھرا ہوا
درج نہیں۔
دھڑا دھڑی بکنا۔ کثرت سے بکنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دھڑا دھڑ بکنا کہتے ہیں۔
دھڑاکے سے۔ (کم) پھرتی سے۔ جلدی سے۔ جیسے دھڑاکے سے یہ کام بھی کر لو۔
اثر۔ اس کے معنی ہیں شدت سے۔ کثرت سے۔ مثل ہے کہ برسو رام

دھڑا کے سے بڑھیا مرگئی فاقے سے۔

دُھکڑ پکڑ۔ دھڑکن بیقراری، اضطراب۔ گھبراہٹ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ دھکڑ پکڑ ہے بالضم دال۔ ےحلہ بجائے دال کے
ہندی پلیٹس حضرت مولف کا ہمنوا ہے۔

دھگڑی۔ مرد کی آشنا عورت۔ درج نہیں۔ جان صاحب

آپ تو دھگڑی سے دزات اڑاتے ہیں مزے
مجھ سے کہتے ہیں کہ ہوں بیگما عاشق تیرا

دلیبز۔ (بالکسر و کسر سوم و سکون چہارم معروف) چوکھٹ۔
اثر۔ لکھنؤ بجائے کسر اول بفتح اول ہے۔

دھموکا۔ مُکا۔ گھونسا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں دھمکا کہتی ہیں۔ بفتح اول و ضم سوم و کاف مشدد۔

دُھڑکا۔ (کاف مشدد) ڈرانے کی چیز زخمی۔ درج نہیں۔ (طلسم فصاحت)
دوزخ فقط شرعی دھڑکا ہے۔

(دھڑکا کے لفظی معنی ہیں وہ دھوپا جو کسان کھیتوں میں جنگلی جانوروں سے فصل کی حفاظت کرنے کے لیے لگا دیتے ہیں۔ یہی پلیٹس میں بھی درج ہے)

دھڑکنا۔ شیر کو گونجنا۔ ڈکارنا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) جنگل کی طرف سے ایک شیر اور شیرنی دھڑکا مارتے ہوئے آئے۔

دُھنگارنا۔ گھی داغ کرکے دال وغیرہ کو بگھار کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھنگارنے کا عمل بعض قسم کے کبابوں اور بیگن کے بھرتے تک محدود ہے۔ دال دھنگاری نہیں بگھاری جاتی ہے۔

دھنگارنے کی ترکیب یہ ہے کہ چمچے میں گھی کڑکڑا کر اور اس میں ایک جلتا ہوا انگارا ڈال کر چمچے کو فوراً بھرتے یا کبابوں پر اوندھا دیتے ہیں اس طرح اس کھانے میں ایک خاص خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔

دُھن کا پکا۔ ارادے کا مضبوط۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)۔
غرض ہمارے دُھن کے پکے عجیب مجذوبوں کی قطع بنائے چلے جاتے تھے۔

دہنا قدم لینا۔ (لکھنؤ) چالاکی فتنہ پردازی کا قائل ہونا۔

اثر۔ حالانکہ جہاں تک مجھے علم ہے لکھنؤ میں بایاں قدم لینا یا بایاں

پاؤں پوجنا بولتے ہیں۔

دہنے ہاتھ کا کھانا حرام۔ قسم۔

اثر۔ مثل میں کھانا کی جگہ کھایا ہے۔ دہنے ہاتھ کا کھایا حرام ہے جلیل نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

دھوم دھڑلا۔ (ع) دھوم دھام۔ غل غپاڑا۔ درج نہیں۔

دھوپ کا تڑاقا۔ بہت تیز چلچلاتی دھوپ۔ درج نہیں۔

دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان کاٹے۔ زبردست سے زور نہ چلا کر زیر کو دبا لیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولتے ہیں۔ دھوبی سے بس نہ چلا گدھے کے کان امیٹھے۔

دھوپ میں سلفا ہونا۔ دھوپ میں جلنا۔ تپنا۔ درج نہیں۔

دھوم مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ دھاک بٹھانا اس طرح درج نہیں
ایک ٹھمری کے بول ہیں "تورے کنور نے دھوم مچائی"

دھونس کھانا۔ دباؤ، دھمکی میں آجانا۔ درج نہیں۔

دھیمر۔ دھینور۔ مچھلی پکڑنے والا کہار۔ کنایۃً کالا آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں دال ہندی کے ساتھ دھینوڑ بولتے ہیں۔ کالے آدمی (سیاہ فام شخص) کو کالا دھینوڑ کہتے ہیں۔ (پلیٹس میں دال ہندی سے لکھا ہے)۔

دھنی بلی۔ قوی۔ بہادر۔ درج نہیں۔ انیس

لشکر میں اضطراب تھا فوجوں میں کھلبلی
سادات بے حواس پریشاں دھنی بلی

دھونس دھونس کے پہننا۔ (واو معروف) کپڑے کو خوب ٹھونس ٹھونس کے پہننا۔ درج نہیں۔

دُھلیہائی۔ موٹی بھدی عورت جس پر کپڑے زیب نہیں دیتے۔ درج نہیں۔ جان صاحب

ہم بالوں میں بیلے کے پہنتے ہیں بہن پھول
پہنا وا دھلیہائیوں کا ہے یہ کرن پھول

دھویا دھایا احمق ہے۔ اس کی حماقت میں کوئی تامل نہیں درج نہیں۔
دھوبی کا چھیلا ایک کپڑا اُجلا ایک میلا۔ بدتمیز اور بدسلیقہ
شخص۔ (عورتیں) نی بھرتی تھی دھوبی کا چھیلا
ایک کپڑا جو اجلا اک میلا

بعض اس طرح بھی بولی جاتی ہے۔ دھوبی کا چھیلا آدھا اُجلا آدھا میلا
کوئی درج نہیں۔

دھبیلا۔ وہ کپڑا جس کا رنگ کہیں کہیں سے اڑ گیا ہو۔ درج نہیں۔
(عورتوں نے دھبیلا داغ۔ نشان اسے بنا لیا ہے) یا بے بھول بالکسر

دھینگ دھینگ بلو کا راج۔ حاکم اور رئیس کی بے انصافی۔
درج نہیں۔

دھموکا۔ (ع) مکا۔ گھونسا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے دُھمکا کہتے ہیں۔ (ک مشدد)۔

دھگڑ۔ (دھگ۔ گڑ) یار۔ آشنا۔ دھگڑا کی دوسری شکل۔ درج
نہیں۔ پلیٹس میں موجود ہے۔ انشا کا شعر بھی ہے ؎
کبھی خلقت کو خیال اپنے میں لاتا کب ہے
ہے یہ ڈنڈ پیل یہاں زُنشی کا دھگڑ عاشق

دھڑی دھڑی لوٹنا۔ بالکل لوٹ لینا۔ درج نہیں۔ کسی کا
مصرع ہے ؎ بسی مری ہوئی نہیں لوٹا دھڑی دھڑی

دھگڑی۔ مرد کی آشنا عورت۔ درج نہیں۔ جان صاحب
؎ آپ کو دھگڑی سے دن رات لڑاتے ہیں مزے
مجھ سے کہتے ہیں کہ ہوں جگیا عاشق تیرا

دھن بھولنا۔ عورتیں اس طرح دعا دیتی ہیں یعنی دولت کی افزائش ہو۔ درج نہیں

دھارم دھار رونا۔ دھاروں رونا (ھ) بہت رونا۔
اثر۔ دھارم دھار رونا صحیح۔ دھاروں رونا لکھنؤ کی زبان نہیں۔

د ۔ ے

دیا لیا آڑے آنا۔ دیا لیا آگے آنا۔ خیر خیرات کی وجہ سے
کسی مصیبت سے بچ جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں میسر لیا دیا کام آنا بولتے ہیں۔ دیا لیا ساتھ جانا بھی بولتے
ہیں وہ درج نہیں۔

دیارا۔ وہ زمین جو دریا کے ہٹ جانے سے نکل آئی ہو۔
اثر۔ از روئے پلیٹس یہ "دریا برآر" کا مخفف ہے میں نے دیہاتیوں کو
چھڑان کہتے سنا ہے اگر ایسی زمین اب تک زیر آب ہو، اور کنارا اگر
خشک ہو۔ مگر پلیٹس یا فیلن میں یہ الفاظ نہیں ملے۔

دیدہ بازی۔ آنکھیں لڑانا۔ (شعور) ؎
کریں اُس جنگجو سے حوصلہ کیا دیدہ بازی کا
نہیں پاتے ہیں جرأت اسقدر سجانب آنکھوں میں
اثر۔ لکھنؤ میں زیادہ تر دیدہ بازی بولتے ہیں۔ شعور کے شعر میں دیدہ بازی
پڑھنے میں کوئی امر مانع نہیں۔ فارسی میں بھی دیدہ باز ہے۔ دیدہ باز نظر
سے نہیں گزرا۔ امیر خسرو ؎
زغیر تو گرفتست رسم پردہ دری
چنیں کہ نرگس بے شرم دیدہ باز آمد
حافظ ؎ نبود از نہ یان گردن فراز
بجز نرگس آنجا کے دیدہ باز

دیدبان۔ وہ سوراخ جس سے نشانہ تاکتے ہیں۔
اثر۔ اس کے معنی اس قدر محدود نہیں۔ جہاز یا قلعہ کا وہ حصہ
جہاں سے دور کی چیز دیکھتے ہیں اسے بھی دیدبان کہتے ہیں۔

دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جانا۔ سخت استعجاب ہونا۔ درج نہیں۔

دیدے سفید ہو جانا۔ (کنایۃً) اندھا ہو جانا۔ ناسخ ؎
یار آیا تو ہوئے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہوتی آمد سلطاں سے در و بام سفید
اثر۔ یہ محض برنائے شعر ہے ورنہ آنکھیں سفید ہو جانا کہتے ہیں۔
میر کا شعر ہے ؎ آنکھیں سپید ہو گئیں رونے سے پھر بھی کاہے
صبح فراق دیدگاں تیرہ مثال شام ہے

دیدے جھکتے ہیں تو گھٹنوں ہی کے آگے جھکتے ہیں۔ مثل۔ اپنوں کی مروت آہی جاتی ہے خواہ اس میں بدنامی ہو۔ درج نہیں۔

دیدے سات پانی سے دھونا۔ کسی بات کے چھپانے کی سخت کوشش کرنا۔

دیدے دھویا۔ دیدوں دھویا۔ بے مروت بے لحاظ۔ عورت کے لیے دیدے دھوئی۔ دیدوں دھوئی۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم بے غیرت۔ بے حیا۔ ڈھیٹ ہے اور مستعمل دیدوں دھویا ہے نہ کہ دیدے دھویا۔

دیدہ موٹا ہونا۔ (ع) ڈھیٹ ہونا۔ نڈر ہونا۔ بیباک ہونا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا)۔ دیدہ ایسا موٹا ہے کہ کہیں چوکتے ہی نہیں۔

دیرا نہ بالکسر دیائے مجہول۔ خیمہ۔ مکان۔

اثر۔ لکھنؤ میں دال ہندی سے ڈیرا کہتے ہیں۔ بول چال میں خیمہ ڈیرا ہے نہ کہ خیمہ دیرا۔ پلیٹس میں بھی ڈیرا درج ہے۔ (دال ہندی)۔

دیا نہ باتی سفت پھرے اتراتی۔ (ع) مفلسی میں شیخی بگھارنا۔ درج نہیں۔ (سفت کے بجائے سنڈ کے ساتھ بھی مثل ہے)۔

دیگ سے گرم چمچہ۔ بڑے کی حمایت میں چھوٹے کا اس کی حمایت میں بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔

(مثل میں گرم کا تلفظ بفتح اول ودوم ہے)۔

دیگ کھڑکنا۔ (دہلی) دیگیں کھنکنا۔ دیگیں چڑھنا۔ بہت سی دیگوں کی آواز نکلنا۔

اثر۔ دیگ کھڑکنا لکھنؤ میں بھی ہے اور بے لفظی معنی میں ہے۔ خالی دیگ سے آواز نکلنا۔

ایک عبرتناک واقعہ یاد آیا۔ ایک صاحب نے جو اصل نسل کے شہزادے تھے مگر شریف گردی کے شکار، لڑکے کی شادی کے موقع پر احباب کو دعوت ولیمہ میں مدعو کیا۔ اتنی استطاعت نہ تھی کہ دعوت کا سامان مہیا کرتے مگر وضع کا نباہنا بھی لازم تھا جب تک مہمان جمع رہے قنات کی آڑ میں ایک دیگ کھڑکتی رہی اور متواتر دسترخوان چنے جانے کا حکم دیا جاتا رہا۔ رات کے بارہ بجے، ایک بجا دو بجے مہمانوں کے پیٹ میں چوہے چھوٹنے اور ایک ایک دو دو کرکے رخصت طلب کرنے لگے۔ ارشاد ہوتا رہا کہ اب تاخیر نہیں ہے ماحضر تناول فرمائیے۔ مہمان عذر کرتے رہے اور اظہار تشکر کے ساتھ رخصت کیے جاتے رہے۔

شاید اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت نہیں کہ دھات کا ظرف اگر خالی ہو تو کھڑکتا ہے۔ بھرا ہو تو کھنکتا ہے۔ تو صاحب میں کیونکر مان لوں کہ دیگ کھڑکنا دہلی سے مخصوص ہے۔

دیکھی تیری ساری کرامات۔ بناوٹ کھل گئی۔ کچا چٹھا معلوم ہو گیا۔ درج نہیں۔

دیوانہ را ہوئے بس است۔ ذرا سے اشتعال میں دیوانہ بے قابو ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

دین کے ہوئے نہ دنیا کے۔ دنیا عقبیٰ دونوں خراب۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔ درج نہیں۔

دیش بھاشا یا بھاکا۔ دیسی زبان۔ دیسی بولی۔ درج نہیں۔

دیس چھوڑنا۔ ترک وطن کرنا۔ درج نہیں۔

دیا ہی آڑے آتا ہے۔ پُن کرنا وقت پڑے پر کام آتا ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دیا فاتحہ کو گئے لٹانے۔ پیسے کا غلط مصرف۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیں مدار کا کون ساتھ۔ مختلف طبائع کے لوگوں میں موافقت مشکل ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دیں دہ منجھیں۔ صاحب مقدور سے معذوری کا اظہار ہوا۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیکھیے دیدار مارے پیزار۔ مطلب کا آشنا۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیکھیے سانپ کی نظر کھائیے سونے کا نوالا۔ امیر کی خوشامد

کرکے آدمی برے کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دیکھے جانے شیخ جی اور چپڑے سید ہوئیں۔ زمانہ موافق ہو تو شیخ سید بن جاتا ہے۔ بقول ے۔ سندچوں ازاں شود امسال سید می شوم۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دیکھی پیر تیری کرامات۔ زبانی جمع خرچ بہت کچھ حقیقت میں کچھ نہیں۔ ڈھول کے اندر پول۔

دیکھی تیری کالپی اور باون پورا اجاڑ۔ محض دکھاوے کی باتیں ہیں تمام۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

دیکھا شہر بنگالا دانت لال منہ کالا۔ ظاہر باطن میں فرق۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیکھا تیرا چھپند بند چھپا جامہ تین بند۔ فریب کھل گیا۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دینا تھوڑا دلاسا بہت۔ قول کچھ فعل کچھ۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیکھ بگانی چپڑی مت ترساؤ جی۔ دوسروں کو خوش حال دیکھ کر رشک وحسد نہ کرو اور خواہ مخواہ مغموم نہ ہو۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

دیوانے کی بڑ۔ اول فول بکنا۔ بہکی بہکی باتیں کرنا۔ درج نہیں۔ تسیر ے

ہونے آثار نہایات فاسل
بنا دیوانے کی بڑ سحر باطل

(دیوانے کی بڑ مجذوب کی بڑ سے مختلف ہے۔ یہ بظاہر لایعنی مگر تہہ میں پر مغز ہوتی ہے)۔

ع۔ اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

دیوث۔ چراغاں۔ کنایۃً کالا آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ دیوث کہتے ہیں۔ (دال ہندی)

دیوثی۔ دیوث کا پیشہ۔ اپنی عورت سے کسب کروانا اور حرام کا پیسا کھانا۔ درج نہیں۔ (دیوث درج ہے)۔

دیکھنے کی۔ صرف نمائشی۔ بیکار۔ جلیل

تشنۂ جام شہادت کی بجھی اب تک نہ پیاس
دیکھنے کی آبداری خنجر قاتل میں ہے

اثر۔ اس کا مفہوم دید نی دیکھنے کے قابل بھی ہے۔ قلق ے

وہ آنکھیں دیکھنے کی ہیں چمن میں وقت نظارہ
نہ کیونکر چشم نرگس ٹکٹکی دو دو پہر باندھے

دیکھا ہوا ہے۔ آزمایا ہوا ہے۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

دیوانی بیوی خالی گھر۔ بیوی دیوانی ہو تو گھر کیونکر آباد ہو۔ درج نہیں۔

دیکھی بھالی چیز۔ ایسی چیز جس سے واقفیت ہو۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) دیکھی بھالی چیز میں زیادہ لطف نہیں رہتا۔

دیری۔ (ع) دیر۔ وقفہ۔

اثر۔ یہ عوام کی زبان ہے۔ جاہل مرد بھی دیر کو دیری کہتے ہیں۔

حرف ڈ

ڈ۔ ا

ڈابک۔ کنوئیں کا تازہ پانی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈبکا کہتے ہیں۔ کم کھائے ٹپکا پانی پیے ڈبکا۔

ڈاٹنا۔ (دہلی) زیب بدن کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ بھی اس سے نابلد نہیں۔ مثلاً آج تو بڑا ابرحیا جوڑا ڈاٹا ہے۔

ڈاڑھا - بڑی ڈاڑھی -
اثر - اس کے ایک خاص معنی ہیں جو درج نہیں - دیوار میں ایک ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دینا تاکہ اُس سے ملحق دوسری دیوار اٹھائی جائے تو پہلی دیوار سے گتھی ہوئی رہے اور رخنے کا خدشہ نہ رہے - دو مکانوں کی ملحق دیواروں کے مابین بھی ایسا ڈاڑھا چھوڑا جاتا ہے تاکہ ملکیت کا جھگڑا نہ کھڑا ہو -

ڈاڑھی پیشاب سے منڈوانا - (کنایۃً) ذلیل اور قائل ہونا۔
اثر - یہ جملہ ہمیشہ شرط بولا جاتا ہے - اگر ایسی بات دو تو غلط پڑ رہی تو ڈاڑھی پیشاب سے منڈوا ڈالوں -

ڈاکنا - (لکھنؤ) استفراغ کرنا۔
اثر - یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں - اس سے پیشتر کا اندراج ڈاکن ہے جس کو دہلی سے مخصوص کرکے معنی لکھے ہیں بہت سا کھانے والی - جو بہت سا کھائے گی وہی اوکے گی ڈاکے گی -

حضرت مولف نے ڈاکن فیلن کی ڈکشنری سے لیا ہے - جو بربنائے زبان دہلی مرتب کی گئی ہے - اُس میں تحریر نہیں کہ ڈاکنا لکھنؤ میں بولتے ہیں - یہ صاحب نوراللغات کی فضول کی اُپج ہے -

ہاں تو یہ انکشاف ہوا انھوں نے دہلی کے ساتھ بھی ناانصافی کی ہے - فیلن میں لفظ ڈاکن (ڈ - ا - ک - ن) جسے دہلی سے منسوب کیا جاتا ہے درج نہیں ہے بلکہ ڈاکنی ہے جس کے معنی بہت سا کھانے والی عورت کے نہیں ہیں بلکہ جادوگرنی یا بدمزاج لڑاکا عورت کے ہیں - لکھنؤ میں ڈاکنی کا بدل ڈائن ہے -

پلیٹس کے متعلقہ اندراجات قریب قریب وہی ہیں جو فیلن کے ہیں -

ڈاڑھی ہے کہ خرگوش کی جھاڑی - گھنی اور لمبی الجھی ہوئی ڈاڑھی کو مذاق سے کہتے ہیں - درج نہیں -

ڈال کا ٹوٹا - جان صاحب صاف بیوقوف اور احمق کہنے سے بچتے ہیں تو یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں ؎

باغ کا میوہ اُسے تڑکے سب بھیج دیا — جان صاحب ہے بڑا ڈال کا آیا ٹوٹا

اثر - مجھے اتفاق نہیں - ڈال کا ٹوٹا چالاک عیار شخص کو کہتے ہیں - جان صاحب کے شعر کا بھی یہی مفہوم لیا جا سکتا ہے -

ڈال کا ٹوٹا پھل تازہ اور عمدہ ہوگا جب آدمی پر اس کا اطلاق کیا جائے گا تو وہی مفہوم قائم رہے گا -

ڈال والا - (عو) کنایۃً بندر -
اثر - لکھنؤ میں عورتیں بندر کو ڈالی والا کہتی ہیں - (باضافۂ یائے معروف)

ڈالی - وہ ٹوکری جس میں پھول یا میوہ رکھ کر امیروں یا حکام کی نذر کرتے ہیں - اسیر ؎

مدینے میں دل پُر داغ اپنا لے کے جاتا ہوں
بڑی سرکار کے دربار میں ڈالی لگاتا ہوں

اثر - یہ فرق ملحوظ نہیں رکھا کہ امیروں کے دربار میں ڈالی لگائی جاتی ہے اور حکام کو ڈالی دی جاتی ہے - ڈالی دینا درج نہیں -

ڈامچا - وہ مچان جو کھیتوں کی رکھوالی کے لیے بنائے جاتے ہیں -
اثر - میں نے دیہات والوں کو مچان کہتے سنا ہے - ڈامچا پلیٹس سے نقل کر دیا گیا - اس کا ایک مرادف ڈونچا بھی لکھا ہوا تھا - معلوم وہ کیوں چھوڑ دیا گیا -

ڈانک - (نون غنہ) مونث - سنہرا یا روپہلا ورق جو نگینے کے نیچے چمک بڑھانے کے لیے رکھ دیتے ہیں - اسیر ؎

ساقیا دُردی صاف نہیں بیٹھ گئی
سُرخی ڈانک تھی یہ زہر نگینہ بیٹھ گئی

آتش نے مذکر کہا ہے ؎

اڑایا پان کی تحریر نے اور ان کے دانتوں کو
نگیں کا رنگ چمکا دے ستر ڈانک کندن کا

اثر - ابتدا میں مونث تحریر فرماتے ہیں مگر آخر میں کہتے ہیں کہ ترجیح تذکیر کو ہے - حالانکہ سوا آتش کے نقل کردہ شعر کے ڈانک متفقہ طور پر مونث ہے - جلال نے بھی رسالہ مفید الشعرا میں بلا اختلاف مونث لکھا ہے -

ڈانواں ڈولی - (لکھنؤ) سرگشتگی - پریشانی۔
اثر - لکھنؤ میں بھی زبانوں پر ڈانواں ڈول ہے نہ کہ ڈانواں ڈولی۔

ڈاک بولنا - نیلام میں بولی ہونا۔
اثر - لکھنؤ میں اس جگہ بولی دینا یا خالی بول کہتے ہیں۔

ڈانگ - (نون غنہ) پہاڑ کی اونچی چوٹی۔ سب سے اونچی پہاڑی۔
اثر - اس کے معنی پہاڑوں کا سلسلہ بھی ہیں - تیر ؎

چیل جاتی ہے حسب قدر بلند
دور تک اس پہاڑ کی ہے ڈانگ

(طلسم فصاحت) کوسوں تک پہاڑوں کی ڈانگ ہے۔

ڈ - ب

ڈبا - مؤ بڑی ڈبیا ۲ پسلی کا عارضہ جو اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔
اثر - فیلن نے ڈبا (بکسر اول) کے دو معنی لکھے ہیں - مؤ بکس ۲ پایان تھ۔
وہ ڈبا بفتح اول ہے جس کے معنی سینے کی بیماری یا کالی کھانسی
ہیں۔ صاحب نور اللغات نے ڈبا بالفتح و بالکسر کو گڈ مڈ ہی نہیں کیا۔
بلکہ سینے کی بیماری یا کالی کھانسی کو پسلی کی بیماری بنا دیا!

ڈبا گل ہونا - (عو) کاروبار ٹھپ ہو جانا یا ختم ہو جانا - درج نہیں۔

ڈبل دھیلا - (لکھنؤ) آدھے ڈبل کا انگریزی سکہ۔
اثر - ڈبل دھیلا مہمل و بے معنی فقرہ ہے۔ لکھنؤ میں دھیلچی کہتے ہیں۔

ڈبو - لوہے کا بڑا چمچہ۔
اثر - لکھنؤ میں ڈبو، لوہے یا پیتل کے اس خول کو کہتے ہیں جو گاڑی
کے دونوں سروں پر چڑھا ہوتا ہے۔

ڈبل چال - تیز چال۔ درج نہیں۔

ڈبیا میں بند کرنے یا رکھنے کے قابل - بڑی حفاظت اور احتیاط
سے رکھنے کے قابل (بطریق استہزا)۔ (فسانہ آزاد) ڈبیا میں بند کرنے
کے قابل ہیں ایسے آدمی پیدا کہاں ہوتے ہیں۔

ڈ - پ

ڈپوڑ - بہت بڑا۔ بہت موٹا۔
اثر - لکھنؤ میں ڈھوکتے ہیں۔ بہت مبالغہ کرتا ہوا تو ڈھوکا زنو کہہ دیا۔
چھوٹی کنکیا بڑے کنکوے کو کاٹ دے تو کہتے ہیں ڈھو لڑھکا دیا۔

ڈ - ٹ

ڈھٹ بند - جادوگر۔ کچھ کا کچھ کر دکھانے والا۔
اثر - لکھنؤ میں ڈھٹ بند اور اس کے عمل کو ڈھٹ بندی کہتے ہیں۔

ڈٹھون - دیوالی کے بعد بارھواں دن۔
اثر - بالفتح لکھا ہے لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں۔

ڈٹاؤ - ڈٹنا سے اسم - جماؤ۔ مجمع۔ درج نہیں۔

ڈ - ر

ڈرانی - (ع) (لکھنؤ) ڈراؤنی - رنگین ؎

ایک ہی شکل ڈرانی ہے تری بیجا سی
تسپہ یاں پھاڑ کے دیدے نہ مجھے گھور دوا

اثر - ڈرانی کو لکھنؤ سے مخصوص کر کے مثال میں شعر رنگین دہلوی کا پیش
کرتے ہیں۔ لکھنؤ میں ڈرونی یا ڈراؤنی بولتے ہیں نہ صرف عورتیں بلکہ
مرد بھی۔ میرا شعر ہے ؎

ڈراؤنی کالی کالی راتیں عجب خواہوں سے جو بسی ہیں
یہی ہیں وہ مرحلے کہ جن سے گزرنے پر روشنی ملے گی

ڈرانی لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ڈراؤ - (دہلی) خوف۔
اثر - لکھنؤ میں ڈر کہتے ہیں۔

ڈربوک - ڈرپوکنا - بزدل - بودا۔ مؤنث کے لیے ڈرپوکنی۔
اثر - لکھنؤ میں ڈرپوک بلا تفریق مستعمل ہے۔

ڈر ٹوٹ جانا۔ (ع و) جھجک جاتی رہنا۔ خوف نکل جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈر نکل جانا کہتے ہیں۔
ڈریرے۔ زور کا سیل۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ ڈڑیڑے ہے۔ دال مہملہ دوسرا ڈال ہندی
انیس ع۔ کشتی تھی زمیں رن کی ڈڑیڑوں سے لہو کے
اشتباہ کہیں اے صبر جلدی بھاگ اپنی خیر چاہے تو
یہ دیکھو آئے ہیں فوج اشک کے پیہم ڈریرے جا
قوافی بیڑے، جھیڑے، تڑیڑے وغیرہ۔
ڈر سے کلیجا پانی ہونا۔ بہت خائف ہونا۔ درج نہیں۔
ڈریں لومڑی سے نام دلیر خاں۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بہت ڈینگ ہانکے اور بہادر بنے مگر دراصل ڈرپوک ہو۔ درج نہیں۔

ڈ۔ف

ڈف۔ دف۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈف نہیں بلکہ ڈفلی کہتے ہیں جسے صاحب نور اللغات نے چھوٹا دف لکھا ہے۔ دف کو دف ہی کہتے ہیں نہ کہ ڈف۔ الفاظ ڈفالی اور ڈفالچی ڈفلی سے بنائے گئے ہیں نہ کہ ڈف سے۔
فیلن میں ڈف کے سوا ڈفلی درج ہی نہیں لہٰذا ڈف پر نور اللغات کے اندراج کی بنا رکھی گئی اب اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ ڈفلی کو چھوٹا دف کہہ دیا جائے۔
مجھے خیال نہیں کہ اُردو میں لفظ ڈف (دال ہندی) کہیں استعمال ہوا ہو۔ مثل بھی اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے نہ کہ اپنی اپنی ڈف اپنا اپنا راگ۔
عوام ڈفلی کو ڈھپلی کہتے ہیں۔
پلیٹس نے ڈف کے مقابل دف بھی لکھ دیا ہے۔

ڈ۔ک

ڈک۔ (ع) مُکّا۔ گھونسا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈگ کہتے ہیں (کاف فارسی بجائے عربی)۔ قیاس کہتا ہے کہ ڈگ انگریزی ڈگ (dig) کی بگڑی ہوئی شکل ہے یعنی سے پیٹ یا پسلیوں میں ہو دا مارنا۔ a dig in the ribs or stomach۔ نور اللغات میں بھی حضرت جلال کے تتبع میں ڈگ یعنی گھونسا کو کر اُسے بازاریوں کی زبان قرار دیا ہے گویا ڈک تو خواص اور فصحا کی زبان ہے اور ڈگ بازاری۔ اگر اُردو میں غیر ملکی الفاظ سلیقے سے کھپانا بازاری پن ہے تو چشم ما روشن و دل ما شاد۔ ڈگ سے جو مفہوم ادا ہوتا ہے گھونسا۔ تھپڑ۔ لات۔ مکّا تما نچا کسی سے ادا نہیں ہوتا۔ لہٰذا زبان میں اضافہ ہے۔
ڈکوسنا۔ (تحقیر سے) پینا۔ نگلنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈھکوسنا کہتے ہیں۔

ڈ۔گ

ڈُگ۔ بالضم۔ بازاریوں کی زبان میں گھونسے کو کہتے ہیں۔
اثر۔ (دیکھئے ڈک)۔
ڈگڈگا کے پانی پینا۔ بڑے بڑے گھونٹوں سے پینا۔ ایک دم میں بہت سا پانی پینا۔ شاد ؎

بادہ کش وہ ہوں کہ جب تک ساغری آئے آئے
ڈگڈگا کر منہ لگاتے ہی گیا بوتل چڑھا

اثر۔ پانی پر موقوف نہیں۔ کوئی رقیق شے جو پی جاتی ہو اس کے بڑے بڑے گھونٹ چڑھانا ڈگڈگا کے پینا ہے۔ شاد کے شعر ہی سے واضح ہے کہ شراب بھی ڈگڈگا کے پی جا سکتی ہے۔ اسی طرح شربت۔ لہٰذا عنوان صرف ڈگڈگا کے پینا ہونا چاہیئے تھا۔ پانی کی قید کے بغیر پلیٹس میں بھی بغیر پانی کے ہے۔
ڈگڈگی۔ ایک خاص قسم کا چھوٹا سا باجا جس کو بندر نچانے والے اور شعبدہ گر بجاتے ہیں۔ (بجانا کے ساتھ) مذ کنایۃً ڈھنڈورا پیٹنا کے ساتھ۔
اثر۔ مذ کے لئے لکھنؤ میں لفظ ڈگی استعمال کرتے ہیں۔ ڈگی پیٹنا

مجاز رسوائی ہونا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) سارے شہر میں ڈگی پٹ گئی۔

ڈ - ل

ڈل ۔ کشمیر کی ایک مشہور نہر کا نام۔
اثر۔ ڈل نہر نہیں بلکہ جھیل ہے۔ اس کا پانی بہتا نہیں نہ کسی دریا سے نکلی ہے۔
ڈلاؤ کی گاڑی ۔ وہ گاڑی جس میں کوڑا کرکٹ بھر کے شہر کے باہر پھینکتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے کوڑا یا ملبا گاڑی کہتے ہیں۔ غلیظ کے لیے ہو تو میلا گاڑی یا کرانچی ہے۔
ڈلنا ۔ (ع) پڑنا۔ (فقرہ) اب تک ہانڈی میں گوشت نہیں ڈلا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گوشت نہیں ڈالا یا نہیں پڑا کہیں گے۔ ڈالنا (متعدی) کا لازم مجھی نہیں۔
ڈلیا ۔ چھوٹی ٹوکری۔
اثر۔ چھوٹی ٹوکری نہیں۔ یہ خود ہی ڈلے کی تصغیر ہے۔ گنوار ٹوکری کو ڈلیا کہتے ہیں۔

ڈ - ن

ڈنٹھل ۔ مولی کی وہ شاخ جس میں پھول آتا ہے۔
اثر۔ اسے شاخ یا ٹہنی کہنا کسی طرح درست نہیں نہ اس کا استعمال مولی تک محدود ہے۔ ڈنٹھل وہ ڈنڈیاں ہیں جو گاجر، مولی، شلغم، چقندر وغیرہ میں زمین سے کھو دنے اور پتے توڑنے کے بعد لگی رہتی ہیں۔ پلیٹس نے ان کا ایک انگریزی مرادف (Peduncle) لکھا ہے۔
ڈنڈ ۔ درخت کا تنہ جس میں شاخیں نہ ہوں۔
اثر۔ ڈنڈ بالضم کے یہ معنی میری نظر سے کہیں نہیں گزرے حسب پلیٹس ڈنڈ سانپ یا چھپکلی کو کہتے ہیں۔ تلاش درپیش ہوئی۔ انشا کا ایک شعر اس کی کلیات میں اس طرح درج ہے ؎

اے موسم خزاں لگے آنے کو تیرے آگ
بلبل اداس بیٹھی ہے اک سوکھے ڈنڈ پر

صاحب نوراللغات نے لفظ ڈنڈ اور اس کے معنی تحقیق کرنے کے بدلے سیاق عبارت سے فرض کر لیا کہ اس سے مراد درخت کا ایسا تنہ ہے جس میں شاخیں نہ ہوں۔ ورنہ بخیال امر واقع یہ ہے کہ دیوان انشا کا کاتب ٹنڈ یا ٹھنڈ (بالضم) کو ڈنڈ لکھ گیا اور ٹنڈ یا ٹھنڈ کے معنی ہیں ایسا درخت جو سوکھ کر تنہ ہی تنہ رہ گیا ہو۔ انشا کا ایک دوسرا شعر کتابت کی غلطی کو واضح کر دیتا ہے ؎

تھے سوکھے درخت کے جہاں ٹھنڈ
بیٹھے چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ

ڈنڈے بجاتے پھرنا ۔ کنایۃً آوارہ پھرنا۔ اوقات ضائع کرنا۔ بیکار مارے مارے پھرنا۔
اثر۔ صحیح محاورہ ڈنڈے بجانا ہے نہ کہ ڈنڈے بجاتے پھرنا۔ اور بطور محاورہ اس کے معنی ہیں شغل بیکاری۔ جلال بھی یہی کہتے ہیں۔
ڈنڈ ملنا ۔ تعریف کرنا۔ شاباشی دینا۔ درج نہیں۔
ڈنکارنا ۔ (لکھنؤ) بروزن ڈکارنا۔ ہنکارنا۔ چیخنا۔ خفا ہونا۔ (فقرہ) میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھ پر ناحق ڈنکارتے ہو۔
اثر۔ یہ نرالی منطق ہے کہ جو شخص گفتگو میں ڈنکارنا استعمال کرے وہ اس کا تلفظ ڈکارنا کرے۔ سننے والا کیونکر سمجھے گا کہ اس کا ڈکارنا شیر کی طرح غصے میں گونجنا ہے یا ڈنکارنا یعنی ہنکارنا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ڈنکارنا جواب متروک ہے باعلان نون بولا جاتا تھا ڈنکے یا نقارے کی طرح بلند آواز نکالنا وہ اب متروک ہے اور اس کی جگہ ڈکارنا یا ہنکارنا بولتے ہیں۔
ڈونگیا ۔ چھوٹا ڈونگا۔ چھوٹی ناؤ۔
اثر۔ ڈونگیا وہ دستہ دار ظرف بھی ہے جو گھڑے سے پانی نکالنے کے لیے

استعمال ہوتا ہے۔ یہ مفہوم درج ہے۔
ہاں، چھوٹی ناؤ کو ڈونگیا نہیں بلکہ ڈونگی کہتے ہیں۔ پلیٹس میں بھی ڈونگی کے یہ معنی درج ہیں۔
ڈونگو۔ انگریزی [illegible] ایک قسم کا سنگار جسے اردو میں گردن توڑ سنگار کہتے ہیں۔
ڈنڈ مارنا۔ اطمینان سے بیٹھنا۔ فکر و تردد سے نجات پانا۔ درج نہیں۔
(فسانۂ آزاد) امیر کابل خیمے میں مزے سے ڈنڈ مار رہے ہیں۔

ڈ - و

ڈوا۔ اردو میں بفتح اول۔ لکڑی کا بڑا چمچا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے ڈوئی کہتے ہیں بضم اول واو مجہول۔ یائے معروف کی آواز خفیف۔ پلیٹس میں ڈوا اور ڈوئی دونوں متحدالمعنی مگر علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔
ڈوب۔ بروزن شوب۔ ایک بار قلم کو سیاہی میں تر کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈبونا کہتے ہیں۔ کپڑے کو جیسے رنگ میں ڈوب دیا جاتا ہے۔ (واو مجہول)
ڈوڈا۔ وہ چیز جس کے اندر پھل کے بیج ہوتے ہیں جیسے پوست کا ڈوڈا۔ ردولی کا ڈوڈا۔ یہ بسلم کو کنار۔
اثر۔ لکھنؤ میں پوست کا ڈوڈا کہتے ہیں۔ بسلم کو کنار کو پوستہ کہتے ہیں۔ عام لفظ پھل ہے۔
ڈورے کترنا۔ (دہلی) ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کترنا سروتے سے۔ اس جگہ لکھنؤ میں ڈورے کاٹنا ہے۔
اثر۔ لے صاحب لکھنؤ میں ڈورے کاٹنا نہیں کہتے دہرے کترنا کہتے ہیں جس میں چھالیا کے دانے کاٹے نہیں جاتے بلکہ باریک ورق اتارے جاتے ہیں۔
ڈورا ڈالنا۔ (کنایۃً) دام محبت میں پھنسانا۔ رجھانا۔
اثر۔ یہ ڈورے ڈالنا ہے جو حضرت مؤلف نے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے اور پڑھنے والا اس کشش و پنج میں پڑ جاتا ہے کہ صحیح محاورہ کس کو سمجھے۔
ڈوکنا۔ قے کرنا۔ بیشتر کتوں کے واسطے بول چال میں ہے۔ رنا چوسنا۔ بہت سا پینا۔
اثر۔ یہ پلیٹس سے مستعار ہے۔ فیلن میں ڈوکنا بمعنی قے کرنا درج نہیں اور طبیعت بھی قبول نہیں کرتی کہ جس لفظ کے معنی غٹ غٹ پینا ہوں اسی کے معنی کتے کی طرح اوکنا یا قے کرنا بھی ہوں۔ لکھنؤ میں ڈوکنا کسی معنی میں مستعمل نہیں۔ ڈگڈگا کے پینا بڑے بڑے گھونٹ پینا اور یہ معلوم کیا گیا ہے۔
ڈوم بجائے چھپنی ذات بتائے اپنی۔ آدمی کی اصل اس کی حرکتوں سے معلوم ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
ڈولا اچھلنا۔ (عو) (لکھنؤ)۔ (کنایۃً) کسی عورت کا دوسری عورت کے خاوند سے آشنائی یا شادی کر لینا۔ جان صاحب نے

آنکھیں لڑائیں اس نے کہاری سے بانس کھائے
اس کا بھی میرے چونڈے پہ ڈولا اچھل گیا

اثر۔ جان صاحب کا پہلا مصرع اس طرح ہے۔

آنکھیں لڑائیں ان سے کہاری نے بانس کھائے

ڈولا اچھلنا آشنائی کی خبر مشہور ہونا اور اس طرح رسوائی ہونا ہے۔ ذکر جو کچھ صاحب نوراللغات نے تحریر کیا ہے۔ جان صاحب ہی کا دوسرا شعر اس گتھی کو سلجھا دیتا ہے ؎

ڈولا اچھلا ہے تری بہنوں کا سمجھا ان کو
میں تو چپ ہوں وہ مرا کرتی ہیں شکوہ دونو

ڈومنی پن۔ ناز نخرے۔ درج نہیں۔ قلق ؎

کہاں ایسی وہ گرما گرم تو بہ گو کہ ناری ہیں
قسم کھاتی ہیں پریاں بھی لقا سے ڈومنی پن کی

ڈوبنا ترنا مصیبت جھیلنا۔ تکلیف اٹھانا۔ درج نہیں۔
(طلسم فصاحت) ڈوبتا ترتا یہاں نکل آیا۔

ڈ - ھ

ڈھانڈا۔ (نون غنہ) (گنوار) بوڑھا بیل۔
اثر۔ یہ لفظ پلیٹس میں نہیں ملا۔ فیلن میں درج ہے مگر اس نے بھی
لفظ تنہا مستعمل یا گنوار نہیں قرار دیا۔ یہ معروف ضرور ہے۔ فسانۂ آزاد
میں آزاد کی زبان سے ادا کیا گیا ہے لہٰذا اسے گنوارو کہنا درست نہیں۔
بچے ڈھیکے ڈھانڈے نہیں کہتے۔

ڈھانکنا۔ ڈھانپنا۔ چھپا دینا۔ بند کر دینا۔ ڈھانپنا غم کے لیے
مخصوص ہے اور ڈھانکنا چھپانے کے لیے۔
اثر۔ یہ وہم ہی وہم ہے۔ دونوں متحد المعنی ہیں۔ اگر فرق ہے تو یہ ہے
کہ ڈھانپنے میں شرم و حیا کا بھی ایک شائبہ ہے۔ مثلاً کسی لکھنوی کا
شعر ہے ؎ ڈھانپئے سے ڈھانپو خدا کے لیے تم
یہ سینہ ہوا ہے چھپانے کے قابل
جلال سرمایۂ زبان اُردو میں لکھتے ہیں۔ ڈھانپنا اور ڈھانکنا کسی چیز
کا کسی چیز سے چھپانا۔ اور مثال میں جرأت کے یہ دو شعر پیش کرتے ہیں۔
؎ دیکھو تو یوں وہ کہہ کے لگے منہ کو ڈھانپنے
کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں بھانپنے
؎ ہوا ہے اب تو یہ نقشا ترے بیمار ہجراں کا
کہ جس نے کھول کے منہ اُس کا دیکھا بس وہیں ڈھانکا
فرہنگ شفق میں بھی ڈھانپنا اور ڈھانکنا کو مترادف لکھا ہے۔
ناسخ ؎ کیا چھپیں میرے داغ چھاپوں سے
ڈھانپے سے آفتاب نہیں
آتش ؎ کوتہ ہے اس قدر مرے تن پر ردائے عیش
ڈھانکوں جو پاؤں تو یقیں ہے کہ سر کھلے

ڈھانچ۔ ڈھانچا۔ بغیر بُنا پلنگ۔ بے بنی کرسی۔ خاکہ۔ قالب۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈھانچا بولتے ہیں۔ ہڈیوں کا ڈھانچا۔ سوکھ کے ڈھانچا ہونا۔

ڈھانڈنا۔ (لکھنؤ) مذکر۔ جوان کبوتر۔
اثر۔ لکھنؤ کا ہوتے بھی میرے کان اس لفظ سے آشنا نہیں۔

ڈھائی دینا۔ کہیں جم کر بیٹھ جانا۔ درج نہیں۔ جان صاحب
مرتے مرتے ہوا جنگل میں کہا مجنوں نے
ڈھائی دینے کو مری قبر پہ لیلیٰ آئے

ڈھالا بگاڑنا۔ (ع) کسی کے بنے بنائے کام میں خلل ڈالنا۔
درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ملکہ نے کیا ڈھالا بگاڑا تھا، یہی نا کہ ایک
شخص پر بگڑ گیا۔

ڈھبس۔ (لکھنؤ) بد قطع جانور۔ دونا گری ڈھیپس۔ موٹا بھدا۔
اثر۔ استغفراللہ! یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں ڈھپس یا بدسیلا کہتے ہیں۔

ڈھسٹ۔ (لکھنؤ) سنگین کپڑا۔
اثر۔ موٹا ڈھسٹ ایک ساتھ بولتے ہیں۔ جلال صاحب لکھا کریں۔

ڈھب ڈھب شوربا۔ پتلا اور بہت سے شوربے کا بدمزہ سالن۔
اثر۔ لکھنؤ میں صحت الفاظ کو بالائے طاق رکھ کر ڈھب ڈھب شُروا
بولتے ہیں۔

ڈھنڈو۔ بڑھیا عورت۔
اثر۔ لکھنؤ میں تنہا نہیں بولتے۔ بڈھی ڈھنڈو کہتے ہیں۔

ڈھڈہانا۔ ہرا ہونا۔ سرسبز ہونا۔ سرخ رنگ کے لیے چہچہانا مستعمل ہے۔
اثر۔ چہچہانا بھی ہے۔ چہچہاتا رنگ۔ بغیر ہا اول۔

ڈھرا بندھنا۔ عام رواج ہونا۔ درج نہیں۔

ڈھکی۔ (لکھنؤ) شکار یا اور کسی کام کے لیے خفیہ بیٹھنا تاکہ کوئی نہ دیکھے۔
اثر۔ سبحان اللہ! لکھنؤ کی زبان کو کیا کیا نوازا اور سنوارا گیا ہے۔ اور سنیے۔
ڈھکی لگانا۔ اس طرح چھپ کر بیٹھنا کہ کوئی نہ دیکھے۔ بیشتر رندوں اور
بچوں کے لیے بول چال میں ہے۔
اثر۔ بات یہ ہے کہ خالص ہندی کا لفظ جو اُردو والوں نے غالباً
کبھی نہ بولا ہوگا پلیٹس سے نوراللغات میں منتقل ہی نہیں کیا بلکہ اس کی
کھپت کے لیے لکھنؤ کو منڈی قرار دیا۔ دلی دور تھی۔ یہ بھول گئے کہ
لکھنؤ میں یہی مفہوم ٹکی لگانا سے ادا کیا جاتا ہے۔

لکھنؤ کو ایک اور گرانقدر عطیہ۔

ڈھنڈھمی۔ (لکھنؤ) ڈھڑن۔ ڈفلی۔

اثر۔ اگر ڈھکی۔ ڈھکی لگانا۔ ڈھنڈھمی اور اسی قبیل کے دوسرے الفاظ لکھنؤ کی زبان کا سرمایہ ہیں تو کسی لکھنؤ والے کے یہاں سے اُن کی مثال پیش کی جاتی۔ ایسی اسناد کی عدم موجودگی، لکھنؤ کی بول چال میں ایسے الفاظ نہ سنے جانے اور پلیٹس میں جس سے مستعار ہیں لکھنؤ کی تخصیص نہ ہونے کی حالت میں مجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ ان پر لکھنؤ کا ٹھپا خواہ مخواہ لگا دیا گیا ہے۔ ڈھنڈھمی کا لفظ میر حسن دہلوی کی مثنوی میں مل گیا ؎

کوئی دائرے میں بجا کر پرن
کوئی ڈھنڈھی میں جتا اپنا فن

ڈھوا۔ (لکھنؤ) ڈھویا۔

ڈھویا۔ (ہندی میں ڈھوآ) (مو) پھول یا ترکاری یا فصلی میوے کی ڈالی جو تقریب میں اہل حرفہ پیش کرتے ہیں۔

اثر۔ اس اندھیر کا ٹھکانا ہے کہ لکھنؤ والے ڈھویا بولیں اور ڈھوا ے متہم کیے جائیں۔

ڈھول ڈھمکا۔ (دہلی) دھوم دھڑکا۔ باجا گاجا۔ (لکھنؤ) دوسرا دال فارسی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی ہر دو دال ہندی ہے البتہ ایک الف اضافہ کر کے ڈھول ڈھماکا کہتے ہیں۔

ڈھلکا پانسا۔ (ڈھلکا بضم اول) غیر مستقل مزاج شخص۔ تھالی کا بینگن۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) خداوند ڈھلکا پانسا ہیں تقدیر پلٹ دیتے ہیں۔

ڈھلتی پھرتی چھاؤں۔ ناپائدار بے اعتبار۔ درج نہیں۔ (جان صاحب) ؎ قدر کر بیگما تو اِس سن کی ڈھلتی پھرتی ہے چھاؤں دن کی

ڈھیلا کھلکھلا۔ بہت ڈھیلا۔ جیسے ڈھیلا کھلکھلا کرتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھیلا کھلکھل کہتے ہیں۔

ڈھینکا ڈھینکی۔ (لکھنؤ) کسی کی ضد سے کوئی کام کرنا۔

اثر۔ غلط لکھنؤ میں دھینگا دھینگی کہتے ہیں۔ (کاف فارسی بجائے عربی)۔

ڈھنڈورا۔ (بالفتح) دہل۔ منادی۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں۔

ڈھونگ باندھنا۔ (دہلی) ظاہری عزت یا ٹیپ ٹاپ بنانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھونگ رچانا کہتے ہیں۔ میرا شعر ہے ؎

رنگ میں ڈوبی کوپل پھوٹی بوٹا بوٹا جھوم گیا
بادِ صبا نے ڈھونگ رچایا ہو نہ ہو بھونرا گھوم گیا

ڈھونگ رچانا بہانہ کرنا، جھوٹا الزام لگانا ہے۔ پلیٹس کے بموجب بھی ڈھونگ چالبازی دغابازی ہے۔

ڈھول ڈھول پول پول۔ واؤ مجہول بالضم۔ غل غپاڑا ہنگامہ جس میں باجا گاجا بھی شامل ہے۔ درج نہیں۔

ڈھونڈلاؤ تو بتادیں عورتیں ٹالنے کے موقع پر بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

ڈھلڈھلا۔ (بکسر ڈال) ارادے کا کمزور۔ درج نہیں۔

ڈھلمل یقین۔ جس کے عقائد پختہ نہ ہوں۔ درج نہیں۔

ڈھنڈار۔ ڈھنڈھار۔ بہت بڑا اور ڈراؤنا مکان غیر آباد مکان۔

اثر۔ اس کا استعمال مکان تک محدود نہیں۔ کوئی مقام جو وسیع اور کشادہ ہونے کے باوجود سنسان اور بے رونق ہو ڈھنڈھار ہے۔ (اودھ پنچ) یہ ڈھنڈھار ملک جانے اور ہم۔

ڈھلواں۔ سلامی۔ ترچھا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھالواں کہتے ہیں۔

ڈھسما جانا۔ (بالکسر) ہمت ہار دینا۔ درج نہیں۔

ڈھول بجانا۔ شہرت دینا۔

اثر لکھنؤ میں ڈھول پیٹنا کہتے ہیں۔

ڈھوکا ڈھو۔ قد میں بڑا اور وزنی درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)۔ ذرا سی گولی ڈھو کے ڈھو کو گرا دیتی ہے۔

ڈھیرا۔ (لکھنؤ) جس کی آنکھ کج ہو اور ایک کو دو دیکھتا ہو۔ (جان صاحب) ؎

نرگس یہ ڈھیرا ہے وہ نہ دیکھو کہیں
آنکھیں بگاڑ دیتا نگوڑا کہاں ہے

اثر۔ ڈیڑھ دیدہ "کو ڈھیرا دیدہ پڑھا اور محاورہ تیار! جان صاحب کے دیوان میں صاف ڈیڑھ دیدہ لکھا ہے۔ بول چال میں بھی ڈیڑھ دیدہ (دال ثانی مشدد) بھی جھنکا یا چمکتا ہے۔

ڈُسٹے پڑو۔ (واؤ معروف) یکایک نازل ہو جانے والا، ناخوانده مهمان: درج نہیں۔

ڈھنڈورا پھرنا۔ شادی ہونا۔ تحریر سے

سلامی کی توپیں چلیں چار سو
ڈھنڈورا پھرا شہر میں چار سو

اثر۔ اس کا ایک مفہوم رسوا ہونا بھی ہے جو درج نہیں۔ (جان صاحب)

دے کے دل میں جانصاحب کو نہیں رسوا ہوئی
گھر محبت کا بگا لوگو ڈھنڈورا پھر گیا

ڈھیلا ہو جانا۔ غصہ کم ہو جانا۔ کڑا پن نہ رہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ دھیما پڑجانا کہتے ہیں۔

ڈھیلی دینا۔ ڈھیل چھوڑنا۔ (عم و) آزادی دینا۔ توجہ نہ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھیل دینا کہتے ہیں۔ (بغیر آخری یائے معروف کے)۔

ڈھاک کے تین پات۔ ۱۔ مفلس نادار۔ ۲۔ وہ شخص جو اپنی بات پر اڑا رہے۔ دلیلوں سے قائل نہ ہو۔

اثر۔ مثل کا صحیح مفہوم ہے شیخی خورا بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا حقیقت کچھ نہیں۔ ڈھول کے اندر پول۔ (فسانۂ آزاد) کان سنتے سنتے تھک گئے، یہاں آن کے جو دیکھا تو وہی ڈھاک کے تین پات۔

ڈھینڈا اُٹھلانا۔ (ع و) حمل دکھوانا۔ حاملہ ہونا۔ جان صاحب سے

ڈھینڈا جو آنکھ منڈی نے چھپایا حرام کا
ہے باندی بچی پیٹ بھی ہوگا غلام کا

اثر۔ زیادہ تر ناجائز حمل کے لیے یا تحقیر سے عورتیں ایسا کہتی ہیں۔ خود شعر میں لفظ حرام موجود ہے۔

ضمناً عرض کردوں کہ فقرہ آنکھ منڈی نہیں آنکھ مندی (نون غنہ الف مقصورہ آنکھ) ہے جس کی آنکھیں بند ہوں۔ اچھا برا نہ سوجھے آنکھ میں الف ممدودہ کے بدلے الف مقصورہ۔ آنکھ منڈی محل نظر ہے۔

ڈ۔ے

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا۔ الگ ہو جانا۔ سب سے الگ رائے قائم کرنا۔

اثر۔ جدا کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنانا۔

ڈیڑا۔ (لکھنؤ) اندرونی پھوڑا۔

اثر۔ میں نے نہیں سنا۔ عورتیں اندھا پھوڑا یا دردنا کہتی ہیں۔

ڈیل درگنبد آواز درپیش۔ اس قد و قامت پر نا مرد یا بزدل درج نہیں۔ (دریائے لطافت)۔

حرف ذ

ذ۔ ا

ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بجے سو ہر کا ہوئے۔ (مقولہ) جو شخص محنت اور ریاضت کرتا ہے مقبول ہوتا ہے اور اس کی ذات کوئی نہیں پوچھتا۔ مقبولیت شرافت پر منحصر نہیں ہے۔

اثر۔ مثل میں بجے نہیں بھجے ہے۔ یعنی پوجے عبادت کرے۔

کبیر کے ایک گیت کا قریب قریب یہی حاصل ہے جس کو میں نے اس طرح نظم کیا ہے :-

"ذات پات کیسی ؟"

کوئی ملا ہو کہ پنڈت کہ سپر دائی ہو — جستجو اُسکی ہے یا دُاسکی تصور اُسکا

کوئی سقا ہو کہ بنجارہ ہو یا نائی ہو — بلکہ ریداس بھی سب میں سمی کے دیا

کوئی ہندو کہ مسلمان کہ عیسائی ہو — پاگیا جو اُسے اُس کا ہوا اور اُسکا رہا

بھید ذاں ہیں پیر چکا ہو کہ تنہائی ہو — امتیاز من و تو خواب کہ افسانہ تھا

سو کے درپن میں وہی وہ تھا اُسی کا تھا اجال

نہ بلندی تھی نہ پستی نہ عروج اور نہ زوال

سب تھے اک حال میں اور ایک تھا سب کا مآل

دل اگر صاف ہے تو ذات کا پھر کیا ہے سوال

ہر کا جو تلہے وہی ہر کو جو بھجتا ہے یہاں

ذات پات اور سکھ آنند کو تجتا ہے یہاں

ذاتو نیا ۔ (ع) (لکھنؤ) ۔ نجیب ۔

اثر ۔ معلوم لکھنؤ کے کس محلے کی یہ زبان ہے ۔ میں واقف نہیں ۔ عورتیں ایسے شخص کو جو اپنے شریف ہونے کی شیخی بگھارے ذات منگتا (عورت کو ذات منگتی) کہتی ہیں ۔ نور اللغات میں یہ لفظ درج ہی نہیں ۔

ذات مدھ پیے معلوم ہوئے ۔ شراب کا نشہ آدمی کا کچا چٹھا کھول دیتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ذائقہ چکھانا ۔ مزہ چکھانا ۔ کنایتہً سزا دینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں مزا چکھانا یعنی سزا دینا ہے ۔

ذ ۔ ر

ذرا ذرا کر ۔ عورتیں ذرا ذرا کر کے (تھوڑا تھوڑا کر کے) کی جگہ بولتی ہیں ۔ اس طرح درج نہیں ۔ جان صاحب ۔

جوڑے کی جس دن سے لت پڑی انکو بیاہوں کال تجھے نصد

جو چاندی سونا تھی لالی بیکے بے نے گئے وہ ذرا ذرا کر

ذرا ظہور ۔ ذری ظہور ۔ (ع) کسی قدر ۔ کچھ ۔ واسخ ۔

وہی ہے نہر میں نسبت میں ہے جو دریا سے نمود

کسی میں تیز کسی میں ذرا ظہور آیا

اثر ۔ یہ ظاہر کر دینا چاہیے تھا کہ ذرا ظہور میں ظ بجائے ضم کے بالفتح ہے ۔

ذرا کی ذرا ۔ ذری کی ذری ۔ تھوڑی دیر کے واسطے لمحہ بھر کے واسطے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں عورتیں یہ مفہوم صرف ذرا یا ذری سے ادا کرتی ہیں ۔ مثلاً ذرا یا ذری بیٹھ جاؤں تو کہوں ۔

ذ ۔ ک

ذکر مذکور ۔ بات چیت ۔ گفتگو ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں عورتیں زیادہ تر ذکر اذکار کہتی ہیں ۔ (ذکر بکسر اول و فتح دوم) ۔ یہ درج نہیں ۔

ذ ۔ و

ذو معنیین ۔ صاحب دو معانی کا ۔ پہلو دار بات ۔

اثر ۔ صحیح از روئے لغت یوں ہی ہے ۔ مگر عام طور پر ذو معنی کہتے ہیں ۔

ذ ۔ ی

ذی ۔ حیثیت ۔ مثلاً اس نے اپنی ذی سے بڑھ کر کام کیا ۔ درج نہیں ۔ انشا ۔

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو

لائق ایسی باتوں کے بندے کی ذی نہیں

حرف ر

ر - ا

راتا رات - (ع و) رات بھر۔

اثر - لکھنؤ میں عورتیں راتوں رات یا راتی رات (رات ہی رات کا مخفف) بولتی ہیں۔

راتوں رات علیحدہ درج ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی۔

رات اپنی ہے - فرصت کافی ہے۔ بے فکر رہو۔ درج نہیں۔

رات بستے بستے - رات ختم ہوتے ہوتے۔ سویرا ہونے تک۔ اس طرح درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

شمع کے مانند سرگرم طلب رہنا ہے شرط
رات بستے بستے منزل زیر پا ہو جائے گی

رات بھر پیسا اور چپنی بھر اٹھایا - محنت بہت حاصل کم۔ درج نہیں۔

رات بڑھ جانا - رات کا دن کی بہ نسبت بڑا ہو جانا۔ درج نہیں۔

رات بھیگنا - رات کا سرد ہو جانا۔ ابتدائی حصہ شب کا گزرنے کے بعد خنکی ہو جاتی ہے۔ اس کو رات کا بھیگنا کہتے ہیں۔

اثر - رات بھیگنا رات کا کافی حصہ گزر جانا ہے سرد یا خنک ہو کر نہ ہو۔ مگر نصف شب تک۔ اس کے بعد رات "ڈھلنا" شروع ہوتی ہے۔

رات والا - (ع و) چاند۔ نیز الّو۔ بیضہ۔

اثر - لکھنؤ میں عورتیں اوپر والا کہتی ہیں۔ یہ معلوم کون عورتیں ہیں جو چاند۔ الو اور بیضہ سب کو ایک لاٹھی ہانکتی ہیں۔

رات دن ایک کر دینا - کمال محنت کرنا۔ درج نہیں۔

رات سولی پر کاٹنا - بڑی مصیبت میں بسر کرنا۔ درج نہیں۔

راج کاج - سلطنت کا کاروبار۔ درج نہیں۔

راجا کی بیٹی کرم کی ہیٹی - (ع و) دولتمند کی اولاد مگر بد نصیب۔ درج نہیں۔

راج کمار - ولی عہد۔ درج نہیں۔

راجا دھراج - راجاؤں کا راجا۔ بڑا راجا۔ درج نہیں۔

راج گدی - شاہی تخت۔

راج گدی رام لیلا کا بھی ایک جزو ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔

راجہ روٹھے گا تو اپنی ریاست سے نکال دیگا اس کے سوا کیا کرے گا - مثل اس مقام پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ کوئی ناراض ہو کر ہمیں کیا نقصان پہنچائے گا۔

اثر - یہ مثل کی شان تو ہوئی نہیں۔ درست وہی ہے جو نور اللغات میں دوسری جگہ درج ہے۔ راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔

راج منتری - راجا کا مشیر کار۔ وزیر یا نائب۔ درج نہیں۔

راجا جوگی کس کے میت - راجا اور بھکاری کسی کے دوست نہیں ہوتے۔

اثر - مثل اس طرح بھی ہے اور میرے نزدیک یہی فصیح ہے۔

راجا کس کے یار اور جوگی کس کے میت۔

راج ہٹ - تریا ہٹ - بالک ہٹ - ان کی ضد ٹالنا مشکل ہے۔ درج نہیں۔

راجا کا دان پرجا کا اشنان - دولتمند کو سخی ہونا چاہئے۔ درج نہیں۔

راجا راج پرجا سکھی - جہاں کا راجہ اچھا ہوگا وہاں کی رعایا آرام سے رہے گی۔

اثر - یہ مثل لجیا کے ساتھ بھی ہے جس میں کامل تسلط اور انصاف کا مفہوم مضمر ہے جو راج جائے واضح نہیں ہوتا۔ راجا مسرف اور بے پروا شخص کو بھی کہتے ہیں۔ (دیکھئے ملیس)۔ اور ذیل کی مثل۔

راجا کہے سو نیاؤ - ذی مقدور شخص جو کچھ کہے وہی انصاف ہے

خواہ دراصل ایسا نہ ہو۔ درج نہیں۔
راڑ لانا۔ راڑ مچانا جھگڑا کرنا۔ ضد کرنا۔ درج نہیں۔ ہندی ٹھمری کا ایک بول ہے۔ تورے کنور نے راڑ مچائی۔
راست دروغ بگردن راوی۔ کسی بیان سے اپنی ذمہ داری برطرف کرلے کے لیے مستعمل ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں قصہ کو کہانی شروع کرنے سے پیشتر کہتے ہیں۔
"راست دروغ بگردن راوی۔ آنکھوں دیکھی نہیں کانوں سُنی کہتے ہیں۔"
راست گفتار۔ سچ بولنے والا۔ درج نہیں۔
راستی موجب رضائے خداست۔ سچ بولنے سے خدا خوشنود ہوتا ہے۔ درج نہیں۔
راستہ۔ فرہنگ ناصری میں ہے کہ رستہ بدون الف بمعنی صف وقطار ہے۔ بہار عجم میں ہے کہ راستہ الف کی زیادتی سے بمعنی صف وقطار ہے۔
اثر۔ میرے پاس بہار عجم کا جو نسخہ ہے اس میں راستہ علیحدہ درج نہیں۔ البتہ راستہ بازار اور رستہ بازار کے نیچے یہ عبارت ہے۔
راستہ۔ صف بازار وظاہر امرکب است از راست بمعنی مستقیم وہائے نسبت۔
رستہ ظاہر امخفف راستہ است۔
میر نے اپنے ایک شعر میں رستہ بمعنی صف یا قطار استعمال کیا ہے۔

شہر چمن سے کچھ کم دشت جنوں نہیں ہے
یاں گل ہیں دستہ دستہ واں خار رستہ رستہ

اب اکثر حضرات رستہ بمعنی راہ الف سے رستا لکھتے ہیں اور راستہ مع الف بعد را ہائے ہوز سے اور یہی مناسب ہے۔
راستہ روکنا۔ آگے بڑھنے میں مزاحم ہونا۔ درج نہیں۔ زند

راستہ روک کے کہہ لو نگا جو کہنا ہے مجھے
کیا ملو گے نہ کہیں راہ میں آتے جاتے

راستہ کاٹنا۔ کسی کو روانگی کے وقت ٹوک دینا یا کوئی ایسا امر پیش آنا جس کو بدشگون مانا جاتا ہے، مثلاً بلی کا سامنے سے گزر جانا یا کسی کا چھینک دینا۔ درج نہیں۔
راست لانا۔ سازگار کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں راس لانا بولتے ہیں۔ خدا راس لائے کہتے ہیں نہ کہ خدا راست لائے۔ راس ہندی لفظ بمعنی موافق ہونا سازگار رہونا ہے (دیکھئے فیلن)
راست گو مفلس مجلس میں جھوٹا۔ (مثل) مفلس کی سچی بات کا بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ درج نہیں۔
راعی۔ گلہ بان۔ چارپایوں کا چرانے والا (کنایۃً) بادشاہ۔
اثر۔ بعض ہندو نومسلموں کو بھی راعی کہتے ہیں کیونکہ جب اسلاف ہندو تھے خطاب رائے تھا۔ رائے کثرت استعمال سے راعی ہوگیا۔
راشی۔ (بکسر سوم) (ع) رشوت دینے والا۔ رشوت لینے والے کو راشی کہنا غلط ہے اس کے واسطے مرتشی صحیح ہے۔
اثر۔ عربی میں جو کچھ ہو اُردو میں راشی رشوت لینے والا ہے اور جہاں تک اُردو کا تعلق ہے اس معنی میں راشی صحیح اور مرتشی غلط ہے۔
راگ پورنا۔ (دہلی) لمبی چوڑی کہانی چھیڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں راگ چھیڑنا یا پچھانا ڈھنا سے ادا کرتے ہیں۔ رام کہانی چھیڑنا بھی کہتے ہیں۔
راگ دینا۔ فریب دینا۔ یہ معنی درج نہیں۔
راگ میں آنا۔ فریب کھانا۔ درج نہیں۔
راگنی آگے کھڑی ہونا۔ اچھا گانا کی تعریف میں کہتے ہیں۔
اثر۔ اچھے گانے کی تعریف میں کہتے ہیں صحیح زبان یہ ہوتی کہ اچھا گانا کی تعریف میں۔
شعر کی بات اور ہے نثر میں اس موقع پر کہتے ہیں کہ راگ اور راگنی ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔
راضی راضی۔ خاسندی سے خوشی سے۔
اثر۔ اس جگہ راضی خوشی بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

رام چھوڑے اجودھیا من بھاوے سو لے۔ (مثل) نگراں یا حاکم کی عدم موجودگی میں ریاست کا انتظام درست نہیں رہتا۔

اثر۔ پھبتی ہے۔ درج نہیں۔

ران سے ران باندھنا۔ (کنایۃً) دور نہ ہونے دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹانگ سے ٹانگ باندھنا بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

رام سر۔ (اسرا بفتح) بانسری۔ درج نہیں۔ جان صاحب۔

ہاتھ سے بھی کو کھویا جان صاحب نہ لائے
پاؤں بھی ننگے پڑی میں رام سر کے واسطے

پلیٹس میں بھی درج ہے۔

راندھنا۔ (لکھنؤ) چلانا چھیڑنا۔ (فقرہ) تم اپنا چرخا راندھتے ہو کسی کی نہیں سنتے۔

اثر۔ لکھنؤ میں چرخا ناندھنا سنا ہے۔ ناندھنا بمعنی شروع کرنا۔

رانڈ رہے جو رنڈ دے رہنے دیں۔ بیوہ اپنی قسمت پر شاکر ہے اگر رنڈ دے اسے فریب میں نہ لائیں۔ درج نہیں۔

رانگ۔ (دہلی) رانگا (لکھنؤ) سنہر پتے کا عرق۔

اثر۔ لکھنوی معنی نہ معلوم کہاں سے حاصل کئے گئے ہیں، میرے کان آشنا نہیں۔ لکھنؤ میں بھی رانگ بمعنی رانگا مستعمل ہے۔ عورتیں برابر بولتی ہیں کہ دل رانگ رانگ ہوا جاتا ہے یعنی ڈوبا جاتا ہے بیٹھا جاتا ہے۔ مزدور کے متعلق میرے دو شعر ہیں۔

دل رانگ رانگ شدہ نہیں کچھ اپنے حال کی
تصویر اک جھکے ہوئے حزن و ملال کی
ہے صبح اس کی صبح نہ شام اس کی شام ہے
اس بدنصیب شخص کا مزدور نام ہے

رانگا۔ (لکھنؤ) قلعی۔

اثر۔ اللہ رحم کرے لکھنؤ کی زبان پر۔ رانگا ظروف پر قلعی کے لیے استعمال ضرور ہوتا ہے مگر رانگے کو قلعی کوئی نہیں کہتا سونے پر قلعی ہوتے کو کوئی گنوار بھی نہ کہے گا کہ سونا رانگا ہو گیا۔

راولیا۔ راول کی تصغیر۔ راول۔ سردار۔ سپاہی۔

اثر۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے۔ راول اسم ہے بمعنی بہادر۔ سورما۔ راولیا صفت ہے ایسا شخص جس میں سورما کی شان ہو نہ کہ راول کی تصغیر (ملاحظہ ہو فیلن۔ پلیٹس بھی یہی کہتا ہے)۔

راہ الٹی ہونا۔ سیدھا راستہ چلتے چلتے پیچھے کی طرف مڑ جانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

دیکھ کر صورت احباب کو پھر جاتا ہے
کج ادائی سے ہے الٹی ترے رخسار کی راہ

راہ سے گزرنا۔ کسی طرف سے آمد و رفت ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ

گزرتی ہے نسیم زلف یار اس راہ سے اکثر
نہ ہوگی روزن دیوار سی بو نافۂ آہو میں

راہ دم تیغ پر ہونا۔ کٹ ہم درپیش ہونا۔ درج نہیں۔ میری ایک مرثیے کی بیت ہے ؎

ہے راہ دم تیغ پہ آسان ہو ہو لی
اک حسن سے طی مدح کا میدان ہو ہو لی

راہ روئیہ۔ انداز۔ طریقہ۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا) لوگوں کا راہ روئیہ بول چال پسند نہ تھی۔

راہگر۔ راہگرا۔ اف صفت۔ راہرو۔ اردو میں بیشتر رہگرا مستعمل ہے۔

اثر۔ مجھے ان الفاظ کی تحقیق نہ ہو سکی۔ راہ گیر کا شبہ ہوا وہ علیحدہ درج ہے۔ نہ معلوم رہگرا بمعنی راہرو کیا بلا ہے۔

راہ وا ہونا۔ راہ کھلنا۔ غالب ؎

چاک جگر سے جب رہ پرسش نہ وا ہوئی
کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی

اثر۔ شعر کی اور بات ہے۔ نثر میں راہ کھلنا یا راہ نکلنا کہیں گے۔

راہی۔ راہ چلنے والا مسافر (اہونا کے ساتھ) (اختر شاہ اودھ) ؎

رخصت ہوئے صبر و ہوش و طاقت
راہی ہوئے نام و ننگ و راحت

ستال کے پیسے دکھیو دو ہاتھ چلنا۔
اثر۔ تعمیل کی تو یہ اندراج پایا۔ امیر مینائی ؎

ابلیس اُدھر تھا تو مرا دل ادھر تھکا
دو ہاتھ چل کے رہزن دراہی بن گئی

میں حوالے کی اہمیت سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اصل یہ ہے کہ شاہ اختر کے شعر میں راہی ہوئے بطور محاورہ بمعنی رخصت ہوئے استعمال ہوا ہے اور امیر مینائی کے شعر میں محض مسافر کے معنی دے رہا ہے۔ حضرت مؤلف نے راہی ہونا بمعنی رخصت ہونا روانہ ہونا درج ہی نہیں کیا اور خواہ مخواہ امیر مینائی کے شعر کا حوالہ دیدیا۔

رائی کا پربت بنانا۔ معمولی بات کو اہمیت دینا۔ بات کا بتنگڑ بنانا درج نہیں۔

رائے پتھورا کی کیلی۔ ٹس سے مس نہ ہونے والا۔ اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والا۔ کاہل۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) بڑھا اپنی جگہ سے نہ کھسکا جہاں بیٹھا تھا وہیں رائے پتھورا کی کیلی ہو گیا۔

راہی ہو۔ اپنی راہ لو۔ چلتے ہو۔ درج نہیں۔

راس کرے یہ الفت۔ آگ لگے اس چاہت کو۔ درج نہیں (دریائے لطافت)۔

راہ پر لانا۔ ۱۔ ڈھب پر لانا۔ قابو میں لانا۔ میر ؎

ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر
اُس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا

اثر۔ راہ پر لانا راہ راست بتانا۔ رہنمائی کرنا ہے نہ کہ قابو میں لانا۔ میر کے شعر کا یہ مطلب ہے کہ معشوق کو میری خاک پر لے آنا چاہیئے تھا۔ آتش کا شعر ہے ؎

ازل سے حسن عشق کو لایا ہے راہ پر
عاشق چکور روز ازل سے ہے ماہ پر

یعنی حسن عشق کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔

ران پٹری جمانا۔ گھوڑے کو قاعدے سے دوڑانا شہسواری دکھانا۔ درج نہیں۔ فسانۂ آزاد۔ گھوڑے پر ایسا سوار ہوتا ہوں کہ بایدوشاید ایسی ران پٹری اچھا شہسوار نہیں جما سکتا۔

ر۔ ب

ربدہ۔ وہ کیچڑ جو پانی کے بہاؤ سے ہو جاتی ہے۔
اثر۔ اس کا املا بجائے ہائے ہوز الف سے ہے۔ علاوہ بریں ربدا عامیانہ لفظ ہے۔ اسے دلدل یا کیچڑ کہتے ہیں۔

ربڑ مارنا۔ (لکھنو) بے حصول مطلب کسی جگہ جا کر پھر آنا۔
اثر۔ یہ حضرت جلال کا فیض ہے۔ عام طور پر کہتے ہیں مفت کی ربڑ ہوئی۔

ر۔ پ

رپ۔ تیز چلنے میں پاؤں کی آواز۔ ۲۔ قینچی کی آواز جو کسی شے کے جلد جلد کاٹنے سے نکلتی ہے۔
اثر۔ چلنے میں قدموں کی آواز متواتر نکلتی ہے لہذا اُسے رپ رپ تکرار کہتے ہیں۔ اسی طرح قینچی کی آواز بھی کہتے ہیں۔ زیادہ تر چُرچُر۔

رپوٹ۔ (انگ رپورٹ) اطلاع۔ خبر۔ جرأت ؎

مختار ہیں وہ لکھیں نہ لکھیں جواب خط
صاحب کو روز اپنا عریضہ رپوٹ ہے

اثر۔ اب عام طور سے رپٹ کہتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ر۔ ت

رُت بسنت۔ بسنت یا بہار کا موسم۔ درج نہیں۔

رتبہ بلند ہونا۔ عالی مقام ہونا۔ صاحب عزو شرف ہونا درج نہیں

رتبہ کم کرنا۔ عزت گھٹا دینا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ل کے سی رتبہ داغوں کا بہت کم کر دیا — کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا

رتبے سے گرنا۔ عزت کم ہو جانا۔ درج نہیں۔ امیر مینائی سے

گر کے رتبے سے بھی نظروں سے کسی کی نہ گروں
ظل سلطاں ہوں اگر خاک برابر ہوں میں

رتنا۔ سوہن سے رتیا جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں رتینا کہتے ہیں۔

رتھ۔ (مذکر) ایک قسم کی چار پہیے کی گاڑی جس پر برجی سی بنی ہوتی ہے۔

اثر۔ اسے مذکر لکھا ہے۔ میری زبان پر مونث ہے۔ جلال نے بھی مونث لکھا ہے۔

رتی بلند ہونا۔ بہت قدر و منزلت ہونا۔ عروج ہونا۔ درج نہیں۔

رتی تیز ہونا۔ کسی رئیس کی سرکار میں رسوخ ہونا۔ درج نہیں۔

رتی زور پر ہونا۔ قسمت یا زمانہ موافق ہونا۔ درج نہیں۔ جان صاحب

ملتی سنہری برج میں خورشید سے ہے روز
مہتاب تارا جان کی رتی ہے زور پر

رتیلا۔ بکسر اول و دوم و سکون یائے معروف۔ ریت ملا ہوا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف بولتے ہیں۔

رتجگا کرنا۔ مراد پوری ہونے پر نذر نیاز دلانا اور رات بھر جاگنا۔ درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔ خداوند تعالیٰ بچی کو صحت دے۔ رت جگا کروں گی۔ سلامتی گاؤں گی شہر کی سب ڈومنیاں بلاؤں گی۔

رجا۔ امید۔ آس۔ خوف۔

اثر۔ رجا بمعنی خوف میری نظر سے نہیں گزرا۔ بیم و رجا ایک ساتھ بولتے ہیں۔ بیم بمعنی خوف۔ رجا بمعنی امید۔

رجا پچا۔ (ع) (لکھنؤ) آباد۔ بھرا پرا۔

اثر۔ جلال نے بھی لکھا ہے۔ مگر اب سننے میں نہیں آتا۔ عورتیں بھرا پرا کہتی ہیں وہ معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

رجالا۔ (رذالا کا بگاڑا ہوا) کمینہ۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ عوام رذالے کو رجالا کہتے ہیں۔

رجلے تجلے۔ (لکھنؤ) مذکر۔ کمینے۔

اثر۔ عورتوں کی زبان پر رذالے خدے ہے۔

رجنا۔ (ع) سیر ہونا۔ (فقرہ) رج کے کھاؤ۔

اثر۔ ٹھیٹھ دیہاتی زبان۔ لکھنؤ میں کہیں گے ڈٹ کے کھاؤ۔

ر۔ چ

رچنا۔ خواہشمند ہونا۔ لذت پانا۔ (دل کے ساتھ) مالوف ہونا۔

دل کسی سے نہیں رچتا رنگیں
خوب بدانی سے ناراض ہوں میں

اثر۔ رچنا مخصوص لکھنؤ ہے اور مثال میں شعر رنگین دہلوی کا۔ فرہنگ آصفیہ دیکھنے کا بھی موقع مل گیا۔ اس میں رچنا اور رچانا دونوں موجود ہیں اور ان کو لکھنؤ سے مخصوص نہیں کیا گیا ہے۔

رچانا۔ بفتح اول۔ مقرر کرنا۔ پھیلانا۔ مہندی سے خوشبودار کرنا۔

اثر۔ پلیٹس میں ایک معنی کام پر لگانا بھی لکھے ہیں۔

To set to work, to set agoing.

تیر نے رچانا اس معنی میں صرف کیا ہے اور لطف یہ ہے کہ مہندی لگنے کی رعایت بھی قائم رکھی ہے۔

کسے تو ہنشیں رنگ تصرف کچھ دکھاؤں میں
الگ بیٹھا حنا بندوں کو آنکھوں میں رچاؤں میں

مطلب یہ ہے کہ ان حنا بند معشوقوں کو اتنا گھوروں کہ آنکھوں میں بسا لوں ہاتھ پاؤں میں مہندی ہونے کے سبب سے یہ نہ تو ہاتھوں سے منہ چھپا سکتے ہیں نہ فرار ہو سکتے ہیں۔ بالکل بے بس ہیں۔

رچنا ایک چیز کی خوشبو دوسری چیز میں بسنا بھی ہے۔ ناسخ کے مندرجہ ذیل شعر میں یہی مفہوم ہے۔

کوئی سر رکھ کے اس پر سو گیا تھا خواب میں اک دن
رچی ہے نکہت زلف معنبر میرے بستر میں

ر۔ خ

رخ اترجانا۔ چہرہ بے رونق ہو جانا۔ امیر سے

تیوریاں ایسی چڑھیں اُترے رخ نسں و قمر
نیچی آنکھیں ہوئیں تیغیں تو اشارے خنجر

اثر۔ یہ محض بربنائے شعر ہے۔ ورنہ روزمرہ منہ اتر جانا، چہرہ اتر جانا ہے۔

رخ دینا۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔ ۲۔ فریب دینا۔ درج نہیں۔

رخ کر جانا۔ ترکھا جانا۔ آتش ؎

کرے گی صاف میں ان ابروؤں کی گرمی صبا
کماں رخ کر گئی جب بھر دہ ہو گی آگ پرسیدمی

اثر۔ یہ بھی بربنائے شعر ہے ورنہ کمان کے لیے خم ہونا یا بل کھانا استعمال ہوتا ہے۔

رخصت کا پان۔ وداع ہونے یا وداع کرنے کی علامت۔ درج نہیں۔ امیر ؎

ہر گلوری پہ ہیں سب شب وصل
ہم یہ رخصت کا پان لیتے ہیں

رخ نہیں ملاتا۔ ادھر متوجہ نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ر - د

رَدِّ خلق۔ مردود۔ صبا ؎

وہ ردِ خلق ہوں میں گر ذوب کر دوں گا مردود را دبال دوش حباب ہو گا

اثر۔ ردِ خلائق بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

رَدِّ سلام۔ سلام کا جواب دینا۔

اثر۔ ہر موقع پر رد سلام، سلام کا جواب نہیں ہے۔ اثنائے نماز میں اگر کسی شخص کو سلام کیا جائے تو وہ اس کا جواب سلام علیکم سے دیتا ہے اور کوئی فقرہ زبان پر جاری نہیں کر سکتا۔ اسے اصطلاحاً رد سلام کہتے ہیں۔

ردّا جمانا۔ الزام رکھنا۔ شوق قدوائی ؎

جاؤں تھانے میں ردّا کڑا کہ بندہ جائے قاضی پہ الٹا دعوا

اثر۔ ردا جمانا پیش بندی کرنا، حفظ ماتقدم ہے نہ کہ الزام رکھنا۔

ردلا کھنڈلا۔ حقیر۔ نکما۔ خراب۔ (لکھنؤ)

اثر۔ پہلے لکھنؤ کو "رجلے بجلے" عطا ہوا۔ اب ردلا کھنڈلا۔ مگر یہ دونوں لفظ دے کر لکھنؤ سے منسوب نہیں جو یہاں کی خاص زبان ہے۔

ردِ بندہ خریدار خدا۔ جس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا خدا اس کی خبرگیری کرتا ہے۔ درج نہیں۔

ر - ر

رریانا۔ گڑگڑانا۔

اثر۔ پلیٹس سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر یہ سوچے ہوئے کہ اردو میں رائج بھی ہے کہ نہیں۔ اردو میں اس کا بدل للیانا ہے۔ یہ بھی اپنے مقام پر پلیٹس میں درج ہے۔

ر - ڑ

رڑکنا۔ کھٹکنا۔ چبھنا۔ (فقرہ) آنکھوں میں کچھ رڑک رہا ہے۔

اثر۔ اردو اس سے بیگانہ ہے۔ کھٹکنا۔ چبھنا موجود ہیں۔

ر - ز

رزق کا کیڑا۔ اناج کھانے والا۔ (کنایۃً) انسان۔ جرأت ؎

جو رزق کا کیڑا ہو اُسے کیوں نہ ملے رزق
رزاق سے پاتا ہے غذا سنگ میں کیڑا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ سازی۔ انسان کو اناج کا کیڑا کہتے ہیں: کہ رزق کا کیڑا۔ اور ملاحظہ کیجئے۔

رزق نوش کرنا۔ رزق کھانا۔ شعور ؎

جہاں میں سب ہیں نہان طفیل کیا کرتے ہیں رزق آسیا نوش

اثر۔ کوئی بھی نثر میں رزق نوش کرنا بولتا ہے؟

رزمیہ۔ رزم سے نسبت رکھنے والا۔

اثر۔ رزمیہ نظم کی ایک قسم ہے۔

رزاق بہیج۔ جو شخص ہاتھ پاؤں نہیں ہلاتا مگر چاہتا ہے کہ پیٹ

پلنے کا وسیلہ نکل آئے اُس کو سنا کر حضرت کہتے ہیں کہ رزاق نے بھیج۔ درج نہیں۔

رزق را روزی رساں پر میدہد - انسان کے مقسوم کا جو کچھ ہے کسی نہ کسی طرح مل جاتا ہے۔ درج نہیں۔

ر - س

رَس - اس کا ایک مفہوم کلام میں شیرینی اور مزہ ہوتا ہے۔ وہ درج نہیں۔ رس کے متعلق پروفیسر ڈی سینا رتنا کا ایک مقالہ بہت پُر مغز اور بصیرت افروز ہے۔ اُس کا ایک جزو نقل کیا جاتا ہے (اصل انگریزی میں ہے)

"رس کے نئے نئے روپ اور جھلکیاں وہ جاذب توجہ زاویے ہیں جو شاعر، شاعری اور پڑھنے والے کو مسرت و سرشاری و خود فراموشی کے ایک ہی سنگم پر لے آتے ہیں۔ رس وہ جوہر ہے جس سے ہم صناعت کے کسی نمونے کو جانچ سکتے اور محظوظ ہوتے ہیں۔ اس کی لذت ذہنی وجدانی ہوتی ہے اور پڑھنے والے کو جذبات و احساسات کی ایسی دنیا میں پہنچا دیتی ہے جہاں وہ اپنے آپ اور گرد و پیش کے مادی مظاہر سے بے خبر ہو کر وہ روحانی لذت حاصل کرتا ہے جو کشش یا نفس مطمئنہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ تعلیات سے گزر کر اس کی ہستی فرد کی حیثیت سے ختم ہو جاتی ہے۔ وہ محسوسات کے مطالعہ میں ایسا کھو جاتا ہے کہ اس کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے اُن آفاقی حقائق کا احاطہ کر لیتا ہے جو خود اُس کی ہستی کے بنیادی عناصر ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ خود بھی جملہ حیات اور کل کائنات کا ایک جزو بن جاتا ہے۔ صرف اسی کو سہردیہ (صاحب دل) کہہ سکتے ہیں یعنی ایسا شخص جس نے ذوق کی رہنمائی میں تربیت، فطرت اور عادت میں ایسی ہم آہنگی پیدا کی ہے کہ زندگی ایک حساس ساز کی طرح صناعت کا زخمہ کھاتے ہی نغمے بکھیرنے لگتی ہے۔"

رس بٹا - رسی بٹنے والا - رسن ساز۔

آثر۔ لکھنؤ میں رسی بٹا کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں ایک محلے ہی کا نام رسی بٹوں ہے۔ (واو مجہول بالضم)

رسائن - آہستگی - دہلی میں اس جگہ رسان ہے۔

آثر۔ صاف رسان نہیں لکھا مگر انداز تحریر سے ٹپکتا ہے کہ رسان کو دہلی اور رسائن کو لکھنؤ کی زبان قرار دیا ہے حالانکہ لکھنؤ میں بھی رسان یا رسان سے (رسانیت) سوا رسائن کوئی نہیں بولتا۔ رسائن کسی دیہات کی زبان ہو تو ہو۔ وہاں صاحب لکھا کریں۔

رستخیز - (بالضم) کنایۃً - قیامت۔

آثر۔ لکھنؤ میں عموماً بفتح اول بولتے ہیں۔ اس کی دوسری شکل رستاخیز ہے۔ وہ درج نہیں۔ (بعض کتب لغات میں رستخیز و رستاخیز بالضم اور بعض میں بفتح اول درج ہیں)۔

رستگار - رستگاری - رہائی پانے والا۔ رہائی (بالفتح)۔

آثر۔ زیادہ تر بالضم بولتے سنا ہے۔ صحیح دونوں طرح ہے۔

رستہ دکھانا - راہ دکھانا - تدبیر بتانا۔

آثر۔ ایک معنی میں انتظار کرانا۔ وہ درج نہیں۔

رستے سے نکال دینا - (کنایۃً) شیخی کرکری کر دینا۔ کبھی ناک کے ساتھ کبھی منھ کے ساتھ مستعمل ہے۔

آثر۔ اور کبھی ٹانگ کے ساتھ۔ ٹانگ کے رستے سے نکال دیا درج نہیں۔ صاحب

رستہ کٹا ہونا - رستہ پھرا ہونا۔

آثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں راستہ پھرا ہونا۔ مڑا ہونا۔

رسم - (بالفتح) آئین - نشان - سوخت۔ بیگمات مذکر بولتی ہیں۔

آثر۔ اس کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔

مفید الشعراء کا اندراج ہے۔ رسم مختلف فیہ ہے۔ بعضے مذکر بولتے ہیں بعضے مونث۔ (بقیہ نقل شاعروں نے مونث نظم کیا ہے)۔

رُسما - تر۔ کسی قسم کے پانی سے ہو یا پسینے سے۔

آثر۔ رسما سے تری کے علاوہ خوشبو کا عنصر جدا نہیں کیا جا سکتا۔ آبرو کا مطلع ہے ؎

آیا ہے صبح نیند سے اٹھ کر مسا ہوا — جامہ لگے میں رات کو پھولوں بسا ہوا

(تاسعت ہوتا ہے جب حال کے معنی اس لفظ کو متروک قرار دیتے ہیں اس کا دوسرا مترادف زبان میں موجود ہی نہیں) ۔

رَسُولی ۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم و کسر چہارم) (ہ ی) ایک قسم کی پھوڑی

آثر ۔ تھنوں میں پھوڑی ہی کہتے ہیں ۔

رسّی دراز کرنا ۔ (کنایۃً) مہلت دینا ۔ اغماض ۔ خوب زیادہ کرنا ۔ سند سے

فسق خدا کو ہولی ہیاں سے اذیتیں
ظالم کی رسی کرتا تو او آسماں دراز

آثر ۔ یہ رسی دراز کرنا کی مثال کیونکر ہوئی ۔ رسی دراز کرنا کمل فقرہ ہے ۔ مندرجہ رسی دراز کرنا ہے نہ کہ رسی درازنا ۔

رسیاں تڑانا ۔ (کنایۃً) آزادی کا خواہشمند ہونا ۔ تجر سے

گو رسیاں تڑاؤں رہائی محال ہے
ڈھیری گمند ہو کے وہ زلف دوتا گلی

آثر ۔ وہی شعر ست محاورہ گڑھنا ۔ محاورہ رسی تڑانا ہے جس نے اسے تصرف کیا کہ ڈھیری گمند سے موافقت رہے ۔ حضرت مولف نے اسی کو محاورہ سمجھ لیا اور رسی تڑانے کے علاوہ رسیاں تڑانے کو بھی محاورے کی حدوں میں لے آئے ۔

رسوائی کا جھنڈا ۔ رسوائی کا پیش خیمہ ۔ بدنامی کا سامان ۔ درج نہیں ۔

رسی جل گئی بل نہیں جلا ۔ عزت وجاہت ختم ہو گئی غرور بدستور ہے اس طرح درج نہیں ۔ فصاحت سے

سنی تھی یہ کہ جل جاتی ہے رسی بل نہیں جلتا
خزاں میں خشک ہو کر بھی نہ نکلا پیچ سنبل کا

ر ۔ ش

رشتہ درگردنم افگندہ دوست — میکشد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

تابع امر تضا ہیں ۔ دوست کے تابع فرمان ہیں ۔ درج نہیں ۔

رشتہ توڑنا ۔ قطع تعلق کرنا ۔ درج نہیں ۔

ر ۔ ض

رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ ۔ رضا برضا رہنا ۔ درج نہیں ۔ مقولہ یوں صحیح ہے ۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ ۔

ر ۔ ع

رعب نہیں ہوتا ۔ (کو) ہمت نہیں ہوتی ۔ درج نہیں ۔

رُعاب ۔ عورتیں رعب کو رعاب کہتی ہیں ۔ درج نہیں ۔ (افسانہ آزاد) جوانا تھا یوں کہتا تھا کہ ان کے رعاب سے آگے کوئی چوں نہیں کر سکتا ہے ۔

ر ۔ ف

رفاقت ۔ بفتح اول و چہارم ۔ بکسر اول غلط ہے ۔ ہمراہی کرنا ۔

آثر ۔ اردو میں بکسر اول غلط ہونے صحیح ہے کیونکہ اردو میں اسی طرح رائج ہے ۔ بقول آتش ۔ وہم جائیں گے تو ہم بفتح کاف کو بکسر بضم گاف بولیں گے ۔ ایسے الفاظ کی ایک معقول تعداد ہے ۔ پلاؤ فارسی میں بفتح اول ہے ہم بضم اول بولتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

رُفت روب ۔ جھاڑو دینا ۔

آثر ۔ باضافۂ واو عطف رُفت و روب ہے ۔

رفت و آمد ۔ آمد رفت ۔

آثر ۔ صحیح نشست الفاظ آمد و رفت ہے ۔

رفت و گزشت ۔ گیا گزرا (ہونا کے ساتھ) ۔ شرف سے

رفت و گزشت بھی ہوا دشت کا ولولہ
سوزن برائے چاک گریباں خریدیے

آثر ۔ شعر سے قطع نظر بول چال میں رفت گزشت بغیر عطف ہے ۔ معاملہ رفت گزشت ہو گیا کہیں گے نہ کہ رفت و گزشت ہو گیا ۔

رفع دفع کرنا ۔ یہ اور اس کے بعد کے محاورے میں رفع دفع

بفتح اول و دوم ہی بول چال میں ہے ۔ دور کرنا ۔ ہٹانا ۔ جانے دینا ۔
رفع دفع ہونا ۔ لازم ۔ ضیا ؎

بس آؤ عید کا دن آج ہے گلے مل لو
کرو کل کی رات کے جھگڑے رفع دفع ہو جائیں

اثر ۔ حضرت مولف خود اپنی ہی تردید کر رہے ہیں ۔ شاعروں بلکہ شاعری کو چھوڑ کر یہ اصول رکھنا چاہیے کہ جو لفظ اُردو کے خواص میں جس طرح رائج ہو اسی طرح فصیح اور صحیح ہے اصل زبان میں جو کچھ ہو البتہ جب فارسی ترکیب کے ساتھ لائیے تو فارسی قواعد کا تتبع مناسب ہوگا ۔ رفاقت بھی اُردو میں بکسر اول ہے پھر اسے کیوں غلط ٹھہرایا جائے ۔

ر ۔ ق

رقم ۔ روپے کے وہ نشان یا ہندسے جو الفاظ کا اختصار کر کے بنائے گئے ہیں ۔
اثر ۔ اس کے ایک خاص معنی ہیں جو درج نہیں کئے گئے ۔ قبول صورت (عورت) جس میں کشش ہو اور جس پر جی بھر نظر آئے ۔ سائل دہلوی ؎

یہ تیری سادگی آرائش زیور سے بڑھ کر ہے
خدا کے فضل سے تو تو رقم یوں بھی ہے اے ظالم

لکھنؤ میں یہی مفہوم لفظ مال سے بھی ادا کرتے ہیں ۔

ر ۔ ک

رکاب ۔ (بکسر اول) وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے ۔
اثر ۔ اُردو میں بفتح اول بولتے ہیں ۔ کون رکابدار کو رکابدار (بالکسر) کہیگا ۔
رکاب دُوال ۔ وہ چمڑا جس میں رکاب لٹکتی رہتی ہے ۔
اثر ۔ دُوال کو بضم اول لکھا ہے اردو میں بکسر اول بولتے ہیں ۔
رکابی ۔ (بکسر اول) تھالی ۔ تشتری ۔
اثر ۔ یہ بھی بفتح اول بول چال میں ہے ۔

رکاکت ۔ (بضم اول و فتح چہارم) بے مزگی ۔ سفلہ پن ۔
اثر ۔ بجائے کسر اول بضم اول بولئے تو لوگ نہ معلوم کیا خیال کریں ۔
رکھب ۔ (بکسر اول و فتح دوم) ایک سُر کا نام ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں کاف کی تشدید کے ساتھ بولتے ہیں ۔
رکھونچا ۔ (کھانے کی ایک قسم) ۔
اثر ۔ بکسر اول لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں بفتح اول بولتے ہیں ۔
رگ کے تو پیت نہیں تو پلیت ۔ (مثل) بنا ہو تو محبت ہے نہیں تو چھوت یا بیماری ۔ درج نہیں ۔

ر ۔ گ

رگ و پے میں سرایت کرنا ۔ جسم بھر میں اثر کر جانا مثلاً زہر کا ۔ درج نہیں ۔
رگ و پے میں سمانا ۔ مکمل طور پر جاری و ساری ہونا ۔ درج نہیں ۔
وزیر ؎

ہر رگ و پے میں سمائے ہو تمھیں کھینچو نہ تیغ
امتحاں میرا تمھارا امتحاں ہو جائے گا

رگ پہچاننا ۔ کسی کی کمزوری سے واقف ہونا ۔ درج نہیں ۔
رگڑ جھگڑ ہونا ۔ بحث مباحثہ ہونا ۔ حجت تکرار ہونا ۔ درج نہیں ۔
رگیلا ۔ (یائے معروف) ضدی ۔ ہٹیلا ۔ سرکش ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم رگیل سے ادا کرتے ہیں ۔ رگیل بفتح اول و سوم
رگ رگ میں شوخی بھری ہونا ۔ بہت شوخ طرار ہونا ۔ درج نہیں ۔

ر ۔ ل

رُل مِل جانا ۔ مخلوط ہو جانا ۔ کمال اتحاد ہونا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اس جگہ گھُل مل جانا بولتے ہیں ۔
رلنا ۔ (بکسر اول) دیوار کا اپنی جگہ چھوڑ دینا ۔ ڈاڑھے سے الگ ہو جانا ۔ درج نہیں ۔

ر ۔ م

رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند۔ بادشاہ اپنی سلطنت کی اونچ نیچ خوب سمجھتا ہے۔ درج نہیں۔

رموزیں چھانٹنا۔ (ع و) نوک چوک کی باتیں کرنا۔ جان صاحب ؎

شیخاں کی، پوتیاں آکر ہمارے پاس
چھانٹیں رموزیں مجھ کے دلبر (دن بھر) ہمارے پاس

اثر۔ میرے نسخۂ دیوان جان صاحب میں یہ شعر درج نہیں۔ دلبر غالباً سہو کاتب ہے "دن بھر" چاہئے۔

رموزیں چھانٹنے میں راز کا پہلو ناگزیر ہے۔ نوک چوک یا نوک جھونک میں علانیہ گفتگو ہوتی ہے اور فریقین بولتے ہیں۔ میرے ذہن میں رموزیں چھانٹنے کا مطلب درپردہ طعن و تشنیع کرنا کچوکے آتا ہے۔ جان صاحب ہی کا شعر ہے ؎

رموزیں چھانٹ کے لے جان دل جلاتا ہے
پچ جو بات یہ تیری مجھے پسند نہیں

دوسرا لفظ ہے۔

رمزیں۔ مبہم اقوال جن کی تہ تک پہنچنا دشوار ہو۔ یہ درج نہیں۔

صبا ؎ غوطے کھلواتی ہیں یہ رمزیں تری اے بحرِ حسن
تھاہ ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں

رمز پاجانا۔ بات کی تہ تک پہنچ جانا۔ درج نہیں۔

رم بھول جانا۔ چوکڑی بھول جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں رم بھول جانا کوئی نہیں بولتا۔ چوکڑی بھول جانا کہتے ہیں۔ یا پھر دم بھول جانا ہے نہ کہ بھول جانا۔

ر ۔ ن

رنج کھینا۔ (ع و) (لکھنؤ) رنج برداشت کرنا۔

اثر۔ کیا کیا محاورے لکھنؤ کو عطا ہو رہے ہیں۔ رنج کھینا لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رندنا۔ لازم۔ پامال ہونا۔ روندا جانا۔

اثر۔ روندنا متعدی کا مصدر لازم آتا ہی نہیں۔

فیلن سے پتہ چلا کہ رندنا اور روندنا ایک ہی چیز ہیں۔ حضرت مولف کے لازم و متعدی کا دھوکا کھانے نے مجھے بھی دھوکا دیا۔ لکھنؤ میں رندنا مستعمل نہیں۔ صرف روندنا ہے۔

روندن میں آجانا۔ کسی چیز کا پامالی میں آجانا لفظ روندن نور اللغات میں درج ہی نہیں۔

رُندھنا۔ پامال ہونا۔ پسنا۔ صبا ؎

تری رفتار سے دل کا عجب احوال تھا
رُندھ گیا، پس گیا، مٹی ہوا پامال ہوا

اثر۔ (پہلا مصرع غلط نقل ہوا ہے جس سے ناموزوں ہوگیا۔ صحیح اس طرح ہے۔ تیری رفتار سے دل کا عجب احوال ہوا)

رندھنا کے معنی پسنا، پامال ہونا نہیں ہیں بلکہ اُداس ہونا مغموم ہونا ہیں۔ صبا کے شعر میں بھی یہی معنی ہیں ورنہ رندھنا اور پامال ہونا میں سے ایک ٹکڑا حشو کی تعریف میں آجاتا ہے۔ انیس کا بھی ایک مصرع پیش کیا گیا ہے۔ (ع)

کیا ہے کہ رُندھی جاتی ہوں گھٹتا ہے مرا جی

یہاں بھی رُندھنا کا مفہوم دل گرفتگی ہے۔

رُنڈ مُنڈ۔ ۱ چار ابرو کا صفایا کئے ہوئے۔ ۲ وہ درخت جس کی شاخیں اور پتے نہ ہوں صرف تنہ رہ گیا ہو۔

اثر۔ معنی ۲ صحیح۔ ۱ غلط۔ رنڈمنڈ برہنہ ہوتا ہے نہ کہ چار ابرو کا صفایا ہونا۔ پلیٹس سے میری تائید ہوتی ہے۔

رنڈیا۔ بیوہ عورت۔ جان صاحب (ع)

تھی سہاگن ہوگئی اب سانس رنڈیا نصیب

اثر۔ رنڈیا میں تاسف یا تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ ہر رانڈ یا بیوہ کو رنڈیا نہیں کہتے۔

رنگ ٹھہرنا۔ رنگ کا پائدار ہونا۔ نہ اڑنا۔
اثر۔ اس کا مفہوم ہے اڑتے ہوئے رنگ کا مزید تغیر پذیر نہ ہونا۔
رنگ پھر جانا۔ رنگ سا یا جانا کسی چیز پر۔
اثر۔ کنایۃً رونق آجانا۔ بشاشت ظاہر ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
رنگ پھیکا ہونا۔ رنگ اداس ہونا۔ بے لطف ہونا۔
اثر۔ کنایۃً کسی کے مقابلے میں رنگ نہ جمنا۔ کم وقعت معلوم ہونا۔ درج نہیں۔
رنگ جنگ کرنا یا ہونا۔ صف بگاڑنا یا بگڑنا۔
اثر۔ عام محاورہ رنگ میں جنگ ہونا ہے جو علیحدہ درج ہے۔
رنگ جمانا۔ بنیاد ڈالنا۔ اثر ڈالنا۔
اثر۔ صحیح مفہوم کسی شخص یا انجمن پر اپنا وقار قائم کرنا ہے۔
رنگ چھا جانا۔ رنگ کا کسی مقام پر محیط ہونا۔
اثر۔ کنایۃً کسی فرد یا جماعت کو متاثر کرنا اور اپنا ہمنوا بنا لینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
رنگ کٹنا۔ ترشی سے کپڑے کا رنگ اڑنا۔ (بحر) ؎

سلاح باندھ کے اتنا ترش نہ ہو دیکھو
کٹے کہیں نہ کھٹائی سے بانکپن کا رنگ

اثر۔ بحر کے شعر میں رنگ کٹنے کا سبب ترشی دکھا محاورے کو اسی سے محدود کر دیا۔ حالانکہ رنگ کٹنے کے اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ بحر ہی کا ایک دوسرا شعر تخصیص کا منافی ہے ؎

رنگ کٹتا ہے بدن کے رنگ سے کیا رنگ ہے
زرد ہو جاتی ہے اس کے جسم میں پوشاک سرخ

رنگ تواسا اور مہتاب ناؤں۔ صورت شکل اور نام میں اختلاف۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔
رنگ و روغن۔ رنگینی اور چمک کسی ایسی چیز کی جس میں ہیئت ہو۔ آتش ؎

حقیقت ہم سے پوچھے کوئی اس عشق مجازی کی
بہت دیکھی ہے تصویر گلی کے رنگ و روغن کو

اثر۔ بول چال میں واو عطف شامل نہیں کرتے۔ آتش کا شعر بھی بغیر عطف پڑھا جا سکتا ہے۔
رنگا ہوا سیار۔ کنایۃً وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں بجائے رنگا ہوا سیار، رنگا سیار بولتے ہیں۔
رنگا ہوا۔ رنگ کیا ہوا۔ کنایۃً عارف کامل۔
اثر۔ حالانکہ یہ فقرہ ریاکار زاہد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بڑا رنگا ہوا ہے یعنی بڑا مکار دغاباز ہے۔
رنگت نکھرنا۔ چہرے کی رونق بڑھ جانا۔ رنگ صاف ہو جانا۔ درج نہیں۔
رنگ چہرے کا نکل آنا۔ رنگ صاف ہو جانا۔ درج نہیں۔ فصاحت ؎

بڑا نادان ہے قاتل رنگ چہرے کا نکل آئے
اگر غازہ ملے دو چار دن خاک شہیداں کا

رنگیلا چھبیلا۔ خوش وضع، خوش پوشاک۔ درج نہیں۔
رنگ لائی گلہری۔ دوست صحبت یا تکرار کرے تو اسے تمسخر سے یہ کہہ کر بناتے ہیں۔ درج نہیں۔
رنگ اٹھانا۔ رنگ قبول کرنے کی جگہ۔ صبا ؎

خونباری فراق سے گلپوش ہو گئے
کپڑوں نے رنگ خون جگر کا اٹھا لیا

اثر۔ یہ قبول کرنا بلکہ جذب کرنا ہے۔ صبا کے شعر میں بھی یہی مطلب ہے کپڑوں نے خون جگر کا رنگ جذب کر لیا۔

ر۔ و

ر۔ و۔ زبر رو ہو۔ یہاں سے جاؤ۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)
رُو۔ مجازاً رخسار۔ جیسے ماہرو۔
اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ ماہرو کا ترجمہ ہوگا۔ چاند سا چہرہ۔
روتی صورت۔ کنایۃً وہ شخص جو ہر وقت ملول اور اندوہگیں رہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں رونی صورت کہتے ہیں۔ (ن بجائے ت)

روانسا ہوجانا - ناراض ہوجانا۔
اثر - یہ ناراض ہونا براہ راست نہیں ہے بلکہ آبدیدہ ہونا ہے، آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا لانا ہے۔ لکھنؤ میں روہانسا بولتے ہیں۔
روتے پھرنا - کہتے پھرنا - فریاد کرنا۔ رضا ؎
روتے پھرتے ہیں سب سے میرا دکھ   غیر بھی کتنے بے حمیت ہیں
(اثر - یہ روتے پھرنا کے معنی نہیں بلکہ دکھ روتے پھرنا کے معنی ہیں - تیر کے اس شعر میں کہتے پھرنا یا ذکر کرنا کیونکر کھپائے گا ؎
روتے پھرتے ہیں ساری ساری رات   اب یہی روزگار ہے اپنا
عام محاورہ "دکھڑا رونا" ہے جیسے رضا نے "دکھ رونا" کہا ہے۔
رو رو کے کاٹنا - مصیبت کے ساتھ گزارنا - بمشکل اوقات بسر کرنا۔
(فقرہ) قید کا زمانہ رو رو کر کاٹا۔
اثر - محاورہ کے لیے تعین وقت ضروری ہے - مثال میں بھی "قید کا زمانہ" لانا پڑا۔ اسیر کا شعر ہے ؎
ہم نے رو رو کے رات کاٹی ہے   آنسوؤں پر یہ رنگ تب آیا
روٹھے کو منائیے - پھٹے کو سلائیے - (مثل) دانشمند کا یہی تقاضا ہے - درج نہیں۔
روسیاہ - روسیہ - کالے منھ کا - (کنایۃً) گناہگار - ذلیل - کمبخت۔
جلال ؎ احسان خوف پرسش روز جزا کے ہیں
رحمت نہ ہو گئی مجھ روسیاہ کی
۲- آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے - تیر ؎
آبلے جیسے ستارے ہیں مرے دل کے بیچ
بسکہ اس چرخ سیہ رو سے رہا ہوں میں جل
۳- آفتاب کی صفت میں بھی مستعمل ہے - تیر ؎
شام شب وصال ہوئی یاں کہ اس طرف
ہونے لگا طلوع ہی خورشید روسیاہ
اثر - ظاہر ہے کہ سیاہ رو نہ آسمان کی صفت ہے نہ آفتاب کی بلکہ درشتی سے اس کا تذکرہ کرتا ہے - جیسے اردو میں "منھ کالا ہو" کہتے ہیں۔

روٹی والا ہے - مالدار ہے - کھاتا پیتا اسامی ہے - درج نہیں۔
روح اٹھ جانا - رغبت نہ ہونا - طبیعت پھر جانا - درج نہیں -
رنگین ؎ سب سے روح اٹھ گئی تو جب ملا اسے رنگیں
پھرتا چھاتی پہ ہے وہ ساتھ سلانا تیرا
روزگار حمام کی لنگی ہے - یعنی اس کا کوئی اعتبار نہیں - (انسان کے وقت حمامی لنگی دیتا ہے اور پھر لے لیتا ہے) - درج نہیں -
روٹیاں چلنا - پیٹ پالنے کی صورت نکلنا - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) ان سخروں کی روٹیاں اسی سخرے پن سے چلتی ہیں۔
روپ اور سن کی رسم - شادی کی ایک رسم جو دولھا سے مخصوص ہے درج نہیں - (فسانۂ آزاد) حسب رواج روپ اور سن کی رسم ادا ہوئی، عیش عشرت کی ترنگ دوبالا ہوئی۔
رومال سے رومال بدل جانا - بھائی چارہ کرتے ہیں تو رومال سے رومال بدل لیتے ہیں۔
اثر - یہ رومال سے رومال بدلنا ہے نہ کہ بدل جانا جس میں اتفاقاً کا پہلو نکلتا ہے۔
رونے کے ڈھیر لگانا - روتے روتے جل تھل بھر دینا - بلک بلک کے رونا - چھکوں پھکوں رونا - درج نہیں - (اول الذکر قلیل الاستعمال ہے) (عورتوں کے محاورے ہیں)۔
روٹی کھائے دس بارہ - دودھ پئے مٹکا سارا - کام کرنے کو ننھا بچارا - (مثل) بڑا کاہل - کام چور نوالے حاضر - درج نہیں -
روٹیاں لگنا - شامت آنا - ادبار آنا - (شوق قدوائی) ؎
لگی ہیں موئے کو بہت روٹیاں   میں کتوں سے نچواؤں گی بوٹیاں
اثر - روٹیاں لگنا ملازمت کی طرف سے مطمئن ہو کر کام میں تساہل اور بے پروائی برتنا ہے - شوق کے شعر میں بھی روٹیاں لگنے کا یہی مفہوم ہے
رودبش ببیں دو حال مپرس - صورت سے حال ظاہر ہے - صورت سوال کی جگہ مستعمل ہے - رشک ؎
رودبش ببیں دو حال مپرس اپنی ہے مثل   ہوتا ہے آدمی دم فرقت محن سفید

اثر۔ عام طور پر اس طرح بولی جاتی ہے: "صورت ہیں عالم پیریں"

روج ۔ نیل گائے ۔

اثر۔ واو معروف سے لکھا ہے حالانکہ دیہاتی بھی واو مجہول سے "ر" کا اضافہ کر کے بن روج کہتے ہیں۔ شہر والے نیل گائے کہتے ہیں ۔

روپیہ چلانا ۔ روپیہ سود پر قرض دینا ۔ درج نہیں ۔

رَوند کا پیادہ ۔ گشت لگانے والا سپاہی ۔ درج نہیں ۔ قلق

ع

تری گلی میں جو عاشق گمان افسر ہے
پیادہ روند کا نالہ ہے پاسباں فریاد

روزن ۔ (بالضم و فتح سوم) ۔ سوراخ ۔ چھید ۔

اثر۔ اُردو میں بفتح اول بولتے ہیں ۔ پلیٹس میں بھی بفتح اول ہے ۔

روزہ اُچھلنا ۔ (عو) (دہلی) روزے میں کوئی جھنجھلا کر بات کرتا ہے تو کہتے ہیں روزہ اچھلا ہے ۔ لکھنؤ میں اس جگہ روزہ چڑھنا ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں روزہ چڑھنا نہیں روزہ سوار ہونا کہتے ہیں یہ درج نہیں ۔

روزے خور ۔ رمضان میں روزے نہ رکھنے والا ۔

اثر ۔ اس کے تحت یہ مثل درج نہیں ۔ روزے خور خدا کے چور ۔

روزہ کھنکھنا ہونا ۔ (کھنکھنا ۔ بالفتح) کوئی ایسا فعل سرزد ہونا جس سے روزے کا برقرار رہنا مشتبہ ہو جائے درج نہیں ۔

روزی چھیننا ۔ کسی کو بے روزگار کر دینا ۔ درج نہیں ۔

روزی نہیں تو روزہ ۔ روزگار کی شکل نہ نکلی تو فاقہ ہے درج نہیں ۔

روشن ۔ (بالضم و فتح سوم) تاباں ۔

اثر ۔ زبانوں پر بفتح اول و سوم ہے ۔ اسی طرح پلیٹس میں بھی درج ہے ۔

روشنائی پھوٹنا ۔ کاغذ پر جو ایک طرف لکھا جائے وہ دوسری طرف دکھائی دے ۔ درج نہیں ۔

روضے والیاں ۔ وہ عورتیں جو سیر بین سے مختلف مقامات مقدسہ کی تصویریں دکھاتی پھرتی ہیں اور صدا لگاتی ہیں ۔ روضہ حضرت بی بی کا سب مرادیں حاصل یا نبی رسول اللہ" درج نہیں ۔

روکڑ ملانا ۔ دن بھر کی فروخت کا حساب ملانا ۔ اس طرح درج نہیں

روزی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر مردے کو بیٹھ کر ۔ (مثل) بیکاری کا غم کسی کے مر جانے سے زیادہ ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

روکھی پھیکی سنانا ۔ اُکھڑی اُکھڑی باتیں کرنا جن سے بیزاری کا اظہار ہو ۔ درج نہیں ۔ رند

روکھی پھیکی لگا سنانے اب رنگ آخر وہ بیوفا لایا

روکش ۔ (بضم اول و واو مجہول و کاف مکسور) روک ٹوک ۔ بندش درج نہیں ۔

روگیلا ۔ دائم المرض ۔ جھگڑالو ۔ واو غیر ملفوظ ہے بول چال میں ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں رگیل (رگ ۔ یل) کہتے ہیں ۔ اس کا استعمال جانوروں سے مخصوص ہے ۔ مثلاً رگیل ٹٹو ۔ دوسرا استر اونٹ اڑیل ہے ۔ آدمی کے لیے بمعنی دائم المرض رگیلا نہیں بلکہ روگی بولتے ہیں ۔

رُونا ۔ گھنگرو یا جھانجھ کے اندر کے دانے جن کی حرکت سے آواز نکلتی ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں انھیں ڑرے کہتے ہیں ۔ (بضم اول و دار مشدد) ۔

رونق محفل ۔ (دہلی) (کنایتہً) حقہ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بھی حقے کو کنایتہً رونق محفل کہتے ہیں ۔

روہڑ ۔ (کنایتہً) بدصورت آدمی ۔ بھدا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں باضافۂ الف روہڑا ہے اور بوڑھا روہڑا ایک ساتھ بولتے ہیں

روٹی نہ کپڑا سینت میت کا بھتیرا ۔ جورو کی کمائی کھانے والا ۔ حرام خور ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) روٹی نہ کپڑا سینت میت کا بھتیرا ۔ چلا وہاں سے بڑا دہ بن کے ۔

روغن جوش ۔ کھانے کی ایک قسم ۔ درج نہیں ۔

روٹھے کو منائیے ۔ بچھڑے کو ملائیے ۔ مقتضائے عقلمندی یہی ہے ۔ درج نہیں ۔

ر - ہ

رہ راست برو اگرچہ دور است - سیدھا راستہ چلنا چاہئے۔
درج نہیں۔

رہا جانا۔ برداشت ہونا۔ مصحفی

مصحفی اس گھڑی میں حیران ہوں مجھ سے کیونکر رہا گیا ہوگا

اثر۔ اس کا مفہوم خاموش رہنا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

رہ تو جا۔ ٹھہر تو سہی۔ (دھمکی کے طور پر استعمال ہوتا ہے)۔ درج نہیں۔

رہٹرو۔ ایک قسم کا چھکڑا۔ بہل۔
اثر۔ لکھنؤ میں بہل یا لہڑو کہتے ہیں۔

رُہاندا۔ غمگین صورت بنانا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

دیکھ کر مجھ کو روہاندا سا لگے فرمانے آپ
کھیسرا یہ میری چڑ ہے ناک اپنی مت پھُلا

رُندھنا سے بنایا ہے۔

ر - ے

ریتیل۔ وہ زمین جس میں ریت زیادہ ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے ریتلی کہتے ہیں۔ (رَتی - لی)

ریس۔ (بروزن فیس) (اہل) برابری۔ رشک۔ حرص۔ ہوس۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا ؎

سب ایک طرف ننھی کونپل کو بھی ریس آئی
تتلی سے اشارے ہیں، پہلو میں بٹھاتا ہے

ایک مثل بھی یاد آئی جو نوراللغات میں درج نہیں۔

ریس بھلی ہونس بری۔ رشک اچھا۔ حسد برا۔

ریٹ۔ (بالکسر و یائے مجہول) وہ لیسدار مادہ جو ناک سے خارج ہوتا ہے
یہ معنی درج نہیں۔ (دوسری جگہ رینٹ باضافۂ نون غنہ درج ہے)۔

ریل۔ (بروزن نیل) پھرکی جس پر سوت یا تاگا لپیٹتے ہیں۔ پچک۔
اثر۔ ایک معنی اور ہیں جو درج نہیں۔ پھرکی پر چڑھے ہوئے تاگے کا مانجھا سوتنا اور کنکوا لڑانے میں استعمال کرنا۔ (فقرہ) یہ ریل بہت اچھی سُتی ہوئی ہے۔

ریں ریں۔ ۱۔ بچوں کے رونے کی آواز۔ ۲۔ مسلسل آواز۔
۳۔ سارنگی کی آواز۔
اثر۔ اعراب نہیں دیے ہیں۔ لکھنؤ میں بچوں کے رونے کی آواز کو ریں ریں (بکسر اول و یائے مجہول) کہتے ہیں۔
سارنگی کی آواز ریں ریں بالکسر و یائے معروف ہے مسلسل آواز ان دو سے الگ نہیں۔

رینی۔ (بکسر اول و سکون دوم مجہول و کسر سوم) کسُم کو کپڑے میں رکھ کر پانی کے ذریعہ سے چوانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول نہیں بفتح اول بولتے ہیں۔ پلیٹس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ میری ایک نظم (ترجمہ) کا شعر ہے۔ ؎

وہ دیہاتی لڑکی وہ مست شباب
وہ رنگت کہ رینی کا ٹپکا شہاب

ریشہ خطمی ہونا۔ کنایۃً۔ خوش۔ بہت ہنسنے والا۔
اثر۔ اس کا صحیح مفہوم کسی پر ریجھنا۔ چاپلوسی کرنا اور بچھا جانا ہے۔

ریڑھیں لٹکنا۔ (لکھنؤ) غریبوں کے جسم پر لباس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر لٹکنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں میں نے کسی کو اس طرح بولتے نہیں سنا۔ چیتھڑے یا دھجیاں یا لیریں لگائے پھرنا کہتے ہیں۔

رئی۔ (بروزن کئی) دودھ متھنے کا اوزار۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے متھانی کہتے ہیں۔

ریاض خاک میں مل جانا۔ محنت اکارت ہونا۔ درج نہیں۔

ریوڑی کا کیا اُلٹا کیا سیدھا۔ آسان کام۔ درج نہیں۔

ریکھ دیکھ۔ (عم) دیکھ بھال۔ نگرانی۔ درج نہیں۔

رے واو زبر رو ہو۔ (نو) جاؤ۔ درج نہیں۔
ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔ جب تک سزا و جزا کا مناسب انتظام نہ ہو حکومت نہیں رہ سکتی۔ درج نہیں۔

حرف ز

ز - ا

زاد راہ۔ (مونث) توشۂ راہ۔ راہ کا خرچ۔ بیشتر بغیر اضافت بول چال میں ہے۔ تسلیم ؎

دی دعا یار نے جو وقت سفر میں یہ سمجھا کہ زاد راہ ملی

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ زاد راہ ہمیشہ اضافت کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ تسلیم کے شعر سے ثابت نہیں ہوتا کہ بلا اضافت نظم ہوا ہے۔ اضافت کے ساتھ بھی مصرع موزوں رہتا ہے۔

بقول حضرت مولف تسلیم نے زاد راہ کو مونث نظم کیا ہے۔

میری زبان پر مذکر ہے۔ یہی فیصلہ جلال کا ہے اور یہی اندراج پلیٹس اور فیلن میں ہے۔

زار۔ (۱) کامل۔ جیسے عاشق زار۔

اثر۔ غالباً میری طرح زار بمعنی کامل کسی کی نظر سے نہ گزرا ہوگا اسکے معنی ہیں نحیف و اندوگیں۔ عاشق زار میں بھی یہی مفہوم ہے۔

زار۔ (۲) کنایۃً زینتہ۔ قلق ؎

رشتے کی طرح سے دردنداں کا تیرے زار
ساکن ہے کوچہ گھر آبدار کا

اثر۔ یہاں بھی وہی دُبلے پتلے کا مفہوم ہے۔ رشتے (تاگے) کا لفظ اس طرف اشارہ کر رہا ہے۔

زار و نزار رونا۔ دیکھو زار زار رونا (زار و قطار رونا۔ بہت رونا)۔ جان صاحب ؎

اور لیکر چلے وہاں سے کہار روتی جاتی تھی میں تو زار و نزار

اثر۔ حضرت مولف اس سے ماقبل زار و نزار کے معنی دُبلا پتلا۔ ضعیف، ناتواں لکھ چکے ہیں مگر یہاں اسے زار زار رونا سے وابستہ کئے دیتے ہیں۔ بظاہر یہ لم سمجھ میں آتی ہے کہ عورتیں زار زار رونے کو زاروں زار رونا کہتی ہیں۔ حضرت مولف اسی کو زار و نزار رونا پڑھ گئے۔ زاروں کا واو، واو عطف ہوگیا اور اس کا نون دوسرے زار سے مل کر نزار ہوگیا۔ اور اس طرح زاروں زار نے زار و نزار کا چولا بدلا! یہ لغت نگاری تو ہوئی نہیں اور جو چاہیے کہئے۔

زانو تولنا۔ (دہلی) زانو بدلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں زانو بدلنا بولتے ہیں۔ میرا مقطع ہے ؎

زانو آقا نے بدلا، وہ بولے "جائے گا"
پائی سزا گیا تھا محفل میں بے بلائے

زاہد کا کیا خدا ہے ہمارا خدا نہیں۔ نہ معلوم کس کا مصرع ہے مگر ضرب المثل کی حدود میں آگیا ہے۔ درج نہیں۔

ز - ب

زبان اولا ہونا۔ زبان اکڑ جانا۔ سودا ؎

آگے جاتا نہیں ہے اب بولا ہوگئی ہے زبان بھی اولا

اثر۔ سودا کی بیت سردی کی مذمت میں ہے لہذا زبان کا اولا ہونا

بسبب سردی کے اینٹھنا بر رنا ہے ۔ اس سے علیحدہ اولا ہونا نہ کہیں گے ۔ زبان زہر کے اثر سے بھی اینٹھنے لگتی ہے اسے اولا ہونا نہ کہیں گے ۔ سردی کے مارے ہاتھ پاؤں اولا ہوگئے سے مطلب ٹھنڈے ہوگئے نکلے گا نہ کہ اکڑ گئے ۔

زبان بندی ۔ (قانون) اظہار اور بیان گواہاں کا قلمبند کرنا ۔

اثر ۔ گواہوں کی زبان ہی بند کر دی گئی تو گواہی کیونکر دیں گے ۔ گواہوں کی شہادت یا اظہار قلمبند کیا جاتا ہے زبان بندی نہیں کی جاتی جس کے معنی ہیں کسی کو بات نہ کرنے دینا ، خاموش رہنے پر مجبور کرنا ۔ میرا شعر ہے ؎

یہاں تو غضب کی زباں بندیاں ہیں کیا شکر ٹھہری شکایت کسی کی

زبان بے زبانی ۔ ایسی خاموشی جس سے دل کا حال ظاہر ہو ۔ درج نہیں ۔

زبان پر آئی ہوئی بات کو کاٹ دینا ۔ ناتمام بات کو کاٹ دینا ۔

اوج ؎ وہاں زخم کو جوہر سے داب دیتی تھی
زباں پہ آئی ہوئی بات کاٹ دیتی تھی

اثر ۔ بات کاٹ دینے ہی سے ناتمام رہتی ہے یہاں ناتمام بات کاٹی جارہی ہے ۔ اوج کے دوسرے مصرع سے صاف صاف ظاہر ہے کہ بات منہ سے نکلنے کے قبل کاٹ دی گئی یعنی منہ سے نکلی ہی نہیں بولنے کا قصد ناتمام رہا ۔

زبان پھلجھڑی کو مات کرتی ہے ۔ تڑاق پڑاق بے جھجک باتیں کرنا ۔ زبان کا قینچی کی طرح چلنا ۔ درج نہیں ۔

زبان تراشنا ۔ (لکھنؤ) کسی زبان کو آراستہ کرنا ۔ تحر ؎

قصہ ہے کوئی نہ کچھ داستاں تراشی ہے کیا لکھنؤ کی زباں

اثر ۔ تراشنا وضع کرنا ہے نہ کہ آراستہ کرنا ۔ تراشنا میں جدت اور تازگی کا مفہوم ہے ۔

زبان تلے زبان ہونا ۔ زبان کے نیچے زبان ہونا ۔ (نو) ایک بات پر قائم نہ رہنا ۔

اثر ۔ ان محاوروں کو عورتوں سے متعلق کر دیا ہے حالانکہ زباں زیر زباں داشتن یا زباں در تہ زباں داشتن کا ترجمہ ہیں اور مرد و عورت سبھی بولتے ہیں ۔ فارسی کے کسی شاعر کا شعر ہے ؎

چہ اعتماد کند کس بوعدہ ات اے گل
کہ ہمچو غنچہ زباں در تہ زباں داری

میرا شعر ہے ؎

کہا کرتا ہے کچھ مطلب مگر کچھ اور ہوتا ہے
رہے گی ہونا کب تک زباں زیر زباں باقی

زبان سی دینا ۔ خاموش کر دینا ۔ درج نہیں ۔ میرا شعر ہے ۔

زباں کھلتے ہی اُس کافر نے یہ کہہ کر زباں سی دی
اثر اچھا نہ ہوگا اب جو شکوے درمیاں آئے

زبان سے پھوٹو ۔ (عو) منہ سے بولو، کچھ جواب دو ۔ (اظہار ناخوشی ہوتا ہے) ۔ درج نہیں ۔

زبان سے لہنا نہیں ہے ۔ (عو) کسی کی بھلائی کو کچھ کہو مگر ات ناگوار ہو ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) تم کو زبان سے بھی لہنا نہیں ہے

زبان کو لگام نہیں ۔ زبان پر قابو نہیں ۔ جو منہ میں آیا بک دیا ۔ درج نہیں ۔

زبان کا کاٹ ۔ زبان کی تیزی ۔ سرزنش ۔ درج نہیں ۔ تاسخ

ہے کیا ہی اثر خوبی ابرو کے بیاں کا
تلوار سے کم کاٹ نہیں میری زباں کا

زبان کے آگے خندق ہے ۔ بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا ۔ درج نہیں ۔ (زبان کے آگے خندق نہیں درج ہے مگر یہ بظاہر غلط ہے) ۔

زبان لال ہونا ۔ زیادہ کہنے سے عاجز ہونا ؎

زبان ناطقہ ہے لال غنچہ و گل کی
کہاں سے شکوۂ بلبل ہزار بار کریں

اثر ۔ زبان لال ہونا زبان کا نہ کھلنا گونگا ہونا ہے ۔ عجب نہیں کہ شعر میں "کہاں سے" کی جگہ "مگر نہ" ہو ۔ وگرنہ شکوۂ بلبل ہزار بار کریں ۔

زبان ہکلانا ۔ زبان کا بولنے میں لکنت کرنا ۔

اثر۔ آدمی ہکلاتا اٹک اٹک کے بات کرتا ہے نہ کہ اس کی زبان۔ زبان کے لیے رکنا، لڑکھڑانا، لکنت کرنا بولتے ہیں نہ کہ ہکلانا۔ فلاں شخص ہکلاتا ہے کہیں گے نہ کہ فلاں شخص کی زبان ہکلاتی ہے۔

زبانی داخلہ۔ ڈینگ ہانکنا۔ بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا مگر عمل سے بیگانگی۔ درج نہیں۔

زبان۔ بہ زبانی سحر۔ کہیں منھ کی کھوائے گی یہ زبان۔

اثر۔ کھوائے گی بالضم لکھا ہے یہ بالکسر چاہیے۔ علاوہ بر ایں بدزبانی کے معنی میں زبان کرنا ہے نہ کہ خالی زبان۔ زبان منھ کی کھوائیگی کے معنی میں ہی ذلت یا رسوائی کا موجب ہوگی۔ زبان منھ کی کھوائیگی اس معنی میں علیحدہ درج بھی نہیں۔

زبردست کے بیسوں بسوے۔ قوی ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ زبردست کے بیسوں ہیں۔ کل بغیر استثنا۔ (اودھ پنچ) زبردست کے بیسوں ہیں۔

زبان میں بواسیر ہے۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بڑا بکی ہو۔ درج نہیں۔

زبان چھوٹی کرنا۔ (عو) خاموش رہنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

اچھا تو پھر زبان ذری چھوٹی کرو، تم دخل نہ دو۔

زبان پر چاپ چڑھانا۔ زبان پہ پہرا بٹھانا۔ زبان بندی کرنا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

دیا خط دیکھ کیوں پیغام شوق، اس جرم پر اُس نے
زبان پر تو چڑھائی چاپ، دست نامہ بر باندھے

زبان کیا کترنی ہے۔ زبان کا نہ رکنا۔ سخر باتیں کرنا۔ دوسرے کو بولنے کا موقع نہ دینا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) زبان تو رکتی ہی نہیں۔ زبان کیا کترنی ہے۔

ز۔خ

زخم اٹھانا۔ زخم کی تکلیف اٹھانا۔ امیر

ہزار زخم اٹھائے جگر پہ بلبل نے
دیا ہزار دہن سے جواب خندۂ گل

اثر۔ زخم اٹھانا زخم کھانے کے سوا کچھ نہیں۔

زخم بولنا۔ زخم کے ٹانکے ٹوٹنا۔ قدر

ٹانکے ٹوٹیں گے تو آئے گی صدائے افتراق
زخم بولے گا تو شور الاماں ہو جائے گا

اثر۔ زخم بولنا کوئی محاورہ نہیں، محض مضمون آفرینی ہے۔ زخم کے منھ ہوتا ہے تو شور کیوں نہ کرے۔

زخم پر زخم کھانا۔ بہت گھائل ہونا۔ درج نہیں

زخم کا بگڑنا۔ بجائے مندمل ہونے کے سڑنا شروع ہونا۔ درج نہیں۔

زخم کا پانی چرانا۔ رسنا بند ہو جانا جو خطرے کی علامت ہے، ممکن ہے کہ ناسور ہو جائے۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

اشک نشاں بھولیں آنکھیں   زخم جگر نے چرایا پانی

زخم کا رسنا۔ تھوڑا تھوڑا خون بہنا۔ درج نہیں۔

زخم سے کچلھوا بہنا۔ پیپ ملا خون بہنا۔ درج نہیں

زخموں کے ہار۔ کثرت سے زخم درج نہیں۔ آباد ؎

کبھی اُترے گا یہ گہنا نہ ہمارا قاتل
ہوں گے زخموں کے نہ گردن سے کبھی ہار جدا

زخود غلط۔ اپنے کو بھولا ہوا۔ درج نہیں۔ قلق

فیض جنوں سے ایسے ہوئے ہیں زخود غلط
شادی سے آشنا ہیں نہ واقف الم سے ہم

زخم کا پانی۔ رطوبت جو زخم میں ہوتی ہے۔ خار ؎

شہید تیغ دزدیدہ نگہ ہوں   نہ کیونکر زخم دل پانی چرائے

اثر۔ زخم کا پانی اصل فقرہ ہے۔ پورا محاورہ زخم کا پانی چرانا ہے۔

ز۔ر

زر ہے تو نر ہے نہیں کمہار کا خر ہے۔ عزت روپے پیسے

ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

زر دادن و دردِ سر خریدن ۔ روپے کا نقصان الگ پریشانی الگ ۔ درج نہیں۔

زر کو زر کھینچتا ہے ۔ زر رااز ریکشد کا ترجمہ ۔ درج نہیں۔

زر بخشی ۔ سخاوت ۔ درج نہیں۔ قلق ؎

ریاضِ دہر میں کی آپ نے وہ زر بخشی
کہ اغنیا کی روش گل بھی ہوگئے زردار

زردہ بھسکنا ۔ (دہلی) دسہم خشک تمباکو کھانا ۔ رنگین ؎

نگوڑی کو ترستی میں ہول تو زردہ پھسکتی ہو
اگانا کس بھیانک پن سے تم میرے نہ کو تکتی ہو

اثر ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دوسرے مصرع میں الفاظ تم ٹھونس کر اُسے ناموزوں کر دیا ہے۔

بھسکنا کے لیے قید دہلی غلط ۔ لکھنؤ میں کھانے کے گھٹیا تمباکو ہی کو بھسا کہتے ہیں ۔ از روئے تحلیل صحیح دونوں ہیں بھسکنا اور بھکسنا اور لکھنؤ میں دونوں مستعمل ہیں۔

ز ۔ ڑ

زڑی ۔ بیہودہ گو ۔ بکواسی۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بکواسی نہیں بکّی کہتے ہیں اور زڑی کی جگہ زٹیا بولتے ہیں

ز ۔ ع

زعفران ۔ (بالفتح وفتح سوم) ۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول جس کے کھیت کی نسبت لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں جا کر آدمی بے ہنسے نہیں رہتا ۔ آتش ؎

زردی نے میرے رنگ کی مجھ کو رلا دیا
ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفراں نہ تھی

اثر ۔ یہ سب شاعرانہ مفروضات ہیں ۔ میں اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہوں۔

۱۔ پامپور سری نگر سے نو میل کے فاصلے پر جانب شمال ایک خطہ ہے جس میں زعفران کی کاشت ہوتی ہے ۔ چاندنی رات میں زعفران زار کی سیر ایک سحور کن منظر پیش کرتی ہے اور کشمیر کی رعنائیوں میں چار چاند لگا دیتی ہے ۔ طبیعت کو فرحت ضرور ہوتی ہے مگر یہ غلط کہ آدمی ہنستے ہنستے لوٹ جاتا ہے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ زعفران کا پھول سرخ گچھے دار ہوتا ہے ۔ ایسا نہیں ہے ۔ پھول بہت حسین اور چھوٹا ہلکے اودے یا کاسنی رنگ کا ہوتا ہے ۔ اس کے اندر تین سُرخ ڈورے ہوتے ہیں یہی زعفران ہے ۔ کاسنی رنگ کی بنا پر میں نے زعفران کے پھولوں کو کرشن جی کی ہنسی سے تعبیر کیا ہے ۔ منہ سے پھول جھڑنا محاورہ بھی ہے ۔ یہ بھی مشہور ہے (گو حقیقت نہیں) کہ زعفران کا کھیت دیکھ کر آدمی کو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔

۲۔ موسیقی میں تان کا ہر پلٹا جب صاف اور بے لاگ ادا ہو تو اصطلاح موسیقی میں "دانے رکھنا" کہتے ہیں ۔ کہ ہم کہتے تھے ۔ جب آتش جواں تھا :

میں نے اپنے تاثرات کو ایک نظم میں قلمبند کیا ہے ۔ وہ بھی سن لیجئے

پامپور اور ۔۔۔

پہلا منظر

مطرب خوشنوا سنا نغمے کچھ ایسی شان کے
جھنکی ہو جیسے چاندنی کھیت میں زعفران کے
ہلکی اداہٹ اس میں ہیں ڈورے حسین سرخ سرخ
"دانے" الگ الگ رہیں جیسے صدوں میں تان کے
ان کی ادائے دلربا پا نہ سکیں گے حشر تک
رہنے دو آسمان پر تاروں کو آسمان کے
شیام کے رنگ روپ میں رادھا براجنے لگیں
شیام کو آگئی ہنسی پھول تھے زعفران کے!

اور کہاں یہ چمکتیں اتنی لطافتوں کے ساتھ

پھول نہیں کھلے ہیں دو کے یا پرّا ن کے

وہ جو بھری بھری کلی منہ جو اُدھر کو پھیرے ہے

بیٹھی ہیں روٹھی راد ھا جی گوپیوں کو کہان سے

دوسرا منظر

تیر نظر چلائے شوق سے سینہ تان کے

کھیل نہ جائے جان پر کوئی شکست مان کے

نرگس خود فروش سے کہتی ہیں ان کی شوخیاں

آنکھ ملا کے بات کر ان ہی ابھی انھان کے

اتنے وہم پر انھیں دیکھ کے مسکرا دیے

غنچوں سے سرگرانیاں صدقے اس آن بان کے

آنکھیں چڑھی چڑھی سی ہیں پلکیں جھکی جھکی سی ہیں

تم نے پی اور ضرور پی۔ بات کہوں کی مان کے

تیسرا منظر

چاندنی رات پاپور سامنے کشت زعفران

چاہیے شرم کچھ آخر شعر ہیں اس کی شان کے؟

شاعری اک طرف رہی سیری تھی رلے اودے

ان سے کہیں ہیں خوشنما بُندے کسی کے کان کے

ہائیں یہ کیا طلسم ہے اور ہے رُت سماں ہے اور

پھول تھے زعفران کے یا ہیں اب ارغوان کے

○

ز۔غ

زُغال۔ کوئلہ۔

اثر۔ اس کی دوسری شکل زگال ہے اور اُردو میں مستعمل ہے۔ وہ بھی درج کرنا چاہیے تھی۔ آتج سے

سوز فراق سے یہ کلیجا دہک گیا   داغ جگر زگال کی صورت چٹک گیا

ز۔م

زمانے بھر سے کی۔ کل زمانے کی۔ ساری دنیا کی۔ شاد سے

پس فنا بھی کدورت دل نہ دور ہوئی

جنوں میں خاک زمانے بھر سے کی چھان ہوا

اثر۔ اب زمانے بھر کی کہیں گے بجائے زمانے بھر سے کی۔ خاک چھان ہوا بھی قدیم اور متروک۔ اب کہیں گے زمانے بھر کی خاک چھان ڈالی۔

زمانہ پھر جانا۔ لوگوں کا مخالف ہو جانا۔ انیس

پھر جائے زمانہ نہ وہ حضرت سے پھریں گے

اثر۔ اس کے برعکس زمانہ پھرنا زمانے کا موافق ہونا بھی ہے صبا سے

نکل جائے گی سب کجی آسماں کی   کبھی تو پھرے گا زمانہ ہمارا

بات یہ ہے کہ زمانہ پھرنا زمانے کا انقلاب ہے متغیر ہونا ہے۔ برے کے بعد اچھا اچھے کے بعد برا۔ یہی مفہوم قسمت کا پلٹا کھانے سے ادا ہو جاتا ہے یا کہتے ہیں کہ زمانہ ایک رنگ پر نہیں رہتا۔

زمین نکالنا۔ زمین سے کاشتکار کو بیدخل کرنا۔ یہ بھی درج نہیں۔

زمین پر اُتو کرتے چلنا۔ لنگڑے کے متعلق مذاق سے کہتے ہیں لیکن نہیں

زمین پر دانہ بھُننا۔ شدت کی گرمی ہونا   درج نہیں۔

زمین پر قدم نہ رکھنا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ آسیر سے

کس کو غم ہے زیر خاک گڑیں   وہ زمیں پر قدم نہیں رکھتے

اثر۔ اس طرح محاورے کا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ قلق سے

اب تو ذرا زمیں پہ وہ رکھتے نہیں قدم

آگے اُنھیں نہ حسن پہ اتنا غرور تھا

(مغرور ہونا۔ اترانا)۔

زمیندار کو کسان بیچے کو مسان۔ دونوں نقصان پہنچاتے ہیں لیکن نہیں

ز۔ن

زن۔ زر۔ زمین۔ مشہور ہے کہ یہ زے کے تین لفظ فتنہ انگیز ہیں۔

معروف ؎ ہر جگہ ان تین زا کا ہو جہاں میں سب فساد
یعنی ہیں یہ تین چیزیں فتنۂ زن زر زمین

اثر۔ الفاظ کی ترتیب بربنائے شعر معروف رکھی ہے۔ نثر میں مروجہ نشست الفاظ اس طرح ہے۔ زر زمین زن۔ (اودھ پنچ) زر زمین زن فساد کی جڑ۔

زناخ توڑنا۔ (بیگمات قلعہ) سینۂ مرغ کو باہم مل کر توڑنا۔ (کنایتہ) سہیلی بنانا۔ ہمراز بنانا۔ رنگین ؎
شاید کہ اس نے اور سے توڑی کہیں زناخ
دریافت ہوگیا مجھے اس نازنیں کا بھید

زناخی۔ اوباش عورتوں کی اصطلاح میں اس عورت کو کہتے ہیں جو دوسری عورت کے ساتھ زناخ توڑ کر اس کی ہمدم و ہمراز بنے۔ رنگین ؎
ہے زناخی مری وہ لال پری
ہو جسے دیکھ کر نڈھال پری

اثر۔ پہلا قابل اعتراض امر تو یہ ہے کہ زناخ توڑنے کا آغاز بیگمات قلعہ سے ہو کر اختتام اوباش عورتوں پر ہوا۔

دوسری بات یہ ہے کہ سینۂ مرغ کو باہم مل کر نہیں توڑا جاتا بلکہ سینۂ مرغ کی اس دو شاخی ہڈی کو توڑا جاتا ہے جسے زناخ کہتے ہیں۔ کون بڑی بہن ہے اور کون چھوٹی بہن اس کا فیصلہ اس طرح ہوتا تھا کہ جس کے ہاتھ میں توڑنے کے بعد زناخ کا بڑا حصہ رہتا وہ بڑی بہن قرار پاتی۔

لکھنؤ کی بیگمات بھی اس رسم سے ناواقف نہیں تھیں مگر اس رسم کے ادا ہونے پر سہیلی نہیں بنایا جاتا تھا، بہناپا ہوتا تھا اور بہن زناخی کہا جاتا تھا۔

حضرت مولف نے زناخی کے ایک معنی لگوڑی لکھ کر سند میں جان صاحب کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎
کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما
رسی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا

یہ خوش فہمی بیگما کے الف کو الف ندائیہ ٹھہرانے کی ممنون ہے۔ جب خطاب بیگم سے ہوا تو زناخی لامحالہ لگوڑی بن گئی۔ یہ ثابت کرنے کو کہ بیگما میں الف ندائیہ نہیں بلکہ اصلی ہے اور خطاب بیگم سے نہیں بلکہ بیگما کے تعلق زناخی سے ہے جان صاحب ہی کا دوسرا شعر حاضر ہے ؎
سات پیڑھیوں کے ہوا بعد اتفاق
کنبے میں بیگما کے زناخی جو نطفہ پڑا

زناشوئی۔ زن و شو کے تعلقات۔ مباشرت۔

اثر۔ لکھنؤ میں میاں بیوی کے تعلقات کو مرد و زن یا زن و شو کے تعلقات کہتے ہیں۔ زناشوئی اس معنی میں فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا۔ حالی نے البتہ ایک جگہ استعمال کیا ہے۔

زنانے اُڑانا کسی ساز کا جلد جلد اور اونچی آواز سے بجایا جانا۔ درج نہیں۔ اختر شاہ اودھ ؎
وہ زنانے سارنگیوں کے اڑیں کہ تاریگ جان ساح مرد میں

زنبور کا چھتا۔ وہ چھتا جو زنبور بناتی ہے۔

اثر۔ یہ ایک خاص قسم کی اردو ہوئی۔ عام بول چال بھڑ کا چھتا ہے۔ شہد کی مکھی کے چھتے کو شہد کا چھتا کہتے ہیں۔

زنجیر کرنا۔ (فارسی زنجیر کردن)۔ (لکھنؤ) پا بزنجیر کرنا کسی کا۔

اثر۔ یہ حضرت جلال کا فیض ہے جنھوں نے زنجیر کرنا لکھ کر یہ اعلان نہیں کیا کہ قدیم زبان ہے اب متروک ہے اس کی جگہ پا بزنجیر کرنا بولتے ہیں۔

زنگ بیٹھنا۔ لوہے کا میل (بیٹھنا کے ساتھ) ذوق ؎
صفائے دل کی یہی ہے صورت کہ دل میں آنے نہ دے کدورت
کہ بیٹھ جائے گی بالضرورت اس آئنے میں یہ زنگ ہو کر

اثر۔ بیٹھ جانے کا متعلق (گرد) کدورت سے ہے نہ کہ زنگ۔ زنگ بیٹھنا کوئی محاورہ نہیں۔ زنگ (کسی چیز میں) لگتا ہے۔

زندگی کے دن تیر کرنا۔ عسرت اور مصیبت میں بسر کرنا۔ درج نہیں۔

زنانہ ۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی باتیں کرے ۔ زنخا ۔ ہیجڑا ۔

اثر ۔ اس معنی میں بجائے ہائے ہوز اس کا املا الف سے زنانا چاہیئے تاکہ پردہ نشین عورتوں کے رہنے کے مکان سے امتیاز رہے ۔ جلال نے بھی اس طرح لکھا ہے ۔ زنانا ۔

زنداں باں ۔ زنداں کا محافظ ۔ داروغہ جیل ۔ درج نہیں ۔ وزیر ؎

غل مچایا ہے جو زنجیروں نے اسے زنداں باں
آج زنداں سے ہوا کون گرفتار جدا

زندگی کے دن گننا ۔ موت کا منتظر رہنا ۔ درج نہیں ۔ فصاحت

گزارے میں نے جو دن زندگی کے گن گن کر
کہا نفس نے کہ باقی شمار ہے میرا

زنگ ۔ گھنٹی ۔ ناسخ ؎

تیری لیلیٰ کو یاں آکر لے آئے   باندھوں ناقے میں زنگ سونے کا

اثر ۔ بالعموم اس گھنٹی کو کہتے ہیں جو ناقے کے گلے میں پڑی ہوتی ہے ۔ ناسخ کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہے جرس ۔ فصاحت کا بھی شعر ہے ؎

شوق میں منزل کے کوسوں آگے آگے تھا رواں
میں بھی شاید قافلے میں زنگ کی آواز تھا

ز ۔ و

زور باندھنا ۔ (دہلی) قوت پکڑنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولا جاتا ہے ۔ مثلاً جنہ نے بڑا زور باندھا ہے ۔

زور بھرنا ۔ طاقت حاصل کرنا ۔ درج نہیں ۔

زور ہونا ۔ اختیار ہونا ۔ درج نہیں ۔ صفی لکھنوی ؎

زور ہی کیا تھا جفائے باغباں دیکھا کیے
آشیاں جلتا رہا ہم ناتواں دیکھا کیے

زور جانور ہیں (سو) جیسے احمق ہیں ۔ (دریائے لطافت) درج نہیں ۔

زورے زورے سے ۔ عورتیں زور زور سے کی جگہ بولتی ہیں ۔ درج نہیں ۔ انشا ؎

کیا زین آوے اس کو یہ پھولوں کی پنکھیا
جب تک نہ زوری زوری سے منہ پر ہلا کرے

ز ۔ ہ

زہ ۔ انگوٹھی کے نگینے کے سوراخ یا دندانے جن سے نگ رکا رہتا ہے ۔ درج نہیں ۔

زہر کی آنکھ سے دیکھنا ۔ غصہ ہو کر دیکھنا ۔ درج نہیں ۔ تجر ؎

زہر کی آنکھ سے وہ دیکھتے ہیں دیکھئے وہ
زہر جاں ہوں میں ہلاہل کا اثر کیا ہوگا

زہر ہونا ۔ مضر ہونا ۔ ہلک ہونا ۔ درج نہیں ۔

زہر ہاتھ میں لینے سے آدمی نہیں مرتا ۔ بغیر برا کام کئے برائی نہیں ہوتی ۔ درج نہیں ۔

ز ۔ ی

زیادہ ماریں تو بہ بھول جاتی ہے ۔ سختی کرتے کرتے آدمی بے بس ہو جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

زیر بریانی ۔ پلاؤ کی ایک قسم ۔ درج نہیں ۔

زینہار از قرین بد زنہار ۔ بد کی صحبت سے احتراز لازم ہے ۔ درج نہیں

زیٹ ۔ (بوزن بیٹ) یاوہ گوئی ۔ (اڑانا کے ساتھ) ۔

اثر ۔ ہانکنا کے ساتھ بھی بولتے ہیں ۔ زیٹ زپٹ ایک ساتھ بھی ہے کوئی درج نہیں زیٹ کی لینا بھی ہے ۔ وہ بھی درج نہیں ۔ (سرشار) کا بجی لال زیٹ کی لے رہے تھے ۔

زیٹیا ۔ زیٹ ہانکنے والا ۔ درج نہیں ۔

زین خاں کا مرغا ۔ جس طرح احمد کبیر کی گائے ، شیخ سدو کا بکرا ہوتا ہے ، قربانی ہوتی ہے ۔ زین خاں کا مرغا ہوتا ہے ۔ (جاہل عورتوں کی رسم) ۔

حرف س

س - ا

سابقہ۔ وہ لفظ جو بعض لفظوں کے پیشتر آکر ایک مرکب لفظ بناتا ہے۔ مثلاً گلچیں۔ گلفروش۔ گلپوش۔ گلریز وغیرہ میں لفظ گل۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

سابو دانہ۔ ساگو دانہ۔ ایک قسم کی خوراک
اثر۔ لکھنؤ میں عام طور پر سابو دانہ کہتے ہیں۔

سات پشت کو پنوانا۔ کوئی ایسی حرکت سرزد ہونا کہ بزرگوں کی بدنامی ہو۔ درج نہیں۔

سات قرآن درمیان۔ (ع) نوج۔ خدا نہ کرے۔
اثر۔ یہ مطلب درست نہیں۔ جب عورتیں زندہ و مردہ کا ایک ساتھ ذکر کرتی ہیں تو بدشگونی بچانے کو قرآن درمیان یا سات قرآن درمیان کہہ دیتی ہیں۔

ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر پھوٹتی ہے۔ حصہ داری کے کاموں میں نزاع ضرور ہوتی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں آخری حصہ نکال کر بولتے ہیں۔ ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر۔

سادہ پُرکار۔ کنایۃً۔ شوخ و عیار معشوق۔
اثر۔ یہ سادہ و پُرکار ہے باضافۂ واو عطف ہے اور اس کے معنی ہیں دیکھنے میں بھولا بھالا مگر دراصل بڑا عیار۔

سارا گاؤں جل گیا کالے سنگھے پانی دے۔ سب کچھ برباد ہوگیا اقبال کی تمنا باقی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں کالے سنگھے کی جگہ کالے سنگھا کہتے ہیں۔

ساری رات پسیا چپنی بھر اٹھایا۔ بہت محنت کی حاصل برائے نام۔ درج نہیں۔

سارا جہان سر پر اٹھا لینا۔ بہت شور و غل کرنا۔ طیش کھانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں سارا گھر سر پر اٹھا لینا۔

سارا کھیل روپے پیسے کا ہے۔ کامیابی و اقتدار کا انحصار دولت پر ہے۔ درج نہیں۔

سابر۔ بارہ سنگھا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے سانبھر (نون غنہ و ہائے مخلوط کے اضافے کے ساتھ) کہتے ہیں۔ سابر تو کمایا ہوا نرم چمڑا ہے یا آلۂ نقب زنی۔ یہ دونوں معنی درج ہیں۔

ساتواں دشمن۔ سخت دشمن۔ جان کا خواہاں۔ درج نہیں (فسانۂ آزاد) تباہ کر دیا کہ اللہ ساتویں دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

ساتھ سو کر منہ چھپانا۔ بے تکلفی کے باوجود شرم و حیا کرنا۔ درج نہیں۔

ساتوں طبق روشن ہو جائیں۔ سوجھ بوجھ بڑھ جائے۔ درج نہیں۔

ساجھا دینا۔ حصہ دینا۔

سارا جوبن گھائے تو ایک بالک پالئے۔ (ع) بچے کی پرورش اور نگہداشت میں ماں اپنا عیش و آرام تج دیتی ہے۔ درج نہیں۔

سارے جہاں کا لپاڑیا۔ بڑا فریبی۔ مکار۔ درج نہیں۔

ساڑھ ستی سنیچر دور آلگا۔ بہت برا زمانہ آگیا مصیبت کا سامنا ہے۔ درج نہیں۔

ساعت بچارنا۔ کام شروع کرنے کے لیے سعد و نحس وقت کا تعین کرانا۔ درج نہیں۔

ساکھے کا وار کرنا۔ تلوار کا جچا ہوا بھرپور ہاتھ مارنا۔ ایسا وار کرنا

بدفال نہ جائے۔ درج نہیں۔

ساعد۔ (بکسر سوم) بازو۔ فارسیوں نے کلائی کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ تذکیر و تانیث مختلف فیہ۔ ترجیح تانیث کو ہے۔

اثر۔ ساعد اور مقصد عربی میں بکسر سوم ہیں مگر اردو میں بفتح سوم بولے جاتے ہیں۔ میرا شعر ہے ؎

ہاتھ کو ہوئی جنبش نور کی کرن چھوٹی
آستیں الٹ دینا صبح عید ساعد تو

ان کا یہ فقرہ۔ سرمہ وغیرہ۔

لکھنؤ میں ساعد مذکر ہے جلال نے بھی مذکر کو ترجیح دی ہے یہ ضرور ہے کہ تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔ مذکر کو ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی قرار دی جا سکتی ہے کہ جب ہر دو ساعد کہنا مقصود ہو گا تو مذکر کے سوا مونث سمجھے گا ہی نہیں۔ اس کے ساعد اچھے ہیں کہنے گا کہ اس کی ساعد اچھی ہیں!

ساعد کی طرح مقصد بھی عربی میں بکسر سوم ہے کون اردو میں اس طرح بولتا ہے۔ میر نے بھی ساعد کو مذکر نظم کیا ہے۔

ساعد سیمیں دونوں اس کے ہاتھ میں لا کر چھوڑ دیے
بھولے اس کے قول و قسم پر۔ ہائے خیال خام کیا

سائیں راج بلند راج۔ پوت راج محتاج راج۔ (عو) شوہر کی کمائی پر عورت کا پورا اختیار ہوتا ہے مگر بیٹے کی کمائی پر نہیں ہوتا۔ مثل نالائق بیٹوں سے متعلق ہے۔ درج نہیں۔

سائیں سے سچا اور بندہ سے ست بھاؤ۔ (مثل) انسان کو ہر حال میں پاکباز رہنا چاہیے۔ درج نہیں۔

سانجھ بتی۔ (اسم) شام کے وقت چراغ جلانا۔ درج نہیں۔

جان صاحب ؎

کیا شام سے اندھیر ہے بی چاندنی خانم
سانجھ بتی کے بھی وقت اجالا نہیں رہتا

سانکھے کے جوان۔ بہادر۔ جیالے۔ جان پر کھیلنے والے۔ مارنے مرنے والے۔ درج نہیں۔

سالوتری۔ (بفتح پنجم) چوپایوں کا علاج معالجہ کرنے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سلوتری کہتے ہیں۔ (ت ساکن)

ساس بہو کے ہوئے لڑائی۔ پڑوسن کرے ہاتھا پائی۔ (عو) آپس کے جھگڑے میں غیر کا دخل دینا۔ درج نہیں۔

ساس نہ نندی۔ آپ ہی آنندی۔ (عو) کوئی روک ٹوک نہیں اطمینان ہے۔ فراغت ہے۔ درج نہیں

ساس کا اوڑھنا بہو کا بچھونا۔ (عو) بہو کے آگے ساس کی ناقدری۔ درج نہیں۔

سایہ سکہ ہو جانا۔ بھوت پریت یا آسیب کا اثر ہو جانا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) لالہ عذار بھیل سے پیٹتی ہوئی کود پڑی۔ مر گئی ہے۔ کچھ سایہ سکہ نہ ہو جائے، بھوت پریت نہ لپٹ جائے۔

سامنے کی بات۔ روبرو کا ذکر۔ جیتے جی کی بات۔

اثر۔ ایک اور معنی ہیں جو درج نہیں۔ سہل یا بدیہی امر۔ میری ایک مسلسل غزل کا شعر ہے ؎

جو پوچھا درد میں لذت کی اور کیا تدبیر
کہا کہ سامنے کی بات ہے۔ دوا نہ کرے

سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ جانا۔ خبر بد سننے یا اور کسی صدمے سے دم بخود ہو جانا۔ درج نہیں۔

سانگ نکالنا۔ جلوس نکالنا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

نیا ہولی میں اک رنگ لایا جور قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نکالا سانگ بسمل کا

سانولا ہو جانا۔ رنگ کالا پڑ جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سونلا جانا کہتے ہیں۔

سانٹ لینا۔ کسی شخص کو اپنی طرف کر لینا۔ مخالف کے آدمی کو توڑ لینا

اثر۔ لکھنؤ میں اس موقع پر توڑ لینا کہتے ہیں۔ مثلاً فریق مخالف کے گواہ کو توڑ لیا یا ملا لیا۔

سانٹا - چابک -

اثر- لکھنؤ میں سونٹا کہتے ہیں -

سائل - ساہول - پنسال جس سے معمار جگہ کی کجی معلوم کرتے ہیں

اثر- لکھنؤ میں ساول کہتے ہیں - (بالفتح)

ساہی کا کانٹا - کنایۃً وہ عورت جو لگائی بجھائی کرتی پھرے اور لڑائی جھگڑے کی بنا ہو - درج نہیں -

سائیں برکت ہے - (رساکن) سائل کو خیرات نہ دینے کے موقع پر کہتے ہیں - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

اب ہے یہ چھیڑ در پہ جب دیکھا کہہ دیا ہنس کے سائیں برکت ہے

سائیں پھیر مانگو - اسکا بھی وہی مطلب ہے جو سائیں برکت ہے - درج نہیں

سائیں کے سو کھیل - خدا کی قدرت محدود نہیں - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) سائیں کے سو کھیل - خواستۂ خدا ہے تو اسی سال قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے

سائیں - فقیر - درج نہیں -

ساکھ بگڑنا - آن بان میں اعتبار میں فرق آنا - درج نہیں - میرے ایک نوحہ ۱۹۰۶ء کا مقطع ہے ؎

ساکھ اسلام کی بگڑی ہوئی دیکھی جو اثر

تُل گئے مال دھنی تیغ کی میزانوں میں

ساس بُری باس - نند بغل گند - ساس نندیں سب کی بُری ہوتی ہیں - یہ مثل درج نہیں -

ساہ کے سوائے کمبخت کے دونے - جو کم نفع کماتا ہے اچھا رہتا ہے زیادہ نفع لینے والا تباہ ہو جاتا ہے - درج نہیں -

سائیں سے سچا رہ اور بندے سے ست بھاؤ - آدمی کو ہر حال میں سچا اور پاکباز رہنا چاہیئے - یہ مثل درج نہیں -

س - ب

سب طرح سے حاضر ہونا - سب طرح سے موجود ہونا -

اثر- اس کا صحیح مفہوم ہے ہر طریقے سے خدمت کو تیار رہنا -

سبز باغ دکھانا - فریب دینا - دھوکا دینا -

اثر- اس کا صحیح مطلب ہے - لالچ دلانا - جھوٹی امید بندھانا -

سبزہ روندنا - (دہلی) سبز گھاس پر پھرنا - نباتات کو پامال کرنا -

اثر- لکھنؤ بھی اس سے نابلد نہیں - آتش

روندتا ہوں سبزۂ رہ کی طرح وہ بوٹیاں

ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو کیمیاگر سیکڑوں

اس روندنے میں شان استغنا کا اظہار ہے -

سُبُل - (دہلی) آدنقب -

اثر- لکھنؤ میں سابر کہتے ہیں -

سبق از بر ہونا - سبق زبانی یاد ہونا - درج نہیں -

سبک مغز - کم عقل - درج نہیں -

سب اپنی گوں کے یار ہوتے ہیں - مطلب کے آشنا ہوتے ہیں درج نہیں -

سب بات کھوٹی بھلی دال روٹی - پیٹ کی فکر مقدم ہے - درج نہیں

سب درجے پورے ہو گئے - بڑی ذلت اور رسوائی ہوئی - درج نہیں

سبزہ بر سنگ نروید چہ گنہ باراں را - نااہل قدرت کی فیاضیوں سے بہرہ مند نہیں ہوتا - درج نہیں -

سبکیاں بھرنا - (دہلی) ہچکیاں لینا -

سبکیاں لینا - رونے کے بعد ہچکیاں لینا -

اثر- لکھنؤ میں دونوں فقرے مستعمل ہیں مگر محل استعمال میں فرق ہے سبکیاں شیرخوار بچوں کی ہچکیوں تک محدود ہے رونے کے بعد آئیں یا اور کسی سبب سے آئیں - ہچکیاں تو عالم نزع میں بھی آتی ہیں ماں وہم مانتی ہے اور تاکہ اس کا شائبہ بھی نہ آنے پائے بچے کی ہچکیوں کو سبکیاں کہتی ہے - دودھ پینے کے بعد بچے کو جو ہچکیاں آتی ہیں ماں اُن کو ٹھسیاں (بکسر اول) کہتی ہے -

خلاصہ یہ کہ سبکیوں کا استعمال شیرخوار بچے تک محدود ہے

اس کے علاوہ ہچکیاں یا سسکیاں کہتے ہیں۔

سب کہتے کاشی گئے تو ہنڈیا کس نے چرائی۔ یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب سارا جتھا دیانت داری کا دعویٰ کرے اور نقصان ہو جائے۔ درج نہیں۔

سب سے بھلی چپ۔ کسی بات میں دخل نہ دینا اور خاموش رہنا سب سے اچھا۔ درج نہیں۔

سب ملیں پر لنگوٹیا نہ ملے۔ پرانے دوست سے جو سب جانتا ہے ڈرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

سبزی کا گھوڑا۔ بھنگ کا پیالہ۔ درج نہیں۔ انشا ؎

جو ہاتھ اپنے سبزی کا گھوڑا لگا   تو سلفے کا اور اس کو کوڑا لگا

سب اپنے اپنے حال میں مبتلا ہیں۔ ہر شخص کو ایک نہ ایک فکر لگی ہوئی ہے۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

ناصحا سب مبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں   سحر جام کا تو نفس ناز جام کا

س۔پ

سپا۔ زپس۔ ڈھب۔ ڈھنگ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بجائے سین کے شین سے شپا (ڑانا) بولتے ہیں۔ پلیٹس میں سپا اور شپا دونوں درج ہیں۔

سپاری۔ سپیاری۔ سر نکر۔ اس معنی میں لکھنؤ میں سپارا ہے۔

اثر۔ خدا رحم کرے لکھنؤ کی زبان پر۔ یہاں بھی سپاری کہتے ہیں گو بدل نے سپیاری لکھا ہے۔ پلیٹس میں سپارا بھی علاوہ سپاری کے لکھا ہے مگر لکھنؤ اس کا حقدار کیونکر ہو گیا۔ فیلن میں بھی سپاری اور سپارہ (بجائے سپارا) دونوں درج ہیں اور ایک شعر بھی جس میں لفظ سپاری کو بطور معما پیش کیا ہے۔

تنبولن کی لڑکی سے کیجئے نہ یاری   دکھا کر سر دکھا کترے سپاری

سپر پھیرنا۔ مقابل نہ ہونے کی بنا پر جنگجوئی یا سلحشوری سے باز رہنا۔ درج نہیں۔

سپردا۔ سپردائی۔ (بفتح اول و دوم)۔ ناچنے والی کے ساتھ جو طبلہ سارنگی بجاتے ہیں۔ لکھنؤ میں رائے ہندی سے بولتے ہیں۔

اثر۔ صاحب نوراللغات بھی سند دے رہے ہیں جب حضرت جلال سپڑائی لکھیں حالانکہ میں نے خواص کو (عوام سے قطع نظر) سپردائی کے سوا سپڑائی بولتے نہیں سنا۔ لطف یہ ہے کہ سپڑائی جو لکھنؤ کے سر تھوپا جا رہا ہے۔ دہلی کی زبان ہے۔ یہ امر انشا کی دریائے لطافت سے بخوبی ثابت ہے محاورات مصطلحات دہلی کے تحت اُس نے سپڑدا (رائے ہندی) لکھا ہے۔ پلیٹس نے سپردائی کے سوا سپڑدائی لکھا ہی نہیں۔ فیلن میں مجھے نہ یہ ملا نہ وہ ملا۔

سپردا سنسکرت سمپردائک سے نکلا ہے اس میں (ڑ) کا گزر کہاں۔ سپردائی (رائے مہملہ) کی تائید میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی دوسری صورت جو رائج ہے وہ سفردائی ہے۔

سپہری۔ (بکسر اول و فتح دوم)۔ سہ پہر کا وقت۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

نہیں دیکھا ہے کل سے دل مرا بے چین ہے لوگو
بلاؤ جان صاحب کو ہوئی اب تو سپہری ہے

سپاہگری۔ سپاہی کا کام یا پیشہ

اثر۔ یہ سپہگری بھی ہے۔ اُسے بھی درج کرنا چاہئے تھا۔

سپردگی میں دینا۔ کسی چیز کی حفاظت کا کسی کو ذمہ دار گرداننا۔ درج نہیں۔

سپولا۔ سپولیا۔ سانپ کا تازہ نکلا ہوا بچہ۔ دہلی میں سپولیا لکھنؤ میں سپولا مستعمل ہے۔

اثر۔ فیلن میں سپولا اور سپولیا دونوں درج ہیں۔ سپولیا دہلی کو عطا ہوا اور سپولا لکھنؤ کو بخشدیا گیا۔ حالانکہ غریب لکھنؤ والے سپارا کی طرح سپولا سے واقف بھی نہیں۔

س۔ت

سُت جانا۔ دُبلا ہو جانا۔

اثر۔ بیشتر منھ یا چہرے کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ مثلاً منھ ست گیا، چہرہ سُت گیا۔ اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

ست بجھڑا ۱۔ ملا جلا۔ دوغلا۔ مخلوط النسل۔ وہ سالن جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں۔

اثر۔ فیلن اور پلیٹس میں مفرد بجھڑا (بکسر زول دیا ہے، بھول) کے دو معنی ہیں: ۱۔ ملا ہوا اناج۔ عموماً جو اور چنا۔ ۲۔ مخلوط النسل دوغلا۔

انگریزی مستعملہ الفاظ یہ ہیں:- of a mixed race.
mongrel.

ست (سات کا مخفف) کو فیلن یا پلیٹس نے بجھڑا بمعنی مخلوط النسل کے ساتھ ترکیب دے کر شامل نہیں کیا ہے۔ دونوں میں ست بجھڑا علیحدہ درج نہیں۔ ست نجا کے ساتھ ضمناً آگیا ہے "ست نجی یا ست بجھڑی زبان"۔ لہٰذا خالی بجھڑا کو مخلوط النسل (انسان) کہہ لیجئے۔ لیکن جہاں ست کا اضافہ کر کے ست بجھڑا کہا مخلوط النسل کے اطلاق کا خاتمہ ہوا اور معنی صرف ملا جلا اناج رہ گئے۔ بجھڑا بمعنی مخلوط النسل کے ساتھ ست کا الحاق مہمل و بے معنی ہے۔

اب نور اللغات میں ست نجا کا اندراج لیجئے۔ ست نجا۔ (ہ۔ فارسی ست رنج۔ دہلی میں سُتر نجہ ہے۔ سات قسم کا بھنا ہوا غلہ۔ سات قسم کا ملا ہوا اناج وہ غلہ جو سات اناج ملا کر پکایا جائے۔ ۲۔ صفت۔ (مجازاً) ملا جلا۔ گڈمڈ۔ دوغلا۔ مخلوط النسل۔

ست نجا کے معنی مندرجہ فیلن اور پلیٹس یہ ہیں۔

Sat naja — lit. a mixture of seven sorts of grain.

1. Mixed composite; unsorted; miscellaneous; nears. heterogeneous.

(ترجمہ) ست نجا۔ لفظی معنی سات قسم کے ملے ہوئے اناج۔ مخلوط مختلف اجزا سے ترتیب دیا ہوا۔ غیر منتظم۔ متفرق۔ مختلف العناصر۔ یہاں فیلن یا پلیٹس نے الفاظ مختلف النسل یا دوغلا استعمال نہیں کئے۔ لہٰذا ست نجا پر ان نفزول کا اطلاق درست نہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ ست بجھڑا یا ست نجا کے معنی دوغلا یا مخلوط النسل لینے کی شکل جواز کوئی نہیں۔ یہ معنی تنہا لفظ بجھڑا کے ہیں۔

نور اللغات میں ست بجھڑا کے ایک معنی لکھے ہیں وہ سالن جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں۔ لکھنؤ میں اسے "دوالی ہانڈی" کہتے ہیں۔ مختلف اناج اور گوشت ملا کر جو کھانا پکایا جائے وہ "کھچڑا" ہے ست بجھڑا کو لکھنؤ میں ست نجا کہتے ہیں۔

نوٹ۔ دیکھنے کا موقع نہیں ملا مگر ایک دوست سے معلوم ہوا کہ نور اللغات میں ست بجھڑا اور ست نجا کے متعلق جو اندراج ہے وہ فرہنگ آصفیہ سے مستعار ہے۔ اس صورت میں میرے معروضات کو لکھنؤ کی زبان تک محدود سمجھنا چاہیے۔ مجھے دہلی کی زبان میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ اگر صاحب نور اللغات اپنے بیان میں دہلی کی تخصیص کر دیتے تو مجھے خامہ فرسائی کی ضرورت نہ ہوتی۔

ستارہ دُمدار۔ ستارہ جس کے دم ہوتی ہے۔

اثر۔ دال کی ردیف میں دُمدار تارا درج ہے۔ کسے صحیح مانئے کسے غلط اس کا حاصل سوائے لغت کا پیٹ بھرنے کے اور کچھ نہیں۔

سُتھرائی پھیرنا۔ (ع) جھاڑو دینا۔ (کنایۃً) برباد کرنا۔ لوٹ کر لے جانا۔

اثر۔ بربادی کے معنی میں جھاڑو پھیر دینا۔ جھاڑو دے دینا ہے نہ کہ ستھرائی پھیرنا۔

سُتھنا۔ (ہندو) ۱۔ پائجامہ۔ ۲۔ گوشت کے ساتھ شکر قند پکانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بچے کے پائجامے کو ستنا کہتے ہیں۔ شکر قند کا سالن پکتے دیکھنا کیسا سنا بھی نہیں۔ شکر قند تو ایک خستہ اور مخفی ترکاری ہے۔

ستیاناسی ۔ (صفت) برباد کرنے والا، اجاڑ کرنے والا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں بمعنی تباہی یا بربادی مستعمل ہے ۔

ستیاناس گئے ۔ اسم مرکب ۔ تباہ حال ۔ خانماں برباد ۔ عورتیں مرد کے متعلق جھنجھلا کر کہتی ہیں ۔ درج نہیں ۔

سناپ ۔ کوسنا ۔ عذاب ۔ درج نہیں ۔ زادو دھونیچ) واللہ عجب ذات شریف ہیں ۔ اتنی باتوں کا سناپ انھوں نے لیا ہے ۔

نوٹ ۔ اسے سراپ بھی کہتے ہیں جو اپنی جگہ درج ہے ۔

سترسنانا ۔ بہت گالیاں دینا ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب

خ   مجھ کو کہیں گے ایک تو ستر سناؤں گی

س ۔ ٹ

سٹ لڑانا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ یارانہ گانٹھنا ۔ لکھنؤ میں تدبیر لڑانا ہے ۔

آثر ۔ تدبیر لڑانے کے بدلے پینگ بڑھانا ۔ پگ ملانا یوں نہ لکھے کہ سٹ لڑانا (دہلی؟) سے الطاق قائم رہے ۔

سٹکانا ۔ چھپا کر غائب کر دینا ۔ کنا ئیہ مارنا ۔ اُس نے چار کوڑے سٹکائے ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں سٹکانا کسی شخص کو جو بار خاطر ہو چلتا کرنا ہے ۔ سٹکنا چپکے سے کھسک جانا ہے ۔

سٹا ۔ کمپنیوں کے حصوں کو خرید و فروخت ۔ درج نہیں ۔

سٹی بھولنا ۔ اوسان جاتے رہنا ۔ شپٹا جانا ۔

آثر ۔ سٹی پٹی بھولنا بھی ہے وہ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) مارے مروت کے بولا نہ جا ہوں ورنہ میاں کی سٹی پٹی بھول جاتی ۔

سٹھنی ۔ بازار آدمیوں کا مجمع ۔ جان صاحب سے

جہاں پڑھتی ہوں مردوں کی سٹھنی سی ہے لگ جاتی

یہ تو بڑھیا کا گانا ہے ، جوانوں کا تماشا ہے

آثر ۔ سٹھنی کوئی لفظ نہیں ۔ جان صاحب شعر کا پہلا مصرع اس طرح ہے ۔

جہاں پڑھتی ہوں مردوں کی سوٹھنی سی ہے لگ جاتی

جہاں مرد ٹھٹ لگ جانا مجمع ہو جانا بولتے ہیں عورتیں ٹھٹی لگ جانا کہتی ہیں ۔ میرے نسخے میں مصرع اسی طرح درج ہے اور فرہنگ میں درج ہے " ٹھٹی لگ جانا ۔ ہجوم ہو جانا " صاحب نور اللغات نے سو کو شامل کر کے سٹھنی بنالیا ۔ یہ اُن کی بلا جانے کہ سٹھنی کوئی لفظ بھی ہے یا نہیں

س ۔ ج

سجانا ۔ (دہلی) ترتیب سے لگانا ۔ آراستہ کرنا ۔ لکھنؤ میں سجنا ہے ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں صرف سجنا نہیں سجانا اور سجوانا بھی ہیں ۔ خود حضرت مؤلف نے سجنا کے تحت تعشق لکھنوی کا یہ مصرع نقل کیا ہے ۔

قصر یاقوت ترے واسطے سجوائے ہیں

سجوانا سجانا کا متعدی المتعدی ہے ۔ اس کے ہوتے متعدی سجانا کا وجود لازمی ہے ۔ (فقرہ) اکیلی اما سبا ڑہ تم نے خوب سجایا ہے ۔ سجوایا کہتے تو سجنے کا فعل کسی دوسرے شخص سے متعلق ہو جاتا ۔ سجایا سجانا کا ماضی نہیں تو کیا ہے ۔ سجوانے کی مثال میں حضرت واجد علی شاہ اختر کے ایک خط کا یہ جملہ پیش کیا جا سکتا ہے :۔

" سجا کنول تمہارے لیے بارہ دری سکندر باغ میں سجوائے ہیں " ۔ روزمرہ " سجا سجایا " بھی ہے بمعنی آراستہ ۔ سجنا اور سجانا دونوں آ گئے ۔

س ۔ خ

سخت جانی ۔ (ف) بے مہری ۔ سنگدلی (ضبا کشی ۔ داغ سے

دوسرا پورا پڑا قاتل کا ہاتھ   سخت جانی کا مزا جاتا رہا

آثر ۔ فارسی نیز اردو میں سخت جانی کا مفہوم ہے ایسی زندگی جو باوجود شدت مصائب و آلام ختم نہ ہو ۔ داغ کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہے ۔ مرنے کے بعد جانے میں جو لذت تھی ختم ہو گئی ہمارے عجم میں سائمہ دنیا تسکین کا شعر ہے سے

شبہائے ہجر را گزرانیدیم و زندہ ایم

ما را بسخت جانی خود ایں گماں نبود

البتہ غیاث اللغات میں اس کے معنی سنگدلی و بے رحم لکھے ہیں جو یقیناً غلط ہیں

سخن تکیہ - لکھنوی تکیہ کلام - ناسخ ؎

ہر سخن کے ساتھ لب پر ناز جا نکاہ ہے

تیری فرقت میں سخن تکیہ ہمارا آہ ہے

اثر - اس عبارت سے یہ گمان ہوگا کہ سخن تکیہ وہی چیز ہے جسے لکھنؤ میں تکیہ کلام کہتے ہیں تاہم سخن تکیہ کی مثال میں شعر لکھنوی ناسخ کا پیش کیا جاتا ہے - یہ نکات کون سمجھ سکتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ لکھنؤ میں سخن تکیہ اور تکیہ کلام دونوں بولے جاتے ہیں - ناسخ کے شعر میں سخن تکیہ ہے - میں نے ایک شعر میں تکیہ کلام نظم کیا ہے ؎

تکیہ کلام ہی سہی رشک سے مر رہا ہوں میں

کیوں کہو بات بات پر دیکھو بھلا سا نام ہے

سخن از سخن بر خیزد - بات سے بات پیدا ہوتی ہے - درج نہیں -

سخن راست تلخ می باشد - سچی بات کڑوی لگتی ہے - درج نہیں

سخن ہے - شک ہے - تامل ہے - کلام ہے - درج نہیں -

سخی دیوے شرمائے - سخی خیرات دے کر مغرور نہیں ہوتا بلکہ شرماتا ہے کہ اور زیادہ کیوں نہیں دیا - درج نہیں -

س - د

سدا میاں گھوڑے ہی تو خریدا کئے ہیں - جب کوئی شخص اپنی بساط سے باہر قدم رکھتا ہے اور تعلی کی لیتا ہے تو از راہ طنز کہتے ہیں - درج نہیں -

سدا کے دکھی اور بختاور نام - شیخی خورا - برعکس نہند نام زنگی کافور - درج نہیں -

سدھ سادھو - پہنچا ہوا - کامل فقیر - درج نہیں -

سدھ بسرنا - خبر نہ رہنا - ہوش نہ رہنا - درج نہیں -

سُدھوری - (قصبات لکھنؤ) حمل کے ساتویں مہینے حاملہ کا میکے سے سسرال آنا - لکھنؤ میں اسی معنی میں بیگمات کی زبانوں پر سُدھوڑا، دہلی میں سُدھوڑا اور سدھوڑا ہیں

اثر - جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے بیگمات کی زبان کیسی اُن کے کان بھی اس کریہہ لفظ سے آشنا نہیں - وہ ستوانسے کی گود بھرا کرتی ہیں -

سدھیاں بھرنا - مختلف مقامات کی سیر کرنا - اور تجربہ حاصل کرنا درج نہیں -

سدھیاں باندھنا - سفر کا عزم کرنا - تیاری کرنا - درج نہیں -

س - ر

سر پھرے - ثابت قدم - مستقل مزاج - بات کے دھنی - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

دشمن کے پے آگ کا دریا پڑے تو تھیں جائیں

آپ کو ہم سر پھروں پر ناز ہونا چاہیئے

سر دھرنا - ذمہ دار ٹھہرانا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

ان کی نظروں سے خطا ثابت نہیں آہ کا الزام میرے سر دھر گیا

سر پاؤں نہ ہونا - بہل ہونا - ابتر ہونا -

اثر - لکھنؤ میں سر پیر نہ ہونا کہتے ہیں - اس بات کا سر پیر نہیں کہیں گے نہ کہ سر پاؤں نہیں - سر پیر کی خبر نہیں نہ کہ سر پاؤں کی خبر نہیں -

سر پڑنا - مصیبت میں پھنسنا -

اثر - سر پر آ پڑنا کہتے ہیں - کسی کا شعر ہے ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا

آ پڑی سر پہ یہ کیسی مرے اللہ نئی

سر پر کفن باندھنا - ہر وقت مرنے پر مستعد رہنا -

اثر - لکھنؤ میں سر سے کفن باندھنا ہے - عزیز لکھنوی ؎

کفن کو باندھے ہوئے سر سے آئے ہیں ورنہ

ہم اور آپ سے اس طرح گفتگو کرتے

سر پر لگانا - کنایۃً سر پر دھول یا جوتی مارنا - آبرو ؎

واعظ کے سر پہ ایک لگائی تڑاق سے

اب ہاتھ مل رہے ہیں کہ اچھی پڑی نہیں

یہ شعر اکبر الٰہ آبادی کا نہیں ریاض خیرآبادی کا ہے۔ اصل میں
اب کی جگہ پھر ہے جس سے دوسری نیپ کی طرف تیاری کا اشارہ
ہوتا ہے۔

سرپوش۔ ڈھکنا وہ کپڑا جو خوان پر ڈالتے ہیں۔

اثر۔ اس کپڑے کو خوان پوش کہتے ہیں۔ سرپوش کسی دھات کے
ہوتے ہیں اور پیالوں چینیوں وغیرہ پر ڈھانکے جاتے ہیں۔

سر جائے بات میں فرق نہ آئے۔ قول پورا کرنا چاہیئے اگرچہ
جان پر بن جائے۔ (اختر شاہ اودھ)

جیتے جی نہ تم پہ آنچ آئے سر جائے مگر نہ بات جائے

اثر۔ شعر بنا رہا ہے کہ مثل اس طرح ہے "سر جائے مگر بات نہ
جائے" نہ کہ سر جائے بات میں فرق نہ آئے۔

میری رباعی ہے۔

زنہار قدم نہ ڈگمگانے پائے چتون پہ ذرا میل نہ آنے پائے
ہر لحظہ رہے نفس کی عزت کا لحاظ سر جائے مگر بات نہ جانے پائے

سر سے کنواں کھودنا۔ (ع) (دہلی) نہایت مشقت سے کام کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ کی عورتوں میں یہ محاورہ عام ہے۔

سر نوانا۔ سر جھکانا۔

اثر۔ نوانا کے ساتھ سیس یعنی سر اچھا معلوم ہوتا ہے اور بیشتر وہی
مستعمل ہے۔ کبھی سنا تھا۔ سیس نوائے موہنیاں میں تو خوار بھی،
خوار بھی لاچار بھی۔

سر گاڑنا۔ عزم و استقلال کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ درج نہیں۔

رندؔ وحشت میں جس طرف کی مجھے لہر آ گئی
سر گاڑ کے مثل سیل ادھر بید ھڑک گیا

بسرانا۔ (لکھنؤ) متبرک چیزوں کو دریا میں بہانا یا دفن کرنا۔ تعزیہ
ضریح۔ قرآن شریف۔ اور نذر نیاز کی چیزوں کے واسطے مستعمل ہے
اس جگہ دہلی میں ٹھنڈا کرنا ہے۔

اثر۔ دریا میں بہانا تک غنیمت تھا۔ دریا میں دفن کرنا عجیب و غریب ہے۔
دفن کرنا تو زمین کھود کر دبانا ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔
حضرت مؤلف کی عبارت سرمایۂ زبان اردو سے ماخوذ ہے "بسرانا
ضریح اور تعزیہ اور قرآن شریف کے اوراق کا اور نذر کے اسباب
یعنی پھولوں اور مہندی وغیرہ کا دریا میں ڈال دینا یا زمین میں
دفن کر دینا"

پہلی بات تو یہ ہے کہ بسرانا پانی میں تیرانا یا بہانا ہے۔ اس کا
مفہوم دفن کرنا نہیں لیا جا سکتا۔

لکھنؤ میں عورتیں بسرانا کے بدلے سِرانا (بفتح اول) بولتی ہیں۔

بسر دا یا۔ یعنی سر۔ عورتیں غصے میں سر کی جگہ سر دا یا کہہ دیتی ہیں
درج نہیں۔

سر بر۔ بروزن در بر۔

اثر۔ اتنا لکھ کر مفہوم نہیں لکھا بلکہ سر بار درج کیا اور یہ عبارت تحریر
کی۔ "بار سر کا مخفف۔ صفت۔ غالب۔ فوقیت رکھنے والا
(ہونا کے ساتھ)۔ اختر شاہ اودھ

گر تم سے ہوا وہ عازم شر مبتلا ذلت اس سے ہو گے سر بر
گویا سر بر اور سر بار مترادف ہیں حالانکہ ان میں زمین آسمان کا
فرق ہے۔ سر بر ہونا عہدہ برآ ہونا ہے۔ سر بار نہ معلوم کیا بلا ہے۔
بار سر کا مخفف سر بار۔ بھلا کوئی بھی تک ہے۔

سر مار باید کوفت۔ دشمن کو اماں دینے کے بجائے فوراً کچل دینا
چاہیئے۔ درج نہیں۔

سر تو نہیں پھرا۔ عورتیں ناز یا غصے سے کہتی ہیں یعنی پاگل تو
نہیں ہوئے ہو۔ آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو۔ بہت چل نکلے ہو یعنی نہیں
سر تو نہیں کھجاتا۔ (ع) شامت آئی ہے، مار کھانے کو جی چاہتا ہے
درج نہیں۔

سر نیچے ٹانگیں اوپر۔ کوئی کام بے سلیقگی سے کرنا۔ درج نہیں۔

سر گھڑی کا کھٹکا بنا ہوا ہے۔ بوڑھی عورتوں کے سرہانے کی
پھبتی۔ درج نہیں۔

سر پر آسمان ٹوٹنا۔ ناگہانی بلا نازل ہونا۔ درج نہیں حالانکہ امراؤ جان ادا (بودان میں سر پر آسمان ٹوٹنا۔ مانند ہوگئیں۔

سرکٹ ملانا۔ جب کوئی سرکاری ملازم کسی دوسرے مقام کے سرکاری ملازم سے تبادلہ کرنا چاہتا ہے تو اول کو دوسرے کی رضامندی حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اس کو سرکٹ ملانا کہتے ہیں۔

اثر۔ نہ تو اعراب دیے نہ یہ لکھا کہ سرکٹ کس زبان کا لفظ ہے۔ یہ بکسر کاف انگریزی لفظ circuit بمعنی حلقہ ہے۔

سر دھڑ کی بازی لگانا۔ جان پر کھیل جانا۔ جان کی پروا نہ کرنا۔ درج نہیں۔

سر خالی کرنا۔ بہت سمجھانا۔ سر مغزن کرنا۔ درج نہیں۔

سرپت۔ سرپتا۔ ایک قسم کی گھاس۔ پتاور۔ جلال

اسے سرکی نگالی کھیں میں نیزہ اُسے مارا
سرد کی بن گئی جب ہاتھ میں قاتل نے سرپت لی

اثر۔ عام طور پر خواص میں سرپت کی جگہ پتاور یا سینٹھا مستعمل ہے۔

سردئی۔ نہایت گہرا سبز رنگ۔

اثر۔ سردئی سردہ (پھل) کی طرح سبزی مائل زرد رنگ ہے نہ کہ گہرا سبز رنگ۔ پلیٹس میں بھی یہی لکھا ہے۔

سردا۔ (لکھنؤ۔ مو) طرفداری (کرنا کے ساتھ)

اثر۔ میں نہیں واقف نہ تحقیق ہو سکی۔

سر کے بال کھولنا۔ علامت سوگواری و ماتم۔ درج نہیں۔

(طلسم فصاحت) لگے پیٹنے سر ماہرو ڈھول
دیے سر کے بال اپنے غلول کے کھول

سُر جوڑا ملانا۔ سُر قائم کرنا۔ مجازاً کسی کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کی اونچ نیچ سمجھ لینا۔ درج نہیں۔

سُرسُرانا۔ سردی سے کانپنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سنسنانا کہتے ہیں۔ سُرسُرانا تو جسم پر کیڑے کا رینگنا ہے۔ سرسری نام ہی ایک رینگنے والے کیڑے کا ہے۔

سرودی۔ سرد ہو جانے والا۔ درج نہیں۔ اختر شاد اور ...

کہاں تاما آ جن ہاں تے ... رود
سرودی سے کہہ آئے چنبے شرو

سراسری سرسری۔ دہلی میں کوئی کام بے توجہی سے کرنا۔ لکھنؤ میں سراسری۔ دہلی میں سرسری ہے۔ امانت ؎

پڑے دو پیچ نہ مجھ پر کہ آگ بلا میں پھنسوں
تمہاری زلف کا سودا سراسری ہو جائے

اثر۔ اگر امانت لکھنوی نے سراسری تو برق لکھنوی نے سرسری نظم کیا ہے۔ برق کا شعر خود حضرت مؤلف نے سرسری کے تحت نقل کیا ہے ؎

رقم جو وصف رخ یار سرسری ہو جائے
ضیائے مطلع خورشید خاوری ہو جائے

لہٰذا یہ ادعا تو خود بخود غلط ثابت ہو گیا کہ دہلی میں سرسری اور لکھنؤ میں سراسری ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن میں آتی ہے کہ سراسری اور سرسری مختلف النوع الفاظ ہیں۔ سراسری سراسر کی دوسری صورت نہیں ہے بمعنی اس پار سے اُس پار۔ تام و کمال۔ از ابتدا تا انتہا کپڑے سے ایک جیب سراسری اتار لو۔ عام فقرہ ہے۔ سرسری سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ رشک کے ایک شعر سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ؎

ہمیں نشانۂ تیر نگاہ کرتا ہے
یہ چاہتا ہے شکار سراسری ہو جائے

ایسا شکار جو تڑپ نہ سکے۔ فوراً ٹھنڈا ہو جائے۔ امانت کے شعر میں سراسری سودا سے مکمل سودا مراد ہے جس میں گرفتار بلا ہونے کا احساس بھی نہ رہے۔

مگر اس امر کا اعلان میرا فرض ہے کہ جو لغات فارسی میرے پاس ہیں ان میں بجز سرسری کے سراسری درج نہیں اور بہتیرے نے سرسری اور سراسری کو مترادف قرار دیا ہے۔ کوئی بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی بجز اس کے کہ سرسری کو دہلی سے

اور نہ اسری کو کھلونے مخصوص کرنے کی کوئی صورت جواز نہیں ۔
سُرلی ۔ سرگم کے ہر بول کا الگ الگ وقفہ ۔ درج نہیں ۔
(اراؤ جان ادا) سُرتیاں الگ الگ کہہ کے بتاؤ ۔
سرسائی ۔ (ذلتح اول) خوبی ۔ صفائی ۔ برتری ۔ درج نہیں ۔
میر حسن ؎

ہوئیں دست و بازو کی سرسائیاں
اڑائی گئیں ہاتھ میں گھائیاں

لاب متروک ہے ۔
سر کو پاؤں پر رکھنا ۔ اطاعت و فرمانبرداری قبول کرنا ۔ درج نہیں (طلسم نصاحت) سر کو شہزادے کے پاؤں پر رکھا ۔
سر کھولنا ۔ اظہار غم ۔ یہ معنی درج نہیں ۔ نصاحت ؎

سیکڑوں معشوق تھے ہمراہ سر کھولے ہوئے
دھوم سے لاشہ اٹھا مجھ عاشق ناشاد کا

سر ہونا ۔ کھُلنا ۔ بل کھُلنا ۔ غالب ؎

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک

اب اس معنی میں متروک ہے ۔
اثر ۔ سر ہونا کے معنی کھلنا ۔ بل کھُلنا تھے ہی کب جو اب متروک ہو گئے ۔ حضرت مؤلف نے مصرع مقدم موخر کر دیے ہیں پہلے مصرع ثانی لکھنا چاہیے تھا ۔ سر ہونا کے معنی سمجھنا ۔ مجبور ہونا ۔ فتح حاصل کرنا ہے اور یہی مفہوم غالب کے مطلع میں ہے ۔ زلف معشوق کا طول اور پیچ و خم شاعری میں ضرب المثل ہے اسی طرح آہ کی رسائی کی انتہا نہیں ۔ میرا شعر ہے ؎

رسائی آہ کی آگے خدا جانے کہاں تک تھا
زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہے

ایسی آہ بھی ایک عمر بسر کرنے کے باوصف زلف محبوب کی مسافت طے نہیں کر سکتی اس پر مجبور نہیں حاصل کر سکتی ، اس کے پیچ و خم میں الجھ کر رہ جاتی ہے ۔ مبالغے کی حد ہو گئی ۔
نظم طباطبائی کی شرح شعر یہ ہے ۔
آہ کو اثر پیدا کرنے کے لیے ایک مدت دراز درکار ہے جب تک آہ میں اثر پیدا ہوگا اور تیری زلف ہمارے حال زار سے باخبر ہوگی اس وقت تک ہمارا خاتمہ ہو چکے گا ۔
سر پیر کا ہوش نہ ہونا ۔ بہت پریشان ہونا ۔ اپنے حواسوں میں نہ رہنا ۔ درج نہیں ۔ مارے بدحواسی کے عجب حال تھا ۔ سر پیر کا ہوش نہ تھا ۔ (فسانۂ آزاد)
سری ٹیک ۔ (کرنا کے ساتھ) کسی کی تعظیم کرنا ۔
اثر ۔ اس کے معنی عاجزی کرنا ۔ منت خوشامد کرنا ہیں ۔ (فسانۂ آزاد) اللہ نے ہمیں حسن ہی ایسا دیا ہے کہ تم ایسے ہزاروں بلکہ تم سے اچھے سری ٹیک کرتے ہیں ۔
اسی کی دوسری شکل سرٹیک کرنا ہے وہ درج نہیں ۔
(فسانۂ آزاد) جب انھوں نے کروڑوں بار سرٹیک کی تب میں نے قبول کی ۔
سر ڈھکی ۔ (لکھنؤ) (عو) (شب زفاف) کنایۂ بیاہ ۔ آتش ؎

بن سر ڈھکی ہوئے تجھے کیا چاہیے بھلا
ہوتا ہے تو ہو اس بڑے آنچل کی اوڑھنی

اثر ۔ ارے صاحب ڈھکی کو یائے مجہول سے پڑھئے ۔ بن سر ڈھکے ہوئے یعنی بغیر ازالۂ بکر ۔ شب زفاف اور بیاہ سب خیالی پلاؤ ہیں سر رنڈی کا ڈھکا جاتا ہے ۔
سر میلا ہونا ۔ عورت کا حیض سے ہونا ۔ درج نہیں ۔ کسی کا شعر ہے ۔

نہ پاؤں مرد وے اُس بات پر بہت پھیلا ؎
مرا خدا کی قسم ان دنوں ہے سر میلا

س ۔ ڑ

سڑا منھ سوندھا کرنا ۔ اپنے عیبوں کو ہنر بنا کر پیش کرنا ۔ درج نہیں ۔

سڑی صاحبنی - برائے نام امیری - درج نہیں - (اودھ پنچ ۱۸۸۲ء)
ترصاحبی اس پہ چھوترا گنج کا اتنا بڑا تو نام اور یہ ذلیل کام -
سُڑپا - ایک ہی دفعہ میں پی جانے کی آواز - (لگانا - مارنا کے ساتھ)
اثر - لکھنؤ میں شڑپا لگانا کہتے ہیں - (از روئے لغت دونوں طرح صحیح ہے)

س - ز

سزاول - (ہونا کے ساتھ) - آدھمکنا : نازل ہونا - یہ مفہوم درج نہیں -

س - س

سساند - سسیاہند - مچھلی کی سی بو -
اثر - لکھنؤ میں سساہند کہتے ہیں -
سسکارنا - بچے کو پیشاب کرانا -
اثر - لکھنؤ میں شُشکارنا کہتے ہیں -
سسکتی گئی بلکتی آئی - (مثل) ہر طرف سے مایوسی ہوئی - درج نہیں -
سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا -
کسی کی برائے نام حاجت روائی کرنا - درج نہیں - (اودھ پنچ)
جو الش سرکاری ملا ہے وہ نہ امیروں کا اگال ہے نہ غریبوں کے پیٹ
کا ادھار - وہی مثل ہے سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا -
سستانا - سستالینا - (بالفتح) آرام لینا - دم لینا - تازہ دم ہونا -
اثر - لکھنؤ میں بالضم بولتے ہیں - از روئے پلیٹس دونوں طرح درست ہے -

س - ط

سطح - کسی چیز کا بالائی حصہ - وزیر نے مذکر لکھا ہے لیکن بالاتفاق مؤنث ہے -
اثر - میری تحقیق اس کے برعکس ہے - لکھنؤ میں بالعموم مذکر بولتے ہیں
جلال نے بھی مفید الشعرا میں مذکر لکھا ہے - آتش سے

یہ رودوں میں فلک سے ملے سطح آب کا
پہنچا دوں آسماں پہ ستارا حباب کا

سطرہا کے راست آید چوں کجی در مسطر است - انسان کا خبث
نفس ظاہر ہو کے رہتا ہے - درج نہیں -

س - ف

سفل - پھوک - فضلہ - اُردو میں اس معنی میں بالضم و بضم اول
و دوم بولتے ہیں -
سُفُلدان - وہ ظرف جو امیروں کے دسترخوان پر اس غرض سے
رکھا جاتا ہے کہ کھاتے وقت ہڈیاں یا کسی چیز کا پھوک اس میں ڈالا جایا
اثر - لکھنؤ میں بکسر اول و دوم سفلدان بولتے ہیں - پلیٹس نے بھی
بکسر اول لکھا ہے مگر سفلدان کے بجائے سفردان -
سفلدان پر ایک لطیفہ یاد آیا جو میں نے اپنی طالب علمی کے زمانے
میں سنا تھا - لکھنؤ کے ایک سربرآوردہ رئیس نواب مہدی علیخاں
تھے - مرادآباد کے ایک معتمد سوداگر حاجی وہاج الدین کو کنکوے
بازی کا شوق جنون کی حد تک تھا اور اکثر اس غرض سے لکھنؤ آیا
کرتے تھے - میں نے بھی انھیں دیکھا تھا بڑے خوش خلق خوش مزاج
ملنسار اور بذلہ سنج تھے - لکھنؤ کے لوگ انھیں ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے
اور ان کے احباب کی ایک خاصی جماعت تھی - نواب صاحب کو
اُن کی تعریف سنکر ملنے کا اشتیاق ہوا اور اس لیے کھانے پر مدعو کیا
دسترخوان چنا گیا - حاجی صاحب یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ہر شخص کے
پہلو میں ایک ایک سفلدان رکھا ہے اور دعوتوں میں ان کی تعداد تین چار
سے زیادہ نہیں ہوتی تھی - ان کا مصرف سمجھنے کے لیے نواب صاحب کے
بسم اللہ کہنے کے بعد حاجی صاحب نے ذرا تاخیر سے نوالہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف
کنکھیوں سے تکنے لگے - انھوں نے دیکھا کہ نواب صاحب اور ان کے
مصاحبین نے نوالہ چبانے اور نگلنے کے بجائے اس کا رس چوس کر پھوک
سفلدان میں ڈال دیا - حاجی صاحب کو مذاق سوجھا انھوں نے نوالہ نکالی
سونگھ کر سفلدان میں ڈال دیا - نواب صاحب نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ ہم لوگوں کے
معدے اتنے ضعیف ہو گئے ہیں کہ غذا انتقال کرتی ہے اندازاً کسی رس پر قناعت

کرتے ہیں۔ حاجی صاحب غرض کی کلنے ضرور سیر سیٹے کو تو آتی بھی برداشت نہیں فعل سونگھ لیتا ہوں۔ راجہ صاحب پہلے تو نہیں ہرچیا ہوئے، پھر مسکرائے۔ حاجی صاحب کے نصیف حضرت ہزل کی دادی اور قسمیں دے دے کر لذیذ کھانے کھلائے۔

سفوف۔ (فتح اول وضم دوم) پسی ہوئی چیز۔ پھنکی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ضم اول و دوم بولتے ہیں۔ اندو سے نسخہ بفتح اول ہے۔

سیفلا۔ چھوکرا۔ بے لیاقت اور ناتجربہ کار۔ درج نہیں۔ دریائے لطافت میں موجود ہے۔

س۔ک

سِک مان۔ (انگریزی سِک مَین۔ بیمار کا بگڑا ہوا)۔ روگی۔ بیمار۔

اثر۔ لکھنؤ والوں نے اسے سیک مان بنا دیا۔ سیک جھاڑ کا تکلف یائے معروف کے اضافے نے بیماری کے ساتھ لاغری کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

سکنات۔ (بفتح اول و دوم و سوم) سکون۔ ٹھہراؤ۔

اثر۔ تنہا سننے میں نہیں آیا۔ حرکات و سکنات ایک ساتھ بولتے ہیں۔

سکھ سمپت کا سب کوئی ساتھی۔ خوش حالی میں سب دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ وقت پڑے پر نکل جاتے ہیں۔ درج نہیں۔

سکے کا چلن۔ سکہ جاری ہونا۔ نام چلنا۔ درج نہیں۔ آتش

سکۂ داغِ وفا اک دن مرے کام آئیں گے
عشق کے بازار میں انکا چلن ہو جائے گا

سکتے بیٹھنا۔ گھات میں ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ نور درج ہے

کوئی بیٹھا ہے اس طرف سکتے
جانتے کو ہے کوئی کوسنے

سکھائے پوت دکن نہیں جاتے۔ خود ہمت نہ ہو تو کسی کے سکھانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

نوٹ:۔ سکھائے پوت دربار نہیں جاتے" لکھ کر نور اللغات میں ایک لمبا چوڑا قصہ نقل کیا ہے۔ عام طور پر شمل میں دربار کی جگہ دکن بولتے ہیں۔

س۔گ

سگ بھتا۔ ساگ کے ساتھ پکی ہوئی دال۔

اثر۔ لکھنؤ میں سگ پہتا کہتے ہیں۔

ایک بات اور ہے۔ ہر قسم کی دال ساگ کے ساتھ نہیں پکتی۔ صرف مونگ اور ماش کی دال میں ساگ ڈالا جاتا ہے۔

سگا۔ حقیقی۔ ایک ماں باپ۔

اثر۔ عورتیں غصے میں بطور دشنام بھی استعمال کرتی ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

س۔ل

سلاح شور۔ بہادر سپاہی۔ ہتیار بند۔

اثر۔ اس کی دوسری صورت سلحشور ہے۔ وہ درج نہیں۔ میرا شعر ہے

سلحشوری پہ مائل ہیں جو تو میں
سبق لیں ان کا ہندوستاں سے

سِلَک۔ (بکسر اول و فتح دوم) (ہونا کے ساتھ) شیر کے شکار میں جب چھندیوں کی آواز سنکر شیر گرنا شروع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلک ہو رہی ہے۔ درج نہیں۔

سلکنا۔ شیر کا ایک خاص قسم کی آواز نکالنا جس سے دہشت ٹپکتی ہے۔ درج نہیں۔

سُلَنگ۔ (عو) (دہلی)۔ لگاتار۔ برابر۔ اس سرے سے اُس سرے تک۔ (فقرہ) ایک سلنگ رجی اتار دو۔ ۲۔ پورا۔ سالم۔

اثر۔ لکھنؤ کی عورتیں سرتا سر (سرتاسر نہیں) سلوتر۔ نیز سلنگ (کاف تازی بجائے فارسی) نیز سراسری بولتی ہیں۔

سلف سے خلف تک۔ ابتدائے تا حال۔ درج نہیں۔

سلفے کا دم لگانا۔ حقے کا پورا کش لینا۔ درج نہیں۔

سلوتر۔ سالم۔ پورے کا پورا۔ (فقرہ) گوشت سے ایک پٹی

سوتراتا رلو ۔ درج نہیں ۔

سلیمانی ۔ ایک معنی حکومت کے ہیں وہ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

سلیمانی ہے زیبا اُس پری کو ملک خوبی میں
تبسم نقش خاتم ہے، دہن حلقہ ہے خاتم کا

سلمے ستارے کا کام ۔ چاندی سونے کے تاروں کا کارچوبی کام درج نہیں ۔

سلنا ۔ لازم ۔ سیا جانا ۔ لکھنؤ میں یہ لفظ متروک ہے اور اس جگہ مشتقات میں بھی سیا جانا اور اس کے مشتقات مستعمل ہیں ۔

آثر ۔ مجھے اتفاق نہیں ۔ یہ نقرہ کس طرح بولے گا "یہ کرتا کسی اور سے سلوا لو" "سلوالو" کی جگہ اور کیا کہئے گا ۔ ابھی میری ٹوپی کا سلنا باقی ہے اور نہ معلوم کتنے مواقع ہیں جہاں سیا جانے سلنا فصیح سمجھا جاتا ہے ۔ سلوائی (سینے کی اجرت) سلائی (سینے کا فعل) نہ کہئے گا تو کیا کہئے گا؟ خود حضرت مولف نے سلوانا کو متعدی اور سلوائی کو سلوانے کی اجرت تحریر کیا ہے ان میں سیا جانا اور اس کے مشتقات سے کون ربط ہے ۔

سلامتی گانا ۔ کسی کی صحتیابی پر خوش ہونا اور گانا بجانا ۔ درج نہیں ۔ طلسم ہوشربا ۔ سلامتی گاؤں گی، شہر کی ڈومنیاں بلاؤں گی ۔

س ۔ م

سمادھ ۔ ہندو سنیاسی جوگی کی قبر ۔ مزار ۔ راجاؤں کا مقبرہ ۔

آثر ۔ سمادھ کا مترادف سمادھی بھی ہے اور بجائے سمادھ یہی زیادہ مستعمل ہے ۔ وہ درج نہیں ۔

سُماق ۔ ایک قسم کا پتھر جو سفید اور نرم ہوتا ہے ۔

آثر ۔ بفتح اول لکھا ہے، حالانکہ زبانوں پر اور از روئے لغت بھی مضموم اول ہے ۔ اس پتھر کا نرم ہونا کیسا اتنا سخت ہوتا ہے کہ اس کی کھرل بنائی جاتی ہے ۔

سمجھا سمجھو کر ۔ (ع) سمجھا بجھا کر ۔ درج نہیں ۔

سمندِ ناز کو اک اور تازیانہ ہوا ۔ شوخی و شرارت کے لیے ایک وجہ ہاتھ آگیا ۔

آثر ۔ یہ مصرع میر کا ہے اور اس کا مفہوم حیلہ ہاتھ آنا نہیں بلکہ ناز و ادا میں اضافہ ہوتا ہے ۔ میر کا پورا شعر یہ ہے ؎

کھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اس کے میر
سمندِ ناز کو اک اور تازیانہ ہوا

سمناک ۔ (ا) بالضم و فتح سوم گیہوں کا اندرونی حصہ جو بال کرنکالا جاتا ہے ۔

آثر ۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ حلوا سوہن بنانے میں کام آتا ہے ۔

س ۔ ن

سناہٹا ۔ سناٹا کی دوسری شکل جو آج کل متروک سمجھی جاتی ہے ۔ سیلاب کی ڈراؤنی آواز کے بیان کو میرے نزدیک سناٹے سے بہتر ادا کرتی ہے ۔ میر نے سناٹے کے بجائے اسے استعمال کیا ہے ؎

سناہٹے میں جان کے ہوش و حواس دم نہ تھا
اسباب سارا لے گیا آیا تھا اک سیلاب سا

سناسی ۔ (س ۔ سنیاسی) تارک الدنیا ۔ ہندو فقیروں کا ایک پنتھ ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں سنیاسی (سن ۔ نیا ۔ سی) کہتے ہیں ۔

سنانا ۔ سائیں سائیں کی آواز دینا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں سنسنانا کہتے ہیں ۔ جسم کی تشنجی حالت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔

سناٹے کا مینہ ۔ زور کی بارش ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں زناٹے کا مینہ کہتے ہیں ۔

سنانا ۔ (ع) بے فکر ہو کر سونا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں خواص بھی بولتے ہیں مگر دن چڑھے تک سونے مراد لیتے ہیں ۔

سن آنا۔ کان تر ہو جانا۔ درج نہیں۔
سپیڑا۔ (دیکھو سپیڑا)۔
اثر۔ سپیڑا کہیں درج ہی نہیں۔ سپیرا سانپ پالنے والا لکھا ہے (دارالعلوم) اور یہی لکھنؤ کی زبان ہے۔ سپیرا نہ کہ سپیڑا یا سپیڑا۔
سن ہونا۔ بڑھا ہو جانا۔ بال سفید ہو جانا۔ درج نہیں۔
سند عمان نے رمضان ڈھیلے کر دیے۔ مارتے مارتے بے حال کر دیا۔ کچومر نکال دیا۔ درج نہیں۔
سن رسے ڈھول پوڑ کے بول۔ (عو) عورت زبان دراز عورت کے متعلق طنزیہ کہتی ہے۔ درج نہیں۔
سنکنا (بفتح اول و دوم و سکون سوم)۔ خفیف ہوا چلنا۔
اثر۔ مراد سنکنا ہوا کی رفتار تیز ہونا ہے نہ کہ خفیف ہوا چلنا۔
سنکن کے ایک معنی چوکنا ہونا۔ خبردار ہونا بھی ہیں۔ وہ درج نہیں۔
سند ھلی۔ ایک قسم کی سیڑھی جس کے چاروں طرف سے چڑھ سکتے ہیں۔
اثر۔ اس کا املا سند ھلی نہیں بلکہ سندلی ہے۔ پلیٹس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔
سنڈ۔ سانڈ کا مخفف۔ فربہ۔ موٹا۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں سنڈ منڈ بولتے ہیں۔
اثر۔ اردو میں تنہا بشکل سانڈ مستعمل ہے۔
سنڈ منڈ۔ سنڈا منڈا۔ بہت موٹا تازہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں سنڈا مشنڈا ہے۔ (ش بجائے س)۔ (سرشار)
آگے آگے چرکٹا سنڈا مشنڈا پہلوان۔
سنکنا۔ بکسر اول۔ ناک صاف کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ناک چھنکنا کہتے ہیں۔
سنکو۔ (بفتح اول و دوم و تشدید کاف و واؤ مجہول) عورت جو سن گن لیتی پھرے۔ چھپ چھپ کے باتیں سنے۔ درج نہیں۔
دریائے لطافت میں بھی درج ہے۔
سنکی جس کے مزاج میں خبط ہو، وحشت ہو، سنک ہو درج نہیں۔

سنکار دینا۔ ایک معنی ہیں کتے کو کسی چیز پر جھپٹا دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
سنگت۔ مرثیہ خوان اور گویے کے ساتھ آواز ملانے والا۔
اثر۔ مرثیہ خوان کے ساتھ آواز ملانے والے کو "بازو" کہتے ہیں نہ کہ سنگت۔
سنگیت۔ کئی شخصوں کا مل کر گانا۔ اس کا استعمال قریب قریب متروک ہے۔
اثر۔ یہ رائج تھا اور ہے۔ اگر قریب متروک ہے تو اس کا بدل کیا ہے۔ انشا کہتا ہے ؎
ناچ سب دیکھ خوب سنگیت گانے لگی تو وہ ڈری ہر اک گیت
سنگھ۔ (بالفتح و ضم سوم) متقدمین سنگھ کہتے تھے اب اس جگہ سر گھم ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اب تک سرگم کے ساتھ سنگھ بولا جاتا ہے۔ بلکہ بیشتر زبانوں پر سنگھ ہے۔
سناٹا بھرنا۔ طائروں کا پر جوڑے بہت تیزی سے اڑنا۔ درج نہیں۔
سنی۔ ایک قسم کا باریک اور ملائم سن جسے اکثر گدوں میں بھرتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے سنی (بعد اضافہ ہمزہ قبل یا) کہتے ہیں۔
سنہرا۔ سنہری۔ (سرمایۂ زبان اردو کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیے)۔

س - و

سو اٹھ کے منہ دیکھنا۔ پہلے پہل صبح اٹھ کر سخی کا منہ دیکھنا مبارک اور کنجوس کا منہ دیکھنا منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ جان صاحب ؎

کہتا ہے صبح سے رو رو کے یہ دن شام تلک شیخن
اٹھتے ہو سوکے منہ دیکھا عجب کمبخت راحت کا

اثر۔ بول چال لکھنؤ سے اٹھکے منہ دیکھنا۔ صبح صبح منہ دیکھنا ہے نہ کہ سو اٹھکے منہ دیکھنا۔ جس طرح درج ہے۔
سو دن چور کے ایک دن شاہ کا۔ چور ایک نہ ایک دن پکڑا جاتا ہے۔

آثر۔ مثل میں شاہ کے بدلے لفظ ساہ (سین مہملہ) ہے (یعنی شریف بھلا مانس) شاہ کے استعمال کا کوئی تک نہیں۔

سوکھا ٹھنٹھ۔ خشک شدہ درخت۔ بغیر شاخوں اور پتوں کا سوکھا لکڑا۔ انشا ؎

اے موسمِ خزاں لگے اس سر کو تیرے آگ
بلبل اُداس بیٹھی ہے اک سوکھے ٹھنٹھ پر

آثر۔ اسی شعر انشا میں اسی لفظ کو ایک جگہ "ٹنڈ" پڑھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو ڈال کی ردیف میں لفظ "ٹنڈ") اب اسی کو موقع کے لحاظ سے ٹھنٹھ پڑھتے ہیں حالانکہ انشا کی غزل کے قوافی کنڈ۔ جھنڈ وغیرہ ہیں اور ٹھنٹھ کسی طرح نہیں کھپتا مگر ٹنڈ جو انشا نے استعمال کیا ہے نہیں پڑھتے۔ نہیں پڑھتے۔ (ٹھنٹھ یا ٹھونٹھ یعنی سوکھے درخت کی صحت میں شک نہیں مگر پیش کردہ شعر میں اس کی مثال تحریف ہے اور اصول لغت نویسی کے قطعاً خلاف)۔

سوال کی صورت۔ ایسی وضع کہ دیکھ کر دوسرا شخص سمجھ جائے کہ کچھ مانگتا ہے۔ ناسخ ؎

مجھ کو لباسِ فقر سے عار اس لیے
ناسخ نہ تھا پسند کہیں صورت سوال کی

آثر۔ خیر کی بات اور ہے۔ روزمرہ "صورت سوال" ہے میرا شعر ہے ؎

کہنا کسی کا ہائے بصد نازِ دلبری
لب پر نہیں سوال تو صورت سوال ہے

سوتے لڑکے کا منھ چوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش۔ بغیر اطلاع نیکی کرنا رائگاں ہے۔

آثر۔ مثل میں لڑکے کے بدلے بچے ہے "سوتے بچے کا منھ چوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش"۔

سوتی بھڑیں جگانا۔ خواہ مخواہ ہنگامہ و شور و شر برپا کرنا۔ درج نہیں۔

سوج کر کُپّا ہو جانا۔ بہت سوج جانا۔

آثر۔ پھول کر کُپّا ہو جانا۔

سوجھ پڑنا۔ دکھائی دینا۔ سمجھ میں آنا۔

آثر۔ لکھنؤ میں سوجھنا یا سجھائی دینا کہتے ہیں۔

سوجھ سمجھ۔ عقل و بصیرت۔

آثر۔ لکھنؤ میں سوجھ بوجھ کہتے ہیں۔

سو پیلی نہ ایک گولر۔ (عم) ایک سمجھدار سو نادان بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ درج نہیں۔

سُوگیا۔ کاہل۔ کام میں سستی کرنے والا۔ درج نہیں۔

سو سنار کی ایک لہار کی۔ زبردست کی کوشش زبردست کے مقابلے میں محض بے فائدہ ہے۔ نصیر ؎

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو ٹکڑے
لگا کے ضرب یہاں تیغِ آبدار کی ایک
تو کیا کہوں کہ وہ بولا سنی نہیں یہ مثل
کہ سو سنار کی ہوتی ہے اور لہار کی ایک

آثر۔ وہی شعر ہے مثل یا محاورہ وضع کرنا۔ مثل "نہ" کے اضافے کے ساتھ ہے "سو سنار کی نہ ایک لہار کی" دریائے لطافت میں بھی لفظ "نہ" کے ساتھ ہے۔

سو پٹیت نہ ایک ٹھیت۔ (عم) ٹھیٹ گھات میں رہتا ہے گنوار کا ایک لٹھ کام تمام کر دیتا ہے۔ درج نہیں۔

(آپ نے دیکھا کہ یہاں بھی مثل "نہ" کے اضافے کے ساتھ ہے)۔

سونی سیج سے مرکھنا بیل اچھا۔ (عو) تنہائی سے کسی ایذا رساں کی موجودگی بہتر ہے۔ درج نہیں۔

سونا گھر بھڑوں کا راج۔ ویران گھر میں بھڑیں چھتا ضرور لگاتی ہیں۔ بیکاری بدی کی جڑ ہے۔ درج نہیں۔

سو سیانے ایک مت۔ (بالکسر یائے معروف) عقلمندوں میں اتفاق رائے ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

سودا خریدنا۔ گھر کی ضروریات مہیا کرنا۔ ۲۔ جھگڑا مول لینا۔ درج نہیں۔

سُوگی۔ شاہی۔ آتجر

عالم پہ چھٹے یہ نو می درخت
جن وا جہ اندر کی سوگی کا وقت

اثر۔ سوگی اس معنی میں کوئی لفظ نہیں۔ سُرِ وگی ہے (بروزن فولن) ۔عوام سوگی کہتے ہیں (کاف فارسی بجائے کاف تازی) ۔ سرِ وگی وہ جلوس ہے جسے جین مت کے پیرو بڑی دھوم سے نکالتے ہیں۔ اس میں دیگر ساز و سامان کے علاوہ آرائش کے تخت بھی ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مناظر کی نقل بنی ہوتی ہے۔ سحر کے شعر میں جن سے اسی طرف اشارہ ہے۔ یہ جلوس میں نے عہد طفولیت میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ فسانۂ آزاد کے ایک اندراج سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

"آرائش کے تخت ... ہر تخت بے بدل ... بیر دل کی سوگی کا لطف آتا ہے"

میرے وقت میں یہ جلوس لالہ گلزاری مل جین (گوٹے والے) کی طرف سے نکلتا تھا۔

کاتن اور گوٹ کے فرق نے سوگی کو کیا سے کیا بنا دیا!

سولھی۔ ایک قسم کا کھیل جو سولہ کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔

رشک سے سب کھیل بیٹھے دختۂ الفت کی بد دلعہ
سولھی ہے کس سے نہ کھیں یا د زا ہوش

جلال نے سولھی لبسکون لام لکھا ہے زبانوں پر بیشتر سولھی پر منلق بولتی ہے۔ لام تو بولتی میں بھی ساکن رہا۔ سارا فساد ہائے ملفوظ کو ہائے مخلوط پڑھنے کا ہے۔ جلال نے صاف صاف سولھی لکھا ہے یعنی سولھی (اُسُل ہی) بروزن ڈھنیا ہے۔ اسی سے بعض لوگ اسے ہمزہ قبل یائے معروف اضافہ کر کے سولھی لکھتے ہیں۔ بڑی تماکمی ہمزے کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ ہائے ملفوظ بالفتح۔

سوتے جھونٹے میں لدا پھندا رہنا۔ (عو) بہت سا زیور سونے کا پہنے ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سونے میں لدا ہونا یا سونے میں گوندنی کی طرح لدا ہونا بولتے ہیں۔

سونٹھیا۔ کنایۃً بخیل۔ (لکھنؤ)

اثر۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لفظ لکھنؤ کی ملکیت کیونکر ہو گیا۔ اس پر تو دہلی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ فیلن نے سونٹھ والے۔ Sonth misel بخیل تک لکھ دیا ہے۔

سوکھ کے ڈانگر ہو جانا۔ اتنا دبلا ہو جانا کہ ہڈیاں پسلیاں دکھائی دیں۔ درج نہیں۔

سوتے کی ریت نہیں مشروع (مشروع) کی توفیق نہیں۔ (عو) وضع کا لحاظ مگر حیثیت کے مطابق کام کرنے کی استطاعت نہیں درج نہیں۔

سوں کی لینا۔ (دہلی) دم نہ مارنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سوں کھینچنا ہے۔ (خاموش رہنا)۔

سودا اُترنا۔ جنون ختم ہونا۔ سر سے جن کا اتر جانا۔ درج نہیں۔ آباد سے

سر عاشق سے نہ اُس زلف کا سودا اترا
شکل قمری نہ کبھی طوق ہما دا اترا

سوائی دینا۔ (جواریوں کی اصطلاح) روپے پر سوا روپیہ داؤں پر لگانا۔ درج نہیں۔

سونی نگری۔ ایسی آبادی یا بستی جہاں سناٹا ہو۔ چہل پہل نہ ہو۔ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی

سونی نگری انھیں نہیں بھاتی میل بھی ہو تو بے لڑے کیوں ہو

سو جان سے واری۔ انتہائی فریفتگی کا اظہار۔ درج نہیں۔

جانصاحب۔ مجھ زلیخا کو خدا نے دیا تھا یوسف
شکر ہے۔ تجھ پہ میں جان سے واری مرزا

سونے میں گندھ جانا ۔ سونے کا بہت سا زیور پہنے ہونا۔ درج نہیں

سونے میں لپا ہونا ۔ سر سے پاؤں تک سونے کا زیور پہنے ہونا۔ درج نہیں۔

سوگیا ۔ (سو۔ گیا) وہ شخص جو کام میں بڑی دیر لگائے۔ درج نہیں۔

سوئی ٹوئی میں کشیدے سے چھوٹی ۔ (عو) کام چور کو تھوڑا بہانہ ہاتھ آنا کافی ہوتا ہے ۔ درج نہیں۔

سویاں بن عید کیسی ۔ (عو) خوشی کے موقع پر خوشی کا سامان بھی مہیا ہونا چاہئے ۔ درج نہیں۔

سوئی چھیدنے سے پہلے چھیدتی ہے ۔ ایذا رساں کو پہلے خود زحمت اٹھانا پڑتی ہے ۔ درج نہیں۔

سوری ۔ سرخ رنگ کا ایک پھول ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) زلف عنبر بیز سوری دشمن کو شرماتی تھی۔

سودا سر لینا ۔ اپنے پیچھے عذاب لگانا ۔ مصیبت خریدنا ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) انہی نے برا سودا اپنے سر لیا۔

سوپ اتارے سے ناؤ ہلکی نہیں ہوتی ۔ کسی مصیبت سے گلو خلاصی کیلئے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ درج نہیں۔

سوتواں نقشا ۔ سوتواں ناک نقشا ۔ نازک اور دلکش خد و خال درج نہیں ۔ کسی کا مصرع ہے :۔ ہائے وہ تیرا سوتواں نقشا۔

سونے کے سہرے بیاہ ہو ۔ (عو) دعا ۔ ایسے گھر میں بیاہ ہو کہ پھولوں کی جگہ سونے کا سہرا بندھے ۔

اثر ۔ دعا لفظ سے کے اضافے کے ساتھ ہے ۔ سونے کے سہرے سے بیاہ ہو ۔ آتش ؔ ہے

پاؤں چلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے ترا کم رو ۔ انز

سوارت ہونا ۔ کام آنا ۔ مبارک ہونا ۔ اس لئے درج نہیں مثلاً محنت سوارت ہوگئی ۔ محنت کا اچھا پھل ملا۔

سوار کو گھوڑے پر سے اتار لینا ۔ بڑا مکار ۔ فریبی ۔ درج نہیں۔

(فسانۂ آزاد) سوار کو گھوڑے پر سے اتا لیں ۔ زبان تو کترنی ہی نہیں ۔

سونفی ۔ سونف کی شراب ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) بڑے شغول زرق بو اور سونفی ۔ پیجئے ہو۔

سورج کو پانی دینا یا پانی چڑھانا ۔ ہنود کے پوجے کی ایک رسم درج نہیں ۔ قدر ہے

دیکھکر چہرہ بت بیٹھے ہیں زہاد کے اشتاب
پانی سورج کو دیا کرتے ہیں ہندو ہوکر

سوکھے پر ٹالنا ۔ کچھ نہ دینا ۔ محروم رکھنا ۔ بے نیل و مرام واپس کرنا ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) دوسرے دن کا اہلکار بھی سوکھے پر ٹالا۔

سوم کی ناس ٹوٹی ۔ (واو معروف) کنجوس کی گرہ سے پیسہ نکلا۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) لیجئے صاحب سوم کی ناس ٹوٹی... گور میں پھول آیا۔

سوتے ہوئے فتنے جگانا ۔ از سر نو ہنگامہ برپا کرنا ۔ درج نہیں ۔ اودھ پنچ سے

اس شہر کو بتانہ لگانا لوگو
سوتے ہوئے فتنے نہ جگانا لوگو

س ۔ ہ

سہ دری ۔ تین دروازوں کا چھوٹا کمرہ۔

اثر ۔ یہ چھوٹا دالان ہے نہ کہ کمرہ ۔ اس میں در ہوتے ہیں دروازے نہیں ہوتے۔

سہاگ بنا رہے ۔ (دعائیہ) شوہر زندہ سلامت رہے مانگ ٹھنڈی رہے ۔ درج نہیں۔

سہالی ۔ سونٹ ۔ پوری کچوری چپاتی۔

اثر ۔ لفظ فیلن سے لے کر معنی کا ایک جز اپنی طرف سے اضافہ کر دیا انگریزی عبارت یہ ہے ۔ Pastry or Crisp Cake جس کا ترجمہ علی الترتیب کچوریاں اور سہال ہوگا ۔ چپاتی کا کہیں گزر نہیں۔

وثوق سے نہیں کہا جا سکتا مگر ظن غالب ہے کہ سہالی سہال کی
تصغیر ہے۔ سہال کی چھوٹی ٹکیا۔
سہالگ۔ ہندؤں کے بیاہ کا زمانہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں سہالگ کاف تازی سے بولتے ہیں۔ اس کے معنی
بھی بیاہ کے زمانے تک محدود نہیں۔ کسی جنس کی مانگ اور
کھپت اس کی سہالک ہے۔ آرزو لکھنوی ؎

رُت پلٹنے کا پتہ دیتی ہے ہر کھلتی کلی
ہاں چلو چاہت کے متوالو سہالک آ گئی

اس کا اظہار ضروری ہے کہ پلیٹس نے اس کا املا کاف فارسی
ہی سے لکھا ہے

س ۔ ے

سیارسنگی۔ سیار کی گردیا۔ سیار کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔
جان صاحب ؎

سیار سنگی جو رکھی بانہ ردوں میں کرکے
نہ پتا ور کے برابر پڑے تلوار کا ہاتھ

مشہور ہے جس شخص کے پاس سیار کی ہڈی ہوتی ہے اس پر
کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا کنایتہً ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں
جس پر مار کا اثر نہ ہو۔
اثر۔ سیارسنگی کوئی لفظ نہیں۔ سیار سینگی ہے باضافہ یا بہ سین
اسی طرح اس کے مندرجہ معنی باد ہوائی ہیں۔ اس کا مطلب ہے
مضبوط۔ کڑنگا۔ (اودھ پنچ)
"بھئی یہ بھی چمڑا ہے۔ اس کے ذیل میں سیار سینگی ہے اگر
انتقام پر آمادہ ہو جاتا تو بری ہوتی:"
سیاہ خانہ۔ سیہ خانہ۔ (ف) خانۂ ویراں۔
اثر۔ فارسی میں سیاہ خانہ یا سیہ خانہ خیمۂ صحرا نشینان عرب کو
کہتے ہیں۔ جامی ؎

سیہ خانۂ دید ناگہ ز دور   خوش آمدہ چون خال بر روئے حور

سلیم ؎

بلوی کہ من از شوق گم کنم کعبہ
سیاہ خانۂ لیلیٰ ازاں بیابانست

سیاہ خانہ کنایہ از ہندی خانۂ خصوصاً دہر۔ خانہ کہ زمین نداشتہ
باشد عموماً۔ اسی کو سیاہ خانہ کے علاوہ سیاہ خیمہ بھی کہتے ہیں
میرزا صائب ؎

مباش زیر سیہ خیمۂ فلک صائب
برائے خویشتن از درد دل سما سیاز

والہ ہروی ؎

از لفظ کشیدہ بر کرانہ   بر رسم عرب سیاہ خانہ
(ماخوذ از بہار عجم)

میر نے بھی عالم کو سیاہ خانہ یعنی زنداں سے تعبیر کیا ہے
جہاں نفسی نفسی کا شور ہے۔ وکہ ؎

عالم سیاہ خانہ ہے کس کا کہ روز و شب
وہ شور ہے کہ دیتی نہیں کچھ سنائی بات

لہٰذا سیاہ خانہ کو خانۂ ویراں سے تعبیر کرنے کی کوئی شکل جواز نہیں۔
سیاہی فالیز۔ (لکھنؤ) نکما بیکار آدمی۔
اثر۔ یہ جلال کے یہاں سے نقل کر لیا گیا ہے۔ مجھے اس کی تحقیق نہ ہو سکی۔
سیب سیو۔ ایک مشہور میوے کا نام۔
اثر۔ سیب کو سیو عوام کہتے ہیں۔ اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔
سیتا ستی۔ سیتا کی طرح سچ بولنے والی۔ درج نہیں۔
جان صاحب ؎ دوسری کبھی نہیں سیتا ستی
جو دعا مانگوں وہی مقبول ہو
سیٹھا۔ (بکسر اول ویائے مجہول)۔ پتا ور میں جو لکڑی نکلتی جلائی نہیں
سیٹھا گتلی۔ سامان جا جتھا پونجی۔ درج نہیں۔
مرچ کی ٹکی بھی بری۔ خلوت میں خفیف سی خلل اندازی بھی ناگوار

ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

سید جلال کا کونڈا۔ (عو) شیخ سدو۔ احمد کبیر وغیرہ کی طرح یہ بھی کوئی بزرگ تھے عورتیں جن کی نذر نیاز کرتی تھیں درج نہیں جان صاحب ؎

ہمسائی میرے سر کی قسم آیو ضرور   کونڈا کروں جمعے کو سید جلال کا

بسیر۔ لہسن۔

اثر۔ یہ مثل درج نہیں: سیر با شیر اگرچہ گندہ است لیکن ایجاد بندہ است۔ (اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا)

بسیسر۔ زہ۔ کمان کا وہ فیتہ جس میں تیر رکھکر پھینکتے ہیں۔

اثر۔ تاش کے ایک کھیل کو بھی سیسر کہتے ہیں۔ یہ بھی درج نہیں۔

سیک (بالکسر و یائے معروف) جھاڑو کا تنکا۔ درج نہیں باضافہ نون درج ہے۔

سیکیا۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں باریک لکیریں ہوتی ہیں۔ درج نہیں۔

سیکیا پہلوان۔ دبلا پتلا شخص جو پہلوانی کا دعویٰ کرے درج نہیں

سیل کا کونڈا۔ مونچھوں کا کونڈا۔

اثر۔ سیل بروزن کیل یعنی یائے معروف سے لکھا ہے۔ یائے مجہول سے چاہئے علاوہ بریں سیل کا کونڈا نہیں سیل کے کونڈے کہتے ہیں انشا ؎ سیل کے کونڈے اسی کے آج ہیں کیا ہے دوا

ہے چھوٹا سا جو لڑکا تیری گودی کا پلا

حضرت مولف نے یہی شعر نقل کیا ہے مگر چھوٹا کو چھوٹا لکھا ہے جس سے مصرع ناموزوں ہوگیا ہے۔ (چھوٹا بمعنی الھڑ۔ بیوقوف)

سینے پر صندل کے پھائے رکھنا۔ اختلاج قلب کا علاج درج نہیں۔

عو درج ؎۔

پھاڑ ڈالو دو پٹے ململ کے
رکھو سینے پہ پھائے صندل کے

سیپارہ ٹھنڈا ہونا۔ قرآن شریف کا گر پڑنا۔ بے حرمتی ہونا۔ درج نہیں قلق ؎

بخت گرم دل زمیں پہ گر پڑا   ہوگیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا

سیدھا بنانا۔ کس بل نکال دینا۔ ذلیل کرنا۔ غرور خاک میں ملا دینا۔ ٹھیک کر دینا درج نہیں۔

سیر سپاٹا۔ بے مقصد محض تفریح کے لئے گھومنا۔ درج نہیں۔

سیٹ میت کا جھترا۔ (بالکسر یائے مجہول) ایسا شخص جو کام کاج نہ کرے مفت کے نوالے توڑے اور پڑے رہے عیب جانے۔ درج نہیں۔ مثل یوں بھی ہے نہ روٹی نہ کپڑا سیٹ میت کا جھترا۔ بیوی اپنے شوہر کے متعلق کہتی ہے۔ یہ بھی درج نہیں۔

سیاں کی کمائی بھیا کا نام۔ (عو) کسی کا پیسا خرچ کر کے نام کسی اور کا لینا۔ درج نہیں۔

سینا پلٹ جانا۔ بفتح اول۔ حالت بدل جانا۔ انقلاب ہو جانا درج نہیں۔

سیب میں تھوہڑ کی قلم۔ انمل بے جوڑ بات۔ درج نہیں۔

سینگڑا۔ وہ سینگ (کپی) جس میں سپاہی بارود رکھتے ہیں۔ درج نہیں (طلسم فصاحت) کمروں سے ساز سینگڑوں لٹکائے، بندوقیں توڑے دار لئے جن پر غلاف بانات چڑھے۔ سینگڑے کا بیان کردہ مفہوم جیسے میں بھی درج ہے۔ کسی کا شعر ہے ؎

سینگڑے سے ساز سب جمع کار   برق چقماق قہر توڑے دار

(منقول از فسانۂ آزاد)

سیکڑوں کنوؤں کا پانی پیا ہے۔ تجربہ کار ہے۔ درج نہیں۔

سیاہے پر چڑھنا۔ زوال آمادہ ہونا۔ درج نہیں۔ (الطرہ) لکھنؤ کی شاہی سیاہے پر چڑھی۔

حرف ش

ش-۱

شباب - جوانی - اختر سے

اور امتحاں بغیر تو یہ آپ کا غلام
قائل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ و شباب کا

اثر - تنہا مستعمل نہیں۔ شیخ و شباب ایک ساتھ بولتے ہیں جیسا کہ پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے۔

شاباشی تحسین و آفریں - پیٹھ ٹھوکنا۔

اثر - تمام متعلقات لغت میں (ب ساکن) ہے اور یہی فصیح ہے۔ وہ درج نہیں۔

شاخ - یہ ٹکڑا۔ قاش۔ پھانک۔ جیسے جلیبی کی شاخ - سہال کی شاخ۔

اثر - جلیبی یا سہال کی شاخ کوئی نہیں بولتا۔ شاخیں خود ایک مٹھائی ہے - یہ معنی درج نہیں۔

شادی کرنا - ہونا - (لکھنؤ) گھوڑے یا مکان کا فروخت کرڈالنا۔ (دہلی) نئے گھر میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے عزیزوں کو اس گھر میں کھانا کھلانا - اس رسم کو نئے مکان کی شادی کہتے ہیں۔

اثر - فیلن نیز پلیٹس سے ثابت ہے کہ جو محاورہ لکھنؤ کے سر تھوپا گیا ہے وہ بھی قدرے ترمیم کے ساتھ دہلی کا ہے۔

پلیٹس نے لکھا ہے: شادی کرنا۔ گھوڑا وغیرہ فروخت کرڈالنا
فیلن نے وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا فقط گھوڑا بیچنا لکھا ہے۔
مجھے فرہنگ آصفیہ کا اندراج معلوم کرنے کا اشتیاق ہوا اور کامیاب ہوا۔

شادی کرنا۔ نئے گھر میں جا کر رہنے سے پیشتر اس گھر میں تھوڑے اور عزیزوں خواہ رشتہ داروں کو کھانا کھلانا۔ نئے مکان کی شادی سے یہی غرض ہوا کرتی ہے۔

شادی کرنا - گھوڑا بیچنا۔ گھوڑے کو فروخت کرنا کیونکہ بیچنے کا لفظ اس کی نسبت اچھا نہیں جانتے۔

شاید ان اندراجات سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو محاورہ لکھنؤ سے منسوب کیا جاتا ہے وہ بھی دہلی کا ہے۔ صاحب نوراللغات نے گھوڑے کے ساتھ مکان کو خواہ مخواہ وابستہ کردیا ہے۔

لکھنؤ میں گھوڑے بیچ کر سونا بطور محاورہ فراغت و اطمینان حاصل ہونا ہے - نئے تعمیر کردہ مکان میں منتقل ہونے پر جو دعوت کی جاتی ہے اسے دعوت ولیمہ کہتے ہیں - باقی جو کچھ نوراللغات میں اس ضمن میں لکھنؤ کے متعلق لکھا ہے محض قیاس آرائی ہے۔

شارب - پینے والا۔

اثر - مونچھوں کو بھی شارب کہتے ہیں - یہ معنی درج نہیں۔

شالی - (سنسکرت میں شال دھان کو کہتے ہیں)۔ دھان سفید چاول

اثر - جہاں تک میرا مطالعہ ہے سنسکرت میں شال یا سال ساکھو کی لکڑی یا درخت کو کہتے ہیں۔ شالی بجائے خود سنسکرت کا لفظ ہے بمعنی ایسا دھان جو گہرے پانی میں اُگتا ہے (دیکھئے پلیٹس) فیلن میں خود شالی کو سنسکرت کا لفظ قرار دیا ہے۔ کشمیر میں دھان کو شالی کہتے ہیں۔

شام اودھ - اودھ کی شام کی چہل پہل - رشک سے

دیکھیں کیا لے برہمنو تم صبح بنارس شام اودھ
روئے بتاں سی صبح نہیں گیسوئے بتاں سی شام نہیں

اثر - میں نے ایک انگریزی کتاب میں پڑھا کہ غروب آفتاب کے وقت بادلوں کا جتنا رنگین اور پے در پے بدلنے والا سماں اودھ میں ہوتا ہے

اور کہیں نہیں ہوتا ۔ بعد ازاں میں نے خود مشاہدہ کیا اور اس قول کی تصدیق ہوئی

شام جوانی ۔ کنایۃً آخری جوانی ۔ اوج ؎

یہ دن گزر کے اسیری ہے نے فقیری ہے
نہ پھر ہے شام جوانی نہ صبح پیری ہے

اثر ۔ شام جوانی جوانی ہے نہ کہ آخری جوانی ۔ اسی طرح صبح پیری پیری ہے نہ کہ انتہائے پیری ۔ اگر شام جوانی آخری یا ختم جوانی ہے تو اس کا آغاز کیا ہے ۔ صبح ؟ وہ پیری کی ملکیت ہے ۔ در اصل دونوں میں اضافت تشبیہی ہے ۔ شام جوانی یعنی جوانی جو مثل شام کے ہے ۔ صبح پیری یعنی پیری جو مثل صبح کے ہے نہ کہ جوانی کی شام یا پیری کی صبح ۔

شام غربت ۔ مسافر کی شام جو غربت میں بہت تکلیف دہ ہوتی ہے ۔

اثر ۔ غربت کے معنی اگر مفلسی لیجئے تو مسافر کس لفظ کے معنی ہوئے ۔ اگر غربت کے معنی مسافرت لیجئے تو مفلسی کس لفظ کے معنی ہوئے ۔ یہ غیر منقسم اوسط کیسا ۔ شام غربت کے معنی مسافرت میں شام ہونے کے سوا کچھ نہیں ۔

شام غریب ۔ غریب مسافروں کی شام جو بیشتر وحشتناک ہوتی ہے مصیبت کی شام ، مفلسی کی شام ۔ جلیل ؎

خیر ہم شام غریبی کی سناتے ہیں جلیل
جس کے سائے میں غریبوں کی بسر ہوتی ہو

اثر ۔ یہاں بھی شام غریب سے مراد مسافر کی شام ہے ۔ غریبوں سے مفلسوں کی طرف اشارہ ہے ۔ وطن آوارگی مسافروں کی پردہ پوش ہے ۔

شام غریباں ۔ اس کے ایک مخصوص معنی ہیں جو درج نہیں ۔ یوم عاشورا شام کے وقت شیعہ ایک مجلس عزائے حسین برپا کرتے ہیں جس میں ازقسم فرش فروش کچھ نہیں ہوتا ۔ اس کو شام غریباں کہتے ہیں ۔

شام کا بھولا صبح کو آئے ۔ دیکھو صبح کا بھولا ۔ راسخ ؎

رخ پہ آیا دل نکل کر زلف سے ۔ صبح کو آیا ہے بھولا شام کا

اثر ۔ وہی شعر کو محاورے کا رتبہ دینا ۔ اصل محاورہ یوں ہے :

صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے ۔

شام وسحر کرنا ۔ کنایۃً حیلہ و حوالہ کرنا ۔ ٹالنا ۔

اثر ۔ یہ صبح شام کرنا ہے نہ کہ شام وسحر کرنا ۔

شامی کباب ۔ وہ کباب جو گوشت مع مسالا اُبال کر پیسنے کے بعد ٹکیاں سی بنا کر ڈورے سے باندھ کر تلے جاتے ہیں ۔ ملک شام کی طرف اسی کا رواج ہے ۔

اثر ۔ گویا ہندوستان میں شامی کبابوں کا رواج نہیں ۔ ہے گو کہ بنانے کی ترکیب مختلف ہے ۔ گوشت کے ساتھ نہ تو مسالا اُبالا جاتا ہے نہ کباب ڈورے سے باندھے جاتے ہیں ۔ گوشت کو اُبال کر اس کی ٹکیاں بنا کے اور مسالا بھر کر بند کرتے اور ساہی توے میں تل لیتے ہیں ۔ مسالے میں ادرک ۔ تلی ہوئی پیاز ۔ پودینہ ۔ کشمش ۔ نمک مرچ شامل ہوتے ہیں ۔ وہ پسندے یا گولے کے کباب ہیں جو ڈورا لپیٹ کر سیخ پہ بھونے جاتے ہیں اور گھی کا پچارا برابر دیا جاتا ہے ۔ اور ان کا پہلو بدلا جایا کرتا ہے تاکہ جل نہ جائیں ۔ بقول شاعر ؎

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اُٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

شام سے لمبی تاننا ۔ چراغ میں بتی پڑتے ہی سو جانا ۔ درج نہیں ۔

شان ۔ شہد کی مکھیوں کا چھتا ۔ درج نہیں ۔

شانے بھاری ہونا ۔ (عو) آسیب زدہ ہونے کی علامت ۔ درج نہیں ۔

شاہ عباس کا علم ٹوٹے ۔ بد دعا ۔ شوق ؎

جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے ۔ شاہ عباس کا علم ٹوٹے

اثر ۔ نثر میں حضرت عباس کا علم ٹوٹے کہتے ہیں ۔

شاہتیر ۔ بڑی کڑی ۔

اثر ۔ شہتیر کے سوا شاہتیر کوئی نہیں بولتا ۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را ۔ غریبوں پر کرم کرنا امیروں سے بعید نہیں ۔ درج نہیں ۔

شاہین چور ۔ چوری کے فن میں طاق ۔ شاطر چور ۔ درج نہیں ۔

شاہکار ۔ چوٹی کا کلام یا صنعت کا نمونہ ۔ درج نہیں ۔

شاموں شام ۔ قریب غروب آفتاب ۔ درج نہیں ۔

شادوں شاد – بہت خوش۔ درج نہیں۔
شامت کہہ کے نہیں آتی۔ مصیبت یا آفت یکایک نازل ہو جاتی ہے۔ درج نہیں
شال میں ٹاٹ کا پیوند۔ متضاد چیزوں کی یکجائی۔ درج نہیں۔
آرزو لکھنوی ؎
کس کو ہوگی بھلا یہ بات پسند شال میں دیدیں ٹاٹ کا پیوند

ش۔ب

شبیں – (لکھنؤ) ۱۹ – ۲۱ – ۲۳، رمضان کی راتیں۔ اہل تشیع ان راتوں میں شب بیداری کرتے ہیں۔ اُن کا قول ہے کہ شب قدر ان تین راتوں میں مخفی ہے اور واقعۂ شہادت حضرت علیؓ بھی ان تین راتوں کے قریب ہوا ہے۔
اثر – قربان جائیے اس تحقیق کے! شبیں ۱۹، ۲۰، اور ۲۱ رمضان کی راتیں ہیں۔ ۱۹۔ کو ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو دورانِ نماز زخمی کیا۔ ۲۱ کو آپ نے رحلت کی۔ شبوں کو شبِ قدر سے کوئی علاقہ نہیں شیعوں میں شبِ قدر شبِ بست وسوم رمضان ہے۔
شبکہ۔ کبوتروں کے پکڑنے کا جال جو لکڑی میں بندھا ہوا بشکل مثلث ہوتا ہے۔
اثر – لکھنؤ میں اسے چھپکا کہتے ہیں۔

ش۔پ

شپاشپ – چپڑ چپڑ چاٹنے کی آواز۔
اثر – تلوار چلنے کی آواز کہاں سے کہاں پہنچی!
پلیٹس نے جو معنی شپاشپ کرنا کے لکھے تھے وہ حضرت مولف نے خالی شپاشپ کو سونپ دیے۔

ش۔ت

شتالنگ – (ن، ٹخنہ۔ ہڈی جو پنڈلی اور پیر کے جوڑ پر ہوتی ہے۔

اثر۔ دھان پان اُردو کی ہڈیاں پسلیاں ایسے بھونڈے الفاظ سے کیوں توڑیے۔
شتر۔ (بضم اول و دوم۔ بضم اول و فتح دوم غلط ہے)۔ اونٹ۔
اثر۔ بلا سے غلط ہے۔ اُردو میں بضم اول و فتح دوم بولا جاتا ہے اور یوں ہی فصیح ہے۔ غلط بسکون دوم ہے۔

ش۔ر

شربتی۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا بڑا فالسہ۔ دہلی میں شکری فالسہ ہے۔
ہجر ؎
یہ آب آب خال رخ یار سے ہوئے
شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے
اثر۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ہجر کے شعر میں فالسے کی دونوں قسمیں شکری اور شربتی موجود ہیں۔ ایسی صورت میں ایک لکھنوی اور ایک دہلوی کیونکر ہو گیا
حیرت ہوتی ہے کہ لکھنؤ سے اس قدر قریب رہنے کے باوصف حضرت مولف لکھنؤ کی زبان سے بڑی حد تک نابلد تھے۔ شربتی فالسہ اور قد میں بڑا! حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شربتی قد میں چھوٹا اور شکری بڑا ہوتا ہے۔ شربتی سیاہی مائل اور ذائقے میں ترش ہوتا ہے اس کا آبشورہ بنا کر پیتے ہیں۔ شکری میں ترشی مطلق نہیں ہوتی اس سے یوں ہی یا چٹنی بنا کر کھاتے ہیں۔
ابتک شربتی فالسہ بڑا تھا۔ شکری تک پہنچتے پہنچتے وہ بڑا ہوگیا۔ عبارت یہ ہے۔
"ایک قسم کا فالسہ جو نہایت شیریں اور بڑا ہوتا ہے۔
یہ عجب لغت نگاری ہے، کہیں کچھ کہیں کچھ۔
شرط باندھ کے سونا۔ بشرط بد کے سونا۔ جو شخص بہت سوتا ہے اُس کی نسبت کہتے ہیں کہ شرط بد کے سویا ہے۔ داغ ؎
نصیب سوئے تو بیدار کوئی ہوتا ہے
کہ شرط باندھ کے مردے سے کوئی سوتا ہے
تنویر ؎
مردوں کو ہے غرور اگر اپنی نیند کا
سوئیں تو شرط بد کے ہمارے نصیب سے

اثر۔ جو شالیں پیش کی گئیں اُنھیں سے واضح ہے کہ پورا محاورہ مُردوں سے شرط باندھ کے یا بد کے سونا ہے نہ کہ خالی شرط باندھ کے یا بد کے سونا۔

شراب کا بھبکا۔ (ہردو بائے ابجد) وہ آلہ جس سے شراب کشید کی جاتی ہے۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

رو رو کے آہیں کھینچی ہیں کس ست کے لئے
تھیں دیگ آنکھیں بن گئیں بھبکا شراب کا

شراب کا بھپکا آنا۔ (دوسری بائے فارسی) شراب کی تیز بو آنا۔ درج نہیں۔

شرطی۔ ضرور۔ بیشک۔ رنگین دہلوی ؎

ہاتھ اب جان سے دھو بندی ملے گی شرطی
ہونی جو ہوئے سو ہو بندی ملے گی شرطی

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں یہ مفہوم ضرور ہی ہو جانے سے ادا کرتی ہیں۔ (میرے نسخۂ ریختی میں رنگین کا شعر اس طرح درج ہے ؎

ہونی جو ہووے سو ہو بندی ملے گی شرطی
وصل کی اُس سے زبان اب تو میں ہاری انا

شرماؤ۔ شرمالو۔ (واو معروف) (دہلی) حیادار۔

اثر۔ لکھنؤ میں شرمیلا کہتے ہیں۔

شرم کو بھون کھانا۔ (عو) (شرم بفتح اول و دوم) بے غیرتی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

شرم اٹھا دینا۔ (عو) (شرم بفتح اول و دوم) بے حیا بن جانا۔ درج نہیں

شرمائے نہ شرمانے دے۔ (عو) بڑا ڈھیٹ اور بے غیرت۔ درج نہیں

شریف بننا۔ اپنے کو شریف ظاہر کرنا مگر ایسا نہ ہونا۔ یا افعال و کردار شرافت کے منافی ہوں۔ درج نہیں۔

شریف گردی۔ شرفا کی ناقدری و کس مپرسی اور اُن کا مارا مارا پھرنا۔ درج نہیں۔

شراب کا پھندا لگنا۔ شراب پینے میں اُچھو ہو جانا۔ کا نشا لگنا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

منہ ان سوت پر پڑے خالق مراد بال
پڑجائے اُسکے حلق میں پھندا شراب کا

شرماحضوری۔ (عو) سامنے کا لحاظ۔ خاص عورتوں کی زبان ہے۔ درج نہیں۔

شرم سے گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے: شرم سے زمین میں گڑ جانا۔

شرم ہاتھ ہے۔ آبرو عزت اُس کے اختیار میں ہے۔

اثر۔ غالباً لفظ "کے" کھنے سے رہ گیا: شرم اُس کے ہاتھ ہے۔

ش ۔ ش

شش رنگا۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا حلوا جو انڈوں اور شکر سے بناتے ہیں۔

اثر۔ اعراب دئے نہیں۔ یہ شش بالکسر ہے۔ شش رنگا کو صنوا کا ماخذ، بجائے خود کھانے کی ایک قسم ہے۔ قوام میں پھٹے ہوئے انڈوں کی زردیاں تلی ہوئی پیاز اور بعض ہوئی بالائی پڑی ہوتی ہے۔

ششکارنا۔ (بکسر اول) بچے کو پیشاب کرانے کے لئے منہ سے آواز نکالنا۔ درج نہیں۔

ش ۔ ع

شعابی۔ وہ دھوپ نکلی ہو مگر اسکی خفیف تیزی محسوس ہو۔ درج نہیں۔

شعر بنانا۔ (عو) شعر کہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب شعر کہنا بولتے ہیں۔

شعر گفتن چہ ضرور۔ جب اصول اور قواعد کی شاعری میں پابندی نہ کی جائے تو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

شعر میگویم بہ از قند و نبات   **من ندانم فاعلاتن فاعلات**

عروض سے عدم واقفیت کے باوجود طبع موزوں کے فیض سے کلام لطیف و شیریں ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

ش ۔ غ

شغل کرنا۔ کنایۃً کھانے پینے حقہ نوش کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

اثر - شراب نوشی کے لئے بھی مستعمل ہے۔ یہ شغل مے نوشی عام فقرہ ہے۔
کسی کام میں انہماک ہونا۔ جوئے کا شغل بھی ہو سکتا ہے۔

ش ۔ ک

شکر بجا آر کہ مہمان تو + روزی خود میخورد از خوانِ تو۔ مہمان کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ درج نہیں۔

شکر نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو۔ خدا کی نعمتوں کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ درج نہیں۔

شکر و شکوہ رہ جانا۔ نہ نیک رہ جاتا ہے نہ بد۔ ان کا ذکر رہ جاتا ہے درج نہیں۔ ناسخ ؎

شکر و شکوہ ہے سو رہ جائیگا اے ناسخ یہیں
دوست دشمن کا وجود اک دن عدم ہو جائے گا

شک بھرا۔ وہ مرد جو عورت سے ذرا ذرا سی بات پر بدگمان ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بڑا شک بھرا مرد وا ہے۔

شکی۔ ڈانوا ڈول۔ جس کا دل ایک طرف نہ ہو۔

اثر - اس کا صحیح مفہوم بدظن یا بدگمان ہے۔ یا جس کو طہارت کی طرف سے اطمینان نہ ہو۔ (میں نے ایک صاحب کو گھڑی کو غوطہ دیتے دیکھا ہے)۔ عورتیں اسی معنی میں شکہا یا بھی کہتی ہیں۔

شکر دے لے مرے تو زہر کیوں دیجئے۔ کام سہولت سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں۔ درج نہیں۔

شکنجے میں کسنا۔ بے قابو کر دینا۔ سخت سزا دینا۔ درج نہیں۔

ش ۔ م

شمار لگانا۔ سوچنا۔ حساب لگانا۔ درج نہیں۔

شمع جلتی کرنا۔ منت ماننا۔ منت ماننے کیلئے شمع جلانا۔ جان صاحب ؎

کچھ نہیں اب سوجھتا دھگڑے پہ یہ پروانہ ہے
شمع جلتی میں کروں گی اس تری تقصیر پر

اثر - کس قدر معصوم صفت تھے مؤلف مرحوم۔ کہاں بطور سزا ایک مقام مخصوص کے لئے جلتی شمع یا گئی۔ کہاں منت ماننے کے لئے شمع جلانا۔ پھر جس کی تقصیر ہے جس پر غصہ کیا جا رہا ہے اُس کے لئے منت کی شمع روشن کی جا رہی ہے: ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

شمہ۔ (بالفتح و تشدید دوم مفتوح۔ اس کا تلفظ بالکسر غلط ہے)۔ تھوڑا۔ مقدار قلیل۔

اثر۔ اُردو میں کوئی شمہ بالفتح بولے تو گنوار بنے۔ اردو زبان کا رخ دیکھئے۔ عربی یا فارسی کی اندھی غلامانہ تقلید کو خیرباد کہئے۔

شمار قطار میں نہ ہونا۔ گنتی میں نہ ہونا۔ کوئی حیثیت نہ ہونا۔ درج نہیں۔

شمع ٹھنڈی ہونا۔ شمع کا بجھ جانا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

گرمیاں محفل میں شب اس شمرو کی دیکھ کر
ہو گئی ٹھنڈی تو میں سمجھا ہوں کافور شمع

ش ۔ و

شوخی رگ رگ میں کوٹ کوٹ بھری ہو۔ بہت شوخ تیز اور چالاک ہو۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ش ۔ ہ

شہر شہر۔ ہر شہر میں۔ مختلف شہروں میں۔ جا بجا۔ درج نہیں۔ تیر ؎
ہو گئی شہر شہر رسوائی   اے مری موت تو بھلی آئی

شہید مردوں سے دل لگی۔ ایسے لوگوں سے مذاق جن سے مذاق ناروا ہے۔ درج نہیں۔

شہید مردوں سے چونگا۔ ایسے لوگوں کو دھوکا دینے اور کچھ اینٹھنے کی کوشش جو خود بڑے چالاک ہیں۔ درج نہیں۔

شہ بال۔ شہپر۔ درج نہیں۔ نصیر ؎
اُمرِ روح الامیں بڑھتے سر ہو   تو جلتے ذرے شہبال و بازو

شہر مارنا۔ شہر فتح کرنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) شب کو

ہم نے شہر یارا ۔ صبح کو لشکر آگے بڑھا ۔

ش ۔ ے

شے لطیف کی قلت ۔ (لکھنؤ) کم عقل ۔

اثر ۔ قلت کی جگہ کمی کہتے ۔ شے لطیف کی کمی ہے ۔

شے دینا ۔ (عو) شہ دینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں مرد عورت سب شہ دینا بولتے ہیں نہ کہ شے دینا ۔

شیخ چلی کا منصوبہ ۔ (کنایتہ) وہ منصوبہ جو بالکل وہمی ہو ۔

اثر ۔ اس کا مطلب ہے تدبیر جو نا قابل عمل ہو ۔ یہی مفہوم شیخ چلی کی سی باتوں سے ادا ہوتا ہے ۔ وہ درج نہیں ۔

شیخوخت ۔ بڑھاپا ۔

اثر ۔ صحیح ترجمہ پیر بعبس ہے ۔ شیخوخت کے بدلے شیخوخیت بولتے ہیں ۔ از روے لغت صحیح دونوں ہیں ۔

شیخی دھری رہ جانا ۔ شیخی نہ چلنا ۔ شیخی کا اثر نہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

شیر قالی دگر و شیر نیستاں دگر ست ۔ اصل اور نقل میں فرق ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

شیشہ شکستہ را پیوند کردن مشکل است ۔ ٹوٹا ہوا شیشہ (دل) جوڑنا مشکل ہے ۔ دل شکنی کی تلافی دشوار ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔

شیر کی پیراکی ۔ اس طرح پیرنا کہ سینہ پانی سے باہر ہے ۔ درج نہیں ۔ انیس مینائی ؎

راستی قلزم ہستی میں رہی ہم کو پسند
جب کیا قصد کیا شیر کی پیراکی کا

(ہر مصیبت کا بہادرانہ مقابلہ کیا) ۔

شیطان کا لشکر ۔ کنایتہً شریر لڑکے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں شیطانی لشکر کہتے ہیں ۔

شیطان کا گھر ۔ ایسا کام جو فساد کی بنا ہو ۔ درج نہیں ۔

شیطان کی پھٹکار ۔ لعنت ۔ مردود قرار دینا ۔ درج نہیں ۔

شیطان نے انگلی دکھائی ۔ طبیعت بدی کی جانب مائل ہوئی ۔ درج نہیں ۔

شیطان نے پٹی پڑھا دی ۔ بہکا دیا ۔ درج نہیں ۔

شیر ہو کر چیچھڑے کھانا ۔ خلاف وضع کام کرنا ۔ درج نہیں ۔

شیشہ بازی ۔ شعبدہ بازی ۔ کرتب دکھانا ۔ درج نہیں ۔ تیر ؎

شیشہ بازی تو ذرا دیکھئے آنکھوں کی
ہر پلک پر مری اشکوں سے رواں ہے شیشہ

قلق ؎ دل بیتاب رندوں کا تری محفل میں اے ساقی
دکھا دے دختر رز کو تماشا شیشہ بازی کا

نوٹ ۔ شیشہ باز درج ہے ۔

حرف ص

ص ۔ ا

صابون میں تار ۔ بے لوث و بے تعلق ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں صابون کا تار کہتے ہیں ۔

صاف ۔ صافی ۔ یعنی شراب ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

لے لیا شکر کرکے ساقی سے دُرد اس میں ہوا کہ صاف ہوا

مؤلف کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ فارسی میں بھی صافی شراب نہیں بلکہ وہ کپڑا ہے جس میں شراب دوا یا بھنگ چھانتے ہیں ۔ کنہ

ظہوری کا شعر موجود ہے جس میں صافی بمعنی شراب استعمال ہوا ہے ؎

دردی کش بنیز جگر صافئے ندارد دُرد اشک شفافئے

صاف رہ بیباک رہ ۔ بے لاگ ۔ دیانتدار ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں پاک رہ بیباک رہ ۔ دونوں ٹکڑوں میں قافیہ بھی مہیا ہو گیا ۔ پاک اور بیباک

صاحب طبل و علم ۔ ذی مقدور ۔ صاحب اختیار ۔ درج نہیں ۔ عشق ؎

صاحب طبل و علم کو بھی نہ دیکھا چین سے
کیا میں اس غمخانے میں اسباب راحت مانگتا

ص ۔ ب

صبح کدھر ہوئی شام کہاں گئی ۔ کسی بات کا ہوش نہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

صبح کا دھندلکا ۔ طلوع سحر سے قبل خفیف روشنی ۔ درج نہیں ۔ تجربہ ؎

ہنستیں ہی نہیں روئے منم سے یہ سیہ رو
لڑکے کو بنا رکھا ہے زلفوں نے دھندلکا

صبح کی پو پھٹنا ۔ صبح صادق ہونا ۔ جب سیاہی میں سے سفیدی نکلے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں پو پھٹنا بغیر اضافۂ صبح بولتے ہیں ۔ پو چھوٹنا بھی ہے ۔

صبر کی داد خدا کے ہاتھ ہے ۔ صبر کرنے والوں کا خدا ہی انصاف کرتا ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں : صبر کی داد خدا دیتا ہے ۔

صبر کرے سن میں سکھ رہے تن میں ۔ صبر سے تسکین قلب حاصل ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔

صبح کی وردی بجنا ۔ صبح کی نوبت بجنا ۔ درج نہیں ۔ مرزا شوق ؎

اتنے میں صبح کی بجی وردی دونوں چہرے کی ہو گئی زردی

صبح کس کا منھ دیکھا تھا ۔ جب کوئی کام بگڑ جاتا ہے یا خلاف مرضی ہوتا ہے یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچتا ہے تو یہ فقرہ کہتے ہیں ۔ ذوق ؎

جس جگہ بیٹھے ہیں با دیدۂ نم اٹھے ہیں آج کس شخص کا منھ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں

اثر ۔ ذوق کے شعر ہی سے ظاہر ہے کہ محاورہ صبح اٹھ کر کس کا منھ دیکھا تھا ہے ۔ دوسری صورت ہے "صبح صبح کس کا منھ دیکھا تھا"۔

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے ۔ صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے ۔ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد کا ترجمہ ۔

ص ۔ ح

صحرائے لق و دق ۔ ایسا صحرا جس میں گھاس تک نہ ہو ۔ درج نہیں ۔

صحرائے بے آب و گیاہ ۔ ایسا صحرا جس میں پانی ہو نہ ہریالی ۔ درج نہیں

صحبت نیکاں بداں را سود نیست ۔ نیکوں سے بد فیض نہیں اٹھاتے ۔ درج نہیں ۔

صحنک ۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا ۔

اثر ۔ جلال اس کی تصدیق کرتے ہیں مگر اب یہ کپڑا کیسا دیکھنے میں بھی نہیں آتا ۔ پلیٹس میں بھی یہ معنی درج ہیں ۔

صحیح کرنا ۔ (عو) مارنا ۔ لگانا ۔ جیسے چانٹا صحیح کرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں رسید کرنا کہتے ہیں ۔

ص ۔ د

صدائے برنخاست ۔ پکارا کوئی جواب نہ پایا ۔ درج نہیں ۔

صد انساں صد مزاج ۔ لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں درج نہیں ۔ رشک ؎

کوئی ہی خوش مزاج یہاں کوئی بد مزاج مشہور ہے مثل کہ صد انساں صد مزاج

صد پا ۔ کنکھجورا ۔

اثر ۔ اسے ہزار پا کہتے ہیں نہ کہ صد پا ۔

صد در شود کشادہ چو بستہ شود درے ۔ ایک جگہ سے مایوسی ہو تو اور تدبیریں نکل آتی ہیں ۔ درج نہیں ۔ ایک بند ہزار در کھلے اسی کا ترجمہ ہے ۔

صدقہ دیا رد بلا ۔ صدقہ دینے سے بلا زد ہوتی ہے ۔ قدر ؎

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا　　صدقہ دیا رد بلا ہو گیا

آثر۔ عام بول چال میں "صدقہ دیا رد بلا" ہے۔ (رد بلا شد یا دفع قضا)

صدقۂ فطر۔ عید رمضان کا صدقہ۔

آثر۔ لکھنؤ میں اسے صدقہ کوئی نہیں کہتا۔ خالی فطر یا فطرہ کہتے ہیں

صدقے درگور۔ عورتوں کا اظہار بیزاری۔ بُرا بھلا کہنا۔ درج نہیں

صدقے کا چوراہا۔ وہ چار رستوں کے ملنے کی جگہ جہاں صدقے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ آتش ؎

تیرے صدقے کا نجھتے ہیں مگر چوراہا　　چار ابرو جو یہ آزاد صفا کہتے ہیں

آثر۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ ہر چوراہے پر صدقے کی چیزیں رکھی جا سکتی ہیں۔ کسی چوراہے کی تخصیص نہیں۔ آتش کے شعر میں محض مضمون آفرینی ہے۔

صدقے کے ماش۔ جب کوئی عزیز کسی ناگہانی صدمے سے بچ جاتا ہے یا سفر سے مع الخیر واپس آتا ہے عورتیں صدقے کے ماش اور تیل بھیجتی ہیں وہ عزیز چند دانے ماش کے تیل میں ڈال دیتا ہے اور ماش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔ قدر ؎

جگنو بنے جو شام کو صدقے کے تیرے ماش
چوراہے کے چراغ سے چکر میں آئے شمع

آثر۔ ایک نازک فرق ہے۔ صدقے کے ماش نہیں آتے بلکہ ماش تصدق کے لئے آتے ہیں۔ جب تیل میں ماش کے چند دانے ڈال دیے جاتے ہیں تب وہ صدقے کے ماش ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ آپ کے فلاں عزیز نے صدقے کے ماش بھیجے ہیں تو خوشنودی کے بدلے جھگڑا کھڑا ہو کر صاحب ہمیں صدقے کے ماش بطور خیرات بھیجے ہیں۔ اسی اُلجھن سے بچنے کو لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ فلاں عزیز کے یہاں سے تیل ماش آئے ہیں نہ کہ صدقے کے ماش آئے ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں کہ فلاں عزیز کے یہاں سے تصدق کے لئے ماش آئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد) کسی کے یہاں سے ماش تیل صدقے کے لئے آئے کسی نے پیسے بھیجے۔

صدقے چلے اُترنا۔ کسی کی صحت سلامتی کے لئے خیر خیرات کرنا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ایک بات ماں کے ستانے کے لئے بنائی جو کہ صدقے چلے اتریں۔ آرزو لکھنوی ؎

دم ہر طرح کے گزرنے لگے　　صدقے چلے بھی اُترنے لگے

صدقے کا جھنگا۔ ایک سیاہ پرند جو صدقے اتارا جاتا ہے۔ مجازاً سیاہ فام بدصورت شخص۔ درج نہیں۔ (عروج لکھنوی ؎

پھٹی دھوتی ہے ننگا ننگا ہے　　ٹھیک صدقے کا وہ جھنگا ہے

ص۔ ف

صفِ روشن کرنا۔ (کنایتہً) چراغ جلانا۔ ہجر ؎

زنداں میں تھا کون جو مجھ بیتاب کی صف روشن کرتا
طوق نے باندھا حلقۂ ماتم، بیڑیوں نے کہرام کیا

آثر۔ یہ کنایتہً چراغ جلانا نہیں ہے بلکہ صفِ ماتم کی زینت یا رونق ہونے کا باعث ہونا ہے۔ جیسا ہجر کے شعر ہی سے ظاہر ہے جس کا مطلب غلط سمجھا گیا۔ زنداں میں صرف طوق و زنجیر ماتم کرنے والوں میں تھے اور کوئی نہ تھا۔

صفِ ماتم بچھنا۔ لوگوں کا پرسا دینے کو جمع ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

صفِ ماتم اُٹھنا۔ لوگوں کا پرسا دے کے رخصت ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

صفائی۔ بے شرمی۔ بے حیائی۔ اسیر ؎

غصہ دکھلاتے ہو اُلٹا مجھے دھمکاتے ہو
اس صفائی کا ہوں قائل نہیں شرماتے ہو

آثر۔ صفائی سے اسیر کا مدعا ڈھٹائی، بیباکی ہے۔ وہ دیدے کی صفائی ہے جس کے معنی بے شرمی کے ہیں جیسا خود حضرت مؤلف نے دال کی ردیف میں تحریر کیا ہے اور شوق کا شعر سند میں دیا ہے۔ دیدے کی صفائی۔ (ع و) بیباکی۔ شوخ چشمی۔ بے حیائی۔ بدلحاظی۔ بے شرمی۔ شوق ؎

توبہ کس درجہ بے حیائی ہے
واہ کیا دیدے کی صفائی ہے

ص - ن

صندل گھسنا - (عو) عورتوں کا فعل شنیع یعنی ساحقت - جان صاحب ؎

نکالوں پیٹ سے جو پاؤں کیا ہے سر پھرا میرا
گھسے یاں کون صندل تم سے یہ عادت نہیں مجھ کو

صندل کے چھاپے منھ کو لگے - (عو) طنزاً رسوائی ہوئی -
۲ - سرخروئی حاصل ہوئی -

اثر - جہاں تک مجھے علم ہے رسوائی کے معنی میں مستعمل ہے - سرخروئی یا خوشی کا مفہوم صندل کے چھاپے دیوار پر لگنے سے نکلتا ہے کسی کا شعر ہے ؎

میرا مرنا اُن کے گھر شادی ہوئی   خون کے چھاپے لگے دیوار پر

ص - و

صورت بہیں حالم مپرس - صورت دیکھ لو حال نہ پوچھو یعنی سخت مصیبت میں مبتلا ہوں - اس طرح درج نہیں - (وزیر) ؎

قاصدا یہ حال ہے صورت بہیں حالم مپرس
ضعف سے مشکل ہے آنا اب تلک پیغام کا

صورت بگاڑنا - بدصورت کرنا - بدشکل کرنا - ۲ - ناخوشی ظاہر کرنا -

اثر - صورت بگاڑنا زدوکوب کرنا - مارنا پیٹنا - لتے لینا - بازپرس کرنا - ذکر جو کچھ حضرت مؤلف نے لکھا ہے - (اودھ پنچ) یہ خوف تھا کہ پنچ جی مہاراج صورت نہ بگاڑ دیں -

حرف ط

ط - ا

طافح - بدمست - شراب سے چھلکا ہوا - درج نہیں - میر ؎

میر بھی کیا مست طافح تھا شراب عشق کا
لب پہ عاشق کے ہمیشہ نعرۂ مستانہ تھا

طاق نہ رکھے باقی - عیب دار شخص یا گھوڑا منحوس ہوتا ہے -

اثر - مثل رکھے کی جگہ چھوڑے کے ساتھ ہے -

ط - ب

طبعی - طبیعی - (ع) - بفتح اول و دوم و کسر سوم - طبیعت سے منسوب - قاعدے کے مطابق تیسرا حرف ی تھا اس کو نسبت کی حالت میں حذف کر دیا - جیسے مدینہ سے مدنی - یہ لفظ بفتح اول و سکون دوم بھی آیا ہے اور اس صورت میں طبع سے منسوب ہے) صنعت ۲ حکمت کے ایک فن کا نام جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال درج ہو - ۲ ذاتی - اصلی - جبلی - نیچرل - ذوق ؎

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات   ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

صحیح طبعی ہے - شاد ؎

شدت ضعف میں نازک طبعی سے اے بت
سر مرا ناز ترا ہنس کر اٹھایا نہ گیا

اثر - صرف ذوق نہیں غالب نے بھی طبیعی نظم کیا ہے ؎

عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر عمر طبیعی نہ سہی

قاموس الاغلاط کی عبارت ہے :-

"عمر طبعی (بلا یائے اول) کہنا غلط ہے - ایک شرح دیوان غالب میں ایراد کیا گیا ہے کہ از روئے قاعدہ فعیلہ کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا ہے - جیسے حنیفہ سے حنفی - اسی طرح طبیعت سے طبعی ہے - مگر فارسی گو توالی حرکات کو ثقیل سمجھ کر (ب) کو ساکن کر دیتے ہیں - غرض طبیعی کو بعض شعرا صحیح نہیں سمجھتے اس وجہ سے کہ نہ تو یہ مضاعف ہے جیسے جبلی نہ اجوف ہے جیسے طویل کبیر کیوں (ی) کو نہ گرائیں "

انتباہ - یہ صحیح ہے کہ از روئے قاعدہ فعیلہ کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب (فعلی) ہوتا ہے جیسے مدینہ سے مدنی - حنیفہ سے حنفی - فریضہ سے فرضی - لیکن طبیعت سے طبیعی اور سلیقہ سے سلیقی اور

سلیمہ سے سلیمی وغیرہ مستثنیٰ ہیں جن میں سے (ی) کا گرانا کسی طرح صحیح نہیں۔ کیونکہ تمام قواعد و قوانین عربیہ و مباحث علمیہ میں طبیعی ہی آیا ہے۔"

پھر اسی کتاب میں ہے کہ "عمر طبیعی وہ عمر ہے جو فطرت قدرت نے عطا کی ہو۔ جو اصحاب عمر طبیعی کی جگہ عمر طبعی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ طبیعت سے نسبت طبیعی ہے۔ ذوق ؎

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے"

عام طور پر الفاظ طبع اور طبیعت کے استعمال میں فرق ملحوظ نہیں رکھا جاتا مگر فی الواقع دونوں میں نازک فرق ہے۔ طبع مزاج یا خو Habit or temperament ہے اور طبیعت یا سرشت nature or inherent disposition ہے۔ طبع کا تعلق شخصیت یا Personality سے ہے اور طبیعت کا کردار یا Character سے۔ طبع کے مظاہر وقتی یا عارضی ہوتے ہیں اور طبیعت کے مستقل۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیے تو عمر طبعی مہمل فقرہ ہے کیونکہ کوئی شخص حسب خواہش یا بربنائے رجحان طبع اپنی عمر کو گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اس کی سرشت جتنی عمر کی مقتضی ہوگی اتنی عمر ہوگی۔ شمع رات بھر جلنے کے لئے بنی ہے لہٰذا اس کی سرشت یا عمر طبیعی ایک رات ہوئی جس میں کمی بیشی اس کے اختیار میں نہیں۔ بقول غالب ؎

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

شاد کا جو شعر پیش کیا گیا ہے وہ مندرجہ بالا استدلال کی تردید نہیں بلکہ تائید کرتا ہے کیونکہ شدت ضعف سے نازک طبعی ایک عارضی کیفیت ہوئی نہ کہ مستقل۔

چونکہ Physical Sciences مستقل مادی اقدار سے بحث کرتے ہیں ان کو علوم طبیعیات (طبی۔ عیات) کہتے ہیں Physics (علم طب) علم طبیعات (طب عیات) ہے

کیونکہ اس کا تعلق طبع یا مزاج سے ہے اور بقول شخصے صد انسان و صد مزاج۔ فارسی کا شاعر کہتا ہے ؎

تبسم بسکہ در دلہا طبیعی ست
دہن ہا رشک گلزار طبیعی ست

طبیعت چونچال ہونا - خوش اور بشاش ہونا - درج نہیں۔

طبیعت کا گرا پڑنا - سست ہونا۔ نڈھال ہونا۔ درج نہیں۔

طبیعت کند ہونا - کبھی کبھی حاضر جوابی میں فرق آنا۔ درج نہیں۔

طبیعت ڈانواں ڈول ہونا - نیت میں فتور آنا - درج نہیں۔

طبیعت کھل ہونا - غبی - کند ذہن ہونا - درج نہیں۔

طبیعت نڈھال ہونا - مضمحل ہونا - درج نہیں۔

طبیعت بھر آنا - رونا آنا - بیقرار ہونا - درج نہیں۔ طلسم ہوشربا بے اختیار طبیعت بھر آئی۔

ط - ف

طفلی و دامان مادر خوش بہشتے بودہ است - بچپن میں ماں کی محبت اور نگہداشت بڑی نعمت ہے - درج نہیں۔

طفل تسلی - جھوٹی تسلی - بچوں کی طرح بہلانے کو۔ درج نہیں۔

ط - ل

طلسم کھل جانا - راز فاش ہونا۔ حقیقت آشکار ہونا۔ درج نہیں۔ قاضی اختر ؎

کھل جائیں خوابگاہ جہاں کے طلسم سب
اٹھ جائے بیچ سے جو یہ پردا خیال کا

ط - م

طمانچہ رسید کرنا - تھپڑ مارنا - طمانچہ مارنا - درج نہیں۔

ط - و

طوفان شیطان اللہ نگہبان - تہمت اور بہتان سے اللہ محفوظ رکھے اس طرح درج نہیں ۔

طوطی بولتا ہے - شہرت ہے - نام ہے ۔ درج نہیں ۔

طوطیاں در شکرستاں کامرانی میکنند - موافق حالات میں انسان خوش اور فائز المرام رہتا ہے ۔ درج نہیں ۔

طوفان لینا - تہمت لگانا ۔ درج نہیں ۔ رنگین سے

جو پہ طوفان نہ لے چاہ کہ پل ڈور دوا
جھوٹ سے منہ کا ترے جائیگا اڑ نور دوا

ط - ے

طینت بے معنی سفالیست بے شراب - بے مقصد کی زندگی بے کیف ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔

طیش میں ہونا - غصہ ہونا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (دریائے لطافت) ۔

حرف ظ

ظ - ا

ظالم اپنی قبر آپ کھودتا ہے - اپنی موت آپ بلاتا ہے - ظلم کی سزا پائے گا - بقول میر ؎

ظلم ہے کہ اس کی سزا بس شتاب ہے
آیا عمل میں یاں کہ مکافات ہو گئی

درج نہیں ۔

ظالم کی مراد پوری نہیں ہوتی - جسے کامیابی سمجھتا ہے کامیابی نہیں ہوتی - درج نہیں - (ظلم کی ٹہنی کبھی نہیں پھلتی - اس کا بھی یہی مطلب ہے یہ بھی درج نہیں)

ظاہر از شیخ و باطن از شیطان - ظاہر میں نیک لیکن در اصل بدکار - دغاباز - درج نہیں ۔

ظاہر پیر - خاکر دوں کا مرشد ۔

اثر - زبانوں پر ظہر پیر ہے (ظہر بفتح اول و کسر دوم) ۔

ظاہری ٹیم ٹام - دکھانے کی طمطراق - آرائش و زیبائش ۔ درج نہیں ۔

ظاہر کے رنگ ڈھنگ ہیں - دکھاوے کی باتیں ہیں - درج نہیں ۔

ظ - ر

ظرافت آتش افروز جدائیست - دل لگی مذاق میں اکثر ملال ہو جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ظرافت کی پڑیا - ایسی کتاب جس میں ہنسی مذاق کی باتیں ہوں - درج نہیں ۔

حرف ع

ع - ا

عاشق - مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے عاشق کا لفظ مذکر ہی مستعمل ہے
برق ؎
دیکھ کر اس بت سفاک کے ابرو عاشق
بے قضا کشتۂ شمشیر قضا ہوتا ہے

اثر - شعر سے عاشق کا عورت ہونا کیونکر ثابت ہوتا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں ۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود - آدمی لاکھ چھپائے خاندانی اثرات ظاہر ہو کے رہتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

عاقلاں را اشارہ کافیست - ذی شعور شخص کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی اشارہ کافی ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ع - ج

عجوبہ - وہ چیز جو لوگوں کو تعجب میں ڈالے ۔ مخفف اعجوبہ ۔

اثر - جہاں تک مجھے علم ہے انوکھی یا اچنبھے میں ڈالنے والی بات کو اعجوبہ کہتے ہیں نہ کہ عجوبہ ۔ عجوبہ ایک پودے کو کہتے ہیں جس کا پتا دوا میں استعمال ہوتا ہے ۔ یہ معنی درج ہی نہیں ۔

عجوز - عجوز کے معنی پیرزن کے ہیں اس کا مونث عجوزہ بنانا غلط ہے فارسیوں نے عجوزۂ فطرت یعنی دنیا کے معنی استعمال کیا ہے ۔ بڑھیا ۔ بوڑھی عورت ۔

اثر - جب فارسی میں بھی عجوزۂ فطرت ہے تو پھر عجوزہ یعنی بوڑھی عورت اردو میں استعمال کرنے سے کون مانع ہے ۔

ع - د

عدالت چڑھنا - (عو) عدالت تک جانے کی نوبت آنا ۔

اثر - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ۔ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں ۔ مثلاً ۔

عدالت کی نوبت آنا - کسی قضیہ کا باہمی طور پر طے نہ ہونا اور عدالت سے رجوع کرنا ۔ درج نہیں ۔

عدالت میں فریاد کرنا - کچہری میں مقدمہ دائر کرنا ۔ درج نہیں ۔

عداوت سی عداوت ہے - سخت دشمنی ہے ۔ درج نہیں ۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - خدا مہربان ہو تو دشمن سے بجائے نقصان کے نفع پہنچتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ع - ذ

عذر بدتر از گناہ - بیہودہ عذر ۔

اثر - عام طور پر عذر گناہ بدتر از گناہ بولتے ہیں ۔

عذر لانا - عذر پیش کرنا ۔ غالب ؎
آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا

اثر - یہ فارسی عذر آوردن کا ترجمہ ہے جو اردو نے کبھی قبول نہیں کیا ۔ اس کا بدل عذر کرنا موجود ہے ۔

ع - ر

عراقی سے بس نہ چلا گدھیا کے کان امیٹھے - زبردست پر قابو نہ چلا تو غریب کو سزا دیئے گئے ۔

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح ہے دھوبی سے بس نہیں چلا تو گدھے کے

کان اینٹھے۔

عربدہ جو - جنگجو - لڑاکا۔ خوشامدی - فریبی - بازیگر۔

آثر - عربدہ جو لڑائی جھگڑے کے بہانے ڈھونڈنے والا ہے اور یہی کنایۃً جو معنی لکھے ہیں درست نہیں معلوم ہوتے نہ کوئی مثال پیش کی گئی۔

(عربدہ طبع اول و سوم)۔

عرب نیزہ - بدو - دو خانہ بدوش عرب جو مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں درج نہیں۔

عرش پہ دماغ رہنا - مغرور ہونا - ناز کرنا - اس طرح درج نہیں۔

بیر اشعر ہے ؎ دماغ عرش پہ رہتا ہے خاکساروں کا

غرور شرط ہے تیرے مزاجداں کے لیے

عرش کے تارے توڑنا - کنایۃً کمال عیاری و چالاکی کرنا۔ شاد ؎

تم جو انشاں کے ذری ہو مرے پیارے شتاق

توڑلائیں ہم ابھی عرش کے تارے شتاق

آثر - یہ معنی درست نہیں معلوم ہوتے - زیر نظر محاورہ ہمیشہ اچھا مفہوم ادا کرتا ہے - آتش ؎

آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے

خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے

شاد کے شعر میں بھی چالاکی و عیاری کا کوئی پہلو نہیں۔

عرصہ تنگ ہونا - مصیبت میں مبتلا ہونا - عاجز ہونا - ناچار ہونا۔ حسن ؎ تنگ ہو جائے گا عرصہ خفتگان خاک پر

گر نہیں زیر زمیں سونپا دل ناداں سمیت

آثر - یہ شعر حسن کا نہیں تسہیم کا ہے - دوسرے مصرع میں تحریف بھی ہے - دل ناداں کی جگہ دل نالاں چاہیئے۔

عرضی - جو اصلی نہ ہو - جو عارضی ہوا ہو۔

آثر - یہ معنی عارضی کے ہیں نہ کہ عرضی کے۔

عرف عام - عام طور پر - درج نہیں۔

عرق افشاں - پسینے میں ڈوبا ہوا - اوج ؎

ہے مدے خونفشاں عرق افشاں جو سر بسر

سورج سے ٹوٹتے ہیں ستارے ادھر اُدھر

آثر - عرق افشاں پسینے میں ڈوبا ہوا نہیں پسینا ٹپکتا ہوا ہے پسینے کے قطرے ستارے ہوئے جو سورج (چہرے) سے ٹپک رہے ہیں۔ ستاروں کی رعایت سے ٹپکنے کے بدلے ٹوٹنا کہا - پسینے میں ڈوبا ہونا عرق آلود ہونا ہے۔

ع - ز

عزت گنوانا - آبرو تج دینا - کھو دینا - درج نہیں۔

عزیز مردہ - (بلا اضافت) جس کا عزیز مر گیا ہو - درج نہیں۔ انیس ؎ محتاج و فاقہ کش وطن آوارہ و غریب

بیکس، عزیز مردہ، جفاکش، بلانصیب

ع - ش

عشقت وہزار بدگمانی - عاشقی ہے اور رشک - درج نہیں۔

عشق چرانا - عاشقی کی چوٹ اٹھنا - آرزو ہونا - درج نہیں۔

ع - ط

عطار کا شیشہ ڈوم کا گلا - جس طرح عطار کے شیشے میں مختلف عطریات و خوشبویات رہتے ہیں گانے والے کے گلے میں مختلف راگ ہوتے ہیں - درج نہیں۔

عطر سہاگ - (باضافت) اسے عطر عروس بھی کہتے ہیں - درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا - عطر سہاگ جسم میں ملا۔

ع - ق

عقل بولا جانا - ہوش ٹھکانے نہ رہنا - بوکھلا جانا - درج نہیں۔

عقل چرنے گئی - بیوقوفی کی باتیں کرنا - درج نہیں۔

عقل دیاک چاٹ گئی ۔ سوجھ بوجھ میں فرق آگیا ۔ درج نہیں ۔

ع ۔ ل

علمبردار کا علم ٹوٹ پڑے ۔ (نحو) کوسنا ۔ درج نہیں ۔

علت دھوئے دھوئے جائے ، عادت کہاں جائے ۔ عارضی خصائل دور ہو سکتے ہیں جو طبیعت ثانیہ بن گئے ہیں وہ ترک نہیں ہو سکتے ۔

درج نہیں ۔

علم شے بہ از جہل شے ۔ آگاہی جہل سے بہتر ہے ۔ درج نہیں ۔

علیک سلیک بالائے طاق ۔ کسی دشمن یا پریشانی میں صاحب سلامت کا خیال نہ رہنا ۔ درج نہیں ۔

ع ۔ م

عمر سفر کوتاہ ۔ سفر سے جلد واپسی ہو ۔ درج نہیں ۔

عملنامہ ۔ نامۂ اعمال ۔

آثر ۔ اسے اعمالنامہ کہتے ہیں نہ کہ عملنامہ ۔

عمر کھینا ۔ زندگی تیر کرنا ۔ بسر کرنا ۔ درج نہیں ۔ عروج ؎

کیا اسی بن میں جان دینی تھی　　ابھی تو عمر اس کو کھینی تھی

ع ۔ ن

عندلیب ۔ بالفتح صحیح ۔ بالکسر غلط ۔

آثر ۔ بالکسر بولتا ہی کون ہے جو صحیح غلط کا سوال پیدا ہو ۔

ع ۔ و

عوض معاوضہ گلہ ندارد ۔ جس کا بدل ہو سکتا ہے اس کا گلہ کیا ۔

آثر ۔ زبانوں پر عوض معاوضہ گلہ ندارد ہے ۔ یہی فیلن کا اندراج ہے ۔

ع ۔ ے

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے ۔ میر کا یہ مصرع ضرب المثل ہو گیا ہے ۔ درج نہیں ۔

عیبی پن ۔ شرارت ، مفسدہ پردازی ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) کانے کے لئے عیبی پن ۔ میونسپلٹی کے لئے بدانتظامی ۔

عید کے پیچھے ٹر ۔ عید کے دوسرے دن ایک میلا پنجاب میں ہوتا تھا جو غدر کے بعد سے دہلی میں ہونے لگا ۔

آثر ۔ اور چراغ تلے اندھیرا ۔ لکھنؤ میں بھی ایسا میلا بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے ۔ اس کی چہل پہل کا سہرا انہیں کے سر ہے ، نہ اسکا ذکر نہیں ۔ یہ ضرور ہے کہ لکھنؤ میں عید کے پیچھے ٹر نہیں "عید پیچھے ٹر" کہتے ہیں ۔

عین الکمال ۔ ہونس ۔ نظر بد ۔ مثلاً خدا تمہیں عین الکمال سے محفوظ رکھے ۔ درج نہیں ۔

عید ہی کو دھوبی کا گھر سوجھتا ہے ۔ ایسے خسیس ہیں کہ صرف عید ہی کے لئے کپڑے دھلواتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

عین کڑیال میں غلہ لگا ۔ خوشی کے درمیان اچانک صدمہ پہنچا ۔ درج نہیں ۔ وہ اژدہام تھا کہ بیان سے باہر ہے مگر عین کڑیال میں غلہ لگا ۔

حرف غ

غ - ا

غالب ہے - گمان قوی ہے - آتش ؎

وہ رذقِ خلق ہوں غالب ہے بعد مردن بھی
بنے مزار نہ میرے مزار کے نزدیک

اثر - اب یہ محاورہ متروک ہے - گمان غالب ہے بولتے ہیں - پہلے صرف غالب بھی مستعمل تھا ؎

غالب کہ یہ دل خستہ شب ہجر میں مرجائے
یہ رات نہیں وہ کہ کہانی میں گزر جائے

غانی - تونگر - دولتمند - بے نیاز - درج نہیں - انیس ؎

غانی تھا سرفراز تھا عالی دماغ تھا
گویا ہوا کے دوش پہ اک ندہ باغ تھا

نوٹ - غانی قلیل الاستعمال ضرور ہے - مگر از روئے لغت درست ہے -

غالیا - غائیر (لکھنؤ) فربہ اور کوتاہ قد -

اثر - لکھنؤ میں صرف غائیر ہے -

غ - ب

غبار دھونا - کدورت دور کرنا - درج نہیں - رشک ؎

جھڑ گئی پنجی تری رو رو کے میرے اے رشک
تو غبار اُس کے نہ دل سے کبھی دھو کر آیا

غبارا - کاغذ کا بنا ہوا تھیلا جس کے اندر تیل کی بھیگی ہوئی گینہ روشن کرکے ہوا میں اڑاتے ہیں - بحر ؎

سوزِ دل بعدِ فنا بھی آشکارا ہوگیا
جب غبار اٹھا ہمارا اک غبارا ہوگیا

بحر نے بتشدید دوم بھی کہا ہے ؎

اڑے گا گنبدِ افلاک بن کے غبارا
جو میری آہِ جہانسوز کا دھواں پہنچا

اب فصحا کی زبانوں پر بلا تشدید ہے -

اثر - فصحا جو چاہے فرمائیں ازبانوں پر اب بھی تشدید کے ساتھ ہے - غبارہ بلا تشدید وہ بولتے ہیں جو لغت پر زبان کو قربان کرتے ہیں -

قلق نے بھی غبارا (ب مشدد) نظم کیا ہے ؎

بعد مرنے کے بھی باقی ہے وہی سوز فراق
خاک کی میری بگولے نہیں غبارے ہیں

غ - پ

غپّا - (لکھنؤ) جب اڑتا ہوا پتنگ چٹ جاتا ہے تو اس کی ڈور تیزی سے کھینچنے کو غپّا کہتے ہیں -

اثر - میں نہیں واقف نہ کسی سے سنا - غپّا دینا بمعنی دھوکا دینا البتہ رائج ہے مگر عوام کی زبان ہے - خواص غچّا دینا بولتے ہیں -

غپ - اردو - (فارسی میں گپ تھا) جھوٹی بات - شیخی کی بات -

اثر - اردو میں غپ اور گپ دونوں رائج ہیں - اس لفظ کو تنہا بولئے تو فارسی کے تتبع میں گپ کہئے ورنہ غپ کیونکہ نکا ؛ بود فارسی میں نہیں جیسے غپ شپ - غپا غپ - غپی - غپ مارنا - غپ ہانکنا - غپ لڑانا - نور اللغات میں ایسے الفاظ کو گپ کے ساتھ بھی لکھا ہے یہ میرے نزدیک درست نہیں -

غ - ٹ

غٹر غٹر دیکھنا - مزے سے بے کھٹکے دیکھنا -

اثر۔ لکھنؤ میں ٹکر ٹکر دیکھنا بولتے ہیں۔ یہ فقرہ بھی مستعمل ہے: ٹکر ٹکر دیدم دم نکشیدم۔

غٹرغوں۔ (دہلی) کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز۔ لکھنؤ میں اس جگہ غٹ غوں بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی بلاتفریق غٹرغوں کہتے ہیں۔ جان صاحب ؎

اجی کس پیار سے خانے میں مادہ کو بلاتا ہے
تماشا دیکھو بھورے خاں کبوتر کی غٹرغوں کا

غٹک جانا۔ نگل جانا۔ پی جانا۔

اثر۔ اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو غٹکنا بھی کبوتر کی طرح گونجنا ہے۔ اسے نگلنے یا پینے سے کوئی علاقہ نہیں۔

غٹ پٹ ہوجانا۔ باہم گتھ جانا لڑائی میں۔

اثر۔ اول تو یہ غٹ پٹ ہونا ہے نہ کہ ہوجانا۔ دوم لڑائی کی تخصیص نہیں۔ گتھ جانا ہے وجہ کوئی ہو۔ تنیر ؎

جوانان چمن سے ہو کے غٹ پٹ   الٹ ڈالا غرورِ گل نے غٹرگٹ

غٹ کے غٹ۔ کثرت سے غولوں کے لئے مستعمل ہے۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہئے تھا کہ اب اس معنی میں متروک ہے۔ اس کی جگہ ٹھٹ کے ٹھٹ بولتے ہیں۔

غ - چ

غچ۔ کیچڑ میں چلنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چپ چپ (بالفتح) کہتے ہیں اگر اسی کے ساتھ چھینٹیں بھی اڑیں تو چھپکے اڑانا یا لگانا کہتے ہیں۔

غچاغچ۔ تلواروں کے جسم پر متواتر پڑنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے خچا خچ کہتے ہیں البتہ چاقو یکایک چبھونک دینے کو غچ سے یا غپ سے کہتے ہیں۔

غچ پچ۔ (اصل میں گچ پچ ہے) اژدحام۔ کھچا کھچ۔

اثر۔ لکھنؤ میں گچ پچ (بالکسر) کہتے ہیں۔

غ - د

غدر پڑنا۔ ۱۸۵۷ء کا غدر ہونا۔

اثر۔ بالفتح لکھا ہے۔ بول چال میں بفتح اول و دوم ہے۔

غدر مچانا۔ شور غل کرنا۔ بدانتظامی کرنا۔

اثر۔ یہ بھی بفتح اول و دوم ہے۔

غدر پڑجانا۔ لوگوں کا بدحواسی میں ادھر ادھر بھاگنا۔ بھگدڑ مچ جانا۔ یہ بھی بفتح اول و دوم ہے اور درج نہیں۔

غ - ر

غربت نصیب۔ جس کی قسمت میں وطن سے دور رہنا ہو۔ درج نہیں۔ میر کا شعر ہے ؎

غربت نصیب کچھ ہیں صحرا میں بزم آرا
افسانے ہیں وطن کے افسانہ ہیں وطن میں

غرض نکلی آنکھ بدلی۔ جب مطلب نکل گیا بے اعتنائی برتنے لگے۔ درج نہیں۔

غریب کی جورو سب کی بھابی۔ مفلس بیکس کو ہر ایک برا کہتا ہے۔ غریب پر سب کا بس چلتا ہے۔

اثر۔ مثل میں بھابی کی جگہ سرہج یا سلہج ہے۔ بھابی بھائی کی بیوی ہے، سرہج سالے کی بیوی۔ مذاق کے پردے میں توہین اور حقارت سالے کی بیوی کی ہوسکتی ہے نہ کہ بھابی بھائی کی بیوی کی۔ مثل کا صحیح مفہوم ہے کہ غریب کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ ہمدردی کے بدلے اس کے افلاس کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔

غرّے ڈیڈے دکھانا۔ ڈرانا دھمکانا۔ آنکھیں دکھانا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) خوش حالی یا فارغ البالی کی بدولت غرّے ڈیڈے دکھاتے تھے۔

غ - ص

غصہ ناک پر ہونا۔ دفعتاً ناک پر غصہ ہونا بولتے ہیں۔ اس شخص کی نسبت

بولتے ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جائے -

اثر - فصیح غصہ ناک پر دھرا ہونا بولتے ہیں - ناک پر غصہ ہونا اور ناک پر غصہ دھرا ہونے کا فرق ظاہر ہے - خروج سے

مجھ سے پھر قصد جنگ تم نے کیا جیسے تھا ناک پر دھرا غصہ

غ - ل

غلافنا - غلیفنا - (دہلی، (حلوائی)، پاگنا - شیرے میں غوطہ دینا - شیرہ چڑھانا - لکھنؤ میں غلاف کرنا ہے -

اثر - لکھنؤ میں غلاف کرنا نہیں پاگنا ہے جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا -

غلافی آنکھیں - (لکھنؤ) (ع) گول گول اور بڑی آنکھیں -

اثر - سراسر بہتان! لکھنؤ میں غلافی سی آنکھیں کہتے ہیں، کیا عورت کیا مرد -

غلبل کرنا - غلبل غلبل کرنا - اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے -

اثر - درج نہیں -

غلک - وہ ظرف جس میں بکری محصول وغیرہ کی آمدنی ڈالتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں اسے گولک کہتے ہیں - بالضم و واو مجہول -

غلک میں دھرنا - جیب میں رکھنا - اپنے پاس رکھنا -

اثر - لکھنؤ میں اسے بطور مضحکہ دھر غلک میں کہتے ہیں -

غلیان - حقہ جس پر چلم رکھ کر پیتے ہیں -

اثر - گویا حقہ بغیر چلم رکھے بھی پیا جا سکتا ہے! البتہ چلم حقے بغیر پی جا سکتی ہے - غلیان بمعنی حقہ بھی میری نظر سے نہیں گزرا - سٹینگس میں اس کا مترادف جوش درج ہے - فارسی میں غلیان (بسکون لام) غلیان ہ بدل، ت اور لیس -

غ - ن

غنغنا - غنغنا - ناک میں بولنے والا -

اثر - لکھنؤ میں اسے منمنا کہتے ہیں -

غنغنانا - ناک میں بولنا - ناک میں گانا - آہستہ آہستہ جیسے سُروں میں کچھ گانا یا پڑھنا -

اثر - ناک میں بولنا منمنانا ہے - آہستہ آہستہ گانا گنگنانا ہے - غنغنانا عامیانہ زبان ہے - اس طرف کوئی اشارہ نہیں -

غنڈا - (فارسی میں غنڈ - غنڈہ - صفت - ایک جگہ جمع کیا ہوا - یا وہ گرد کسی چیز کے جمع ہو) ہندی میں گنڈا بمعنی لچا - شہدا -

اثر - فارسی میں (ڈ) کہاں - اسے کہتے ہی دال ہندی ہیں -

میری تحقیق یہ ہے کہ غنڈا فارسی گندہ اور کندہ سے بنایا گیا ہے گندہ بمعنی دبیز - موٹا - مبتذل اور کندہ بمعنی لکڑی کا بڑا ٹکڑا - اسی سے کندۂ نا تراش ہے بمعنی جاہل بد تمیز - اردو والوں نے گنڈا بنا لیا - دال (فارسی) کو دال ہندی سے اور (ہ) کو الف سے بدل دیا - بجائے گندہ یا کندہ کے گنڈا ہو گیا - اردو زبان کے بنانے والوں کی جدت طرازی پر حیرت ہوتی ہے - عوام میں (گ) اور (غ) کا مبادلہ ہوتا رہتا ہے انھوں نے گنڈا کے گاف کو (غ) سے بدل دیا جس طرح گنگنانا کو غنغنانا اور غریب کو گریب بنا لیا اور نہ معلوم ایسی کتنی مثالیں ملیں گی - نتیجہ یہ نکلا کہ خواص جسے گنڈا کہتے ہیں عوام غنڈا کہتے ہیں -

(نوٹ) چونکہ آج کل ان الفاظ کے متعلق بحث چھڑی ہوئی ہے مختلف کتب لغات سے جو میرے پاس ہیں اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں -

نور اللغات - غنڈا (فارسی میں غنڈ - غنڈہ صفت ایک جگہ جمع کیا ہوا یا وہ کسی چیز کے گرد جمع ہو) ہندی میں گنڈا بمعنی لچا - شہدا -

گنڈا - (ہ) صفت - مذکر - لچا - شہدا - بدمعاش - مؤنث کیلئے گنڈی -

فارسی میں دال ہندی (ڈ) کا وجود کہاں - غنڈ اور غنڈہ بھی عام فارسی لغات میں موجود نہیں -

بعض حضرات کا خیال ہے کہ غنڈا پنجاب یا اُسکے نواح کا لفظ ہے فیروز اللغات پنجاب کی طرف مرتب ہوئی اُسکے اندراجات ملاحظہ فرمائیے:-

غنڈا - (ا - ۰ اردو) لچا - شہدا - بدمعاش -

گنڈا - (ہ) لچہ (لچا ؟ از) شہدا - بدکار - اوباش (پنجاب کی کوئی تخصیص نہیں)

کتاب لغت نام مصنف نامعلوم - غنڈا - درج نہیں - گنڈا کے تحت یہ اندراج ہے : - شہدا - لچا - بدمعاش - بدچلن - بدوضع - اوباش -

لغات سعیدی

غنڈا - (ار = اردو - مر = مذکر) لچا - شہدا - بدچلن -

گنڈا - (ہ = ہندی - ص = اسم صفت) لچا شہدا - بدمعاش -

اب چند انگریزی لغات کے اندراجات ملاحظہ فرمائیے -

فیلن

غنڈا - درج نہیں -

گنڈا - Dissolut; rakish

1. A bad, loose or dissolut character
2. A rascal, a rogue.

فیلن کی بنا بیشتر دہلی اور اس کے مضافات کی زبان ہے -
اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہاں غنڈا مستعمل نہیں، صرف گنڈا ہے -

پلیٹس

اس ڈکشنری میں تحقیق کا عنصر خاصا نمایاں ہے -

H. - غنڈہ gunda (Prob. for گندہ) a fop

H. گنڈا gunda Orobab. S. गुड + क) dissolute; rakish; foppish - a dissolute fellow, a rake; fop; an astute fellow; a sharper knave, rogue rascal

P گندہ gunda. (prob akin to kund -) Coarse, thick, large gross.

P کندہ (Prob. for کند) a log (of wood); a block; trunk or stump (of a tree); a kind of clog or wooden fetter

Kund-e-na-trash (کندۂ ناتراش) a block-head

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ گنڈا فارسی کندۂ ناتراش کا بدل ہے جس میں فارسی گندہ کا مفہوم بھی شامل ہے - اردو ماہرین نے فارسی کندہ اور گندہ کے مفاہیم پیش نظر رکھ کر لفظ گنڈا وضع کیا۔ عوام جو بسا اوقات گاف اور غین میں باہم تبادلہ کر دیتے ہیں - غنڈا کہنے لگے - جس طرح گپ (فارسی) کو غپ کہتے ہیں -

آئیے اب ذرا شیکسپیر کو ٹٹولیں - یہ کافی پرانی ڈکشنری ہے - میرے پاس چوتھا اڈیشن ۱۸۴۹ء کا مطبوعہ ہے - اس میں جنوبی ہند کی زبانوں کے اردو مرادفات بھی دئے ہیں - اس کے علاوہ اسکی تیاری میں کوئی ہیرس Harris تھا اس کے مخطوطات سے بھی مدد لی گئی ہے -

P. H. غنڈہ (for غندہ a large elephant or perhaps from گندہ

H. - گنڈا (Dakh) foppish; rakish; dissolut (Harris in SS)

اسی نوعیت کے الفاظ جگادری اور چھادری ہیں - یعنی بہت بوڑھا اور فربہ - عموماً بندر کے لئے استعمال ہوتا ہے - مزاحاً انسان کو بھی کہدیتے ہیں - خواص کی زبان پر جگادری ہے عوام چھادری کہتے ہیں - نوراللغات میں جگادری کے سوا چھادری درج ہی نہیں -

غ - و

غوطم غوطا - پیرنے والوں کا آپس میں ایک دوسرے کو غوطہ دینا - اثر - لکھنؤ میں غوطم غاطا (غوطم غوطا نہیں) ہر وقت غوطہ طہارت میں

لگا رہتا ہے۔

غوطہ میں ہونا۔ فکر میں محو ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں غوط (غوت) میں ہونا کہتے ہیں۔

غوں غوں۔ کبوتر کبوتری کے آگے غوں غوں کرتا ہے۔ جان صاحب ؎

ابھی کس پیار سے خانہ میں مادہ کو بلاتا ہے
تماشا دیکھو بھورے خاں کبوتر کی تو غوں غوں کا

اثر۔ جیسا کہیں لکھا جا چکا دوسرا مصرع اس طرح ہے:

تماشا دیکھو بھورے خاں کبوتر کی غٹر غوں کا۔

غوں غوں یا غوں غاں دودھ پیتے بچے کی آواز کو کہتے ہیں بچہ غوں غاں کرنے لگا ہے۔ عام فقرہ ہے۔

غ - ے

غیر کا سر کدو کی برابر۔ کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھانا۔

اثر۔ یہ مثل کا جز نہیں۔ غیر کا سر کدو برابر کہتے ہیں۔

غیب کا قہر ٹوٹنے۔ (قہر بفتح اول و سوم) غیبی سزا ملنے۔ درج نہیں۔

غیبی تمانچا پڑنا۔ قدرت کی طرف سے بدی کی سزا ملنا۔ درج نہیں۔

غیرت سے زمین میں گڑ جانا۔ بیحد شرمندہ ہونا۔ درج نہیں۔

(اکبر الہ آبادی) قطعہ ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

غیں بول جانا۔ مغلوب ہو جانا۔ بے بس ہو جانا۔ درج نہیں۔

(فسانہ آزاد) چوہا غیں بول گیا۔ (غیں بکسر اول ویائے مجہول)

غیرت سے کٹ جانا۔ غیرت سے شرمندہ ہو جانا۔

اثر۔ غیرت کی شدت دکھانے کو غیرت سے کٹ کٹ جانا کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (آرزو لکھنوی) ؎

راز افشا ہوا جو یوں یک بار
دل ہی کٹ کٹ گیا وہ غیرت دار

حرف ف

ف - ا

فاتحہ نہ درود مر گیا مردود۔ شریر اور بدمزاج کی موت پر بولتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے: ۔ مر گئے مردود جن کا فاتحہ نہ درود۔

فاتحہ۔ مجلس عزا شروع ہونے سے قبل حدیث خواں یا مرثیہ خواں کہتا ہے "فاتحہ"۔ (اس کو دا اور حاضرین دعا کو ہاتھ اٹھا کر درود اور الحمد یعنی سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

فاتحہ۔ لکھنؤ میں مذکر۔ دہلی میں مؤنث۔

اثر۔ لکھنؤ میں مختلف فیہ ہے (طلسم فصاحت) شہزادے نے وہاں فاتحہ ہر ایک قبر پر پڑھی۔

فاجر۔ بدکار۔

اثر۔ تنہا شاید ہی استعمال ہوتا ہو۔ فاسق فاجر ایک ساتھ بولتے ہیں۔

فاختہ اڑانا۔ (دہلی) نکمے کام کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس فقرے کا ایک خاص مفہوم ہے جو درج نہیں۔ کسی کے بے تکلف دوست ملنے آئے اور وہ بے خبر سو رہا ہے۔ اسکو جگانے کے بدلے اسکے گال پر باریک تومی ہوئی روئی رکھکر دیا سلائی دکھاتے ہیں۔ اُدھر روئی پھر سے ہوئی (گویا فاختہ اُڑی) اُدھر وہ

ہڑبڑا کر گال سہلاتا ہوا اُٹھا ادھر دوستوں نے قہقہہ مارا
فارسی گھارنا۔ بے موقع بے محل فارسی بولنا۔
اثر۔ دوسرا فقرہ فارسی چھونکنا ہے۔ وہ درج نہیں۔
فائر (انگ) وہ انجن جس کے ذریعہ سے آگ بجھائی جاتی ہے۔
اثر۔ اسے فائر نہیں فائر انجن کہتے ہیں۔
فالودہ کھاتے دانت ٹوٹیں تو بلا سے۔ بھلائی کرتے برائی ہو تو ہونے دے
اثر۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے:۔ فالودہ کھاتے دانت ٹوٹے تو اسے کیا کیجئے اور اس کا مطلب ہوتا ہے کہ سہل کام بھی نہیں ہو سکتا۔
فالتو۔ پہاڑی مقامات پر تلی کو فالتو کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔
فالسہ۔ فالسائی۔ اودا رنگ۔ فالسے کے رنگ کا۔
اثر۔ لکھنؤ میں فالسئی کہتے ہیں گو حضرت جلال نے لکھنؤ سے فالسائی منسوب کیا ہے۔ سرمہ کے ایسے رنگ کو سرمئی کہتے ہیں فالسائی میں دوسرا الف کس قاعدے سے اضافہ کیا گیا۔ کتھے کتھئی ہے نہ کہ کتھائی۔
فال بدمنھ سے یا زبان سے نکالنا۔ بدشگونی سنانا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ناحق گھبراتی ہو فال بد منھ سے نکالتی ہو۔

ف۔ت

فتح خاں۔ (طنزاً) بہادر۔ شجاع۔
اثر۔ لکھنؤ میں تیس مار خاں کہتے ہیں۔
فتق۔ فوطوں کے ایک مرض کا نام
اثر۔ نہ معلوم آنت اترنا کیوں نہیں لکھا۔
فتور یا کام میں خلل ڈالنے والا۔ شریر۔ فسادی۔ درج نہیں۔
فتیلہ ناک میں دینا۔ ناک میں بتی کرنا۔ دق کرنا۔ آتش سے

فتیلہ اس کا اس کی ناک میں دیتا ہوں پری مجنوں
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خواں کا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ شعر میں ناک میں دم کرنا کہیں گے نہ کہ فتیلہ ناک میں دینا۔

فتح بے۔ خوشخبری سنانا۔ مژدہ باد۔ درج نہیں۔ (لازم ہائے لطافت)۔

ف۔ر

فرار۔ (بکسر اول صحیح بفتح اول غلط ہے) بھاگنا۔
اثر۔ عربی میں جو کچھ ہو اردو میں بفتح اول ہے اور یہی فصیح ہے۔
فرّار۔ بہت بھاگنے والا۔
اثر۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں۔ گریز فرار ایک ساتھ بولتے ہیں۔
فرانا۔ ناگھنا۔ پھاندجانا۔ درج نہیں (طلسم ہوشربا) عمرو سراپچہ فراکر بھاگا۔ (دوسری جگہ ہے) دیوار باغ فرایا۔
فربہ۔ موٹا۔
اثر۔ اس کے ضمن میں یہ فقرہ بھی درج کرنا چاہیے تھا:۔ الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی۔
فرتوت۔ بہت بوڑھا جس کی عقل زائل ہو گئی ہو۔
اثر۔ تنہا مستعمل نہیں۔ پیر فرتوت کہتے ہیں۔
فرادیٰ۔ (عربی) اکیلے۔ تنہا۔ ایک ایک۔
اثر۔ یہ فارسی میں فرادہ ہے اور اس نماز کو کہتے ہیں جو تنہا جماعت سے الگ ادا کی جائے۔ درج نہیں۔
فراغت ہونا۔ (دہلی) فارغ ہونا۔ فرصت ہونا۔ آتش سے

زندگی میں جو فراغت نہ ہوئی تو نہ ہوئی
اے فلک تنگ نہ ہو گور ہماری تیار

اثر۔ فراغت ہونا دہلی سے مخصوص کرنے کے بعد مثال میں شعر آتش لکھنوی کا پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نکات کون سمجھ سکتا ہے۔
فرض محال۔ ایسی چیز کا مان لینا جس کا واقع ہونا دشوار یا محال ہو
اثر۔ بول چال میں بفرض محال ہے۔
فرضیت۔ فرض ہونا۔
اثر۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر اردو میں مستعمل نہیں۔
فردِ عمل۔ انسان کے افعال نیک و بد کی فہرست جو کراماً کاتبین

مرتب کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

شیخ فردِ عمل میری کچھ ایسے بھی معاصی ہیں
کہ تیرے عفو کا اے میرے مالک استحاں ہوگا

فَرفَند۔ مکر و حیلہ۔

اثر۔ اردو میں تنہا فند مستعمل ہے۔ خود حضرت مؤلف نے دوسری جگہ خالی فند تحریر کیا ہے۔ (فند کا دوسرا مترادف چھند ہے بلکہ زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ فند ہو یا چھند عورتوں کی زبان ہے)

فرشتے واقف نہیں۔ محض لاعلم ہونے کی جگہ۔

اثر۔ صحیح روزمرہ ہے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔ صبا ؎

لگی خبر کسی کے فرشتوں کو بھی نہیں
ثابت کریں گے یار کی کیونکر بشر کمر

فرقدان۔ دو ستاروں کا نام۔

اثر۔ اردو میں مذاق سے سر کو بھی فرقدان کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

فرمائشی قہقہہ لگانا۔ کسی کی حماقت پر زور سے ہنسنا۔ درج نہیں۔

فرمائیے تو قبالہ منگاؤں۔ جب کوئی بے تکلف دوست ملاقات کو آئے، دیر تک بیٹھے اور اٹھنے کا نام نہ لے تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

فریادی ہونا۔ داد خواہ ہونا۔ درج نہیں۔

فردِ فرید۔ بے مثل۔ یکتا۔ کامل شخص۔ درج نہیں۔

فردا کہ دیدہ است۔ کل کا حال کسے معلوم کیا جانے کیا رنگ ہو۔ درج نہیں۔

فرما۔ جوتے کی تیاری کے بعد اسکو لکڑی کے قالب پر چڑھانا تاکہ شکل نہ بگڑے۔ درج نہیں۔

فریب صید باشد خواب صیاد۔ بظاہر غافل دشمن ہوشیار۔ درج نہیں۔

فرماؤ تو قبالہ منگوا دوں۔ یہاں سے جاؤ۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

ف۔ض

فضیحت۔ (دہلی) ذلت۔ رسوائی۔ بدنامی۔ (لکھنؤ) فضیحتی۔ دہلی میں جمع فضیحتیں۔ لکھنؤ میں فضیحتیاں (فضیح تیاں)

اثر۔ حضرت مؤلف کی عبارت گمراہ کن ہے۔ لکھنؤ میں عورتیں (ح) حذف کر کے فضیتی (واحد) اور جمع فضیتیاں بولتی ہیں۔

لطف یہ ہے کہ فضیحت کے ماقبل ہی حضرت مؤلف نے الفاظ فضیتا۔ فضیتا اڑانا۔ فضیتی اور فضیتی کرنا درج کئے ہیں مگر کوئی تخصیص لکھنؤ دہلی کی نہیں کی تاہم لکھنؤ کو فضیحتی اور فضیحتیاں سے متہم کرتے ہیں۔ اگر فیلن کی ڈکشنری دیکھ لیتے تو معلوم ہوتا کہ دہلی کی عورتیں بھی فضیحت نہیں بلکہ فضیتی بولتی ہیں اور دیہاتی عورتیں فضیتا۔

لکھنؤ میں عورتیں فضیتا اڑانا کے بدلے فضیتیاں اڑانا (برا بھلا کہنا اور لڑائی جھگڑے کو نکا فضیتی۔ بدنامی اور رسوائی کرنے کو فضیتا بولتی ہیں۔

فضہ۔ چاندی۔ نقرہ۔

اثر۔ اردو میں سوائے لونڈیوں باندیوں کے نام کے فضہ بمعنی چاندی یا نقرہ مستعمل نہیں۔

ف۔ط

فطرتی۔ ۱۔ طبعی۔ قدرتی۔ خلقی۔ ۲۔ (عو) شوخ۔ چالاک۔ فتنہ پرداز۔

اثر۔ لکھنؤ میں طبعی یا خلقی کا مفہوم فطرتی کے بدلے فطری سے ادا کرتے ہیں۔ نمبر ۲ کے متعلق مجھے اختلاف نہیں۔

ف۔ق

فقرے بازی چلنا۔ فقرہ بازی کارگر ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ فقرہ چل گیا یا کارگر ہوا کہتے ہیں۔

فقرہ کسنا۔ کسی کو طنز سے کچھ کہنا۔ درج نہیں۔

فقرہ کرنا۔ (لکھنؤ) کوئی بات فریب کی کہہ کر کسی کو فریب میں لانا۔ جلیل ؎

ماں ننگی تسکین نہ کی پروانہ کی   بیاں کی غمزے کئے فقرہ کیا

اثر: فقرہ کرنا بہانہ کرنا ٹالنا ہے نہ کہ فریب میں لانا۔ بلبل کا شعر بھی میرا بیان کردہ مطلب ادا کرتا ہے۔ وہ فقرہ دینا ہے جس کے معنی فریب میں لانا ہے۔ (طلسم فصاحت) ؎

رندوں سے کہاں چھپے گا ساقی   فقرے کبتک کرے گا ساقی

فقرہ دینا خود نور اللغات میں علیحدہ معنی جھانسا دینا درج ہے۔

فقنٹا (عو) گڑگڑا کے کچھ مانگنے والے کو عورتیں حقارت سے کہتی ہیں (فقیر سے بنایا ہے)۔

فقیر کا گھر بڑا۔ فقیر میں بڑی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں۔ درج نہیں۔

(فسانۂ آزاد) فقیر کا گھر بڑا ہے، فقیر سے بگاڑ کر آج تک کوئی بھی پھلا ہے۔

فقیر کا پوت چلن امیروں کا۔ جو غریب ہو اور امیرانہ وضع رکھے۔

اثر۔ مثل میں فقیرنی کا پوت ہے۔ یعنی باپ کا سایہ سر پر نہیں اور غریب ماں کے لاڈ نے مزاج بگاڑ دیا ہے۔

فقرہ چست کرنا۔ دل سے گڑھ کے کوئی بات کہدینا۔

اثر۔ اس میں بنانے یا مذاق اڑانے کا پہلو نکلتا ہے۔ اس کا اظہار کردینا چاہیے تھا۔

ف ۔ ک

فکر۔ اندیشہ۔ حاجت۔ قاآنی نے بکسر اول وفتح دوم کہا ہے ؎

سر ودش زنواد بدیع تر سخنے
کہ نقش می پزیرد چناں باخ فکر

اثر۔ قاآنی کے منہ آنے سے پیشتر حضرت مولف کو سوچ لینا چاہیے تھا کہ فکر (بکسر اول وفتح دوم) فکرۃ کی جمع تو نہیں ہے جس طرح افکار (بفتح اول وسکون دوم) فکر کی جمع ہے قاآنی ہی کا دوسرا شعر ہے جس میں فکر بسکون دوم اور فکر بفتح دوم دونوں موجود ہیں لہذا سخن دانی لغزش کا گمان نہیں ہو سکتا ؎

بروں از یں ہمہ ذاتیست کز تصوراں   بفکر تند عقول و بفکر تند فکر

قوانی زیور۔ خبر وغیرہ۔

فکر دامنگیر ہونا۔ اندیشہ لگا ہونا۔ فکر لاحق ہونا۔ درج نہیں۔

ف ۔ ل

فلیتا سنگھانا۔ (دہلی) تعویذ یا جنتر کی دھونی دینا۔

اثر۔ لکھنؤ بھی اس سے بیگانہ نہیں

فلانا پارس پتھر ہے۔ خوش نصیب ہے۔ درج نہیں۔

ف ۔ ن

فندق۔ (اردو میں زبانوں پر بالکسر وفتح سوم ہے) کنایۂ لب معشوق

اثر۔ اردو میں فندق کے یہ معنی نہیں۔ فارسی میں البتہ فندق شکستن بوسہ گرفتن ہے۔ اردو میں فندق انگلیوں کے سروں میں مہندی لگانا ہے اس کا ماخذ ہیریا (Hazel nut) ہے۔ (دیکھئے پلیٹس جس میں فندق کے یہ معنی درج ہیں)۔

فنگر گلاس۔ (انگ) ہاتھ دھونے کا پیالہ۔

اثر۔ اسے فنگر گلاس نہیں فنگر بول (Finger bowl) کہتے ہیں

ف ۔ و

فوں۔ سانپ کی پھنکار۔ ذوق ؎

وہ مار فلک کا کہکشاں نام ہے جس کا
کرتا ہے حسد بجز سے فوں فوں مرے آگے

اثر۔ یہ شعر ذوق کا نہیں انشا کا ہے۔

فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔ فوج کے حملے کا روکنا اور شادی کے بعد کے خرچ کا بندوبست کرنا اور ان دونوں کاموں کو اختتام پر پہنچانا بہت دشوار ہے۔

اثر۔ میرے نزدیک مقولے کا یہ مطلب ہے کہ فوج کا کسی طرف سے گزرنا تباہی اور مصیبت کا باعث ہے۔ بقول میر (ع)

جانا جاتا ہے کہ اس راہ سے لشکر نکلا

برات کا پچھا لوگوں کا حساب چکنا اور دوسرے جھگڑے ختم کرنا ہوا۔
فوجوں کا ٹکلنا۔ فوجوں کا مقابل اور جنگ پر آمادہ ہونا درج نہیں
فوج کی فوج۔ آدمیوں کے غول کے غول۔ کثیر مجمع۔ درج نہیں۔
فوق ہونا۔ برتری ہونا۔ درج نہیں۔

ف۔ے

فیلھائی۔ (بفتح اول و یائے مجہول و سکون لام) وہ عورت یا لڑکی جو ٹھلے

ضد کرے۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) شعلہ رخسار فیلمائی ہے
یہ بھی ایک بات ماں کے ڈرانے کو بنائی ہے۔
(فیلھا یا درج ہے)۔
فی۔ (ع) عیب۔ نقص۔ (فقرہ)۔ اس میں کچھ فی نہیں ہے
درج نہیں۔

حرف ق

ق۔ا

قابوچی۔ کلمۂ تحقیر۔ سفلہ۔ کمینہ۔ بدذات۔
اثر۔ فیلن پر بھی قریب قریب یہی معنی لکھے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ
قابوچی خودغرض کو کہتے ہیں۔ موقع پا کر اپنا کام نکالنے والا۔
پلیٹس میرا ہمنوا ہے۔ اس میں قابوچی کے ایک معنی خودغرض
(Selfish) درج ہیں۔
قاری۔ حروف کے مخارج کے موافق قرآن پڑھنے والا۔
اثر۔ ایک لطیفہ یاد آیا جو والد مرحوم نے چشم دید بیان کیا تھا۔
لکھنؤ کے ایک مشہور و مستند قاری روضۂ امام حسین علیہ السلام میں
بآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ ایک عرب کا لڑکا
رو رہا تھا۔ باپ نے لاکھ بہلایا چپ نہیں ہوا۔ اس نے جھلا کر
کہا کہ اگر چپ۔ ہوگا تو اسی طرح تیری ہڈیاں پسلیاں توڑوں گا
جس طرح یہ ہندی قرآن کی ہڈیاں پسلیاں توڑ رہا ہے۔
قاسم محروم۔ بانٹنے والا حصے سے محروم رہتا ہے عربی میں

القاسم محروم ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ فقرہ اپنی عربی شکل ہی میں بولا جاتا ہے
قاضی جی بہتیرا سرائیں میں مارتا بارتا ہی نہیں۔ جب کوئی شخص
باوجود فہمائش کے اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو کہتے ہیں۔
اثر۔ ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک مجسٹریٹ نے ایک ملزم کو تین مہینہ قید
سخت کا حکم سنایا۔ ملزم نے کہا ہم کو پُرس نا ہمکا ایکو دن کی نا ہے منجور (آپ
ہی نا ہیں ایک دن کی بھی منظور نہیں)۔ (منجور میں نون کی آواز
بہت خفیف ہے) (مارتا کی جگہ وارتا چاہیے)۔
قاضی جی کیوں دُبلے شہر کے اندیشے سے۔ ناحق اور بے موقع
فکر کرنے والے کے متعلق بولتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں قاضی جی شہر کے اندیشے میں دُبلے۔
قال و قیل۔ حجت۔ بحث۔ (شعور)

جیتیں گے منطقی نہ تمھاری دلیل سے
مل جاؤ مدعا ہے یہی قال و قیل سے

اثر۔ نثر میں قیل و قال کہتے ہیں۔ لکھنؤ کی عورتیں قالا قولی کہتی ہیں۔

اس شخص کی نسبت جو بات چیت میں غلبیت چھانٹے۔ پلیٹس میں بھی قیل و قال درج ہے۔ نوراللغات میں قالاقولی درج ہی نہیں۔

قالب - اس لفظ کے ایک خاص معنی ہیں جو درج نہیں اور جو غالبا لکھنؤ تک محدود ہیں۔ قالب اُس عورت کو کہتے ہیں جس پر کوئی پری جن یا شہید آتا ہو اُس وقت وہ عورت اس طرح باتیں کرتی ہے گویا وہی روح بول رہی ہے جس کا سایہ ہے اور اُس عورت کا جسم اُسی روح کا قالب ہے۔ مثلاً فلاں عورت شیخ سدو کا قالب ہے یعنی شیخ سدو اُس پر آتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا) میں شیخ سدو ہوں یہ میرا قالب ہے۔ اس کے میاں کو مار ڈالوں گا کیونکہ ہمارے قالب پر ظلم کرتا ہے۔

قامت - قد۔ لکھنؤ میں مونث۔ دہلی میں مذکر بولتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اختلاف ہے۔ بعض مذکر بولتے ہیں بعض مونث جلال مونث کی تائید میں ہیں۔ پلیٹس نے مونث لکھا ہے۔

قائزہ کرنا - گھوڑے کے منہ میں دہانہ چڑھا کر لگام کا تسمہ دم سے باندھ دینا تاکہ چلتے وقت منہ نہ مارے۔

اثر۔ کوئی صاحب گھوڑے پر یہ عمل کرنے کے بعد چلانا کیسا اگر سوار ہو سکیں تو میں جانوں۔ بات یہ ہے کہ بعض گھوڑے تھان پر مالش کے وقت سائیس پر منہ مارتے ہیں اس سے حفاظت کے لئے دہانے یا قزئی میں ایک رسی یا تسمہ باندھ کر اور گھوڑے کی پیٹھ پر سے لیجا کر اُس کی دم پر اٹکا دیتے ہیں۔ یہ عمل تھان پر ہوتا ہے نہ کہ سواری کے وقت۔ پلیٹس میں بھی یہ فقرہ موجود ہے۔ (lwhal dubbing own)

قارورے میں بھالے نظر آنا - معمولی بات کو اہمیت دینا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) حسینہ نے کہا ملکہ جی تمہیں تو قارورے میں بھالے نظر آتے ہیں۔

ق - ب

قبر پہ قبر نہیں بنتی - (دہلی) قرض پر قرض نہیں ملتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔

قبلۂ منسوخ - مراد بیت المقدس سے ہے جدھر تعین کعبہ سے قبل سجدہ کیا جاتا تھا۔ درج نہیں ہے

تیرے رُخ سے قمر کو یوں ہے رسوخ   جیسے کعبے سے قبلۂ منسوخ

قبر کے مردے اکھاڑنا۔ یا اکھیڑنا - پرانے جھگڑے نکالنا۔ سوتے فتنے جگانا۔

اثر۔ قبر کے مردے کی جگہ گڑے مردے بھی بولتے ہیں اکھیڑنا کے ساتھ۔

ق - ت

قتلا - قاش۔ چھانک۔ گول تراشا ہوا ٹکڑا کسی کھانے کی چیز کا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا اطلاق صرف مچھلی کے گوشت اور آلو کے ٹکڑے پر کرتے ہیں۔

قتلی - چھوٹا قتلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ق - د

قدم آپ کے چوما چاہئے - آپ بڑے بے حیا ہیں۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

قدم بڑھائے ہوئے - بڑھے چلو۔ ہمت بندھانے کو یہ فقرہ استعمال کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ تلق ہے

سرائے دہر دم لینے کا مقام نہیں
عدم کے قافلے والو قدم بڑھائے ہوئے

قد سانچے میں ڈھلا ہونا - اعضا کا تناسب ہونا۔ درج نہیں ذوق ہے

ہیں دھواں دھار اُسکی زلفیں قد ہے سانچے میں ڈھلا
چہچہ گلگوں ہے شعلہ ساعد جانانہ شمع

ق - ر

قرابین - (ت بیائے معروف) ایک قسم کی چھوٹی بندوق۔

اثر۔ اسے ترکی قرار دیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ فرانسیسی Carabine کی ہندی شکل ہے انگریزی Carabine بھی ملتا جلتا ہے مگر وہ خود براہ راست فرانسیسی سے لیا گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایک وقت جتنا اثر فرانسیسیوں کا ہندوستان پر تھا انگریزوں کا نہیں تھا اور فرانسیسی الفاظ ہندوستانی زبان میں داخل ہو رہے تھے۔ پلیٹس سے بھی تصدیق ہو گئی۔ اُس نے قرابین کا ماخذ فرانسیسی کے علاوہ اطالوی Carabina کو بھی قرار دیا ہے۔

قرابینچہ۔ قرابین کی تصغیر بھی اُردو میں رائج ہے وہ نوراللغات میں درج ہی نہیں۔

قرض مام۔ (نحو) قرضہ لینا۔ (فقرہ) قرض مام کر کے لڑکی کا بیاہ کر دیا۔ (قرض بفتح اول و دوم) لطف یہ ہے کہ سنسکرت میں مام کے ایک معنی روپے پیسے کے بھی ہیں۔ یہ قرض وام (وام واو سے) جس کے وہی معنی ہیں جو قرض مام کے نوراللغات میں درج نہیں۔

قرینے کی بات۔ موقع کی بات۔ مناسب بات۔

اثر۔ لکھنؤ میں "ٹھکانے کی بات" کہتے ہیں۔

قرض کا زرد مہمانی۔ قرض لے کر مہمانداری کرنا خلاف عقل ہے درج نہیں۔ (قرض بفتح اول و دوم عورتوں کی زبان پر ہے۔

قربان اس فہمید کے۔ درپردہ احمق بنانا درج نہیں اندیلئے طالع

قرآن خواں۔ قرآن خوانی۔ قرآن پڑھنے والا۔ قرآن پڑھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ان فقروں کا استعمال محدود ہے مُردے کی روح پر ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنے تک۔ عام طور پر قرآن پڑھنے کو قرآن کی تلاوت کہتے ہیں۔ یہ درج ہی نہیں۔

ق۔س

قسائی۔ گوشت فروش مسلمان کو قسائی اور ہندو کو کھٹیک کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھٹک (کھٹیک) ہندو میوہ فروش کو کہتے ہیں۔ ہندو گوشت بیچتے ہی نہیں

اپنی طالبعلمی کے زمانے کا ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک بوڑھا کھٹک جو سرف دھوتی باندھے ہوئے تھا تخمی آموں کی ایک ڈھیری بیچتا ہوا آیا۔ میں نے پوچھا کہ آم کھٹے تو نہیں ہیں۔ کہنے لگا آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ نہایت خوشگوار چاشنی ہے۔ اس فقرے نے جادو کا اثر کیا اور پوری ڈھیری بغیر چکھے ہوئے خرید لی۔ ارے صاحب آم اس قدر کھٹے نکلے کہ اُس عمر میں بھی نہیں کھائے جا سکے۔ کھٹے چونا۔

"نہایت خوشگوار چاشنی" کے فقرے پر اب تک عش عش کرتا ہوں۔ (کھٹک کے متعلق مزید بحث ق کی ردیف میں چکوا کے تحت ملاحظہ ہو)۔

قسمت کی ماری۔ بدنصیب عورت۔ درج نہیں۔

ق۔ط

قطی۔ ڈبا۔ کسی زمانے میں مسقط کا حلواجن ڈبوں میں آتا تھا اُن کو قطی کہتے تھے۔ انشا نے لفظ قطی استعمال کیا ہے۔

ع۔ جیسے قطی میں کالے انگور

ہم انگور کی پٹاری کہتے ہیں۔

ق۔ل

قُلتین کرنا۔ (دلی) (پانی کے لئے) ناپاک کرنا نجس کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی عورتیں برابر بولتی ہیں اور مفہوم پانی تک محدود نہیں کوئی چیز نجس ہو جائے تو کہتی ہیں قلتین کر دی یا ہو گئی (مثلاً کتے نے چھو کر یا چاٹ کر)۔ پلیٹس میں ایک معنی لکھے ہیں۔ ایسا پیالہ یا ظرف جسکو مختلف آدمی استعمال کرتے ہوں۔ میر حسن کا ایک شعر بھی اس کی تائید میں ہے ؎

اگر چاہتا ہے مرے دل کا چین ... نہ بنا وہ ساغر کہ ہو قلتین

قلق دینا - رنج دینا صدمہ پہنچانا - درج نہیں طلسم ہوشربا۔
قل آعوذیہ - خیرات پر زندگی بسر کرنے والا -
اثر - یعنی بہت مشتبہ ہیں - صحیح مفہوم ہے نمائش کے لئے مقدس اور پارسا بننا - مولویوں کی شکل بنائے رہنا - (فسانۂ آزاد) جو علما... بنتے زیادہ ہیں ان کو بھی لوگ پسند نہیں کرتے اور قل آعوذئے کہتے ہیں۔
قلمدان دینا - قلمدان عنایت کرنا - (کنایۃً) عہدہ دینا۔
اثر - عام طور پر قلمدان ہوگیا یا سپرد ہوگیا بولتے ہیں۔
قلابازی کھانا - اچانک اس طرح گرنا کہ سر نیچے ٹانگیں اوپر ہوں - زور سے پٹخنا کھانا - یہ مفہوم درج نہیں -
قلندری - ایک قسم کی چھولداری -
اثر - لکھنؤ میں اسے قلندرا کہتے ہیں - (طلسم فصاحت) بے چوبے اور راؤٹیاں [illegible] درے۔
قلعہ جنگ - کشتی کا ایک پیچ - درج نہیں۔

ق - و

قول کرسی نشین ہونا - صحیح ثابت ہونا - درج نہیں - طلسم ہوشربا) غلام کا قول کرسی نشین ہوا -
قونسل - معرب کونسل - لفظ انگریزی کا ہے جس کے اصلی معنے مجلس شوریٰ ہیں - اصطلاح میں سفیر یا نائب سفیر کو کہتے ہیں یعنی معتمد - مختار ایک سلطنت کا جو دوسری سلطنت میں رہے -
اثر - مجلس شوریٰ کے لئے انگریزی لفظ Council ہے اور سفیر یا معتمد کے لئے Consul - حضرت مؤلف نے دونوں کو گڈ مڈ کر دیا ہے - قونسل کا املا بھی سین سے نہیں بلکہ صاد سے ہے قونصل -

ق - ہ

قہاقا (لکھنؤ) ہو (قہقہہ مارنے کے ساتھ) اب قلیل الاستعمال ہے - قلق ؎

مسکرایا جو نظر آئے دہن غنچوں کے
کبک کی چال جو دیکھی تو قہاقا مارا

اثر - لکھنؤ سے مخصوص نہیں میر حسن دہلوی فرماتے ہیں ؎

قہاقا ہنسی شور غل تالیاں — سہانی سہانی نئی گالیاں

ق - ی

قیں بول جانا - (بکسر اول ویائے مجہول) ہار جانا - مغلوب ہو جانا - درج نہیں - فسانۂ آزاد - دلھن نے اس زور سے دبایا کہ قیں بول گئے -

حرف ک

ک - ا

کابس - مٹی جس سے مٹی کے برتن پر قلعی کرتے ہیں -
اثر - پٹیس سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر تحقیق کئے ہوئے کہ اردو نے اسے قبول بھی کیا ہے - اردو میں مٹی کے روغن کئے ہوئے برتنوں کو لاکھی کہتے ہیں -
کابک - (بروزن چابک) کبوتروں کا دربا جو بانس کی کھپچیوں سے بناتے ہیں - صرف کاٹھ کے دربے کو بھی کہتے ہیں -

اثر۔ لکھنؤ میں لفظ کابک کا استعمال صرف شتر مرغوں کے بند کرنے کے خانوں تک محدود ہے۔ کبوتروں کی ڈھابلی ہوتی ہے۔ مرغیوں کے لئے دربا نہیں ڈربا ہوتا ہے۔

کابلی ۔صفت کابل کا۔ ایک قسم کا کبوتر جو نہایت بلند اڑ سکتا ہے اور دو دو تین تین پہر تک زمین پر نہیں اترتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو گرہ باز کہتے ہیں۔

کابلی (ب ساکن) ابلے ہوئے مٹر جن میں نمک مرچ اور کھٹائی ملی ہو یہ معنی درج نہیں۔

کابلی والا (ب ساکن) وہ شخص جو ابلے ہوئے مٹر اور دوسری چاٹ کی چیزیں بیچتا ہے۔ درج نہیں۔

کاتا اور لے دوڑی ۔ (ع) ہمیشہ ایک نیا مشغلہ اٹھانے والی کی نسبت بولتی ہیں۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ یہ مثل جلد باز اور جھپ کرنے والی متلون مزاج عورت کے لئے بولی جاتی ہے۔ اس سے بے صبری کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ (فسانۂ آزاد) پہلے سمجھ لو، پھر اعتراض جڑو، یہ نہیں کہ کاتا اور لے دوڑی۔

کاٹو تو خون نہیں ۔ کاٹو تو لہو نہیں۔ ہک دھک رہ جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔

اثر۔ حضرت جلال بھی یہی فرماتے ہیں مگر لکھنؤ میں بدن کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں: کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ کسی نے اسی کو اس طرح نظم بھی کر دیا ہے: کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔

کاتا ۔صفت۔ کاتا ہوا جیسے بڑھیا کا کاتا

اثر۔ بڑھیا کا کاتا خود ایک مٹھائی کا نام ہے۔ خالی کاتا چرخے پر کاتا ہوا سوت ہے۔

کاٹ دینا ۔ عمر بسر کرنا۔ رند ؎

شب فرقت کی مصیبت کو گوارا کر لے
کاٹ دے نالہ ہی کر کے دل زار آج کی رات

اثر۔ یہ رات کاٹنا کی مثال ہوئی نہ کہ عمر بسر کرنے کی۔

کاجل گھلانا ۔ (لکھنؤ) کاجل لگانا۔ داغ ؎

تیرے کاجل گھلا رہتا ہے اب تو ہر گھڑی
اس بلا کو پالنا آنکھوں میں دیکھا اچھا نہیں

دلی میں سرمہ کے لئے گھلانا گھلنا اور لکھنؤ میں کاجل کے لئے گھلانا گھلنا مستعمل ہے۔

اثر۔ کاجل گھلانا کو لکھنؤ سے منسوب کر کے مثال میں شعر داغ دہلوی کا پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ داد تحقیق یوں دی جاتی ہے کہ دلی میں سرمہ کیلئے گھلانا گھلنا اور لکھنؤ میں کاجل کے لئے گھلانا گھلنا مستعمل ہیں یہ بھی نامعتبر۔ آتش نے سرمہ کے لئے گھلانا کہا ہے:

اس پری رو نے گھلایا ہے جو سرمہ اس میں
پتلیاں آنکھوں کی پتلا ہوئی ہیں جادو کا

اصل یہ ہے کہ کاجل یا سرمہ گھولنا یا گھلانا گھہرا گھہرانا ہے باقی قیاس آرائی ہے۔ داغ اور آتش کے اشعار سے ثابت ہے کہ سرمہ کی تخصیص دلی سے اور کاجل کی لکھنؤ سے اس ضمن میں درست نہیں۔

کاجو بھوجو ۔ (یہ لفظ کاجو اور بھوج پتر سے بگڑ کر بنا ہے) صفت۔ (دہلی مو) نازک اور کمزور چیز کی نسبت مستعمل ہے۔ بود، راقم ؎

کاجو بھوجو ہوا کرتا ہے جہیز دیکھا
رکھ کے بھوجو ہر ایک آدھ بھو ٹوٹ پڑا

اثر۔ حضرت مولف نے یہ فقرہ اور اس کے معنی و مثال فیلن کی ڈکشنری سے لئے ہیں مگر کاجو بھوجو کی وجہ تسمیہ خود اُن کی منگڑھت ہے۔ بھوج پتر تو ایک درخت کی چھال ہے جو کاغذ کی طرح لکھنے کے کام آتی ہے۔ میں نے اسکے درخت سون مرگ کشمیر میں دیکھے ہیں کاجو ایک بھنا ہوا خستہ میوہ ہے اس میں اور بھوج پتر میں کوئی ربط نہیں۔ بھوجو کو جوحن کی چیز کہہ سکتے ہیں۔

کاٹھ کے بدھو ۔عقل سے بے بہرہ۔ (یہ کاٹھ کے الو سے قدرے مہذب ہے) (اودھ پنچ) منیجر صاحب نازنین کو دیکھتے ہی کاٹھ کے بدھو بن جاتے۔ درج نہیں۔

کاجل سب دیتے ہیں چتون میں بھانت ہے۔ بناؤ سنگار
سب عورتیں کرتی ہیں طرحداری ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی۔
دوسری شکل اس مثل کی یہ ہے:-
کاجل سب کوئی دے چتون بھانت بھانت۔ دونوں درج نہیں۔
کاجل اڑانا۔ کاجل کا نشان نہ چھوڑنا۔
اثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ کنایۃً بڑا شاطر۔ چالاک۔ بادنی
چور۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
کاچھی۔ (دہلی) ہندو کنجڑا۔ مالی کی ایک قوم۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے مگر تھوڑے فرق کے ساتھ۔ کاچھی
وہ کاشتکار ہے جو ترکاری بوتا ہے اور بازار یا منڈی میں
بیچتا ہے۔ جن کھیتوں میں ترکاری بوئی جاتی ہے۔ انکو کچھیا
کہتے ہیں۔ یہ درج ہی نہیں۔
کاچھنا۔ افیون خشخاش کی ہونڈی سے نکالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھیو لگانا کہتے ہیں۔ فیلن میں چھیونا درج ہے۔
حضرت مولف نے پوستہ اور خشخاش کا خلط مبحث کر دیا ہے۔
افیون پوستہ کی ہونڈی سے نکالی جاتی ہے۔ خشخاش جسے عام طور
سے خشخش کہتے ہیں پوستہ کے بیج ہیں۔
کاسے لگ جانا۔ پیٹ پالنے کا شیستا ہو جانا۔ درج نہیں۔
کاربین۔ بندوق کی ایک قسم۔
اثر۔ اسے قرابین کہتے ہیں نہ کہ کاربین۔
کار تمام ہونا۔ کام تمام ہونا۔ مرجانا۔ اسیر سے
اماں شتاب دوڑ جلدی کا کام ہے کچھ دیر کی تو کار ہمہ تمام ہے
اثر۔ وہی فقرے محاورہ سازی۔ شعر میں کار باضافت نظم ہے
اس سے اضافت خارج کرکے کار تمام ہونا کیونکر بن گیا محاورہ کام
تمام ہونا ہے نہ کہ کار تمام ہونا۔ میر سے

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

کارتوس۔ انگریزی کارٹرج کا بگڑا ہوا ہے۔
اثر۔ انگریزی نہیں فرانسیسی کارتوش (Cartouche) کا بگڑا ہوا ہے۔ پلیٹس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کارتوس کارتوش سے
قریب تر ہے یا کارٹرج سے؟
کارد۔ (رائے مہملہ موقوف و بہ حرکت را غلط ہے) چاقو۔ چھری۔
اثر۔ غلط ہے تو ہوا کرے۔ اردو میں بفتح را ہے اور اسی طرح
فصیح ہے۔ بالکل یہی صورت انگریزی الفاظ کارڈ اور گارڈ کی ہے۔
ان میں رائے ساکن کو متحرک کرنے میں تامل نہیں ہوتا۔ فارسی کارد
پر ضد ہوتی ہے۔ کیوں؟
کارزاری۔ جنگی۔ لشکری
اثر۔ میرے پاس جو کتب لغات ہیں اُن میں سے کسی میں درج
نہیں نہ کہیں نظر سے گزرا۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے۔ کارزار
بیشک معنی لڑائی ہے۔
کارستانی دکھانا ہنر یا سلیقہ دکھانا۔ درج نہیں۔
کارنس۔ (انگ) دیوار کی گگر۔ اُردو میں کارنس ہے۔
اثر۔ بکسر نون لکھا ہے لکھنؤ بالفتح بولتے ہیں فیلن میں بھی بالفتح ہے۔
کاسنی رنگ۔ سرخی مائل نیلا رنگ۔
اثر۔ یہ ہلکا اودا رنگ ہوا نہ کہ نیلا۔
کاسہ لینا۔ بھیک مانگنا۔ گدائی کرنا۔ درج نہیں۔
کاشانہ۔ گھر رئیسوں کا۔
اثر۔ کاشانہ جھونپڑا یا چھوٹا مکان ہے نہ کہ رئیسوں کا گھر۔
کاشانی مخمل۔ ایک قسم کی عمدہ مخمل کاشان سے منسوب درج نہیں
کاشی۔ بنارس کا نام
اثر۔ ایک معنی منسوب بہ کاشان بھی ہیں۔ کاشان کا رہنے والا
کاشان ایران کا ایک شہر ہے۔ مثلاً محتشم کاشی۔ ایک اور معنی
روغن کئے ہوئے سفالی برتن اور کھپرے کے ہیں۔ یہ بھی درج نہیں۔
کاغذ کا پٹے باز۔ ایک کھلونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے دمڑی کا پٹھے باز کہتے ہیں۔

کافوری مرہم۔ نہایت ٹھنڈا مرہم کافور جس کا جزو اعظم ہے لغت میں نہیں

کال کاٹنا۔ قحط کے دن گزارنا۔ درج نہیں۔

کاغذی آبخورے۔ کاغذی ہانڈیاں۔ مٹی کے بنے ہوئے سبک اور خوبصورت آبخورے اور ہانڈیاں درج نہیں۔

کاغذی گھوڑے دوڑانا۔ جابجا خطوط بھیجنا۔ رنگین ؎

ہم سفر میں ہوں اور اسکو غیر بہکاتے ہیں یاں
بھگواب کاغذ کے گھوڑے یاں سے دوڑانا پڑے

اثر۔ رنگین کے شعر سے محاورے کے معنی تراشنا۔ محاورے کا اصل مفہوم ہے: منصوبے بہت کچھ باندھنا، کرنا دھرنا کچھ نہیں یہی مطلب کاغذ کے گھوڑے دوڑانے سے ادا ہوتا ہے وہ درج نہیں۔

کافر نعمتی۔ ناشکری۔ ناسپاسی۔

اثر۔ فارسی میں جو کچھ ہو۔ اردو میں کفران نعمت کہتے ہیں۔

کافور کھلا رہنے سے اڑ جاتا ہے۔ لہذا اسکے ساتھ کالی مرچیں رکھتے ہیں۔

اثر۔ کالی مرچیں نہیں لونگیں رکھتے ہیں۔ میں نے یہی دیکھا اور یہی سنا ہے ممکن ہے کہیں مرچیں بھی رکھتے ہوں۔ حوالہ دینا چاہئے تھا۔

کالا بال۔ موئے زہار۔

اثر۔ اس معنی میں ہمیشہ بصیغہ جمع کالے بال بولتے ہیں۔

کالا منڈا۔ موٹا بھدا سیاہ فام آدمی۔ درج نہیں۔

کالی زیری۔ ایک قسم کا سیاہ زیرہ۔

اثر۔ یہ سیاہ زیرے سے ایک بالکل مختلف دوا ہے مصرف بھی جدا ہے۔

کامی۔ بہت کام کرنے والا۔ کام آنے والا۔ درج نہیں۔

کام کھلنا۔ کاروبار جاری ہونا۔ کام چلنا۔ درج نہیں۔

کام کے سر ہونا۔ کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا۔ درج نہیں۔

کام کو ادوں ہوں۔ کھانے کو ہوں ہوں۔ کام چور نوالے حاضر درج نہیں۔

کام اتارنا۔ کام بنا کر تیار کرنا۔ درج نہیں۔

کام سے کام رکھنا۔ اپنے کام سے مطلب رکھنا اور دوسرے کے کام میں دخل نہ دینا۔ درج نہیں۔

کان نمک۔ وہ جگہ جہاں سے کھود کر نمک نکالتے ہیں۔

اثر۔ اس ضمن میں یہ مثل بھی لکھنا چاہئے تھی! ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد۔

کان۔ (لکھنؤ) عورتوں کے کانوں کا ایک زیور جسے دہلی میں کرن پھول کہتے ہیں۔

اثر۔ کان اور کرن پھول دو مختلف زیور ہیں اور لکھنؤ والے دونوں سے واقف ہیں۔ آتش ؎

کانوں میں ترے دیکھ کے سونے کے کرن پھول
اے سرو رواں پھول گئے مرغ چمن بھی

بحر ؎

پہنے جو موتیوں کے کرن پھول یار نے
تاروں پہ اوس پڑ گئی خوشہ ٹھٹھر گیا

کان اور کرن پھول دو مختلف زیور ہیں فرق یہ ہے کہ کرن پھول کان کی لو سے لٹکتے رہتے ہیں اور کان بالکل کان کی وضع کے اور کان سے چپٹے رہتے ہیں۔

کان اینٹھنا۔ (دہلی) گوشمال کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان امیٹھنا کہتے ہیں۔

کان پچپانا۔ گھوڑے کا اپنے کانوں کو حرکت دینا شرارت کی غرض سے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان پچپانا کہتے ہیں۔

کان پھڑ پھڑانا۔ کتے کا اپنے کان ہلانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان پھٹپھٹانا کہتے ہیں۔

کان جھنتانا۔ کانوں کو شور و غل ناگوار ہونا۔

اثر۔ کان جھنجھنانا بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

کان پھوٹ جانا۔ شور و غل کی وجہ سے کانوں کا پریشان ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان پھوٹ جانا بہرا ہو جانا یا بہرا بننا ہے۔

کالا پانی۔ (لکھنؤ) شراب۔

اثر۔ صرف عورتیں شراب کو کالا پانی کہتی ہیں۔ یہ تخصیص کر دینی چاہیئے تھی۔

کالا تل۔ کنجد سیاہ۔

اثر۔ یہ ہمیشہ بصیغۂ جمع بولا جاتا ہے۔ کالے تل۔

کالی آنکھ۔ معشوق کی چشم سیاہ خوبصورتی کی دلیل ہے۔ آتش سے

ہیں اشارہ ہے ان کالی کالی آنکھوں کا
شکار شیر نہ کھیلیں تو ہم غزال نہیں

اثر۔ آتش کے شعر ہی سے واضح ہے کہ خوبصورتی کا مفہوم لفظ کالی بتکرار لانے سے نکلتا ہے۔

کالی مرچ۔ گول مرچ۔ سیاہ مرچ۔ کنایۃً مکھی۔ نظیر سے

کوئی پکارتا ہے کیوں خیر تو ہے بھائی
ایسے جو کھانستے ہو کیا مرچ ہے کھائی

اثر۔ محض قیاس آرائی۔ مکھی نگلنے سے ابکائیاں آئیں گی نہ کہ کھانسی۔ البتہ مرچ کی دھانس سے کھانسی آتی ہے۔

کالی ہڑ۔ چھوٹی ہڑ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے جواہڑ کہتے ہیں۔

کام بر آنا۔ مراد پوری ہونا۔ مقصد حاصل ہونا۔ جرأت سے

ہو گئے ہم سنتے ہی وصل کا پیغام تمام
کام دل کچھ نہ بر آیا کہ ہوا کام تمام

اثر۔ مراد بر آتی ہے نہ کہ کام۔ جرأت کے شعر میں کام دل باضافت ہے وہ کام بر آنا کی مثال کیونکر ہو گیا۔

کان پھاڑنا۔ اتنا چیخ کر بولنا کہ ناگوار ہو۔ درج نہیں۔

کان غنگ ہونا۔ (لکھنؤ) کان گنگ ہونا۔

اثر۔ یہ نہ معلوم کس لکھنؤ کی زبان ہے۔ ہم بھی کان گنگ ہونا بولتے ہیں جسے آگے چل کر دہلی سے مخصوص کر دیا ہے۔ کاش کسی لکھنؤ والے کی کتاب سے کوئی مثال پیش کر دی ہوتی خود ساختہ فقروں سے کام نہیں چل سکتا۔

کان کترنا۔ کان کاٹنا۔ کسی کام میں ایسا ہوشیار ہونا جو دوسروں کو عاجز اور پست کر دے۔ کسی کام میں استاد کامل ہونا۔ ظفر سے

اللہ رے تمہاری یہ تیزیٔ طبیعت
تم نے تو اب ظفر کان اہل سخن کے کترے

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم کان کاٹنا سے ادا کرتے ہیں جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

کان کٹے پڑنا۔ کانوں کا کسی بوجھ کو برداشت نہ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کان پھٹے پڑنا ہے۔ (عورتوں کی زبان ہے کانوں کے زیور بھاری ہونے کے موقع پر بولتی ہیں)۔

کان کرنا۔ غور سے سننا۔ توجہ سے سننا۔ شاد سے

گوش کر فریاد عاشق جان کر   نالۂ بلبل پہ اے گل کان کر

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ شعر میں کان کر فارسی گوش کن کا لفظی ترجمہ ہے اور بس۔ اردو کا محاورہ کان دے کر یا کان کھول کر سننا ہے۔

کان بند ہونا۔ کان کا سوراخ بند ہونا۔

اثر۔ یہ چھدے ہوئے کان کا بیہ بند ہو جانا ہے۔

کان کی کو۔ کچیا۔ ناسخ سے

جز نمک تیرے بدن میں ہے وہ زیور میں نہیں
جو صفائی کان کے کو میں ہے گوہر میں نہیں

اثر۔ کان کی لو (ل۔و) کو کان کی کو (ک۔و) پڑھا اور ایک نیا مرکب تیار ہو گیا۔ مگر ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مطلب بیان کرنے میں عام لفظ لو استعمال کرنے کے بجائے ایک غیر معروف دیہاتی مترادف کچیا کیوں استعمال کیا۔

حضرت مؤلف کی انج کا بے سروپا ہونا فرہنگ شفق کے اندراج سے ثابت ہو جاتا ہے:۔

کان کی لو۔ (بفتح لام مہملہ) بنا گوش۔ وہ نرم گوشت جو کان کا

زریں حصہ ہے اور جس میں بالا پہننے کے لئے سوراخ کرتے ہیں ناسخ ؎

سب جوڑیاں تیرے بدن میں ہے وہ زیور میں نہیں
جو صفائی کان کی لو میں ہے گوہر میں نہیں

ایک سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ جہاں لفظ کو تنہا درج کیا ہے وہاں اس کے ایک معنی کان کی لو کیوں نہیں تحریر فرمائے مجھے پلیٹس میں بھی یہ معنی کان کی لو نہیں ملا۔

کان گونگے ہونا۔ (دہلی) کان بہرے ہو جانا۔

اثر۔ مجھے شبہ ہے کہ دہلی میں کان بہرے ہونے کو کان گونگے ہونا بولا جاتا ہے۔ فیلن یا فرہنگ آصفیہ میں درج نہیں۔ کان گنگ تو ہو سکتے ہیں مگر گنگ کے ترجمے کی بنا پر گونگے نہیں بلکہ بہرے کہے جائیں گے۔

کان کے پردے پھوٹے جاتے ہیں۔ شور و غل سے سماعت میں فرق ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہیں۔

کان میں قلم رکھنا۔ کان کے اوپر بالوں کے پیچھے کنپٹی سے ملا ہوا قلم رکھنا

اثر۔ یہ کان پر قلم رکھنا ہے نہ کہ کان میں قلم رکھنا۔ غالب ؎

مگر لکھوائے کوئی ان کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے

کانوں میں سر کر دوں گا۔ بچوں کے دھمکانے کے لئے یہ فقرہ کہتے ہیں

اثر۔ میں نے ٹانگوں میں سر کر دینا تو سنا تھا۔ کانوں میں سر کر دینا عجیب و غریب ہے۔

کانٹا جوڑ۔ ایسے دو پہلوانوں کی کشتی جن میں ایک کو ایک پر ترجیح دینا مشکل ہو۔ برابر کی جوڑ۔ درج نہیں۔

کانٹا کشتی۔ ایسی کشتی جس میں پہلوانوں کے درمیان سازش نہ ہو۔ (بعض پہلوان آپس میں سانٹھ گانٹھ کر کے اس طرح لڑتے ہیں کہ جوڑ برابر چھوٹتی ہے۔ گھٹ بڑھ نہیں ہوتی اور مقررہ انعام برابر بانٹ لیتے ہیں۔ ایسی کشتی کو نورا کشتی کہتے ہیں)۔

کانٹا ہو جانا۔ سوکھ کے لاغر ہو جانا۔ دبلا ہو جانا۔

اثر۔ یہ روزمرہ سوکھ کے کانٹا ہو جانا ہے نہ کہ صرف کانٹا ہو جانا۔

کالے کلوٹے ٹینگن لوٹے۔ بہت سیاہ فام۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) انل خاں کا بس ان کالے کلوٹے ٹینگن لوٹے حبشیوں سے نہیں چلتا۔

کانجی ہوس۔ (انگ۔ کیٹل ہاؤس کا بگڑا ہوا) وہ سرکاری مکان جہاں لاوارث مویشی بند کئے جاتے ہیں۔

اثر۔ میرے خیال میں یہ کائن ہاؤس کی بگڑی ہوئی شکل ہے (Kine) (Cow) گائے کی جمع۔ ہاؤس۔ مکان فیلن اور پلیٹس نے Pound کے علاوہ Congu-house بھی لکھا ہے اس کا ماخذ تحقیق نہ ہو سکا۔

کاندھا۔ (لکھنؤ) کندھا۔ شانہ۔ رشک ؎

بجا کاتب اعمال کے لکھنے بیٹھے — کہ بوجھا ہے ایک ایک کا کاندھا ہما!

۲۔ (ہندی) کوندھا۔ محسن ؎

دین اسلام تری تیغ دودم سے چمکا — یا الٰہی قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

شاد ؎

ہم ادھر بیتاب ادھر وہ برق وش بیتاب ہے
کوندھتی بجلی کسی جانب لپکتا کاندھا ہے

اثر۔ حضرت مؤلف سے بظاہر تسامح ہوا ہے۔ کاندھا شانہ سے الگ کوندھا یا کوندا (بجلی) کو ایک سمجھے اور محسن نیز شاد کے اشعار بجائے کوندھا یا کوندا کاندھا پڑھا۔ کوندھا اردو میں کوندا ہے ایسی بجلی جس میں چمک کے ساتھ کڑک نہ ہو۔ بادل میں کوندا یا کوندھا ہوتا ہے نہ کہ کاندھا جو بمعنی شانہ ہے۔ اسی طرح کوندا لپکتا ہے نہ کہ کاندھا۔

جہاں تک کاندھا اور کندھا کی بحث ہے ایک کو لکھنؤ سے اور دوسرے کو دہلی سے منسوب کرنا غلط ہے دونوں الفاظ دونوں جگہ بولے جاتے ہیں۔ جلال نے بھی کندھا اور کاندھا ایک ساتھ لکھے ہیں۔ کہار ڈولی یا پینس اٹھانے میں کندھا بدلتے ہیں نہ کہ کاندھا۔ بیل کاندھا ڈال دیتا ہے نہ کہ کندھا۔ کندھے دکھنے لگتے ہیں نہ کہ کاندھے۔ مگر

سبت کو کاندھا دیا جاتا ہے نہ کہ کندھا۔
اسی طرح دہلی میں دونوں لفظ مستعمل تھے یا مستعمل ہیں۔
میر ۔ مجھے تیرے ناگور کاندھا دیا تھا
تُو نے دل نے تو یا ستک نباہی
غالب ۔ جنیس میں گر رتے ہیں جو وہ میری گلی سے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے
کاندھا ڈال دینا۔ کسی کام کو سرانجام دینے سے عاجز رہنا ہمت ہار جانا درج نہیں۔
کاندھے سے جُوا اُتارنا۔ کسی کی محکومی سے آزاد ہونا۔ درج نہیں
کالی بھونرالی نگینہ ہے۔ جامن بیچنے والیوں کی آواز۔ درج نہیں
کانڈا۔ ایک قسم کی جڑ جو پیاز سے مشابہ ہوتی ہے۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اسے پیاز ایا ساکا کہتے ہیں یہ شکل میں نہیں بلکہ بو اور ذائقہ میں پیاز سے مشابہ ہوتا ہے۔
کانڑا ۔ (دہلی) کانا۔
اثر ۔ لکھنؤ میں کانا کہتے ہیں ۔ یہ جاننا دلچسپ ہوگا کہ دہلی میں کانی کوڑی کو کیا کہتے ہیں۔
کانی کوڑی پاس نہیں ۔ بالکل مفلس ۔ قلاش ۔ درج نہیں ۔
کانی ٹلو ۔ (ٹِل ۔ لو) ۔ کانی بدقطع عورت ۔ درج نہیں ۔
کانورا کر دینا۔ دق کرنا ۔ ناک میں دم کرنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں کونرانا یا کونرا دینا کہتے ہیں ۔ (نون غنہ)
کانور ۔ ایک لکڑی میں دونوں طرف ٹوکریاں رکھ کر اُن میں گنگا کے شیشے رکھتے ہیں۔
اثر ۔ گنگا کے شیشے نہیں گنگا جل سے بھرنے کو یا گنگا جل سے بھرے ہوئے شیشے رکھتے ہیں ۔ اس لکڑی کو ٹوکریوں سمیت بہنگی (نون غنہ بفتح اول) کہتے ہیں اور پورے سامان کو جاتریوں سمیت کانوارتی (ر ۔ مفتوح)۔
کاجل ریل پیل لگانا۔ آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگانا ۔ درج نہیں

(طلسم ہوشربا) کاجل ریل پیل لگا تھا ۔ (یائے مجہول بالکسر)
کالی گھٹا ڈراونی چھوری برسن ہار ۔ بھورے بادل کالے بادلوں سے زیادہ برستے ہیں ۔ اسی طرح نمائشی افراد سادی وضع کے اشخاص کی بہ نسبت کم مفید ثابت ہوتے ہیں ۔ درج نہیں ۔ (سہاونی)
کاٹے پر رنگنا ۔ گھوڑے کو چکر پر لگانا ۔ اس طرح درج نہیں ۔
کاغذی ناؤ چلانا ۔ بے سود کوشش کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)
قلعی کھل گئی ۔ کاغذی ناؤ چلائے نہ چل سکی ۔
کاہلا ۔ سست تھکا ہوا ۔ (فقرہ) ہرن دھوپ سے کاہلے ہو جاتے ہیں ۔
اثر ۔ (دیکھئے آہو کا ہلا ہونا) ۔
کاہی ۔ ہلکا سبز رنگ جو مائل بہ سیاہی ہوتا ہے ۔
اثر ۔ کاہی گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی ہے ۔ ہلکے سبز رنگ میں سیاہی کیونکر جھلکے گی ۔
کالی چڑیا نہیں ۔ گھر میں کوئی نہیں خالی پڑا ہے ۔ درج نہیں ۔
کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا ۔ (مثل) سست ۔ کاہل الوجود ۔
اثر ۔ میں نے یہ مثل اس طرح سنی ہے: کام کا نہ کاج کا سیر بھر اناج کا ۔ (کام چور نوالے حاضر) ۔
کانے کے ایک رگ سوا ہوتی ہے ۔ کانا عجیب ہوتا ہے ۔ درج نہیں
کانا ہندو چھی کھبا تیرانداز ۔ دونوں نشانہ خوب لگاتے ہیں ۔ درج نہیں نہیں (کھبا پنجابی) بمعنی بائیں ہاتھ والا ۔
کاغذی ناؤ میں کون پار اُترا ۔ مثل ۔ ناپائدار شے کے سہارے کوئی مقصد پر نہیں پہنچتا ۔
اثر ۔ مثل بغیر لفظ میں کے بولی جاتی ہے کاغذی ناؤ کون پار اترا ۔
کالے منہ اندھیرے ۔ (ہندو) نہایت سویرے ۔ علی الصباح ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں اندھیرے منہ کہتے ہیں ۔
کان کے کیڑے کھا جانا ۔ کہنا یہ ہے بکواس سے ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: کان کے کیڑے جھڑ گئے ۔ وہ درج ہی نہیں ۔
کان لگنا ۔ کان پک جانا ۔ کان کے پیچھے زخم ہو جانا ۔

کان تیرا تو کرنا۔ کھیل کے طور پر لڑکے ایک دوسرے کے کان میں تو کرتے ہیں۔ جان صاحب ؎

برسوں بچی کو نہیں پیار رکھو کرتے ہیں
پیار کرتے بھی ہیں تو کان میں تو کرتے ہیں

اثر۔ عام تلفظ "کانا باتی" کو "بے نکر تو (قافیہ سے) جان صاحب کے دیوان میں کو کو توڑ چھا اور محاورے سے الگ ایک دوسرا محاورہ تیار۔ اور لطف یہ کہ دوسری جگہ خود بھی کانا باتی کر لکھا ہے۔ بچوں کو ہنسانے کے لئے ان کے کان میں کہتے ہیں۔ خیر کانا باتی کو ہو یا کانا باتی کر۔ تو کبھی نہیں بولتے۔

کان نہ کھڑکھڑانا۔ چپ ہو جانا۔ چوں نہ کرنا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کا محاورہ ہے۔ میں نے نہیں سنا۔ غالباً دہلی سے متعلق ہے۔ [illegible] میں اندراج ہے۔

کاندھا بدلنا۔ کہاروں کا ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر پالکی وغیرہ رکھنا۔

اثر۔ یہ کندھا بدلنا ہے نہ کہ کاندھا بدلنا۔ جیسا پیشتر لکھا جا چکا غالب ؎

پینس میں گزرتے ہیں جو وہ میری گلی سے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے

کاؤں کاؤں۔ کوے کی آواز۔ شور و غل۔ چیخ پکار۔ درج نہیں۔
کائیں کائیں کے ساتھ اسے بھی لکھنا چاہئے تھا۔

کام چالو ہونا۔ کاروبار کے قیام کی امید ہونا۔ درج نہیں۔

کارسازی۔ یہ چالاکی، عیاری، دغابازی۔

اثر۔ فیلن میں یہ مفہوم درج ہے۔ لکھنؤ میں اس جگہ کارستانی کہتے ہیں۔

کاری کھائی۔ (مرغبازوں کا محاورہ) جب ایک مرغ دوسرے مرغ کو شدید ضرب پہنچاتا ہے تو کہتے ہیں اس نے کاری کھائی۔

اثر۔ میں نے اسے کنیر کی کھائی بولتے سنا ہے۔ ایک مرغ کا خار دوسرے مرغ کے کان میں گھس جاتا ہے اور وہ تاب نہ لاکر پالی سے باہر اڑ جاتا ہے۔

کاجل کی کجلوٹی اور پھولوں کا سنگار۔ بدصورت آدمی جب بناؤ سنگار کرتا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں۔

اثر۔ یہ مثل عورتوں سے مخصوص ہے لہذا آدمی کی جگہ عورت لکھنا چاہئے تھا۔ علاوہ بریں لفظ "اور" مثل کا جز نہیں۔ اس کے بغیر ہے۔

کالے گورے نہ نسبت دونوں کو مارا ایک ہی کھیت۔ دشمنوں میں کوئی اچھا نہیں ہوتا خواہ گورا ہو خواہ کالا (سیت) مثل درج نہیں۔

کانا منہ بھائے نہیں کانے بن سہائے نہیں۔ نفرت بھی محبت بھی۔ اسکے بغیر چین بھی نہیں اور ہر وقت کی لے دے بھی۔ درج نہیں۔

کانے کے بیاہ کو سو سو جوکھوں۔ عیب دار شے کے لئے ہر جگہ مشکل ہے۔ درج نہیں۔

کانی کو کون سراہے؟ کانی کا باوا۔ اپنے کا عیب بھی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

کاواتیرنا۔ گھوڑے کو تیزی سے چکر پر لگانا۔ اس طرح درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے ؎

قدم کا وا ایڑن [illegible] پوری دوڑنا جمنا
ہیں سب چالیں تری کی اور تازی پر لاثانی

کاٹھ کے یا کاغذی گھوڑے دوڑانا۔ فضول کام کرنا۔ خیالی پلاؤ پکانا۔ درج نہیں۔

کالے کا کاٹے کا منتر نہیں۔ فریبی اور حیلہ گر کی دغا سے کوئی صورت بچاؤ کی نہیں۔

اثر۔ کالے کے کاٹے کا منتر نہیں لکھنا چاہئے۔

کانٹے بوئے ببول تے تو آم کہاں سے ہوں۔ برے عمل کر کے اچھے نتیجے کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔

اثر۔ لفظ "تو" مثل کا جز نہیں۔

کان پھڑپھڑانا - کتے کا دونوں کانوں کو ہلانا
اثر - لکھنؤ میں کان ھنھنانا کہتے ہیں - فسانۂ آزاد - کان تو پھنھنا ڈالو - شاباش ہے -

ک - ب

کبابی - کباب بیچنے والا - لکھنؤ میں اس جگہ کبابیا ہے -
اثر - الشاء اللہ لکھنؤ کی زبان سے یہ بے خبری - لکھنؤ میں دونوں لفظ مستعمل ہیں مگر تھوڑے فرق سے - دکان پر بیٹھ کر کباب بیچنے والا کبابی ہے - پھیری لگا کر بیچنے والا کبابیا ہے - ہم کبابی نان بائی کہتے ہیں نہ کہ کبابیا نان بائی - کبابی کی دوکان سے کباب لے آؤ نہ کہ کبابیے کی دوکان سے کباب لے آؤ -
کباب سیخ - وہ کباب جو سیخ پر لگائے جائیں - درج نہیں -
ع کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
کباڑ - ٹوٹا پھوٹا اسباب مستعمل اسباب -
اثر - تنہا مستعمل نہیں - کاٹھ کباڑ ایک ساتھ بولتے ہیں -
کباڑخانہ - وہ جگہ جہاں ٹوٹا پھوٹا بے مصرف اسباب ڈھیر ہو - کنایۃً وہ گھر جس میں چیزیں بے ترتیبی سے پڑی ہوں - (فقرہ) گھر کباڑخانہ ہو رہا ہے - درج نہیں -
کبڑی تو لاکھ چلے جب کٹ چلنے بھی دے - مثل - چاؤ بہت کچھ مگر مجبوریاں لاحق - درج نہیں -
کبوتر پر پا - ایک قسم کا کبوتر جس کے پاؤں پر بھی پر ہوتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو پاموز کہتے ہیں - یا شیرازی -
کبھی تولہ کبھی ماشہ - وہ شخص جس کی حالت بدلتی رہتی ہے -
اثر - لکھنؤ میں اس طرح بولتے ہیں: - گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ
کبھی کا دیا کام آیا - کبھی کوئی نیک کام کیا تھا جس کے طفیل مصیبت یا بلا ٹل گئی - کبھی کا دیا لیا کام آیا بھی کہتے ہیں - درج نہیں -

کبھی گھوڑے کے دن بھی پھرتے ہیں - کبھی بروں کا زمانہ بھی موافق ہو جاتا ہے -
اثر - یہ مثل اس طرح بھی ہے - بارہ برس بعد گھوڑے کے بھی دن پھرتے ہیں - بری حالت سے اچھی حالت ہو جاتی ہے نہ کہ زمانہ بروں کے موافق ہونا -
کبھی دھولی تلی کا تیل بھی سر میں ڈالا تھا - داعیہ بہت کچھ حقیقت کچھ نہیں - سرشار خطر بھی لگاتے ہیں آپ! کبھی دھولی تلی کا تیل بھی سر میں ڈالا تھا - درج نہیں -
کب کے گئے - گئے ہوئے دیر ہوئی - درج نہیں -
کبوتر کی طرح لوٹنا - نہایت تڑپنا - لوٹن کبوتر کی طرح زمین پر لوٹنا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں لوٹن کبوتر ہو جانا - ہر کبوتر زمین پر نہیں لوٹتا -
کباب لگانا - سیخ کے کباب تیار کرنا - رشک ع
مرے نصیب میں جلنا ہے آپ کے نے عیش
مرے کباب لگائیں پئیں حضور شراب
اثر - یہاں کباب لگانا کنایۃً آتش رشک و حسد میں جلانا استعمال ہوا ہے نہ کہ در اصل سیخ کے کباب تیار کرنا -
کباب ہونا - غصے میں جل جانا - (فقرہ) وہ مجھے دیکھتے ہی کباب ہو گیا
اثر - یہاں بھی کباب ہونا کنایۃً جلنا ہے -
کبوترخانہ - دربا -
اثر - دربا لکھتے لکھتے حضرت مولف نے دال کو دال ہندی (ڈ) میں بدلا مگر ڈربا (دال مہملہ، را، ہندی) نہ لکھنا تھا نہ لکھا حالانکہ لکھنؤ میں یوں ہی بولتے ہیں اور از روئے فیلن بھی یہی صحیح ہے (ڈ - ر - با)
کبھی نہ سوئے بوریا سپنے آئی کھاٹ - غریب اور مفلس کا امارت کے منصوبے باندھنا - درج نہیں -
کبھی شرمایا تو کرو - دوست کے نہ آنے کا گلہ - درج نہیں -
(دریائے لطافت)

ک پ

کپٹ۔ کینہ۔ بغض۔ کدورت۔ دھوکا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں چھل کپٹ ایک ساتھ بولتی ہیں۔

کپڑے چپنا۔ لباس میں پھنسے پڑنا۔ بحر ؎

اے بحر کیا یہ حال بنایا ہے عشق میں
موہائے سر منڈھے ہوئے، کپڑے چپسے ہوئے

اثر۔ شعر میں چپے بضم اول نہیں بفتح اول ہے یعنی پھنسے ہوئے سکڑے ہوئے۔ چپے ہوئے کپڑے (بضم اول) تو چرے ہوئے کپڑے ہوئے جو مہمل و بے معنی فقرہ ہے۔ پلیٹس میں بھی چپنا بفتح اول بمعنی چپنا درج ہے۔ میر کا شعر بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

چلے ہیں سوندھے میں بسے ہے کہنی چپی ہے چولی چپنسی ہے مری
قیامت اس کی ہے تنگ پوشی ہمارا جی تو جنگ آیا

کپا ہو جانا۔ پھول جانا۔ سوج جانا نہایت فربہ ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں "پھول کے کپا ہو جانا" کہتے ہیں۔

کپٹ کی پریت مرنے کی ریت۔ (مو) بے وفا فریبی کی چاہت میں جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ درج نہیں۔

کپڑا اوڑھنا۔ کپڑے سے اپنے تئیں ڈھانکنا۔ دوپٹہ سر پر ڈالنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کپڑا ڈالنا کہتے ہیں اوڑھنا دوپٹہ، چادر وغیرہ کے لئے مستعمل ہے۔ خواص کپڑا اوڑھنا کے بدلے "تن ڈھانکنا" کہتے ہیں۔

کپڑا نیا کرنا۔ نیا لباس اچھا دن دیکھکر پہلے پہل جسم میں ڈالنا۔ پہننا۔ درج نہیں۔

کپڑوں کا پھاڑے کھانا۔ جسم پر ناگوار ہونا۔ درج نہیں۔

کپڑوں کا دھجیاں لینے کے قابل ہو جانا۔ پھٹ جانا۔ تار تار ہو جانا۔ درج نہیں۔ اندراج ماقبل اور موجودہ اندراج دونوں کی مثال میں آتش کا یہ شعر پیش کیا جاسکتا ہے ؎

موسم گل میں بدن کو کپڑے پھاڑے کھائینگے
دھجیاں لینے کے قابل پیرہن ہو جائے گا

یہی مفہوم اس روزمرہ کا ہے۔

کپڑے لیرے لینے کے قابل ہوگئے۔ پھٹ گئے۔ تار تار ہوگئے۔ یہ بھی درج نہیں۔

کپو جانا۔ (بفتح اول وضم دوم۔ واؤ مجہول) زخم یا کسی حصہ جسم کا سردی کے سبب سے سفیدی مائل ہو جانا۔ درج نہیں۔

کپنڈھ۔ (ہندو) جاہل۔ بے علم۔

اثر۔ یہ اردو میں داخل نہیں۔ اس کا بدل اُجڈ ہے۔

کپڑھ۔ ان پڑھ۔

اثر۔ یہ بھی اردو میں داخل نہیں۔

کپڑے اُتارنا۔ ۱۔ کپڑے بدلنا ۲۔ کپڑے چھیننا۔ ننگا کر دینا۔

اثر۔ نمبر ۲ کپڑے اتار لینا ہے نہ کہ کپڑے اتارنا ہے۔

کپڑ چھن۔ کپڑے میں چھاننا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کپڑ چھان کہتے ہیں۔

کپلا۔ بھوری گائے۔

اثر۔ فیلن نے آنکھ بند کرکے نقل کردیا بغیر سوچے ہوئے کہ سنسکرت کا یہ لفظ اردو میں رائج بھی ہے کہ نہیں۔ Brown کا ترجمہ بھوری بھی غلط۔ براؤن ہلکا سرخی مائل رنگ ہے۔

کپوت مرا بھلا۔ (مثل) ناخلف اولاد کا مرجانا اچھا۔ درج نہیں۔

کپڑے گوہ کردینا۔ (عو) کپڑے میلے کردینا۔

اثر۔ گوہ (بغیر ہ) بولا جاتا ہے۔ کپڑے گو کردینا بہت زیادہ میلے کردینا ہے خالی میلے کردینا نہیں۔ جان صاحب ؎

آنچل بگڑی ہے بحث اُس کی تو ین آئی ہے
کپڑے لڑکے مرے دو روز میں گو کرتے ہیں

کپٹی کی پریت مرن کی ریت۔ کینہ ور کی دوستی میں ہمیشہ خطرہ ہی خطرہ ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔

ک۔ت

کت موتا۔ گُرُتا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گُرستا بولتے ہیں۔

کُتّا۔ ایک قسم کی گھاس۔

اثر۔ یہ خالی کتا کے معنی ہرگز نہیں۔ گُرُتا ہے۔

کتا پائے تو سوا من کھائے نہیں تو چاٹ کر رہ جائے جب کتے کا یہ حال ہے تو حیف ہے اگر انسان اپنی روزی پر قناعت نہ کرے۔ یہ مثل درج نہیں۔

کت گھاس۔ ایک قسم کی گھاس جو اکثر آدمی کے کپڑوں میں لپٹ جاتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بندریا کہتے ہیں یعنی بجائے کتے کے بندر سے منسوب کرتے ہیں۔

کتوں سے منہ چٹانا۔ بعض لوگ کتوں سے اپنا منہ چٹواتے ہیں۔

اسیر ؎
یا جھوٹے ہاتھ کتے کو مارا نہ تھا کبھی
یا کتوں سے چٹاتا ہے اب اپنے منہ کو بھی

اثر۔ اسیر نے کنایتہ ایسا شخص مراد لیا ہے جو حد درجہ خسیس کنجوس مکھی چوس ہے۔ حضرت مولف نہ معلوم کیا فرماتے ہیں۔

کتے کی نیند۔ کتے کی نیند خفیف سے کھٹکے میں جاگ پڑنا۔

اثر۔ اس کا مطلب ہوشیار نیند ہے۔ ذرا دیر سونے کے بعد جاگ اٹھنا کھٹکا ہو کہ نہ ہو۔

کتے کی سی جھپکی لینا۔ مندرجہ بالا معنی میں استعمال ہوتا ہے درج نہیں

کتاب کہنا۔ کتاب تصنیف کرنا۔ قدر ؎
وعظ میں اک کتاب کہہ جو چکا   جا بجا اس کا ہو گیا شہرہ

اثر۔ کسی وجہ سے کہو کہنے پڑ گئے اور محاورہ تیار۔ کتاب کہنا گویا شعر کہنا ہو گیا! کتاب لکھی جاتی ہے۔ کہی نہیں جاتی۔

کتابہ۔ وہ عبارت جو قبر کی لوح یا مسجد وغیرہ کے پتھر پر کندہ کر کے لگاتے ہیں۔ اسیر ؎
ملایا خاک میں ان کو جہاں کی بے وفائی نے
کتابہ خط کوفی میں لکھو گورِ غریباں کا

۲: وہ نظم یا نثر جو کسی کی تعریف میں یا بطور تاریخ پیش طاق پر لکھتے ہیں۔ رشک ؎
یک قلم وصف سراپا کے کتابے پائے
کچھ نہیں اور ترے بے سر و پا کے گھر میں

اثر۔ ہر جگہ کتابہ بضم اول لکھا ہے۔ حالانکہ زبانوں پہ نیز از روئے لغت بکسر اول ہے۔ عام طور پر جو لفظ مستعمل ہے۔ وہ کتبہ بفتح اول ہے کسی کا مصرع ہے:۔ خونِ جگر سے قبر پہ کتبہ لکھا گیا۔

کُتروان چال۔ (عو) ٹیڑھی چال۔ خرام ناز۔

اثر۔ لکھنؤ کی کُتروان کو کُتروان کہتی ہیں

کُتکا۔ جنگ گھوٹنے کا سونٹا۔

اثر۔ لکھنؤ میں خُتکا کہتے ہیں۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں یہی درج ہے حضرت مولف نے خود بھی خ کی ردیف میں لکھا ہے۔

کتلا۔ (عم) پھانک۔ ٹکڑا۔

اثر۔ خواص قتلا کہتے ہیں۔

کتیا کا پلا۔ (عم) کنایتہ۔ حرام زادہ۔

اثر۔ لکھنؤ کے عوام کتے کا پلا کہتے ہیں۔

کتنا بعد کو پہنچتے ہیں۔ حماقت اور نادانی ظاہر کرنے کو

اثر۔ یہ بعد کو نہیں کتنا بات کو پہنچتے ہیں محاورہ ہے۔ (انشا کی دریائے لطافت میں بھی اسی طرح درج ہے۔

کتنے پانی میں ہے۔ کس قدر حوصلہ ہے۔

اثر۔ کتنے کتنے پانی میں ہے۔ اس طرح بھی بولتے ہیں درج نہیں

کتنے بھونڈے ہو۔ (عو) بدذوق ہو۔ درج نہیں

کُتنا۔ اندازہ کیا جانا۔ تشخیص ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ کے قرب جوار میں کوتنا کہتے ہیں (واو معروف) انگوٹھے کے

تیسنے نے مستعمل ہے۔

کتابی چور- پرانی تصنیف میں تصرف کرکے اپنی تصنیف قرار دینے والا- تصنیف چوٹنا- درج نہیں۔

کتنا ایک- بہت سا- کثیر تعداد میں- درج نہیں- (فقرہ) کتنا ایک سامان خرید لیا۔

کتنے کا مال ہے- کیا دام ہیں- کیا تخمینہ ہے- درج نہیں قلق

؎ پوچھوں اسی بہانے سے دکھلا کے جنس دل

کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ میں

کتھالے بیٹھنا- اکتا دینے والے طول سے اپنی سرگزشت بیان کرنا- درج نہیں۔

کتوں گھسیری- فاحشہ عورت- درج نہیں۔

کتنے گرم ہو- بے تکلفی اور خوش اخلاقی میں دوست سے کہتے ہیں- درج نہیں- (دریائے لطافت)

کتیا کے چھنالے میں پکڑا جانا- (مثل) دوسرے کے جرم میں گرفتار ہونا- مفت میں بدنام ہونا۔

اثر- مثل میں پکڑا جانا کے بجائے پھنسنا ہے (خزینۃ الامثال)

ک ٹ

کٹ- دوستی قطع کرنے کی علامت۔

اثر- لکھنؤ میں اس جگہ کھٹ کہتے ہیں- بچے بوڑھے کی قید نہیں۔

کٹ- جب پر کے بعد آئے تو کٹا ہوا کے معنی میں مستعمل ہے جیسے پرکٹ یعنی پرکٹا ہوا۔

اثر- یہ پرکٹ (بالفتح کاف) ہے نہ کہ بضم کاف۔

کٹ حجت- خواہ مخواہ حجت کرنے والا۔

اثر- لکھنؤ میں کج بحث کہتے ہیں۔

کٹ کھنا- کاٹ کھانے والا- جیسے کٹ کھنا کتا

اثر- لکھنؤ میں کٹنا کہتے ہیں- کٹنا بندر- کٹنا کتا۔

کٹا- نہایت مضبوط- پکا- جیسے کٹا مسلمان۔

اثر- لکھنؤ میں کہتے ہیں کٹر مسلمان- پکا مسلمان- مضبوط کے معنی میں خالی کٹا نہیں جتا کٹا بولتے ہیں- تنہا صرف موٹی جوں کے لئے مستعمل ہے- یہ معنی خود حضرت مولف نے بھی لکھے ہیں۔

کٹکی- ڈور پر دانت کا لگایا ہوا نشان۔

اثر- لکھنؤ میں کھٹکی کہتے ہیں (لگانا- دینا کے ساتھ)

کٹ جانا- ڈور کی رگڑ کھا کر ٹوٹ جانا- جیسے پتنگ کٹ جانا۔

اثر- ڈور کی رگڑ کھا کر پتنگ ٹوٹتا نہیں کٹتا ہے- بے رگڑ کھائے ہوئے ہوا کے زور یا اور کسی وجہ سے ٹوٹتا یا اکھڑتا ہے۔

کٹتی کٹتی باتیں- (دلی) کٹی جلی یعنی طعن و طنز کی بات چیت۔

اثر- لکھنؤ میں چبھتی ہوئی باتیں یا پتے کی باتیں کہتے ہیں- یا جلی کٹی کرنا (کٹی جلی نہیں) طعن و طنز کی جگہ عورتیں "تان ترور" کہتی ہیں اور نہ معلوم کیا کیا- مثلاً اکھڑی اکھڑی باتیں۔

کٹار- ایک درندہ جانور جو نیولے سے مشابہ ہوتا ہے۔

اثر- یہ معنی میری نظر سے نہیں گزرے- تحقیق ہو سکے- فیلن میں کٹار بضم اول کے معنی ہیں- گھوڑا- کرایہ کا ٹٹو۔

کڑکڑ- کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز۔

اثر- لکھنؤ میں اسے کرکر چبانا کہتے ہیں- (بالفتح درار مہملہ) اگر خستہ چیز ہو تو کرکرا یا کرم کرم چبانا کہیں گے بالضم درار مہملہ۔

کٹری- دریا کے کنارے کی زمین۔

اثر- معنی صحیح نہیں لکھے گئے- کٹری وہ زمین ہے جو دریا چھوڑ جائے- دیہاتی تک ایسی زمین کو دریا برآر بھی کہتے ہیں۔

دیہاتیوں کو ایک اور لفظ اسی ضمن میں بولتے سنا تھا اگر جو زمین دریا سے برآمد ہو خشک نہ ہو بلکہ اس میں پانی بھرا رہے تو اسے چھاڑن کہتے ہیں مگر کسی ڈکشنری میں اس کا اندراج نہیں ملا۔

کٹڑا- بھینس کا نر بچہ- نا کٹھ کا کونڈا۔

اثر- نہ معلوم کس دھن میں صاحب نور اللغات نے کٹڑا اور کٹھڑا

کو گنڈ کر دیا۔ کاٹھ کا کوٹرا کٹھرا ہے اور کٹہرا جیسنس کا زیچہ۔ (ملاحظہ ہو پیسنس)۔

کٹوراسی آنکھیں۔ بڑی بڑی گول گول آنکھیں۔

اثر۔ صرف بڑی بڑی آنکھیں لکھنا چاہئے تھا۔ گول گول آنکھیں تو بجائے حسن کے عیب ہوا۔ بڑی بڑی گول آنکھیں تو بیل کے دیدے ہوئے جن میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔

کٹوروں کی جھنکار۔ کٹوروں کے بجنے کی آواز۔ دلی میں سقے کٹورے بجاتے ہوئے پانی پلاتے پھرتے ہیں۔

اثر۔ دلی پر موقوف نہیں لکھنؤ میں بھی کٹورا بجتا بلکہ کھنکتا تھا۔ اب دونوں جگہ پائپ لگے ہوئے ہیں اور جا بجا شربت والوں اور برف والوں کی دکانیں ہیں۔ چہل پہل کی نوعیت بدل گئی ہے۔

کٹاؤ ہونا۔ خون خرابہ ہونا۔ یہ معنی درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) (عورتیں) بصد ادائے دلربا تماشہ دکھائیں گی۔ کٹاؤ ہوگا۔

کٹہا۔ کاٹ کھانے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کٹنا (بفتح اول) کہتے ہیں۔

کٹھالی۔ چاندی سونا گلانے کی پیالی۔ ناسخ ؎

زرگل ہے گداز اے شعلہ رو یہ تیرے پرتو سے
کہ جو گل ہے چمن میں ایک سونے کی کٹھالی ہے

اثر۔ لکھنؤ میں عام طور پر اس ظرف کو گھریا کہتے ہیں۔

کٹھوتی۔ کاٹھ کا بڑا ظرف۔

اثر۔ کٹھوتی کٹھوتا کی تصغیر ہے نہ کہ خود کاٹھ کا بڑا ظرف موٹی تازی بھدی عورت کو کہتے ہیں کہ کٹھوتا بنی ہوئی ہے۔ کٹھوتا اور اس کا بیان کردہ مفہوم درج نہیں۔

کٹاؤ ہونا۔ خون خرابا ہونا۔ درج نہیں۔ تماشا دکھائیں گی۔ کٹاؤ ہوگا (فسانۂ آزاد)

کُٹّی۔ وہ کبوتر جس کی دُم اور پر کاٹ کر کبوتر باز اڑتے ہوئے کبوتروں کو دکھاتے ہیں۔ اسیر ؎

طائر رنگ حنا دام میں تجھ کو لائے
بال و پر باندھ کے کٹی کی طرح پھڑکائے

اثر۔ فاضل مولف شعر میں کٹے (یائے مجہول) کو کٹی (یائے معروف) پڑھ گئے اور زبان میں ایک نئے لفظ کا اضافہ کر دیا۔ حالانکہ ایسے کبوتر کو بلاتعین جنس کٹا کہتے ہیں۔ نر ہو کہ مادہ

کُٹی۔ باریک باریک گنڈاسے سے کٹا ہوا چارہ اس معنی میں بلاتشدید بھی ہے۔ (دہلی) سانی۔

اثر۔ گویا کٹی لکھنؤ کی اور سانی دہلی کی زبان ہے حد ہو گئی۔ لکھنؤ میں سانی کے سوا لفظ کٹی سے کوئی واقف ہی نہیں اور واقف کیونکر ہو جب کٹیا (کٹ۔ یا) کو کٹی لکھا جائے۔ دیہات میں اسی کٹیا کو چری یا کربی کہتے ہیں۔ کٹیا اور سانی مترادف بھی نہیں۔ کٹیا وہ ہرا چارہ ہے جو گنڈاسے سے کاٹ کر سانی میں ملایا جاتا ہے۔ یہ اور کھلی بھوسی بنولے مل کر سانی کہلاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر کٹیا سانی نہیں بلکہ سانی کا ایک جزو ہے دیہات والوں نے چری سے ایک لفظ چرہٹی بنایا ہے وہ ظرف جس میں مویشیوں کو سانی دی جاتی ہے۔ اس کے لئے دوسرا لفظ ناند ہے۔ چرہٹی لمبی ہوتی ہے اور ایک سے زیادہ مویشی اُس میں کھا سکتے ہیں۔ ناند گول ہوتی ہے اور اس میں ایک وقت میں ایک ہی جانور کھا سکتا ہے۔

شہر کے اندر جا بجا سڑکوں کے قریب مویشیوں کے لئے پانی سے بھرے ہوئے ظرف ٹب کی وضع کے بنے ہوتے ہیں انکو بھی چرہٹی کہتے ہیں۔

کٹھپھوڑا۔ ایک پرند جسے بڑھئی بھی کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (طلسم فصاحت) کٹھپھوڑے کی آواز۔ صحرا کا سناٹا۔

کٹی کٹی ہو جانا۔ کپڑے کا جھینگر کے چاٹ جانے یا کیڑا لگ جانے سے چلنی چلنی یا جھر جھر ہو جانا۔ درج نہیں۔

کٹی چھنی۔ نوک چوک جو عداوت سے ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں نوک جھونک یا چل کٹی کہتے ہیں
کٹنا۔ رنڈیوں اور فاحشہ عورتوں کی دلالی کرنے والا۔ درج نہیں۔
کٹنا پا۔ مرد اور عورت میں آشنائی کرانے کا پیشہ درج نہیں۔
کٹیا۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ یہ چھوٹا ہے۔ لکھنؤ میں نون غنہ کے ساتھ بولتے ہیں۔
اثر۔ غلط۔ لکھنؤ میں بھی بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔

ک ۔ ج

کج مژہ۔ انکار در پردہ اقرار۔
اثر۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے کج مژہ کوئی نثر نہیں
کجدار و مریز۔ نامے بامے بتانا۔ ایسا حکم دینا جس کا بجالانا دشوار ہو

کجدار و مریز کب تلک یوں
بس جام میں بھر شراب گلگوں

کجا راجہ بھوج کجا گنگو تیلی۔ باہم کوئی نسبت نہیں۔ درج نہیں
کجری۔ مرزا پور کے خاص قسم کے گیت جو ہولی میں گائے جاتے ہیں۔
اثر۔ کجری ساون یا برسات میں گائی جاتی ہے نہ کہ ہولی میں۔
کچکول۔ کچکول۔ بھیک کی جھولی۔ بھیک کا ٹھیکرا کشکول۔
اثر۔ صحیح لفظ کشکول ہے باقی اُس کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔

غافل کبھی مجھ سے مرا دل نہ رہے گا
کشکول گدا بھیک سے خالی نہ رہے گا

کجی دینا۔ روغن قاز ملنا۔ (اودھ پنچ) بعض لوگوں کو اتحاد کے کچے گھڑے کی بدکیفی سے چلو میں الو ہو جانے کی کجی دی۔
اثر۔ کجی دینا نہ تو محاورہ ہے نہ اس کا مفہوم روغن قاز ملنا ہے۔ کجی بمعنی چھوٹا سفالی ظرف جس میں شراب پی جائے ہے اودھ پنچ میں محض بربنائے رعایت لفظی استعمال ہوا ہے۔ کجی دینا مرقومہ عبارت سے الگ روغن قاز ملنا (لالچ دلانا۔ باتوں میں بہلانا) کے معنی ہرگز نہ دیگا۔ اسکے برخلاف کچے گھڑے کی اور چلو میں الو مستقل محاورے ہیں جو مرقومہ عبارت سے الگ بھی بامعنی رہیں گے۔

ک ۔ چ

کچ۔ پستان زن۔
اثر۔ ہر عورت کی چھاتیوں کو کچ نہیں کہتے۔ صرف نوخیز پستانوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ نواب مرزا شوق

آڑی ہیکل گلے میں ڈالے ہوئے　　پیاری پیاری کچیں نکالے ہوئے

کچ لوندا۔ کچے آٹے کا پیڑا۔
اثر۔ کیا کچے آٹے کا بھی پیڑا ہوتا ہے پتلے آٹے کا پیڑا لکھنا چاہئے تھا۔
کچ لہو۔ پیپ ملا ہوا لہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں الف کے اضافے کے ساتھ کچلہو کہتے ہیں [illegible]
کچا بچہ۔ ادھورا بچہ۔
اثر۔ محض عقل گدا۔ اصل فقرہ کچے بچے ہے۔ کئی کئی بچوں کا ساتھ کچے بچے نور اللغات میں علیحدہ درج ہے۔ یا پھر کچا بچہ کا مفہوم ایسا بچہ ہے جو ابھی رحم مادر میں ہے، تولد نہیں ہوا۔
کچا۔ نرم۔ ملائم۔ (فقرہ) اس کا دل کچا ہے۔
اثر۔ یہ فقرہ ہی مہمل ہے۔ وہ دل کا کچا ہے کہیں گے نہ کہ اس کا دل کچا ہے علاوہ بریں جو شخص دل کا کچا ہو گا وہ بزدل ہو گا نہ کہ نرم یا ملائم۔
کچا جن۔ (دہلی) کسی بات کے پیچھے پڑنے والا مستقل جاہل۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔ جان صاحب

لاکھ بھوتوں کا ایک بھوت ہے یہ　　کچے جن سے بھی کچھ سوا ہے عشق

کچ بچ۔ (بالفتح و فتح سوم) آل اولاد کی کثرت۔ (بالکسر و کسر سوم) تنگ جگہ میں مخلوق کی کثرت اور بہتات کے لئے۔ جیسے آدمیوں کی کچ بچ۔ ٹھروں کی بچ بچ ہونا۔
اثر۔ یہ ہر حالت میں بالکسر ہے۔ آدمیوں کی کثرت اور ازدحام کے لئے کچ بچ کہنا زیادہ مناسب ہے۔
کچائی۔ کچا پنا۔ خامی۔ بیوقوفی۔

اثر۔ لکھنؤ میں تنہا مستعمل نہیں۔ بائی کچائی بمعنی ڈینگ تعلی ہے
مثلاً ساری بائی کچائی نکل گئی۔ یعنی شیخی کرکری ہوگئی۔

کچھار۔ ترائی جس میں شیر رہتا ہے۔

کچھارنا۔ (لکھنؤ) شیر کا غرانا۔

اثر۔ کچھار بمعنی ترائی درست۔ مگر اس سے کچھارنا مصدر بنانا اور اس کے معنی شیر کا غرانا قرار دے کر لکھنؤ سے منسوب کرنا بڑی زیادتی ہے انیس کا مصرع ہے:

نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

کیا کوئی ذی ہوش نکلا کچھارتا ہوا ضیغم کچھار سے بولے گا۔ کیا کوئی ایک مثال بھی پیش کی جاسکتی ہے جس میں کسی لکھنؤ والے نے کچھارنا بمعنی شیر کا ڈکارنا استعمال کیا ہے اور یوں تو چیلوں چار گھاؤں پانچ کا علاج نہیں۔ پلیٹس میں کچھارنا درج ہے مگر اس کے معنی ہیں دھونا صاف کرنا۔

کچھ ہوتا ہوانا نہیں۔ کوئی مفید نتیجہ برآمد ہونے کی امید نہیں۔ درج نہیں

کچھ کھا لینا۔ زہر کھا لینا۔

اثر۔ اس جگہ کچھ کھا کے سو رہنا بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

کچریاں پکنا۔ (دہلی) بہت سے آدمیوں کا مل کر بات کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کیا کچر کچر لگائی ہے (کچر بفتح اول و دوم)

کچی بریانی۔ ایک قسم کا پلاؤ۔ درج نہیں

کچ لپٹ۔ وہ عورت جو ہر وقت عصمت فروشی پر آمادہ رہے۔
درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) کچ لپٹ۔ ازاربند کی ڈھیلی۔

کچی گولیاں کھیلنا۔ نادان ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔ شوق ؎
اور وہ ہوتیاں ہیں البیلی   میں نہیں کچی گولیاں کھیلی

اثر۔ یہ محاورہ ہمیشہ بطور نفی استعمال ہوتا ہے اس طرف اشارہ کردینا چاہیے تھا۔

کچھ چرایا۔ کچھ ہے۔ پیٹ رہ جانے کا شبہ ہے۔ درج نہیں۔

کچھوے کے کچھوے۔ بڑوں کی اولاد بھی بڑی ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

کچے گھڑے کی پینا۔ (کنایتاً) نادانی سے کوئی کام کرنا۔ ریاض ؎
میرے سر پہ کبھی چڑھی ہی نہیں   میں نے کچے گھڑے کی پی ہی نہیں

اثر۔ شعر کا پہلا مصرع غلط چھپا ہے۔ اصل میں اس طرح ہے۔

"یہ بلا میرے سر چڑھی ہی نہیں"

کچے گھڑے کی شراب کا نشہ بہت تیز ہوتا ہے۔ شعر میں نادانی کا مفہوم نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ میں کبھی ہوش و خرد سے بیگانہ یا آپے سے باہر نہیں ہوا اور کوئی نازیبا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔

کچھ کھو کے سیکھتے ہیں۔ مثل نقصان برداشت کرکے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہے۔ جیسا خود بھی الف ممدودہ کی ردیف میں لکھا ہے۔

کچی بات کہنا۔ بری بات کہنا۔ کلمۂ ناسزا کہنا۔ درج نہیں۔

کچے گھڑے پانی بھرنا۔ (عو) کنایتاً سخت مصیبت جھیلنا۔ تکلیفیں برداشت کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کچے گھڑے پانی کے بھرنا بولتے ہیں۔ جرأت کے نقل کردہ شعر میں بھی لفظ کے موجود ہے ؎

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے یہاں جرأت تم
ابھی بھر لے ہیں تمہیں کچے گھڑے پانی کے

دہلی میں غالباً وہی ہے جو حضرت مولف نے درج کیا اور مثال میں مومن کا شعر پیش کیا ہے ؎

اس گھر سے مگر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں

فیلن میں بھی مثل اسی طرح درج ہے جس طرح مومن کے شعر میں ہے بغیر لفظ کے۔

کچا دودھ سب نے پیا ہے۔ مقولہ۔ آدمی سے بھول چوک ہو ہی سکتی ہے۔

اثر۔ صحیح مقولہ اس طرح ہے: آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔

کچا سڑی۔ بے وقوف۔ باؤلا۔ خبطی ؎

قیس ملتا نہیں ہم چاک گریبانوں میں
جھک ہے کچا سڑی ہے تیرے دیوانوں میں

اثر - کچاجن اور کچاشری ہم معنی ہیں - جنون کی پختگی مشتبہ ہے -
پچاکچی - (دہلی) پنچی تے شدا باندھنا کے ساتھ، (فقرہ) کچی پی باندھکر مارکیا قلم ٹوٹ گیا -
اثر - لکھنؤ میں کہیں گے کچا کچا کے زور کیا
(فیلن میں کچکچی کے معنی دانت پیسنا لکھے ہیں یہی پلیٹس کا اندراج ہے)
کچلنا - کسی چیز کو نیم کوب کرنا -
اثر - لکھنؤ میں کہیں گے موٹا موٹا کوٹنا -
کچور - ایک دوا کا نام
اثر - لکھنؤ میں نرکچور کہتے ہیں -
کچوری کی بو ابتک نہیں گئی - تہذیب میں خامی ہے درج نہیں (از خزینۃ الامثال) (فارسی ہنوز بوئے کچوری می آید کا ترجمہ ہے) -
کچی زچہ - جس کا حال ہی میں وضع حمل ہوا ہو - درج نہیں -
کچھ شامت تو نہیں آئی - بے تکلفی اور خوش اختلاطی میں دوست سے کہتے ہیں - درج نہیں -

ک - د

کُدم - ایک سایہ دار درخت -
اثر - بضم اول لکھا ہے - صحیح بفتح اول ہے -
کدو - ایک قسم کی گول ترکاری -
اثر - اس معنی میں اردو میں بتشدید دال بولتے ہیں، شانوں کو بھونیے
کدورت نکالنا - بدلہ لینا - دل کے پھپھولے پھوڑنا - درج نہیں
کدھر کے دھاوے ہیں - کہاں کا قصد ہے - درج نہیں -
کدھر کا نہیں رکھا - عورتیں کہیں کا نہیں رکھا کی جگہ بولتی ہیں درج نہیں -
کدھر کرم کیا - دوست سے بطور شکایت بہت دن بعد آنے پر درج نہیں - (دریائے لطافت)

ک - ر

کرار بے فرار - حضرت علی کا لقب - رشک ؎

آتش بغض و حسد سے بھاگتے تھے منزلوں
بڑھتے تھی پائے سے خو کرار بے فرار کی

اثر - شعر کی بات اور ہے - نثر میں کرار غیر فرار کہتے ہیں -
کرارا پان - وہ پان جو مرجھایا نہ ہو اور سخت ہو - راسخ

اثر یہ کچھ ہے مری جان سخت سینے کا
کہ پان جو تیری محرم میں ہیں کرارے ہیں

اثر - کرارا پان خستہ پان ہے نہ کہ سخت یا کڑا - کرارا ہونا پان کی خوبی ہے، سخت اور کڑا ہونا عیب ہے
کراڑا - (دیوناگری) دریا کا بلند کنارہ -
اثر - لکھنؤ میں اسے کگارا کہتے ہیں - دیوناگری زبان نہیں رسم الخط ہے
کرانت - (فرانسیسی) (نون غنہ سے) ایک پیمانہ - آٹھ جو کا ایک کرانت اور دس کرانت کی ایک پائی ہوتی ہے -
اثر - مجھے دریافت نہ ہو سکا کہ فرانسیسی کرانت کو جو اور پائی میں کیونکر منتقل کیا گیا - کرانت بظاہر انگریزی کیرٹ (Carat) کی بگڑی ہوئی شکل ہے - ایک کیرٹ برابر ۳ $\frac{1}{5}$ گرین کے ہوتا ہے - کیرٹ کو ۲۴ حصوں میں تقسیم کرکے اس سے تخمینہ لگایا جاتا ہے کہ سونے میں کس قدر کھوٹ ہے مثلاً ۲۲ کیرٹ سونے کا مطلب ہوا کہ ۲۴ حصوں میں دو حصے کھوٹ ہے - ۱۸ کیرٹ کا مطلب ہوا کہ چھ حصے کھوٹ ہے - وغیرہ وغیرہ - اسی طرح جواہر کی تول ہے یہ ہیرا وزن میں اتنے کیرٹ ہے - فلاں یاقوت اتنے کیرٹ -
کربڑی داڑھی - داڑھی جس میں سفید اور سیاہ بال ہوں -
اثر - جلال نے بھی یہی لکھا ہے - میں نے ایسی داڑھی کو عموماً لکھنؤ میں کھچڑی داڑھی کہتے سنا ہے -
کرتا پشیمان نہ کرتا ارمان - تجربے کے بعد ہی انسان کسی کام کی

اور نہ یہ سمجھ سکتا ہے - درج نہیں -

مومن کا شعر گویا اس کی شرح ہے ؎

ایک ہم ہیں کہ ہوئے ایسے پشیمان کہ بس
ایک وہ ہیں کہ جنھیں چاہ کے ارماں ہونگے

کرتے کی بدیا ہے - (دہلی) ہر کام مشق سے ہوتا ہے -

اثر - دہلی کی تخصیص غلط - لکھنؤ میں بھی رائج ہے بلکہ مخفف کرکے بھی بولتے ہیں "کرتی بدیا"

اسی کے قریب قریب یہ مثل ہے جو درج نہیں -

کرتا استاد نہ کرتا شاگرد - مشق سے استاد پر شاگرد سبقت لے جاتا ہے اگر استاد ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے -

کرچی - ہڈی یا دانت کا چھوٹا ٹکڑا -

کرچیاں - کرچیں - ہڈی یا شیشہ یا چینی کے چھوٹے چھوٹے ریزے -

اثر - اس اندراج سے دھوکا ہوتا ہے کہ کرچیاں اور کرچیں دونوں کرچی کی جمع ہیں حالانکہ کرچیاں کرچی کی اور کرچیں کرچ کی جمع ہے اور اسے بجائے کرچی کرچ کے تحت لکھنا چاہئے تھا -

یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ لکھنؤ میں کرچ اور کرچیں کے سوا کرچی اور کرچیاں رائج نہیں -

کرشان - عیسائی - انگریزی میں کرسچین ہے -

اثر - کرشان اُس ہندی کو کہتے ہیں جس نے عیسائی مذہب اختیار کیا ہو - ہر ملک اور قوم کا عیسائی کرشان نہیں کہلاتا - کرشان کو تحقیر سے کرشٹا کہتے ہیں جو علیحدہ درج ہے مگر میرا خیال ہے کہ کرشان کے ذیل میں لکھنا چاہئے تھا -

کرکٹ - گھاس - پھوس - کوڑا -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - کوڑا کرکٹ ایک ساتھ بولتے ہیں -

کُرکُری ہڈی - نرم اور خستہ ہڈی جو چبائی جاسکے -

اثر - لکھنؤ میں اسے کُرّی کہتے ہیں (بضم اول و تشدید دوم)

کُرکُونا - کسی ٹھوس چیز کے اندرونی حصے کو خالی کرنا -

اثر - لکھنؤ میں خول کرنا - خالی کرنا کہتے ہیں -

کرم بہنا - (بکسر اول و فتح دوم) سر میں کثرت سے جوئیں ہونا - درج نہیں -

کرنی - ایک اوزار جس سے راج گارا چونا وغیرہ پھیلاتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں کنّی کہتے ہیں (نون مشدد) - کنی بسولا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں -

کرنی نہ کرتوت لڑنے کو مضبوط - کام اچھا نہ اطوار اچھے مگر لڑائی جھگڑے پر آمادہ - درج نہیں -

کروٹ پر سونا - کسی ایک پہلو پر سونا -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں ایک کروٹ سونا -

کروٹ جلنا - اتنا تیز بخار ہونا کہ جدھر کروٹ لی معلوم ہوا کہ پہلو جل گیا - درج نہیں -

کروٹ سے بہنا - دریا کا طغیانی کے قریب ہونا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

اُن لمبے لمبے بالوں میں گھونگر کی لہریں
کروٹ سے جیسے بہتی ہے گنگا غضب غضب

کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست - کسی کے خیر مقدم کے وقت کہتے ہیں - درج نہیں -

کُرم کُرم جلنا - غم و اندوہ سے اندر ہی اندر تپنا جلنا - درج نہیں -

کرارے دَم - تازہ دم - جو تھکا ہوا نہ ہو -

اثر - لکھنؤ میں تازہ دم کہتے ہیں -

کُرتی اُٹھا اُٹھا کے کوسنا - شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر کوسنا - درج نہیں -

کرکری ہوجانا - بات بگڑ جانا - قدر و منزلت گھٹ جانا - یہ مفہوم درج نہیں - (فسانۂ آزاد) مٹی کی مورتیں ایسی بنائیں کہ مصوروں کی کرکری ہوگئی -

کُڑی کُڑی - مرغی ہنکانے کی آواز -

اثر- لکھنؤ میں را ہندی سے کڑی کڑی کہتے ہیں -

کروانا - کرنا متعدی المتعدی - اس جگہ کرانا فصیح ہے -

اثر- مجھے اتفاق نہیں - کہیں یہ فصیح معلوم ہوتا ہے - کہیں وہ - دونوں رکھئے اور موقع موقع سے استعمال کیجئے - مثلاً کیوں اپنی ٹھڑی ٹھڑی کرواتے ہو - بھائیوں بھائیوں میں جھگڑا تھا میں نے بیچ میں پڑ کے میل کرا دیا -

کریلی - (بفتح اول وکسر دوم ویائے اول مجہول) ۱ بکری کے گوشت کی نرم بے ریشہ مچھلی بوٹی - ۲ چوڑیوں کی ایک قسم - یہ دونوں معنی درج نہیں -

کرنا - بگل - نفیری -

اثر- لکھنؤ میں قرنا کہتے ہیں -

کرناٹکی - کرناٹک (جنوبی ہند) کے گانے بجانے والے - درج نہیں - (طلسم فصاحت) کرناٹکوں کا رقص کرنا - پلیٹس میں بھی درج ہے -

کڑی کڑی - مرغی کے ہنکانے کی آواز -

اثر- لکھنؤ میں کڑی کڑی (را ہندی) یا ڈبے ڈبے کہتے ہیں۔

کرموں کی کھوٹ - قسمت کی برائی - درج نہیں -

ک - ڑ

کڑی کمائی کا پیسہ - وہ آمدنی جو بڑی محنت سے حاصل ہوئی ہو - شوق ... سے

لگائے بیٹھے ہیں سینے سے داغ الفت کو
ہمیں عزیز ہے پیسہ کڑی کمائی کا

اثر- نثر میں گاڑھی کمائی کا پیسہ کہتے ہیں -

کڑاہ - بڑی کڑاہی -

کڑاہا - بڑا کڑاہ -

اثر- دونوں کو لکھنؤ میں کڑھاؤ یا کڑھاؤ کہتے ہیں - کراہی کڑاہی یا کڑھائی ہے -

کڑبڑی داڑھی - وہ داڑھی جس میں کچھ سیاہ کچھ سفید بال ہوں -

اثر- یہی پہلے کربڑی (پہلی را مہملہ) داڑھی تھی یہاں کڑبڑی ہو گئی - کیسے صحیح مانا جائے -

کڑکانا - گھوڑے کو تیز دوڑانا - درج نہیں -

کڑکڑی - مرغیوں کے ہنکانے کی آواز -

اثر- لکھنؤ میں کڑی کڑی کہتے ہیں -

کڑکڑ بولنا - کسی سخت چیز کا چباتے وقت آواز دینا -

اثر- لکھنؤ میں کرکرہونا کہتے ہیں - (بالفتح ورائے مہملہ)

کڑکڑا - سخت - کڑا - مضبوط -

اثر- لکھنؤ میں کرارا کہتے ہیں -

کڑکڑاتا - (جاڑے کے لئے) شدت کا -

اثر- لکھنؤ میں کڑاکے کا جاڑا کہتے ہیں -

کڑکڑانا - ۱ انڈے دیتے وقت مرغی کا بولنا - ۲ (زنانہ) آدمیوں کا دبی زبان سے حجت یا تکرار کرنا -

اثر- مرغی ایک وقت میں ایک انڈا دیتی ہے - لہذا انڈا دیتے وقت لکھنا چاہئے تھا - مرغی انڈا دیتے وقت کڑکڑاتی ہے (بالفتح) نہ کہ کڑکڑاتی ہے (بالضم) - کڑکڑانا (بالضم) کڑک ہونے کی علامت ہے - لوگ دبی زبان سے بڑبڑاتے ہیں (بالضم) نہ کہ کڑکڑاتے -

کڑکن - موتی میں بال آجانا -

اثر- لکھنؤ میں موتی میں بال پڑنے کو گرجنا کہتے ہیں -

کڑکی - وہ چیز جس سے بچے چھوٹی چھوٹی چڑیاں پکڑتے ہیں -

اثر- لکھنؤ میں اسے کڑکی کہتے ہیں (بضم اول ورائے ہندی مفتوح وکاف مابعد مشدد)

کڑنگا - (لکھنؤ) قوی - توانا -

اثر- لکھنؤ میں بضم اول نہیں بلکہ بالفتح ہے -

کڑوا کسیلا - (یائے معروف) تلخ اور ناگوار طبع - آتش سے

تو جام مئے عشق موند آنکھ پی جا
یہی اک گھونٹ ہے کڑوا کسیلا

اثر- کسیلا بمعنی کھٹا - بہ ذائقہ یائے مجہول سے ہے نہ کہ یائے معروف سے - پلیٹس میں بھی اسی طرح درست ہے - یائے معروف سے بمعنی مضبوط طاقتور ہے -

انشا کا شعر اس طرح درج طبع کیا ہے کہ اصل سے بحر ہی مختلف ہی نہیں ہوگیا بلکہ ایک مصرع کسی بحر میں جا پڑا اور دوسرا کسی بحر میں - پہلے مصرع کا وزن ہے فعولن فعولن فعولن فعولن اور دوسرے کا مفاعیلن مفاعیلن فعولن - ایک کی بحر متقارب دوسرے کی ہزج - اصل شعر اس طرح ہے ؎

جام مئے عشق موند آنکھ پی جا (فعلن فعولان فعلن فعولن)
ہے ایک ہی گھونٹ کڑوا کسیلا (فعلن فعولان فعلن فعولن)

غزل کا مطلع ہے ؎

دست جنوں سے اے وائے ویلا سوئے نہ پائے ٹک پاؤں پھیلا

کڑوا پانی - مردے کو جب دفن کرکے آتے ہیں تو کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے یہاں سے کھانا آتا ہے -

اثر- لکھنؤ میں اسے کڑوی روٹی کہتے ہیں -

کڑوا نیم - ایک قسم کا نیم جو نہایت کڑوا اور بڑی عمر کا ہوتا ہے -

اثر- لکھنؤ میں نیم مؤنث ہے - بچے کو عورتیں دعا دیتی ہیں: بیٹا جیتا رہے - کڑوی نیم کے برابر -

کڑوے بول - تلخ اور ناگوار باتیں - درج نہیں -

کڑا پانی - تیز - تلخ - درج نہیں - امیر ؎

نہ اتنی چاہ کر آب دم شمشیر کی قاتل
کڑا پانی ہے دو گھونٹ اسکے مشکل سے اترتے ہیں

کڑوڑا جتانا - نکوست جتانا - درج نہیں - (اودھ پنچ)

میونسپلٹی کوئی قاضی جو کڑوڑا جتاتی ہے -

کڑھاپا - تکلیف خفگی -

اثر- لکھنؤ میں کڑھانا کہتے ہیں - یا کڑھنا -

کڑھی کا سا اُبال - جلد فرو ہو جانا غصہ کا -

اثر- لکھنؤ میں باسی کڑھی میں اُبال آنا بولتے ہیں -

کڑھاو کا دودھ - بالائی اُترا دودھ - درج نہیں -

کڑی کہنا - سخت کلامی کرنا - ناسزا بات کہنا - درج نہیں -

کڑک - گھوڑے کی تیز روی -

اثر- یہ مطلب گھوڑا کڑکانے سے ادا ہوتا ہے -

کڑکنا - گرجنا جیسے بادل کڑکنا -

اثر- بادل کڑکتا نہیں گرجتا ہے - بجلی کڑکتی ہے - خود بھی کڑکا کے تحت بجلی کا شور لکھا ہے -

کڑوے سے ملے - میٹھے سے ڈرے - (مثل) تندمزاج شخص اکثر سامنے کا کھرا ہوتا ہے چکنی چپڑی باتیں کرنے والے سے ہوشیار رہنا چاہئے - درج نہیں -

کڑوا گھونٹ - بدمزہ اور ناگوار چیز - درج نہیں - قلق ؎

سوا میرے گلا کون اُس کی تیغ تیز پر رکھتا
حقیقت میں بہت ہے گھونٹ کڑوا آب آہن کا

کربڑا - ابلق -

اثر- لکھنؤ میں کبرا کہتے ہیں -

کڑوا - شجاع - درج نہیں - (دریائے لطافت)

ک - س

کس نیاموخت علم تیر از من / کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد } جس نے ہم سے کچھ حاصل کیا اُسی نے ہم پر ہاتھ صاف کیا - اپنے ہی زک دیتے ہیں - درج نہیں

کسے کہ جامہ ندارد - دامن از کجا آرد - مفلس گر سوال کی عادت نہیں - درج نہیں -

کس لمبی پرسد کہ بھیا کون ہو / ڈھائی ہو یا تین ہو! پون ہو } وہاں بولتے ہیں جہاں کوئی کسی کی بات نہ پوچھے - اکثر پہلا مصرع استعمال میں ہے -

اثر- پھر دوسرے مصرع کے کہنے کی کیا ضرورت تھی -

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔ (ش) اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا۔

اثر۔ اردو کا متوازی محاورہ لکھ دینا بہتر ہوتا: اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔

کس و کو۔ یار دوست۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں۔

کس۔ امتحان۔ آزمائش۔ جیسے سونے کا کس۔

اثر۔ یہ خیال کسر نہیں کس دیکھنا ہوا۔ جیسے صرف تلوار تک محدود کر دیا ہے۔

کس کی بکری اور کون ڈالے گھاس۔ مفت کی بیگار۔ درج نہیں۔

کس کی ماں کو ماں کہہ کے پکاریں۔ کوئی ہمدرد یا غمخوار نہیں۔ درج نہیں۔

کس داعیہ پر۔ کس بل بوتے پر۔ درج نہیں۔

کس کی بلا کس کے ماتھے۔ خطاوار کوئی تھا مجرم کوئی قرار پایا۔ درج نہیں۔

کس کے منہ میں دانت ہیں کس کی مجال ہے۔ درج نہیں۔

کس کیاری کا ساگ ہے۔ کوئی حقیقت نہیں۔ ناقابل التفات۔ درج نہیں۔

کس لوٹے پر بھولی ہے۔ (ع) کس یار آشنا پر گھمنڈ ہے۔ درج نہیں۔ انشا ع

یاں تو آ اد چونٹی کس لوٹے پر بھولی ہے تو

کسی بات میں بند نہیں۔ ہر فن مولی یا ہر کام میں ملکہ۔ درج نہیں۔

کسی کا دیا کھانا۔ کسی کا دست نگر ہونا۔ درج نہیں۔

کسی کے پھٹے میں پاؤں ڈالنا یا دینا۔ دخل در معقولات دینا۔ پریشان کو اور پریشان کرنا۔ درج نہیں۔

کسی اور پھر دست نہ رہنا یا بھولنا۔ بہت نہ اترانا گھمنڈ نہ کرنا۔ درج نہیں۔

کسی کے کئے گھی کے گھڑے کسی کے کئے پتھر پڑے۔ کوئی محنت کر کے پھلتا پھولتا ہے کامیاب ہوتا ہے کسی کا کیا دھرا برباد ہوتا ہے۔ محنت اکارت ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

کسی کا دھن کوئی کھائے پاپی کا مال اکارت جائے بخیل کما جوڑتا ہے کھاتے دوسرے ہیں۔ درج نہیں۔

کسر مسر کرنا۔ (بالفتح) کسی کام میں سستی کرنا۔ کاہلی کرنا۔ پس و پیش کرنا۔ درج نہیں۔

کسا۔ چست۔ تنگ۔ سخت۔ جیسے کسا بدن۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسیلا بدن کہتے ہیں۔ البتہ لباس تنگ ہو تو کسا ہوا کہیں گے۔

کسالا کھینچنا۔ تکلیف اٹھانا۔ سختی جھیلنا۔ انشا ع

دل پہنچا ہلاکت کو نپٹ کھینچ کسالا — لے یار مرے سلمہ اللہ تعالیٰ

اثر۔ یہ مطلع میر کا ہے نہ کہ انشا کا۔ ہلاکت کی جگہ ہلا کی ہے۔

کساؤ۔ بدمزگی جو کچے پھل یا تانبے کی چیز پر ہوتی ہے۔

اثر۔ پھل میں کساؤ نہیں کسیلا پن ہوتا ہے (دیکھو پھل) بے قلعی برتن میں کوئی چیز پکائی جائے تو البتہ کساؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

کسرت۔ اردو۔ (عربی کسر سے بنا یا ہے) ورزش۔ مشق۔ مہارت (فقرہ) کاربکسرت ہے۔

اثر۔ کاربکسرت میں کسرت کا املا (ث) سے ہے نہ کہ (س) سے۔ پلیٹس کے بموجب عربی میں کسرت بمعنی توڑنا جسم کو توڑنا ہے اور اسی معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ لہذا اسے خالص اردو کا لفظ قرار دینا درست نہیں۔

کسگرن۔ کسگر کی عورت۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسگرنی کہتے ہیں۔ (باضافہ یائے معروف)

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔ ہنرمند انسان کی قدر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

کسم کے کھیت سے بنڈیا نکلا۔ ایسے شخص پر یہ پھبتی کہتے ہیں جس کے لباس میں سرخ اور سیاہ رنگوں کا امتزاج ہو۔ درج نہیں۔

کسبت۔ (دہلی) وہ چمڑے کا خانہ جس میں نائی اپنے اوزار رکھتا ہے۔

آثر۔ لکھنؤ میں اسے کسوت کہتے ہیں۔

کس کس دکھ کو روئیں ۔ (ع و) کتنی ہی مصیبتوں میں مبتلا ہیں کس کس کا دکھڑا روئیں۔ درج نہیں۔

کس بلا کی طبیعت ہے یا طبیعت پائی ہے ۔ شاعر کی طباعی و ذہانت کی تعریف میں کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

کس منہ سے کہا تھا ۔ کیا سمجھ کے کہا تھا۔ وعدہ خلافی کی شکایت۔ درج نہیں

کسی پر دم دینا ۔ عاشق ہونا۔ جان چھڑکنا۔ درج نہیں۔

کسی کو دم دینا ۔ دھوکا دینا۔ درج نہیں۔

کسرے زائد ۔ تھوڑا اضافہ۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) وہی ناز وہی انداز بلکہ کسرے زائد۔

کس قدر دور رہیں ۔ اپنے کو بہت لیے دیے رہتے ہیں۔ درج نہیں

امراؤ جان ادا ؎

کس قدر دور رہیں معاذ اللہ کیسے مغرور ہیں معاذ اللہ

کس پھیر میں ہو ۔ کس چکر میں ہو۔ کس طرف دھیان ہے۔ درج نہیں۔ (سرشار) میں شادی ہی نہیں کروں گا تم ہو کس پھیر میں۔

کسی طرف کا نہ ہونا یا نہ رہنا ۔ بالکل مجبور و ناچار ہو جانا۔ (طلسم ہوشربا) میری بچی کو شیر پھیڑ یا کھا جاتا تو کہیں کی نہ رہتی۔

کسی کا ہو رہنا ۔ کسی کا ہوئے رہنا۔ کسی سے وابستہ اور متعلق ہو جانا۔ کسی کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا۔ راسخ ؎

بشر کو چاہیئے پاس دل بشر رکھے
کسی کا ہو کے رہے یا کسی کو کر رکھے

آثر۔ پورا محاورہ ہی اس طرح ہے جس طرح راسخ نے نظم کیا ہے باستثنائے لفظ "کے"۔ "کسی کا ہو رہے یا کسی کو کر رکھے" کسی کا ہمخیال ہو جائے یا کسی کو اپنا ہمخیال کر لے۔ انشا کا شعر بھی اس کا مؤید ہے مگر اس کو نصف محاورے کے ثبوت میں درج کیا ہے ؎

اپنا (اپنی) پھر کہنا ہماری اک ذرا سن تو رہو
کر رکھو اپنا کسی کو یا کسی کے ہو رہو

کسی کی آگ میں پڑنا ۔ کسی کی آگ میں گرنا۔ دوسرے شخص کی مصیبت اپنے سر لینا۔

آثر۔ صحیح محاورہ پرائی آگ میں جلنا ہے۔ کسی کا مصرع ہے
"پرائی آگ میں جلنا بھی کوئی جلنا ہے"

کسی نے کیا کر لیا ۔ کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ درج نہیں۔

کُستا ۔ کدال۔ پھاوڑا۔

آثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں۔ پلیٹس سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا۔

کسی کا دھن کوئی کھائے پاپی کا مال اکارت جائے ۔ بخیل کماتا اور سینت رکھتا ہے، کھاتے دوسرے ہیں۔ درج نہیں۔

کسی کی حالت دیکھ کر کیوں للچائے ۔ اپنی حالت پر قانع رہنا۔ درج نہیں

ک ۔ ش

کشتی لگانا ۔ (بالکسر) شادی بیاہ یا اور کسی خوشی کی تقریب میں مہمانوں کو ہار، چکنی ڈلی الائچی وغیرہ کشتی میں لگا کر پیش کرنا۔ درج نہیں۔

کشتی پوش ۔ (بالکسر) وہ کپڑا جو کشتیوں پر مکھیوں اور خاک سے حفاظت کے لئے ڈھانکا جاتا ہے۔ درج نہیں۔

کُشتی کھانا ۔ (بالضم) کشتی لڑنے میں پچھڑ جانا۔ چت ہو جانا۔ درج نہیں۔

کُشتی نکالنا ۔ (بالضم) کشتی میں فریق مقابل کو چت کر دینا۔ پچھاڑ دینا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) دریافت کر لو کہ ہم نے کشتی نکالی تھی۔

کشتی ۔ وہ ظرف جسے پوشاک وغیرہ رکھنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔

آثر۔ بفتح اول لکھا ہے بکسر اول بولتے ہیں تاکہ کشتی یعنی ناؤ سے امتیاز رہے۔

کِشنیز ۔ (بکاف عربی غلط و بکاف فارسی صحیح) دھنیا۔

آثر۔ فارسی میں جو کچھ ہو اردو میں کشنیز کے سوا گشنیز (کاف فارسی) کوئی نہیں بولتا۔ لغات کشوری میں ک فارسی اور ک عربی سے دونوں طرح درج ہے لہٰذا ایک کو صحیح اور ایک کو غلط کہنا بھی درست نہیں۔ پلیٹس میں صرف کاف عربی سے درج ہے۔ معلوم نہیں کہ صاحب

نوراللغات نے اپنے فیصلے کی بنیاد کس کتاب لغت پر رکھی اور قطعی فیصلہ صادر فرمایا۔

کشود کار کجا دمن خراب کجا۔ میری مطلب برآری کی کوئی صورت نہیں۔ درج نہیں۔

کشمکش ہونا۔ بہت بھیڑ ہونا۔ مجمع ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

کشن کی صحنک۔ کسی مشکل کے آسان ہونے کے لئے جو نذر مانی جائے۔ نوراللغات میں اسے کشت (بالفتح) کی صحنک لکھا ہے۔ لکھنؤ میں اس باب میں اختلاف ہے بعض عورتیں کشت کی صحنک کہتی ہیں بعض بلا اضافۂ ت کشن کی صحنک کہتی ہیں۔ تحقیق نہ ہو سکی کہ اصل لفظ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ سنسکرت کشٹ بمعنی سختی۔ تنگی سے بنا لیا ہو۔ کوئی کشت کہنے لگا کوئی کشن۔

کشن بھوگ۔ آم کی ایک قسم۔ درج نہیں۔

ک۔ف

کفر توڑنا۔ ضد توڑنا۔ مومن ؎

وہ اُس بت کو التجا کر کے کفر توڑا خدا خدا کر کے

اثر۔ یہ شعر مومن دہلوی کا نہیں نسیم لکھنوی (شاگرد آتش) کا ہے۔

کفش کاری ہونا۔ جوتے پڑنا۔ درج نہیں۔

کفن پھاڑ کے چیخنا۔ بدحواس ہو کر بے تحاشا چلانا۔ درج نہیں

کفن بگا کرنا۔ مرتے مرتے کچھ لے مرنا۔ حریص و خود غرض۔ (امراؤ جان ادا)۔ آخر رنڈی تھی نا۔ کفن کا چونگا کیا۔

دوسرا محاورہ ہے (مرتے مرتے) کفن لے مرنا۔ وہ بھی درج نہیں

کفن کمر سے باندھنا۔ مرنے کو تیار رہنا۔ درج نہیں۔ فصاحت ؎

ہم اس دنیائے فانی میں جو آمادہ ہیں مرنے پر
کمر سے اپنی باندھے رہتے ہیں ہر دم کفن اپنا

ک۔ک

ککیرا۔ ایک قسم کا پان۔

اثر۔ لکھنؤ میں کگیر بغیر اضافۂ الف بولتے ہیں۔

ککا۔ (دوسرا کاف مشدد) بچے اپنی خالہ کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

ککڑی کے چور کو پھانسی نہیں دیتے۔ ادنیٰ خطا سے درگزر کرنا چاہئے۔ درج نہیں۔

ک۔گ

کگار۔ کگر۔ ۱۔ کنارہ۔ حاشیہ۔ مشرق ؎

آئنہ رکھا جو اُس کافر نے آرا بزم میں
ہر کگر کو سمجھے ہم تصویر پشت آئنہ

۲۔ سلامی دار چھت کے اوپر کا کنارہ۔ ۳۔ دھار۔ باڑھ۔

اثر۔ کگار کو لکھنؤ میں کگارا کہتے ہیں بمعنی دریا کا اونچا کنارہ۔ (فقرہ) کگارا کھسٹ رہا ہے۔ کگارا کگر سے بالکل مختلف ہے۔ کگر کسی چیز کا کنارہ ہے اور بس۔ اسے دھار یا باڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ک۔ل

کل کلاں۔ کل کلاں کو۔ آئندہ زمانے میں۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کل کدھار بھی بولتی ہیں۔ وہ درج نہیں۔ انشا نے کل کلا بلا اضافۂ نون بھی نظم کیا ہے ؎

دائی کے دشمنوں کو نکالے موئی اصیل
کچھ جا کے بد دعا نہ کہیں کل کلا کے

(قوافی بلا۔ بھلا وغیرہ) وہ بھی درج نہیں۔

کل کی بات کل کے ہات۔ (ع) آئندہ کی خبر کسی کو نہیں۔ درج نہیں

کل چھتا۔ جس کا برا کہنا بہت جلد اثر کرتا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں بغیر ہائے مخلوط بولتی ہیں۔

کل چڑا۔ ایک خوش آواز طائر کا نام۔ مادہ کے لئے کلچڑی۔

اثر۔ لکھنؤ میں کنایۃً سیاہ فام مرد کو حقارت سے کلچڑا کہتے ہیں۔ عورت کو کلچڑی۔

کلونچا۔ کبوتر جس کی چونچ سیاہ ہو۔ لکھنؤ میں رنگ کا کلونچا بھی مستعمل ہے اگر کسی وجہ سے سیاہی آجائے۔

اثر۔ اسم کی صورت میں کلونچ ہے۔ اسی کی دوسری شکل کلونس ہے (نون غنہ) وہ بھی لکھنؤ میں رائج ہے۔

کل مُنہا۔ کالے مُنھ کا سیاہ فام آدمی۔ کمبخت۔ بدنصیب۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں رات کے وقت چور کا لفظ زبان پر لانا بدشگونی سمجھتی ہیں اور کل مُنہا کہتی ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

کلا بازی کھانا۔ سر نیچا (نیچے؟ از) ٹانگیں اوپر کرکے لوٹنے لگنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں قلابازی کھانا کہتے ہیں۔

کلّا ٹھلّا۔ زباں درازی۔ ظاہرداری۔ چرب زبانی۔ (فقرہ) صاحب بہادر بڑے کلّے ٹھلّے رعب داب سے اظہار کو آ ڈٹے۔

اثر۔ فقرہ ہی بتا رہا ہے کہ کلّا ٹھلّا رعب داب جمانا، شان و شوکت دکھانا ہے نہ کہ زباں درازی۔ ظاہرداری۔ وہ خالی کلّا کرنا ہے جس کے معنی ہنگامہ برپا کرنا زباں درازی کرنا ہیں۔

کلّے ٹھلّے کا جوان۔ توانا۔ صاحب شان و شوکت۔ درج نہیں۔

کلار۔ کلوار۔ میفروش۔

اثر۔ عام طور پر کلوار کہتے ہیں۔ دوسرا لفظ کلال ہے بفتح اول۔

کلاں۔ ایک معنی ہیں مکار۔ فریبی۔ وہ درج نہیں
دوسرا لفظ جو یہی مفہوم ادا کرتا ہے کلاں کار ہے وہ بھی درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) خداوند وہ بڑا کلاں کار ہے۔

کلاں لاس ہاتھ آئی۔ مونث اسامی جنس۔ درج نہیں۔

کلکتیا پان۔ ایک پان جو کلکتے کی طرف سے آتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بنگلا پان کہتے ہیں (منسوب بہ بنگال)

کلانوت۔ کلاونت۔ گویا جس کا پیشہ گانے کا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں دوسری شکل کلاونت رائج ہے۔

کلبُل۔ آفت۔ بلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ اور اسکے علاوہ کلول بھی مستعمل ہے جو بیٹیں میں درج ہے۔

کلول ٹلنا۔ کسی بلا یا آفت سے محفوظ رہنا۔ درج نہیں بیبر اطلع ہے

بہل جائے گا دل بہلتے بہلتے
یہ کلول بھی ٹل جائے گی ٹلتے ٹلتے

کلول ٹلنا کو پُرانا محاورہ قرار دیا ہے حالانکہ بول چال میں برابر مستعمل ہے۔

کل کل پٹ پٹ۔ بکواس۔ جھگڑا بکھیڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ دانتا کلکل کہتے ہیں۔

کلول کرنا۔ جانوروں کا آپس میں خوشی سے اُچھلنا کودنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کُلیل یا کُلیلیں کرنا کہتے ہیں

کُلفہ۔ (عوام) خرفہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں قلفے کا ساگ کہتے ہیں۔

کُلّے پائے۔ ایک قسم کا سالن۔ درج نہیں۔

کلی۔ پرند کا چھوٹا سا پر جو شروع میں نکلتا ہے اور جس پر کھال نہیں ہوتی ہے (نکلنا کے ساتھ)

اثر۔ لکھنؤ میں کلیاں پھوٹنا کہتے ہیں۔

کلیل میں غلیل لگنا۔ خوشی میں دفعتہً رنج ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کڑیال میں غلہ لگنا کہتے ہیں۔

کُل۔ پنجرے کا وہ خانہ جس میں پرندوں کے پکڑنے کیلئے پتخنی ہوتی ہے۔

اثر۔ صرف کل سے یہ مطلب ادا نہیں ہوتا۔ کلدار پنجرا کہتے ہیں۔

کُل پہچاننا۔ کسی کی کمزوری سے واقف ہونا۔ درج نہیں۔

کُلمن۔ زخم کی ٹیس۔ درد۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کولن کہتے ہیں۔

کلیجا دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ (عو) کلیجا زور زور سے دھڑکنے لگا۔ شدت کا خوف طاری ہوا۔ درج نہیں۔ (از فسانۂ آزاد)

کلیجا دھسک جانا۔ سخت صدمہ پہنچنا۔ درج نہیں۔

کلیجا ہاتھوں اُچھلنا۔ تشویش یا اضطراب کی حالت میں۔ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی سے

رہا کرتا ہے جی بھی ڈوبا ہوا سا
وہ ہاتھوں کلیجا اچھلنا کہاں اب

کلیجے پر سانپ لوٹنا۔ رشک و حسد سے بیقرار ہونا۔

آثر۔ لکھنؤ میں چھاتی پر سانپ لوٹنا کہتے ہیں۔

کلیجے کی کور۔ بہت عزیز۔ پیارا۔ درج نہیں۔ آرزو لکھنوی ؎

چاہت جسے کہتے ہیں کلیجے کی ہے وہ کور
یہ ہو نہیں سکتا ہے کہ جیبن آئے کھٹک جائے

کلائیاں مارنا۔ (دہلی) گھوڑے کا پاؤں کو خاص انداز سے چلنا۔

آثر۔ دہلی سے مخصوص کرنا لاطائل۔ لکھنؤ میں بھی رائج ہے۔ (طلسم حیرت) گھوڑا طرارے بھرتا دُم سے چنور کرتا۔ کلائیاں شیر کی طرح مارتا۔

کلیش۔ دُکھ۔ تکلیف۔

آثر۔ لکھنؤ میں کلیس ہے۔ (س بجائے ش)۔

کلسرا۔ (عو) مرد جس کے سر کے بال سیاہ ہوں۔ درج نہیں۔ نہ یہ روزمرہ درج ہے "کلسرا بڑی آفت ہے"۔

کلفت۔ (بضم اول وفتح دوم) گندہ۔ ناپاک۔ درج نہیں۔ انیس ؎

بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر
روئیں تن و سیاہ دروں آہنی کمر

کلجبھی۔ وہ عورت جس کا کوسنا لگ جائے۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

میں کوس کوس کے کھا جاؤں گی ہوں کلجبھی
مری زبان کا دیکھا نہیں اثر تو نے

کلوٹا۔ کالا سیاہ فام۔ بیشتر کالا کے ساتھ مستعمل ہے۔

آثر۔ کالا کلوٹا بیگن لوٹا بھی زبانوں پر ہے۔

کل بھی آیا ہی داخل ہے۔ کل کا دن بھی دور نہیں۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) کل کون دور ہے۔ کل بھی آیا ہی داخل ہے۔

کلکنا۔ سے (عو) لگنا۔ زہر مار کرنا۔ رنگین ؎

تمھاری اشتہا کیا صاف ہے اتنا کہ سل میں
اکیلی اک بھری تم تعب کھچڑی کی کلکنی ہو

آثر۔ مجھے دو تو فیلن یا پلیٹس میں یہ لفظ ملا۔ نہ رنگین کے نسخۂ مطبوعہ نظامی بدایوں میں۔ حال یہ ہے کہ قاب (کھانے کی رکابی کو) ع سے تعب لکھتے ہیں۔ ان امور کے مدنظر میرا خیال ہے کہ حضرت مؤلف غلطی ہو کو کلکتی ہو پڑھ گئے اور ایک نیا لغت تیار ہو گیا۔ پردہ پوشی کو لکھ دیا کہ اب اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے!

کلانی۔ بزرگی۔ بڑائی۔

آثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے اُردو میں رائج نہیں گو پلیٹس میں درج ہے اور غالباً وہیں سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا۔

ک۔م

کم آمیز۔ جو لوگوں سے زیادہ ملے جُلے نہیں۔ درج نہیں۔

کُماج۔ (دہلی) وہ روٹی جو کہیں سے موٹی کہیں سے پتلی ہو۔ (فقرہ) جو کماج سا منہ تھا وہ سیپ سا نکل آیا۔

آثر۔ لکھنؤ میں کماچ کہتے ہیں۔ یہ ایک پھل ہے جس کے چھو جانے سے جسم پھول جاتا ہے۔ منہ کماچ سا پھول گیا عام فقرہ ہے۔

کما دیں میاں خانخاناں اڑا دیں میاں فہیم۔ دوسرے کے مال پر گلچھرے اُڑانا۔

آثر۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے اور یونہی بہتر ہے۔ کما دیں خانخاناں اُڑا دیں میاں فہیم۔ خانخاناں کے ساتھ لفظ میاں کا اضافہ مہمل ہے۔

کما و آدے ڈرتا۔ نکھٹو آدے لڑتا۔ (عو) نکما آدمی گھر والوں پر خواہ مخواہ رعب جتاتا ہے اور کماؤ باوجود کمانے کے دبا ہوا اور معذرت خواہ رہتا ہے۔ درج نہیں۔

کمبخت گئے ہاٹ۔ ترازو ملی نہ باٹ۔ (عو) بدقسمت ہر حال میں ناکام رہتا ہے۔ (کمبخت میں خ کو ساکن نہیں بلکہ مفتوح پڑھیے)

کمبختی جب آوے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے۔ سختی کے دنوں میں لاکھ احتیاط برتو مصیبت نازل ہو ہی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

کمتی۔ (عو) کم وزن یا مرتبہ یا لیاقت میں گھٹا ہوا۔ رشک ؎

جس نے ستم کو کیا ستم اُسے کمتی نہیں
مانگنا بندے سے بے بیجا، خدا سے مانگئے

اثر۔ یہ امر بدیہی ہے کہ جو معنی کمتی کے فرض کئے گئے ہیں وہ شعر میں نہیں کھپتے۔ کمتی کمی کی دوسری شکل ہے اور بس۔

کمر سی ٹوٹ گئی۔ مایوسی سی ہوگئی۔ ہمت ٹوٹ گئی۔

اثر۔ مثل میں لفظ سی قطعاً فضول ہے۔ کمر ٹوٹ گئی بولتے ہیں۔ بین ثبوت یہ ہے کہ ہمت سی ٹوٹ گئی کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

کمر میں بوتا نہیں مدار صاحب بیٹا دو۔ بغیر محنت کے راحت اور کامیابی کا آرزومند ہونا۔ درج نہیں۔

کمر میں توشہ راہ کا بھروسا۔ روپیہ پاس ہو تو بڑی ڈھبی ہوتی ہے۔ راہ کی جگہ منزل بھی بول چال میں ہے۔

اثر۔ صرف کمر میں توشہ نہ ہونا بھی بولتے ہیں۔ امیر مینائی سے

رہرو راہ عشق ہوں جز درد کوئی توشہ مری کمر میں نہیں

کمر لگنا۔ چوپائے کی پیٹھ کا زخمی ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بجائے کمر لگنا پیٹھ لگ کہتے ہیں۔

کمر چیں۔ ایک قسم کا لانبا کوٹ۔ درج نہیں۔

کمرکھ۔ ایک ترش پھل اور اُس کے درخت کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں کمرک اور عوام کمرخ کہتے ہیں صحیح کمرک درکرکو دونوں ہیں۔

کمرخی۔ (بفتح اول وسکون دوم) وہ چیز جس میں کمرک کی طرح پہلو ہوں۔ درج نہیں۔

زبان کا بھی طرفہ ماجرا ہے۔ کمرکی یا کمرکھی جو اصولاً صحیح ہوگا بولئے تو سامعہ پر گراں ہوتا ہے۔ کمرخ جو غلط ہے وہی یائے نسبتی کے ساتھ بھلا معلوم ہوتا ہے۔

کمان کا چلہ اترنا۔ زور یا کس نہ رہنا۔ درج نہیں۔ آتش سے

تشبیہ نئی دوں ترے گیسوئے رسا کو
اُترا ہوا چلہ کہوں ابرو کی کماں کا

کمیند۔ (لکھنؤ) دغا۔ فریب۔

اثر۔ بفتح دوم لکھا ہے لکھنؤ میں بضم اول وکسر دوم ویائے مجہول نون غنہ ہے۔ اصل ہندی لفظ بھی بکسر دوم ہے۔

کمنڈل۔ (بالفتح) کشکول۔ کاسۂ گدائی۔ وہ ظرف جس میں فقیر پانی پیتے ہیں۔ درج نہیں۔

کمر دوال۔ (دہلی) کمر باندھنے کا تسمہ۔ چمڑے کا تنگ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر اضافہ یا کمر دوال کہتے ہیں۔

کمر کرنا۔ جب پہلوان کمر کے پیچ پر مارتے ہیں تو اس کو کمر کرنا کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم اکھیڑ مارنا سے ادا کرتے ہیں۔

کمر کشائی۔ سپاہ کا اپنے ہتھیاروں کو کمر سے کھولنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کمر کھولنا کہتے ہیں۔

کملانا۔ مرجھانا پھول پتے یا درخت کا۔

اثر۔ لکھنؤ میں باضافہ ہا کمھلانا کہتے ہیں۔ یہ جتانا بھی لازم ہے کہ درخت کمھلاتا نہیں مرجھاتا ہے یا سوکھتا یا خشک ہوتا ہے۔

کمر میں بوتا ہونا۔ طاقتور ہونا۔ درج نہیں۔

کما بیش۔ (ع و) کم و بیش۔ تخمیناً۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کم بیش باعطف بولتی ہیں نہ کہ کما بیش۔

کمبختی کا مارا۔ آفت کا مارا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کمبختی مارا (بغیر اضافہ کا) یا نگوڑا مارا بولتی ہیں۔

کم سوجھ۔ (لکھنؤ) جس کو اچھی طرح نہ دکھائی دے۔

اثر۔ اس کو بینائی یا بصارت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ جس کی سوجھ بوجھ ناقص ہو۔ کم عقل۔

کم آزار۔ جو کسی کو ستائے نہیں۔ ایذا نہ دے۔ درج نہیں

کم اسابی۔ افلاس۔ درج نہیں۔

کم اصل۔ ذلیل۔ کمینہ۔ درج نہیں۔

کم بساط۔ کم حیثیت۔ درج نہیں۔

کم بضاعت۔ جس کے پاس پونجی نہ ہو۔ درج نہیں۔

کم بغل۔ نازک۔ جلد ٹوٹ جانے والی چیز مثلاً شیشہ۔

کمرے پر بیٹھنا - رنڈی کا پیشہ اختیار کرنا - درج نہیں -
کمرے کی بیٹھنے والی - رنڈی - درج نہیں -
کملی کتھری کرنا - (لکھنؤ) کہیں اور چلے جانے کے ارادے سے گھر کا تمام اسباب اور کپڑے باندھ لینا - ۲ کسی کا تمام مال و اسباب چھین لانا -
اثر - ۱ کملی کتھری باندھنا یا سمیٹنا ہے - ۲ کمل کتھری چھین لینا ہے نہ کہ کملی کتھری کرنا جو مہمل فقرہ ہے -
کمر پکڑنا - کنایۃً - حمایت کرنا - سہارا دینا -
اثر - کمر پکڑنا روکنا - مزاحم ہونا ہے - انشا ؎

خیر خواہی سے چمن کی عرضِ بر بہار باغباں آ کے پکڑ میری کمر لیتا ہے

آتش ؎

چمن کی سیر پہ ہوتا ہے جھگڑا کمر میری ہے دستِ باغباں ہے

کمر سے کفن باندھنا - ہر وقت مرنے کو تیار رہنا - درج نہیں -
فصاحت ؎

ہم اس دنیائے فانی میں جو آمادہ ہیں مرنے پہ
کمر سے اپنی باندھے رہتے ہیں ہر دم کفن اپنا

کمبختی کا مارا - آفت کا مارا - بدنصیب -
اثر - لکھنؤ میں کمبختی مارا کہتے ہیں - کا خاص نہیں کرتے -
کمبختی جب آوے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے - بختی کے دنوں میں ہزار احتیاط کرو مصیبت آ ہی جاتی ہے - یہ مثل درج نہیں -

ک - ن

کن مانا کن کوٹا میرا لال چھپے کا بوٹا - (ع و) شیر خوار بچہ روتا ہے تو ماں پیچھے سے لپٹا کر اس طرح بہلاتی ہے - درج نہیں
(کن مانا - کس نے مارا - کوٹا کے بھی یہی معنی ہیں)
کن - انداز - ادا - ترکیب - درج نہیں - کسی کا مصرع ہے -

ساقی اُسی کن سے پھر اک لغزشِ مستانہ

کن کرنا - (ہندو) اکھڑی اور پکی کھیتی کے غلے کا اندازہ لگانا -
اثر - میں نے کنکوت ہونا بولتے سنا ہے - اناج کی پیداوار کا تخمینہ لگا کر تقسیم کرنا - کن کرنا کوئی غیر متوقع چال چلنا بھی ہے مثلاً اس نے یکایک ایسا کن کیا کہ کشتی کا رنگ بدل گیا -
کنکوت - اناج کی جانچ -
اثر - یہ کھڑی فصل کا تخمینہ لگانا ہے - کتنی پیداوار ہے - نہ کہ صرف جانچ - پلیٹس میں بھی قریب یہی معنی بحوالہ کن درج ہیں -
کن انکھیوں سے - آنکھ کے گوشے سے - پوشیدہ طور سے دیکھنا -
سودا ؎

آگے یا قسمت جلائے یار یا مارے ہیں
اب تو کن انکھیوں لگا ہے دیکھنے بالے ہیں

اثر - لکھنؤ میں کنکھیوں سے (بفتح اول و دوم) - میرا شعر ہے ؎

کنکھیوں سے نہ دیکھو درد دل یوں اور بڑھتا ہے
جو ممکن ہو تو ہم کو آنکھ بھر کر دیکھتے جاؤ

کن بٹائی - چند شرکا اور حصہ داروں میں فصل کو حصہ کے حساب سے تقسیم کرنا -
اثر - لکھنؤ میں اسے بٹائی کہتے ہیں بغیر اضافۂ لفظ کن -
کُنبے والے کے چاروں پَٹ بھاری - کثیر العیال شخص کا دل غنی رہتا ہے - درج نہیں -
کنوں سے اکھڑ جانا - مجازاً - ذرا سی ناراضی سے قطع تعلق کر لینا -
اثر - لکھنؤ میں یہ مطلب جڑ سے اکھڑ جانا کہہ کر ادا کرتے ہیں -
کنارکش ہونا - علیحدگی جدائی اختیار کرنا -
اثر - یہ کنارہ کش ہونا ہے نہ کہ کنارکش (بغیر ہائے ہوز)
کنٹھا پھوٹنا - طوطے کے گلے میں سرخ طوق سا نمودار ہونا - یہ معنی درج نہیں -
کُنّاس - بخیل اور بد انسان -
اثر - لکھنؤ میں اس جگہ مجرس - کنجوس - کٹکھنا یا خناس بولتے ہیں - نیز خنّاس - (خ بجائے کاف) -

کنڈیا - (لکھنؤ) کانٹا کی تصغیر -
آثر - لکھنؤ میں بغیر نون غنہ بولتے ہیں - کٹیا -
کنجا - جس کی آنکھیں نیلی ہوں -
آثر - لکھنؤ میں کرنجا کہتے ہیں -
کنجد - تل جس کا تیل نکالتے ہیں -
آثر - چہرے پر بکثرت سے تل ہونے کو بھی کنجد کہتے ہیں - یہ مفہوم درج نہیں
کنجڑن - کنجڑی - (دہلی) ترکاری بیچنے والی - (لکھنؤ) کنجڑنی -
آثر - بستان خیصیم لکھنؤ میں کنجڑن کہتے ہیں - (فسانۂ عجائب) "ہر
کنجڑن کی وہ تیکھی چتون - آدمی صورت دیکھتا رہے" - (طلسم فصاحت)
"ہر ایک کنجڑن ماہ پارا" -
کنجلک - (ف) (اردو میں) مطلب کی پیچیدگی -
آثر - لکھنؤ میں گنجلک ہے (پہلا کاف فارسی) نہ کہ کنجلک بہر دو
کاف عربی - اسے فارسی سے کوئی مطلب نہیں بلکہ ہندی مصدر
گنجولنا (خلط ملط کرنا) کا اسم ہے - فارسی کتب لغات جو میرے
پاس ہیں ان میں لفظ کنجلک نہیں ملا -
جلال نے بھی گنجلک (پہلا کاف فارسی) لکھا ہے -
کنجر - ایک قسم کا بڑا ہاتھی -
آثر - اردو میں اس کا مترادف کنجل مستعمل ہے - جلال نے بھی
کنجل لکھا ہے - حسب پلیٹس صحیح دونوں ہیں -
کندے پڑنا - خوب زد و کوب ہونا - درج نہیں - (امراؤ جان ادا)
صبح و شام جہنم کے کندے پڑتے ہوں گے -
کندے جوڑنا - طائر کا بلندی سے پستی کی طرف پرواز کرنا - درج
نہیں - قلق ؎ ہٹ گئے جب اسکے آگے طائر دل چھوڑ کر
آپڑا باز نگاہ یار کندے جوڑ کر
نوٹ :- طائر اڑنے کے لئے کندے توڑتا ہے اور اترنے کے لئے کندے
جوڑتا ہے - نور اللغات میں کندے توڑنا درج ہے -
کنجیا - (لکھنؤ) گوہانجنی - چھوٹا دانہ جو آنکھ کے پپوٹوں پر نکل آتا ہے -

آثر - استغفر اللہ! آنکھوں میں خاک جھونکنا اسی کو کہتے ہیں - نور اللغات
کی ردیف کی طرف متوجہ ہوجئے - جہاں یہ اندراج ہے :-
گوہانجنی : (لکھنؤ) آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے ہوتی ہے -
دہلی میں گوہانی ہے - جان صاحب ؎
نکلی نرگس کے ہے گوہانجنی کو لما وہ نکالے
کوئی برسوں کی برائی کرے دیوار تلاش
تو بات کیا ہے؟ پلیٹس میں کنجیا درج ہے - یہ سوچے بغیر کہ اردو نے
اسے قبول بھی کیا ہے - دہلی میں کھپت نہیں ہوئی لکھنؤ کے سر تھوپ دیا -
بقول شخصے غریب کی جورو سب کی سرہج - دہلی کی طرف سے فرہنگ آصفیہ
آنکھیں دکھا رہی تھی -
ایسے ہی اسراف بیجا کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیے -
کندوری - (فارسی میں دسترخوان) ۱ (عو - لکھنؤ) وہ کھانا جو دستے
بیانے پر عروس کی طرف سے بعد نکاح کھلایا اور تقسیم کیا جاتا ہے -
۲ (عو - پنجاب) نیاز - جیسے بی بی کی کندوری یعنی حضرت فاطمہؓ کی
نیاز - ۳ ایک قسم کے سرخ پھل کا نام - ۴ ایک قسم کا جنگل گھیا -
آثر - پلیٹس میں کندوری کے متعلق یہ اندراج ہے :-

H کندری - Kanduri
1. A red fruit (ایک سرخ پھل)
2. (Poet.) Red lips (شاعرانہ - سرخ ہونٹ)
3. See صحنک 2. (دیکھو صحنک ۲)

صحنک 2. (mah. wom.) an offering to Fatima of which chaste women only may partake
(صحنک ۲ - نذر حضرت فاطمہؓ جس میں صرف باعصمت
عورتیں شریک ہوسکتی ہیں)
پلیٹس کا اندراج بھی نقل کرنا بیجا نہ ہوگا -
R Kandi, s. f. A lathera (or

linen) Cover for a table a napkin; a feast held in honour of Fatima, of which women (and those the most virtuous) can partake (no male is even permitted to see the food dressed on the occasion and set apart for an offering to the prophet's daughter); a kind of gourd (kundri)

(فارسی - کندوری - واحد - مؤنث - چمڑے یا سوت کی میز کی چادر ؛ حضرت فاطمہؓ کے نام کی نذر جس میں عورتیں اور وہ بھی نہایت باعصمت عورتیں شریک ہوسکتی ہیں (کوئی مرد بنت رسولؐ کی نذر کے دسترخوان کو نہیں دیکھ سکتا ! ایک قسم کا کدو (کندری)۔

حضرت مؤلف نے فیلن اور پلیٹس کا ایک اندراج سرخ بھل تو قائم رکھا (اسے بھی لکھنؤ میں کندرو کہتے ہیں) اور صحنک یا حضرت فاطمہؓ کی نیاز کو عروس کی طرف سے وسیع پیمانے پر کھانے کی تقسیم کی صورت میں لکھنؤ پہنچا دیا۔ غریب لاکھ چیختا پیٹا مگر ؎

کون سنتا ہے فغان درویش ۔ قہر درویش بجان درویش

لکھنؤ اس کندوری سے قطعاً نا آشنا ہے اور طعام کے تو طباق کہ کر واپس کرتا ہے۔

کندھے چڑھانا ۔ بچوں کو کندھے پر اٹھانا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کندھیا لینا کہتے ہیں وہ درج نہیں ۔

کنڈا ہونا ۔ خشک ہونا اور دبلا ہونا بھوک سے ۔

اثر ۔ یہ خالی کنڈا ہونا نہیں بلکہ سوکھ کر کنڈا ہونا یا کانٹا ہونا یا ٹھنٹا ہونا ہے ۔

کنکر ۔ ۳ (ھ) پھوڑا جو عورتوں کے سینے پر نکلتا ہے اور بہت سخت ہوتا ہے ۔ جان صاحب ؎

لگ گئی کس کی نظر پھر پڑیں میں کیا کہوں
دودھ ہی جاتا رہا چھاتی میں کنکر ہو گیا

اثر ۔ وہی شعر سے لغت سازی ۔ ورنہ اس مرض کو کنکر بیل کہتے ہیں ۔ لفظ کنکر سے اس مرض کی طرف صرف اشارہ ہے نہ کہ مرض کا نام کنکر ہے ۔ یہ محض ایجاد بندہ ہے ۔

کنکری ناک کا احسان ۔ خفیف سے خفیف احسان ۔ درج نہیں ۔

کنگرا ۔ موٹا ۔ فربہ ۔

اثر ۔ یہ راے ہندی سے کنگڑا ہے ۔ پلیٹس میں را ہندی سے ہے اور طلسم ہوشربا سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے ۔

" خوب کنگڑا اور موٹا ہے "

کنمنانا ۔ بیچین ہونا ۔ پس و پیش کرنا ۔ عذر کرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں یہ معنی کنمنانا بالفتح کے ہیں جو درج ہی نہیں کنمنانا بالضم بچے کا جاگنے سے قبل جنبش کرنا ہے ۔ کنمنانا بالفتح فیلن پلیٹس یا سرمایۂ زبان اردو میں درج نہیں مگر لکھنؤ کا ہر خاص و عام واقف ہے ۔ غالباً اہل لکھنؤ نے یہ نازک فرق مفاہیم کر دیا ہے ۔ اس کا دوسرا مترادف کنیانا ہے ۔ (بفتح اول)

کنگن ڈھول ۔ ایک دوا ۔ درج نہیں ۔ جان صاحب ؎

کان میں ہے درد خاکی شاہ کے ۔ ڈال دے خانم جو کنگن ڈھول ہو

کنواں جھانکنا ۔ کنوئیں جھانکنا ۔ کنوئیں میں گرنے کا ارادہ کرنا ۔

آتش ؎ یاد ابرو دوزقن میں اڑ گئی آنکھوں کی نیند
گہ کنواں جھانکا گہے تلوار کو عریاں کیا

(سر کنوئیں جھانکنا) بہت جستجو کرنا ۔ حیران پریشان ہونا ۔

محسن ؎

کنوئیں جھانکا کروں کنعاں کے تو سودا ہے مجھے
طور پر جاؤں تو ناحق کا بھٹکنا ہے مجھے

اثر ۔ حالاں حالیکہ دونوں محاوروں کے ایک ہی معنی ہیں ۔ کسی کی

تلاش میں حیرت و سرگرداں ہونا۔ آتش کے شعر میں کنوئیں میں گرنے کا کوئی قرینہ نہیں۔ ذقن کو چاہ سے اور ابرو کو تلوار سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کنواں جھانکے تو گویا معشوق کا چاہ زنخداں دیکھ لیا۔ تلوار عریاں کی تو ابروئے جاناں کا نظارہ ہوگیا۔ (فسانۂ عجائب)

چاہ میں زلیخا نے کیسے کنوئیں جھانکے۔

حیرت تو اس پر ہے کہ حضرت جلال بھی کنویں جھانکنے کا مطلب جان دینے کے ارادے سے کنویں میں گر پڑنا لیتے ہیں اور مثال میں بحر کا شعر پیش کرتے ہیں ؎

یہ جگہ وہ ہے فرشتوں نے کنویں جھانکے ہیں
پاک آلائش دنیا سے بشر کیا ہوگا

اس سے کنوئیں میں گر کر مرنے کا مفہوم کیونکر نکلا۔ فرشتوں کو موت کہاں چاہ بابل میں اُلٹے لٹک رہے ہیں۔

کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو لگتی ہے ۔جس قدر آمد ہوتی ہے اسی قدر خرچ ہوتا ہے۔ نصیر ؎

ترے دہن کی بھی کا ذقن پہ کیوں نہ ہووے عکس
کنوئیں کی لگتی کنوئیں کو ہے جان من مٹی

اثر۔ عام محاورہ ہے کنوئیں کی مٹی کنویں میں (نہ کہ کنوئیں کو) لگتی ہے۔ اغلاط کتابت کا یہ حال ہے کہ کیوں نہ ہو عکس کو کیوں نہ ہووے عکس لکھا ہے جس سے مصرع ناموزوں ہوگیا۔

کنوئیں پر گئے پیاسے آئے۔ جہاں فائدے کی امید بھی وہاں سے بھی محروم پلٹے۔ درج نہیں۔

کنوتیاں بدلنا ۔گھوڑے کا دونوں کانوں کو کھڑا کرنا۔ چوکنا ہونا۔

اثر۔ کنوتیاں بدلنے میں گھوڑے کے ڈرنے یا چوکنا ہونے کا کوئی پہلو نہیں گھوڑا تیز چلنے میں کبھی دونوں کان ملاتا ہے کبھی الگ کرتا ہے اسے اصطلاحاً کنوتیاں بدلنا یا بن بن کے چلنا کہتے ہیں۔

گھوڑے کے ڈرنے یا چوکنا ہونے کی علامت کان کھچانا یا کھڑے کرنا ہے یا چھپنا ہے۔

ایک اور اصطلاح جو درج نہیں یہ ہے:۔

کنوتیاں جوڑنا ۔اس میں گھوڑے کے کانوں کو جنبش نہیں ہوتی بلکہ برابر جوڑے ہوئے چلتا ہے۔

کنور ۔ورم جو کان کی جڑ میں ہوجاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کنڑل کہتے ہیں۔

کنول ۔اس کے ایک معنی ہیں دلدار ہیرا۔ گنگا پورب کی ضد۔ یہ معنی درج نہیں۔

کنہ پر پہنچنا ۔کسی بات کی تہ کو پہنچنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کنہ کو پہنچنا کہتے ہیں۔

کنہ نکالنا ۔(ع) بغض و غصہ نکالنا۔

اثر۔ اس کے معنی ہیں عیب نکالنا یعنی سکھ نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ ان دونوں محاوروں میں نون ساکن نہیں متحرک اور بالفتح ہے)۔

کنھائی ۔نال۔

اثر۔ کنھائی کے یہ معنی کہیں تحقیق نہ ہوسکے۔ اور کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

کنی ۔ہیرے وغیرہ بیش قیمت پتھر کا ٹکڑا۔

اثر۔ لفظ کنی ہر بیش قیمت پتھر کے ٹکڑے (ریزے) کے لئے مستعمل نہیں، ہیرے کے لئے مخصوص ہے۔ دوسرے بیش بہا جواہر کے لئے لفظ کھڑ استعمال ہوتی ہے۔ یاقوت کی کنی زمرد کی کنی کوئی نہیں کہتا۔ ذوق کے پیش کردہ شعر میں بھی ہیرے کا لفظ موجود ہے ؎

تاب دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر
کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں

غالباً داغ کا مصرع ہے، ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی

کنی کاٹنا ۔(دہلی) کنی کاٹنا۔ کترانا

اثر۔ لکھنؤ میں کنائی دینا یا کنائی کاٹنا یا کنیانا ہے۔

کنی سے کنی ملا کر سینا ۔کپڑے کا کنارے سے کنارہ ملا کر سینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں جوڑ سے جوڑ ملا کر سینا۔

کنے کاٹنا ۔فریق مخالف کے پتنگ کو کنوں کے پاس کاٹ دینا۔ درج نہیں۔

کنے لینا یا کنے پھانسنا - فریق مخالف کے پتنگ کو کنوں کے پاس الجھا لینا۔
درج نہیں -

کنیر کی کھانا - ایسی چوٹ کھانا کہ آدمی بھنا جائے - درج نہیں۔

کنوار جاڑے کا دوار - کنوار کا مہینہ جاڑے کا پیش خیمہ ہے - درج نہیں -

کنکٹی - ایک مرض جس میں کان کے پیچھے زخم ہو جاتا ہے - درج نہیں -

کنکھجورا - ایک کیڑا - دہلی میں کنکھجورا کہتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں بھی کنکھجورا کہتے ہیں -

کنگری - کنگری - ایک ساز جو فقیر بجاتے ہیں - درج نہیں -

کندے تول تول کے رہ جانا - کسی کام کا قصد کرنا مگر ہچکچانا۔
درج نہیں -

کندنی قلیہ - اعلیٰ درجہ کا قلیہ - خادم ؎

کندنی قلیہ قناعت سے ابالا ہو گیا
داغ زر کھایا تو سونے کا نوالا ہو گیا

اثر - شعر میں جو کچھ ہو - زبانوں پر کندن قلیہ ہے بغیر یائے تحتانی -

کنویں کا مینڈک - علم اور تجربہ محدود مگر دعوے بلند بانگ - درج نہیں -

کنگھی چوٹی سے لیس رہنا - ہر وقت بناؤ سنگار کئے رہنا - درج نہیں -

ک - و

کوا اٹھانا - حلق کے اندر کے گوشت کو جو زیادہ لٹک آیا ہو دبانا -
اثر - یہ عمل صرف شیرخوار بچوں کے کوے تک محدود ہے - دوسرے لوگ کوا سہلا کر رطوبت خارج کرتے ہیں -

کوا گھار - (ع) زنہ میں گھرنا کی جگہ - عالم ؎

باغ میں آ کے خار میں ہوں پھنسی - میں تو کوا گھار میں ہوں پھنسی

اثر - لکھنؤ میں عورتیں زیادہ تر کتا نوچن یا چیل گھار کہتی ہیں کوا نوچن درج ہی نہیں -

کوے ہکنی - نہایت ادنیٰ درجہ کی ملازمہ -
اثر - لکھنؤ میں کوا ہکنی (کوا بصیغۂ واحد) بولتے ہیں -

کوا اڑ توڑ توڑ کے کھانا - (دہلی) مصیبت سے دن کاٹنا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں خاک پھانک کے بسر کرنا -

کوانچ - ایک درخت اور اس کی پھلی کا نام جس کے چھونے سے آدمی کے جسم میں خارش ہونے لگتی ہے -
اثر - لکھنؤ میں اسے کماچ کہتے ہیں - کوئی غصہ ہو یا سند تھما لے تو عورتیں کہتی ہیں پھول کے کماچ ہو گئیں -

کوبانس - کووں کو بانس سے اڑانے کا فعل - کووں کے اڑانے کی آواز -
اثر - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں اور جانے کہاں کی ہو -

کوتنا - اندازہ کرنا - پیمائش -
اثر - جہاں تک مجھے علم ہے اس کا استعمال غلے کے تخمینے تک محدود ہے - گو پلیٹس میں ایسی قید نہیں لگائی ہے -

کوپل - (فارسی میں بمعنی شگوفہ - کلی) نئی چھوٹی ملائم پتی جو درخت میں سے پہلے نکلتی ہے -
اثر - فارسی میں کوپل نہیں کوپلہ کہتے ہیں - (دیکھئے غیاث)

کوتوالی کا چبوترہ دیکھنا - کسی جرم میں ماخوذ ہو کر کوتوال کے سامنے پیش ہونا - درج نہیں -

کوتہ گردن تنگ پیشانی - علم قیافہ کی رو سے ایسا شخص بڑا شریر اور مفسد ہوتا ہے -
اثر - پوری مثل اس طرح ہے، کوتاہ (کوتہ نہیں) گردن تنگ پیشانی، حرامزادے کی یہی نشانی -

کوٹھے پھٹے پڑنا - کسی جلوس یا سواری کے دیکھنے کے لئے کوٹھوں پر تماشائیوں کا ہجوم ہونا - درج نہیں -

کوٹھے والی روئے چھپر والی سوئے - غریبوں کی بہ نسبت دولتمند زیادہ پریشان اور فکرمند رہتے ہیں - درج نہیں -

کوچ نقارا باجا - (عم) موت کا پیغام آ گیا - درج نہیں -

کوچا - املی کے ہرے پھل کو پیس کر نمک مرچ لگا کر کھاتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں اسے املی کی چٹنی کہتے ہیں - کوچا مندرجہ معنی میں فیلن

یا پلیٹس میں بھی نہیں ۔ معلوم کہاں سے حاصل کیا گیا ۔

کود پھاند لگانا ۔ بچوں کا اچھل کودنا ۔ ہلڑ مچانا ۔ اس طرح درج نہیں

کودوں دلانا ۔ (ہندد) سخت کام لینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں دلنا کا متعدی دلوانا ہے نہ کہ دلانا ۔ جہانتک مجھے علم ہے محاورہ کودوں دلنا ہے نہ کہ دلانا ۔

(مارشل لا ۔ کسی شہر یا خطہ کا انتظام فوج کے سپرد کر دیا جانا ۔ درج نہیں ۔ کورٹ مارشل درج ہے تو مارشل لا کیوں نہ ہو ۔ (اسے کورٹ مارشل کے تحت پڑھنا چاہئے)]

کوڑھ ٹپکے ۔ کوسنا (عورتوں سے مخصوص) ۔ درج نہیں ۔

کوڑیا غلام ۔ بے قدر غلام ، بے عزت غلام ۔ مفت کا نوکر ۔

اثر ۔ یہ فقرہ ہمیشہ کنایۃً استعمال ہوتا بمعنی مطیع و فرماں بردار نہ کہ دراصل غلام ۔ (طلسم ہوشربا)

میاں میرے کوڑیا غلام ہو گئے ۔ جہاں اترائے میں نے کہا شیخ جی سے کہہ دوں گی ، بس وہیں میرے ہاتھ جوڑنے لگتے تھے ۔

کوڑی پھیرا کرنا ۔ (دہلی) بہت سے پھیرے کرنا ۔ بار بار آنا جانا ۔

اثر ۔ دہلی کی تخصیص غلط ۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے ۔

کوڑی نہیں گانٹھ میں چلے میاں سیر کو ۔ مفلسی میں بڑے بڑے حوصلے رکھنا ۔ اس طرح درج نہیں گو اس طرح درج ہے :

"کوڑی پاس نہیں اور چلے باغ کی سیر کو"

میاں کا طنز اور سیر کی عمومیت مفقود ۔

کوڑا کرنا ۔ خس و خاشاک پھیلانا ۔

اثر ۔ کنایۃً کسی چیز کو جو مستعار لی ہو خراب کر دینا ۔ یہ مفہوم درج نہیں

کوڑیالا پھولنا ۔ موسم بہار آنے کی علامت ۔ درج نہیں ۔

(کوڑیالا ایک جنگلی پھول ہے) ۔

کوڑی کا پوت ۔ (پوت بواو معروف) بڑا لالچی ۔ درج نہیں ۔

(از دریائے لطافت)

کوری پیٹھ پچھنے لگنا ۔ بے خطا مستوجب الزام ہونا ۔ درج نہیں ۔

(اودھ پنچ) آخر اس میونسپلٹی کے کوری پیٹھ کیوں پچھنے لگے ۔

کوزیاں ۔ (دہلی) مٹی کے آبخورے لمبے اور گلے کے بیچ میں سے پتلے

اثر ۔ لکھنؤ میں کوزے کہتے ہیں (یائے مجہول) ۔ کوزہ یعنی چھوٹا آبخورہ فیلن یا پلیٹس میں بجز کوزہ کوزی یا کوزیاں درج نہیں ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوزیاں کے مخترع خود حضرت مؤلف ہیں ۔ کیونکہ دہلی میں بھی کوزے بولتے ہیں نہ کہ کوزیاں ۔ انشا ؎

نمش اور برف کے کوزوں کی ہوئی تیاری
آج کس شخص کی رکھے گی دلاری روزہ

فیلن میں برف بیچنے والے کی آواز بھی درج کی ہے :-

"کوزے ہیں ملائی کی برف کے"

کولھو کاٹ موگری بنائی ۔ تسمے کے لئے بھینس ماری ۔ بیوقوف ۔ ذرا سے فائدے کے لئے بہت نقصان گوارا کیا ۔ درج نہیں ۔

کوئی مرے کوئی ملار گائے ۔ کوئی غمگین کوئی شاد ۔ اس طرح درج نہیں ۔

کوفت ہونا ۔ صدمہ ہونا ۔ درج نہیں ۔

کوک اتر جانا ۔ کنایۃً غصہ ٹھنڈا ہو جانا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

کوکلا ۔ کوئل ۔

اثر ۔ دیگر کتب لغات میں بھی یہی معنی درج ہیں ۔ میں نے ابتدائے سن شعور میں اپنے ماموں صاحب مرحوم کے یہاں ایک پرند دیکھا تھا جسے سب کوکلا کہتے تھے ۔ یہ کوئل سے مختلف ایک پہاڑی چڑیا تھی ۔ نہایت خوش رنگ و خوش آواز ۔ خوب چہچہاتی تھی ۔ قد میں کبوتر کے برابر ۔ انشا نے بھی ایک بیت میں کوئل اور کوکلا دونوں کو نظم کیا ہے اس سے بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی پرند کے دو نام نہیں بلکہ الگ الگ ہیں ؎

کہتی کوئل برا بھلا تھی   تھرائی مرے میں کوکلا تھی

کون سی کشمش ہے جس میں ڈنٹھی نہیں ۔ ہر شخص میں خوبیوں کے ساتھ ایک نہ ایک ٹی بھی ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) وہ حلالی

حرامی کا قصہ تو وہ کون سی کشش ہے جس میں زندگی نہیں -

کوئلوں کی تجارت میں منہ ہات دونوں کالے - بُرے کام کا
مآل ذلت و رسوائی ہے - درج نہیں -

کومل - کوٹھل - سیندھ -

اثر - یعنی کوٹھل کے ہیں - کومل کا مفہوم تو سنجیدہ ، نازک خوشنما
وغیرہ ہیں - فیلن اور پلیٹس کے بموجب بھی سیندھ کے معنی ہیں کوٹھل
یا کوجھل ہے نہ کہ کومل - انشائے بھی کوجھل نظم کیا ہے ؎

ہمسائے میں کوجھل ہوئی کل رات کو انشا
گھس اس کے زنانے میں گیا چور نگوڑا

لکھنؤ میں سیندھ کہتے ہیں -

کون دن تھے - کیسے اچھے دن تھے - سودا ؎

کون وہ دن تھے کہ جب تب ترے نظارے کو
تیرے آئینہ میں پریشاں نظری کا تھا جواز

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں "وہ بھی کیا دن تھے" سودا کے یہاں
بھی کون دن تھے نظم نہیں ہوا ہے بلکہ کون وہ دن تھے وہ کے
اضافے کے ساتھ ہے -

کونڈا کرنا - کھانے پر فاتحہ دلانا - جان صاحب ؎

ہمسائی میرے سر کی قسم آئیو ضرور
کونڈا کروں گی جمعہ کو سید بلال کا

اثر - کونڈے کرنا بھی بول چال ہے مثلاً آج ہمسائی کے یہاں
کونڈے ہیں نہ کہ کونڈا ہے -

کوکھ پکڑنا - ماں کا اپنے بچے کی جان کو خطرے میں پانا - درج نہیں
(طلسم فصاحت) ماں کوکھ پکڑے دردولت پر دوڑی آئی -

کوئی تاپے کسی کا گھر جلے - کسی کی مصیبت پر ہمدردی کے بجائے
خوش ہونا - درج نہیں - (سرشار) ہم روتے ہیں اور تم
ہمارے رونے پر ہنستی ہو - کوئی تاپے کسی کا گھر جلے -

کوفتی - (کوفت - ی) کوفت کی تانیث - رنج ، صدمہ ، ملال - درج نہیں

قلق ؎ ہے کوفتی اور لڑائی ہیں اک ترک سے آنکھیں
مرغ دل بیتاب کا ٹکڑا دو پلک

"بڑی کوفتی ہوئی" عام فقرہ ہے -

کوئی دمڑی کو نہ پوچھے گا - سخت ناقدری ہوگی - درج نہیں
(طلسم ہوشربا) یہ ستی دماغ سے اتر جائیگی کوئی دمڑی کو نہ پوچھے گا -

کولے میں بھر لینا - کمر میں ہاتھ ڈال کے پیار سے اٹھا لینا - درج نہیں
انشا ؎ اپنے کولے میں مگر رات کو بھر لیتا ہے
تان بھیروں کی جو یہ مرغ سحر لیتا ہے

کون کے دان ڈھاتو کسی کا عیب جاننا مگر متنبہ نہ کرنا اس لحاظ
سے کہ مفت برا کون بنے - درج نہیں -

کوس نہ چلی بابا پیاسی - کام کے آغاز ہی میں ہمت ہار جانا
اور گلو خلاصی کی فکر کرنا - درج نہیں -

کون سا گھر ہے جس میں موت نہیں آتی مصیبت اور تکلیف
سے کوئی جگہ خالی نہیں - درج نہیں -

کوئی پوچھے نہ پوچھے میرا دھن سہاگن نام - دولت پر اترانا
نہ چاہیئے - درج نہیں -

کونڈلی - چھوٹا کونڈا -

اثر - لکھنؤ میں کنڈالی کہتے ہیں -

کونتھنا - کوتھنا - (نون غنہ) (دہلی) - ۱ - دفع براز کے واسطے
زور لگانا - ۲ - بچہ جننے کے واسطے عورت کا زور لگانا -

اثر - لکھنؤ میں دفع براز کے لئے زور لگانے کو کانکھنا اور عورت کے
بچہ جننے کے لئے زور لگانے کو کونتھنا کہتے ہیں - رفع حاجت
کے لئے زور لگانے اور عورت کے بچہ جننے میں زور لگانے کو
ایک ہی لفظ سے تعبیر کرنا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوا - علاوہ بریں
دفع براز کے لئے مرد کے کانکھنے کو کونتھنا کہنا یعنی دردزہ میں مبتلا
ہونا اور بھی غضب تھا -

کوٹھی کُٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ گھر بار تمہارا ہے - بناوٹی احسان رکھنا -

درج نہیں -

کوڑی کام کا نہ رہنا - خراب و ناکارہ ہو جانا - درج نہیں -

کوڑی کوڑی پر مرنا - بڑا کنجوس ہونا - درج نہیں - قلق

وہ دل ہیں اور مرتے ہیں جو کوڑی کوڑی پہ
اپنا ہما فریفتہ استخوان نہیں

(کوڑی کوڑی پر جان دینا درج ہے) -

کوئی کوڑی کے دو بیر بھی ہاتھ سے نہ کھائے - بخت ذلیل اور بے وقعت - درج نہیں -

کوئی کور کسر باقی نہ رہی - کسی قسم کا تعلق نہیں رہا - درج نہیں -

کوئی مرتے پر مرتا ہے - جو خود کسی پر عاشق ہو اس سے دل لگانا چاہیے - درج نہیں - جان صاحب ؎

ہے شل ہی جان تیغ مرتے پہ مرتا ہے کوئی
لال خاں پر لال چندڑی کو گنواؤں کیا غرض

کوے کھائے ہیں - عوام کا اعتقاد ہے کوے کھانے سے عمر بڑی ہوتی ہے اور بال سیاہ رہتے ہیں -

اثر - اس موقع پر کوا کھایا ہے بصیغۂ واحد بولتے ہیں نہ کہ کوے کھائے ہیں -

کوٹھی - اناج بھرنے کا ظرف مٹی کا جس کا پیٹ بڑا اور منہ چھوٹا ہوتا ہے -

اثر - اسے کٹھار بھی کہتے ہیں -

کوری - ایک ذات کا نام - درج نہیں -

کوسا - دعائے بد - راسخ ؎

ہم غریبوں کی شب ہجر کا کوسا نہ ٹلے
کالی پانی ہو تجھے چرخ کہن آج کی رات

اثر - لکھنؤ میں کوسنا یعنی دعائے بد ہے -

کوندا لونکنا - بجلی چمکنا - درج نہیں - سرشار

کوندے کے لونکنے سے بجلی چمکی اور غائب

کونے کی بیٹھنے والی - ناتجربہ کار عورت گوشہ نشین - درج نہیں - (طلسم ہوشربا) اصل یہ ہے کہ میں کونے کی بیٹھنے والی یہ سنتے ہی گھبرا گئی -

کوک - (ف) بخیہ - کچی سلائی - لمبے لمبے ٹانکے -

اثر - فیلن اور پلیٹس دونوں نے اسے بجائے واو معروف واو مجہول سے لکھا ہے - فیلن نے اسے ہندی کا لفظ قرار دیا ہے - پلیٹس فارسی لفظ ہندی دونوں کا مگر بلا اختلاف تلفظ - لفظ فارسی کا ہو کہ ہندی کا - سوال یہ ہے کہ اردو والے اسے قبول بھی کیا یا اجواب نفی میں ہے - اردو میں اس کا مترادف شلنگا موجود ہے -

کوب کاری - تنبیہ - تادیب - گوشمال -

اثر - صحیح کچھ بھی ہو اردو میں یہ کوبے کاری ہے -

کوڑی کا پوت - بڑا لالچی درج نہیں - (دریائے لطافت) -

کوئی دقیقہ نہ اٹھا نہ رکھنا - کوئی کسر باقی نہ رہنا - درج نہیں -

کوئی مرے کوئی ملاریں گائے - (مثل) ایک کو صدمہ ہو اور دوسرا خوشی منائے -

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل بجائے ملاریں (صیغۂ جمع) ملار (واحد) کے ساتھ ہے - کوئی مرے کوئی ملار گائے -

کوڑی کوڑی - ایک ایک کوڑی - (فقرہ) وہ آجکل کوڑی کوڑی کو محتاج ہے -

اثر - پورا محاورہ ہی اس طرح ہے - کوڑی کوڑی کو محتاج ہونا -

کوئی پاؤں سے آتا ہے وہ سر کے بل آئے - عجز و انکسار کے اظہار کے لیے بولتے ہیں - (فسانۂ آزاد) کوئی پاؤں سے آتا ہے ہم سر کے بل آئے

کون کہے ران ڈھانکو - کسی کے عیب کو جاننا مگر تنبیہ نہ کر سکنا - درج نہیں -

ک - ہ

کھائیں نانا کے ٹکڑے کہلائیں دادا کے پوتے - (۱۸۱) احسان فراموش

حق ناشناس - درج نہیں۔

کہا میاں روتے کیوں ہو کہا صورت ہی ایسی ہے - آدمی اپنی فطرت سے مجبور ہے - درج نہیں۔

کہو تو گھر چھوڑ دوں - یعنی دفان ہو - گھر کا راستہ لو - درج نہیں۔ (از دریائے لطافت)۔

کہو تو گھر کا قبالہ لکھ دوں - مندرجہ بالا معنی اس کے بھی ہیں۔ درج نہیں - (از دریائے لطافت)۔

کھاتا کھتیانا - حساب جوڑنا - درج نہیں۔

کہاں آنے - جب کوئی بے تکلف دوست عرصے کے بعد ملاقات کو آئے تو از راہ شکایت کہتے ہیں - درج نہیں - (از دریائے لطافت)

کہارن - کہارنی - (لکھنؤ) کہار کا مونث (کہار کی تانیث ؛ اثر)

اثر - لکھنؤ میں کہارن یا کہارنی کوئی نہیں بولتا - بلکہ کہاری کہتے ہیں۔

کہاری - (دہلی) کہار کا مونث - وہ عورت جو پالکی یا میانا اٹھاتی ہے

اثر - لکھنؤ میں بھی کہاری کہتے ہیں مگر یہ پالکی یا میانا اٹھاتی نہیں بلکہ سواری کے ساتھ چلتی یا دوڑتی ہے۔

کہاں چلے - جب کوئی شخص مدت کے بعد یا بے وقت آتا ہے۔ اس سے کہتے ہیں۔

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں "کہاں بھول پڑے"۔

کھانکر - ہر وہ چیز جو زیادہ خشک ہو گئی ہو۔

اثر - لکھنؤ میں اسے کھنکھڑ کہتے ہیں - پنجابی میں بھی درج ہے۔

کہاں کے للو کہاں کے جگہ دھر - کوئی ہو سے باشد - درج نہیں۔

کہاں کا مردہ اور نامسو کا گھاٹ - بیجا بے ربط بات - درج نہیں - (اودھ پنچ) کسی کی دولت کسی کو دلوادی بھلا دیکھو تو کہاں کا مردہ اور نامسو کا گھاٹ۔

کھانے پان کرے کو حیران - مثل "آم خصال خرچ - درج نہیں۔

کھاتا پیتا گھر - خوشحال خاندان - درج نہیں۔

کھانا اور غرانا - اپنے محسن کا احسان بھلا دینا اور اس کو خاطر میں نہ لانا - درج نہیں۔

کھاتا دھن - آل اولاد - لڑکے بالے - درج نہیں۔

کہاں کی بتدھیاں ہیں - کہاں کی سیدھ باندھی - کہاں کا قصد ہے - درج نہیں۔

کھانڈ - (دہلی) شکر۔

اثر - لکھنؤ میں کھانڈ کچی شکر کو کہتے ہیں۔

کھپاچ - کھپچ - بانس کا ٹکڑا۔

اثر - لکھنؤ میں کھپچی کہتے ہیں۔

کھپنا - (کنایۃً) (لکھنؤ) شرمندہ ہونا - منفعل ہونا - جھینپنا - ہجر ؎

زیور گل باغ میں پہنا جو اس محبوب نے
نخل گل ایسا کھپا پھولوں کا دونا ہو گیا

معنی لغت میں (یعنی مندرجہ بالا) بول چال میں بالضم ہے۔

اثر - بول چال میں بھی بالفتح ہے - وہ کھپنا اسے موحدہ ہے جو بالضم ہے۔

کھپچا - لکڑی کا کنگیر۔

اثر - لکھنؤ میں کنگیر کہتے ہیں - کھپچا بانس کا بڑا ٹکڑا ہے جس کی تصغیر کھپچی ہے۔

کھتی - (لکھنؤ) کھتا۔

اثر - لکھنؤ میں بھی کھتا کہتے ہیں - وہ گڑھا جس میں کوئی چیز حفاظت کی غرض مثلاً اناج - یا برف - مثلاً شاہی میں آسمانی برف سے کھتے بھر لیتے تھے۔

کھتے میں پڑ جانا - کسی معاملے کا بغیر سیاہ دستوں ہو جانا کھٹائی میں پڑ جانا

اثر - لکھنؤ میں کھٹائی میں پڑ جانا کہتے ہیں یا کھٹائی میں پڑنا۔

کہاں کے ہیں - کس سرزمین کس ملک کے ہیں - درج نہیں۔

داغ ؎

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

کھانا پینا حرام ہو گیا - شدت غم یا ماتم کے موقع پر کہتے ہیں - درج نہیں۔

کھائے جیسے بکری۔ سوکھے جیسے لکڑی۔ کھانا پینا انگ نہیں لگنا۔ یہ مثل یوں بھی بولی جاتی ہے۔ کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح۔ یہ بھی درج نہیں۔

کھانچا پڑنا۔ تسلسل میں فرق آنا۔ درج نہیں۔

کھات۔ پانس۔ کوڑا کرکٹ۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھاد کہتے ہیں مگر اس مثل میں کھات ہی ہے۔ کھات پڑے تو کھیت نہیں تو ریت کا ریت۔ یہ بھی درج نہیں۔

کھاتا کرنا۔ روزنامچے سے چھانٹ کر بہی میں چڑھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کھتیانا (بکسر اول) کہتے ہیں۔

کھٹا کھٹ۔ دو کڑی چیزوں کے باہم ٹکرانے کی آواز۔

اثر۔ متواتر ٹکرائیں تو کھٹا کھٹ ہے ورنہ کھٹ۔ مثلاً اندھیرے میں سر دیوار سے کھٹ سے ٹکرایا۔

کھٹ جال۔ (لکھنؤ) پلنگ کا وہ بُنا ہوا حصہ جس سے خاک چھانتے ہیں۔

اثر۔ میں نے دیکھا نہ سنا۔ راکھ یا بجری چھاننے کو تاروں کی ایک چیز جو کھٹے میں لگی ہوتی ہے جسے کرچھال کہتے ہیں۔ اُسے علیحدہ لکھ دیا گیا اور کھٹ جال لکھنؤ کے نام لکھ دیا۔

کھٹ چال۔ (کھوٹی چال کا مخفف) مکر۔ فریب۔ دغا۔ پیچ۔

انشاء ؎

اپنی کھٹ چال سے تو باز نہ آئی آخر
دم مرا ناک میں لائی نہ اری بے انصاف

کھٹی پیالی کو جی چاہنا۔ کھٹی چیز کو جی چاہنا۔ (لکھنؤ) حاملہ عورت کا ترشی کی طرف رغبت کرنا۔

اثر۔ کھٹی پیالی لکھنؤ کی زبان نہیں۔ کھٹ مِٹھ کو جی چاہنا یا چٹپٹی چیز کو جی چاہنا بولتی ہیں۔ ممکن ہے کھٹی چیز بھی کہتی ہوں۔

کھٹ مٹھے بیر۔ بیر کی ایک قسم جس کے ذائقے میں ترشی کے ساتھ شیرینی شامل ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

کھٹکنا۔ بچے کا انڈے سے باہر نکلنے کے واسطے چونچ مار کر ذرا سا انڈے کو توڑ دینا۔

اثر۔ ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔ شروع بیسویں صدی کی بات ہے کہ لکھنؤ میں شاعروں کی ایک انجمن معیار الادب کے نام سے تھی (غالباً ابتدا اس کا نام معیار الادب اور پھر بہار ادب ہو گیا تھا)۔ اس کے مشاعرے باری باری میر و غالب و آتش و تعشق (دو شاعر دہلوی دو لکھنوی) کی طرحوں پر ہوتے تھے۔ قوافی پہلے سے مقرر کر دیے جاتے تھے۔ مطلع کے لیے قافیہ کی تخصیص ہوتی تھی اور غزلیں بہ ترتیب قوافی انجمن کے رسالے معیار میں شائع ہوتی تھیں۔ انجمن کے سکریٹری اور سرگرم کارکن حکیم آغا ابر مرحوم تھے۔ طرح نکلنے کے کچھ دن بعد ممبروں کو اکسانے جوش دلانے اور پوری فکر سے غزل کہنے کی ترغیب؟ مائل کرنے کو ایک ایک کے گھر پر جاتے تھے اور پہلا سوال یہ ہوتا تھا کہ کہو بھائی غزل کھٹکی (یعنی طرح کو ٹٹولا اور فکر شروع کی جس طرح انڈے سے نکلنے کے لیے مرغی کا بچہ انڈے کو کھٹکتا یعنی چھلکے میں چھید کرتا ہے)۔ اگر اس نے طرح کی شکایت کی اور کہا کہ اچھے شعر نہیں نکلتے تو ابر مرحوم دل بڑھانے اور ہمت بندھانے کو کہتے تھے کہ ارے بھائی اس طرح کو سانپ سونگھ گیا ہے اچھے شعر بڑی محنت اور کاوش سے نکلیں گے۔ سانپ اشارہ میر صاحب، میر تقی میر کی طرف ہوتا تھا۔

ابر مرحوم بڑے فخر کے ساتھ اپنے نام کے بعد پیرو میر و غالب لکھتے تھے۔

کھٹوائی پٹوائی۔ (عو۔ لکھنؤ) دیکھو اٹواٹی کھٹواٹی جس کا خلاصہ یہ ہے عورت کا شوہر سے بگڑ کر الگ بستر پر منہ لپیٹ کے پڑ رہنا۔

اثر۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ لکھنؤ میں اٹواٹی کھٹواٹی کی جگہ کھٹواٹی پٹواٹی مستعمل ہے۔ حالانکہ لکھنؤ میں اٹواٹی کھٹواٹی کے سوا کھٹواٹی پٹواٹی بولنا تو کیسا سنا بھی نہ ہوگا۔ حضرت مؤلف نے اشک شوئی کے لیے اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ اب اٹواٹی کھٹواٹی لے کر پڑ رہنا مستعمل ہے۔

کھٹی۔ (عو) کھوٹی۔ جان صاحب ؎

ہے مطلب اس کا بی بی باز آئیں کام لینے سے
ابھی کھٹی ہے یہ باندی نہ گونگی ہے نہ بہری ہے

اثر- کُتنی کو کھنی پڑھ گئے اور ایک نیا لغت تیار ہو۔ میرے نسخۂ دیوان جانصاحب
مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں صاف صاف کُٹنی کا لفظ درج ہے
اس کی جگہ کُتنی مہمل و بے معنی ہے۔ کُٹنی یعنی دلالہ۔

کھٹکار۔ (بفتح اول) ایسی آواز جس میں موسیقیت کے ساتھ گمک
ہو۔ درج نہیں۔

کھٹکے کا لنگور۔ لنگور کی وضع کا کھلونا جو کھٹکا دبانے سے اچکتا ہے
کنایۃً ایسا شخص جو بہت مٹکے تھرکے اور قرار سے ایک جگہ نہ بیٹھے
(امراؤ جان ادا) ۔ مولوی صاحب کو کھٹکے کا لنگور بنا دیا۔

کھد بدی۔ (لکھنؤ) ہلچل۔
اثر- بالکل غلط۔ لکھنؤ میں کھلبلی کہتے ہیں۔

کھدبدرا۔ (لکھنؤ) ناہموار۔
اثر- لکھنؤ میں کھُدرا یا کھردرا یا کھدڑا ہے نہ کہ کھدبدرا۔ عروج ؎

سر بھی بالوں سے کھُدڑا بُدڑا تھا
تھوڑا آگے سے نیفہ ادھڑا تھا

کھُدلی۔ (لکھنؤ) تلاش۔ جستجو۔ پوشیدہ تحقیقات۔
اثر- یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ ٹوہ لینا۔ کھوج لگانا۔ سُن گن لینا
اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔

کھُریدنا۔ پیار کرنا۔ تعاقب کرنا۔ ورگیدنا۔ درج نہیں۔

کھُٹائی۔ (بضم اول) (دہلی) کھوٹ۔ قصور۔ دغا (کرنا کے ساتھ)۔
اثر- لکھنؤ میں کھوٹ (کرنا کے ساتھ) کہتے ہیں۔

کھُترا۔ ایک قسم کا خربوزہ جس کا چھلکا موٹا اور کھُر کھُرا ہوتا ہے۔
درج نہیں۔

کھری مزدوری چوکھا کام۔ مثل۔ جب مزدوری جلد ملتی ہے
کام اچھا ہوتا ہے۔
اثر- مثل میں مزدوری کے بدلے مزوری ہے۔ مثل کے الفاظ میں
تصرف درست نہیں مانا کہ عوام مزدوری کو مزوری کہتے ہیں۔

کھسیانے کا گھی گر اُس نے کہا مجھے اُبالی بھاتی ہے بیلت

مثلاً کو بیانہ تراشنا۔ درج نہیں۔

کھاتی پیتی اسامی۔ وہ خوشحال شخص جس سے روپے پیسے کی معاملت
ہو۔ لین دین ہو۔ درج نہیں۔

کھرّی چارپائی پر سوکے آئے ہو۔ خواہ مخواہ بدمزاجی کی باتیں کرنا
اثر- لکھنؤ میں یہ مثل چارپائی کے بدلے کھاٹ کے ساتھ بولی جاتی ہے
(امراؤ جان ادا) جیسے کھرّی کھاٹ پر سوکے آئی تھی۔

کھراد۔ لکھنؤ میں خراط یا خراد کی جگہ بولتے ہیں۔ درج نہیں۔
(اودھ پنچ) شعر کا ایک ایک لفظ کھراد پر چڑھاتا ہوں۔

کھرڑ۔ ریزہ۔ آبگینہ۔
اثر- ایک معنی ہیں ناقص ٹوٹے پھوٹے سچے نگ جنھیں مہاجن پوٹلی میں
باندھکر کیشمش بیچتے ہیں۔ ان کو حل کرکے دواؤں میں ملایا جاتا یا
سرمہ یا جواہر مہرہ بنایا جاتا ہے یہ مفہوم درج نہیں۔

کھڑے تڑے۔ (ح- لکھنؤ) گاہ گاہ۔ کبھی کبھی۔
اثر- یہ مفہوم صحیح نہیں۔ کھڑے تڑے کہیں بغیر اہتمام یا ساز و سامان
کے مہمان جاتا ہے۔ مثلاً۔ بہن تمہارا پیغام سنتے ہی کھڑے ہی تڑی
چلی آئی۔

کھڑبڑ۔ ٹاپ کی متواتر آواز۔
اثر- اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں۔ مثلاً برتنوں کے کھڑکنے پر بھی اس کا
اطلاق ہوتا ہے۔ چوہے کھڑبڑ کر رہے ہیں بھی بولتے ہیں۔

کھڑبڑا کر۔ گھبرا کر۔ (فقرہ) سب کے سب کھڑبڑا کر چارپائیوں
سے اٹھ بیٹھے۔
اثر- لکھنؤ میں اس کا بدل ہڑبڑا کر ہے۔

کھڑکانا۔ (لکھنؤ) تنبیہ کرنا۔ ہوشیار کرنا۔
اثر- زیادہ تر کھڑکھڑانا کہتے ہیں۔

کھڑک سے اُٹھ بیٹھنا۔ سوتے سے یکایک جاگ اٹھنا۔ زیادہ تر
بچوں کے لیے مستعمل ہے۔ (امراؤ جان ادا) میں کھڑک سے اٹھ بیٹھی
پھر فرمائشیں شروع ہوئیں میرے ابا آج نہ بھولنا گڑیا ل

ضد دلانا۔

کھڑی پچھاڑیں کھانا۔ کھڑے ہو کر گر پڑنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھڑے قد سے پچھاڑیں کھانا بولتے ہیں۔

کھڑی بولی۔ مردوں کے لب و لہجہ میں گفتگو کرنا

اثر۔ یہ معنی درج نہیں۔ اودھ کے دیہات کی بولی۔

کھڑ بیچ نکالنا۔ نقص نکالنا۔ ناحق کی تکرار کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھڑ بیچ نکالنا کہتے ہیں۔ ڈھاکن (کھڑ بیچ) یہ درج ہی نہیں۔ عالم ؎

تجھ کو کھڑ بیچ انھیں سے رہتی ہے جو زکہتا ہے ان کو کہتی ہے

کھٹ سے اٹھ بیٹھنا۔ (بالفتح) جاگنے کے بعد بستر پر لیٹے رہنے کے بجائے فوراً اٹھ بیٹھنا۔ درج نہیں۔ (بچوں کے لیے بالضم کھٹ سے اٹھ بیٹھنا بولتے ہیں۔ یہ بھی درج نہیں۔

کھڑ کھڑا۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی گاڑی جس میں گھی کے گھوڑوں کو سدھاتے ہیں اور اس کی آواز کھڑ کھڑ ہوتی ہے۔

اثر۔ اسے اڑگڑا کہتے ہیں۔ کھڑ کھڑا وہ اکا یا تانگہ ہے جو بہت کھڑ کھڑ کرتا ہو۔

کھس کھس۔ بکسر اول (لگانا کے ساتھ) ناگوار اور غیر دلچسپ کام۔ درج نہیں۔

کھس کھس گھس گھس بھی بولتے ہیں وہ بھی درج نہیں۔

کھسلنا۔ بیٹھے بیٹھے اس طرح آہستہ آہستہ حرکت کرنا کہ زمین کی رگڑ لگے۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھسلنا کہتے ہیں (کاف فارسی بجائے کاف عربی)۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ غصہ در دوسروں پر اپنی جھلاہٹ اتارنا ہے۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جس پر غصہ آئے اُس سے بس نہ چلے اور جز بز ہو کر دور ہی سے دھمکائے یا جھپکے۔

کھمبا نوچنا۔ دور سے دھمکانا۔ درج نہیں۔

کھل اُپاڑ سے کی بحث۔ جان صاحب ؎

لبلوٹ کھل اپاڑ کے پالے پڑی ہوں میں دم کیش الجھے بال کی اب کنگھی کھل ہے

اثر۔ جان صاحب کے شعر ہی سے واضح ہے کہ پورا فقرہ لبلوٹ کھل اُپاڑ ہے۔

کھکھیڑ۔ (دہلی) اشقت سختی۔ (اٹھانا کے ساتھ)۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھکھیڑ کہتے ہیں۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

کتنی کھکھیڑیں جھیلیں کے آخر گھاٹ گھاٹ کا پانی ناپ رہا تھا

کھل بیٹھنا۔ (دہلی) آرام سے بیٹھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پھیل پھیل کے بیٹھنا کہتے ہیں۔

کھلے بازار۔ (دہلی) کھلم کھلا۔ علانیہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھلم کھلا کے علاوہ کھلے خزانے۔ کھلے بندوں بیچ کھیت وغیرہ کہتے ہیں۔

کھلی سو رٹھ کہنا۔ (دہلی) علانیہ علی الاعلان کہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈنکے کی چوٹ۔ ہانکے پکارے کہنا ہے۔

کھلاڑیاں۔ (دہلی) اچھل کود۔ کود پھاند۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھما چوکڑی مچانا۔ کٹ کے لگانا اور نہ معلوم کیا کیا ہے۔

کھلا ڈُلا۔ علانیہ۔ یہ بھی درج نہیں۔

کھل منڈل۔ کھٹ منڈل۔ بیشتر کھل منڈل بولتے ہیں کسی کام میں خلل پڑنا۔ ابتری رونما ہونا۔ درج نہیں۔

کھلونا ہے بھولے بھالوں کا۔ کھلونے بیچنے والے یہ صدا دیتے ہیں شاد ؎

یہ کودکوں کو صدا دلفروش دیتے ہیں
خریدلو یہ کھلونا ہے بھولے بھالوں کا

کھلونا اُردو میں بیشتر بفتح سوم زبانوں پر ہے۔۔۔ آتش نے رونا۔ دھونا کے قافیے میں باندھا ہے ؎

بازیچۂ ہستی میں وہ مجنون پری ہوں
اطفال سمجھتے ہیں کھلونا مرے دل کو

اثر۔ دلفروش جو صدا لگائیں۔ کھلونے بیچنے والوں کی یہ صدا ہے۔ کھلونے بھولے بھالوں کے۔

لکھنؤ میں اب بھی کھلونا بضم لام بولتے ہیں۔

صدا لگانے والے بالے بھولے بھی کہتے ہیں۔ (طلسم فصاحت)

کھلا کھلونے بالے جیولوں نے لہ کھ کے بیچنے ۔

کہنا ڈالنا ۔ بات نہ ماننا ۔ حکم نہ ماننا ۔

اثر ۔ یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے ۔ غلط کتابت کا گمان نہیں ہوتا کیونکہ اس سے بیشتر کہنا ماننا موجود ہے ۔

کھندل مارنا ۔ (نون غنہ) پامال کر ڈالنا ۔

اثر ۔ یہ کھندل مارنا نہیں کھندل ڈالنا ہے ۔ (فسانۂ عجائب) ۔
وہ گھوڑے صبا رفتار ۔ برق کردار جن کی جھپٹ نسیم تند رو کو کھندل ڈالے ۔

کھنڈ گانا ۔ دھوبیوں اور دوسرے پیشہ وروں کا کام کرتے یا فراغت کے وقت گیت گانا ۔ درج نہیں ۔ انشا ہے

نہ سطریوں کی کسی نے سنی تو وہ ناچار
شروع دھوبیوں کی طرح کھنڈ کرتے میاں

کھنڈا ۔ ایک قسم کی دودھاری تلوار ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اسے کھانڈا کہتے ہیں ۔

کھنڈلا ۔ (بالضم) (لکھنؤ) وہ لڑکا جس کے دودھ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے ہوں ۔ دہلی میں کھونڈا ۔

اثر ۔ اور میں نے لکھنؤ میں کھونڈے کے سوا کھنڈلا بولتے کسی کو سنا ہی نہیں ۔ بچے بچے کی زبان پر ہے کھونڈا مانگے شکر دودال (دیوار) کی ٹکر .....

کھنڈلا ۔ بالفتح (دہلی) ۔ مچھلی کے گوشت کا ٹکڑا خصوصاً اور ہر گوشت کا ٹکڑا عموماً ۔ دیہ قتلا ۔ ٹکڑا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں بھی مچھلی کے گوشت کے ٹکڑے کو کھنڈلا کہتے ہیں مگر کھنڈلے اور قتلے میں نازک فرق کر دیا ہے ، جب تک مچھلی کے ٹکڑے کچے نہیں کھنڈلے ہیں ، پکنے کے بعد کھنڈلے قتلے ہو جاتے ہیں مثلاً دسترخوان پر یہ کبھی نہ کہیں گے کہ مچھلی کا ایک کھنڈلا اور لیجئے بلکہ ایک قتلا تو اور لیجئے ۔

میں نے سوائے مچھلی کے اور کسی جانور کے گوشت کے ٹکڑے کو کھنڈلا کہتے نہیں سنا ۔ بکری وغیرہ کے گوشت کی بوٹیاں ہوتی ہیں پارچے ہوتے ہیں پسندے ہوتے ہیں قیمہ ہوتا ہے بڑا سا ٹکڑا یا مچھی ہو تو بوٹا کہتے ہیں (واو مجہول) نہ کہ قتلا ۔ مچھلی کے سوا صرف آلو کے قتلے ہوتے ہیں ۔

کھنکھنانا ۔ بچے کا بیماری کے باعث ناک میں رونا ۔

اثر ۔ یہ بالکسر ہے نہ کہ بالضم ۔ بطور مصدر مستعمل بھی نہیں ۔ بچہ کھنکھنا ہو رہا ہے کہیں گے نہ کہ کھنکھنا رہا ہے ۔

کھنگا لا موسل ۔ (کنایۃً) بے حیا ۔ (اودھ پنچ) خلقت حیران پریشان کھنگالے موسل کی طرح ننگی لونتی پھرتی ہے ۔

اثر ۔ موسل سے اوکھلی میں دھان کوٹے جاتے ہیں ۔ کھنگا لا موسل دھلا دھلایا موسل ہوا جس میں اناج کا ایک دانہ بھی لگا نہ رہ گیا ہو ۔ لہٰذا کھنگالے موسل کا مطلب ہوا فلاکت زدہ دانے دانے کو محتاج نہ کہ بے شرم و بے حیا ۔

کھنی دار بیل ۔ ایسی بیل جس کا کام خمدار ہو ۔ درج نہیں ۔

کھنی دار گوٹ ۔ زنانے پائجامے کی ایسی گوٹ جس کے کام میں کھنی کی طرح خم ہوتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

کھنکھجورے کی بیل ۔ اس وضع کی بیل جس کے کاڑھنے میں کھنکھجورے کی طرح پیچ و خم ہوتے ہیں ۔

کھڑا پائچہ ۔ زنانے پائجامے کی ایک وضع ۔ درج نہیں ۔

کھنڈوی ۔ ایک قسم کی بیسن کی غذا جو پکا کر ٹکڑے ٹکڑے کی جاتی ہے ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں رکھوچے کہتے ہیں ۔

کہنی مارنا ۔ کہنی کی ضرب لگانا ۔ کہنی سے ہٹانا ۔

اثر ۔ اس کا مفہوم ہے کہنی سے ٹھوکا دے کر کسی بات کا اشارہ کرنا ۔ مثلاً زید کے دوست نے کہنی ماردی کہ یہی موقع ہے جو کچھ کہنا ہے کہہ دو ۔

کھوپری پلپلی کر دینا ۔ گستاخی کی سخت سزا دینا ۔ درج نہیں ۔

کھوپری سہلا دینا ۔ گستاخی پر تادیب کرنا ۔ درج نہیں ۔

کھوٹا شہر ۔ ایسا شہر جس میں ملاوٹ کی ہوئی چیزیں خالص کہہ کے بیچی جاتی ہیں اور کوئی باز پرس نہیں ہوتی ۔ ایسا شہر

جس میں نعل و نقصان کا تحفظ ہے۔ درج نہیں۔ جانصاحب ؎

بیچ کھوٹے شہر میں بنتا نہیں گہنے کا کچھ
ہے اگر کندن کھرا سونا تری زنجیر کا

کھوجڑے پیٹا۔ (عو) اگوڑا۔ خانہ خراب۔ جانصاحب ؎

دل کھوجڑے پیٹے کی مجھے کھل گئی قسمی
ہے فاک کیا لاکھ اسی سے گھر اپنا

اثر۔ حضرت مؤلف نے یہ شعر نہ جانے کہاں سے نقل کیا میرے نسخۂ
دیوان جان صاحب میں شعر اس طرح ہے ؎

کھوجڑے پیٹا کسی طور نکلتا ہی نہیں
غم نوا سمجھا ہے کیا دل کو مرے گھر اپنا

کھوج۔ (دہلی)۔ سراغ پتا۔ ناسخ ؎

نہ اس نورِ مجسم کا لگا کھوج پھرے ایسے کہ ہارے پاندھ کھوج

ذوق ؎

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

اثر۔ ذوق دہلوی کے ساتھ ناسخ لکھنوی کا شعر بھی تاہم کھوج دہلی
سے مخصوص! یہ نکات کون سمجھ سکتا ہے۔

کھارے۔ وہ شکنیں جو عورتوں کے پیٹ پر بعد وضع حمل ہو جاتی
ہیں (پڑنا کے ساتھ)۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اسے جھلکے پڑنا (بفتح اول) کہتی ہیں۔

کھاکر۔ کھاکھر۔ دستہ دار لکڑی میں لوہے کی زنجیریں لگا کر گھوڑے
کو اس سے مشق دوڑنے کی کراتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گھوڑے کو اڑگڑے میں نکالنا کہتے ہیں۔

کھاٹ کٹ جانا۔ (ہندو) صاحب فراش ہونے کے سبب
بول و براز کے واسطے نیچے سے چارپائی کاٹ دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ادوائن کاٹ دینا کہتے ہیں اور ہندوؤں کی تخصیص
نہیں۔ الف کی ردیف میں بھی درج نہیں۔

کھاک سی۔ (عو) موٹی موٹی سفید لکیریں یا بدن کی رنگت کے
برخلاف نشان جو زچہ کی رانوں اور پیٹ پر جننے کے بعد پڑ جاتے ہیں۔
نکہت ؎ نہیں ہے کھاک سی اُدل پہ جسم ماہ پیکر پر

کرہیں یہ نقش تحریر اُتو گویا شجر پر

اثر۔ لکھنؤ کھاک سی کے اس معنی سے نابلد ہے۔

خاکشی (دوا) کو عوام کھاک سی کہتے ہیں اور بس۔

کھانے کو بسم اللہ۔ کمانے کو استغفر اللہ۔ مثل (عو) کام چور
نوالے حاضر۔۔۔ استغفر اللہ کی جگہ نعوذ باللہ بھی بولتی ہیں۔

اثر۔ اب صاحب عورت مر بھی جائے گی تو لفظ نعوذ زبان سے
نکالے گی اور استغفر اللہ اس کی زبان ہی سے نہ نکلے گا۔ ان میں اس
مثل کا بدل ہے۔ کتے کو نعمی کھا جائے دھنی

کھائیں تو گھی سے نہیں تو جائیں جی سے۔ مخفی میں یہ ڈیڑھ اینٹ
درج نہیں۔

کھاؤں کھاؤں کرتا ہے۔ (دہلی) بہت غصے میں بھرا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہیں گی۔ کوخیاتا ہے۔ کاٹنے کو دوڑتا ہے۔

کھانپ۔ (نون غنہ) (عم) قاش۔ ٹکڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کیا عوام کیا خواص سبھی پھانک کہتے ہیں۔

کھاندنا۔ زمین میں گڑھا کرنا درخت لگانے کے لیے۔

اثر۔ یہ کھانڈنا ہے (دال ہندی)۔ پلیٹس دیکھیے جس میں کھاندنا
نہیں کھانڈنا ہے۔

کھڈکارنا۔ مچھلی کا شست کو جنبش دینا۔

اثر۔ با وجود تلاش نہیں ملا۔

کھُل بندی۔ گھوڑے کی نعلبندی اس طرح کہ دوسرا نعل نہ لگایا
جائے بلکہ وہی نعل پھر کھول کے لگا دیا جائے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھُر بندی کہتے ہیں۔

کھُلے بند۔ کھُلے بندوں۔ علانیہ۔ کھلم کھلا۔ آزاد۔ میر ؎

کہا صبحدم میں غنچے سے جا کر کھُلے بند در باغ سحر سے لا کر

اثر۔ حضرت جلال کے متبع میں میر کو کیا خوب اصلاح دی ہے اور

نقطہ کو زبر بنایا ہے۔ میر کا قطعہ اس طرح ہے ؎

سرگوشی کی میں کہا میں نے جا کر کھلے بند دل مرغ سحر سے ملا کر
لگا کہنے رخصت ہے یاں یک تبسم سو وہ بھی گریبان میں منہ چھپا کر

کھلائی پلائی۔ کھانے پینے کی قیمت۔
اثر۔ قیمت کا سوال نہیں۔ کھلائی پلائی کھانا پینا ہے جس میں فراغت کا مفہوم شامل ہے۔

کہنا ڈالنا۔ بات نہ ماننا۔ حکم نہ ماننا۔
اثر۔ یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ کہنا نالنا درست نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس سے قبل درج ہے۔

کھود کھود کر پوچھنا۔ چھان بین کرنا۔ دریافت کرنا۔ غالب

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو
حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے

اثر۔ لکھنؤ میں کرید کرید کے پوچھنا بولتے ہیں۔

کھینچنا۔ جیسے شکلیں کھینچنا۔
اثر۔ شکلیں کھینچی نہیں کسی جاتی ہیں۔

کھونچا۔ ایک معنی جو نور اللغات میں درج نہیں یہ ہیں۔ بانس میں ایک آنکڑا اور تھیلی باندھ کر آم توڑتے ہیں تاکہ پھل زمین پر گر کے چوٹ نہ کھائے بلکہ تھیلی میں گرے۔

کھونچ۔ (نون غنہ) کپڑے کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے سے الجھ کر پھٹ جائے (آنا۔ لگنا کے ساتھ)۔
اثر۔ لکھنؤ میں کھونچا لگنا کہتے ہیں۔

کھوٹ۔ عورتوں کی اصطلاح میں کسی بزرگ کی نذر نیاز مان کر بھول جانا اور اس کا خسارہ بھگتنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ مجاز صاحب ؎

پریوں کا طبق چھوڑوں گی دیوانی نہ ہو جاؤں
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا

کھولن پڑنا۔ غصہ آنا۔ پیچ و تاب کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نقصان کسی کا ہوا کھولن تمھیں پڑی ہے۔

کھول کھیانا۔ بندر کا غصے سے بولنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کھوکھیانا کہتے ہیں۔

کھونسنا۔ (لکھنؤ) کسی درز میں کوئی چیز رکھنا یا اٹکانا۔ ناسخ

بال زلفوں کے دیے کھونس ہیں نے جوڑے ہوئے
سانپ کی بانبی میں سمجھا رخنہ دیوار کو

اثر۔ مجھے بہت شک ہے کہ ناسخ نے لفظ کھونسنا استعمال کیا ہو۔ یہ بالکل عامیانہ زبان ہے۔ خواص یہی مفہوم ٹھونسنا سے ادا کرتے ہیں۔ (واو معروف)۔ ناسخ نے عجب نہیں کہ یہی لفظ استعمال کیا ہو۔
کہاں سے زنگ کے آئے ہیں۔ البتہ حضرت آپ میں کونسی خوبی ہے۔ درج نہیں۔

کھیتی ہری ہونا۔ سرسبز ہونا۔ کامیاب ہونا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

ہر کسی شخص کے امید کی کھیتی ہو ہری
بیج ایسا کوئی مالن نہیں کیوں بوتی ہے

کھلتا جوتا۔ تھوڑا ڈھیلا جوتا۔ تنگ کی ضد۔ درج نہیں۔

کھائے پر کھایا سب گنوایا۔ کھانے کے بعد پھر منہ جھٹلانا بدہضمی کا پیش خیمہ ہے۔ درج نہیں۔

کھرا ہونا۔ خوش ہونا۔ اپنی بات پر قائم رہنا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

جتنے وہ بات بات پہ ہم سے بگڑتے ہیں
کھونٹوں سے اتنے وہ کسی دن کو سے گئے

کھوٹیاں سنانا۔ (واو مجہول بالضم)۔ ناسزا کلمات زبان پر لانا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

پچتائے چھیڑ کر سر بازار ہم انھیں
وہ کھوٹیاں سنائیں وہ ایسے کھرے ہوئے

کھیپ ڈھونا۔ اسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ درج نہیں۔

کھیپ لادنا۔ ڈھونے کے لیے اسباب ایک جگہ جمع کرنا یا بڑی کا بند و بست کرنا۔ درج نہیں۔

کھولی۔ (دہلی) گنے کا پھوک جو رس نکلنے کے بعد رہ جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اے بھوک ہی کہتے ہیں۔

کھیسیں نکالنا۔ کنایہ ہے اُس ہنسی سے جس میں دانت نکل آئیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھیسے کاڑھنا یا نکالنا ہے۔

کھیلی کھائی۔ کار کردہ تجربہ کار عورت۔

اثر۔ اس میں ہمیشہ بُرا مفہوم نکلتا ہے لہذا بدوضع عورت یا چالاک کہنا چاہیے۔

کہیں تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ بالکل جگہ نہیں۔ بڑی کشمکش اور ہجوم ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کو کے بجائے کی کے ساتھ بولتے ہیں کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں

کھیون ہارا۔ ناؤ چلانے والا۔ سرپرست۔ میرا شعر ہے ؎

تجھ بن گیا ہے کھیون ہارا کیونکر نیا پار لگائیں

کھیر کھاتے دانت ٹوٹا۔ نزاکت کی طنز آمیز تعریف۔

کھوئے ہوئے۔ حواس باختہ۔ درج نہیں۔ میرا مطلع ہے ؎

کھوئے ہوئے سے رہنا دن کو لڑتے پھرنا راتوں کو

تم ہیں عاقل وہ کیا سمجھیں عشق و جنوں کی باتوں کو

کہیں راستہ تو نہیں بھول گئے۔ دوست سے بتاخیر ملنے پر بطور شکایت۔ درج نہیں۔ دریائے لطافت میں موجود ہے۔

گھوڑے پانی نہ پینا۔ دم بھر نہ ٹھہرنا۔ درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔ فوراً نکل جاؤں گا یہاں گھوڑے پانی نہ پیوں گا۔

ک۔ے

کیا پھولا پھرتا ہے۔ (دہلی) کیوں اس قدر خاطر خوش ہے۔ کیوں اس قدر مغرور ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں غفلت کے معنی میں بھولا پھرتا ہے۔ پھولنا بمعنی مغرور ہونا لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔

کیا خوب سمجھتے ہیں۔ حماقت اور نادانی کے اظہار کے لیے۔ یعنی آپ نہیں سمجھتے ہیں۔

اثر۔ صرف خوب سمجھے سے بھی یہی مفہوم ادا ہوتا ہے۔

کیا دال بھات کا نوالہ ہے۔ کچھ آسان بات نہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کیا منھ کا نوالہ ہے۔

کیا کھٹ راگ گاتے ہو۔ لغو اور بیہودہ باتیں کرتے ہو۔ درج نہیں۔ (از دریائے لطافت)

کیا دم ہے۔ بہت دم ہے۔ سانس نہیں پھولتی۔ اچھی طاقت ہے۔ ذوق ؎

دم ہے کیا باد صبا میں کہ دم سیر جہاں

تیرے گلگوں سبک سیر کے جائے تہال

اثر۔ شعر میں کیا دم ہے کا مطلب اس کے بالکل برعکس ہے جو بیان کیا گیا۔ باد صبا میں اتنی طاقت نہیں اتنا دم نہیں کہ تیرے اسپ سبک گام کا ساتھ دے سکے۔

کیا کچھ۔ کس قدر۔ کتنا۔ بہت کچھ۔

اثر۔ یہی مطلب کیا کیا کچھ کا ہے جسے اسی جگہ درج کرنا چاہیے تھا۔

کیڑے بہنا۔ (عوام) سر میں اکثرت سے جوئیں پڑنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کرم بہنا کہتی ہیں۔ (کرم بکسر اول و فتح دوم)۔

کیا بور کے لڈو ہیں۔ کوئی نایاب چیز نہیں۔ درج نہیں۔

کیا گپ چپ کے لڈو کھائے ہیں۔ بولتے کیوں نہیں خاموش کیوں ہو۔ درج نہیں۔

کیا "تاؤ مارا جاتا ہے"۔ ایسی جلدی کیا ہے۔ درج نہیں۔

کیا جانے۔ بعض عورتوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

کیا نہیں کوئی پالے ایسے سے کہ جب پوچھو

کیا جانے کا مطلب، فوراً کہے "کیا جانے"

کیچل لیٹ۔ ایک قسم کا باریک کپڑا۔ درج نہیں۔

کیل کانٹے سے لیس۔ لاسلح۔ یعنی سب سامان مہیا۔ درج نہیں

کیلی۔ کشتی کا ایک داؤں۔ درج نہیں۔

کیا اور کرنہ جانا۔ کام کا سلیقہ نہ آیا۔ درج نہیں۔

کیوں ادرنیوں کی حقیقت کھل جائے گی۔ سب شیخی دھری رہ جائے گی۔ درج نہیں۔

کیوں آسمان پر ڈھیلے پھینکتا ہے۔ فضول کام میں وقت گنواتا ہے۔

ایسی خواہش کرتا ہے جس کا پورا ہونا معلوم۔ درج نہیں۔

کیا پڑا پایا۔ کسی کے خوش ہونے کی وجہ دریافت کرنا۔ درج نہیں۔

(فسانۂ آزاد) بہت ہنس رہی ہو کیا پڑا پایا۔

کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ دل کے اندر۔ یہ قول وحدت وجود والوں کا ہے۔ دل میں سب کچھ موجود ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے اور یہی بہتر ہے۔

کیسی مسجد کیسا مندر، جب دیکھو دل کے اندر

کیمیا گر کیسا جو مانگے پیسا۔ جو کیمیا گری کا مدعی ہو کر بھیک مانگے۔ وہ نادان ہے۔ درج نہیں۔

کیوں نہیں۔ کیسا پوچھنا۔ رعونا ہونی بات۔ درج نہیں۔

کیا پوچھنا ہے۔ بجا۔ بجا ہے جب کسی سے کوئی فعل خلاف توقع سرزد ہو

کیا کہنا ہے جب اندراج بالا۔

(دونوں کے متعلق آپ کہ کے اضافے کی ضرورت نہیں (دیکھئے دریافت)

کیلے کی گوب ہے۔ (واو مجہول بالضم) بہت نازک اندام ہے۔ درج نہیں۔

کے پیسے ڈولی ہے۔ (ع) کتنا فاصلہ ہے۔ درج نہیں۔

رنگین سے ذرا گھر کو رنگیں کے تحقیق کرلو

یہاں سے ہے کے پیسے ڈولی کہاروں

کیا چندن کی چٹکی کیا گاڑی بھر کا ٹھ۔ عمدہ تھوڑی چیز بڑی بہت سی چیز سے بہتر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

کئے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ محنت اکارت ہوئی۔ درج نہیں۔

حرف گ

گ - ا

گاجا کے اپنا کیا۔ جھوٹی چیز کر کے مال ہضم کرلیا۔ درج نہیں۔

گاج۔ (ع) جالی کی قسم کا ایک مہین کپڑا۔

اثر۔ ہندی میں گاج پہاڑی مرچ کو کہتے ہیں۔ گاج یعنی باریک کپڑا انگریزی گاز (Gauze) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس کو گاج بھی کہتے ہیں۔ فرنگ یا چین کا بنا ہوا کپڑا (دریائے لطافت)۔

گارا۔ ایک راگنی کا نام۔

اثر۔ اسے عام طور پر غارا کہتے ہیں۔

گارا گانا۔ کنایۃً۔ لمبی چوڑی کہانی سنانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں راگ چھیڑنا۔ کتھا سے میٹھا کہتے ہیں۔

گاڑھا پردا۔ (طنزاً) پردہ جو بناوٹ سے کیا جائے۔ قدر

خوب تو پردوں میں افلاک کے رہنا سیکھا

سامنے آئیے اللہ رے گاڑھا پردا

اثر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شعر سے طنز کا پہلو کیونکر نکلتا ہے۔ خطاب خدا سے اور خاکم بدہن خدا پر طنز!

گاڑھا پردہ گہرا پردہ ہے اور بس۔

گاڑھا پسینہ۔ (کنایۃً) محنت مشقت۔

اثر۔ خالی گاڑھا پسینہ مطلب ادا نہیں کرتا۔ گاڑھے پسینے کی کمائی کہئے

گاڑی بھر احسان جتانا۔ تھوڑے سلوک پر بہت احسان جتانا۔ درج نہیں

گاس۔ (انگ) روشنی دینے والا دھواں۔

اثر۔ یہ انگریزی میں گیس (Gas) ہے اور یہی تلفظ اردو میں بھی ہے۔

یا چر جھلا گیا س کہتے ہیں وہ بھی گُاس انہیں کہتے۔
گاف۔ (ف) ایک حرف کا نام۔ بیہودہ جھوٹی باتیں۔ بکواس۔ حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
اثر۔ گاف حرف فارسی مسلم۔ باقی جتنے معنی درج کئے ہیں یاد رہو اہیں اور ان کا مفہوم لاف وگزاف سے ادا ہوتا ہے نہ کہ گاف سے پلیٹس یا فیلن میں بھی درج نہیں۔
گاگر۔ عرس کی ایک رسم۔
اثر۔ خالی لفظ گاگر سے یہ مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ گاگر اٹھنا کہتے ہیں۔
گالا۔ اُس برف باری کو بھی کہتے ہیں جو دھنکی ہوئی روئی سے مشابہ ہوتی ہے۔ مثلاً برف کے گالے اڑ رہے ہیں۔
گالم گلوج۔ ایک دوسرے کو گالیاں دینا۔ درج نہیں۔
گاُچی۔ ساز کا ایک ٹکڑا جو گھوڑے کی دُم میں لگایا جاتا ہے۔
اثر۔ میرا خیال تھا کہ گاُچی گھوڑے کی ٹانگوں کا وہ پتلا حصہ ہے جو سموں کے اوپر ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا تھا اور سنتا آتا تھا کہ عربی گھوڑے کی گاُچیاں پتلی ہوتی ہیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ نوراللغات کے علاوہ کسی کتاب لغت میں لفظ گاُچی درج نہیں۔ البتہ فسانۂ آزاد کی ایک عبارت سے میری تائید ہوتی ہے۔ "آج اتنا گھوما کہ ٹانگوں کے پاؤں گاُچیاں درد کرنے لگیں" انیس کا ایک شعر بھی مل گیا ؎

وہ چھوٹی چھوٹی گاُچیاں گول گول سُم
سرعت وہ تھی کہ عقل تھی یونانیوں کی گم

گانٹھ باندھنا۔ کنایۃً یاد رکھنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گرہ دینا کہتے ہیں یعنی یاد رکھنا۔ گانٹھ باندھنا جوہریوں کی اصطلاح ہے۔ مختلف جواہر کو یکجائی سودا۔
گانٹھ سے جانا۔ ذاتی نقصان ہونا۔ اپنی جیب سے روپیہ نکل جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گرہ سے جانا کہتے ہیں۔ آؤ سیر کو گھر سے لیجاؤ۔
گانٹھ کا پُورا۔ (واو مجہول کی علامت دی ہوئی ہے) گنے کا وہ پور جس میں گرہ ہو۔ شاد ؎

شیریں ہے مری شاخ زباں بھی تو مزہ کیا
گنّے کی طرح گانٹھ کا پُورا تو نہیں ہوں

گانٹھ کا پُورا۔ (واو معروف کی علامت دی ہوئی ہے)۔ کنایۃً۔ دولتمند۔ مالدار۔ ظفر ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے اے صبا
جب تک گئی نہیں زرِ گیشت کی ہوا

اثر۔ گانٹھ کا پورا (واو معروف) کو گانٹھ کا پورا (واو مجہول) پڑھا اس سے قطعاً خالی الذہن ہو کر کہ پورا (واو مجہول) اُردو میں کوئی لفظ بھی ہے کہ نہیں۔ انگلیوں اور گنے میں پوریں ہوتی ہیں (پور واحد کی جمع جو متفقہ طور پر مونث ہے نہ کہ نہ کہ اُس کی جمع پورے ہو)۔ پھر پورے کے یہ معنی گڑھنے کہ گنّے کا وہ پور (حالانکہ پور مونث ہے) جس میں گرہ ہو کوئی پوچھے کہ گنے کی کون پور ایسی ہوتی ہے جس میں گرہ نہ ہو۔ گنے کی پوروں کی تقسیم ہی ان گرہوں سے ہوتی ہے۔ شاد کے شعر میں گانٹھ کا پورا یعنی مالدار شخص ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ گو میرا کلام مثل نیشکر شیریں ہے مگر چونکہ مالدار نہیں ہوں گانٹھ کا پورا نہیں ہوں کوئی متوجہ نہیں ہوتا۔ قدر نہیں کرتا۔ محاورے کا لطف اس سے بڑھ گیا کہ گنّا لفظاً گانٹھ کا پورا ہوتا ہے۔ پورے گنے میں اوپر سے نیچے تک گرہیں یا گانٹھیں ہوتی ہیں۔
مفروضہ گانٹھ کا پورا (واو مجہول) کے بعد ہی نوراللغات میں گانٹھ کا پورا (واو معروف) یعنی دولتمند۔ مالدار درج ہے۔ مثال میں ظفر کا شعر بھی ہے مگر مسخ شدہ صورت میں ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے اے صبا
جب تک لگی نہ تھی زرِ گیشت کی ہوا

صحیح اس طرح ہے ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے پر صبا
جب تک لگے نہ اس زرِ گمشت کو ہوا

غنچے کو زرِ گمشت سے تعبیر کیا ہے۔

میری ایک مثنوی کا شعر ہے ؎

موسم بہار کا تھا ہوا نرم نرم تھی
سنھی کلی کلی کی زرگل سے گرم تھی

گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں گتے والے ہوت - پیسہ پاس نہیں حوصلہ بہت کچھ - درج نہیں -

گانجے کی کلی - وہ چلم جس میں رکھ کر گانجا پیا جاتا ہے - درج نہیں - یہ مثل بھی درج نہیں نہ یہاں نہ ج کی ردیف میں جس سے مراد ہے گانجے کی کلی اُس لڑکے سے لڑکی بھلی -

گانجنا - گانجھنا - بد تمیزی سے کپڑے کی توڑ کر مل دل ڈالنا -

اثر - لکھنؤ میں اسے گنجولنا یا گنجل ڈالنا (گنجل بضم اول و نون غنہ) کہتے ہیں - یہ نوراللغات میں درج ہی نہیں - پلیٹس میں گنجولنا درج ہے -

گاؤں کا جوگی جوگنا ان گاؤں کا سدھ - اپنوں کی بہ نسبت غیروں کی قدر زیادہ ہوتی ہے - درج نہیں -

گائے نہ بجائے نیند آوے اچھی - مال تال کچھ نہیں بے کھٹکے سوتے ہیں - درج نہیں -

گاج پڑنا - بجلی گرنا - مصیبت نازل ہونا - درج نہیں -
(فسانہ آزاد) پھر یہ گاج پڑی کہ بیاہ کا قول ہارے - عورتیں ج کے بجائے چ سے گاچ کہتی ہیں - (گاج بمعنی بجلی) -

گالی پر چھوٹنا - بات بات پر گالی دینا - درج نہیں رشک ؎

سنو کی کھاؤ گے چھوٹے تم اگر گالی پر
اہل عزت نہیں ہو گوئی وہ دشنام پسند

گالیوں کی بوچھار لگانا - مسلسل گالیاں دینا - (لگانا کے ساتھ) درج نہیں - نقل ؎

لگا دی گالیوں کی دیکھ کر مجھے بوچھار
برس پڑے مرے آتے ہی ابر ترک طرح

گانٹھ کا دیجئے عقل کا نہ دیجئے - ہر شخص کو عقل کا گرہ بتانا چاہیئے کچھ نقد اس کے عوض دیدینے میں مضائقہ نہیں - درج نہیں -

گاب - گودا - مغز -

اثر - فیلن میں ایک اور معنی بھی لکھے ہیں - ایک درخت جس کے پھل میں گوند ہوتا ہے اور کشتیوں کے پیندے کے جوڑ بھرے جاتے ہیں - (گویا وہی کام دیتا تھا جو اب تارکول سے لیا جاتا ہے)

گادا - خام گیہوں اور جو کا بھنا ہوا غلہ -

اثر - لکھنؤ میں اسے گدگدے کہتے ہیں - (بالفتح) یہ لفظ ہمیشہ بجمیعہ جمع بولا جاتا ہے - گدگدے - اس کے اور معنی بھی ہیں (گدگدے کے تحت دیکھئے)

گاڑھ - مصیبت - مشکل -

اثر - پلیٹس کے بموجب یہ گاڑا کی دوسری شکل ہے - کسی کی گھات میں رہنا - مثلاً چور کو پکڑنے کے لیے - نہ معلوم حضرت مؤلف نوراللغات کی تحقیق کا ماخذ کیا ہے -

گال پھُلانا - کنایۃً رنجیدہ ہونا -

اثر لکھنؤ میں منہ پھلانا کہتے ہیں -

گانگن - (نون غنہ) دنبل - پھوڑا جس کا منہ اوپر کی طرف نہ ہو -

اثر - لکھنؤ میں عورتیں اسے دردنا یا الٹا پھوڑا کہتی ہیں - عام لفظ خنازیر

گاہ - (ہ) ع - بپتا - مصیبت -

اثر - میرے کان آشنا نہیں جیسے پلیٹس ہندی میں گاہ مگر مچھ کو کہتے ہیں -

گاڑھے وقت آڑے آنا - مصیبت کے وقت کام آنا - درج نہیں -
(فسانہ آزاد) استانی جی بڑے گاڑھے وقت آڑے آئیں -

گال یا گالوں میں چاول بھرے ہونا - (ع و) کوئی شخص حسن حضر سے تقریر کرتا یا ڈینگ سی لیتا ہے تو کہتے ہیں گالوں میں چاول بھرے ہیں - جان صاحب ؎

وہ ایک دن تھا کہ میرے آگے فرشتوں کی تھی نہ دال گلتی
بھرے ہیں گالوں میں اب تو چاول کرے ہے باتیں چبا چبا کر

اثر - لیجئے صاحب جان صاحب دلی کے ہو گئے اور کرے ہے باتیں بولنے لگے - اصل مصرع ثانی کا آخری جزو اس طرح ہے -

کریں وہ باتیں چبا چبا کر۔

علاوہ بریں گاؤں میں چاول چرے ہونے سے مراد آسائش اور فارغ البالی حاصل ہونا ہے نہ کہ جو کچھ حضرت مولف نے فرمایا۔

گالی گفتا۔ گالی گلوج۔ باہمی دشنام دہی۔ زباں درازی۔

اثر۔ ان کے علاوہ گالی گفتاری اور گالم گلوج بھی مستعمل ہیں وہ درج نہیں کیا۔

گدھے کو اپنے سینگ بھاری نہیں۔ انسان کو اپنے اہل و عیال کی پرورش ناگوار نہیں ہوتی۔

اثر۔ مثل میں لفظ نہیں کے بعد لفظ ہوتے بھی ہے۔

گ۔ب

گبد۔ بیوقوف۔ غبی۔ کم عقل۔

اثر۔ لکھنؤ میں گاؤدی کہتے ہیں۔

گبدا۔ موٹا۔ تازہ۔ بھرا ہوا بدن۔

اثر۔ لکھنؤ میں گدبدا کہتے ہیں۔ (بالفتح)

گبھیلن۔ رحم کی محبت (پھڑکنا کے ساتھ)

اثر۔ ہندی میں گبھیلن وہ جھلی ہے جس میں رحم کے اندر بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے رحم کی محبت کس طرح پھڑکی میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ گبھیلن تو ایسی چیز ہے جس سے گھن آتی ہے۔

لکھنؤ میں اسے آنول یا آنول نال کہتے ہیں۔

گبروتا۔ مذکر۔ گبریلا۔

گبریلا۔ دیکھو گوبریلا۔

گوبریلا۔ (واو غیر ملفوظ) گوبر کا کیڑا۔

اثر۔ کوئی حوالہ نہیں کہ کون لفظ کہاں مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں اسے گبریلا کہتے ہیں (یائے معروف)۔

گ۔پ

گپ گپ کھانا۔ اندھا دھند کھانا۔ جلدی جلدی کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں غپا غپ نگلنا کہتے ہیں۔

گپا کھانا۔ (بکسر اول) پانی پر پتلا ٹھیکرا اس طرح پھینکنا کہ اچھلتا ہوا یا پھسلتا ہوا جائے۔ بچوں کا ایک کھیل۔

گٹا۔ (دہلی) وہ نشان جو بہت سے سجدے کرنے سے پیشانی پر پڑ جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گھٹا کہتے ہیں۔

گٹکا۔ (دہلی) ایک قسم کی شیرینی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ترگٹا کہتے ہیں۔

گٹکری۔ (بفتح سوم) روڑا۔ اینٹ۔ یا کنکر کا چھوٹا ٹکڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گٹی کہتے ہیں۔

گٹکنانا۔ مستی کی حالت میں کبوتر کا بولنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گونجنا یا غٹرغوں کرنا ہے۔

گٹ گٹ۔ وہ آواز جو کسی رقیق شے کے جلد جلد پینے سے نکلتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں غٹ غٹ پینا ہے۔

گٹھ کٹ۔ گرہ کٹا۔ جیب کترا۔

اثر۔ لکھنؤ میں مرد گرہ کٹ کہتے ہیں۔ عورتیں جیب کترا کہتی ہیں۔

گٹھلے ہونا۔ دانتوں کا ترشی کے سبب سے کند ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گٹھل ہو جانا کہتے ہیں۔

گٹھری بن جانا۔ سمٹ کر گھٹنے پیٹ سے لگا کر لیٹنا۔ درج نہیں۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

جاڑا آپ میں ہوا لیٹی   بن گئی گٹھری اس تفنگ میں

گٹخ۔ گٹک۔ مٹی کا چھوٹا ٹکڑا۔ یا ٹھیکرا یا گولا جو چلم کے سوراخ اور تماکو کے درمیان رکھ دیتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گٹی کہتے ہیں۔

گٹھی۔ بیل جس پر تاگا لپیٹا جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چرخی کہتے ہیں۔

گٹھے لگ جانا۔ نذر ہو جانا کسی چیز کا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

چاندی سونے میں تو منڈھوانے دو ملا تعویذ   گٹھے لگ جاتا ہے چوروں کے گٹکڑا تعویذ

گ ۔ ج

گج باگ ۔ آنکس ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گج بانگ (کاف عربی) نیز گجک کہتے ہیں ۔ (طلسم ہوشربا)
گجک مارا ہاتھی دوڑتا ہوا چلا ۔ (آنکس کے تحت بھی دیکھئے) ۔

گجری ۔ گوجری ۔ گوجر کی عورت ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گجری بنی یا پیتی کے کھلونے کو کہتے ہیں جو عورت کی شکل کا ہو ۔ نیز چھوٹی کم عمر لڑکی کو جو خوبصورت اور گوری چٹی ہو پیار سے گجری کہہ دیتے ہیں ۔

گوجر کی تانیث گجری یا گوجری لکھنؤ میں مستعمل نہیں بر بنائے تجنیس گگھوسن کہتے ہیں ۔ مرد کو گھوسی یا گدّی ۔

گجگجا ۔ گیلا گیلا ۔ ایسا نرم جو ناگوار ہو ۔

اثر ۔ بفتح اول و سوم لکھا ہے لکھنؤ میں بکسر اول و سوم بولتے ہیں پلیٹس میں بھی بالکسر ہے ۔

گجگجانا ۔ (بالکسر و کسر سوم) کیڑوں کا کلبلانا ۔ رینگنا ۔

اثر ۔ کیڑے گلبلاتے نہیں جس طرح لکھا ہے (بضم اول و سوم) بلکہ کلبلاتے ہیں (بکسر اول و سوم) لکھنؤ میں اس کے علاوہ بجبجانا بھی ہے ۔ (بکسر اول و سوم) بچہ سوتے میں کلبلاتا ہے (بالضم)

گجگجانا ۔ (بالفتح و فتح سوم) آواز کرنا خشک بیجوں کا پھلی میں ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں چھنچھنانا کہتے ہیں ۔ (بکسر اول و فتح دوم)

گجھیا ۔ چھوٹا گوتھا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گوتھا کہتے ہیں چھوٹا ہو کہ بڑا ۔

گجراتی الائچی ۔ عمدہ قسم کی چھوٹی الائچی ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد)
اچھا ۔ لو گجراتی الائچیاں چو گھڑے کی اور دو رخی ڈبیاں لے جاؤ ۔

گ ۔ چ

گچ ۔ وہ آواز جو دھاردار آلے کے ملائم گوشت میں گھسنے سے ہوتی ہے ۔

(فقرہ) چ ۔ سے گچ سے چھری ہاتھ میں بھونک دی ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس جگہ گچ سے کہیں گے ۔

گچ پچ ۔ اژدہام ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گچ پچ کہتے ہیں ۔

گچکا دینا ۔ بضم اول و فتح دوم و کاف مشدد ۔ چپکے سے ٹہوکا دینا ۔ خاص کر چوں کی تنبیہ کیلئے ، اس طرح کہ جو لوگ موجود ہیں اُن کو خبر نہ ہو ۔ درج نہیں ۔

گ ۔ د

گدبد ۔ گدپد ۔ (حو) اوپر تلے گرنے کی آواز ۔ پے در پے گرنے کی آواز ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گدگد یا گداگد کہتے خصوصاً آم ٹپکنے کی آواز کو ۔

گدّا دینا ۔ گرا دینا ۔ پٹخنا دینا ۔ درج نہیں ۔

گدّاکا ۔ کنایۃً موٹا تازہ معشوق ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں گدبدا کہتے ہیں ۔

گدم گدّا ۔ لڑائی ۔ دھر پٹک ۔ درج نہیں ۔

گدّا کھانا ۔ لڑنے میں گر پڑنا ۔ مغلوب ہو جانا ۔ درج نہیں ۔

گدڑا پیر ۔ کنایۃً ۔ وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہو ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں چھتڑا پاشاہ کہتے ہیں ۔

گدّا لگانا ۔ (بالفتح ۔ دال مشدد) ۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح اپنے کنکوے کو مقابل کے کنکوے پر غوطہ (غوت) میں کھینچنا ۔ درج نہیں

گدرایا بدن ۔ جوانی میں بھرا ہوا جسم ۔ جرأت ؎

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا
چمپئی رنگ اور بدن اُس کا وہ گدرایا ہوا

اثر ۔ جرأت کا شعر غلط پڑھنے یا غلط یاد ہونے کی بنا پر غلط محاورہ گڑھ لیا گیا ۔ بدن کا گدرانا حقیقت کے خلاف ہے ۔ جوبن پستان کو گدرایا ہوا کہتے ہیں ۔ جرأت کے شعر کا دوسرا مصرع اس طرح ہے ۔

چمپئی رنگ اس کا اور جوبن وہ گدرایا ہوا

گدگدے۔ اُبلی ہوئی جوار۔ گھنگنیاں۔

اثر۔ میں نے جوار کو ابلتے ہوئے نہیں سنا۔ گھنگنیاں ابلے ہوئے گیہوں ہیں۔ گدگدے جوار میں بھنے ہوئے ایسے سٹے ہیں جن میں تھوڑی نمی باقی ہو۔ بھنی ہوئی جوار کھیل ہے (یائے معروف)۔ بھنے ہوئے چاول مُرمُرے ہیں (بالضم)۔ گڑ ملا کر ان کی ٹکیا بنا لی جائے تو لیا ہے (بالفتح)۔

گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہوئے۔ (ع) کوئی خواہ مخواہ کسی کی خاطر حمیت اٹھائے تو یہ مثل بولی جاتی ہے۔

گدیا ہونا۔ کسی بات کی عادت یا لت ہونا۔ درج نہیں۔

گدی۔ (بفتح اول دال مشدد) گھی دودھ بیچنے والا۔ گھوسی۔ درج نہیں۔

گودڑ خیل۔ (واو غیر ملفوظ) دیکھو گدڑ خیل۔ (لکھنؤ) بدصورت عورت۔ جو دیکھنے میں بدصورت ہو نیچ قوم کی عورت۔

اثر۔ اسے لکھنؤ سے مخصوص کرنا درست نہیں۔ دلی میں بھی بولتے ہیں۔ (دیکھئے انشا کی دریائے لطافت) معنی بھی غلط بیان کئے گئے۔ کوئی بھی گھٹیا اور نکمی چیز ہو اسے گودڑ خیل کہتے ہیں۔

گدا کھانا۔ (بفتح اول۔ دال مشدد) کشتی میں چِت ہو جانا۔ درج نہیں (فسانۂ آزاد) چلے وہاں سے کشتی نکالنے۔ میاں گدا کھا گئے۔

گ۔ ڈ

گڈے گڑیا کی شادی۔ مجازاً کمسنی کی شادی۔ درج نہیں۔

گ۔ ر

گر۔ اگر کا مخفف۔

اثر۔ حالانکہ الف کے تحت خود ہی لکھا ہے کہ الف ابتدائے کلمہ میں زائد آجاتا ہے جیسے شتر سے اشتر۔ گر سے اگر۔ اور یہی حقیقت ہے۔ اُردو میں بیشک بجز نظم نثر میں اگر مستعمل ہے۔

گرا کا گرا۔ اب گرا چاہتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں گرا نہیں گرا۔ گرنے ہی کو ہے۔

گرا پڑنا۔ مضمحل یا افسردہ ہونا۔ مثلاً طبیعت گری پڑتی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

گُراز۔ نر سور۔ کنایۃً شجاع۔

اثر۔ گراز یعنی جنگلی سور فارسی میں ضرور ہے مگر اس کو اردو میں داخل کرنا اور کنایۃً شجاع کہنا مولف نوراللغات کی اپج ہے۔ اب تک سور (بروزن حور) یعنی شجاع تھا اب سور (بروزن گُمر) بھی کنایۃً شجاع ہو گیا۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے اردو میں لفظ گراز مستعمل ہی نہیں۔ حضرت مولف کو چاہئے تھا کہ کوئی مثال پیش کرتے۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر معنی جنگلی سور کے علاوہ شجاع۔ درج نہیں۔

گراں بحکمت۔ ارزاں بعلت۔ جو چیز بیش قیمت ہوتی ہے اچھی ہوتی ہے اور جو چیز ارزاں ہوتی ہے اس میں خرابی ہوتی ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے ارزاں بعلت گراں بحکمت۔ اور اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ الف کی ردیف میں حضرت مولف نے اسی طرح درج کیا ہے۔

گراں ڈیل۔ موٹا تازہ۔ بھاری بھرکم۔ درج نہیں۔

گر بدولت برسی مست نگردی مردی۔ دولتمند ہونے کے بعد مغرور نہ ہونے کو بڑا ظرف درکار ہے۔ درج نہیں۔

گِردا۔ (بکسر اول) کوئی مدور شے۔ مثلاً پاندان کا گردا۔ درج نہیں۔

گرد بالش۔ وہ گول اور چھوٹا تکیہ جو امیر لوگ سوتے وقت رخسار کے نیچے رکھتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گل تکیہ کہتے ہیں۔

گرد پوش۔ وہ کپڑا جو خاک سے حفاظت کے لیے کسی چیز پر ڈھانکا جائے۔ درج نہیں۔

گرد سر پھرنا۔ قربان ہونا۔ درج نہیں۔

رند سے

نہ تخ کرتے، قربان صدقے ہونے سے
بچھڑا نہیں ہیں ترے گرد، سر کئی دن سے

گرد میں اٹنا۔ خاک آلود ہونا۔ درج نہیں۔

گرتے پڑتے پہنچنا۔ بوقت و دشواری پہنچنا۔ درج نہیں۔

گردن بند۔ ایک قسم کا زیور۔

اثر۔ گردن بند (گردنی) گھوڑے کے لیے چھوڑ دیے۔ عورت کے گلے کے زیور کو گلوبند کہیے۔

گردن پر خون سوار ہونا۔ قتل پر آمادہ ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سر پر خون سوار ہونا بولتے ہیں۔ وہ

گردن پر خون ہونا۔ کسی کے قتل کا ذمہ دار ہونا ہے اور علیحدہ ہے۔

گردن توڑ بخار۔ وہ بخار جس میں گردن تن جاتی ہے یا کھنچ جاتی ہے۔ انگریزی میں ڈنگو فیور (Dengue fever) کہتے ہیں۔
درج نہیں۔

گردن کا منکا ڈھلکنا یا ڈھلنا۔ قریب المرگ ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں منکا ڈھلنا کہتے ہیں۔ گردن کا اضافہ نہیں کرتے۔

گرست۔ وہ شخص جو ضروری اسباب خانہ داری مہیا رکھتا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں باضافہ ہائے ہوز گرہست کہتے ہیں۔

گرہستی کا آٹالا۔ خانہ داری کا معقول سامان۔ درج نہیں۔
جان صاحب سے

اُمرا گھر کو اپنی بھاڑ سے بدتر ہوں سمجھتی
جس گھر میں گرہستی کا آٹالا نہیں ہوتا

گرسنگر۔ بھوکا۔ درج نہیں۔

گرمست۔ ادویہ جس سے چاند پیتے ہیں۔ درج نہیں۔

گر نبیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اثر۔ جو بے سوچے سمجھے کام کرے اس کے متعلق بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

گرونامہ۔ رہن نامہ۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے گرونامہ اردو میں مستعمل نہیں۔ رہن نامہ کہتے ہیں۔

گردی کرنا یا رکھنا۔ عورتوں کی ایک رسم۔ ایام عزا (محرم) میں بچوں کے ہاتھ ناڑے سے باندھ کر تعزیے کے آگے سات مرتبہ آگے بڑھاتی اور پیچھے ہٹاتی ہیں۔ بعد ازاں وہ ناڑا بچے کے گلے میں ڈال دیتی ہیں۔ اس رسم کو گردی رکھنا کہتے ہیں اور اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ بچہ آئندہ سال تک ہر بلا و آفت سے محفوظ رہے۔
یہ مفہوم درج نہیں۔

گرہ میں کوڑی نہ پاس لتا سیر کریں البتہ۔ دعا مفلس مگر فضول خرچ۔ پیسا پاس نہیں چاؤ بہت کچھ۔ درج نہیں۔

گریبان کا ہلال۔ گریبان کا بالائی حصہ جو ہلال کی شکل کا ہوتا ہے کنٹھا۔ درج نہیں۔ آتش سے

رواں رکھتا ہے خون آنکھوں سے ہجر اک مہ تاباں کا
شفق آلود رہتا ہے ہلال اپنے گریباں کا

گرڑی۔ چرخی جس پر ڈول کی رسی لپٹی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گراری کہتے ہیں۔

گریا۔ پیٹھ کی ہڈیوں کا مجموعہ۔

اثر۔ پیٹھ کی ہڈی کا ہر جوڑ گریا ہے۔ ان کا مجموعہ ریڑھ کی ہڈی کہلاتا ہے نہ کہ گریا۔ پلیٹس میں بھی گریا کے معنی a joint of a spine لکھے ہیں نہ کہ spine۔

گریبان کوہ۔ وہ جگہ جو پہاڑ کے درمیان ہو۔

اثر۔ فارسی میں ضرور ہے مگر اردو میں کرکوہ کے سوا گریبان کوہ کسی کو بولتے نہیں سنا۔

گریبان چاک کرنا۔ پھاڑنا۔ وحشت سے کپڑے پھاڑنا۔

اثر۔ اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں۔ بہت غصے اور پریشانی میں بھی گریبان پھاڑا یا چاک کیا جاتا ہے۔ انیس سے

باندھی کمر سے تیغ جو زہرا کے لال نے
پھاڑا فلک پہ اپنا گریباں ہلال نے

گریزا گریز۔ بھگدڑ۔ ہلچل۔ درج نہیں۔ انیس سے

لاکھوں میں تھی نہ ایک کو طاقت ستیز کی تھی چار سمت دھوم گریزا گریز کی

گرگرانا۔ جال کی طرف شیروں کا ہنکانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ہنکوا کہتے ہیں۔ پلیٹس کے بموجب گرگرانا غرارہ کرنا۔ یا ہڑ مچانا ہے۔ اس طرح جنگلی شیر اڑ جائیں گے یا جال کی طرف بڑھیں گے۔ شکاری ہنکوے میں بولتے ہی نہیں۔ اگر شیر کہیں تھم جاتے ہیں تو ان کو آگے بڑھانے کو آہستہ سے اپنا ناو تھپتھپا دیتے ہیں۔

گرم ہونا۔ کنایۃً ہے کسی کے غصہ کرنے سے (پر کے ساتھ) صبا سے

پے گزک جو ہوا گرم یار ساقی پر

کباب آتش سے بط شراب ہوئی

اثر۔ لفظ پر کی قید ضروری نہیں۔ گرم ہونا غصہ کرنا۔ ناراض ہونا ہے انشاء سے

جاتے ہوئے کل راہ میں چھیڑا جو کسی نے

لوگوں کے دکھانے کو ہوئی اٹکی دوا گرم

گرا نہیں سنبھلتا۔ ذلت یافتہ کا پھر دنیا اعزاز اور وقار نہیں پاتا درج نہیں۔

گرجے تو ڈرے۔ پڑے تو سہے۔ جس مصیبت کی دہشت زیادہ ہو اور پڑے پر اس کا برداشت کرنا سہل ہو۔

گ۔ ڑ

گڑانبہ۔ (تلفظ گڑمبا)۔ ملکچے آم کی پھانکوں کو قند یا شکر کے شیرے میں پکاتے ہیں۔ نہ میٹھا اچار جس میں آم کی گٹھلیاں اور گڑ وغیرہ پڑتا ہے۔

اثر۔ کچے آم کی قاشوں یا پھانکوں کو پہلے گھی میں تلا جاتا ہے بعد ازاں ملا گھی میں بھون کر قاشوں سمیت دودھ اور شکر میں پکا لیتے ہیں اس کا نام گڑانبہ ہے۔

دوسری ترکیب مندرجہ نور اللغات پہلی سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اچار رگڑانبہ بن گیا۔ وہ بھی آم کی گٹھلیوں کا۔ رہا آم کا اچار وہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ آم کے اچار کو گڑانبہ کہنا بالکل بے تکی بات ہے۔

گڑ کہنے سے منھ میٹھا نہیں ہوتا۔ خالی زبانی باتوں سے کام نہیں چلتا۔ درج نہیں۔

گڑ پاپڑا۔ ایک قسم کی مٹھائی۔ درج نہیں۔

گرڑ جھالا۔ کنایۃً ابر و باد۔

اثر۔ گرڑ جھالا اُجھا بد نظمی بے ترتیبی ہے۔ لفظی معنی ابر و باد ہیں تو جو ہے۔

گڑولنا۔ بچوں کی گاڑی جس سے ان کو چلنا سکھاتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گنڈولنا کہتے ہیں۔ (نون غنہ)

گڑ بھرا ہنسیا کھاتے بنے نہ اُگلتے۔ کام کے کرنے یا نہ کرنے دونوں میں خرابی۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ گڑ بھرا ہنسیا۔ نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے بنے۔

گڑوم۔ گلم۔ وہ ورم جو سر پر کسی چوٹ سے پڑ جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں گومڑا کہتے ہیں۔ (واو مجہول)

گڑ نہ دے تو گڑ سی بات کہے۔ اگر کچھ نہ دے تو میٹھے بول تو بولے۔ درج نہیں۔

گ۔ ز

گز بن جانا۔ کنایۃً مارا مارا پھرنا۔ بحر سے

تلاش یار میں گز بن گئے ہیں اپنے قدم

جنوں میں ناپتے پھرتے ہیں ہم زمینوں کو

اثر۔ پورا محاورہ زمین کا گز بن جانا ہے۔ بحر کے شعر میں بھی زمین کا لفظ آگیا ہے۔

گز بھر کی زبان۔ منھ پھٹ۔ زباں دراز۔ درج نہیں۔

گزر نہیں۔ چارہ نہیں۔ تدبیر نہیں۔

اثر۔ دخل نہیں۔ رسائی نہیں کے معنی بھی دیتا ہے۔

گزشتہ را صلوٰۃ۔ اس جگہ مستعمل ہے جہاں یہ کہنا ہو کہ گزری باتوں کا خیال نہ کرو آئندہ (آئندہ) کے لیے احتیاط رکھو۔ تنویر سے

گزشتہ را صلوٰۃ اب بغور حال کو دیکھو کہ تیرے پاس بہت دم ہیں کم ہیں نیکو کار

اثر۔ پوری شکل اس طرح ہے۔ گزشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط

گزری - (بضم اول و فتح دوم) لکھنؤ۔ مونث - ۱۔ دیکھو گدڑی نمبر ۲ (بازار) - صبا

جنس وفا کی بوشیں بازار دہر میں
بے وقت اپنا اس گزری میں گزر ہوا

زندہ

گزری میں گزر اس شکل حسیں کا ہو گا
ہے ہی نکلے گا اسے شوق کبوتر باہر

(بالضم و کسر سوم) دہلی - وہ مقام جہاں کسی راہ کے کنارے شام کو سودا بیچنے والے آکر بیٹھ جاتے ہوں - ذوق

بچھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزاروں گزری ہے اُس کی راہ گزر پر گلی گلی

اثر۔ اور امر واقع یہ ہے کہ صحیح لفظ یعنی بازار گزری ہے (بضم اول و فتح دوم) اور بول چال میں گزری (بضم اول و سکون دوم - صاحب نوراللغات کی یہ زیادتی ہے کہ بضم اول و فتح دوم کو لکھنؤ سے مخصوص کرتے ہیں اور بضم اول و کسر سوم یا بضم اول و سکون دوم کو دہلی سے مخصوص کرتے ہیں - [illegible] دہلوی [illegible] کہتا ہے

[illegible] دخ وحسن ونمک
[illegible] سب گزری کا عالم

گ ۔ س

گسّیاں - صاحب - مالک - درج نہیں - (طلسم ہوشربا) گسیاں درشن کے لیے آیا ہوں: پلیٹس میں بھی درج ہے -

گ ۔ ل

گل کترنا - ایسی کوئی بات کرنا جس سے فساد برپا ہو اور آپ الگ رہے - غالب

دیکھو تو دل فریبی انداز نقش پا موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

اثر۔ مجھے تو شعر میں فساد کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا - گل کترنا - گلکاری کرنا - بہت دکھانا کوئی ایسا کام کرنا ہے جس سے اچنبھا ہو - معشوق کا ہر نقش اس قدر حسین ہے کہ دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے - وہ گل کھلانا ہے جس کے معنی فساد برپا کرنا اور خود الگ بننا ہیں

گل کھانا - کنایۃً رشک کرنا - حسد کرنا - جان صاحب

اک مردوے نے سینے پہ گل مجھ پہ جو کھائے
اے جان نظر آگیا لالے کا چمن سرخ

اثر۔ شعر میں رشک یا حسد کا شائبہ بھی نہیں - گل کھانا اظہار عشق و شیفتگی میں معشوق کا چھلا گرم کرکے سینہ اور پشت دست کو داغنا ہے اس کو گل کھانا کہتے ہیں -

میرے معروضہ معنی فیلن اور پلیٹس میں بھی درج ہیں - فیلن نے ایک شعر بھی مثال میں نقل کیا ہے

گل کھائے ہیں معشوق کے چھلوں کے یہاں تک
ہاتھوں پہ گماں ہے مرے طاؤس کے پر کا

گل لالہ - (کنایۃً) ہندوؤں کا مرگھٹ -

اثر۔ لکھنؤ بدنام اور گل لالہ کی مٹی پلید اور وہ صرف اس لیے کہ صاحب نوراللغات مرگھٹ کو گل لالہ سے تعبیر کرتے ہیں مگر اس اختراع فائقہ کی کوئی مثال پیش نہیں کرتے - گل لالہ بلا اضافت سے حسینوں کے جھمگھٹ کی طرف اشارہ ہوتا ہے - (فسانۂ آزاد) جس طرف نکل جاؤ سرخا سرخ گل لالہ کھلا ہوا ہے -

گل - چراغ کی بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا - (کاٹنا کے ساتھ)

اثر۔ گل لینا بھی ہے وہ درج نہیں - (فقرہ) شمع کا گل لے لو -

گل ہزارہ - ایک قسم کا بہت سی پنکھڑیوں کا پھول -

اثر۔ گیندے کے پھول کو بھی کہتے ہیں - ہندی گیت کے بول یاد آگئے "موہنا کیسی بنی جیسے گیندا ہزارے کا پھول"

گلا صاف کرنا - گانے یا پڑھنے سے پہلے کھنکھارنا تاکہ آواز صاف نکلے - درج نہیں -

گلا سوسنا - گلا بھینچنا - بولنے سے روکنا -

اثرؔ۔ اب تک دل سوتے تھے کلیجا سوتے تھے اب گلا بھی سوسا جانے لگا اور کوئی مثال پیش نہیں کی جاتی۔ جو شعر شادؔ کا پیش کیا ہے وہ قطعاً غیر متعلق ہے اور گلا گھونٹنے کی مثال ہے ؎

وہ کیا ہیں خفا کہ طوق گردن
بولوں تو گلے کو گھونٹتے ہیں

گھونٹتا ہے؟

گلے گلے پانی یا گلے گلے پانی میں۔ گلے تک پانی ہونا۔ درج نہیں (فقرہ) تمھارا قرضہ گلے گلے پانی میں ادا کردوں گا۔

گلے میں دم اٹکنا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

گلا سوکھ جانا۔ گلا خشک ہونا۔ اس کا محل صرف مختلف ہے گلا خشک ہونا عموماً پیاسا ہونے کے معنی دیتا ہے گلا سوکھ جانا مانگتے مانگتے یا چیختے چیختے مایوس ہو جانا اور خاموش ہو جانا ہے۔ مثلاً خوشامد کرتے کرتے گلا سوکھ گیا۔

گلتھی۔ اُبلے ہوئے نرم چاول۔

اثرؔ۔ یہ ایک خاص غذا بھی ہے۔ چاولوں کو اُبال کر اُن میں گھی شکر کھویا ربڑی اور بالائی ملاتے ہیں۔ اُسے گلتھی کہتے ہیں۔

اس سے علیحدہ اگر چاول کے دانے ابالنے میں میٹھ جائیں اور الگ الگ نہ رہیں تو کہتے ہیں کہ چاول گلتھی ہوگئے۔

گلتھی (بلا تشدید (ع) (۱) گرہ۔

اثرؔ۔ یہ غالباً وہی ہے جسے لکھنؤ میں گتھی کہتے ہیں (بہ تشدید دوم) ڈور کا الجھ کر اس میں گرہیں پڑ جانا۔

گلم۔ وہ سختی جو پیشانی یا سر پر کسی چوٹ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں اسے گومڑا کہتے ہیں۔ (واو مجہول بالضم)۔

گلوری۔ بنا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے اور جس میں تین کونے ہوتے ہیں۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں تین کونے والے پان کو بیڑا (یائے معروف) یا سنگھاڑا کہتے ہیں۔ گلوری وہ ہے جو گول لپٹی ہوئی ہو کہ اریا پھول بولی ہے۔ ہر چند جلال نے بھی گلوری کو سہ گوشیا لکھا ہے۔

گلھرا۔ (لکھنؤ) گلوری رکھنے کا ظرف۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں گلھرا نہیں بھرا کہتے ہیں۔ گلھرا تو گلھری کی تذکیر ہوئی۔

گلیارا۔ کوچہ جو عوام کی شاہراہ ہو۔

اثرؔ۔ گلیارا وہ چوڑا راستہ ہے جو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتا ہے۔ شہر کے شارع عام کو گلیارا نہیں سڑک کہتے ہیں۔ گلیارا خام ہوتا ہے سڑک پختہ فیلن میں گلیارا کے معنی لکھے ہیں گاؤں کی چوڑی سڑک (A broad lane in a village)

گلا کرنا۔ (لکھنؤ) ف۔ گلا اٹھانا۔

اثرؔ۔ گلا کرنا بمعنی گلا اٹھانا اگر لکھنؤ کا محاورہ ہے تو گلا اٹھانا کہاں کا پرداختہ ہے؟ گلا کرنا بمعنی شور کرنا۔ کٹر کرنا ہے۔ وہ حضرت مؤلف نے درج ہی نہیں کیا۔ تو بات کیا ہے کہ فیلن اور پلیٹس نے گلا کرنا اور گلا اٹھانا کو ایک ساتھ ہم معنی درج کیا۔ مؤلف "نور اللغات" کو یہ اسراف ناگوار ہوا گلا کرنا لکھنؤ کو بخشدیا۔ گلا اٹھانا دہلی کے لیے چھوڑ دیا۔

گلے میں ڈالنا۔ پیرہن پہننا۔ ناسخؔ

ڈالی اُدھر گلے میں اُدھر ٹکڑے ہو گئی
اے رشک ماہ پہنی قبا ہے کتاں عبث

اثرؔ۔ وہی شعر سے محاورہ سازی! معشوق رشک ماہ ہے قبا کتان کی ہے۔ پہننے سے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو تو کیا ہو۔

گلے میں ڈالنے کا صحیح مفہوم لباس نیا کرنا ہے۔ جو کپڑا سی کے آئے اُسے پہلے پہل پہننا۔ مثلاً اچکن سل کر آئی ہے۔ آج دن اچھا ہے گلے میں ڈال لو۔ اسی کو لکھنؤ میں کپڑا نیا کرنا بھی کہتے ہیں۔

گلاس چڑھانا۔ پانی یا شراب کثرت سے پینا۔ قدرؔ ؎

آج نکل جائیگی دل کی بھڑاس
اب تو چڑھائیں گے دس دس گلاس

اثرؔ۔ کثرت کا مفہوم دس دس گلاس چڑھانے سے ادا ہوتا ہے نہ کہ

خالی گلاس چڑھانے سے - دہ -

گلاس پر گلاس چڑھانا - کثرت سے پینا ہے جو درج نہیں -

گلا پھاڑ کر بولنا - (کنایۃً) چیخ کر بولنا - چلانا -

اثر - یہ مفہوم غلط بولنا نہ ہوتا تو ادا ہوتا - کیوں گلا پھاڑتے ہو -

گلقند آفتابی ہو جانا - کسی پر رکھنا - ریشہ خطمی ہو جانا درج نہیں -

گلباز - بڑا شاطر - چالاک - چھٹا پرندہ - درج نہیں -

گلاس - ایک قسم کی نہایت نرم و نازک و شاداب ناشپاتی جو کشمیر میں ہوتی ہے - یہ بھی درج نہیں -

گلگو کا تیل - مہوے کی گٹھلی کا نکالا ہوا تیل - درج نہیں -

گٹھلیاں - ۱- آٹے کے چھوٹے چھوٹے پیڑے - ۲- چھوٹے چھوٹے آم جن میں گٹھلی اور چھلکے کے سوا رس برائے نام ہوتا ہے درج نہیں -

گل پھُلوَل ہونا - (گل بالفتح - گال کا مخفف) (عو) گال پھول جانا مجازاً آپس میں ناچاقی ہو جانا - درج نہیں -

گلبن - (ف - بضم سوم صحیح و بفتح غلط) ۱- مذکر - گلاب کا درخت ناسخ سے

گو گئے گلبن ترے بوٹا سے قد کو دیکھ کر

قامتِ گل میں جو زر گویا دفینہ ہو گیا

۲- کنایۃً - پھلواری - محسن سے

جگنو چمک رہے ہیں جو گلبن میں تو ال ہے نظر

مصحفِ گل کے حواشی پہ سنہری جدول

معنی مذکورہ بن اردو ہے - فارسی لغات میں یہ لفظ بالضم و ضم سوم صحیح اور بفتح سوم غلط لکھا ہے - مؤلف کی رائے میں بن بالفتح بمعنی باغ اور بُن بمعنی جڑ ہے لہٰذا اس لفظ کا تلفظ بالضم و فتح سوم صحیح معلوم ہوتا ہے -

اثر - حضرت محسن کاکوروی علیہ الرحمہ حضرت نیر مرحوم مؤلف نورالغات کے والد ماجد تھے یہ کہنا شاید گستاخی پر محمول ہو کہ جیسا باپ کے شہور اور منفرد تلمیذ سے کے شعر کا مطلب نہیں سمجھا - تاہم یہ امر واقع ہے کہ حضرت محسن کے شعر میں بھی گلبن - بالضم نظم نہ کہ گلبن (بن بالفتح) جیسا کہ مؤلف نورالغات سمجھے اور غلط پڑھ کر براس ادب والد بزرگوار مفروضہ غلطی کی تاویل شروع کر دی - کوئی پوچھے کہ بن (بالفتح) کے معنی جنگل کے سوا باغ کس کتاب میں لکھے ہیں - حضرت محسن کے شعر میں بھی ناسخ کے شعر کی طرح گلبن یعنی گلاب کا درخت نظم ہے - ان کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ گلاب کے درخت کا ہر پھول ایک مصحف ہے، اور اس کی پنکھڑیاں یا پتیاں اوراق مصحف ہیں ان پر جگنوؤں کے چمکنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ورق کا حاشیہ یا جدول مطلا و مذہب ہے

محسن کے شعر میں گلبن کو گلبن (بفتح بن) پڑھنا اور اس کے معنی گلاب کا جنگل بھی نہیں گلاب کا باغ لینا مؤلف نورالغات کی اُپج - بے تکی اپج کے سوا کچھ نہیں -

اردو میں گلاب کی بغیا کو گلاب باڑی کہتے ہیں، مختلف پھولوں کے جنگل کو پھول بن کہتے ہیں - گلبن (بفتح بن) کی کہیں بھی کھپت نہیں - فارسی کتب لغات میں بجز گلبن (بالضم) گلبن بفتح سوم لکھا ہی نہیں کہ صحیح غلط کا سوال پیدا ہو - لہٰذا صاحب نورالغات کا یہ فرمانا ہمکنار صداقت نہیں ہو سکتا کہ فارسی لغات میں یہ لفظ بالضم و ضم سوم صحیح اور بفتح سوم غلط لکھا ہے - بفتح سوم لکھا ہی نہیں - یہ آپ کا استنباط ہوا کہ چونکہ بالفتح نہیں لکھا ہے لہٰذا بالفتح غلط ہے نہ کہ اندراج لغت کا حوالہ ہوا -

گلال باڑی - وہ باغ جو گھر کے ملحق ہو -

اثر - لکھنؤ میں اسے پائیں باغ کہتے ہیں (یائے معروف)

گلوندا (بفتح اول و دوم) - کھانے کی کئی چیزوں کو بلا امتیاز ملا کے کھانا - (فقرہ) واہ کھانے کو گلوندا بنا دیا یہ کھانے کی تمیز داری ہے - (گلوندا میں نون غنہ ہے) -

گل میخ - ایک قسم کی لوہے کی میخ جس کا سرا چوڑا ہوتا ہے -

اثر - یہ ایک قسم کی کیل ہے نہ کہ میخ جس سے گھوڑوں کی نعل بندی ہوتی ہے - بچا لمک میں بھی جڑی جاتی ہیں - یہ اندراج پلیٹس کے مطابق ہے -

انشا کا شعر بھی ہے ؎

کل سنگیں ہوں ستاروں کی اور ہوں ہلال چار
گلگوں کے اس کے نعل تپے نعلبند باندھ

گ - م

گمٹی۔ ریل کی چوکی جو اس جگہ بنی ہوتی ہے جہاں ریل کی پٹری کسی سڑک پر سے گزرتی ہے اور چوکیدار ریل کا پھاٹک کھولتا بند کرتا اور جھنڈی دکھاتا ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔

گمک۔ بھاری آواز جو گانے میں گلے سے نکلتی ہے۔ ڈھول اور بین کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ لفظ سننے میں نہیں آیا۔ بھاری آواز یں آدمی کی ہو یا ڈھول کی گمک ہوتی ہے۔

گمک فیلن یا پلیٹس میں بھی درج نہیں۔ نہ معلوم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے۔

گمٹ۔ (عم) گنبد کی بگڑی ہوئی شکل۔ درج نہیں۔

گ - ن

گنونتا۔ گنی۔ ہنرمند۔

اثر۔ لکھنؤ میں گنی مستعمل ہے۔

گن بھرا۔ اسم مرکب۔ اگر ہنر کے ساتھ شرارت شامل ہو تو گن بھرا کہتے ہیں۔

گنے گنائے۔ قلیل مقدار یا تعداد ظاہر کرنے کو۔ مثلاً فلاں کے جنازے میں گنے گنائے آدمی شریک تھے۔

گنتی گنانا۔ برائے نام شمار کرانا۔ جان صاحب ؎

لوں میں تو چیزیں فقط گنتی گنا لے کے لیے
ایسے تیور کو سلام آئے ہیں نوجوان جھٹ

اثر۔ جیسا شعر سے واضح ہے گنتی گنانا نمائش کیلئے چیزوں کی تعداد بڑھانا ہے۔

گناہوں کا پشتارہ۔ گناہوں کی کثرت۔ لدلوت کا لداوا۔ درج نہیں۔

گناہوں کی پوٹ۔ گناہوں کی کثرت۔ گناہوں کی گٹھری۔ درج نہیں۔

گنٹھا۔ پیاز کی گرہ۔ گٹھی۔

اثر۔ لکھنؤ میں گٹھی کہتے ہیں۔

گندنا۔ ایک ترکاری جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔

اثر۔ گندنا نہیں اس کا بولہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔ گندنا میں تپیاں ہی تپیاں ہوتی ہیں لہسن کے سے جوے کہاں۔

گنڈے دار روزے۔ ماہ رمضان کے روزے مسلسل نہ رکھنا۔ بیچ بیچ میں ناغہ کرنا۔ درج نہیں۔

گنگا مدار کا ساتھ۔ (کنایتہً) ہندو مسلمانوں کا اتحاد۔ (فقرہ) کہیں سنکھ پھنکتا ہے۔ بم بم کی صدا ہے۔ کہیں تکبیر کی آواز ہے، تسبیح کھنکتا ہے۔ گنگا مدار کا ساتھ ہے۔ نیا انداز ہے۔

اثر۔ آخری جملے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ امر غیر معمولی ہے جس کا زیادہ عرصے تک قائم رہنا مشتبہ ہے۔ فسانۂ آزاد کے یہ اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ آپ کا ہمارا میل جیسے گنگا اور مدار کا ساتھ۔ بندے کو کتب بینی کا شوق آپ کو تان ٹھن کا ذوق۔

۲۔ عقل اور عشق میں بھلا کیونکر بنے۔ گنگا اور مدار کا ساتھ۔

حاصل یہ ہوا کہ محاورے کا صرف ہندو مسلم اتحاد تک محدود نہیں بلکہ اس سے دو متضاد اور متباین چیزوں کے یکجا یا متحد ہونے کی نفی ہوتی ہے۔

گنڈلی مارنا۔ سمٹ سمٹا کے لیٹنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

گناہوں کا بھگتان۔ گناہوں کا خمیازہ۔ درج نہیں۔

گندہ بروزہ۔ (ف گندہ فیروزہ) ایک سفید بو دار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ گندہ فیروزہ ہی کہتے ہیں۔ (اسی سے تارپین کا تیل بنتا ہے)۔

گنگا جمنی زبان - ایسی زبان جس میں دیگر زبانوں کے الفاظ بلا ضرورت ٹھونسے جائیں - درج نہیں -

گنڈولن - ایک پہئے کی چیز جس کے سہارے شیر خوار بچے پاؤں پاؤں چلنا سیکھتے ہیں - درج نہیں -

گنجی کبوتری محل میں ڈیرہ - ایسی عورت کے متعلق کہتے ہیں جو بدقوارہ ہوتے بھی محل میں برا جے - عیش کرے - درج نہیں -

گنگا پر ہاتھ رکھنا - قسم کھانا -

اثر - گنگا یا لنگا جل اٹھانا بھی بولتے ہیں - وہ درج نہیں کسی کا مصرع ہے - قرآن کا جا ہے پیلے گنگا اٹھائیے -

گنوارن - گنوار کی تانیث - درج نہیں -

اثر - گنواری بمعنی گاؤں کی رہنے والی درج ہے -

گنوار سنوار - جاہل - بدتمیز - (سنوار تابع مہمل ہے) درج نہیں - (طلسم ہوشربا) کوئی گنوار سنوار ہوگا - ٹٹو پر سوار ہوگا - جھاڑ سا منہ کھول دیا -

گنوں نہ گوتھوں میں دولہ کی خالہ - کوئی پوچھے یا نہ پوچھے خواہ مخواہ عزیز داری جتانا درج نہیں -

گندہ ہونا - انڈے کا خراب ہو جانا - ناقص ہو جانا

اثر - انڈے پر موقوف نہیں اور چیزیں بھی گندی ہو سکتی ہیں مثلاً کپڑے - برتن -

گندیلا - (نون غنہ) - گوند والا -

اثر - فیلن کے بہ سبب گندیلا وہ درخت ہے جس سے گوند نکلے -

گن سیکھ رو گن سیکھا - ہنر مندی سیکھ کر بیوقوفی کرنے لگا - یہ مثل درج نہیں -

گنوار گنا نہ دے بھیلی دے - بے وقوفی کی بات - گڑ کی بھیلی کی قیمت گنے سے زیادہ ہوتی ہے -

گ - و

گوہنیں چھپی چھپی - جو کسی تھوڑی ذلت اور خفیف رسوائی کے موقع پر بولتی ہیں -

اثر - صحیح مفہوم یہ ہے کہ کسی ناگوار کام اور ذلیل حرکت کی اس طرح توجیہ کی جائے کہ اس کے مذموم پہلو اور قباحت کی شرمناکی میں تخفیف ہو جائے اور مجبوری کا اظہار ہو -

گواہ شاہد - وہ گواہ جس نے اپنی آنکھ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو -

اثر - عام طور پر گواہ شاہد ایک ساتھ (بلا اضافت) بطور مترادفات بولے جاتے ہیں - مثلاً کوئی گواہ شاہد ہے ؟

گوتھنا - پرونا - لڑی بنانا - سینا - لکھنؤ میں اس معنی میں گوندھنا ہے

اثر - لکھنؤ میں یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے مگر نازک فرق مفاہیم کے ساتھ - گوتھنا : موٹا موٹا سینا - ایسی سلائی جو سلیقے کی نہ ہو -

گوندھنا - پھولوں کے گہنے یا زیور سے مخصوص ہے - مہندی کے گیت کے بول ہیں - گوندھ لا ری مالن پھولوں کا سہرا - (یوں تو آٹا بھی گوندھا جاتا ہے)

گود کی ہڈی - وہ ہڈی جس میں گود ہو - (واو معروف)

اثر - لکھنؤ میں گودے کی ہڈی کہتے ہیں - وہ ہڈی جس میں گودا ہو -

گود میں لڑکا - شہر میں ڈھنڈورا - چیز پاس مگر دنیا بھر میں تلاش

اثر - لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولتے ہیں - بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا -

گود کھلانا - گود میں کھلانا -

اثر - لکھنؤ میں گودیوں کھلانا بولتے ہیں -

گودی - (واو مجہول) بندرگاہ کا وہ حصہ جہاں اسباب تجارت جہاز میں لادا یا جہاز سے اتارا جاتا ہے - یہ مفہوم درج نہیں -

گودیوں میں پالا ہے - بچپن سے خدمت کی ہے - اس طرح درج نہیں - (طلسم ہوشربا) بچپن سے خدمت کی ہے - گودیوں میں پالا ہے -

گور - (بالفتح) ایک راگنی کا نام -

اثر - لکھنؤ میں گور سارنگ کہتے سنا ہے -

گور گڑھا اور سبب نہ ہونا - ایسی موت کہ تجہیز و تکفین کا سامان بھی نہ ہو - درج نہیں -

گوڑی ہونا - خوب نفع ہونا - درج نہیں -

گوراشاہی اردو - ایسی اُردو جس میں بلا ضرورت انگریزی الفاظ شامل کیے جائیں - درج نہیں -

گوری کا جوبن چٹکیوں میں جانا - کسی کے حسن کی بے قدری ہونا

اثر - لکھنؤ میں جانا کی جگہ اڑنا کہتے ہیں - گوری کا جوبن چٹکیوں میں اڑنا -

گوش بھرنا - کان بھرنا - شاد ؎

اٹھے یا رب وہ مثل نکہت برباد ہو کر
بھرے ہوں گوش گل جس نے برا بلبل کو کہہ کہہ کر

اثر - اُردو میں کان بھرنا کسی کو کسی سے بدظن کرنا ہے - نثر میں گوش بھرنا ہے تو ہنسا جائے - شعر سے محاورہ گڑھنا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے - اس طرح زبان بنتی نہیں بگڑتی ہے محاورے کی سند میں شعر پیش کیا جا سکتا ہے مگر پہلے محاورے کا تعین ہو جانا چاہیے کہ اصل محاورہ کیا ہے -

گوش محل - ایسا محل جو کسی عمارت کے گوشے میں واقع ہو - درج نہیں - (سرشار) ڈیوڑھی کے اسی مقام پر ایک گوش محل پر ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی تھی ...... گوش محل اور شہ نشین بہت آراستہ - (اسے گوشہ محل بھی کہتے ہیں) -

گوشہ نکالنا - بات میں بات نکالنا - نیا پہلو نکالنا - درج نہیں -

گول مٹول - موٹا تازہ - بچے کے لیے مستعمل ہے - درج نہیں - جینس میں موجود ہے -

گول کر جانا - کسی بات کو عمداً مبہم چھوڑ دینا - درج نہیں -

گولا لاٹھی دھم مدار - شیرخوار بچے کے کھلانے کا ایک طریقہ اُسکے ہاتھ پاؤں ملا کر جھکتے ہیں اور گولا لاٹھی دھم مدار کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ خوش ہو کر قلقاری مارتا ہے - درج نہیں -

گونگا بننا - گونگا رہنا - خاموش رہنا - درج نہیں - آرزو ؎

اسی صحبت کا ایک یہ بھی تھا رہتا کب تک بنا ہوا گونگا

گولا لاٹھی - ہاتھ پاؤں سمیٹ کر بیٹھنا -

اثر - اس کی صحت بہت مشتبہ ہے - لکھنؤ میں گنڈل مار کر لیٹنا کہتے ہیں گولا لاٹھی، بچوں وہ بھی دودھ پیتے بچوں سے مخصوص ہے -

گولی کے کباب - ایک قسم کے گول گول کباب -

اثر - لکھنؤ میں گولے (یائے مجہول) کے کباب کہتے ہیں - یہ سیخ پر بھونے جاتے ہیں - ایسے کباب اگر سالنے میں ڈال کر پکائے جائیں تو قیلیہ کے کباب کہلاتے ہیں -

گول گپے والا - چاٹ بیچنے والا - کسی لغت میں نظر سے نہیں گزرا - لکھنؤ میں برابر بولتے ہیں - چھوٹی چھوٹی کوریاں ہوتی ہیں جنھیں دہی اور چٹنی ملا کر کھاتے ہیں -

گولا اتارنا - توپ کا گولہ ٹھیک نشانے پر مارنا - درج نہیں -

گورا چٹّا - بہت گورا - درج نہیں -

گوراشاہی ٹھوکر - بڑے زور کی ٹھوکر - درج نہیں -

گوندا - بھنے ہوئے چنوں کا گوندھا ہوا آٹا -

اثر - اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ یہ صرف پلی ہوئی میناؤں کی خوراک ہے -

گونگے پیر کا روزہ - جب کوئی خاموش بیٹھا رہے اور بات چیت میں حصہ نہ لے تو کہتے ہیں کیا گونگے پیر کا روزہ رکھا ہے -

گوہر گر جانا - (لکھنؤ) موتی میں بال پڑ جانا -

اثر - لکھنؤ میں گوہر کی جگہ موتی کا لفظ لاتے ہیں - گر جا ہوا موتی جلال نے بھی گر جا ہوا موتی لکھا ہے -

گونج - کسی کپڑے کا اس طرح مل ڈالنا کہ اس میں شکنیں پڑ جائیں - (واو معروف) -

اثر - لکھنؤ میں اسے گنجون کہتے ہیں - (واو مجہول)

گواہ گزراننا یا **گزران دینا** - گواہ پیش کرنا - درج نہیں -

قلق سے شوق لا دعویٰ ہے ہیں گر زاں دیتا دو گواہ
خون کی تیر سے اگر حاکم گراہی مانگتا

گولایا۔ گولائی۔ (واو غیر ملفوظ) گول ہونا کسی چیز کا دور۔ چکر۔
اثر۔ گولایا کوئی لفظ نہیں۔ گولائی ہے یا گول پن۔ (دیکھئے پلیٹس)
انشا نے گلاوٹ بھی نظم کیا ہے ؎

واہ ری بالیہ کی اور چبنی رنگت ۔ یہ گات یہ سج دھج
اور جانا شبنم کی وہ چولی کی چنساوٹ ۔ بازو کی گلاوٹ

گولے دار پگڑی۔ پگڑی کی ایک قسم۔ درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔
لباس معقول پٹے ہوئے۔ گولے دار پگڑی سر پر۔

گ - ھ

گھابرا۔ (ہندی) گھبرایا ہوا۔
اثر۔ یہ اردو میں داخل نہیں۔ پلیٹس نے بھی اسے دیہاتی زبان قرار دیا ہے۔
گھات کھیلنا۔ دوسرے کو غافل پاکر اپنا کام نکالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھات کرنا یا گھات چل جانا کہتے ہیں۔
گھاتی۔ موقع تاکنے والا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھاتیا یا کاٹیاں کہتے ہیں۔
گھاٹی۔ (لکھنؤ) گلے اور حلق پر بھی اس لفظ کا اطلاق کرتے ہیں۔
اثر۔ ہرگز نہیں۔ لکھنؤ کا ہونے کے باوجود میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ کسی دیہات سے پکڑ لائے ہیں۔
گھاؤ گھپ۔ غبن۔ خیانت۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھاؤ گھپ کہتے ہیں۔ پلیٹس میں دونوں درج ہیں۔
گھال میل۔ کسی چیز سے مناسبت۔ ربط ضبط۔ میل ملاپ۔
اس جگہ فصحا کی زبان پر تال میل ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھال میل مستعمل نہیں اور تال میل کا مطلب غلط بیان کیا گیا۔ تال میل اشیا کا باہمی تناسب ہے نہ کہ آدمیوں کا میل ملاپ یا ربط ضبط۔ یہ مفہوم میل جول سے ادا ہوتا ہے۔ چیزوں کا گڈمڈ ہونا یا مناسب مقام سے ہٹا ہوا ہونا "گھال میل" ہے۔ یہ جو درج نہیں۔
گھپونا۔ بھونک دینا کسی دھار دار آلے کا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھونپنا کہتے ہیں۔
گھاؤ میں نون مرچ لگانا۔ کنایۃً دکھ پر دکھ پہنچانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں زخم پر نمک چھڑکنا کہتے ہیں۔ یہ دوسری جگہ درج ہے مگر لکھنؤ کا حوالہ دیئے بغیر۔
گھائل کی گت گھائل ہی جانے۔ مصیبت زدہ کے حال کا اندازہ کچھ مصیبت زدہ ہی کو ہو سکتا ہے۔ درج نہیں۔
گھٹ کا مال۔ ادنیٰ درجہ کا مال۔ کم قیمت مال۔ شاعر ؎

جو دل کو ڈھالنے پو سر پہ تو وہ کہتا ہے
کرو نہ مول بڑھا کر یہ مال ہے گھٹ کا

اثر۔ عام طور پر گھٹیا مال کہتے ہیں۔
گھٹ گھٹ پینا۔ کسی رقیق شے کا پینا آواز کے ساتھ۔
اثر۔ لکھنؤ میں غٹ غٹ پینا کہتے ہیں۔
گھونگا۔ گھونگھا۔ ایک دریائی جانور۔
اثر۔ کنایۃً بے وقوف۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ "آپ بھی نرے گھونگا ہیں" عام فقرہ ہے۔
گھڑی میں گھڑیال دم بھر میں بھونچال۔ ابھی سنجیدہ ابھی ہنگامہ آرا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) ہے ہے بزرگوں کا قول سچ ہے گھڑی میں گھڑیال دم بھر میں بھونچال۔
گھڑی میں گھڑیال۔ انقلاب زمانہ۔ کچھ سے کچھ ہو جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں (از دریائے لطافت) وزیر ؎

بس اک گھڑی میں بنا دیجئے انھیں گھڑیال
وہ کیجئے آہ کریں ساتوں آسمان فریاد

گھٹس۔ جائے تنگ و تاریک میں نفس کی تنگی کرنے اور بند

کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ شدید گرمی اور ہوا بند ہونے کے لیے مستعمل ہے۔ جائے تنگ و تاریک کی قید نہیں۔

گھٹنوں چلنا۔ بچوں کا دونوں زانووں کے بل چلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھٹنیوں چلنا کہتے ہیں۔

گھر لگانا۔ کنکوے کا خوبصورت پیچ لڑانا۔ درج نہیں۔

گھر۔ خانہ۔ خول جیسے۔ جیسے عینک کا گھر۔

اثر۔ عینک کا خانہ کہتے ہیں نہ کہ عینک کا گھر۔

گھر چاردہ کرنا۔ (ع و) گھر تباہ کرنا۔ جان صاحب ؎

جوڑے میں پانچ چار جو ہے چار رخانہ
گھر چاردہ کرے گی یہی کھتا حال ہے

اثر۔ واہ ری اثج۔ شعر میں گھر چاردہ کرے گی ہے یعنی چار خانہ کرگی (چار خانہ کی رعایت سے) چاردہ کو چاردد (دال بجائے واو) پڑھا اور ایک عجیب و غریب محاورہ جو کسی نے آج تک نہ سنا ہوگا تیار!

گھر اٹھا دینا۔ گھر کرایہ پر دینا۔ درج نہیں۔

گھر خالی کرانا۔ کرایہ دار سے اٹھ جانے کو کہنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (جان صاحب) ؎

روز پھر آتی ہے ماما مری جا کر خالی
جھاڑ میں جائے کرایہ وہ کریں گھر خالی

گھر کی طرح بیٹھو۔ بے تکلف جو اکڑوں بیٹھا ہو اُسے تمکین کر سکتے ہیں گھر کی طرح بیٹھو۔

گھر آباد ہونا۔ شادی ہونا۔ بیاہ ہونا۔ درج نہیں۔

گھر داماد لینا۔ لڑکی کا بیاہ اس شرط پر کرنا کہ داماد ساس سسرے کے گھر میں رہے گا۔ ایسے شخص کو گھر داماد کہتے ہیں۔

گھر کا چراغ۔ گھر کا اُجالا۔ گھر کی ناموری کا باعث۔ خاندان کا نام روشن کرنے والا۔ آتش ؎

اے شہسوار خانۂ زیں کا ہے تو چراغ
یمن قدم سے تیرے شرف ہے رکاب کا

اثر۔ وہی شعر سے آپ شتاب محاورہ گڑھنا۔ کہاں خانۂ زیں کا چراغ کہاں گھر کا چراغ جس سے مراد اولاد سے گھر کی زینت ہونا۔

گھر میں جھاڑو پھیر دینا۔ سب مال اسباب غائب کر دینا۔ درج نہیں۔

گھر میں بھیروں ناچ رہا ہے۔ سونا پڑا ہے۔ درج نہیں۔

گھر میں کانی چڑیا نہیں۔ گھر میں کوئی موجود نہیں۔ خالی پڑا ہے۔ درج نہیں۔

گھروا۔ گھر کی تصغیر۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھروا کہتے ہیں۔

گھر میں کتے لوٹتے ہیں۔ ویران ہے۔ درج نہیں۔

گھر میں لگا ڈھونا۔ چوری ہونے یا سیند ھ لگنے کا اندیشہ ہونا۔ درج نہیں۔

گھری چھننا۔ کنایۃً۔ کمال میں جول ربط ضبط ہونا۔ ۲۔ بعد لڑائی ہونا۔

اثر۔ گھری چھننا میل جول ہے۔ لڑائی ہونے کے لیے گاڑھی چھننا ہے جلال نے بھی یہی لکھا ہے۔ ایک ہی محاورے کا دو متضاد معنی دینا کوئی تک نہیں۔

گھرج۔ وہ لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار رکھتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گھرج کہتے ہیں۔ (کاف عربی بجائے فارسی)۔

گھرسنا۔ کسی چیز میں اٹکا دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھڑسنا ہے (دال ہندی بجائے مہملہ)۔

گھڑکی۔ جھڑکی۔ ڈانٹ ڈپٹ۔

اثر۔ لکھنؤ میں رائے ہندی سے بولتے ہیں۔ گھڑکی۔ پلیٹس میں بھی اسی طرح ہے۔ جلال نے بھی رائے ہندی سے لکھا ہے۔

گھرنائی۔ گھرنئی۔ ایک قسم کی ناؤ۔

اثر۔ لکھنؤ میں چھوٹی ناؤ کو گھرنئی کہتے ہیں۔

گھرنی - دوران سر۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے گھمنی کہتے ہیں۔

گھرا لگنا - حالت نزع میں سانس کی آمد و رفت - درج نہیں۔

گھر گنگا آئی - بغیر محنت کے مطلب حاصل ہو گیا - درج نہیں۔

گھاگرا - گھا گھرا - لہنگا - پشواز۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھاگرا یا لہنگا کہتے ہیں - شاہی میں ایک پلٹن کا نام ہی گھاگرے والی پلٹن تھا۔

گھڑانا - (عم) گھڑوانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گڑھوانا کہتے ہیں - اسکی وہی صورت ہے جو پہنانا اور بچھانا کی ہے۔

گھڑی دو میں مرلیا باجے - تھوڑی دیر میں ٹُنٹ گُرگُر ہو جائیگا۔ درج نہیں۔

گھڑیاں گننا - کنایۃً انتظار کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گھڑیاں گننا کہتے ہیں۔

گھسا دینا - رگڑ دینا۔
اثر۔ اس کے جو خاص معنی ہیں درج ہی نہیں - دھوکہ دینا - چکمہ دینا۔

گھسر پھسر - (دہلی) گھُسر پھُسر۔
اثر۔ یہ لکھنا چاہیے تھا کہ لکھنؤ میں گھسر پھسر ہے - دوسرا فقرہ کانا پھوسی ہے۔

گھلانا - کوئی چیز پانی میں گھسنا جیسے افیوں۔
اثر۔ افیون پانی میں گھسی نہیں گھول جاتی ہے - گھولنا کسی منجمد چیز کو پانی میں تحلیل کرنا ہے۔

گھسیارا - گھاس کھودنے والا - چرکٹ۔
اثر۔ گھسیارے کو چرکٹ کہنا غلط - چرکٹ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ہاتھی کے لیے چارا لاتا ہے۔

گھر کھوج مٹے لوگ - (ع) ایسے لوگ جو خود تو بے گھر ے خانہ بدوش ہیں مگر دوسروں کے گھروں کی ٹوہ لیتے پھرتے ہیں تاکہ موقع لگے تو ہاتھ صاف کریں - درج نہیں - انشا ؎

نوچ ایسے کہیں اور ہوں گھر کھوج مٹے لوگ
سب تاڑ گئی ہے یہ بڑا شہرہ دوگانا

گھما گھم - گھما گھمی - (دہلی) ع - چہل پہل - آبادی - گرم بازاری رونق دھوم دھام - آدمیوں کی کثرت - شرف نے بتشدید حرف چہارم (سوم؟) بھی کہا ہے ؎

خانۂ دل میں جو ہے حسن کی گھما گھمی
جلوہ گر کون ہے اس گھر میں یہ گھر ہے کسکا

اب لکھنؤ میں اس جگہ چہل پہل ہے۔
گھما گھم اُس آواز کو بھی کہتے ہیں جو کنوئیں میں ڈول کے جنبش دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

اثر حیرت بالائے حیرت ہے کہ حضرت جلال نے بھی گھما گھم اور گھما گھمی لکھ کر معنی رونق - ہنگامہ - گرمیٔ بازار تحریر فرمائے ہیں حالانکہ لکھنؤ میں گہا گہمی کے سوا گھما گھمی بولتے میں نے کسی کو نہیں سنا - کتابت میں ہائے ملفوظ و ہائے مخلوط کے التباس کا شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سرمایۂ زبان اُردو میں اندراج ماقبل گھلنا ہے اور اندراج مابعد گھمسان کی لڑائی ہے - (یہی تسامح حضرت جلال سے لفظ پھپٹ کے متعلق ہوا کہ اسے چھپٹ پڑھا - پ کی ردیف ملاحظہ ہو)۔
شرف کا شعر لفظ گہا گہمی کی تائید میں تھا مولف نور اللغات نے اپنی منگڑھت سے بتشدید میم گھما گھمی پڑھا۔
پلیٹس میں گہا گہم اور گھما گھم دونوں درج ہیں فیلن میں صرف گہا گہم ہے۔
حسن اتفاق سے مجھے فرہنگ آصفیہ بھی دیکھنے کو مل گئی اس میں بخلاف ادعائے صاحب نور اللغات کہ دہلی میں گھما گھم اور گھما گھمی ہیں صرف گہا گہم اور گہا گہمی کا اندراج ہے (ہائے ملفوظ) فرہنگ آصفیہ میں بھی ہائے ملفوظ و ہائے مخلوط میں کتابت کا فرق ملحوظ رکھا ہے - پوری عبارت نقل کی جاتی ہے۔
"گہا گہم - چہل پہل - رول چول - آبادی -

گرم بازاری - رونق - دھوم دھام - جیسے جب بہو آتی ہے تو اس کے دم سے سارے گھر میں گہاگہم ہو جاتی ہے۔

گہاگہمی - دیکھو گہاگہم ؎

شرف کے شعر کے علاوہ جو لکھنؤ میں گہاگہم کی تائید میں تھا اور جس کو سخ کرنے کی کوشش کی گئی اور دھ پنچ کی ایک عبارت بھی حاضر ہے "گہاگہمی - چہل پہل پر اوس پڑ جائے گی"

(طلسم فصاحت) گہاگہم بر ظرف"

میرا خیال ہے کہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ دہلی اور لکھنؤ دونوں شہروں میں گہاگہمی زبان زد ہے۔ گھماگھمی نہ یہاں کی زبان ہے نہ وہاں کی۔ جو ایسا کہتا ہے جلال ہوں کہ مولف نوراللغات غلط کہتا ہے۔

گھماگھم کے دوسرے معنی جو نوراللغات میں درج ہیں وہ بھی غلط ہیں۔ اسے جھماجھم کہتے ہیں نہ کہ گھماگھم۔ ایک ٹھمری کے بول یاد آ گئے۔

"جھماجھم پانی بھرے ری کون البیلے کی نار"

پانی بھی جھماجھم برستا ہے نہ کہ گھماگھم۔

گھماگھم بظاہر عوام یا قصبات کی زبان ہے۔

گھُمر گھُمر۔ چکی چلنے کی آواز۔

اثر۔ بالضم لکھا ہے لکھنؤ میں بفتح اول و فتح سوم ہے۔ نہ معلوم دماغ کے کس گوشے سے یہ فقرہ اُبھر آیا۔ چکیا گھمر گھمر آٹا کتنا پیا۔

گھُمریاں لینا۔ چکر کھانا۔ گردش پھرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھُمنی کھانا کہتے ہیں۔ جھولی کی رسی کو کئی کئی بل دے کر پیڑے پر جھولا جھولنے والیاں بیٹھ جاتی ہیں بل نکلنے میں جھولا گھومتا ہے اسے گھُمنی کھانا کہتے ہیں۔ نیز چکر گھُمنی کھانا۔

گھمس۔ سخت گرمی اور ہوا کا بند ہونا۔ بول چال میں بیشتر اس معنی میں گھمسی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھُمسی گرمی کہتے ہیں۔ برسات میں پانی برسنے کے قبل ہوا کا بند ہونا اور سخت گرمی ہونا اُمس ہے۔

گھُم گھُم۔ ڈولی یا پینس کے کہاروں کی وہ آواز جو چلتے وقت دم بھرنے کو نکالتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ کھُم کھُم ہے (کاف عربی)۔ کھُم کھُم ڈولی۔ بہو......

گھم گھم۔ (بالفتح) گول بات۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھم کہتے ہیں۔ (بضم اول۔ گاف مشدد میرا شعر ہے ؎

بیتابی ہے بیخوابی ہے یاد ہیں ایسی راتیں بھی
نیند سے بھاری آنکھیں کسی کی، گھم گھم باتیں بھی

گھملا۔ گملا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پھولوں کے ناندے کو گملا کہتے ہیں۔

گھنڈنا۔ گھرنا بادل یا دھوئیں کا۔ ضیا ؎

گھر ہے جو بابل سے فزوں سے تر شب غم میں
گھنڈا ہوا ایسا مری آہوں کا دھواں ہے

اثر۔ فیلن میں بھی درج ہے۔ اب سننے میں نہیں آتا۔ دھوئیں کیلئے گھٹنا کہتے ہیں اور بادل کے لیے اُمنڈنا۔

گھنانا۔ گھن آنا۔ نفرت آنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھنیانا ہے۔

گھناؤنا۔ مکروہ۔ میلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کے علاوہ گھنونا بھی بولتے ہیں۔

گھڑیالی۔ گھنٹالی۔ گھنٹہ بجانے والا۔ درج نہیں (طلسم فصاحت) خواب غفلت میں اگر گھڑیالی نے صبح کی دو دی ہوجیا ی۔

گھوڑی چڑھنا۔ (۱) (دہلی) تندرست ہوکر کسی مقدس جگہ پر دھوم دھام سے شکریۂ صحت ادا کرنے جانا۔ (۲) ختنے کی رسم ادا ہونا۔ ۳۔ دولھا بننا۔ دولھا بن کر دلھن کے مکان پر جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھوڑی چڑھنا نہیں گھوڑے چڑھنا کہتے ہیں (یائے مجہول)۔ یہ رسم مخصوص ہے ختنے کے بعد لڑکے کے صحتیاب ہوکر

مسجد یا درگاہ سلام کرنے جانے تک۔ رسم ختنہ کو بڑی شادی کہتے ہیں۔

گھونسلے میں ڈالنا۔ (ع۔ لکھنؤ) ٹال مٹول کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں۔ (بات) گھولیں (یائے مجہول) میں ڈالنا کہتے ہیں گو حضرت جلال نے بھی گھونسلے میں ڈالنا لکھا ہے۔

گھونٹ لگانا حقے کا دم لگانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں حقے پر دم لگانا کہتے ہیں اور گھونٹ کے ساتھ پینا لاتے ہیں نہ کہ لگانا۔ مثلاً دو گھونٹ حقہ پی لو پھر چلے جانا۔

گھنٹہ۔ گھنٹا۔ گھڑیال بجانے کا آلہ۔

اثر۔ گھڑیال موگری سے بجایا جاتا ہے۔ نہ کہ گھنٹے سے۔

گھونگھٹ کی آڑ میں شکار کھیلنا۔ بظاہر نیک و باعصمت مگر درپردہ بدکار عورت کے متعلق کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فسانہ آزاد) یہ وہ کھلاڑی ہیں کہ گھونگھٹ کی آڑ میں شکار کھیلیں۔

گھل گھل کے باتیں کرنا۔ آزادی سے بلا تکلف باتیں کرنا۔ درج نہیں۔

گھرانا کا گھرانا۔ پورا گھر۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھرانے کا گھرانا کہیں گے۔

گہنے پاتے سے درست ہونا۔ کافی زیور پاس ہونا۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا) نصیبن نام تھا۔ گہنے پاتے سے درست تھی

گھوڑا گدگدانا۔ گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز دوڑانا۔ درج نہیں۔

گھٹنا۔ بضم اول۔ گھل مل کر باتیں کرنا۔ موافقت ہونا۔ (فقرہ) سال بھر سے ان دونوں میں خوب گھٹتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے کہ ان دونوں میں خوب گٹھتی ہے (بفتح اول) مصدر گٹھنا۔

گھڑی تولہ گھڑی ماشہ۔ غیر مستقل مزاج۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ کہتے ہیں۔ جان صاحب ؎

دولت نسا نے اشرفی خانم سے سچ کہا
تولہ گھڑی میں ماشہ ہے زردار کا مزاج

گھر پر کھ لینا۔ متواتر نقصان پہنچانا۔ درج نہیں۔

گھیاکش۔ کدوکش۔

اثر۔ لکھنؤ میں کدوکش کہتے ہیں۔

گھایل۔ (ہ۔ صحیح بفتح چہارم ہے۔ شعرانے بکسر چہارم بھی لکھا ہے)
۱۔ زخمی۔ مجروح۔ (کرنا ہونا کے ساتھ) ناسخ ؎

کیا ہے نسبت ماہ نو کو ابروئے خمدار سے
تیغ کی صورت ہے پر اُس کا کوئی گھائل نہیں

(دل۔ بسمل قافیہ)۔

۲۔ کنایۃً عشق کا مارا۔ دلفگار۔ (تجربت)

ستم کیا کیا نہ ہوگا اُس قمر طلعت کے کشتے پر
کرے گی چاندنی اب ناز معشوقانہ گھایل سے

(قافیہ آنچل۔ کل)

۳۔ ایک قسم کنکوے کی جو ستارا یا خون کی طرح سرخ ہوتا ہے۔
ناسخ ؎ وہ سیدم پڑتی ہے اسے ناسخ جو شمشیر نگاہ
جو پتنگ اس نے اڑایا بس وہ گھائل ہو گیا

اثر۔ تسلیم کہ ہندی لفظ گھائل بفتح یا ہے مگر اردو میں سب نے لے باستثنائے بحر اس کا املا گھائل (ہمزہ مکسورہ) قرار دیا ہے اور اب جہاں تک اردو کا تعلق ہے یہ لفظ گھائل ہے نہ کہ گھایل اگر کوئی گھایل لکھے یا بولے (بفتح یا) تو وہ صحیح تو سمجھا جائے گا مگر فصیح ہرگز نہیں۔ بعض حضرات لکھتے گھایل مگر (ے) کو بالکسر پڑھتے ہیں۔ یہ بھی مستحسن نہیں جس طرح لکھئے اسی طرح پڑھئے۔ بحر کی زباندانی کا اعتراف کرتے ہوئے بھی اس معاملے میں اُن کی پیروی نہ کیجئے۔
گھائل کو کنکوے کی ایک قسم یا رنگ فرض کیا ہے یہ ناسخ کے شعر کا مطلب نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ شعر میں پتنگ کا شمشیر نگاہ (معشوق) سے گھائل ہونا پھٹ جانے کے سوا کچھ نہیں۔

گھمنڈ مٹانا۔ کسی کے غرور کو شکست دینا۔ درج نہیں۔ کلق

سب گھمنڈ اپنے رقیبوں کے مٹا دیتا ہیں
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا

گھر گھر شادی رچی ہونا۔ ہر طرف خوشحالی و خوش وقتی ہونا۔ درج نہیں (طلسم ہوشربا) سے

کیوں دختر رز بچی ہوئی ہے   گھر گھر شادی رچی ہوئی ہے

گھر میں نہیں دانے بی بی چلیں بھنانے۔ مفلسی میں خیال پلاؤ پکانا۔ درج نہیں۔

گھر نہ بار میاں محلے دار۔ خالی خولی شیخی بگھارنا۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے گھر نہ در، میاں محلے دار۔

گھر والے کا ایک گھر بے گھرے کے سو گھر۔ خانہ بدوش۔ جہاں رات ہوئی وہیں بسرام کیا۔ وہی گھر ہو گیا۔ درج نہیں۔

گھی سنوارے سالن کو بڑی بہو کا نام۔ (ع) کام کوئی بنائے نام کسی کا ہو۔ درج نہیں۔

گھی گر پڑا مجھے روکھی بھاتی ہے۔ (ع) اپنی پھوہڑی اور شرمندگی چھپانے کو بولتی ہیں۔

اثر۔ مثل میں روکھی کی جگہ ابال چاہیے۔ کھچڑی محذوف ہے۔ اور کھچڑی کے لیے ابال کہتے ہیں نہ کہ روکھی۔

گھر گنگا آئی۔ بغیر محنت کے مطلب حاصل ہو گیا۔ درج نہیں۔

گھونا۔ (واو معروف) شریر مگر خاموش لڑکا۔ درج نہیں۔

گھٹا ٹوپ اندھیرا۔ ایسا اندھیرا جس میں ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے گہری تاریکی۔ درج نہیں۔

گھر بھر دیکھ کے جیتا ہے۔ سب گھر والوں کو عزیز ہے۔ پیارا ہے۔ سب کی آنکھوں کا تارا ہے۔ گھر کا چراغ ہے۔ درج نہیں۔

گھور اندھیرا۔ شدت کی تاریکی۔ درج نہیں۔

گھٹنا یا لات مار پانی نکالنا۔ مشکل کام سرانجام دینا۔ درج نہیں (از دریائے لطافت)۔

گھمک۔ ایسی ضرب جس میں آواز نکلے۔ درج نہیں۔ انشا سے

جڑی لات وغزا کے وہ لات سر پہ
کر مکٹا نہ ہو رعد کا اس گھمک کا

گھائیں باز۔ فریبی۔ جعلساز۔ درج نہیں۔ انشا سے

ہیں گھائیں باز ایک کھلاڑی بڑے ہی تھر
آسان نہیں ہے مارنا کچھ ان کی گوٹ کا

گھڑی ساعت ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔

اثر۔ گھڑی ساعت کی ہے۔ اس طرح بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

گھر اُڑ جانا۔ گھر بار در رہنا۔ بے خانماں ہو جانا۔ درج نہیں۔

اے دل جناب تاک کے ذلتیں کتنا ہے یار
گھر میں کیوں آتا ہے میرے کیا تیرا گھر اڑ گیا

گھٹنے جب جھکتے ہیں پیٹ کی طرف۔ اپنوں کا خیال غیروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

گھس کر لگانے کو نہیں۔ کسی چیز کا معدوم اور مفقود ہونا۔ عورتیں اس جگہ "گھس لگانے کو نہیں" بولتی ہیں۔ ناسخ سے

تری ٹھوکرے ہے برباد نشی مرنے والوں کی
لحد میں گھس لگانے کو نہیں مردہ مسلماں کا

اثر۔ عورتوں کی بولی اور شعر ناسخ کا عجب تماشا ہے۔ معدوم کے معنی میں "گھس لگانے کو نہیں" ہی صحیح روزمرہ ہے۔

گھوڑوں راج بیل اناج۔ فوج سے حکومت قائم رہتی ہے اور کھیتی سے اناج پیدا ہوتا ہے اور رعایا کی پرورش ہوتی ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔

گ ـ ے

گیا۔ مٹا تباہ ہوا۔ برباد ہوا۔ شاد سے

مجھے جیتے جی کیا گرفتار عشق   غضب اس میں جو عمر بھر کو گیا

اثر۔ شعر میں گیا کا مفہوم تباہ یا برباد ہونا نہیں بلکہ عمر بھر اسیر رہنا ہے۔ مثلاً وہ دس برس کو گیا کا مطلب ہے اُسے دس برس قید کی سزا ملی۔

گیپا - ایک قسم کا پلاؤ بیچنے والا -

اثر - لکھنؤ میں گیپا کو گپّا کہتے ہیں جو ایک قسم کی چاٹ ہے نہ کہ پلاؤ -

گیدڑ - ایک درندے کا نام جو کتّے سے چھوٹا ہوتا ہے لکھنؤ میں اس کا تلفظ دال ہندی درائے فارسی سے -

اثر - لکھنؤ میں بھی رائے ہندی ودال ابجد سے گیدڑ بولتے ہیں ریں نے مجوزہ لکھنوی تلفظ سے ادا کرنا چاہا تو زبان پر دسنے لگی - مزید لطف یہ ہے کہ لکھنؤ کا تلفظ گیدڑ قرار دینے کے بعد ناسخ کا شعر جو لکھتے ہیں اُسے دال ابجد و رائے ہندی ہی سے لکھتے ہیں اور گیدڑ بھبکی کو کر ناسخ کے شعر میں بھبکی بہر دو ہائے موحدہ یعنی بھبکی لکھتے ہیں - ناسخ

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں

الغیاث اے سیرِ یزداں الغیاث

یہ لغت نگاری تو ہوئی نہیں اور جو کچھ ہو -

بہ ازاں گیدڑ بھبکی لکھ کر عاشق کا شعر پیش کرتے ہیں ؎

گیدڑ بھبکی دکھاتے ہیں خوب

اعدا کے مقابل آتے ہیں خوب

الغرض میری تحقیق یہ ہے کہ لکھنؤ میں گیدڑ کہتے ہیں نہ کہ گیدڑ اور بھبکی کہتے ہیں نہ کہ بھبکی - مگر صاحب نور اللغات بھی کیا کریں جب حضرت جلال بھبکی (بہر دو ہائے موحدہ) کو بھبکی (ہائے دوم ہندی) لکھیں - مگر انھوں نے بھی گیدڑ لکھا ہے نہ کہ گیدڑ جس سے لکھنؤ متہم کیا جاتا ہے لیلن اور پلیٹس دونوں میں گیدڑ بھبکی درج ہے اور یہی لکھنؤ میں بھی ہے - صاحب نور اللغات پر بنائے غلط کتابت اشارہ جو چاہے فرمائیں -

گیدڑ کو ہکاس لگنا - (ہکاس بفتح اول و دوم و کاف تازی) گیدڑ کا اپنی بولی بولنا - کنایۃً دوست کے ساتھ دغا کرنا بیچ ہمیں -

گیڑی - (دہلی) وہ لکڑی جس سے لڑکے گیڑیاں کھیلتے ہیں لکھنؤ میں اسے گلی ڈنڈا کہتے ہیں -

اثر - لکھنؤ میں گیڑیاں اور گلی ڈنڈا دونوں بولتے ہیں - جان صاحب ؎

کس گھڑی سے ادبی گیڑی کھیلتی پھرتی ہو تم

شل نہ ہو جائیں کہیں بابی تمھارے ہاتھ پاؤں

گیل - (دہلی) کیلے کی پھلیوں کا گچھا -

اثر - لکھنؤ میں اسے گرد کہتے ہیں (بالفتح)

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں - اندھیر ہونا کی جگہ - جالنصاحب

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں بواسر کار میں

چاندنی خانم عجب اندھیر ہے سرکار میں

اثر - جان صاحب کے شعر میں جلتے ہے (جیم فارسی سے) نہ کہ جلتے (جیم ابجد سے) گیلے سوکھے کھوٹے کھرے کا مرادف ہے یعنی دونوں میں کوئی امتیاز نہیں اسی کو اندھیر سے تعبیر کیا ہے - شعر جس طرح درج ہے اس میں قافیہ غائب ہے - صحیح صورت یہ ہے ؎

گیلے سوکھے دونوں چلتے ہیں اسکار میں   بی بی اجیالی رہا اندھیر ہر دربار میں*

گینگٹا - (لکھنؤ) کیکڑا - سرطان -

اثر - ہرگز نہیں - کیکڑا کہتے ہیں -

گیہوں دے کر گاجریں کھائیں - عمدہ چیز دے کر ادنیٰ شے خریدنا یہ تو نئی ہے - غربا ایسے تبادلے پر مجبور ہیں -

---

* گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں - بھی فقرہ ہے - مگر اس کے معنی بالکل مختلف ہیں - گیلے سے اشارہ کاہل کمزور کی طرف ہے اور سوکھے سے پھرتیلے بہادر کی طرف - مثال - تلوار کی آنچ مشہور ہے - گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں (طلسم ہوشربا)

حرف ل

ل - ۱

لاچاری پربت سے بھاری - بے سہارے ہونا بڑی مصیبت ہے درج نہیں -

لاٹھی میں آواز نہیں - خدا کا قہر ناگہانی ہوتا ہے -

اثر - پورا محاورہ ہے - خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ محض لاٹھی میں آواز نہیں نعل و بے معنی فقرہ ہے -

لاحقہ - وہ ٹکڑا جو لفظوں کے آخر میں اضافہ کرنے سے مرکب الفاظ بناتا ہے - جیسے لفظ سنج سے سخن سنج - نواسنج - بذلہ سنج وغیرہ - لاحقہ انگریزی SUFFIX کا ترجمہ ہے - یہ معنی درج نہیں -

لادی کا بیل - بیل جس پر دھوبی کپڑے لادتے ہیں - کنایۃً فلاکت زدہ بے حس آدمی - میری ایک نظم "مزدور" کا شعر ہے ؂

تیورا گیا ہو چوٹ کوئی کھا کے جس طرح
لادی کا بیل جیسے ہوا لشدی کا بے حسی

لاکھ بار کہنا - متواتر کہنا - بار بار کہنا - درج نہیں -

لاکھ بسوے - یقیناً - ضرور - شرطیہ -

اثر - زیادہ تر ہزار بسوے کہتے ہیں -

لاکھواں - لاکھ سے نسبت رکھنے والا - آصفیہ رشک -

لاکھواں حصہ لکھوں تم کو جو شوق وصل کا -

اثر - لاکھواں کے معنی ہیں لاکھ حصوں میں کا ایک حصہ (بہت قلیل) نہ کہ لاکھ سے نسبت رکھنے والا - لاکھ سے نسبت تو ۹۹۹۹۹ کو بھی ہے -

لاکھی طباق - (دہلی) لک کا طباق

اثر - لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں - اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ گھی پلاؤ وغیرہ کا مٹی کے طباق میں جذب نہ ہو - لاکھی برتن بھی کہتے ہیں ایسے برتن جن پر لک پھرا ہو -

لات جانا - بے شیر ہو جانا گائے بھینس وغیرہ کا اور دودھ دوہتے وقت لات مارنے لگنا -

اثر - فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اُردو میں مستعمل بھی ہے - اُردو میں جانور کا لات مارنا یا لات چلانا ہے وجہ کوئی ہو -

لاج کے مارے - شرم یا غیرت کے سبب سے درج نہیں -

لاڈلا پوت کٹورے موت - لاڈ پیار سے بچہ اکثر خراب اور بدتمیز ہو جاتا ہے - درج نہیں -

لارا لیری کا یار کبھی نہ اُترے پار - (مثل) حیلے حوالے کرنے والے دوست کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے - درج نہیں -

لاٹھی چلنا - لڑائی ہونا - فوجداری ہونا - درج نہیں -

لاشی پاشی - مفلس - کم استطاعت - کمزور - درج نہیں -

(اودھ پنچ) لاشی پاشی آدمیوں پر تخفیف کی جھاڑو پھیر کر ان کی خوراک سے جو کچھ بچے گا وہ بڑے بڑے افسروں کے کام آئے گا - (ظلم نقصان) کیا لاشی پاشی کو مقابلے کے لیے بھیجتے ہو -

لاگن - لاگو - قدر ؂

مرا بخت سیر مار سیہ ہے سر بسر مولی
یہ لاگن سانپ پیچھے پڑ گیا آنکھوں بھر مولی

اثر - لاگن لاگو کی تانیث ہے - سانپ (مذکر) لاگو ہوگا نہ کہ لاگن - غلط کتابت کی بنا پر لاگن لاگو کا مرادف ہو گیا اور فرق تذکیر و تانیث مٹ گیا - کسی نے بھی لاگو سانپ کے سوا لاگن سانپ نہ لکھا ہے؟

لاگو - وہ جانور جس کو خون کا چسکا پڑ گیا ہو - جیسے لاگو شیر۔
اثر- اب قانون کا پاس ہونا (نافذ ہونا) بھی لاگو ہونا ہے۔
لالڑی - چھوٹا لال۔
اثر- لالڑی میں یائے تصغیر نہیں بلکہ یاقوت کی ایک قسم ہے جس کا رنگ یاقوت سے ہلکا ہوتا ہے۔
لاسا ہو جانا - کنایۃً چپک جانا۔
اثر- صحیح مفہوم ایسا شخص ہے جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو۔
لاکھ ہاتھی لٹ گیا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا ہے۔ مالدار کے مفلس ہونے پر بولتے ہیں۔
اثر- لغت کا پیٹ بھرنے کو الفاظ مقدم موخر کر دیے ورنہ صحیح شکل اس طرح ہے - ہاتھی لاکھ لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔
لاگ - ۹- ایک مکان سے دوسرے مکان کا ایسا متصل ہونا کہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں بے تکلف جا سکیں۔
اثر- مکانوں میں لگاؤ ہوتا ہے نہ کہ لاگ۔
لاکھ کہنا - بار بار کہنا - درج نہیں۔
لاگ لپیٹ - مکر - فریب۔
اثر- لکھنؤ میں لگی لپٹی (بات) کہتے ہیں۔
لاگ لگی تب لاج کہاں - جب دل کسی پر آ جاتا ہے تو شرم وحیا کا لحاظ کم رہتا ہے - درج نہیں۔
لالچ کا پیٹ نہیں بھرتا - طمع بڑھتی ہی جاتی ہے - درج نہیں
(آرزو لکھنوی) بھر نہیں سکتا کبھی لالچ کا پیٹ
دھنسا رہتا ہے گڑھا پاٹا ہوا
لانگنا - لانگھنا - پھاندنا - اوپر سے گزرنا۔
اثر- لکھنؤ میں لانگھنا - پھلانگنا ہے۔
لالوں لال - مالا مال - رشک سے
دولت وصل سے ہوں لالوں لال
لال کرتی ہے کیمیا مس کو

اثر- لالوں لال کے معنی مالا مال ہرگز نہیں بلکہ چہرہ خوشی سے سرخ ہو جانا ہے۔
لالی - شہاب کا چورا جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں - امانت
شام کا رنگ جو مسّی کی لاواہٹ میں تھا
اس پہ لالی جو لگائی تو شفق پھول گیا
ثروت سے
لال کا جمانا اُسی معشوق پہ ہے ختم
سیکھا ہے جو اُس کے لب سوفار کی
اثر- مسّی پر عورتیں پان کا لاکھا (پان کی لال) جماتی ہیں نہ کہ شہاب کا چورا - شہاب میں چورا کہاں سے آیا وہ تو کسم کا پکا ہوا رنگ ہے۔
لاچاری درجہ - مجبوری کی حالت میں - درج نہیں۔
(فسانۂ آزاد) ٹکا پاس نہ تھا لاچاری درجہ کیا کرتے۔
لالہ بھائی - عموماً ہر ہندو اور خصوصاً ہر ایک رئیس کو کہتے ہیں۔
اثر- لیجئے صاحب ہر ایک رئیس بلا استثنا لالہ بھائی ہو گیا - یہاں مؤلف نور اللغات نے فیلن کو بھی شکست دی ہے اس نے صرف اتنا لکھا تھا کہ بنئے اس طرح پکارے جاتے ہیں۔
Banyas so called
لام باندھنا - مسلسل اور طویل گفتگو کرنا - درج نہیں۔
لام بندی کرنا - فوج کشی کرنا - کنایۃً تعلی کی باتیں کرنا - درج نہیں۔
لام - (انگ) - مذکر - فوج یا پلٹن کا مجموعہ - برگیڈ - فوج کا دستہ
اثر- لام انگریزی نہیں بلکہ بقول پلیٹس فرانسیسی L'arme کی بگڑی ہوئی شکل ہے Line یعنی Infantry سے بھی مشابہ ہے Brigade مگر لائن کی محرف صورت لین ہے نہ کہ لام۔
کلق اور آسیر نے لام کو مذکر نظم کیا ہے - کلق سے
عشق رخ میں کرتے ہیں یاد خط گیسوئے یار
باندھتے ہیں نوج زنگی میں حلب کا لام ہم

آتش ؎
چڑھائی ہے ختن پر یا ختا پر دیکھے کیا ہو
کئی دن سے بندھا ہے لام ہیں لعل پریشاں کا

مگر دا نوں پر بصیغہ تانیث ہے۔ لام بندھی ہے نہ کہ بندھا ہے۔
پلیٹس نے بھی اسے مونث لکھا ہے۔

ل ۔ ب

لباڑ۔ لباڑی۔ جھوٹا۔ بددیانت۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھوٹا لپاٹی یا لپاٹیا کہتے ہیں۔
لبخا۔ چپیل چبیلا۔ واہی تباہی پھرنے والا۔
اثر۔ لبخا (لب خا۔ ہونٹ چبانے والا لفظی معنی) اُردو تو کیسی فارسی میں بھی تنہا مستعمل نہیں۔ حیرت ہے کہ حضرت جلال نے بھی اسے سرمایۂ زبان اُردو میں جگہ دی ہے بمعنی آوارہ اور بدوضع آدمی۔ تاہم کسی صاحب نے اس کے استعمال کی مثال نہیں پیش کی۔ ایسے الفاظ کو اردو میں داخل کرنے سے فائدہ۔
لُبدی۔ پکتے کا گو۔
اثر۔ لُبدی کے یہ معنی بجز نوراللغات اور کہیں میری نظر سے نہیں گزرے۔ لُگدی کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کے معنی لکھتے ہیں گیلی پسی ہوئی چیز۔ اس سے بیان کردہ معنی کی تصدیق کیونکر ہوتی ہے۔ اُس کے برخلاف پلیٹس نے لُبدی کو لُبڑی سے وابستہ کیا ہے اور مختلف معنی درج کئے ہیں الّا کتے کا گو۔
لبڑا۔ لبڑ ہتھا۔ وہ شخص جو بائیں ہاتھ سے کام کرے۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہتا کہتے ہیں۔ ایک سلسلے میں پنجابی مرادف کھبے بھی اختیار کر لیا ہے۔ کھبے مرزا۔
لبلبا۔ لسدار۔ چپکنے والا۔
اثر۔ بالفتح لکھا ہے لکھنؤ میں بالکسر بولتے ہیں۔ البتہ لبلبی (بندوق کا گھوڑا) بالفتح ہے۔
پلیٹس میں بھی لبلبا بالکسر درج ہے نہ کہ بالفتح۔

لبیرا۔ دھجی چیتھڑا۔ لیر۔
لبیری۔ چھوٹی دھجی۔ (فقرہ) ماں باپ لبیریاں لگائیں اولیتھڑے (چیتھڑے باثر) پہنے لیکن ان معصوموں کو اچھا ہی پہنایا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھوٹی بڑی سب دھجیوں کے لیے ایک لفظ لبیر ہے اور اس کی جمع لبیریں۔ (فقرہ) کپڑے لبیریں لینے کے قابل ہوگئے۔
لبڑ شبڑ۔ (بالفتح) بیہودہ غیر متعلق کام یا گفتگو۔ (لگانا کے ساتھ) درج نہیں۔
پلیٹس میں بھی درج ہے مگر شبڑ سین سے لکھا ہے۔ سبڑ۔
لبدھڑ۔ غلیظ۔ گاڑھا۔
اثر۔ لکھنؤ میں باضافہ الف لبدھڑا کہتے ہیں۔
لب۔ لعاب دہن۔ تھوک۔
اثر۔ یہ مفہوم لب لگانا سے ادا ہوتا ہے۔ خالی لب سے نہیں۔
لب چبانا۔ حسرت وافسوس کا کنایہ ہے۔ راسخ ؎
غلطی میں جب چبانے میں نے لب
لال روٹی کا کنارا ہو گیا

اثر۔ وہی شعر پر بنائے محاورہ رکھنا۔ نثر میں ہونٹ چبانا کہیں گے نہ کہ لب چبانا۔
لبھیڑا۔ لسوڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں علاوہ لسوڑے کے لسلسا بھی کہتے ہیں۔ لبھیڑا یہاں کی زبان نہیں۔
لبڑو۔ بیہودہ باتیں کرنے والا۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ل ۔ پ

لپ لپ۔ (بالفتح) چراغ کی لو کا متواتر بھڑکنا۔ زخم یا کسی عضو میں شدت کا درد یا لپک ہونا۔ مثلاً سر میں بہت درد ہے کنپٹیاں لپ لپ کر رہی ہیں۔ یہ مفہوم اور لپ لپ بتکرار۔ درج نہیں۔

لپڑ شپڑ۔ گھبراہٹ کا کام۔
اثر۔ لکھنؤ میں بجائے بائے ہندی بائے ابجد سے ہے۔
لپ لپ کھانا۔ کھانے میں کتے کی طرح آواز نکالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چپڑ چپڑ کرنا کہتے ہیں۔ (بالفتح)
لپٹ۔ لو۔ گرم ہوا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گرم ہوا کو لو کہتے ہیں۔ لپٹ آگ کی گرمی میں ہوتی ہے۔
لپٹی۔ آٹے میں شکر ملا کے پکاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے لپسی (بفتح، ل) کہتے ہیں۔
لپسی پلیٹس میں بھی درج ہے اسی معنی میں۔
لپکی بھرنا۔ لپکی مارنا۔ ٹانکا لگانا۔ کچی سلائی کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں طلنگا ڈالنا کہتے ہیں۔
لپڑی۔ میل دور کرنے کو بچے کے منہ پر پھیرنے کا پیڑا۔ یہ معنی درج نہیں۔
لپک جھپک۔ چستی چالاکی۔ جلد بازی۔
اثر۔ لکھنؤ میں لپاک جھپاک بھی کہتے ہیں وہ درج نہیں۔
جس عورت میں جلد بازی ہو اُسے لپاکا جھپاکا کہتے ہیں۔
وہ بھی درج نہیں۔
لپکنا۔ کاندھے یا بجلی کا لپکنا۔
اثر۔ کاندھا بمعنی بجلی کہیں درج نہیں۔ یہ حضرت مؤلف کی اُپج ہے جس کے لیے انھوں نے کبھی کوئی معقول دلیل پیش نہیں کی۔
کاندھا کے تحت اُنکا پورا اندراج نمبر ۲ یہ ہے۔ کاندھا۔ (ہندو) کوندھا۔ تاہم مثال میں جو اشعار پیش کرتے ہیں اُن میں بجائے کوندھا کاندھا درج کرتے ہیں حالانکہ کاندھا بجلی کے معنی میں کوئی لفظ نہیں۔ اُردو میں کوندا ہے اور ہندی میں کوندھا باضافہ ہا مخلوط۔ کاندھا یا کندھا بمعنی ہرگز نہیں جو اشعار انھوں نے پیش کئے ہیں کاندھا کے ساتھ ان سب میں کوندا یا کوندھا ہونا چاہیے۔ محسن ؎

تیغ اسلام تری تیغ دودم سے چمکا
یا اٹھا قبلے سے دنیا ہوا کاندھا بادل

قاسم ؎ ہم ادھر بیتاب اُدھر وہ برق وش بیتاب ہے
کوندھتی بجلی کسی جانب لپکتا کاندھا ہے

دونوں اشعار میں بجائے کاندھا کوندھا چاہیے۔
جلال نے کاندھا اور کندھا کے معنی بجز دوش اور کچھ نہیں لکھے۔ کوندا کے معنی لکھے ہیں اکثر مانند بجلی کے آسمان پر چمکتا ہے اور اس میں آواز نہیں ہوتی۔ بحر ؎

پکارے ہے کہ وہ کوندا لگا وہ منہ آیا
پڑی ہے دھوم مری اشک وآہ کی ایسی

پلیٹس میں بھی کاندھا بمعنی شانہ (Shoulder) ہے اور کوندا یا کوندھا بمعنی بجلی (lightning)۔
لپ لپ کرنا۔ (کنایۃً) خوف کے مارے کانپنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کانپنا یا کپکپانا کہتے ہیں۔
لپا ڈگی۔ مار پیٹ۔ گھونسم گھانسا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کاف تازی کے بدلے کاف فارسی (گ) سے بولتے ہیں۔
لپوٹا۔ تھپڑ۔ طمانچا۔ درج نہیں۔
لپیٹے جھپیٹے میں آجانا۔ بھوت پریت کا سایہ ہو جانا۔ درج نہیں
لپواں کام۔ زردوزی وغیرہ کا کام جو بہت گھنا۔ قریب قریب ہو۔ درج نہیں۔
لپٹ کے ہاتھ مارنا۔ قریب سے (تلوار کا) وار کرنا۔ درج نہیں۔
(طلسم ہوشربا) لپٹ کے ہاتھ مارا.... سپر کے دو ٹکڑے ہوئے۔

ل - ت

لت خورا۔ (لکھنؤ) تختہ جو دروازے کی لکڑی کے نیچے رکھتے ہیں
اثر۔ پلیٹس میں یہ معنی لکھے ضرور ہیں مگر یہ لکھنؤ کی ملکیت کیونکر ہوگئے میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ چونکہ فیلن میں بھی یہ معنی وہلینز درج ہے۔

ممکن ہے کہ دہلی میں اس معنی میں استعمال ہوتا ہو۔

لت رَوندن ۔ لکھنؤ۔ (ع) پامالی۔

اثر۔ لکھنؤ میں صرف رَوندن کہتے ہیں نہ کہ لت روندن ۔ مثلاً فلاں چیز لتاسے کردو۔ روندن میں نہ آجائے۔ (پہلا نون غنہ)۔ گو حضرت جلال نے بھی لت روندن لکھا ہے

لتہا ۔ (بروزن ہرجا) لاتیں مارنے والا گھوڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں لتیل کہتے ہیں۔

لتہاؤ ۔ باہم ایک دوسرے کے لاتیں مارنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں لتیاؤ کہتے ہیں۔

لتھڑ پتھڑ ۔ وہ شخص جس کے کیچڑ یا مٹی بھر گئی ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں لت پت کہتے ہیں۔

لتھیڑنا ۔ ([illegible]) موٹا لیپ لگانا۔

اثر۔ یہ لتھیڑنا نہیں تھوپنا ہے لتھیڑنا لیپ یا کوئی اور چیز اس بےسلیقگی سے لگانا ہے کہ جس حصۂ جسم پر لگنے کی ضرورت نہ تھی وہ بھی آلودہ ہو جائے۔

لتاڑ پڑنا ۔ ملامت ہونا۔ خفگی پڑنا۔ برا بھلا سننا۔ درج نہیں۔

لتہاؤ ۔ کسی کے لاتیں مارنا۔ باہم ایک دوسرے کے لاتیں مارنا۔

اثر۔ یہ لتیاؤ ہے (ے بجائے ہ) مارپیٹ ہونا۔ لپاڈگی ہونا۔ (اودھ پنچ) طویلے میں لتیاؤ۔ بگڑی صورت کا بناؤ۔

لتے پونجی ۔ (ھو) جا جتھا۔ متاع خانہ۔ درج نہیں۔ جلال صاحب ؎

سب لتے پونجی کھا گیا تیرا دبنگ یار
مجھ سے نہ اڑ ذنا خی تو اس سے چپک گئی

ل ۔ ٹ

لٹ پٹا ۔ (لکھنؤ) قلیہ جس میں شوربا نہ ہو۔

اثر۔ شاید میری طرح کسی نے بے شوربے کا قلیہ نہ دیکھا ہوگا۔ پلیٹس میں لٹ پٹا کے کئی معنی درج ہیں مگر اس میں بھی یہ لوکھا علیم درج نہیں۔

لٹر ۔ (بروزن نظر) لکھنؤ ۔ بدوضع اور بیہودہ مرد۔

اثر۔ یہ حضرت جلال کی سرمایۂ زبان اُردو سے مستعار ہے۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ لفظ لچر سے یہی مطلب ادا ہوتا ہے۔

لٹ جانا ۔ بالفتح ۔ کمزور ہو جانا ۔ دُبلا ہو جانا ۔ درج نہیں۔

لٹوریوں والی ۔ (ع) ڈائن۔ چڑیل ۔ جادوگرنی۔

اثر لکھنؤ میں لٹوریاں بچوں کی چھوٹی چھوٹی لٹوں کو کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں کسی کو چڑیل کو لٹوریوں والی کہتے نہیں سنا۔ گو پلیٹس میں ایسا اندراج ہے لٹوری چھوٹے قد کے بٹیر کو بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔

لٹے کو ماریں شاہ مدار ۔ کمزور کو ہر شخص مارتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں مرے کو ماریں شاہ مدار اور اس کا مطلب ہے کہ مصیبت میں اور کوئی ناگہانی آفت نازل ہونا۔

لٹ زیرا ۔ ایک دوا کا نام۔ درج نہیں۔

لٹا لٹا کر مارنا ۔ زمیں پر گرا گرا کے مارنا ۔ خوب زدوکوب کرنا درج نہیں۔

لٹیا ڈبونا ۔ توہین کرانا ۔ آبرو کھونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں فائدے کے بدلے نقصان ہو تو کہتے ہیں۔

لٹی لاٹری حالت ۔ زدہ حالت ۔ مصیبت و افلاس میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔

ل ۔ ج

لجاؤ مرے ۔ ڈھٹاو جئے ۔ (واو کی آواز خفیف)۔ غیرت دار کی موت ہے۔ بےحیا کی رسی دراز ہوتی ہے ۔ درج نہیں۔

لجلجا ۔ چپلا ۔ لچکدار ۔ ملائم۔

اثر۔ لجلجی یا لجلجی (بالفتح) ایسے سالن کو بھی کہتے ہیں جس میں شوربا برائے نام ہو۔

لجھی ۔ نشاستہ کا فضلہ ۔ درج نہیں۔

لجھی پچھی ۔ (ع) کمزور ۔ لش لش ۔ درج نہیں ۔ مثلاً یہ کپڑا کیسا لجھی لجھی ہے ۔ کپڑا دھونے سے لجھی لجھی ہو گیا۔

ل - چ

لچھے کا ازار بند - ایک قسم کا کمر بند جو عورتیں رکھتی ہیں -
اثر - لکھنؤ میں لچھے دار ازار بند کہتے ہیں - عورتیں اسے رکھتی نہیں
بلکہ پائجامے میں ڈالتی ہیں -
لچھیانا - کشادہ کشادہ لپیٹنا - دھاگے ڈور وغیرہ کا -
اثر - لکھنؤ میں لچھا بنانا کہتے ہیں -
لچھن ہی سکے دیتے ہیں - کرتوتوں سے ظاہر ہے کہ انجام کیا
ہو گا - درج نہیں -
لچی - (بضم اول و فتح دوم صحیح - زبانوں پر بضم اول و دوم ہے)
سیدھے کی ملائم اور چھوٹی پوری -
اثر - معلوم حضرت مولف کی تحقیق کا ماخذ کیا ہے - زبانوں پر
بھی بضم اول و فتح دوم مع ہمزہ ہے -
لچی سے گال - بچوں کے نرم پھولے پھولے گال - درج نہیں -

ل - خ

لخ لخ کرنا - پرندوں کا گرمی اور پیاس کی شدت سے گلے سے
آواز نکالنا - انسان کے واسطے بھی مستعمل ہے جیسے بچہ بھوک
سے لخ لخ کر رہا ہے -
اثر - لکھنؤ میں لخ لخ کرنا نہیں بلکہ لخلخانا ہے اور یہ گلے سے آواز نکالنا
بھی نہیں ہے بلکہ پرندوں کا چونچ کھول کر سانس لینا ہے - انسان
کے لیے لخ لخ کرنا یا لخلخانا کبھی استعمال نہیں ہوتا -
لخلخہ باندھنا - ڈینگ ہانکنا - بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا - درج نہیں -

ل - د

لدا دالا دنا - بوجھ اٹھانا - بوجھ لادنا - درج نہیں -

ل - ڈ

لڈو کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا - خالی دل خوش کن باتوں
سے کام نہیں چلتا - درج نہیں -

ل - ڑ

لڑاؤ - ڈور جو ایک مرتبہ کنکوا لڑانے کے قابل ہو -
اثر - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں اور چاہے جہاں کی ہو -
لڑکوری - وہ عورت جو صاحب اولاد ہو -
اثر - ٹھیٹھ دیہاتی زبان ہے - اس طرف کوئی اشارہ نہیں مگر حیرت
تو یہ ہے کہ جلال نے بھی اسے شامل زبان کیا ہے -
لڑکوں کا گھروندا - کنا پٹہ - بے ثبات چیز - شوق قدوائی سے

کچھ دیر ہے شوق اس کو دہنے نہ بگڑنے
لڑکوں کا گھروندا ہوئی تقدیر کسی کی

اثر - لکھنؤ میں بچوں کا گھروندا کہتے ہیں -
لڑھکنا پڑکنا - لڑھکنا - لڑکنا -
اثر - لکھنؤ میں لڑھکنا پڑھکنا کہتے ہیں -
لڑنتیا - لڑنے والا - پچیت - درج نہیں -
لڑائی کا پیچھا بھاری ہونا - لڑائی کا زور آخر میں ہوتا ہے (ابن الوقت)
دوسرا اپنشین گوئی کرتا تھا کہ لڑائی کا پیچھا بھی بھاری ہوتا ہے -
اثر - مجھے بیان کردہ مطلب سے اتفاق نہیں - لڑائی ختم ہونے پر
(یعنی لڑائی کا پیچھا ہوا) لوگوں کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں اضافہ
ہو جاتا ہے - چیزوں کی قیمت گراں ہو جاتی ہے - ضروریات زندگی
آسانی سے فراہم نہیں ہوتیں - بہت سے فوجی سپاہی بیکار ہو جاتے
ہیں وغیرہ وغیرہ - اسی کو لڑائی کا پیچھا جاری ہونے سے تعبیر کرتے ہیں -
لڑاکا کے چار کان - مثل - جس عورت کو لڑائی کی عادت ہوتی ہے
وہ ہر طرف کان لگائے رہتی اور لڑائی کا بہانہ ڈھونڈا کرتی ہے - درج نہیں -

لڑائی کونڈے تلے بند ہونا۔ کنایہ ہے فریقین کی رضامندی سے تھوڑی دیر کے لیے لڑائی موقوف ہونے سے۔ کونڈا الٹتے ہی دوبارہ لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ (مخصوص ہے بھٹیاریوں کی باہمی جنگ سے)۔

لڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے۔ بودے ڈرپوک آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

اثر۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے۔ مارتوں کے آگے بھاگتوں کے پیچھے۔ یعنی جب خوف نہیں تو شیر ہیں مارتوں کے آگے ہیں۔ خطرے کی حالت میں جاگتوں کے پیچھے پیچھے کہ پہلے انھیں کو مصیبت کا سامنا ہو۔

لڑت۔ جنگ کرنے کا انداز

اثر۔ لکھنؤ میں لڑنت کہتے ہیں۔

لڑنے پر تئیں ہونا۔ (عو) لڑنے پر آمادہ ہونا۔ (تئیں بظاہر تئین کی بگڑی ہوئی شکل ہے)۔ درج نہیں

لڑنے پر تلو ہونا۔ (واو معروف)۔ لڑنے کو مستعد ہونا۔ (تلو بظاہر طلوع کی بگڑی ہوئی شکل ہے)۔ درج نہیں۔

لڑنے پر لیس ہونا۔ لڑنے کیلئے تیار ہونا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ے

لڑنے پر لیس کیوں نہ ہوں جلتی ہیں بیگا
تھنے نہیں ہیں ساس کے ناوک کے تیر ہیں

لڑھکتے پڑھکتے۔ گرتے پڑتے۔ (فقرہ) میر صاحب لڑھکتے پڑھکتے چلے آرہے ہیں۔

لڑکی کو کھاری کنوئیں میں ڈھکیل دیا۔ بری جگہ بیاہ دیا۔ درج نہیں۔

لڑے فوج نام سردار کا۔ مثل۔ اسیر ے

قتل کرتی ہے زرہ شہرہ ہے چشم یار کا
جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے لڑے سپاہی نام سردار کا۔ خود میں کرد شعر میں لفظ سپاہی موجود ہے۔

لڑیں نہ بھڑیں زرہ پہنے پھریں۔ مظاہر کے بنے ہوئے سپاہی۔ درج نہیں۔

ل ۔ ش

لش۔ کتے کو کسی پر چھپٹانے کا اشارہ کرنے کی آواز۔

اثر۔ چھپٹانے کا اشارہ بھی آواز بھی۔ یہ کیا سماں ہے۔ کتے کو چھپٹانا ہوتا ہے تو شو کی آواز نکالتے ہیں۔ اور چھپٹانے کے فعل کو شُشکانا کہتے ہیں۔ (بالضم)

لش پش ہونا۔ لشت پشت ہونا۔ لشی پشی ہونا۔ تھک کر چور ہو جانا۔ نہایت مضمحل ہو جانا۔ جسمانی سفر کرتے کرتے تھک جانا۔ چور ہو جاتا۔ لکھنؤ میں صرف لشت پشت ہونا اس معنی میں ہے۔

اثر۔ لش پش ہونا بھی ہے مگر بالفتح نہیں بالکسر اور صرف چیزوں کے لیے جن کی شکل بگڑ جائے۔ مثلاً قمیص لش پش ہوگئی۔

لشتر۔ (لکھنؤ)۔ ناکارہ سست آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ کا ہوتے بھی میرے کان اس لفظ سے آشنا نہیں نہ ان کتب لغات میں ملا جو میرے پاس ہیں۔

لشکار۔ کتے کو شکار پر چھپٹانے کے لیے لش لش کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں شُشکارنا کہتے ہیں۔ (بضم اول)۔

لشکر والا۔ (عو) بادشاہ۔ راجہ۔

اثر۔ عورت اپنے شوہر کو بھی لشکر والا کہتی ہے۔ (نسیم اللغات)

لشکر بے سیر، تکیہ بے فقیر، فقیر بے پیر، ترکش بے تیر۔ مثل یہ چار چیزیں بغیر ان چار چیزوں کے بیکار رہیں۔ درج نہیں۔

ل ۔ ع

لعاب دار۔ لسدار۔ چیپ دار۔ لبلسا۔

اثر۔ سالن کا گھی ملا شوربا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

لعب۔ (بالفتح و نیز بفتح اول وکسر دوم) کھیل کود۔ سیر تماشا

اثر۔ میں نے بجز بفتح اول وکسر دوم نہیں دیکھا۔ اردو میں نہ فارسی میں۔ عربی میں البتہ بفتح اول وکسر دوم ہے

لعل کو پتھر سے پھوڑنا۔ کسی ہیرے کی ناقدری کرنا۔ درج نہیں ہے۔

تعلق ہے ؎ بہت پچھتاتے ہیں اُس سنگدل کو دیکے دل اپنا
مثل مشہور ہے یہ لعل کو جوڑا ہے پتھر سے

ل - غ

لغت چھانٹنا۔ علمیت جتانا۔ ثقیل اور مشکل الفاظ استعمال کرنا۔
اثر۔ عورتیں جب ایسی گفتگو سے جز بز ہوتی ہیں تو لغت چھانٹنا کے بدلے لغتے چھانٹنا کہدیتی ہیں۔ یہ درج نہیں۔
لغزش ہونا۔ بھٹک جانا۔ راہ راست سے ہٹ جانا۔ درج نہیں

ل - ف

لفافیا۔ جوتی یا زیور وغیرہ جو کم وزن اور بودی ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں نمائشی اور کمزور چیز کو بھی لفافہ کہتے ہیں۔
لفنگ۔ (فارسی لات سے بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے) لات مارنی۔
اثر۔ لکھنؤ میں لفنگا کہتے ہیں۔ ذلیل۔

ل - ق

لقا۔ کچا۔ شہدا۔
اثر۔ لکھنؤ میں شہدے بدمعاش کو لقندرا یا لفنگا کہتے ہیں۔
لقلقا باندھنا۔ مسلسل گفتگو کئے جانا۔ بڑا لسان ہونا۔ درج نہیں۔

ل - ک

لک۔ لکھ۔ ۱۔ چنگاری کا شعلہ۔ ۲۔ روغن۔ وارنش۔ جلا۔
اثر۔ نمبر۱ چنگاری کے شعلے کو لکھنؤ میں لوکا کہتے ہیں۔
لکشی۔ لکھشی۔ ادھ جلی کڑی۔
اثر۔ علیحدہ لکشی کے تحت اسے لکھنؤ سے منسوب کیا ہے۔ حالانکہ لکھنؤ میں لکٹی کے سوا لکشی کوئی نہیں بولتا۔
لکڑ۔ شہتیر۔ کڑی۔ بڑی لکڑی۔ لٹھا۔
اثر۔ لکڑ لکڑی کا بڑا ٹکڑا ہے۔ شہتیر یا لٹھے کو لکھنؤ میں لکڑ کوئی نہیں کہتا۔
لکڑ توڑ۔ (بتشدید کاف) کلام سخت وثقیل۔
اثر۔ لکڑ توڑ کا مفہوم کلام سخت وثقیل تک محدود نہیں۔ مضبوط مگر بھدے جوتے کو بھی لکڑ توڑ کہتے ہیں۔
لکڑ بگھا۔ (بغیر تشدید کاف) ایک چوپائے کا نام جس کو فارسی میں چرغ کہتے ہیں۔ صحیح لکڑ بھگا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسی طرح بولتے ہیں۔ (لکڑ۔ بگ۔ گا)۔
لکہ۔ پارچہ۔ ٹکڑا۔
اثر۔ بالضم لکھا ہے۔ اردو میں بالفتح بولتے ہیں۔ فارسی میں بالفتح و بالضم دونوں طرح ہے۔ لکا ابر۔ (بالفتح)
لکھ پتی۔ (لکھنؤ) گھوڑا یا ہاتھی جو بیش قیمت ہو۔
اثر۔ نیچے صاحب۔ لکھنؤ میں کوئی آدمی (مالدار) گھوڑا یا ہاتھی بن گیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اور نتیجہ لکھی اور لکھ پتی کے خلط بحث کا لاکھ روپے کی قیمت کے گھوڑے کو لکھی کہتے ہیں نہ کہ لکھ پتی۔
لکھ لٹ۔ بڑا مسرف۔ فضول خرچ۔ کھاؤ۔ اڑاؤ۔ داغ ؎

الٰہی کیوں نہ چاہوں دولت دارین میں تجھ سے
بڑی فیاض لکھ لٹ یہ تری سرکار رنگیں ہے

اثر۔ لکھ لٹ سخی۔ فیاض کو کہتے ہیں نہ کہ فضول خرچ یا مسرف کو۔ یہ بھی دھیان نہ رہا کہ داغ نے بارگاہ خداوندی یعنی خدا کو لکھ لٹ کہا ہے اُس کو مسرف یا فضول خرچ کہنا کہاں کی تہذیب ہے الله غنی!
لکھنؤا پن۔ لکھنؤ والوں کی نفاست۔ لکھنؤ کے باشندوں کی وضع قطع۔
اثر۔ کامل لکھنؤیت کہتے کہ ہجو ملیح کا گمان نہ ہوتا۔
لکھوٹا۔ پان یا شہاب کی سیاہی مائل سرخی جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں۔ آتش ؎ گاہ کسی کی دھڑی ہے گہ لکھوٹا پان کا
رنگ عاشق سے تمہارے لعل لب لانے لگے
اثر۔ لکھوٹا پان کا رنگ ہے اور بس۔ خود شعر میں پان کا لکھوٹا موجود ہے۔

دھڑی مسی سے مخصوص ہے۔ پان یا شہاب میں سیاہی نہیں ہوتی۔ عورتیں مسی کی سیاہی میں سرخی پیدا کرنے کو اس پر پان کا لکھونا جماتی ہیں۔ یہ کوٹا ہوا پان ایک چھوٹی پوٹلی میں بندھا ہوتا ہے اور ہونٹوں پر پھیرنے سے مسی کی سیاہی میں سرخی نمودار ہوتی ہے۔ جہاں تک میری تحقیق ہے شہاب سے یہ کام نہیں لیا جاتا۔

لکھوری ۔۲۔ ایک قسم کی چھوٹی بھڑ جو مٹی کا گھر بناتی ہے اور جس کو کمہاری بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کمہاری کہتے ہیں۔ لکھوری اینٹ ہوتی ہے۔

لکیریا خربوزہ۔ (لکھنؤ) خربوزہ جس پر سیاہ خطوط ہوتے ہیں۔

اثر۔ اسے صاحب لکھنؤ میں اسے لکیریا نہیں دھاریدار خربوزہ کہتے ہیں۔

لکھ لٹے کوئلوں پر مہر۔ بے محل کی کفایت شعاری۔ درج نہیں۔

لکڑی کی شام۔ وہ موٹا کسی دھات کی جو دستی جریب پر چڑھائی جاتی ہے۔ درج نہیں۔ جان صاحب سے

مرزا کا کہنا صبح کنور تجھ کو ہے یقین
لکڑی کی اُن کی اوہی چرالیتے شام ہم

لکھا جیسوا۔ (بفتح اول و کاف مشدد) بڑی مکار عورت کٹنی۔ درج نہیں۔

لکڑی کا چیلا۔ لکڑی کا بڑا ٹکڑا۔ درج نہیں۔

ل۔گ

لگا نہیں۔ مناسبت نہیں۔ بڑا فرق ہے۔

اثر۔ یہی مطلب "لگا نہیں کھاتا" سے بھی ادا کرتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

لگا بندھا۔ مطیع فرمانبردار۔ مقرر کیا ہوا۔ ٹھہرایا ہوا۔

اثر۔ لکھنؤ میں مطیع فرمانبردار کے لیے بال بندھا اور مقرر کردہ کے لیے بندھا ٹکا بولتے ہیں علاوہ لگا بندھا کے (یعنی مقرر کردہ)۔

لگا تو تیر نہیں تو تکا۔ انسان کو ہر کام میں ہمت باندھنا چاہیے چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ شاد سے

نالے کرتا ہوں اثر ہو کہ نہ ہو ڈر کیا ہے   وہ کہاوت ہے لگا تیر نہیں تکا ہے

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے۔ لگا تو تیر نہیں تکا۔ یعنی تکا سے پہلے تو مثل کا جز نہیں۔

لگتے ہاتھ۔ (دہلی) فوراً۔ اسی دم۔

اثر۔ لکھنؤ میں لگے ہاتھوں کہتے ہیں۔

لگتے گھر لگانا۔ چبھتی ہوئی پتے کی بات کہنا۔ درج نہیں۔

لگ لگ۔ ایک قسم کا پرند جس کی گردن پاؤں اور چونچ دراز ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں لق لق کہتے ہیں۔

اثر۔ اسے لکھنؤ میں حاجی لق لق کہتے ہیں۔

لگدی۔ گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے لُبدی کہتے ہیں۔

لگ گئی جب لاج کہاں۔ جب آنکھ لڑ جاتی ہے تو شرم لحاظ کم رہتا ہے۔ درج نہیں۔

لگا ڈھونا۔ مکان کا غیر محفوظ ہونا۔ چوری کا اندیشہ ہونا۔ درج نہیں۔

لگی۔ مچھلی پکڑنے کی لچکدار چھڑی۔ بنسی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ڈگن کہتے ہیں۔

لگا سگا ہونا۔ آنکھ لڑ جانا۔ آشنائی ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

لگاوٹ بازی۔ تعلق پیدا کرنے رچانے کی باتیں۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) لگاوٹ بازی میں طاق ہو۔

ل۔ل

للیانا۔ (بفتح اول و کسر دوم) منت سماجت کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول ہے۔ (لِل۔ یانا)۔

للی گھوڑی۔ ایک برساتی کیڑے کو بھی کہتے ہیں جو ایک پر ایک سوار رہتا ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔

للے ٹلے کرنا۔ (ع) ٹالے بالے بتانا۔ ٹالنا۔ بہلانے کرنا۔ درج نہیں۔

للموئی ڈائن۔ ہندوستانی عورتیں انگریزوں کو حقارت سے کہتی تھیں۔ درج نہیں۔

ل ۔ م

لمبوترا ۔ بہت لانبا ۔ ایسا لانبا جو بدنما ہو۔
اثر ۔ سند رجسٹری میں لکھنؤ میں لمبا بیڈول (بے ۔ ڈول) کہتے ہیں۔
دوسرا لفظ لمبوترا ہے (نون غنہ) جو چیز گول نہیں بلکہ بیضاوی
ہو ۔ ایک طرف نوک نکلی ہو۔
لم پرا ۔ (لکھنؤ) دراز پر۔
اثر ۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں اور اس کی صحت بہت مشتبہ
ہے جب تک کسی لکھنؤ والے کی تحریر سے مثال نہ پیش کی جائے ۔
لم تڑنگا ۔ دراز قد آور۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لمبا تڑنگا کہتے ہیں۔
لم ڈھگو ۔ مرد دراز قامت ۔ بدقوارا ۔ (بدقوارہ؟ اثر)
اثر ۔ لکھنؤ میں بفتح دال ہندی بولتے ہیں ۔
لم کنا ۔ لمبے کانوں والا۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بڑ کنا کہتے ہیں ۔
لم چھوا ۔ بحر دلی دقسم کا ۔ مثلاً لم چھوا بیر ۔ درج نہیں۔
لم نکالنا ۔ جیب نکالنا ۔ اعتراض کرنا ۔ درج نہیں۔
لم سمجھنا ۔ سبب دریافت ہو جانا ۔ درج نہیں ۔
لمبر ۔ ضرورت سے زیادہ لانبا احمق آدمی۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لونبر کہتے ہیں (نون غنہ)
لمبا بننا ۔ چل دینا ۔ بھاگ جانا۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لمبا پڑنا یا لمبا ہونا ہے بلکہ چمپت ہونا۔
لمبا چوڑا پردہ لگانا ۔ بناوٹ کا پردہ کرنا۔
اثر ۔ لکھنؤ میں کانا پردا کہتے ہیں ۔
لمبی تان کر سونا ۔ خوب پاؤں پھیلا کر اطمینان سے سونا۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لمبی تاننا کہتے ہیں ۔
لمبی بیماری ۔ دق کا مرض ۔ درج نہیں ۔

لمبا ۔ (دہلی) کشمیر ۔ (فقرہ) ان کے یہاں بڑا لمبا خرچ ہے۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بھی ہے ۔ (فقرہ) بڑا لمبا داؤں لگایا۔
لم قدا ۔ لمبے قد کا دراز قامت ۔ درج نہیں ۔ طلسم ہوشربا ۔ ملکہ نے
مسکرا کر کہا کیوں میاں لم قدے تم پر کیا گزری۔

ل ۔ ن

لنچھاڑا ۔ لنچھیڑا ۔ دنیا کے بکھیڑے ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لنچھیڑا بولتے ہیں (نون غنہ)
لندا پھندا ۔ (ہر دو نون غنہ) مال و اسباب کے ساتھ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لدا پھندا کہتے ہیں ۔ لدا بغیر نون غنہ ۔
لنڈ منڈ ۔ ۱ ۔ وہ شخص جس کا سر داڑھی مونچھیں منڈی ہوں ۔
۲ ۔ بن پتوں اور بن شاخوں کا درخت ۔ ۳ ۔ طائر بے بال و پر۔
اثر ۔ لکھنؤ میں نمبر ۲ کو ٹنڈ منڈ اور نمبر ۳ کو پر کچا کہتے ہیں ۔
لنڈ کری کھانا ۔ لنڈ کریاں کھانا ۔ گر کر لوٹ پوٹ ہو جانا ۔ گر کر
قلابازی کھانا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں لنڈھکڑی کھانا اور لنڈھکڑیاں کھانا ہے ۔ (نون غنہ)
لنڈھکانا ۔ غلطاں کرنا ۔ پھینکنا ۔ گرانا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بڑا لنگوا چھوٹے لنگوے سے کاٹ دیا جائے تو کہتے ہیں
بڑا کو لنڈھکا دیا ۔ یا ڈھلکا دیا ۔
تا کوئی بڑا رئیس مرے اور ان کی گزری ہو شہدے بلندی سے
پھر لڑھکاتے ہیں ۔ شہدے کسی رئیس کی موت پر کہتے ہیں کہ بڑا
کاگ لنڈھک گیا ۔
صاحب نور اللغات نے پان کیلئے بھی لنڈھکانا لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں لنڈھانا کہتے
لنکا میں جو چھوٹا سو باون گز کا ۔ لنکا میں سب بڑے ۔ لنکا
میں چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باون گز کا ۔ مثل ایسی جگہ بولتے
ہیں جہاں چھوٹے بڑے سب فتنہ انگیز ہوں ۔
اثر ۔ مثل کی اتنی شکلیں لکھ گئے مگر نہ لکھا تو

" لنگا میں جو ہے وہ باون گز کا "

مثل میں فتنہ و شر کے ساتھ غرور اور تمرد کا پہلو نکلتا ہے اس طرف بھی اشارہ کرنا چاہیے تھا۔

لنکارا۔ مکار عورت۔ عیار عورت۔

اثر۔ لکھنؤ میں لکاتہ کہتے ہیں۔

لنگ۔ بالفتح۔ نون غنہ ہ۔ آلۂ تناسل۔

لِنگ۔ بالکسر۔ نون غنہ۔ آلۂ تناسل۔

اثر۔ تاہم یہ نہیں لکھتے کہ اردو میں بالفتح ہے یا بالکسر ہے۔ ظاہر ہے کہ اردو میں بجز بالکسر بالفتح نہیں بولا جاتا۔

لنگڑی چلنا۔ بچوں کا کھیل۔ ایک ٹانگ اونچی رکھنا اور دوسری سے چلنا۔ درج نہیں۔

لنگوری۔ گھوڑے کی ایک چال جس میں اچھل اچھل کے چلتا ہے۔ درج نہیں۔

لنگر باندھنا۔ پہلوانوں کا لنگوٹ باندھنا۔ (کنایتہً) مجامعت سے پرہیز کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں لنگوٹ کس لینا مجامعت سے باز رہنا ہے۔

لنگر کھولنا۔ جہاز کا روانہ ہونا۔ درج نہیں۔

لنڈ جھنڈ۔ (بالضم) عورت جو لنگوٹی چوٹی کی طرف سے بے پروا ہو۔ درج نہیں۔

لنگوٹ چڑھا دینا۔ پہلوان کا کشتی لڑنا ترک کر دینا۔ درج نہیں۔

لنگڑی بٹیر آسمان پر گھونسلا۔ اپنے حوصلے سے بڑھ کر دعویٰ کرنا۔ درج نہیں۔

لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے۔ نکمے آدمیوں کے دوست بھی نکمے ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔

لنگر مارنا۔ بوجھ کا دباؤ ڈالنا۔ داغ سے

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہم نے جو لنگر مارا

اثر۔ کشتی کا ایک پیچ ہے۔ مخالف کے ریلنے سے پیچھے نہ ہٹنا۔ داغ کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔

ل۔ و

لو آنا۔ لو نکلنا۔ تجر سے

خس سے بو آنے لگی پنکھوں سے لو آنے لگی
آہ سوزاں کا ہوا شاید اثر خسخانے میں

اثر۔ یہ امر واضح کرنے کو کہ حضرت مؤلف نے لو بالفتح استعمال کیا ہے اور اسی کی مثال میں تجر کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے اس سے قبل کا اندراج نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

لو۔ (ف) لونث ۱ آگ کا شعلہ۔ لپٹ شمع یا چراغ کا ۲ وہ شعلہ جو پتھر وغیرہ کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ ۳ بنا گوش۔ کان کی کچیا۔...

اس کے بعد لو آنا۔ یعنی یہ فرض کر لیا گیا کہ تجر کے شعر میں لو بالفتح نظم ہوا ہے حالانکہ اس میں لو بالضم واو معروف بمعنی گرم ہوا ہے پنکھوں سے لو آنا (نکلنا بھی نہیں) اصل فقرہ ہے پنکھوں سے لو (گرم ہوا) نکلے گی نہ کہ لو (شعلہ)۔

یہ امر بدیہی ہے کہ بربنائے غلط خوانی شعر ایک فرضی محاورہ گڑھ لیا گیا۔ پنکھوں سے گرمی کی شدت میں لو (گرم ہوا) آئے گی یا نکلے گی نہ کہ لو (آگ کی لپٹ یا شعلہ) آئے گی۔ لو نکلتی ہے نہ کہ آتی ہے۔

لوتھ ہو جانا۔ (واو مجہول بالضم) ہاتھ پاؤں شل ہو جانا۔ بے حس و حرکت ہو جانا۔ درج نہیں۔

لوٹ پوٹ کر اٹھ کھڑا ہونا۔ لوٹ پیٹ کر اٹھ کھڑا ہونا۔ بیمار ہو کر اچھا ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اول الذکر ہے۔

لوٹ پڑنا۔ (واو معروف بالضم) ہنگامہ برپا ہونا۔ لوٹ مار شروع ہونا۔ درج نہیں۔ امیر مینائی سے

یہ حسن کے بازار میں کیا لوٹ پڑی ہے   سودیتے ہیں پھرتا نہیں بھیا نہ کسی کا

لوٹیوں کو ۔ (دہلی)۔ واپسی کے وقت ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستورات برابر بولتی ہیں ۔

لوٹنیاں کھانا ۔ تڑپنا ۔ قلابازیاں کھانا ۔

اثر۔ لکھنؤ میں پٹخنیاں کھانا یا پچھاڑیں کھانا کہتے ہیں ۔

لوری ۔ لوری ۔ (بالضم اردو میں بالفتح ہے) وہ الفاظ جو عورتیں بچوں کے سلانے یا بہلانے کو گیت کے طور پر دھیمے دھیمے گاتی ہیں ۔

اثر۔ حیرت کی جا ہے کہ لوری کو اردو میں بالفتح لکھتے ہیں حالانکہ متفقہ طور پر بضم اول و واو مجہول ہے ۔ پلیٹس میں بھی اسی طرح ہے ۔

لولی ۔ پیروں سے اپاہج ۔

اثر۔ ہاتھوں کے شل ہونے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ مثلاً لولی لنگڑی (یا لولا لنگڑا) ایک ساتھ بھی بولتے ہیں اس میں لولی یا لولا سے ہاتھوں کے مفلوج یا بیکار ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے ۔

لونجی ۔ کچے آم کی پھانکوں کا اچار ۔

اثر۔ کیا کچے آم کی پھانکوں کا ہی اچار ہوتا ہے؟ آم کا اچار رکھ دینا کافی تھا ۔ ایک بات اور ہے ۔ آم پر موقوف نہیں کسی پھل کا اچار ہو اُسے لونجی کہتے ہیں (ملاحظہ ہو پلیٹس)

لوند ۔ (بفتح اول و دوم) گرگا ۔ بدمعاش ۔ درج نہیں ۔

لونڈوں ہائی ۔ لونڈوں سے صحبت رکھنے والی عورت ۔

اثر۔ لکھنؤ میں لونڈوں گھیری کہتے ہیں ۔

لونڈھائی صحبت ۔ لونڈوں کی صحبت ۔

اثر۔ لکھنؤ میں لونڈھیائی صحبت کہتے ہیں ۔

لونڈے لاڑھیے ۔ ناتجربہ کار بچے ۔ دغاباز لونڈے ۔

اثر۔ لکھنؤ میں لونڈے لاڑھیے (باضافہ ہائے ہوز) کہتے ہیں بیان کردہ معنی میں بھی موزوں نہیں ۔ لوارہ یا چالباز شاید زیادہ مناسب ہو ۔

لونڈی نے سیکھا سلام نہ دیکھی صبح نہ دیکھی شام ۔ تہذیب کے لئے سلیقہ و تمیز بھی درکار ہے ۔ درج نہیں ۔

لوند موند ہونا ۔ بچے کا اس طرح گرنا کہ گٹھری بن جائے ۔ درج نہیں ۔

لونگ چڑے ۔ (لکھنؤ) ایک قسم کے کباب ۔

اثر۔ لکھنؤ سے مخصوص نہیں ۔ انشا نے مصطلحات دہلی میں بھی درج کیا ہے مگر جلال نے دھوکا کھایا اور صاحب نوراللغات کو دھوکا دیا ۔

لوکنا ۔ (ع و) بجلی چمکنا ۔ درج نہیں ۔ (بغیر نون غنہ درج ہے)

لوکا لگے ۔ (ع و) آگ لگے ۔

لوپ ۔ مخفی ۔ پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ نیست و نابود ۔ معدوم ۔

اثر۔ لوپ کا صحیح مفہوم لفظ غائب سے ادا ہوتا ہے ۔

لوٹا لوٹا پھرنا ۔ لڑھکتا پھرنا ۔ تکلیف اور بےقراری سے ۔ بے پروائی اور بے قدری سے زمین پر لڑھکتا پھرنا ۔

اثر۔ لوٹا لوٹا پھرنا اور اس کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے سب بادہوائی اور بے سروپا ۔ جو چیز یا جو شخص لوٹے گا وہ لڑھکتا کیونکر پھرے گا بے پروائی اور بے قدری سے زمین پر لڑھکتا پھرنا اس سے عجیب تر ہے ۔
تکلیف اور بے قراری سے آدمی لوٹے گا نہ کہ لوٹا لوٹا پھرے گا ۔ بے پروائی اور بے قدری سے مارا مارا پھرے گا نہ کہ لوٹا لوٹا ۔

لوٹن ۔ ایک قسم کا کبوتر ۔   جان صاحب ؎

پھر دل تڑپے ہاتھ کی جو ٹھیس لگ جائے ذرا
ان دنوں دل یار خاں لوٹن کبوتر ہو گیا

اثر۔ ظاہر ہے کہ خالی لوٹن سے یہ مطلب ادا نہیں ہوتا ۔ لوٹن کبوتر لکھنا چاہئے تھا ۔

ل ۔ ہ

لہرا ۔ سارنگی کی آواز ۔

اثر۔ لہرا سارنگی کی وہ دھن ہے جو ہنگام رقص بجائی جاتی ہے ۔ سارنگی کی ہر گت کو لہرا نہیں کہتے ۔ بانسری پر بھی لہرا بجایا جاتا ہے ۔ میر کا شعر ہے ؎

لہجے میں لوچ الاپ میں وہ زمزمہ   لہرا بجائیں جیسے کنہیا غضب غضب

لہلوٹ کھل اُپاٹ ۔ بے حد گرویدہ جو کسی طرح پیچھا نہ چھوڑے ۔ جان صاحب

ع   لہلوٹ کھل اُپاٹ کے پالے پڑی ہوں میں

لشکارے بال - چمکدار بال - درج نہیں - (اودھ پنچ) لمبے لشکارے بال یہ سب دل میں اضطراب پیدا کرنے والے سامان ہیں -

لہو ملا ہونا - قریب کے رشتہ دار - یک جدی - درج نہیں -

لہو اترنا - خون کا نیچے اُترنا - بھر آنا - لال ہونا - سرخ ہونا -

اثر - پورا محاورہ آنکھوں میں لہو اُترنا ہے - لام کی ردیف میں خواہ مخواہ ٹھونسا گیا ہے

لہنی ہے - (عو) عاشق ہے - درج نہیں -

ل - ے

لے - تزئین کلام کے لئے زائد بھی آتا ہے - مثلاً لے بھلا یہ بھی کوئی بات تھی جس پر تمہارا منہ پھول گیا - درج نہیں -

لئے رہنا - ناگوار بات کا اظہار نہ کرنا بلکہ کینہ پروری کے لئے دل میں پوشیدہ رکھنا - یہ مفہوم درج نہیں -

لئے دیئے رہنا - خود دار اور مغرور ہونا - درج نہیں -

لے پڑو دھے پڑو - (ہر دو واو معروف) حکمت عملی سے دوسروں کا مال دبا بیٹھنے والا - درج نہیں - (اودھ پنچ) حکومت بڑی لے پڑو دھے پڑو کر

لے دے ہونا - حجت تکرار ہونا - باز پرس ہونا - یہ مفہوم درج نہیں -

لے موے نکٹے اپنی ناک - (عو) کسی کے احسان کو خاطر میں نہ لانا اور معمولی اوپری دل سے سلوک کر کے اپنے نزدیک سبکدوش ہو جانا - درج نہیں -

لیپ پوت - نمائشی طور پر باہمی تنازعہ کا ختم ہو جانا - یا بگڑی بات بنانا - درج نہیں -

لیپ چیپ - (لکھنؤ) عو - کوئی چیز کسی کے سر منڈھنا -

اثر - میں نے نہیں سنا نہ تحقیق ہو سکی -

لیسواں - اچھی طرح لیسا ہوا -

اثر - لکھنؤ میں لیواں یا لیسواں (یائے معروف) کہتے ہیں -

لئے جا تا کرو - بے مصرف چیز کے لئے بولتے ہیں - درج نہیں -

لیا پونجیا - پونجی -

اثر - لکھنؤ میں لیا پونجی کہتے ہیں -

لیاں - کھبلیں -

اثر - لیا ہمیشہ بصیغۂ واحد آتا ہے - رکھنے ہوئے چاولوں (مُرمُرے) کی میٹھی ٹکیا

لینڈی پھولنا - مغرور ہونا -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں لینڈی آسمان پر ہونا -

لیکھا چھوٹنا - عادت ترک ہونا - درج نہیں - رنگین ؎

لگائی اور بجھائی میری جانب سے ہے جس تس کو
یہ لیکھا چھوٹ جائے یا الٰہی دائی سوسن کا

لے دہی لا دہی - زبردستی کوئی چیز کسی کے سر منڈھنا اور پھر احسان جتانا - درج نہیں - اودھ پنچ - لے دہی والوں میں تو تھے نہیں جو کوئی پوچھتا لا دہی کی وجہ سے سب ہی گاہک بن گئے -

لینے آئیں آگ اور بن بیٹھیں باورچن - کسی بہانے سے کہیں اپنے قدم جمانا - درج نہیں -

حرف م

م - ا

ماپ تول - پیمائش - جانچ پڑتال -

اثر - لکھنؤ میں ناپ تول کہتے ہیں -

ماٹ کا ماٹ بگڑا ہے - سب کی عقل جاتی رہی یا سارے خاندان کو داغ لگا -

اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ آوے کا آوا بگڑا ہے -

ماجھی - مانجھی - ملاح کشتی چلانے والا -
اثر - لکھنؤ میں موخر الذکر (مانجھی) ہے -
ماچا توڑ - پلنگ توڑنے والا - کنایۃً کاہل سست - درج نہیں -
(فسانۂ آزاد) کیا گھوڑے بیچ کر سوئے ہو بھئی اٹھو خیر - واہ رے ماچا توڑ -
مادر خواہر کرنا - ماں بہن کی گالی دینا -
اثر - لکھنؤ میں مادر پدر کرنا کہتے ہیں -
مار مار دھول اڑانا - تماشہ دھوم دھڑکا - درج نہیں -
مارا جانا - غائب ہو جانا - (فقرہ) آج سب نوکر کہاں مارے گئے -
اثر - لکھنؤ میں اس موقع پر کہیں گے، آج سب نوکر کہاں مر گئے -
مارتے مارتے بھرکس نکال دینا - بہت مارنا - درج نہیں -
مارگ - سڑک - یہ معنی درج نہیں -
مارو - ایک راگنی کا نام -
اثر - لکھنؤ میں اسے مانڈ کہتے ہیں - (نون غنہ)
ماش کا پتلا - (کنایۃً) گورا - چٹا -
اثر - اس کی صحت بہت مشتبہ ہے - جو شخص بہت اکڑتا اور غرور کرتا ہے اُسکے متعلق کہتے ہیں کہ ماش کے آٹے کا بنا ہے - کیونکہ گوندھا ماش کا آٹا بھی اینٹھتا بہت ہے - یا پھر ماش کے آٹے کا پتلا بنا کر اور صدقے اتار کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں جیسا کہ خود نوراللغات میں دوسری جگہ درج ہے - گورے چٹے شخص کو ماش کا پتلا کہنا درست نہیں - کوئی سند بھی پیش نہیں کی گئی - تصدق کیلئے ماش کے آٹے کا پتلا بنانا زند کے اس شعر سے بھی پایا جاتا ہے ؎

اُس سیما پہ تصدق جو کیا پڑ گئی جان ماش کے پتلے کو میں خاک کا پتلا سمجھا

زند ہی کا دوسرا شعر ہے ؎

صحت ہوئی اُنکو کہ اترتے نہیں صدقے چوراہے پہ اب ماش کا پتلا نہیں جاتا

ماشہ تولہ ہونا - ایک حالت پر قیام نہ ہونا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں؛ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ -
ماکولات و مشروبات - کھانے پینے کی چیزیں -

اثر - بول چال میں ماکولات و مشروبات کہتے ہیں - کانوں کو بھی یوں ہی بھلا معلوم ہوتا ہے -
مال بچا بیٹھنا - غبن کرنا - خیانت کرنا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں مال دبا بیٹھنا - ہضم کر جانا - مار لینا -
مال پھیرنا - کوئی چیز خریدنے کے بعد واپس کر دینا - درج نہیں - کسی کا شعر ہے ؎

دل کی قیمت جو بوسہ دیتے نہیں پھیر دیں وہ ہمارا مال ہمیں

مال پر لوٹ ہونا - (واو مجہول) کوئی چیز بہت پسند ہونا - درج نہیں -
امیر مینائی ؎ پھیر دو دل جو نہیں دیتے ہو بوسہ یہ کیا
مال پہ لوٹ بھی ہو دام لگاتے بھی نہیں

مال ڈھالنا - کوڑیوں کے مول کے ساتھ سستا بیچ ڈالنا -
اثر - لکھنؤ میں کہتے ہیں مال کوڑیوں کے مول پھینک دینا -
مال چیرنا - (عم) مال ہضم کر جانا - غبن کرنا - غصب کرنا -
اثر - لکھنؤ کے عوام کہتے ہیں کہ بکرا ہضم (ہضم بفتح اول و دوم)
مال غیر منقولہ - وہ مال جو اپنی جگہ سے سرک نہ سکے جیسے مکانات - زمین وغیرہ
اثر - اسے جائداد غیر منقولہ کہتے ہیں - مال کے لئے منقولہ مستقل فقرے بن گئے ہیں ان میں تصرف جائز نہیں -
مال کا نقصان جان کی خیر - مقولہ - اُس وقت کہتے ہیں جب مال کا نقصان ہو کر جان بچ جائے - قدر ؎

جو مجھ پہ آئی تھی مرے دل پر گزر گئی
ہوتا ہے خیر جان کی نقصان مال کا

اثر - وہی شعر سے محاورہ سازی ورنہ بول چال میں یوں ہے :
"جان کا صدقہ مال"
مال کٹنا - مال کا کثرت سے بکنا -
اثر - لکھنؤ میں کہیں گے آج کل فلاں مال کی بہت مانگ ہے - کھپت ہے - نکاسی ہے -
مال کھلانا - اچھے اچھے کھانے کھلانا - جان صاحب ؎

خصم کا مال تو ہی یار کو کھلا رنڈی	ہمیں تو لاکھ کا گھر خاک کر نہیں آتا

اثر۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ شعر سے اچھے اچھے کھانے کھلانے کا مفہوم کیونکر نکلتا ہے۔ یار کو مال کھلانا چوری چھپے خصم کا مال یار کو دیدینا ہے نہ کہ اچھے اچھے کھانے کھلانا۔

مال گلتا ہے ۔ مال کثرت سے صرف ہوتا ہے۔ داغ ؎

گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عیش کی خاطر
قمارِ عشق میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے

اثر۔ مال گلنا مال کا ضائع ہونا تلف ہونا ہے، محض صرف ہونا نہیں۔

مال حرام خور ۔ وہ شخص جو دوسروں کا مال غصب کر لے۔ ۲۔ وہ شخص جو قرض لے اور ادا نہ کرے۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ فقرہ سننے میں نہیں آیا۔ ۱ کو حرام خور اور ۲ کو نادہند کہتے ہیں۔

مال لاوارث ۔ وہ مال جس کا کوئی وارث اور دعویدار نہ ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے لاوارثی مال کہتے ہیں۔

مالا ۔ ہار۔ گجرا۔ دہلی میں مؤنث۔ لکھنؤ میں مذکر۔ اسیر ؎

سلسلہ اشک کا توڑے تو مرا دیدۂ تر
موتیوں کی نہ کرو تم ابھی مالا ٹھنڈی

اثر۔ شعر اسیر میں اگر مالا ٹھنڈی نظم ہے تو لکھنؤ میں مالا کے مذکر ہونے کا ثبوت کہاں مہیا ہوا۔ اور لکھنؤ اور دہلی میں مالا کی تذکیر و تانیث کا فرق کیونکر نمایاں ہوا۔

جلال لکھنوی کا قول نقل کرنا بیجا نہ ہوگا۔ یہی امر واقع ہے۔ لفظ مالا کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ بعضے مؤنث بولتے ہیں بعضے مذکر لیکن بقید نظم فصحائے لکھنؤ کے کلام میں مذکر ہی پایا جاتا ہے۔

ناسخ ؎	تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے
	اے پری مالا سرِ رہی کا یہ مالا ہو گیا

رشک ؎	اے شہادت میں نہیں طالب جنازہ ہار کا
	چاہئے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا

تجر ؎	ہر بار شبہ ہے ترے دانتوں کے عکس پر
	مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے

برق ؎ ع	بنے ہیں میرے لئے موتیوں کے مالے سانپ

(اسیر کے شعر میں بھی مالا ٹھنڈا لکھا ہوگا۔ مالا ٹھنڈی بظاہر غلط الکاتب ہے۔

فیلن اور پلیٹس میں مالا مؤنث درج ہے۔

مالک خود کاشت ۔ وہ مالک جو اپنی زمین آپ بوتا ہے۔

اثر۔ خود کاشت ہی وہ زمین جو مالک آراضی کی کاشت میں ہو۔ لفظ مالک کے اضافے کی ضرورت نہیں۔

ماما پخترپاں ۔ (دیکھئے پخترپاں پ کی ردیف میں)

ماما مت ۔ ماتمت ۔ (ع و) غل شور مچانا کے ساتھ۔

اثر۔ لکھنؤ کی مستورات ھنا متھ بھی بولتی ہیں وہ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) میں ایک نہ مانوں گی ھنا متھ مچاؤں گی۔

مان مہت ۔ قدر و منزلت۔ عزت۔ (علیحدہ درج نہیں ضمناً آگیا ہے)

مانجی ۔ وہ گھڑونچی کی قطع کا آلہ جو جسم کا رنگ ٹپکانے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے رینی کہتے ہیں۔ بفتح اول۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

وہ دیہاتی لڑکی وہ مست شباب	وہ رنگت کہ رینی کا ٹپکا شہاب

مانجھدار ۔ (دہلی) منجدھار۔

اثر۔ لکھنؤ میں منجدھار کہتے ہیں۔

مانگ ۔ ۴ (ع و) شوہر۔ خاوند۔

اثر۔ مانگ کے یہ معنی میرے لئے بالکل نئے ہیں۔ "مانگ بھری رہے" سے البتہ یہ مراد ہوتی ہے کہ گھر والا (شوہر) زندہ رہے سلامت رہے۔

مادہ رو ۔ وہ مرد جس کی صورت پر زنان پن برستا ہو۔

مارے اور رونے نہ دے ۔ مثل۔ زبردست فریاد بھی نہیں سنتا۔

اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے: زبردست مارے اور رونے نہ دے۔

مار کے آگے بھوت بھاگے ۔ مار کے آگے سب سرکشی اور شرارت دور ہو جاتی ہے۔

اثر۔ اسی سے ملتی جلتی یہ مثل ہے جو درج نہیں: مار کے آگے بھوت ناچے۔

مانجھا۔ ۵۔ نکاح سے چند روز پیشتر دولھا دلھن گھر سے باہر کی آمد و رفت موقوف کر کے گوشہ میں بیٹھتے ہیں اس کو بھی مانجھے بیٹھنا کہتے ہیں لکھنؤ میں بیشتر مانجا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں بلا اختلاف مانجھا ہے۔ مانجا کوئی نہیں بولتا۔

صاحب نور اللغات نے دولھا کو بھی مانجھے بٹھا دیا اور گھر کی چار دیواری میں بند کر دیا حالانکہ یہ پابندی صرف دلھن پر عائد ہوتی ہے۔ دولھا پر کوئی روک نہیں ہوتی۔ البتہ دلھن ایک کمرے میں مکان کے اندر بیٹھی رہتی ہے۔ مکان میں بھی آزادی سے نہیں گھومتی اور اسکی ہمجولیوں کے سوا کوئی اس کے پاس نہیں آتا جاتا۔ اس کے جسم میں خوشبو کے لئے اُبٹنا ملا جاتا ہے۔ اور سہیلیاں چُہل سے ایک دوسرے کے منھ پر مَل دیتی ہیں۔ اسے اُبٹنا کھیلنا کہتے ہیں۔

مانجھے بیٹھنے کو "مائیوں بیٹھنا" بھی کہتے ہیں۔ میرا شعر ہے ؎

غنچہ ہے جیسے مائیوں بیٹھے کوئی دلھن　　شاطگی کی حد نہیں دکھی ہمارے

ماتا پھڑکنا۔ ماں کی محبت کا جوش۔ درج نہیں۔

ماندگی دُکھی۔ (عو) بیماری۔ آزار۔ درج نہیں۔

ماہتابی۔ مہتابی۔ ۴۔ عمارت کو چک جو سیر مہتاب کے واسطے لب حوض بنائی جائے۔ امیر مینائی ؎

ماہتابی پہ نہ چڑھتے تھے کبھی شام و پگاہ
بلکہ خورشید نے دیکھا نہ تھا سایہ اے ماہ

اثر۔ لکھنؤ میں عموماً مہتابی کہتے ہیں۔ وہ کھلی ہوئی جگہ جو مکان کی بالائی چھت پر ہوتی ہے نہ کہ لب حوض۔ امیر کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہے۔ مہتابی پر علی الصباح اندھیرے منھ یا سر شام دونوں وقت ملتے چڑھنے سے احتراز کی یہ لم تھی کہ جن یا پری کا سایہ نہ ہو جائے۔ یہ خطرہ کھلی ہوئی بلند جگہ میں ہوگا نہ کہ لب حوض عمارت کو چک میں۔

یہ بھی دھیان رہے کہ حوض کے کنارے کوئی عمارت نہیں بنائی جاتی۔ باغ یا محل میں نہر کے کنارے البتہ بیٹھنے اور سیر کرنے کے لئے

چھوٹی چھوٹی برجیاں بنی ہوتی ہیں۔ انکو ماہتابی یا مہتابی کوئی نہیں کہتا۔

ماہ در عقرب۔ چاند کا برج عقرب میں آنا۔ نیک کام کرنا ایسے موقع پر ممنوع ہے۔

اثر۔ اول تو مستعمل قمر در عقرب ہے نہ کہ ماہ در عقرب۔

نیک کام کرنا ایسے موقع پر ممنوع ہے۔ کیا فرض کر لیا جائے فعل شنیع اس موقع پر جائز ہے۔ میں سنتا آیا تھا کہ کسی نئے کام کا آغاز جب قمر برج عقرب میں منحوس ہے نہ کہ نیک کام ممنوع ہے۔

ماہ نیم شبی۔ کنایۂ معشوق۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

کبھی کبھی تو یہ تمییز ہو گئی مشکل　　نظر کے سامنے تم ہو کہ ماہ نیم شبی

ماہانہ۔ ماہیانہ۔ ماہواری۔ قدر ؎

دے کر وہ بوسۂ مہ رخسار کہتے ہیں　　لیں لیجئے یہ آپ کا ماہانہ ہو گیا

اثر۔ صحیح ماہانہ ہے۔ ماہیانہ عامیانہ زبان ہے۔

ماہو۔ مؤنث۔ کنسلائی۔ ایک برساتی کیڑے کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں کنسلائی کہتے ہیں۔

حضرت مؤلف نے ماہو پلیٹس سے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اردو میں رائج بھی ہے۔ خود پلیٹس نے توسین میں کنسلائی لکھ دیا ہے جس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ عام لفظ کنسلائی ہے۔

مایا۔ دنیا۔ دھوکا۔ موہوم شے۔ درج نہیں۔ مثل۔ دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔

مامی پینا۔ طرفداری کرنا۔ لکھنؤ میں مانمی نون غنہ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اثر۔ قطعاً غلط، لکھنؤ میں بھی بغیر نون غنہ ہے۔ جان صاحب ؎

حق ماں کا بھی سمجھو نہ پیو مامی دلھن کی
بیٹا تمھیں لائق ہے کرو بات چلن کی

مانس گند۔ آدمی کی بو۔ درج نہیں۔

ماں۔ میاں کا مخفف۔ قدر ؎

اٹھو قدر ان پہ نہ جان دو ابھی جان ہے تو جہان ہے
کوئی کام ایسا بھی کرتا ہے ارے ماں نہیں ارے ماں نہیں

اثر۔ شعر میں بھی میاں نظم ہے ۔ ے کی آواز بہت خفیف ۔ تیر سہ
ہمنے یہ مانا کہ واعظ ہے ملک   آدمی ہونا بہت مشکل ہے میاں
صرف ارماں ارے میاں کا مخفف ہے ۔
مارے کوڑوں کے کھال گرا دینا ۔ کوڑے سے بہت زد و کوب
کرنا ۔ درج نہیں ۔ طلسم ہوشربا جس دن غصہ آئے گا مارے کوڑوں کے
کھال گرادوں گا ۔

م - ب

مبارکی ۔ (لکھنؤ) ایک مرض کا نام جس سے نیند بہت آتی ہے ۔
اثر۔ فیلن یا پلیٹس میں بھی اس مبارک مرض کا ذکر نہیں ۔

م - پ

مپان ۔ (دہلی) ، ناپ ۔ پیمائش ۔
اثر۔ لکھنؤ میں نپان ہے ۔

م - ت

مُتالی ۔ گھوڑوں کے پیشاب کرنے کی جگہ ۔ وہ گھاس جس پر گھوڑوں نے موتا ہو
اثر۔ لکھنؤ میں مُتہری کہتے ہیں ۔
متھن ۔ ایسی تسلی جس میں اُبکائی نہ آئے ۔ درج نہیں ۔
متوالے کی بڑ ۔ شرابی کی سی گفتگو جس کا سر پیر کوئی نہ ہو ۔ درج نہیں ۔
(اودھ) اگر دل نہ چاہے تو متوالوں کی بڑ سمجھ کر چھوڑ دیں ۔

م - ٹ

مٹ بھیڑ ۔ منھ بھیڑ ۔ آمنا سامنا ۔ مقابلہ ۔
اثر۔ لکھنؤ میں مُڈ بھیڑ کہتے ہیں ۔
مُٹر مُٹر ۔ چھوٹے بچوں کے جلد جلد کام کرنے اور جلد جلد دیکھنے کیلئے مستعمل ہے ۔
اثر۔ بچہ مُٹر مُٹر چلتا ہے نہ کہ اس طرح دیکھتا یا کام کرتا ہے (مُٹر مُٹر)
ہر دو بضم اول و دوم)
مٹھا ۔ (بر وزن دوا) پتلا دہی جو مسکہ نکل جانے کے بعد بچ جاتا ہے ۔
۲ ۔ سست ۔ ڈھیلا کہنی ۔
اثر۔ لکھنؤ میں نمبر ا و ۲ دونوں کو بتشدید دوم بولتے ہیں ۔
مُٹھریاں ۔ وہ ہچکیاں جو دودھ پیتے بچوں کو آتی ہیں ۔
اثر۔ لکھنؤ میں مٹھیاں کہتے ہیں بکسر اول ۔
مٹھوس ۔ وہ شخص جو ساکت ہو اور اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے ۔
اثر۔ لکھنؤ میں گون متھرن کہتے ہیں (بالضم و واو معروف) یا ٹھوس
مٹھوس (واو مجہول)
مٹھلُونا ۔ کم نمک کا کھانا ۔
اثر۔ لکھنؤ میں بفتح لام بولتے ہیں ۔
مٹیا بھوس ۔ نہایت بوڑھا اور ناتوان ۔
اثر۔ لکھنؤ میں بوڑھا بھوس کہتے ہیں ۔
مٹیا میل کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ منیر سہ
کہو کیونکر منڈھے چڑھے یہ بیل   کردیا سب جہیز مٹیا میل
اثر۔ عام طور پر ملیا میٹ کہتے ہیں ۔
مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں ۔ کم قیمت چیز بھی دیکھ
بھال کر لینا چاہیے ۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ؛ دمڑی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں ۔
مٹی کا گھروندا ۔ بے ثبات ۔ درج نہیں ۔
مُٹ مرد ۔ (مرد بفتح اول و دوم) شکم سیر ۔ مغرور ۔ درج نہیں
(مسٹنڈ کی بگڑی ہوئی شکل)
مٹ مردی ۔ اپنا فائدہ متصور ہونے پر بھی کام میں سستی اور
کاہلی کرنا ۔ درج نہیں ۔
مٹی سے گھی نکالتا ہے ۔ انتہائی کنجوس ہے بخیل ہے ۔ درج نہیں
مٹھائی کھٹائی ۔ کھٹی میٹھی چیزیں یا میٹھی اور نمکین خوش ذائقہ چیزیں ۔
درج نہیں ۔ (طلسم فصاحت) خوانچے والے مٹھائی کھٹائی لئے پھرتے تھے ۔

م - ث

مثل کو وصل کر دکھایا ۔ جو بات محض کہنے کی تھی ، بزبانِ جمع خرچ تھا

اُس کو اپنے افعال سے ثابت کر دیا ۔ درج نہیں ۔ (امراؤ جان ادا)
بھئی تم نے بیشک مثل کو اصل کر دکھایا ۔

م ۔ ج

مجذوب کی بڑ ۔ بے معنی باتیں ۔ مجنونانہ بکواس ۔ داغ ؎

کہتا ہے یہ کیا اپنی سمجھ میں نہیں آتا
ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے

اثر ۔ مجذوب کے معنی ہیں وہ شخص جو یادِ الٰہی میں محو اور ظاہری قیود سے آزاد ہو ۔ اُس کی باتوں میں اتنی تہیں ہوتی ہیں کہ اصل مدعا تک رسائی دشوار ہوتی ہے ۔ کوئی کچھ مطلب نکالتا ہے کوئی کچھ ۔

اس کے برعکس ایک سڑی پاگل پادر ہوا باتیں کیا کرتا ہے جن کا سر پیر کچھ نہیں ہوتا ۔ داغ کے شعر میں بھی مجذوب کا متذکرہ بالا مفہوم مضمر ہے وہ نہیں کہتا کہ ناصح کی باتیں بے معنی ہوتی ہیں بلکہ مجذوب کی بڑ کی طرح سمجھ میں نہیں آتیں ۔ آتش کا شعر اس پہ مزید روشنی ڈالتا ہے ؎

سمجھ لیتا ہے مطلب اپنے اپنے طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

مجمع چھٹنا ۔ مجمع کائی کی طرح پھٹنا کسی سبب سے مجمع کا یکایک منتشر ہونا ۔ درج نہیں ۔

مجرا ۔ گانا رقاصوں اور مطربوں کا بیٹھ کر شادیوں کی محفل میں ۔
اثر ۔ بیٹھ کر کی قید غلط ۔ رقص اور بیٹھ کر ، مجرا رنڈی کا رقص ہے دیکھیے انشا کی دریائے لطافت ۔

م ۔ چ

مچرس ۔ کنجوس ۔ درج نہیں ۔

مچان ۔ مچانا ۔ وہ بلند جگہ جہاں شیر کے شکاری بیٹھ کر نشانہ لگاتے ہیں وغیرہ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں مچان کہتے ہیں ۔

مچمچانا ۔ پرشہوت اور مست ہونا ۔
اثر ۔ اس کے ایک معنی بوجھ سے لچکنا یا چرچرانا بھی ہیں ۔ وہ درج نہیں ۔

مچمچاتی کھاٹ نکلے ۔ عورتوں کے اس کوسنے میں مندرجہ بالا مفہوم ہے یعنی جوان موٹا تازہ ہٹا کٹا مر جائے ۔ لاش اتنی بھاری ہو کہ جس کھاٹ (چارپائی) پر ڈال کر اٹھائی جائے وہ بوجھ سے لچکے اور چرچرائے ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

مچمچاتی کی جگہ مچکتی بھی ہے ۔ جان صاحب ؎

نصیب سیدھا اگر ہے میرا مچکتی نکلے گی کھاٹ اُس کی
وہ سُکھ نہ پائے گی جس نے بھیجا ہے اُلٹی پٹی ہمیں پڑھا کر

مچھلی مچھلی کتنا پانی ۔ (کتّ بتکرار (ت) کت ۔ تا) درج نہیں
اثر ۔ جب بچہ پیٹ کے بل رینگنے لگتا ہے اور آگے بڑھنے کا قصد کرتا ہے تو اُس کا دل بڑھانے کو کہتے ہیں ۔ بچوں کا ایک کھیل بھی ہے ۔

میں نے ایک غزل میں کھپا دیا ؎

چکھا مزا چاہت کا ایدل   مچھلی مچھلی کتنا پانی

مچلی ۔ شوخ ۔ ڈھیٹ ۔ ضدّن ۔
اثر ۔ اگر ہیلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو یہ مچلی کی دوسری شکل ہے ۔

مچھوا ۔ مچھلیاں پکڑنے والا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں مچھیرا کہتے ہیں ۔

مچھلی کا کھانا ہر نوالے تھو ۔ مجبوری ناگوار کام کرنا درج نہیں ۔

مچھلی کے بھی پتا ہوتا ہے ۔ بیکس مظلوم کو بھی بعض وقت غصہ آجاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

مچھی ۔ (بوسہ لینا کے ساتھ) (عم) جان صاحب ؎

بیچا جس مردوے کے ہاتھ ہے میں نے لوگو
ایک مچھی پہ مرے دل کی ہے قیمت ٹھہری

مچھیاں لینا ۔ (لکھنؤ) بوسے لینا ۔ پیار کرنا ۔ قلق ؎

ہاتھ گردن میں ڈال کر باہم   مچھیاں لیں ہزار بار اُس دم

اثر ۔ لکھنؤ کی زبان بھی ہے عوام کی زبان بھی ہے ۔ مثال ہیں جانصاحب

اور قلق کے اشعار بھی ہیں کیا ان امور سے یہ استنباط نہیں ہوتا کہ یہ
لکھنؤ کی زبان عامیانہ زبان ہے۔ حالانکہ کبھی ایسا بوسہ ہے جس کی
محرک جنسی خواہش ہو۔ (شرر) گلے لپٹ کے چمپیاں لوں۔

م - ح

محفل برہنہ ہونا۔ محفل میں ابتری ہونا۔ اچھی طرح نہ جمنا۔ درج نہیں
محنت برباد گناہ لازم۔ محنت کا صلہ ملنے کے بجائے مورد الزام
ہونا۔ یہی مثل اس طرح بھی ہے: نیکی برباد گناہ لازم۔
محاذات۔ مقابلہ کرنا۔ روبرو ہونا۔
اثر۔ اور جو لفظ عام طور پر مستعمل ہے وہ درج نہیں۔ محاذ۔
محاکات۔ آپس کی بات چیت۔ شاعری میں واقعات کی صورتگری
درج نہیں۔

م - د

مداخل۔ (بالفتح۔ اُردو میں۔ فارسی میں بالکسر چہارم) (ع)
ایک قسم کی بیل جو دوپٹوں میں لگائی جاتی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
مدھ ماتا۔ مدھ ماتی۔ نشۂ جوانی یا نشۂ شراب سے مست۔ مؤنث کیلئے
مدھ ماتی۔
اثر۔ تذکیر و تانیث کا تعین غلط۔ دونوں لفظ مرد کیلئے استعمال ہوتے
ہیں۔ فیلن میں بھی یہی درج ہے۔ میرا شعر ہے ؎

خونِ ناحق تیرا اے دل اس پہ کیونکر ثابت ہوگا
وہ تو جیسے مدھ ماتی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے

مدے۔ بابت۔ حساب۔
اثر۔ لکھنؤ میں مدّے بولتے ہیں۔ مدّے کے معنی تو ہیں سستا۔ ارزاں۔
مُدّ لگنا۔ گھوڑے کی پیٹھ کا زخمی ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں پیٹھ لگنا کہتے ہیں۔
مدھم ٹھاٹھ۔ سست اور کاہل آدمی۔ یہ معنی درج نہیں۔
(دریائے لطافت)

م - ڈ

مُڈاسا۔ (ھ۔ منڈاسا) پگڑی۔ دستار۔ صافہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی باضافۂ نون غنہ منڈاسا ہے۔
مُڈھ۔ سردار۔ سرغنہ۔ سرگروہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس شخص کو کہتے ہیں جو بڑا گہرا ہو۔ جس کی بات ایسی
تہدار ہو کہ مطلب بھانپنا آسان نہ ہو۔

م - ر

مرپٹ کر۔ بمشکل تمام۔
اثر۔ لکھنؤ میں مرکھپ کر کہتے ہیں۔
مربھونی۔ کمال لاغر۔
اثر۔ لکھنؤ میں مرد کو مرجھنا اور عورت کو مرجھنی کہتے ہیں بمعنی لاغر۔
مرجُونی عورتوں کا کوسنا البتہ ہے۔
مرد آدمی۔ شریف۔ مہذب۔ بھلا مانس۔
اثر۔ بطور طنز و ملامت بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مرد آدمی ہو کیا حرکت کی تھی۔
مرد تازہ ولایت۔ وہ شخص جو حال میں ولایت سے آیا ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ مطلب صرف تازہ ولایت سے بلا اضافۂ مرد ادا کرتے ہیں۔
مرد کی ذات۔ مرد کی جنس جس میں بہادری اور جرأت ہوتی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں یہ مطلب مرد ذات سے ادا کرتی ہیں (مرزا شوق اول و دوم)
مردنگی۔ مردنگ بجانے والا۔
اثر۔ لکھنؤ میں مردنگیا کہتے ہیں۔ مردنگی ترشمعدان کی ایک قسم ہے۔
مردُوا۔ بہادر مرد۔ شوق ؎

ایسے نقشے ہزار ہوتے ہیں   یوں کہیں مردوے بھی روتے ہیں

اثر۔ یہ فقط وہم ہی وہم ہے کہ شعر میں لفظ مردوا بمعنی بہادر مرد استعمال
ہوا ہے۔ عورتیں بے تکلفی میں مرد کو مردوا کہہ دیتی ہیں۔ صرف ایک جملے
میں مردوا بہادر کے معنی دیتا ہے (مردوا ابنو)۔ یہاں تو خود لفظ مرد کے بھی
معنی بہادر کے ہیں۔
مرغوں کی پالی۔ وہ جگہ جہاں مرغ لڑائے جائیں۔

اثر۔ کنایۃً وہ جگہ جہاں بہت ہڑبونگ ہو۔ بھٹیار خانہ۔

مرغی کا گو ۔ کنایۃً۔ ناکارہ چیز۔ نکما آدمی۔

اثر۔ پورا فقرہ ہے: "گو دہ گو مرغی کا گو"

مُرکنا ۔ بل کھانا۔ مُڑنا۔ ٹوٹنا۔ موچ آنا۔ (فقرہ) اُس کی کلائی مُرکی۔

اثر۔ لکھنؤ میں رائے ہندی سے مُرکنا کہتے ہیں۔

مرے مردے اکھیڑنا ۔ اگلی پچھلی باتوں کی چھان کرنا۔

اثر۔ مرے۔ مُردے۔ کیا زندہ مردے بھی ہوتے ہیں! مثل اس طرح ہے: گڑے مردے اکھیڑنا۔

مُرکی ۔ گرہ۔ پھندا۔

اثر۔ ایک قسم کا چکن کا کام۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

مرد نام پر جان دیتے (مرتے) ہیں نامرد نان پر ۔ ایک عزت پر دوسرا پیٹ پر سب کچھ قربان کر دینے کو آمادہ رہتا ہے۔ درج نہیں۔

قلق ؎ غیرت ہے جن کو فاقوں میں بے ننگ و عار نہیں

مرتے ہیں مرد نام پہ نامرد نان پہ

مُرنڈا ہونا ۔ غیر متحرک ہونا۔ عالم ؎

آدمی وہ نہیں جو ٹھنڈا ہو ایک جا بیٹھ کر مُرنڈا ہو

اثر۔ مرنڈا ہونا سوکھنا دُبلا ہونا ہے نہ کہ غیر متحرک ہونا۔ "سوکھ کر مُرنڈا ہو گئے" عام فقرہ ہے۔

مُرنڈی ۔ سوکھا سہما۔ درج نہیں۔

مرداری ۔ چھپکلی۔

اثر۔ بُھتنی کو بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔

مردشناسی ۔ آدم شناسی۔

اثر۔ لکھنؤ مردم شناسی کہتے ہیں۔

مردمانس ۔ مرد کی ذات۔ مرد۔

اثر۔ لکھنؤ میں مرد آدمی کہتے ہیں عورت مرد ذات کہتی ہے۔ مانس بضم نون لکھا ہے لکھنؤ میں بالفتح ہے۔ مانس گندہ۔ بھلا مانس۔

مردہ دیکھیے ۔ (ع و) قسم۔

اثر۔ پورا روزمرہ "ہمارا مردہ دیکھے یا پیٹے"

مرغوب آنا ۔ مرغوب ہونا۔

اثر۔ یہ اُردو نہیں۔ فارسی مرغوب آمدن کا لفظی ترجمہ غالب نے کیا مگر کبھی مطبوع نہیں ہوا۔ شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا۔ مرغوبؔ: موجود ہے۔

مرگ چھالا ۔ ہرن کی بالوں سمیت کھال جس پر بیٹھ کر درویش لوگ عبادت کرتے ہیں۔ قدر ؎

سایۂ تاج گدا یانہ ہما سے کم نہیں

مرگ چھالا اپنا تخت بادشا سے کم نہیں

اثر۔ قدر کے شعر میں عبادت کا کوئی پہلو نہیں۔ مرگ چھالے کو تخت شاہی سے تشبیہ کیا ہے نہ کہ جائے عبادت سے۔ درویشوں میں مرگ چھالا بیٹھنے یا سونے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عبادت کے لئے مصلیٰ ہے۔ مندرجہ ذیل شعر میری تائید میں ہے ؎

ہوئی صبح اشہر والے اُٹھے ہیں نہ تکیے بچھے مرگ چھالے اٹھے ہیں

نیلین میں بھی مرگ چھالے یعنی ہرن کی کھال درج ہے جو درویش بطور لباس و بستر استعمال کرتے ہیں۔ مرگ چھالے پر بیٹھ کر عبادت کرنے کا ذکر نہیں۔

مرتے پر کوئی مرتا ہے ۔ جو خود کسی پر عاشق ہو اس پر کیفیت اپنی جان کھنچے میں ڈالنا ہے۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

ہے مثل بی جان سچ مرتے پہ مرتا ہے کوئی

لال خاں پر لال جندڑی کو گنواؤں کیا غرض

مرلینا ۔ جان دے دینا۔ اسیر ؎

نہ توڑ شام سے اے دل شب فراق میں دم

کوئی حسیں ہو ہمیں چار روز مر لینا

شرف ؎ ازل سے حسن پرستی کا ذوق ہے ہم کو

کوئی حسیں ہو ہمیں چار روز مر لینا

اثر۔ اسیر اور شرف کے اشعار ہی سے ظاہر ہے کہ مرلینا جان دے دینا نہیں بلکہ عاشق ہونا ہے۔

مردہ شونی - مردہ شو کی تانیث - درج نہیں - (امراؤ جان ادا)
موئی مردہ شونی سی معلوم ہوتی ہے

مرنے جوگا - (عو) مرجانے کے قابل قابل نفرت - شوق ؎
کس پہ افیون اس نے کھائی ہے مرنے جوگی کی آفت آئی ہے

اثر - پہلی بات تو یہ ہے کہ بیت کا دوسرا مصرع مسخ ہو گیا ہے - اس طرح چاہیے : مرنے جوگا کی شامت آئی ہے -

مرنے جوگا کے معنی ہیں وہ شخص جس کے سر پر قضا کھیل رہی ہو - اس میں نفرت کا کوئی پہلو نہیں - صرف غصے کا اظہار ہے -

اب دوسرے معنی ملاحظہ فرمائیے ! -

مرنے جوگا جس وقت عورتیں کسی سے آزردہ ہوتی ہیں اسکے حق میں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں اور کوسنے کے طور پر بھی کہتی ہیں تو مؤنث کے لئے مرنے جوگی -

اثر - مرنے جوگا کی تانیث مرنے جوگی ہرگز نہیں - مرنے جوگا یا مرنے جوگی ایک مرکب فقرہ ہے جو عورتیں مردوں کے لئے بمعنی اجل رسیدہ استعمال کرتی ہیں - اس کی تانیث کیسی -

مرے چور پر پاٹے دھن پر - جو دوسروں کا مال تاکے چور ہے درج نہیں

مردار ہڈی پر لڑتے ہیں - (عو) حرام کے مال پر لڑتے ہیں درج نہیں

مراتبے بڑھے ہوئے - عورتیں مرتبے کی جگہ مراتبے بولتی ہیں - درج نہیں - (شرر) ہم سے تو یہ جرأت نہ ہوتی تمہارے مراتبے بڑھے ہوئے ہیں

مرا چہ غم - مجھ کو پروا نہیں - درج نہیں - (اودھ پنچ) خیر مرا چہ غم -

مردوا - عورتیں تحقیر یا غصے سے مرد کو مردوا کہتی ہیں - درج نہیں -
جان صاحب ؎ کیا منہ ہے منہ چڑائے مری اس زبان کا
کس مردوے کو علم ہے میرے بیان کا

مرت بیائی کا - ایسی عورت جس کے کئی بچے مر کر ایک ہا ہو درج نہیں

م - ڑ

مڑک - (عو) بل - ٹیڑھ - کجی - مروڑ - اینٹھ - اکڑ - (فقرہ) اُس کی مڑک نہیں جاتی ہے - ۲ - سازباز - داؤں گھات - توڑ جوڑ - تدبیر - چال - (فقرہ) میری مڑک چال سمجھتے ہی نہیں یہ لفظ بیگمات کی زبان پر بضم اول و فتح دوم ہے -

اثر - حضرت مؤلف نے یہ بات مبہم رکھی کہ بیگمات سے اُن کی مراد بیگمات دہلی سے ہے - یا بیگمات لکھنؤ سے - غالباً دونوں مقامات کی بیگمات سے - مجبوراً مجھے کہنا پڑتا ہے کہ نہ معلوم انھوں نے کن بیگمات کی زبان سنی اور کہاں سنی - یہ زمانے بھر سے نرالی بیگمات مڑک (بفتحتین) بمعنی گھات - چال وغیرہ کو بضم اول بول کر مڑک - مڑکنا (موچ آنا) سے ہمکنار کر دیتی ہیں -

اس کے بعد کی عبارت سے ایک اور انکشاف ہوتا ہے - حضرت مؤلف ہاتھ یا پاؤں میں موچ آنے کو مڑکنا (بفتح اول و دوم) صحیح سمجھتے ہیں - صرف بیگمات بفتح اول بولتی ہیں - اُن کی پوری عبارت ملاحظہ ہو : -

"مڑکنا (بیگمات کی زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے) ہاتھ یا پاؤں کا کج ہونا"

کیا بیگمات کی تخصیص کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ بجز بیگمات اور لوگ مڑکنا بمعنی ہاتھ یا ہاتھ پاؤں کج ہونے کو بفتحتین بولتے ہیں -

ابھی اس مڑکنا میں ایک اور مڑک ہے - فرماتے ہیں ! -

"مڑکنا - کپڑے کا کھنچ جانا"

کپڑا نہ تو مڑکتا ہے نہ کھنچتا ہے بلکہ کڑکتا ہے (بضم اول فتح دوم)

مڑنا - چیچک کے دانوں کا مرجھانا -

اثر - لکھنؤ میں باگ مڑنا کہتے ہیں -

م - ز

مزاج ٹھکانے ہو جانا - مزاج درست ہو جانا - ساری بائی کی چالی نکل جانا - درج نہیں -

مزاج میں ڈینگ ہونا - تعلّی ہونا - ددن کی لینا - بڑھ بڑھ کے

بازیں کرنا - درج نہیں -

مزے سے اُتر جانا - پھل یا سالن کا کسی وجہ سے رکھے رکھے بد ذائقہ ہو جانا - سڑنے کے قریب ہونا - درج نہیں -

مزہ کرنا - مزے کرنا - انوکھی بات کرنا - تماشے کی بات کرنا -

اثر - اس کے معنی چین کرنا - بے فکر ہونا بھی ہیں وہ درج نہیں -

م - س

مسافری - سفر کی حالت -

اثر - مروجہ لفظ مسافرت ہے نہ کہ مسافری -

مسجد میں کسی کے چراغ جلانا - مراد پوری ہونے پر مسجد میں روشنی کرنا - پیدا غائب کرنا - درج نہیں -

مستی ہونا - نوچی کا سر ڈھکے جانے کا جلسہ - اس طرح درج نہیں کسی کا مصرع ہے: مستی مری ہوئی نہیں لوٹا دھری دھری

مستی ملوانا - مستی ملنا کا متعدی -

اثر - مسی ملی جاتی ہے - ملوائی نہیں جاتی - لہذا فقرہ مہمل ہے -

مسنڈو - (مرد ہو یا عورت) موٹی تازی گدبدی عورت یا لڑکی - جیل میں عورتیں ہجولیوں کو یا بطور سرزنش لڑکیوں کو کہتی ہیں - درج نہیں -

مسجد میں اینٹ پہنچانا - نہیں لگ لپٹ - نازیبا یا قابلِ ملامت فعل کا مرتکب ہونا - درج نہیں -

مسافر اُترا ہے - کسی عورت کا حاملہ ہونا - درج نہیں (دریائے لطافت)

م - ش

مُشٹ مارنا - (ہندو) چپ رہنا - خاموش رہنا یا سنی ان سنی کر دینا -

اثر - پلیٹس کی ڈکشنری سے معلوم ہوا کہ مشٹ (بفتح اول نہ کہ بضم اول جس طرح نور اللغات میں درج ہے) یعنی خاموش اور مشٹ ملنا خاموشی دم سادھے پڑا رہنا - اس نے مشٹ مارے جانا یعنی چپکے سے کھسک جانا لیا پڑا بھی لکھا ہے - اسی مشٹ کی دوسری صورت

مسٹ بفتح اول و دوم اور (س) بجائے (ش) ہے - لکھنؤ میں یہی مستعمل ہے - فیلن نے مثل حضرت مؤلف مشٹ بضم اول لکھا ہے - فیلن سے یہ دلچسپ انکشاف بھی ہوا کہ مسٹ مارنا فرخ آبادی روزمرہ ہے - کاش تحقیق ہو سکتا کہ فرخ آباد سے لکھنؤ کب اور کن حالات میں پہنچا - یہ ضرور ہے کہ فرخ آباد کے اکثر علماء اور شرفا لکھنؤ کے متوطن ہو گئے تھے - ایک ازانجملہ نواب مہدی علی خاں آباد شاگرد ناسخ میری دادی صاحبہ کے بہنوئی تھے - یہ آباد فنا فی الشعر تھے اور اس سے میری دادی صاحبہ مرحومہ نے نتیجہ نکالا تھا کہ شاعر پاگل ہوتے ہیں ان کو لڑکی نہ دینا چاہیے - میری اہلیہ مرحومہ میری چچا زاد بہن بھی تھیں - میری طرح اُن کے کانوں میں بھی دادی صاحبہ مرحومہ کا یہ مقولہ پڑا ہوا تھا اور اکثر مجھے سُنا کر دہرایا جاتا تھا -

رہے نام اللہ کا -

عورتیں مسٹ مارنا کی جگہ مسٹا مارنا بھی بولتی ہیں - نور اللغات میں آخر الذکر درج نہیں -

مشروع - ایک قسم کا کپڑا جس کے پاجامے عورتیں پہنتی ہیں -

اثر - عورتوں پر موقوف نہیں مرد بھی پہنتے تھے - اب پہننا کیسا یہ کپڑا دکھائی بھی نہیں دیتا -

مشیخت کِرکِری ہونا - بزرگی - شیخی - گھمنڈ - شیخی کِرکِری ہونا -

اثر - لکھنؤ میں شیخی کِرکِری ہونا اور مشیخت دھری رہ جانا بولتے ہیں - یہ درج نہیں -

مشی - پیادہ پا چلنا -

اثر - یہ محض پیادہ پا چلنا نہیں بلکہ بغرض تفریح پیادہ پا چلنا ہے -

م - ع

معاذ اللہ کا مقام ہے - (ع) خدا سے پناہ مانگنا چاہیے - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) معاذ اللہ کا مقام ہے - توبہ کر جنے سے -

معارف - معرفتِ ذاتِ خداوندی کے مسائل - درج نہیں - اسرار

وسارف ایک ساتھ بھی بولتے ہیں -

م - غ

مغربی تلوار - ایک قسم کی عمدہ تلوار - ایرانی تیغ - درج نہیں - وزیر نے
دخل کیا ہے حشر تک چمکے جو تیغ آفتاب
تا بمشرق دھوم ہے اُس مغربی تلوار کی

م - ف

مفت کرم داشتن - خواہ مخواہ احسان جتانا - درج نہیں -
مفتی - عورتیں مفت کی جگہ بولتی ہیں - درج نہیں - (فسانۂ عجائب)
جونپور کے قاضی ہونے کو مفتی راضی ہو گئے -
مفلس کی جوانی جاڑے کی چاندنی - دونوں صرف دیکھنے میں
اچھی، طبیعت کو مفلس کی رنج پہنچانے والی - درج نہیں - (فسانۂ آزاد)

م ق

مقبولہ کرانا - (عو) اقرار لینا - درج نہیں - (فسانۂ آزاد) اس غضب کی
دیکھو - ماں سے کیا مقبولہ کراتی ہے -
مقاطعہ - کاٹنا -
اثر - یہ تو لفظی معنی ہوئے - مجازاً ترک تعاون - بائیکاٹ -

م ک

مُک - (عم) مُکّا -
اثر - لکھنؤ کے کیا عوام کیا خواص سبھی مُکّا بولتے ہیں -
مُکّے بازی ہونا - گھونسم گھانسا ہونا - درج نہیں -
مکاتب - کتب کی جمع -
اثر - کتب تو خود کتاب کی جمع ہے - مکتب کی جمع لکھنا چاہئے تھا -
مکڑائی چال - ٹیڑھی بکڑی چال جس میں فریب کا پہلو ہو - درج نہیں -

مکہ میں رہ کر حج نہ کرنا - نیکیوں کی جستجو دیکھیا ب نہ ہونا - درج نہیں -
مکھی پر مکھی مارنا - پوری نقل کرنا - بے سمجھے نقل کرنا -
اثر - صحیح مفہوم اندھی تقلید یا نقالی سے ادا ہوتا ہے -
مکیری - آٹا دال بیچنے والا - درج نہیں -

م - ل

ملاحی چیرنا - چیرنے کا ایک خاص طریقہ - درج نہیں -
ملال ہونا - رنجیدہ ہونا - درج نہیں -
ملا فرپڑنا - غصہ فرو ہونا - درج نہیں -
ملائمی - (عو) نرمی سے بات چیت کرنا - درج نہیں -
ملغوبا - وہ چیز جو مختلف چیزوں سے مل کر گاڑھی ہوئی ہو -
اثر - لکھنؤ میں اسکے معنی ہیں کوڑا کرکٹ - بیکار ٹوٹی پھوٹی چیزیں -
ایک قسم آم کی بھی ہے جس کی قلم حیدر آباد دکن سے آئی تھی -
ملکی - (تعصبات) وہ شخص جو املاک - زمین دیہات کا مالک ہو -
اثر - مجازاً بڑا گھونا - صنعت اعداش - مثل مشہور ہے جو درج نہیں -
ملکی کبھی نہ کیے دل کی -
ملمعی - (لکھنؤ) لوہے پر ملمع کرنے والا -
اثر - یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں - ملمع ساز کہتے ہیں -
ململانا - (بالفتح و فتح سوم) تڑپنا - لوٹنا -
اثر - لکھنؤ ململانا (بکسر اول و دوم) ہے اور خاص عورتوں کی زبان ہے -
ملولے اُٹھنا - (بفتح اول وضم دوم واو مجہول) - حسرت اوان بنا -
لالچ آنا - یہ درج نہیں - انجم

منع کرتا ہے ہمیں عشق بتاں سے انجم
دل میں واعظ کے بھی اُٹھتے ہیں ملولے کیا کیا

مل جل کیجئے کاج جیتے ہارے نہ آوے لاج - جو کام صلاح و
مشورے سے کیا جاتا ہے اُس میں ناکامی بھی ہو تو بدنامی نہیں ہوتی
درج نہیں -

ملاحی کی ملاحی اور بانس کے بانس - مثل - ایک نقصان کی جگہ بہت سے نقصانات -

اثر - پوری مثل اس طرح ہے: ملاحی کی ملاحی کی بانس کے بانس کھائے -

م - م

موے چننا - (بفتح اول وضم دوم - واو مجہول) - خوشامد کرنا - ہاں میں ہاں ملانا - درج نہیں - انجم ؎

ہم سے تو کرتے ہو عیاری کی باتیں کیا کیا

اور چنتے ہو رقیبوں کے موے کیا خوب

م - ن

مَن - دل - جی - اس معنی میں فارسی میں بھی مستعمل ہے -

اثر - مجھے فارسی میں من بمعنی دل کی تحقیق نہ ہو سکی اور کوئی مثال پیش نہیں کی گئی -

من مانتا - (دہلی) خاطرخواہ - دل کے موافق -

اثر - لکھنؤ میں خود میں من منتا کہتی ہیں - عام فقرہ بلاتخصیص جنس من مانی ہے -

من چاہے منڈیا ہلائے - مثل (عو) اوپری دل سے انکار -

اثر - یہ مثل اس طرح بھی ہے: من بھائے منڈیا ہلائے - میر حسن ؎

مری طرف تک دیکھ تو ہائے ہائے مثل ہے کہ من بھائے منڈیا ہلائے

منادی کرنا - اعلان عام کرنا - ڈھنڈورا پیٹنا -

اثر - اسکے معنی ممانعت کرنا بھی ہیں - وہ درج نہیں - (فقرہ) جب مولانا نے شرکت کی منادی کی تھی تو کیوں انکی عدول حکمی کی اور جلسے میں شریک ہوئے -

مناہی - (بفتح اول وکسر چہارم) منہی کی جمع - منع کی ہوئی چیزیں - ناجائز امور - خلاف شرع کام - اس معنی میں لکھنؤ میں مذکر دہلی میں مؤنث -

اثر - مناہی مندرجۂ بالا معنی میں لکھنؤ میں رائج ہی نہیں - مذکر مؤنث کا سوال تو بعد کی باتیں ہیں - لکھنؤ میں اس کا مترادف منہیات ہے - یا مرکب فقرہ امر و نواہی -

مَنال - جاگیر - جائداد - دھن دولت -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - مال ومنال ایک ساتھ بولتے ہیں -

منت خدائے را کہ تواند شمار کرد

واں کیست ہر کہ شکر یکے از ہزار کرد

اثر - خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا - درج نہیں -

منت کا دونا - (ماننا - چڑھانا کے ساتھ) نذر نیاز کا ایک طریقہ - درج نہیں -

منجھی چوٹ - (نون غنہ) وہ ضرب جو خالی نہ جائے - منجھا ہاتھ - درج نہیں -

مندرس - (بروزن جزرس) (نون غنہ) - وہ پرانے کپڑے جو موسم سرما کی آمد کے قبل شریف غربا کو تقسیم کر دیے جائیں تاکہ ان غریبوں کی خودداری کو ٹھیس نہ لگے عام لفظ اُترن کے بجائے لفظ مندرس استعمال کرتے ہیں - اسکی اصل عربی لفظ مندرس ہے (بضم اول وفتح سوم وکسر چہارم جس کے معنی ہیں فرسودہ - کہنہ - تیمر نے اصل عربی لفظ اس شعر میں استعمال کیا ہے ؎

وہی اک مندرس نالہ مبارک مرغ گلشن کو

وہ اس انداز نو کی نوحہ و زاری کو کیا جانے

نوراللغات میں دونوں لفظ درج نہیں - (اودھ پنچ) ہم تو ایسے شخص کی مندرس بھی فخریہ پہن لینے کو تیار ہیں ذکر رو پیہ پیسہ -

منڈا - سستا -

اثر - لکھنؤ میں مدّا کہتے ہیں - (دال مشدد)

منڈپ - (بفتح اول وسوم) کٹی یا جھونپڑی جس کے سامنے پھلواری بھی ہو - اردو میں بار بار مستعمل ہے - پلیٹس نے تو منڈپ اطلس یعنی آسمان تک لکھ دیا ہے - نوراللغات اس لفظ سے خالی ہے - انشا نے اسے بصورت منڈف نظم کیا ہے - قوافی کف - دف - صف وغیرہ ؎

ہیں پری سے ایک جو گی جی بڑے صاحب کمال

دور سے آتا نظر ہے جن کا وہ منڈف نظر

میری ایک نظم کا ٹکڑا ہے :
یہ بابا کا سنڈپ جو ہے پہلے ڈھاؤ محبت کی ہر وقت مُرلی بجاؤ
سنڈکری مار کر لیٹنا ۔ گھٹنوں میں سر ڈال کر لیٹنا ۔
اثر ۔ میں نے اس کی مشق کرنا چاہی مگر ناکام رہا ۔
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے
غالباً کہنا چاہتے تھے گھٹنے پیٹ سے لگا کر لیٹنا ۔ میر حسن سے
گئی منڈکری مار آخر کو لیٹ چھپرکھٹ کے کونے میں منہ لپیٹ
دوسرا محاورہ گنڈلی مار کر لیٹنا ہے ۔
منڈیا مروڑنا ۔ گردن دبانا ۔ دق کرنا ۔ تکلیف دینا ۔ درج نہیں ۔
مُنڈ ۔ سر تنہ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں مُنڈھ کہتے ہیں ۔
مُنڈی گائے سدا کلور ۔ (عو) مثل اُس وقت بولی جاتی ہے
جب بن سے اُتری ہوئی عورت جوان بنے ۔ درج نہیں ۔
من کی مُرری کس سے کہوں پیٹ مسوسا دے رہوں ۔
(عو) پچتانا اور دل ہی دل میں کُڑھنا ۔ کلیجا پکڑ کے رہ جانا ۔ درج نہیں ۔
منبر بنائے مسجد ڈھائے ۔ (عو) چھوٹی چھوٹی باتوں میں پابندی
ضروری امور میں اس کے خلاف طرزِ عمل ۔ درج نہیں ۔
منقضب ۔ عروض کی ایک بحر کا نام ۔
اثر ۔ مقتضب ہے (م ق ت ض ب) نہ کہ منقضب (م ن ق ض ب)
منگوچی ۔ منگوچھی ۔ مونگ کی تلی ہوئی بریاں ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں منگچھیاں کہتے ہیں ۔ (بضم اول و نون غنہ و کسر چہارم)
(منگ ۔ چھیاں)
مُنمُنا ۔ چھوٹا ۔ پست قد ۔ مؤنث کے لئے مُنمُنی ۔ بچوں کی زبان ہے ۔
اثر ۔ میں نے آج تک کسی بچے کو یہ لفظ زبان پر جاری کرتے نہیں سُنا ۔
مُنمُنا ایک خود رو پودا ہے جو گیہوں وغیرہ کے کھیتوں میں اُگتا ہے ۔
اس کے بیج بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کو بھی مُنمُنا کہتے ہیں ۔
لہذا لفظ منمنا حقیر اور ذلیل مقدار چیزوں کے لئے استعمال ہونے لگا ۔

مثلاً بچے کو کھانسی آرہی ہے منمنا بھر افیم کھلا دو ۔
من کے ہارے ہار من کے جیتے جیت ۔ دل کی تقویت اصل
چیز ہے ۔ درج نہیں ۔
منّو بلائی ۔ غریب ۔ مسکین ۔ درج نہیں ۔
مُنھ اجالے ۔ (دہلی) (عو) سویرے ۔ تڑکے ۔
اثر ۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولتی ہیں ۔ اس سے بھی پیشتر کے وقت کو
منھ اندھیرے کہتی ہیں ۔
منھ بناؤ ۔ ہوش میں آؤ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں منھ بنواؤ کہتے ہیں ۔
منھ کٹھا ہو جانا ۔ کسی کسیلی چیز کے کھانے سے منھ کا ذائقہ خراب
ہو جانا ۔ درج نہیں ۔
منھ پر بات رکھنا ۔ کوئی بات دو بدو کہنا ۔ درج نہیں ۔ تجربہ
آج تک منھ پہ ترے میں نے نہ رکھی کوئی بات
ہوئے کیا کیا نہیں فتنے ترے ۔ بررو پیدا
منھ بھرا جانا ۔ تیز مٹھاس کے لئے کہتے ہیں ۔ مثلاً کھیر اتنی میٹھی ہے
کہ منھ بھرا جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔
منھ جھٹلانا ۔ (دہلی) برائے نام کچھ کھا لینا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولا جاتا ہے
منھ چڑانا ۔ منھ کی نقل بدنمائی کے ساتھ کرنا ۔
اثر ۔ چڑانا بکسرِ اول لکھا ہے ۔ لکھنؤ میں منھ چڑانا میں چڑانا بضمِ اول ہے ۔
البتہ خالی چڑانا بکسرِ اول ہے ۔ مثلاً حامد نے محمود کو اتنا چڑایا (ستایا ۔
بنایا) کہ رونے لگا ۔
منھ دھواں ہو جانا ۔ منھ پر ہوائیاں اُڑنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں منھ پر دھواں اڑنا یا منھ دھواں دھواں ہونا بولتے ہیں ۔
منھ سے پھوٹو ۔ (عو) بولو ۔ جواب دو ۔ (عورت مخاطب کے غصے میں
کہتی ہے جب وہ چپ رہتا ہے یا ٹالتا ہے اور سوال کا جواب
نہیں دیتا) ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

منھ کے آگے خندق نہیں - بتاتی ہے - زبان نہیں رکتی -
اثر - لکھنؤ میں منھ کے یا زبان کے آگے خندق ہے - بولتے ہیں -
منھ سے انگارے برسنا - تلخ اور غضب آلود گفتگو کرنا - درج نہیں -
منھ موتیوں سے بھرنا - کثیر انعام دینا درج نہیں -
منھ میں کھیل اڑکر نہیں پڑی - کچھ نہیں کھایا - فاقہ ہے - درج نہیں
منھ میں گالی پڑ جانا - گالی دینے کی عادت ہو جانا - درج نہیں -
منھ نہ پڑنا - کوئی بات کہنے کی ہمت نہ ہونا - منھ نہ کھلنا - درج نہیں -
منھ سے کچھ کا کچھ کہنا - نشہ یا خوف و رعب سے کچھ کہنا چاہنا اور
زبان سے اور کچھ نکلنا - آسیر ؎

ذرا تو نشہ کم ہو تو یہ پڑھواتا ہے کیا واعظ
کہ بیہوشی میں کہتا کچھ ہوں منھ سے کچھ نکلتا ہے

اثر - آسیر کے شعر ہی سے ظاہر ہے کہ روزمرہ منھ سے کہنا کچھ کا کچھ
ہے نہ کہ منھ سے کچھ کا کچھ کہنا - عروج لکھنوی کا یہ شعر بھی اسی کی
نوعیت کا ہے ؎

کل سے دل بیزار کوئی ملتا ہے کچھ کہوں منھ سے کچھ نکلتا ہے

منھ ہی منھ مارنا - متواتر منھ پر ضرب لگانا - درج نہیں -
منھگی - غلہ کی گرانی - خشک سالی -
اثر - منھگی کی جگہ منہگائی بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں -
من امیرانہ کرم دلدرانہ طبیعت بیٹری کو نصیب کہاں جوں گا - درج نہیں -
منھ میں دہی جمانا - بولنے کے محل پر بھی خاموش رہنا - درج نہیں -
منھ لٹکانا - منھ کو شرمندگی سے جھکانا -
اثر - شرمندگی ضروری نہیں - کسی بات کا ناگوار ہونا مگر جواب کا مقدور
نہ ہونا - (اودھ پنچ) وہ غریب منھ لٹکائے بڑبڑاتی چلی گئی -
منھ میں چھوپا لگے - (عو) (کوسنا) - زبان بند ہو جائے - بات
کرنے کا یارا نہ رہے - درج نہیں -
منھ چھٹ - منھ پھٹ -
منھ پھٹ - زبان دراز - بدلحاظ - بدزبان اس شخص کو کہتے ہیں
جو بات کرنے میں بے تہذیبی کرے یعنی جو کچھ منھ میں آئے کہہ بیٹھے - جنیر

؎ اے زلیخا چاک دامن کیا چھپائے راز عشق
ایسے منھ پھٹ کو نہ لانا تھا گواہی کے لئے

اثر - منھ پھٹ وہ ہے جو کوئی بات لگی لپٹی نہ رکھے جو دل میں ہو وہی
زبان پر صاف گو - اسکے معنی منھ پھٹ (گستاخ) سے بالکل مختلف ہیں -
منت کا کونڈا - مراد بر آنے پر نذر نیاز دلانا - درج نہیں - قلق ؎

وہ دیوانہ ہوں میرے پاؤں میں جب بیڑیاں ڈالیں
تو کوہ قاف میں کونڈا کیا پریوں نے منت کا

(منت - بالفتح - من - نت)
منھ پر کھلنا - زیب دینا - شایاں ہونا - مثلاً یہ بات تمھارے
منھ پر نہیں کھلتی - درج نہیں -
منھ لگائی ڈومنی گائے بھانت بھانت - کم ظرف منھ لگانے سے
گستاخ ہو جاتا ہے ، ہوا دکھل جاتا ہے - اس طرح درج نہیں -
منھ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال - درج ہے - اسکے متعلق
یہ کہنا شاید بیجا نہ ہو کہ بے تال میں بے کی آواز بہت خفیف نکلنا چاہیے
اسی لئے انشا نے دریائے لطافت میں منھ لگائی ڈومنی گائے تال
بتال لکھا ہے -
منگائی منتی سے آئی مٹی - احمق خادمہ کے متعلق یہ مثل کہی جاتی ہے
درج نہیں -
من چین - دل کا آرام - سکھ - درج نہیں - (اودھ پنچ) خیالی
پلاؤ اور من چین کا حلوا مغزی کا چٹا تھا -
منھ نہ کھلوائیے کہنے پر مجبور نہ کیجئے - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎

آپ اور پرسش غمہائے نہانی کیا خوب
منھ نہ کھلوائیے ان باتوں میں کیا رکھا ہے

(منھ کھلنا درج ہے)
من کو بھائے تو ڈھیلا بھی سپاری ہے - پسند آ جائے تو بری چیز
بھی اچھی معلوم ہوتی ہے - عورتوں کی یہ مثل درج نہیں -

م - و

موا بادل - ابرمردہ - اسفنج -
اثر - مردہ بادل کہتے ہیں - موا بادل کہنا تو گویا عورتوں کی زبان میں بادل کو کوسنا ہے -
موالی - یار دوست - نوکر چاکر -
اثر - یہ لفظ یار دوستوں کے لیے نہیں نوکر چاکر کے لیے - اسی سے لکھنؤ میں ہالی موالی بولتے ہیں - خالی موالی نہیں - ہالی نوکر - خدمتگار ہوئے موالی دوست نیز عزیز اقارب -
موت ذبح ہونا - کہتے ہیں قیامت کے دن فرشتۂ اجل جس کو ملک الموت کہتے ہیں ذبح کیا جائے گا - شمیم ؎

جنت میں موت ذبح ہو جس طرح اے شمیم
کیجئے حلال ہو کے مجسم جو آئے رنج

اثر - اس سے قطع نظر کہ ملک الموت کا قیامت کے دن ذبح کیا جانا کسی حدیث یا روایت میں مذکور ہے کہ نہیں ایک بیٹھکے زمین آسمان کے قلابے ملانے والے شعر پر محاورے کی بنیاد رکھی جاتی ہے - جنت حیات جاوید کا مقام ہے وہاں موت کا گزر کہاں - موت کو موت آجاتی ہے زندگی میں مبدل ہو جاتی ہے - حلال کرنا ذبح کرنا بھی ہے اور حرام کی ضد بھی ہے - رنج مجسم ہو کے آئے تو اُسے حلال کرکے اور حلال سمجھ کے کھا جائے یعنی رنج کی پروا نہ کیجئے جب رنج بکرے کی طرح مجسم ہو جائیگا تو چین کی بنسی بجے گی -
القصہ موت کا ذبح ہونا ایک فرضی اور بے سروپا محاورہ ہے -
موتی چور - ایک قسم کی مٹھائی -
اثر - مٹھائی کا نام موتی چور کے لڈو ہے نہ کہ صرف موتی چور -
موتی چور کی زنجیر - ایک خاص قسم کی زنجیر ؎

مسکرا کر وصل میں جب دانت پیسے یار نے
موج خندہ بن گئی زنجیر موتی چور کی

اثر - اس کے سوا کیا کہئے کہ یہ زنجیر اسی شعر سے لپٹی ہوئی ہے اور کہیں اس کا وجود نہیں -
موت کا دھڑکا - مرنے کا ڈر - درج نہیں - میرا شعر ہے -

موت کا دھڑکا اتنا لگا رنگ شکستہ دل مردہ
اس سے آزاد ہو مرنا بہتر دم میں وارا نیارا ہے

مرنے کے کنارے - مرنے کے قریب -
اثر - لکھنؤ میں گور کنارے کہتے ہیں -
موٹاپا - (واو کی آواز خفیف) فربہی - لکھنؤ میں موٹاپن کی جگہ بھی بولتے ہیں - درج نہیں -
موٹلا - (واو کی آواز خفیف - لام مشدد) - موٹا گدبدا بچہ - درج نہیں -
موٹی نظر - بصارت میں فرق ہونا - درج نہیں -
موٹا ڈھولنا - بہت موٹا - فربہ - درج نہیں -
موٹا سا چھدا رکھ دینا - جھوٹا سنگین الزام لگا دینا - درج نہیں -
موٹی گالی - فحش گالی -
اثر - لکھنؤ میں موٹی سی گالی کہتے ہیں -
موتھا - ایک قسم کی گھاس جس کی جڑ میں سے دانے نکلتے ہیں -
اثر - لکھنؤ میں ناگر موتھا کہتے ہیں -
موج رم - بِسلسل بھاگنا - درج نہیں - تجر ؎

تیری آنکھوں کا جو سودا اے صنم ہو جائے گا
تجر جنگل میں ہرن کی موج رم ہو جائے گا

موجہ - پانی کی لہر -
اثر - اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ موجہ مذکر اور موج کا مزید علیہ ہے -
موری کی اینٹ مسجد میں لگی - مثل - ذلیل کو عروج حاصل ہوا - درج نہیں

مول سے بیاز پیارا ۔ جس طرح مہاجن کو اصل سے سود زیادہ عزیز ہوتا ہے بیٹی دے کر داماد کی محبت زیادہ ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔
جانصاحب سے
بیٹی بچے داماد کے دم کا سہارا ہے
مثل ہے مول سے بی جان ہوتا بیاز پیارا ہے

موچھوں کا کونڈا ۔ وہ نیاز جو لڑکے کی مسیں بھیگنے پر مسلمان عورتیں دلاتی ہیں ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں سیل کے کونڈے کہتے ہیں ۔ (سیل بکسر اول یائے مجہول)

موچھیں مروڑنا ۔ موچھوں کو بل دینا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں موچھوں پر تاؤ دینا یا تاؤ پھیرنا بولتے ہیں ۔ (طلسم ہوشربا)
صمصام نے یہ سنکر موچھوں پر تاؤ پھیرا ۔

مودھو ۔ احمق ۔ بیوقوف ۔ سادہ لوح ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں بدھو کہتے ہیں ۔ بضم اول و دال مشدد واو معروف)

مَور ۔ (بالفتح) آم کا پھول ۔ بور ۔ قلق سے
ڈھاک پھولا ہے مور آیا ہے لاڑکو رنگ لایا ہے
اثر ۔ ب کی ردیف میں یہی شعر مور کے بجائے بور کے ساتھ لکھا ہے گو اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ صحیح مور ہے ۔ کوئی دلیل نہیں جس کی کہ مور کیوں صحیح اور بور کیوں غلط ہے ۔ لکھنؤ میں بور کے سوا مور کوئی نہیں بولتا ۔ پلیٹس میں بور کے معنی آم کے پھولنے کے سوا اور کچھ نہیں لکھے جس کا یہ مطلب ہوا کہ بور آم سے مخصوص ہے اور مور عام لفظ گل یا پھول کے لیے ہے ۔ مور کے تحت یہ عبارت ہے ۔
A bud ; a blossom.
فیلن میں لفظ بور علیحدہ درج نہیں ۔ مور کے مقابل لکھا ہے کہ فرخ آباد میں بور کہتے ہیں ۔ مور کے معنی کل پھول خاص کر آم کا پھول ملتے ہیں ۔ ان تمام امور سے واضح ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں جسے بور کہتے ہیں دہلی میں مور کہتے ہیں ۔ ایک کو صحیح ایک کو غلط نہیں کہہ سکتے ۔ قلق کے شعر میں اسی لفظ کو ایک جگہ بور دوسری جگہ مور پڑھنا نرالی منطق ہے ۔

مورکھ کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان ۔ مثل نادان شخص گر ذی مقدور بغیر سوچے سمجھے کام کرتا ہے ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) بے عنوان کی باضابطہ رپٹ لکھوادی ۔ مورکھ کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان ۔

مولی اپنے ہی پتوں بھاری ۔ جب اپنے ہی بوجھ سے دبے جاتے ہیں تو دوسروں کا بوجھ کیا اٹھائیں گے ۔
اثر ۔ لفظ ہی مثل کا جزو نہیں ۔ لکھنؤ میں عورتیں مولی اپنے پتوں بھاری بولتی ہیں

مومنا چومنا ۔ (واو مجہول) نازک اور کمزور ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) میں ایسا ہی گیگلا اور مومنا چومنا تھا کہ تتلیاں مجھے گھیر لیتیں ۔

موج میں ہونا ۔ موج میں آنا ۔ بحر سے
کس موج میں ہو بحر ذرا اپنی خبر لو
منجدھار میں جاتے ہو کنارے نہیں آتے
اثر ۔ موج میں ہونا کسی دھن میں ہونا، کھو اور کھویا ہوا سا ہونا ہے ۔ خالی موج میں آنا کہنے سے مطلب کی طرف رہنمائی نہیں ہوتی ۔

موجیں اڑانا ۔ پانی کی لہر اڑانا ۔ گلزار نسیم سے
بے ننگ یہ سب نہا رہی تھیں موجیں باہم اڑا رہی تھیں
اثر ۔ موجیں اڑانا آپس میں چھینٹے اڑانا ہے ۔ ایک دوسرے کے منہ پر ہاتھ کے تھپیڑے سے پانی پھینکنا ۔ نہانے کے دوران میں نہ کہ پانی کی لہر اڑانا ۔ اس کے علاوہ اس کے معنی موجیں کرنا یعنی عیش کرنا مزے اڑانا بھی ہیں ۔ میر سے
موجیں کرے ہے بحر جہاں میں ابھی تو تو دیکھے گا بعد مرگ کہ عالم حباب تھا
(موجیں کرنا نوراللغات میں علیحدہ درج ہے ۔

مونچھ یا مونچھیں کتر لینا ۔ (کتر بفتح اول و دوم) ۔ کسی کو مطیع و فرمانبردار بنا لینا ۔ شکست دینا ۔ درج نہیں ۔ انشا سے
سجدہ کرتا ہے یہاں آکے وہ متواضع کبت
مونچھ جو شیر نیستاں کی کتر لیتا ہے

موڑھا ۔ سرکنڈے کی بنی ہوئی کرسی ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں مونڈھا کہتے ہیں ۔ (نون غنہ واو مجہول) ۔

موقع اور مناسب سے ۔ قرینے اور سلیقے سے ۔ (درج نہیں) ۔

(طلسم فصاحت) شیشہ آلات موقع اور مناسب سے ہر جا سجا ہے۔
مونڈنا۔۲۔ کسی استاد کا کسی کو شاگرد بنانا۔ تیر ؎
ایسے مونڈے ہیں نے کتنے بے شعور ہے حجامت ایسے فرقہ کی ضرور
اثر۔ مونڈنا کسی کو احمق بنانا۔ تادیب کرنا۔ کچا بخیا کھولنا ہے نہ کہ شاگرد بنانا
مور چھنا۔ مور کے ناچنے میں اس کے پروں سے چھن چھن کی آواز نکلنا۔
گانے میں ایک سُر کا نام۔ درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا) مور چھنا
انھیں کے گلے سے نکلتے سنا۔
موئی مائی ٹوٹی سگائی۔ مرنے کے بعد سب رشتے منقطع ہو جاتے ہیں۔
درج نہیں۔
موئی ہاتھ پرائی جس کو چاہے دے۔ عزت خدا کی طرف سے ہے۔
درج نہیں۔
مورچال۔ کھائیں یا خندق غنیم کے محاصرے کے لئے اس طرح
درج نہیں۔ انیس ؎

خالی ہیں مورچال تو سنگر چھٹے ہوئے
غربت میں یاد کرتے ہیں سب گھر چھٹے ہوئے

موس لینا۔ لوٹ لینا۔ اس طرح درج نہیں۔
مونچھ مروڑنا۔ اُس کو راہ پر لانا جو واہی تباہی بک رہا ہو۔ اس طرح
درج نہیں۔ (دریائے لطافت)۔
مونڈ گرو پیر۔ سنیاسی۔ پہنچا ہوا فقیر۔ درج نہیں۔ انشا ؎

ماتھے پہ مرے خط الف اللہ کا کھینچو — سونپو مجھے بستر
تم مونڈ گرو پیر بندہ ہوا چیلا — جی سے کرے خدمت

م - ہ

مہتاب کا کھیت کرنا۔ چاندنا اور چاندنی نکلنا۔ برق ؎

یوں ترے رخ سے عیاں ہے تہہ تن میں مہتاب
کھیت جس طرح سے کرتا ہے چمن میں مہتاب

اثر۔ وہی شعر ہے محاورہ گڑھنا۔ نثر میں چاند یا چاندنی کا کھیت
کرنا کے سوا کوئی مہتاب کا کھیت کرنا نہیں بولتا۔

م - ے

میٹھا پونیا۔ گھوڑے کی ہلکی چال جو بہت تیز ہو نہ سست۔
اثر۔ لکھنؤ میں میٹھی پوئی کہتے ہیں۔
میدان بدنا۔ کنکوا لڑانے کے دن تاریخ طے ہونا۔ درج نہیں۔
میدان لڑانا۔ مقررہ اوقات پر کنکوا اڑانا۔ درج نہیں۔
میر مخادین۔ میر مقطع۔ ایسے شخص کو بطور استہزا کہتے ہیں جو اپنے کو
بہت لیے دیے رہے اور بڑا بردبار بنے۔ درج نہیں۔
میٹھی مار۔ وہ مار جو جسم پر ظاہر نہ ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھیتری مار کہتے ہیں۔
میٹھی میٹھی پھوار۔ دھیمی پھوار۔
اثر۔ لکھنؤ میں پھوار کے ساتھ میٹھی میٹھی کا اضافہ نہیں کرتے۔ پھوار کے
معنی ہی ننھی ننھی بوندیاں ہیں۔
میدان بولنا۔ میدان جنگ میں شور ہونا۔ شعور ؎

بولتا رہتا ہے میدان شہیدوں کا ترے
نہ کہے اس کو کبھی شہر خموشاں کوئی

اثر۔ شہیدوں کا مقتل میدانِ جنگ کیونکر ہو گیا شعر میں میدان
بولنے کا مقصد رونق چہل پہل ہے۔ میدانِ جنگ کے لیے خاص
اصطلاح رَن بولنا ہے۔
میرا شیر۔ کبھی طنز سے اور کبھی بطور تعریف کہتے ہیں (ابن الوقت)
آپ کے چلے جانے کے بعد سے جو چٹھیاں لکھنے بیٹھے تو میرے شیر نے
چراغ ہی جلا دیا۔
اثر۔ میرا شیر قطعاً غلط ہے۔ میرے شیر چاہئے جیسا کہ خود مندرجہ
مثال سے ظاہر ہے۔
میرا ماتم کرے۔ (عو) قسم۔ میرا کہنا نہ مانے تو مجھے مردہ دیکھے۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اس جگہ ہمیں بیٹھے۔ ہمارا مردہ دیکھے۔ ہمیں

سب کرے ہماری بھی کھائے اور نہ معلوم کیا کیا کہتی ہیں ۔

میلے میں جھمیلا ہوا ہی کرتا ہے ۔ جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں وہاں کبھی کبھی تکرار ہو ہی جاتی ہے ۔ درج نہیں ۔

میں کروں تیری بھلائی تو کرے میری آنکھوں میں سلائی ۔ (نو) نیکی کا بدلہ بدی ۔

مینڈکی چلی مداروں کو ۔ کمینے یا نکمے آدمی نے بھی بڑا حوصلہ کیا ۔

شوق ؎ ساقی لے دے کے اپنے یاروں کو
مینڈکی بھی چلی مداروں کو

اثر ۔ خود شعر سے ظاہر ہے کہ مثل لفظ بھی کے اضافے کے ساتھ ہے مینڈکی بھی چلی مداروں کو ۔

مینہ کا آنکھ نہ کھولنا ۔ مینہ کی آنکھ دگنا ۔ جب مینہ برابر برستا رہتا ہے تو کہتے ہیں کہ مینہ نے آنکھ نہیں کھولی یعنی بارش نہیں تھمی ۔

انشا ؎ کل تو ساون نے برساہی کیا ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی مینہ کی کھلی

اثر ۔ شعر سے محاورہ سازی کی حد ہو گئی ۔ انشا کے شعر سے لفظ رات نکال دیجئے اور پھر دیکھئے کہ ان مفروضہ محاوروں کا کیا حشر ہوتا ہے ۔

مینہ کہتا ہے آج برس کے پھر نہ برسوں گا ۔ متواتر دیر تک بارش ہونا ۔ درج نہیں ۔

میاں باہر پنجہزاری بیوی گھر میں قحط کی ماری ۔ (نو) میاں باہر عیش کر رہے ہیں بیوی گھر میں مصیبت جھیل رہی ہے ۔ درج نہیں ۔

میابندی ۔ (نو) ماں لڑکی کے مقابل اپنے کو ازراہ محبت سے میابندی کہتی ہے ۔ درج نہیں ۔ عزّ آج لکھدی ؎

کبھی کہتی تھی نیل ڈھلتا ہے
میابندی کا دم نکلتا ہے

مینہ کا جھمکا لگنا ۔ (دہلی) مینہ کی جھڑی لگنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ کا مرادف مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا ۔ اور اس غریب مینہ کی جھڑی کو علیحدہ درج بھی نہیں کیا ۔

میری بلا جانے ۔ میں کیا جانوں ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت)

میلا رہنا ۔ بفتح اول بمعنی [illegible] رہنا ۔ درج نہیں ۔ (دریائے لطافت) ۔

میری پاپوش جاتی ہے ۔ کہیں جاتے ہے بربنائے نفرت یا غصہ انکار ۔ درج نہیں ۔ میری پاپوش بھی نہیں جاتی ۔ (طلسم ہوشربا)

میں کے گلے پر چھری ۔ غرور کا نتیجہ برا ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

میٹھا اور پھر کھٹوٹ ۔ شیرینی میں چاشنی جو خوشگوار ہوتی ہے ۔ درج نہیں ۔ اور صحیح ۔

حرف ن

ن ۔ ا

ناتھنا ۔ (کنایۃً) پھانسنا شامل کرنا ۔ اس معاملے میں مجھے کیوں ناتھتے ہو ۔

اثر ۔ کنایۃً ہی نہیں لفظاً بھی ناتھنا پھانسنا ہے مثلاً کنکوے کے کئے ناتھ لئے یعنی پھانس لئے ۔

ناٹا ۔ پستہ قد ۔ ٹھگنا ۔ بونا ۔ ۲ ۔ شریر ۔

اثر ۔ ناٹا سے مضبوط یا توانا کا مفہوم علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ ناٹا وہ شخص جو پستہ قد تو ہے مگر جسم گٹھا ہوا اور مضبوط ہے ۔ ناٹا بمعنی شریر میری نظر سے نہیں گزرا ۔ فیلن میں ناٹا بمعنی شریر لڑکا ضرور لکھا ہے ۔ نہ معلوم صاحب نور اللغات نے لفظ لڑکا نکال کر خالی شریر کیوں رکھا ۔ یوں تو اسی فیلن میں ناٹا کے ایک معنی "جوان بے تحاشا" بھی

بھی ہی اُسے شامل نہیں کیا گیا ۔

ناڑی ۔ ۳ ۔ (اخبانیوں کی اصطلاح) ایک قسم کی آتشبازی ۔

اثر ۔ میں نے آج تک کسی افغانی کو ڑ کا تلفظ ادا کرنے پر قادر نہیں دیکھا ناڑی کیونکر کہے گا ۔ فیلن یا پلیٹس میں بھی یہ معنی درج نہیں ۔ نہ معلوم کہاں سے حاصل کئے گئے ہیں ۔

ناز و نعمت میں پالنا ۔ لاڈ پیار میں پالنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ناز و نعم سے پالنا کہتے ہیں ۔

نازل ہونا ۔ ایسے شخص کا آنا جس کی آمد بار خاطر اور غیر متوقع ہو ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

ناخن تراش ۔ ناخنگیر ۔ لکھنؤ میں مونث ۔ دہلی میں مذکر ۔

اثر ۔ اور اس کی وضاحت نہیں کہ لکھنؤ میں ناخن تراش مستعمل ہی نہیں ۔ ناخنگیر کے بدلے ناخنگیری یا نہرنی ہے ۔ ان کو مذکر بولنا ویسا ہی مضحک ہوگا جیسا ناخنگیر یا ناخن تراش کو مونث بولنا ۔

نادر شاہی زمانہ ۔ ظلم کا زمانہ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں صرف نادر شاہی کہہ کر مطلب ادا کرتے ہیں ۔

ناخونہ بابونہ ۔ ایک دوا کا نام درج نہیں ۔

ناک آنا ۔ ناک سے آلائش گرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ناک بہنا کہتے ہیں ۔

ناز کہانی ۔ عشق و محبت کے دلچسپ واقعات ۔ درج نہیں ۔ تیسر

کہہ کے فسانۂ عشق و وفا کا لوگ محبت کرتے تھے
اب وہ ناز کہانی اُن کی گویا دست کی ہے بات

ناک بیندھنا ۔ ناک میں سوراخ کرنا ۔ ناک چھیدنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ناک چھیدنا کہتے ہیں ۔

ناک پر ٹکا رکھ دینا ۔ فوراً اجرت ادا کر دینا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ہاتھ پر ٹکا رکھ دینا ہے ۔ محنت کی اجرت ادا کر دینا مگر کام کی قدر نہ کرنا ۔

ناک پر غصہ ہونا ۔ بہت جلد خفا ہونا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ناک پر غصہ رکھا ہونا ۔

ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا ۔ کنایہ ہے کسی کے احسان خفیف کے بھی شرمندہ نہ ہونے سے ۔ تنیر ؎

اب سہانے جو تراں میں خال روئے پاک پر
بیٹھنے یا تم نہیں دیتے تھے مکھی ناک پر

اثر ۔ محاورے سے نازک مزاجی کا اظہار ہوتا ہے نہ کہ شرمندۂ احسان نہ ہونے کا گو حضرت جلال نے جو کچھ لکھا ہے حضرت مولف نے نقل کر دیا ہے باستثنائے شعر ۔ جس سے دونوں کی تردید اور میرے معروضے کی تصدیق ہوتی ہے ۔

ناک میں جی ہونا ۔ عاجز ہونا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں ناک میں دم ہونا بولتے ہیں ۔ وہ درج نہیں ۔

نال ۔ جو شخص اپنے گھر پر جوا کھلواتا ہے ہر داؤں پر اپنا حق لگاتا ہے اسے نال (لینا کے ساتھ) کہتے ہیں ۔ یہ معنی درج نہیں ۔

ناک چوٹی گرفتار ہیں ۔ ناک چوٹی گرفتار رہتے ہیں ۔ ۱ ۔ عزت اور حرمت سنبھالنے میں مصروف رہتے ہیں ۔ ۲ ۔ گھر کے دھندوں اور دنیا کے کھیڑوں میں گرفتار رہتے ہیں ۔

اثر ۔ خفیف فرق سے دونوں محاورے اس طرح ہیں ۔

۱ ۔ ناک چوٹی گرفتار ۔ ۲ ۔ ناک چوٹی میں گرفتار ۔

ناک چوٹی گرفتار ۔ مغرور اور نازک مزاج عورت جو ہر وقت تیوری چڑھائے رہے اور ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دے ۔ انشائے دریائے لطافت میں لکھا ہے ۔

ناک چوٹی گرفتار ہے یعنی بسیار غیور و نازک طبع و متکبر است

ناک چوٹی میں گرفتار ۔ وہ عورت جو گھر کے دھندوں میں الجھی رہے ۔ حضرت مولف نے جو شعر تھوڑی تحریف کے ساتھ پیش کیا ہے وہ موخر الذکر محاورے کی سند ہے اور لفظ میں اس میں موجود ہے ؎

جانے جندی کی بلا تجھ پر گزرتی کیا ہے
ناک چوٹی میں تو اپنی ہی گرفتار ہوں میں
بوالہبی

ناک میں تیر سا لگنا۔ تیز دوا جس کی جھانچ نتھنوں تک پہنچے۔ درج نہیں۔
ناک کاٹ کے نیبو نچوڑ دینا۔ بہت ذلیل کرنا۔ درج نہیں۔
ناک رگڑے کا بچہ۔ (دہلی) وہ بچہ جو بہت سی دعا، پیر ' درستین، مان کر (ماننے کے بعد) (اثر) پیدا ہوا ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں اللہ آمین کی اولاد کہتے ہیں۔
ناک ناک بدنا۔ کسی بات پر اتنا وثوق ہونا کہ اگر غلط نکلے تو ناک کٹوا دیں۔ درج نہیں۔
ناک پھلانا۔ غرور سے ناک کو پُر باد کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں نتھنے پھلانا کہتے ہیں۔
ناک چنے چبوانا۔ بہت تکلیف دینا۔ پریشان کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ناکوں چنے چبوانا بھی کہتے ہیں۔
ناکوں دم کرنا۔ بہت تنگ کرنا۔ درج نہیں۔
ناچ کھلاڑی دِھنک دِھنا۔ بند، نچانے والے کے بول (کنایۃً) جب کوئی دوست دگی دگی میں گرفت اور چراغ پا ہو تو اس کو اور بنانے کے لیے یہ الفاظ زبان پر جاری کرتے ہیں۔ درج نہیں۔
ناخریدہ غلام۔ بغیر پیسے کوڑی کا غلام۔ بندۂ احسان۔ درج نہیں۔
ناخونی گوٹ۔ نہایت باریک گوٹ۔ درج نہیں۔
نابود ہونا۔ غارت ہو جانا۔ نسٹ جانا۔ عورتیں اس طرح کوستی بھی ہیں۔ خالق کرے یا اللہ کرے تو نابود ہو۔
ناطقہ بند ہونا۔ بحث میں عاجز ہونا۔ منہ سے بات نہ نکلنا۔
(ناسخ نے خلاف جمہور نطق بند ہونا نظم کیا ہے ؎
نطق ہوگا بند اوزاہد منیخواروں سے بحث
بے صدا ہو جائے گا گنبد تری دستار کا)
ناغہ کاٹنا۔ کام سے غیر حاضری کی مزدوری منہا کرنا۔ درج نہیں۔
ناگا۔ ناشپاتی کی ایک قسم۔ یہ معنی درج نہیں۔
نارا۔ رنگین گنڈے دار سوت۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے ناڑا کہتے ہیں۔

نالے کھولے۔ نالے اور گڑھے۔ ندی نالے کا مرادف۔ درج نہیں۔
نام پوچھنا۔ واقف ہونے کے باوجود انجان بننا۔ درج نہیں۔ آتش ؎
لک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا
تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا
نام کو مرنا۔ نام کے لیے جان دینا۔ ناموری اور عزت کی پاسداری کرنا۔ ناسخ ؎
نام کو مرتا ہے تم پر یچ تو ہے
غیر سے مجھ کو محبت ہے بہت
اثر۔ شعر سے غلط معنی نکالے گئے۔ نام کو مرنا برائے نام محض دکھانے کو مرنا عاشق بننا ہے۔ ناسخ کا شعر بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔ مزید توثیق میر سے بیان کردہ مطلب کی ان اشعار سے ہوتی ہے۔ ناسخ ؎
شاہ کہتے ہیں اُسے جس سے گدا پائیں خراج
نام کو دنیا میں یوں تو جو گدا ہے شاہ ہے
ذوق ؎ کاسے میں فلک کے نہ ہے نام کو زہراب
دھر کھینچے اگر تشنہ لب جام محبت
وہ نام پر مرنا ہے جس کے معنی ہیں عزت کی پاسداری کرنا۔ مثل۔ مرد نام پر مرتے ہیں نامرد نان پر۔
نانا۔ ایک ظرف سے دوسرے ظرف میں ڈالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں انڈیلنا کہتے ہیں۔ نانا ٹھیٹ گنوارو زبان ہے۔
نانی مرنا۔ کام سے جی چرانا۔ (فقرہ) کام کے وقت نانی مرتی ہے۔ درج نہیں۔
نان ونفقہ۔ روٹی کپڑا۔ بال بچوں کا خرچ۔
اثر۔ عام بول چال نان نفقہ بغیر واو عطف ہے۔
ناؤ۔ (ف۔ ناؤ۔ چھوٹی کشتی) کشتی۔ ڈونگی۔
ناؤ عمر۔ ناؤ کا عمر سے استعارہ کرتے ہیں۔ ذوق ؎
جھوٹ سے سچ ہے کہ بیڑا پار ہوتا ہی نہیں
کثرت بہتان سے ناؤ غرق طوفان ہوئی
اثر۔ فارسی میں ناؤ نہیں بلکہ ناوہ ہے بمعنی بدررو یا پرنالہ۔ مثال میں

رشک کا جو شعر پیش کیا ہے اُس کے مصرعِ ثانی میں صریحی کتابت کی
غلطی ہے ۔ میرے پاس رشک کا دیوان موجود نہیں مگر قیاس کہتا ہے کہ
مصرع اس طرح ہوگا ع " کثرتِ بہتان سے ناودہ قہر طوفانی ہوئی " یعنی
جس زندگی میں طوفان اٹھتے تھے وہ اب ناودہ (بدررو یا پرنالا) سے
زیادہ شور انگیز و ہنگامہ آرا نہیں ۔

فارسی کتب لغات میں ناؤ بمعنی کشتی کا وجود نہیں ۔ ناودہ بمعنی
مذکورۂ بالا ۔ غیاث کی یہ عبارت ہے

" ناودہ بمعنی بدررو و آبِ بام و آں اکثر از چوب بود
یا از سفال ۔ ہندی پرنالہ ۔ و در برہان نوشتہ کہ چوب
کوتاہ میان خالی "

" ناودان ۔ راہ بدررو و آبِ بام "

ناودان (مخفف ناودہ دان) کو اردو میں نابدان اور عام طور پر
ناپدان کہتے ہیں ۔

بہارِ عجم کی عبارت ہے :۔

" ناودان ۔ میزاب و آں را در عرف پرنالہ گویند ۔

محسن تاثیر ؎

دولت کثرت ندارد ناہموار آستیں
کس صدا از ناوداں جز روز باراں نشنود "

ناودان کے یہ معنی خود حضرت مؤلف نے بھی لکھے ہیں بلکہ عاشق کا
شعر بھی پیش کیا ؎

ابتدا یہ بحرِ اشک کو دریا رواں ہوئے
قصرِ بدن میں دیدۂ تر ناوداں ہوئے

ناؤ ڈبونا ۔ مطلب حصول نہ ہونا ۔ ناکام رہنا ۔ درج نہیں ۔
ناؤ پار لگانا ۔ کام کا کسی کو پہنچانا ۔ مطلب برآری ہونا ۔ درج نہیں ۔
نانک متی توپ ۔ بڑی توپ ۔ درج نہیں ۔
نانکے جوڑ بخیہ ۔ ایسی بخیہ جس میں ٹانکے سے ٹانکا ملا ہو ۔ درج نہیں
(اودھ پنچ) ڈنڈا لے کے ڈیل بھر پر نانکے جوڑ بخیہ شروع کر دی ۔

ناک میں تی کرنا ۔ چھینکیں آنے کے لیے ۔ مذاق یا شرارت سے سوتے
آدمی کی ناک میں تی کرنا تاکہ وہ گھبرا کے اٹھ بیٹھے ۔
ناک سنکنا ۔ (دہلی) ناک صاف کرنا ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں ناک چھنکنا کہتے ہیں ۔
ناک کا تنکا ۔ وہ تنکا جو لڑکیاں ناک چھیدنے (چھیدنے) کے
بعد ناک کے سوراخ میں ناکتدائی کے زمانے تک اس غرض سے رکھتی
ہیں کہ سوراخ بند نہ ہو جائے ۔
اثر ۔ عموماً یہ تنکا نیم کا تنکا ہوتا ہے ۔ نواب مرزا شوق ؎

ناک میں نیم کا فقط تنکا   شوخی چالاکی مقتضا سن کا

نام لے کر کان پکڑنا ۔ کسی سے مرعوب ہونا ۔ لوہا ماننا ۔ (فسانۂ آزاد)
مصر کے پہلوانوں کے استاد اُسی کا نام لے کر کان پکڑتے تھے ۔
ناک چھنکنی کی جھاڑی ہوگئی (اچھینکی) تو اتر بہت سی چھینکیں
آگئیں ۔ درج نہیں ۔ (فسانۂ آزاد) ناک چھینکتے چھینکتے چھنکنی کی
جھاڑی بن گئی ۔
ناک میں دم ہونا ۔ کسی سے تنگ ہونا ۔ عاجز ہونا ۔ درج نہیں ۔
جان صاحب ؎

لیلن خاں سے یا جی دم ناک میں ہے میرا
ہر روز میں اٹھاؤں تیسوں کلام کب تک

ناس ۔ تباہی ۔ بربادی ......
اثر ۔ ناس بمعنی تمباکو کا برادہ درج نہیں ۔ ناس لینا درج ہے ۔
ناک ہونا ۔ نمایاں ہونا ۔ برتر ہونا ۔ درج نہیں ۔ جلال ؎

خدا کی شان کہتا ہے بتوں کی ناک کا تنکا
مری تصویر میں سب زیوروں کی ناک ہوتا تھا

ناکندہ ۔ وہ بچھیرا جس کے ابھی تک دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں ۔
ایک برس کی عمر تک کا گھوڑا ۔ مصحفی ؎

دل میں عاشق کے چھپے خار تری مژگاں کے
تھا یہ ناکندہ بچھیرا نہ ہمیشہ آیا

اثر۔ ناکنہ وہ بچھیڑا ہے جس پر پہلے پہل زین رکھا گیا ہو یا ابھی نہ رکھا گیا ہو۔ باقی محض عبارت آرائی ہے۔ انشاؔ ؎

مجھے ڈر ہے بچھیڑا اک جو ہے ناکنہ سا پھرتا
مبادا اسے دوا جی وہ کہیں تم کو کھنڈل ڈالے

ناکسہ بھیبر۔ وہ جالیں جو رنڈیاں تماش بینوں کے پھانسنے میں استعمال کرتی ہیں۔ درج نہیں۔

ناک نہ کان نتھ بالیوں کا ارمان۔ بے وقوفی کی راہ سے بےمحل ارمان کرنا۔ درج نہیں۔

ن ۔ ب

نبٹنا۔ نبٹانا۔ فیصلہ کرنا۔ جھگتانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نپٹنا۔ نپٹانا ہے۔

نبڑنا۔ ایک بار اول دفتح دوم (دہلی) خرچ ہو جانا۔ باقی نہ رہنا۔ اس جگہ نبڑ جانا مستعمل ہے۔ آتشؔ ؎

فرقت کی شب میں زیست نے اپنی وفا نہ کی
قبل سحر چراغ ہمارا نبڑ گیا

اثر۔ نبڑنا دہلی سے مخصوص۔ مثال میں شعر آتش لکھنوی کا یہ نکات کون سمجھ سکتا ہے۔ نبڑنا اور نبڑ جانا ایک ہی چیز ہیں۔

نبولی۔ نیم کا پھل۔ نکولی۔

اثر۔ لکھنؤ میں نکولی کہتے ہیں

نبضیں ڈھیلی ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ امید منقطع ہونا۔ درج نہیں۔

نبل۔ کمزور۔ ناقص۔ خراب۔ بے یار و مددگار۔

اثر۔ یہ ظاہر کر دینا چاہیے تھا کہ عوام کی بول چال ہے۔

نبل کی جورو سب کی سلہج۔ مفلس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ یہ مثل درج نہیں۔

نبض انتشار میں ہونا۔ نبض کا خلاف قاعدہ چلنا حالت نزع میں۔ ہجرؔ ؎

ریض عشق میں ڈھونڈو نہ انتظام حواس
کہ نبض کو بھی یہاں انتشار میں دیکھا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ ہجر کے شعر میں محض مضمون آفرینی ہے انتظام اور انتشار کا تقابل ورنہ انتظام حواس کو بھی محاورہ کہیئے۔

نبض کا انتظام۔ نبض کی باقاعدہ رفتار۔ شوق قدوائی ؎

وہ مجھ کو دیکھ کے کہتے اٹھے یہ بالیں سے
کچھ اس کی نبض کا بگڑا سا انتظام ہے اب

اثر۔ یہ بھی نبض کے انتشار کی قسم کا ہے۔

ن ۔ ت

نتھ چوڑی برقرار رہے۔ (دعا۔ عو) سہاگن رہے۔ آباد رہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں سہاگ بنا رہے۔ سہاگ برقرار رہے۔

نتھنوں چنے چبوانا۔ بہت پریشان کرنا۔ عاجز کرنا۔

نتیجہ بھگتنا۔ کئے کی سزا پانا۔ درج نہیں۔

نت کھودنا نت پانی پینا۔ روز مزدوری کرنا روز کھانا۔

اثر۔ مثل باضافہ کنواں ہے۔ نت کنواں کھودنا نت پانی پینا۔

ن ۔ ٹ

نٹ بدھیا۔ شعبدہ گری۔ شعبدہ گری۔ ہجرؔ ؎

اہل دنیا کی کرامت کو سمجھ نٹ بدھیا
دار پر منصور کرتا ہے تماشا جھوٹ کے

اثر۔ ہجر کے شعر میں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر نٹ بدیا کہتے ہیں۔ یہ یا بمعنی علم فیلن میں بھی درج ہے۔

نٹ کھٹ۔ فتنہ پرداز۔ شریر۔ گستاخ۔ خرقؔ ؎

میں سمجھتی ہوں جو ارادہ ہے
ایک نٹ کھٹ حرامزادہ ہے

اثر۔ نٹ کھٹ چالاک عیار شخص کو کہتے ہیں۔ نواب مرزا شوق کے شعر میں بھی چالاکی و عیاری کا پہلو ہے۔

نمٹیا۔ (بالفتح و فتح سوم) چھوٹے قد کا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ناٹا کہتے ہیں۔

ن - ج

نجھول۔ (بکسر اول و ضم دوم) وہ چال جس میں سوار کو دھکا نہ محسوس ہو۔ میر ؎

کبھی نہ ہو سکے دن رات میں کئی بخشی
جو پیل چرخ چلے اس طرح کی چال نجھول

۲۔ وہ رتھ جس میں جھول نہ ہو۔
اثر۔ پلیٹس کے بموجب نجھول کا استعمال ہاتھی کی مستقلیق چال تک محدود ہے لہٰذا دوسرے مندرجہ معنی درست نہیں معلوم ہوتے۔
فسانۂ آزاد میں بھی ایک شعر درج ہے وہ بھی ہاتھی کی چال کی طرف اشارہ کرتا ہے ؎

صد ہزاراں ہاتھیوں کے غول کے غول   تیز رو اور سبک خرام نجھول

نج۔ ذاتی دفتر یا مکان۔ (فقرہ) کچہری میں فرصت نہیں ہے نج پر آنا۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ گھر پر آنا یا نج کے دفتر میں آنا کہیں گے نہ کہ نج پر آنا۔

ن - چ

نچویا۔ رقاصہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں نچنیا کہتے ہیں جو دوسری جگہ درج ہے۔ مگر بلا تخصیص لکھنؤ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نچویا کہاں کی زبان ہے۔

ن - خ

نخریالی۔ وہ عورت جو بہت نخرے باز ہو مغرور ہو۔
نخرے تلّے۔ غمزہ و ناز و ادا۔ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

کنواریوں سے سوا کرتی ہیں نخرے تلّے
نوجوانوں کو پھنسا لیتی ہیں بڑھیاں اب تو

(نخرا تلا واحد درج ہے۔ زیادہ تر بصیغۂ جمع بولتے ہیں۔)

ن - ر

نرا اکھرا۔ سلم۔ بلا شرکت غیرے، تنہا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
نرا اکھرا ہتھیانا چاہتے ہو تو آپس میں بانٹ لو۔
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ بہت باوقعت و بیش قیمت۔ درج نہیں
نرسنگا۔ بگل۔ بھونپو۔ درج نہیں۔
نرم چارا۔ نرم خوراک۔ زود ہضم کھانا۔
اثر۔ جانور آسانی سے قابو میں آنے والا۔ (نرم بفتح اول و دوم) یہ مفہوم درج نہیں۔
نرمہ۔ کان کی لو۔
اثر۔ ایک قسم کے کپڑے کو بھی نرمہ کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔
نری۔ بکری یا بھیڑ کا چمڑا رنگا ہوا جس سے جوتیاں بناتے ہیں۔ (قصبات کی زبان ہے)
اثر۔ مجوزے سرے قصبات کی زبان کا ذکر بھی کیا تو غلط۔ لکھنؤ میں "لال نری کا جوتا" برابر بولتے تھے۔
نرت کار۔ (بکسر اول) جن کا پیشہ ناچنا گانا ہے۔ درج نہیں۔
میر حسن ؎

لگا گننے پھر وہ ہر اک تمام
کہاں تک میں لوں نرت کاروں کا نام

لکھنؤ میں ایک مشہور گانے والی تھی جس کا نام "حیدری چونے والی" تھا۔
نرغے میں گھر جانا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔ خطرہ پیش آنا۔ درج نہیں۔
نرک کنڈ۔ (بفتح اول و دوم) دوزخ کا غار یا گڑھا۔ درج نہیں۔
(طلسم ہوشربا) نرک کنڈ میں پھینک دیا جائے گا۔ ہمیشہ عذاب رہے گا۔

ن - ز

نزدیک پھٹکنا۔ قریب آنا۔ آتش ؎

عجب شہر غم آباد عشق بھی ہے کوئی   خوشی پھٹکتی نہیں اس دیار کے نزدیک

اثر۔ پہلا مصرع ناموزوں رہے گا جب تک محبوب کی جگہ عجیب نہ ہو۔ اس کے علاوہ بایں شعر کی بات دوسری ہے نثر میں پاس پھٹکنا بولتے ہیں۔

نزلہ اتارنا۔ غصہ نکالنا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔

نزول۔ آنکھ کی بیماری کا نام۔

اثر۔ اسے نزول ماء کہتے ہیں نہ کہ خالی نزول۔ آنکھ میں پانی اترنا۔

نزاہت۔ بفتح اول و چہارم۔ پاکیزگی۔ پاکی۔

اثر۔ اسی معنی میں نزہت بھی ہے بضم اول و فتح سوم۔ اردو میں وہی مستعمل ہے۔ نزاہت کی صحت سے انکار نہیں۔ خود نوراللغات میں نزاہت کے علاوہ نزہت بھی بمعنی بے عیب ہونا۔ پاکیزہ تر و تازہ درج ہے۔

ن ۔ س

نسبت چھوٹ جانا۔ شادی کی گفتگو طے ہو جانے کے بعد کسی وجہ سے قطع ہو جانا۔ درج نہیں۔

نستعلیق چال۔ ایسی رفتار جو مہذب اور باوقار ہو۔ درج نہیں۔

نسوار۔ سونگھنے کا پسا ہوا تمباکو۔

اثر۔ بکسر اول لکھا ہے۔ صحیح بفتح اول ہے اور یہی عام چال میں ہے۔ لکھنؤ میں ... نا س بھی کہتے ہیں۔

نسوڑھیا۔ منحوس۔

اثر۔ لکھنؤ میں نسیٹیا کہتے ہیں

نسیٹ پھیلانا۔ نحوست پھیلانا۔ درج نہیں۔

نسا جال۔ بڑا جال جس سے نکلنا دشوار ہو۔ درج نہیں۔ انشا ؎

نک نسا جال ان رگوں کا دیکھ تو انشا بھلا
کس کے کیا باندھی ہوئی صانع نے نس کی ڈلیا

ن ۔ ش

نشان کا ہاتھی۔ جلوس میں جو ہاتھی سب سے آگے رہتا ہے درج نہیں۔

نشانہ خالی جانا۔ نشانہ خطا ہونا۔ درج نہیں۔

نشتر زنی کرنا۔ آزار دینا۔ کچوکے دینا۔ درج نہیں۔

نشے کی جھانج۔ نشے میں غصہ آنا۔ نشے کی جھک۔ درج نہیں۔

نشے میں دُھت ہونا۔ نشے میں چور ہونا۔ درج نہیں۔

نشید شعر۔ شعر لحن سے پڑھنا۔ خود شعر کے الفاظ میں نغمگی ہونا۔ درج نہیں

نشاں بردار۔ نشانچی۔ جھنڈا لے کر آگے چلنے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے نشانچی نہیں نشاں بردار کہتے ہیں۔

نشانی ڈالنا۔ کپڑوں پر پہچان کیلئے کوئی علامت بنا دینا۔ درج نہیں۔

نشتر سے چھیڑنا۔ پھوڑے میں شگاف دینا۔ درج نہیں۔

ن ۔ ص

نصفاً لی نصفاً لک۔ نصف نصف کی تقسیم۔ درج نہیں۔

نصیبوں پھوٹا۔ (نحو) بدقسمت۔ درج نہیں۔

نصیحت ہونا۔ کان ہونا۔ عبرت ہونا۔ درج نہیں۔ کسی کا مصرع ہے۔ آج سے مجھ کو نصیحت ہو گئی۔

نصیب ور۔ خوش قسمت۔ اختر شاہ اودھ ؎

وہ زہرہ جبیں نصیب ور ہے
طالع کا ستارہ اوج پر ہے

اثر۔ عام طور پر نصیبے ور کہتے ہیں۔ شعر اس طرح بھی موزوں رہتا ہے

نصیبوں کو پیٹنا۔ قسمت کی شکایت کرنا۔ درج نہیں۔

(اودھ پنچ) تو ... بے نصیبوں کو جھینک۔ تیرا تو کہیں ذکر نہیں ہے۔

نص۔ وہ آیتیں جن کے معنی ظاہر اور صریح ہوں۔

اثر۔ عام طور پر نص قرآن کہتے ہیں۔

نصیبا اُلٹا ہونا۔ بدقسمت ہونا۔ رند ؎

جا کے صیاد گلستاں سے پھر آیا الٹا
کیا نصیبا ہے ترا عندلیب شیدا الٹا

نصیب جل گئے۔ قسمت نے برائی کی۔ درج نہیں۔

ن ۔ ظ

نظر چاہیے۔ نظریا۔ شناخت ہونا چاہیے درج نہیں۔ انیس ؎

بنائے رقومات ہنر چاہیے اس کو سودا ہے جواہر کا نظر چاہیے اس کو

لا اعلم ؎

کم ہیں شناسائے زرداغ دل اس کے پرکھنے کو نظر چاہیے

نظروں میں تولنا - جانچنا - بھانپ لینا - درج نہیں - ذوق ؎

جنس دل جانچ کے لیتے ہیں یہ شوخ
نظروں میں تول لیا کرتے ہیں

نظارہ باز - نظر لڑانے والا - درج نہیں - فصاحت ؎

کثرت نظارہ بازوں کی ثابت ہے اس سے یار
میلا ہے رنگ گردِ نگہ سے نقاب کا

نظر دیکھ لینا - تیوروں سے مزاج کی حالت تاڑ لینا - درج نہیں - میرا شعر ہے ؎ آخر عرضِ حال اس سے بے سوچے سمجھے
کہا تھا کر پہلے نظر دیکھ لینا

ن - ع

نعلِ ماتم - انتہائے غم کی علامت - گھوڑے کے نعل کو گرم کر کے سینہ داغتے تھے - درج نہیں - آتش ؎

ہلال عید ہے بے یار جانِ نعلِ ماتم کا
نہیں ہے غرۂ شوال غرہ ہے محرم کا

نعرۂ تکبیر - صدائے اللہ اکبر - علیحدہ درج نہیں - نعرہ کھینچنا کے ذیل میں آگیا ہے - داغ ؎

اے بت سفاک بسم اللہ کر شکل خنجر نعرۂ تکبیر کھینچ

حالانکہ اس میں کھینچنا صرف خنجر کی رعایت سے آیا ہے -

نعش - (ع - بالفتح) تابوت - ۲ - (اردو) لاش - مردہ کا جنازہ میت - آثر جب لغات کشوری لاش اردو نہیں بلکہ ترکی ہے - تن مردہ - یہی ممکن ہے کہ لاش لاشہ کا مخفف ہے - حافظ شیراز ؎

واں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

غیاث میں بھی ہے :-

لاش تن مردہ را گویند و در عربی مخفف لاشے -

ن - غ

نغمگی نغمے کی کیفیت - موسیقیت - سُریلا پن - نور اللغات میں - درج نہیں - ایک مقتدر ادیب کا فیصلہ ہے کہ یہ لفظ غلط ہے نغمہ سے نغمگی نہیں بن سکتا - بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ فارسی میں لفظ گی حرف نسبت میں شامل نہیں ہے بلکہ اسم صفت یا اسم فاعل یا اسم مفعول (ہیں ؟) مصدری معنی پیدا کرنے کے لیے اس کا اضافہ کیا جاتا ہے -

اسم پست - سراسیمہ سے سراسیمگی -
اسم فاعل - تابندہ سے تابندگی -
اسم مفعول - فسردہ سے فسردگی -

لیکن اسم کے ساتھ گی کا استعمال کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے مصدری معنی پیدا نہیں ہو سکتے -

میری عرض ہے کہ کثرت سے ایسے الفاظ ہیں جو اسم صفت یا اسم فاعل یا اسم مفعول نہیں ہیں لیکن گی کے اضافے سے کسی حالت نسبت یا کیفیت کا اظہار کرتے یا کسی جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی اسمائے کیفیت (abstract nouns) یا اسمائے عام (common nouns) ہیں مثلاً نظارہ سے نظارگی (نظارگی یعنی نظر کنندہ - جمع نظارگیاں) نظامی گنجوی ؎

دراں معرکہ راندشہ بارگی ہمیں کرد بر بردو نظارگی

پردہ سے پردگی - یعنی دربان - امیر خسرو ؎

ملک دماں بر در تو پردگی ملک زتو یافتہ پروردگی

میرزا صائب ؎

ز شاہدان زمیں گر نظر فرو بندی نظر بہ پردگیان سما باید کرد

خواجہ سے خواجگی - بندہ سے بندگی - زندہ سے زندگی - مشاطہ سے مشاطگی - دستہ سے دستگی (یعنی مدد و معاون) نالہ سے نالگی -

تیر ؎ کنج قفس میں ہیں تو خدمت ہے نالگی کی
گلشن میں تھے تو ہم کو منصب تھا روضہ خواں کا

نالگی اور نغنگی کی بالکل ایک نوعیت ہے۔

جناب موصوف کا یہ بھی ادعا ہے کہ اہل زبان نے لفظ نغنگی کبھی استعمال نہیں کیا۔ عرفی کہتا ہے ؎

با ہمہ کہ نغنگی خندہ زد افغان چمن   غنچہ لیے گر زد ناگاہ دستان رست

اگر فارسی میں لفظ نغنگی نہ ہوتا تو یہ نغنگی کہاں سے آتا۔ تو صاحب عرفی کے یہاں لفظ نغنگی بھی مل گیا۔ اس کی مثنوی ملاحظہ ہو ؎

دانگی حسن دہ نازرا   نغنگی آرا کند آوازرا

میرے نزدیک لفظ نغنگی بمعنی سریلا پن یا موسیقیت بہ تصنع استعمال کرنا چاہیئے۔ الفاظ کا ذخیرہ جس قدر بڑھے اچھا ہے۔

ن - ف

نفاختی۔ بے وقعت ذلیل۔ بیشتر تھوڑی سی چیز کے لیے مستعمل ہے۔
اثر۔ اس کا استعمال تھوڑی سی چیز کے لیے میں نے نہیں سنا۔ نفاختی ذلیل و بیکار عورت کو کہتے ہیں اور نفاختا ایسے مرد کو۔ صاحب نور اللغات نے تو دوم میں خصوصیت سے نفاختا درج ہی نہیں کیا۔ نفاختا اور نفاختی کو نفاقتا اور نفاقتی بھی کہتے ہیں مگر نور اللغات میں نفاقتا کے معنی دو غلا لکھ کر سند میں جان صاحب کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

نفاختی نوج کسی کو ہیں آج کل دو دل
موئے نفاقتے دو دن کی چاہ کرتے ہیں

محض قیاس آرائی ہے۔ نفاختا اور نفاقتا متحد المعنی ہیں۔ کوئی ایک طرح بولتا ہے کوئی دوسری طرح۔ فیلن نے بھی دونوں الفاظ کی تحریر کر کے معانی میں کوئی تفریق نہیں کی ہے۔

Hypocritical ; Cold-blooded ; Lukewarm.

نفرینیاں اڑانا۔ مذمت کرنا، برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔

نفقہ۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) (اردو میں زبانوں پر بالفتح ہے) بال بچوں کا خرچ۔ بیوی کا روٹی کپڑا۔
اثر۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں۔ نان نفقہ ایک ساتھ کہتے ہیں۔

نفل۔ (ع۔ بالفتح۔ اردو میں زبانوں پر بفتح اول و کسر دوم ہے) وہ عبادت جو بندے پر واجب نہ ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں میں نے بفتحتین بولتے سنا ہے۔ فیلن میں بفتح اول و کسر دوم کے علاوہ بفتحتین بھی لکھا ہے۔

نفیر۔ وہ آواز جو سونے کی حالت میں نکلتی ہے۔ بحر ؎

یہ غافلی میں بسر کی شب شباب اپنی
کبھی نہ کان میں پہنچی نفیر خواب اپنی

اثر۔ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ بیان کردہ معنی نفیر کے نہیں بلکہ خراٹے کے ہیں۔

ن - ق

نقارہ بجاتے پھرنا۔ منادی کرتے پھرنا۔ مشتہر کرتے پھرنا۔
اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے رسوا کرنا۔ کسی بات کا ڈھنڈورا پیٹنا۔

نقاش۔ نقش بنانے والا۔ مصور۔
اثر۔ اس کے تحت یہ مقولہ درج کرنا چاہیے تھا: نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔

نقب۔ (بفتح اول) سیندھ۔
اثر۔ اردو میں اگر بغیر عطف و اضافت ہو تو بفتح اول و دوم بولتے ہیں۔

نقدی دینا۔ شادی میں لڑکی کو علاوہ جہیز کے زر نقد دینا۔ درج نہیں۔

نقش محبت پھرنا۔ محبت کا تعویذ لکھنا۔ درج نہیں۔ رشک ؎

اے رشک سحر کرتے ہو کیا نقش محبت   دیکھا نہیں مدت سے تمھیں گھر سے نکلتے

نقشہ اتارنا۔ تصویر کھینچنا۔ خاکہ لینا۔
اثر۔ اس کے ایک معنی مشابہت کے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) میری آنکھوں میں خاک اس لڑکی نے تو بالکل ماں کا نقشہ اتار لیا ہے۔

نقض امن۔ امن عامہ میں خلل پڑنا۔ درج نہیں۔

نقطہ لگانا۔ کنایۃً عیب لگانا۔ دھبا لگانا۔ منیر ؎

کوئی لگائے نقطۂ شک کس مقام پر   کچھ تو جگہ ہو تنگ دہانی کے واسطے

اثر۔ معشوق کا دہن اور اس کو عیب لگانا۔ دھبا لگانا۔ کوئی حکمت نہیں نیز نقطۂ شک لگانا کہتا ہے حضرت مؤلف لفظ شک حذف کر کے صرف نقطہ لگانا کہتے ہیں۔ نقطۂ شک وہ نقطہ ہے جو کسی عبارت کی صحت مشتبہ سمجھ کر لگا دیں۔ تجر ؎

چرخ نے حرف غلط آسا شا رکھا ہمیں   نقطۂ شک اپنی قسمت کا ستارہ ہو گیا

نقارہ ہو جانا (پیٹ کے لیے) ابھر جانا۔ پھول جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بجائے نقارہ دمامہ کہتے ہیں۔ (فقرہ) پیٹ پھول کر دمامہ ہو گیا۔

نقارے کی چوٹ - علانیہ، کھلم کھلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔

نقد دم - اکیلا۔ مجرد۔ تن تنہا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اکیلا دم کہتے ہیں۔

نقدہٗ حرمتہٗ - نقد روپے کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ بھی ہے اور "نقد علیہ السلام" بھی ہے۔

نقشہ - تصویر۔ شکل - چہرہ وغیرہ۔

اثر۔ فارسی میں لفظ نقشہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نقش کا مفرد ہے اور اسے الف سے نقشا لکھنا چاہیے۔

نقش مراد کرسی نشین ہو - مراد بر آئے۔ آرزو پوری ہو۔ درج نہیں (سرشار)۔ نواب راضی ہو جائیں تو نقش مراد کرسی نشین ہو۔

ن - ک

نکٹورا - (واو مجہول) ناز و نخرہ معشوق کا۔ سودا ؎

اک وزمار ڈالیں گے نکٹورے یار کے   بینی کا تل مرے لیے تیر تفنگ ہے

اثر۔ یہ لفظ نکٹورا نہیں نکتوڑا ہے (ن ک ت و ڑا) فیلن میں بھی اسی طرح ہے (nak - tora)۔

لکھنؤ کی بیگمات نے اسے نکتورے (بکسر اول و تائے قرشت و واو مجہول و رائے مہملہ) کہہ کر کس قدر سبک اور رواں بنا دیا۔ (فقرہ) اے بوی نقارے دن رات کے نکتورے کون اٹھائے۔ (اودھ پنچ) منفعت خود کو نکتورے جتانا زیبا نہیں۔

اب دیکھیے کہ لکھنؤ سے منسوب کیا کیا جاتا ہے۔

نکدم - (بالفتح و فتح سوم)۔ (لکھنؤ) حیران پریشان۔ ناک میں دم کا مخفف ہے۔ (فقرہ) اول تو فصل کی خرابی۔ دوسرے آئے دن کی قحط کی دھولوں نے نکدم کر رکھا ہے۔

اثر۔ یہ تو کوئی دیہاتی زمیندار ہی ہوگا جسے گھر میں اناج بھرا نہ ہونے کے سبب سے پریشانی لاحق ہو اور قحط سالی کا دھڑکا لگا ہو۔ اور قحط کی دھولوں نے نکدم کر دیا ہو۔ لکھنؤ میں ناک میں دم ہے بولتے ہیں نہ کہ گنوارو نکدم۔ قحط کی بول ہوتی ہے نکدھول (چپت)۔

نکا مارنا - نکا لگانا۔ کسی کی کامیابی میں خلل ڈالنا۔ روڑے اٹکانا۔

درج نہیں۔

نکالا - (ہندو) اخراج - شہر بدر۔

اثر۔ ہندوؤں کی تخصیص نہیں۔ عام طور پر بولتے ہیں اخراج کے لیے شہر کی بھی قید نہیں کسی جگہ سے ہو۔

نکٹے کی ہارے چیپٹے کی جیتے - (ع) کسی کو کسی پر ترجیح نہیں جھنوں قابل نفرین۔ عروج لکھنوی ؎

بی بی بولیں کہ میری جوتی سے   نکٹے کی ہارے چیپٹے کی جیتے

نکال پینٹھال کے دن - (ع) فصل کی تبدیلی کا زمانہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں رسم بدلنا کہتے ہیں۔ مقطع لوگ تداخل فصلین کہتے ہیں۔ نکال پینٹھال کرنا ایک چیز رکھنا ایک اٹھانا ہے۔ نکال پینٹھال پہلوانوں میں داؤں پیچ ہونا بھی ہے۔ صحیح روزمرہ نکلتے پیٹھتے دن ہے جس کو مسخ کر کے نکال پینٹھال کے دن لکھا ہے۔ خود بھی دوسری جگہ نکلتے پیٹھتے دن اسی معنی میں لکھا ہے۔ اور مثال میں آتش کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

اجل کو کیا خبر دل میں اسیروں کے جو ارماں تھا
نکلتے پیٹھتے دن تھے بہار آنے کا ساماں تھا

نکالنا ۔ ایک معنی ہیں خرچ کرنا ۔ (فقرہ) پرائے مال پر یا حسین گرہ سے پیسہ نکالو ۔ درج نہیں ۔

نکتی ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو چنے کی دال پیس کر بنائی جاتی ہے ۔

اثر ۔ اسے نکتیاں کہتے ہیں نہ کہ نکتی بصیغۂ واحد ۔

نکتی پلاؤ ۔ پلاؤ جس میں چنے کی نکتیاں پڑی ہوتی ہیں ۔

اثر ۔ ایسا پلاؤ کھانا کیسا سنا بھی نہیں ۔

نکٹا جئے بُرے حوال ۔ نکٹا جئے بُرے حوالوں (مثل) بدنام اور رسوا شخص کی زندگی ذلت سے بسر ہوتی ہے ۔ تسیر ؎

گر رہا بے ہنر تو کچھ نہ کیا ۔۔۔ ہو کے نکٹا جیا تو خاک جیا

اثر ۔ شعر پیش کردہ محاورے کی مثال کیونکر ہوا ۔ اس میں حوال یا حوالوں کہاں ہے ۔

لکھنؤ میں یہ محاورہ اس طرح بولا جاتا ہے :۔

نکٹا جئے بُرے احوال ۔ (فسانۂ آزاد) تو جیو نکٹا جئے برے حوال ناک کٹی مبارک ۔ کان کٹے سلامت ۔ احوال کی جگہ حوال بھی ہے ۔

نک سک ۔ سراپا ۔ حلیہ ۔ دہلی میں بالکسر و ضم سوم ۔ لکھنؤ میں بالکسر و کسر سوم ۔

اثر ۔ لاحول ولا قوۃ ! باوصف ناواقفیت لکھنؤ کی زبان کے ماہر بننے کی حد ہو گئی ۔ لکھنؤ میں بھی بکسر اول و ضم سوم بولتے ہیں ۔

نکھتر ۔ ناقص ۔

اثر ۔ اس طرح تنہا مستعمل نہیں بتر نکھتر کہتے ہیں ۔ (بتر ، بد تر کی بگڑی ہوئی شکل) ۔

نکی ۔ ناک میں بولنے والا ۔

اثر ۔ نکی بطور اسم فاعل مستعمل نہیں ۔ نکی دینا ناک میں بولنا ہے ناک میں بولنے والے کو ننا کہتے ہیں ۔ (بکسر اول و سوم)

نکیلا ۔ (بفتح اول) صاحب غیرت ۔ ذی آبرو ۔

اثر ۔ یہاں صاحب نور اللغات نے فیلن اور پلیٹس کو بھی شکست دی ہے ۔ انھیں بجز نکیلا (بضم اول) نہیں سوجھا ۔ اس مثل کے مصداق کہ

آنکھوں کے آگے ناک سوجھے کیا خاک ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ غلط الکاتب ہو کیونکہ اس کے بعد مگر علیحدہ نکیلا (بضم اول و کسر دوم) بمعنی خوش وضع وغیرہ درج ہے ۔ نکیلا (بالفتح) کے لکھنؤ میں بل نک چڑھا یا ناک والا ہے جو درج نہیں ۔ جلال صاحب نکیلا لکھتے ہیں تو لکھا کریں ۔

نکٹا ۔ ڈھول بجانے کی ایک خاص ترکیب ۔ درج نہیں ۔

ناک گھسنی ۔ (کرنا کے ساتھ) عاجزی کرنا ، منت خوشامد کرنا ۔ درج نہیں ۔

نکٹے کا کھائے اوچھے کا نہ کھائے ۔ مثل ۔ کمینہ کا احسان مند نہ ہونا چاہئے

اثر ۔ مثل اوچھے کے بجائے اُگھڑے کے ساتھ ہے (لکھنؤ میں) ۔

نکلے کوڑی پھیرا کرنے ساتھ میں صندوق پٹارا ۔ مثل ۔ مفلسی میں ساز و سامان کی نمائش ۔ درج نہیں ۔

نکوا ۔ سوئی کا ناکا ۔ سوئی کا چھید ۔ ۲ ۔ ترازو کی ڈنڈی کا سوراخ ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں معنی ۱ میں ناکا ہے ۔ ۲ جوتی (بضم اول و واو مجہول) مع ڈوری ۔

نکوا کے ایک اور معنی ہیں جو نور اللغات میں درج نہیں ۔ عورت کے اندام نہانی کا ایک حصہ ۔ چھوٹی سی ناک سے مشابہ ۔

نکھ ۔ بہت برا ۔ ناکارہ ۔

اثر ۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے یہ اردو میں مستعمل نہیں ۔ فیلن سے نقل کر دیا گیا ۔ نور اللغات میں ایسے الفاظ کی بہتات ہے ۔ میں نے اکثر نظر انداز کر دیے ہیں ۔

نکلا جانا ۔ الزام سے بچنے کی کوشش کرنا ۔ (فسانۂ آزاد) میرے دل کی کہی کیا نکلی جاتی تھیں ۔

ن ۔ گ

نگاہ ٹھہرنا ۔ نظر جمنا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

نگہ ٹھہرتی نہیں اپنے حسن پر اس کی ۔۔۔ متاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا

نگاہیں پھٹنا ۔ وسیع تجربہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ (امراؤ جان ادا) نگاہیں

بٹی ہوئی نہیں ۔

نگران - (بکسر اول و فتح دوم) دیکھنا - زیر نظر رکھنا - رشک ؎

دیدار گر جاں بخش رحمت ضرور ہے   نرگس کو نہ دے نگرانی بخت جنت

اثر - صحیح لفظ اسی طرح ہے جس طرح لکھا ہے مگر بول چال میں نگرانی (نگ - ل...)

نگندہ - لغوی معنی بخیہ - رضائی یا لحاف میں دور دور ٹانکے دینا کہ سیون نہ نکلے ۔

اثر - لکھنؤ میں نگندہ کے علاوہ ڈورے ڈالنا، حاشیہ بھرنا بھی کہتے ہیں ۔

نگھرا - (بکسر اول و فتح دوم) وہ جس کے گھر بار نہ ہو ۔

اثر - عام لفظ بے گھرا ہے ۔

نگھٹا مارنا - (بفتح اول و ضم دوم) - ناخن سے نوچنا - کھرچنا ۔

درج نہیں - میری ایک مثنوی کا شعر ہے ؎

مارے اس قدر ہوئی جینا ہوا وبال   منہ پر نگھٹے مارے کبھی نوچے کبھی بال

(اسی کو منھنے بوتے بھی سنا ہے - پیٹس میں یہی درج ہے) ۔

نگاہ کا مارا

پانی مانگے نہ کبھی ترچھی نظر کا مارا   دل کافر سے ہے چشم بت بیباک سیاہ

اثر - نگاہ کا مارا کی مثال میں ترچھی نظر کا مارا، نظر کی جگہ شعر میں نگہ کا لفظ ہے ۔

نگوڑا مارا - عورتوں کا کلمہ بیزاری - درج نہیں - جان صاحب ؎

وہ رسم ہے یہ نگوڑا مارا تھا   اُلٹا دینا پڑا ہے خون بہا

ن - ل

نل کھونچا - (لکھنؤ) وہ بڑی چھڑ جس میں سریش لگا کر چڑیا پکڑتے ہیں ۔

اثر - میں نے لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سنا - ایسے لگے کو کمپا کہتے ہیں اور اُس میں جو لیسدار چپکنے والی چیز لگی ہوتی ہے اُس کو سریش نہیں لاسا کہتے ہیں ۔

لاسا کے معنی پلیٹس میں to be sticky اور کمپا کے a long stick glutinous bird-lime applied at one end (used by fowlers)

نل کھونچا کا کہیں ذکر نہیں ۔

نلا اڑنگ بڑنگ ہو جانا - وہ اپنی جگہ سے سرک جانا ۔

اثر - کوئی عامیانہ محاورہ ہے جو فیلن سے نقل کر دیا گیا ہے غنیمت ہے کہ تونی زبر تنگ کا اضافہ نہیں کیا ۔

کیونکہ بد نظمی کے موقع پر عوام کہتے ہیں "اڑنگ بڑنگ تونی زبر تنگ" نلا مل جاتا ہے ٹل جاتا ہے - یہ صحیح نہیں ہوتا - خود حضرت مؤلف نے جان صاحب کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎

کل ٹل مری ہنسلی ہے نئے ام گے سامنے

مرتی ہوں بری (بڑی) پیڑو کے میں درد کے مارے

نلانا - بکسر اول - کھیت میں سے گھاس پھوس صاف کرنا ۔

اثر - اسے نرانا کہتے ہیں - (جوالا پرشاد برق) ؎

ٹل مل کے دہقانیں ہیں گل   کھرپے سے کھیت ہیں نراتی

پیٹس میں نرانا اسی معنی میں موجود ہے ۔

نلوا - ۱ - نل کی تصغیر - ۲ - کاغذات وغیرہ رکھنے کے لیے ٹین یا کاغذ کا بنا ہوا نل - ۳ - وہ آلہ جس سے دوا چوپائے کے منہ میں ڈالی جاتی ہے

اثر - لکھنؤ میں نلوا کا استعمال باہر ہے - نمبر ا کی جگہ نلی ہے - نمبر ۲ کی جگہ چونگا - نمبر ۳ کی جگہ نلکی ۔

نلوہ - (بکسر اول و واو مجہول) ۱ - بے لوث - خالص - ۲ - بے زحمت بے خرخشہ - رشک ؎

معذور تیغ حسن سے تھے آگئی خزاں   دم میں نلوہ چھن گئی تلوار آپ کی

۳ - وہ کام جو بلا اعانت و شرکت غیرے کیا جائے - ۴ - صدمے اور نقصان سے محفوظ - جلال ؎

مل نہ تم میرا کسی کی آنکھ سے آنکھ   نلوہ تم کو بچا لے گئی تمہاری شرم

۵ - وہ روپیہ جو دوسرے سے ملے اور اُس میں سے کچھ بھی صرف نہ ہو - زندہ

سینے میں نقدِ دل کا میرا پتا نہیں نشاں   دزد حنا نلوہ گیا مال مار کے

اثر۔ اس لفظ موہ کے ہندی میں بہت سے معنی ہیں مگر اُردو میں اس کا خاص مفہوم کسی خطرے یا نرغے میں گھر کر بال بیکا ہوئے بغیر نکل آنا ہے۔ حضرت مؤلف نے صحیح مفہوم کا تعین کئے بغیر اشعار سے معنی گڑھنا شروع کر دئے۔ مجھے امید ہے کہ ہر مرقومہ شعر پر میرے بیان کردہ مفہوم کا اطلاق ہوگا۔

نوہ الگ ہو جانا۔ کوانچ جانا۔

اثر۔ صحیح محاورہ نوہ نکل آنا ہے۔

نلوانا۔ کھیت کی صفائی کروانا۔

اثر۔ یہ نروانا ہے۔

نلوائی۔ نلوانے کی اُجرت۔

اثر۔ یہ نرائی ہے۔

نلے دھارنا۔ اعصاب کا علاج کرنا (عورتوں سے مخصوص) درج نہیں۔

جان صاحب ؎ ہوک پیڑو کی گئی آج دوگانا جنیاں
گرم پانی سے نلے دائی نے جب دھارے ہیں

ن - م

نم۔ فارسیوں نے بمعنی تری و رطوبت نیز ترو مرطوب استعمال کیا ہے۔ فصحائے لکھنؤ بمعنی تری استعمال کرتے ہیں اور بمعنی تر کو غلط سمجھتے ہیں۔

اثر۔ یہ اتباع حضرت جلال اور ان کے تتبع میں حضرت نظم طباطبائی کی ہے۔ اس کے متعلق پیشتر ایک علیحدہ مضمون لکھ چکا ہوں۔ یہاں مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت نظم طباطبائی "ادب الکاتب والشاعر" کے ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

"جس طرح کپڑا رنگین کہنا صحیح نہیں ہے اُسی طرح موم رنگیں اور چشم نم بھی ناجائز ہیں کیونکہ کسرۂ توصیفی فارسی کے لیے مخصوص ہے... میں نے مرزا بیدل کے کلام میں دیکھا ہے: "فارغ از جوش غبارست زمینے کہ نم است" اور فیضی سا شخص بھی دھوکا کھا گیا۔ مجھے اس وقت شعر یاد نہیں آتا پھر لکھوں گا.....“

حاصل وہی ہوا کہ نم اسم ہے لہذا بمعنی تری (اسم) تو استعمال ہو سکتا ہے بمعنی تر (صفت) استعمال نہیں ہو سکتا۔ کوئی پوچھے کہ جب فارسی کے کلام سے نم کا استعمال بمعنی تر ثابت ہے تو اُردو کے ماہر اعتراض کرنے والے اور اپنے اڑھائی چاول گلانے والے کون؟ فیضی و بیدل ہندی نژاد تھے ان کی سند نہ مانئے مگر ایرانیوں کے بارے میں کیا فرمائیے گا۔

علاء الدین وصال ؎
گر بدریا در او فتند بو جد   خشک دلق شان نگردد نم

نم بمعنی تر نہ کہ تری۔ دریا میں گرنے سے جامہ یا دلق تر ہوگا یا بھیگے گا یا صرف نم آلود ہوگا۔

محسن تاثیر ؎
نیست پیکان ترا در دل خون گشتہ قرار   بگزرد آب بسرعت ز زمینے کہ نم است

زمین خود تر نم ہوگی تو اس پر سے پانی بسرعت کیونکر گزرے گا؟ پیکان دل خون گشتہ میں مچھلی کی طرح تیرتا پھرے گا یا کیچڑ میں لت پت ہوگا۔

بہار عجم کا اندراج ہے: "نم تری و رطوبت و بمعنی تر و مرطوب مجاز است"

اب اردو کی مثالیں لیجئے جن میں نم بمعنی تر استعمال ہوا ہے۔

میر ؎ دل مست لگا رخ عرق آلود یار سے
آئینے کو اٹھا کر رہیں نم بہت ہے یار

آتش ؎ ناگفتنی ہے حال بہار و خزاں باغ
اک زخم ہے کہ خشک ہوا اور نم ہوا

بحر ؎ معشوق سنگدل ہیں مگر ان سے کچھ نہیں
دنیا میں کون کس کیلئے چشم نم ہوا (باضافت)

ذوق ؎ ہر داغ معاصی مرا اس دامن تر سے
جوں حرف سر کاغذ نم اٹھ نہیں سکتا (باضافت)

قاضی محمد صادق اختر جن کا تبحر علمی مسلم ہے اور جو بقول آزاد تنازعات

علی وادبی میں منحصر علیہ قرار پاگئے تھے (اور اُس زمانے کے لکھنؤ میں
جب گھر گھر علم کا چرچا تھا) کہتے ہیں ؎

بیکسی سے اُس کا منہ با چشمِ نم دیکھا کئے
لے گیا دل چھین کر وہ اور ہم دیکھا کئے

یہ حضرات جلال و نظم کی براہِ راست تردید ہے جن کا ادعا ہے کہ اہلِ
زباں کبھی چشمِ نم نہیں کہتے جب کہتے ہیں نم چشم کہتے ہیں اور نیز
نم کبھی نہیں کہتے چشم نمدیدہ کہتے ہیں۔ نم چشم کی تلاش میں ٹامک ٹوئے
مارتے پھریے۔

نمٹانا - نمٹنا - چکانا۔

آثر۔ لکھنؤ میں نپٹانا کہتے ہیں۔

نمش : بفتحِ اول وکسرِ دوم۔ فارسی میں نشک، وزن سرشک ہے
دودھ کا جھاگ جس میں مصری ملاتے ہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں بفتحِ اول و دوم بولتے ہیں۔ پلیٹس نے صحیح نمش (بفتحِ اول)
کو کر جاریا وتلفظ (بفتحِ اول و دوم) لکھا ہے فیلن میں صرف نمش بفتحِ
اول و دوم ہے۔ فارسی میں بھی جہاں تک مجھے علم ہے نمشک بفتحِ اول
و دوم ہے نہ کہ بفتحِ اول وکسرِ دوم۔

نمونہ - (لکھنؤ) ایک قسم کا کم قیمت کپڑا۔

آثر۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔

نموہا - کم گو - کم سخن - چپ - خاموش۔

آثر۔ واو معروف کی علامت لگی ہے۔ لکھنؤ میں واو مجہول بولتے ہیں۔

نماز باجماعت - جماعت کی نماز۔

آثر۔ لکھنؤ میں نماز جماعت کہتے ہیں۔

نماز پر کھڑا ہونا - جتدی (مقتدی ؟) کا نماز پڑھنا شروع کرنا۔

آثر۔ لکھنؤ میں نماز کے لیے کھڑا ہونا کہتے ہیں۔

نمازی کپڑے - پاک کپڑے۔

آثر۔ لکھنؤ میں نماز کے کپڑے کہتے ہیں۔

نمد ابندھ جانا - دیوالہ نکل جانا - مفلس ہو جانا۔

آثر۔ فیلن سے نقل کر دیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔ ذم میں نمدا
باندھنا ذلیل و خوار کرنا ہے۔

نمکیں - (بفتحِ اول و دوم) نمک سے منسوب - سلونا - نمکدار۔

آثر۔ بول چال میں نمکین بسکونِ دوم و اعلانِ نون ہے۔

نمک - سانولے رنگ میں دلکشی - یہ مفہوم درج نہیں۔ (امراؤ جان ادا)
ناک نقشہ ہو بہو انھیں کا سا تھا مگر وہ نمک کہاں۔

نمش - (بفتحِ اول وکسرِ دوم) فارسی میں نشک بر وزن سرشک بمعنی جسکے
آثر۔ ہند لفظ نمش بفتحِ اول و دوم ہے اگر کوئی بکسرِ دوم بولے تو سنبا جائے

نمانی - (بکسرِ اول) (ھ) سادہ - صاف گو - (فقرہ) عورت کی بات
وہ نمانی سوہنی ہوتی ہے کہ بڑے بڑے خیانت مردوں کو موہ لیتی ہے
(دیکھیے فیلن) - درج نہیں۔

ن - ن

ننھا - مونث کے لیے ننھی - (ہی) چھوٹا - ننھنا۔

۲- بچہ - ناسمجھ - نادان - (قلق) ؎

ہم نے مانا یہ جبلؔ اُسی کا تھا مگر ایسا یہ شخص ننھا تھا

بھولی تجھ نہ مجھ کو سنتا ہے جان صاحب۔ ایسی نہیں میں ننھی آؤں جو دم میں تیرے

آثر۔ جیسا قلقؔ اور جان صاحب کے اشعار سے ظاہر ہے لکھنؤ میں ننھا اور ننھی ہے۔

نندولا - (نون دوم غنہ) (لکھنؤ) چھوٹی نادند - چھوٹا کونڈا۔

آثر۔ میں نے نہیں سنا۔ چھوٹی ناند کو ناندا کہتے ہیں (گو مصرف جداگانہ
ہے) اور چھوٹے کونڈے کو کنڈال۔

ننگا بوچا - ننگا بچا - مونث ننگی بوچی - ننگی بچی - غریب مفلس - جان صاحب

؎ بچھے حالوں سے کوئی منہ نہیں مجھ کو لگاتا ہے
کرے کیا پاس میری ننگی بچی کوئی مدد شہدا کا

آثر۔ لکھنؤ میں ننگی بوچی کے سوا ننگی بچی کوئی نہیں بولتا۔ میرے نسخۂ
جان صاحب میں یہ شعر درج نہیں۔ مگر ننگی بوچی کے ساتھ بھی توزن
رہتا ہے اور یہ فرض کرنے کی وجہ نہیں کہ جان صاحب نے جادۂ عام

ست بات کر ننگی پر ظلم کیا ہے۔

ننگلانا - (بالکسر نون ساکن نون غنہ) (لکھنو) ننگلانا۔ ننگلنا۔ لازم۔ نگلنا۔

اثر۔ اس اندھیرے کا کیا ٹھکانا ہے کہ لکھنو کو جہاں نگلنا اور نگلانا عام زبان ہے ننگلنا اور ننگلانا سے متہم کیا جاتا ہے۔

ننگا دھڑنگا - زبان اردو بہ اساس ننگ میں ننگ دھڑنگ بھی مستعمل ہے

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں ننگ دھڑنگ ہی بولتی ہیں۔

ننگی تلوار۔ ننگی شمشیر - کنایۃً۔ بے خوف نڈر۔ آزاد۔

اثر۔ لکھنؤ میں شمشیر برہنہ کہتے ہیں بلا اضافت۔

ننا کاتنا - کنایۃً حیلہ حوالہ کرنا۔ جان صاحب

ننا کاتو نہ جان صاحب تم اس کو کس ہتھنے سے سلایا پاس

اثر۔ میرے نسخہ دیوان میں صاف صاف ننھا لکھا ہے۔ علاوہ بریں ننھا کاتنا حیلہ حوالہ کرنا نہیں ہے بلکہ بھولا معصوم۔ نادان بننا ہے۔

ننگا جھوری دینا - (عم) تلاشی دینا۔ درج نہیں۔

ننھیا ساس - زوجہ کی نانی۔

اثر۔ یہ ننھیا ساس ہے بغیر ہائے ہوز۔ نانی کی طرف منسوب جس میں (ہ) کا گزر نہیں

ننگی کھلی - بے تکلف۔ کچھ ڈھکی کچھ کھلی۔ درج نہیں۔ جان صاحب سے

ننگی کھلی نہ بیٹھی ہوت ہائے الیاں کوٹھے پہ تم چڑھا کر وصاحب پکار کے

ننگی ناچنا - عورت ہو کر ناچ پن کرنا۔ بے شرمی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

ننگی کھیرے گھاٹ نہ آپ نہائے نہ اوروں کو نہانے دے -

نہ آپ کام کرے نہ اوروں کو کام کرنے دے۔ درج نہیں۔

ن - و

نواڑی پلنگ - (دہلی) نواڑ کا بنا ہوا پلنگ۔

اثر۔ لیجئے صاحب لکھنؤ نواڑی پلنگ سے بھی محروم کر دیا گیا۔

نو دن چلے ڈھائی کوس - بڑا سست کاہل۔ درج نہیں۔

نو دو گیارہ ہونا - چلا جانا۔ کھسک جانا۔ رفوچکر ہونا۔ درج نہیں۔

(اودھ پنچ) سب براتی نو دو گیارہ ہو گئے۔

نورا کشتی - ملی بھگت۔ ایسی کشتی جس میں مقابل پہلوانوں نے

سازش کرلی ہو کہ جوڑ برابر چھوٹے گی۔ درج نہیں۔

نور ظہور کے تڑکے - بہت سویرے۔ علی الصباح۔

اثر۔ لکھنؤ میں نور کے تڑکے بولتے ہیں۔ اس سے قبل کے وقت کو منھ اندھیرے یا اندھیرے منھ کہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد) نور کے تڑکے جہاز روانہ ہوا۔

نوشادر - ایک قسم کا کھار۔

اثر۔ لکھنؤ میں نوسادر کہتے ہیں۔ (پلیٹس میں دونوں درج ہیں)۔

نو کار نا تجربہ کار - نیا دہ تر اس مرغ یا بٹیر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جو پہلی دفعہ کسا یا جائے۔ درج نہیں۔

نوک جھوکی۔ نوکا چوکی - لکھنؤ میں نوک جھونک ہے۔ گو حضرت جلال نے نوک چوک بھی لکھ دیا ہے۔ (چھیڑ چھاڑ طعن وطنز)۔

نوکر کے نوکر اور مالک کے مالک - اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جسے ملازم رکھنے کی مقدرت نہ ہو لیکن رئیس بنے۔ درج نہیں۔

(فسانۂ آزاد) یہ تو وہی مثل ہوئی نوکر کے نوکر اور مالک کے مالک۔ درج نہیں

نوکرنی - ملازمہ۔ خادمہ۔ عوام کی زبان پر نوکرانی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں نوکرنی اور نوکرانی دونوں عوام کی زبان ہے۔ ماما یا پیش خدمت کہتے ہیں۔

نوشی جان کرنا - (عو) نوش جان کرنا۔ کھانا تناول کرنا کا بدل درج نہیں۔ رنگین سے

میرا خاصہ جو دھرا ہے وہی کر نوشی جان
آوے کب گھر سے خدا جانے کھانا تیرا

نواسی داماد - نواسی کا شوہر۔ درج نہیں۔

نون - (دہلی) نمک۔ لکھنؤ میں اس جگہ لون ہے۔

اثر۔ بجز چند خاص فقروں کے لکھنؤ کے خواص میں نہ لون ہے نہ نون بلکہ نمک ہے۔ سالن میں نمک پھیکا ہے بولتے ہیں نہ کہ نون یا لون پھیکا ہے۔ اسی طرح نمک تیز ہو گیا کہتے ہیں نہ کہ لون تیز ہو گیا۔

نونیا - نمک بنانے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے لونیا کہتے ہیں (واو کی آواز خفیف۔ لُنیا)

نونا۔ (بالضم دواو مجہول) وہ نمی جو بسبب کھار کے دیواروں سے جھڑنے لگتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے لونی لگنا یا لونی جھڑنا کہتے ہیں۔

نوناچماری۔ بنگالے کی ایک مشہور جادوگرنی کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں لونا (لام) چماری کہتے ہیں۔

نونی۔ وہ مٹی جو بسبب کھار کے دیوار سے جھڑنے کے قابل ہو جاتی ہے۔

اثر۔ نونی اور مندرجہ سابق نونا کا نازک فرق میری سمجھ سے باہر ہے۔ لکھنؤ میں دونوں حالتوں میں لونی لگنا یا لونی جھڑنا بولتے ہیں۔

نوک کا جوان۔ بانکا چھیلا طرحدار جوان۔ درج نہیں۔

امیر مینائی سے

پلکیں جو نہیں آنکھوں میں کیا جگر میں چھپیں
امیر آج عجب نوک کا جوان دیکھا

نون پانی ٹھیک ہونا۔ ذائقہ ٹھیک ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں آب و نمک یا نمک مرچ ٹھیک ہونا بولتے ہیں۔ (مرچ بکسر اول و فتح دوم)۔

نواب بے ملک (اقوت) ۔ غریبی میں امیری کے ٹھاٹ۔ درج نہیں۔

نو مٹھی کا اونٹ ہے۔ (تحقیر سے) بڑا بے وقوف ہے۔ درج نہیں۔

نوک کی بات۔ آن بان قائم رکھنا۔ درج نہیں (فسانۂ آزاد)

انھوں نے بھی نوک کی بات کی۔ عشق میں ضبط بڑے وضعداروں کا کام ہے۔

نوکری تہ کر رکھیں۔ نوکری کی پروا نہ ہونا۔ درج نہیں۔

(طلسم ہوشربا)۔ نوکری تہ کر رکھیں مجھے پروا نہیں ہے۔

ن - ہ

نہ اِدھر کی نہ اُدھر کی یہ بلا کدھر کی۔ ایسی مصیبت جس کا کوئی چارہ نہ ہو۔ درج نہیں۔

نہ کہتے تھے۔ یعنی ہم تو کہتے تھے۔ درج نہیں۔ میر سے

ہم نہ کہتے تھے کہ مت دیر و حرم کی راہ چل
اب یہ جھگڑا حشر تک شیخ و برہمن میں رہا

نہ اِللّٰذی نہ اُللّٰذی۔ ناکارہ۔ بے مصرف۔

(رضی مرحوم نے اسے الذی نہ اُلے اللذی کہا ہے لیکن زبانوں پر نہ اِلّا اللذی نہ اُلّا اللذی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں وہی زبانوں پر ہے جس طرح رضی نے نظم کیا ہے۔

تمہی وہ شل ہوئی اسے رضی نہ اِللذی نہ اللذی

پورا شعر۔

نہ ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا بھلا۔ بقول۔ تنہائی کسی حالت میں بھی اچھی نہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں زبانوں پر اس طرح ہے۔ نہ اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا بھلا۔

نہ الٹی سمجھے نہ سیدھی۔ ضدی۔ جو عقل سے بے بہرہ۔ درج نہیں۔

نہ لینا ایک نہ دینا دو۔ بیکار کا جھگڑا۔ تہتک۔ درج نہیں

نہ ہاری مانے نہ جیتی۔ کسی طرح قائل نہ ہونا۔ درج نہیں۔

نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔ کچھ خرچ کرنا نہ پڑے اور فائدہ خوب ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہلدی کی جگہ ہینگ بولتے ہیں۔ (اودھ پنچ) بے شان و گمان دولت ہاتھ آگئی نہ ہینگ لگی نہ پھٹکری۔

نہار رہنا۔ بھوکا رہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نہار منھ ہونا یا رہنا کہتے ہیں۔ مثلاً نہار منھ گھر سے نکلو۔

نہ خاں ہیں نہ خاں کے اونٹوں ہیں۔ کوئی حیثیت نہیں کسی شمار قطار میں نہیں۔ درج نہیں۔

نہ کر ساس برائی تیرے آگے بھی جائی۔ کسی کی برائی نہ چیتنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ ہم پر بھی ویسا وقت پڑے۔ درج نہیں۔

نہ دوڑ کے چلے نہ گر پڑے۔ میانہ روی اچھی۔ درج نہیں۔

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

سب آدمی ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ درج نہیں۔

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند۔ خوبصورتی اور چیز ہے ناز و ادا کرشمہ اور چیز ہے۔ درج نہیں۔

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن
شہ زوری سے کام نہیں چلتا۔ کبھی کبھی نرمی مناسب یا قرینِ مصلحت ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔ جس بات کا ڈھنڈورا پیٹا جائے چھپی نہیں رہ سکتی۔ درج نہیں۔

نہاری ۱۔ ایک قسم کا شوربا اور سالن جو خمیری روٹی کے ساتھ موسم سرما میں صبح کو کھاتے ہیں۔ آتش ؎

رزقِ ہر صبح پہنچتا ہے مجھے منت خونِ دل لختِ جگر کی ہے نہاری تیار

۲۔ گھوڑے کا مالیدہ جو صبح کو دیتے ہیں۔

آثر۔ موسم سرما کی قید نہیں۔ نہاری بارھوں مہینے کھائی جاتی ہے دہ جانے کے سوا نہاری بیچنے والوں کی دکانیں بند رہیں۔
۲۔ نہاری اگر گھوڑے کا مالیدہ ہے تو نہ معلوم آدمی گھوڑے ہوئے یا گھوڑے آدمی۔ غازی مرد کے ملیدے کو نہاری کوئی نہیں کہتا۔

نہٹا۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) ناخن سے نوچنے کا نشان۔
آثر۔ لکھنؤ میں عورتیں نُہٹا کہتی ہیں (بفتح اول و ضم دوم و تشدید سوم) نُہٹا مارنا۔ ناخن سے کھرچنا ناخن گڑونا۔

نہٹی۔ (لکھنؤ) ع۔ ناخنگیر۔ ناخن کاٹنے کا آلہ
آثر۔ لکھنؤ میں اسے نہرنی کہتے ہیں نہ کہ نہٹی۔

نہان۔ (لکھنؤ) کبوتروں کو نہلانا اس غرض سے کہ انکی جوئیں مرجائیں۔
آثر۔ کبوتروں کو کوئی نہلاتا نہیں۔ کونڈے میں پانی بھرا رہتا ہے جب چاہتے ہیں خود ہی نہا لیتے ہیں۔

نہوڑانا۔ (بکسر اول و ضم دوم) خمیدہ کرنا۔ کج کرنا۔ کسی چیز کو جھکانا آتش ؎

تواضع دشمنِ جاں کی زیادہ قتل کرتی ہے
خم شمشیر معشوقوں کا نہوڑانا ہے گردن کا

انیس ؎ نہوڑا لیا سر جوانوں نے اور اشک بھر آئے۔
اب فصحائے لکھنؤ کی زبانوں پر اس جگہ جھکانا ہے۔

آثر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نہڑانا لکھتے ہیں مگر جو مثالیں پیش کی ہیں اُن میں املا نہوڑانا ہے (واو کی آواز خفیف)۔ علاوہ بریں نہوڑانے کا مفہوم سر یا گردن جھکانے تک محدود ہے۔ اس میں جو پہلو حیا کا یا مجبوری کا نکلتا ہے جھکانے میں ہرگز نہیں۔ (بحث متروکات ملاحظہ ہو)

نہائی دھوئی پھسل پڑی۔ (ع) وہ عورت جو کہیں جانے کی تیاری کرے اور پھر نہ جائے۔ درج نہیں۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ فساد یا پریشانی کی جڑ کاٹ دینا (زادہ پیچ) میں نے یہ دڑبا ہی سوختہ کر دینا مناسب سمجھا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

نہ کارے نہ مسلے۔ خاموش اور بیکار بیٹھا رہنا۔ درج نہیں۔ (ادہ پیچ) نہ کارے نہ مسلے ہیں گھنگھنیاں بھرے بیٹھے رہتے ہیں۔

نہ غم دزد نہ اندیشۂ کالا۔ کوئی غم نہیں۔ اطمینان، فراغت۔ درج نہیں
انشاؔ ؎ خوش رہتے ہیں چار ابرو کی تبلا کے صفائی۔ مانند قلندر
نہ ہم کو غم دزد نہ اندیشۂ کالا ۔ ہے خوب فراغت

نہاری میں نمدے کا ٹکڑا۔ جیسی حیثیت ویسا سامان۔ درج نہیں
انشاؔ ؎ حریرے کے بدل نمدے کا ٹکڑا گر نہ ہو صاحب
تو کیا کمخواب کا ٹکڑا ہو دھیلے کی نہاری میں۔

نہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام۔ (ع) کسی سے خواہ مخواہ کھیتی جتانا۔ درج نہیں۔

نہ میں کہوں تیری نہ تو کہے میری۔ باہم رازدار رہیں۔ ایک دوسرے کا راز افشا نہ کریں۔ درج نہیں۔

ن ۔ ے

نیا پھل کرنا۔ موسم میں کوئی پھل پہلے پہل کھانا۔ ناسخ ؎
کر چکا ہوں پھل نیا شمشیر کا خوب کی قاتل نے پہنائی مری
آثر۔ یہ پھل نیا کرنا ہے نہ کہ نیا پھل کرنا۔ ناسخ کے شعر میں بھی اس کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

نیا مسلمان قسائی کی دوکان۔ وہ شخص جو مذہب سے زیادہ

لذت نفس کا قائل ہو۔ درج نہیں۔

نیچا اونچا دیکھنا۔ نشیب و فراز دیکھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اونچ نیچ دیکھنا ہے۔

نیچے سروں میں گانا۔ گانے میں آواز بلند نہ کرنا تاہم لے قائم رہنا درج نہیں۔

نحوست پھیلانا۔ نحوست پھیلانا۔ دن کو بہت سونا۔ درج نہیں۔

نیش نکلنا۔ گھوڑے کے منہ کی ایک بیماری جو نحوس سمجھی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

نیفے میں اُڑسنا۔ نقدی یا اور کسی چیز کا نیفہ میں رکھ کر لپیٹ لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نیفے میں گھرسنا کہتے ہیں۔

نیک بی بیوں کے ساتھ حشر نہ ہو۔ (تو) بخشش نہ ہو۔ درج نہیں۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ کسی کے حسب منشا اس سے سلوک کرنا۔ درج نہیں۔

نئے پنچھی۔ ناتجربہ کار۔ نوگرفتار۔ درج نہیں۔

نیم رُقطع بنانا۔ ایسے کپڑے پہننا جن میں تال میل نہ ہو۔ درج نہیں۔

نیند آنکھوں میں گھتی ہونا۔ بہت نیند آنا۔ مارے نیند کے آنکھیں بند ہوئی جانا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

متوالی رسیلی آنکھوں میں نیند ایسی گھتی ہے کہ بس توبہ

فتنے ترا اٹھانا اک جانب جادو بھی جگانا مشکل ہے

نیند سے آنکھیں بھاری ہونا۔ مارے نیند کے آنکھوں کا بند ہوا جانا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

اس گھڑی دیکھو اُن کا عالم

نیند سے جب ہوں بھاری آنکھیں

نیند کے جھونکے آنا۔ نیند کے مارے آنکھوں کا بار بار بند ہو جانا

پھر چونک پڑنا۔ درج نہیں۔

نین مٹکا۔ (بفتح اول و دوم و کاف مشدد) ۔ لگاوٹ سے آنکھیں مٹکانا۔ درج نہیں۔ (طلسم ہوشربا) نین مٹکا کسی سے پہلے ہی ہو چکا ہوگا۔

نیا جوگی گاجر کا سندرا۔ خلاف رسم بات۔ اوچھا پن۔ درج نہیں

نیو کا ٹکا کھد گیا۔ بالکل مفلس نادار ہو گئے۔ درج نہیں

نیزوں اُڑانا۔ گھوڑے یا ہرن کی تیز رفتار کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ صرف گھوڑے کی رفتار تک محدود ہے۔ وہ بھی اڑایا نہیں جاتا اُڑتا ہے۔ ہرن نیزوں اڑتا نہیں چوکڑیاں بھرتا ہے۔

نیکی کا بدلہ بدی۔ احسان مند ہونے کے بجائے جو نیکی کرے اُس سے بدی کرنا۔ درج نہیں۔

نیبو نچوڑ۔ نیبو نچوڑنے والا۔ (کنایتہً) بن بلایا مہمان۔ مفت خوار۔ (کنایتہ) کنجوس۔

اثر۔ میرے ذہن میں اس کا مفہوم ہے جھوٹی خوشامد کرنے والا۔ ہاں میں ہاں ملانے والا۔ چاپلوسی کرنے والا۔ (فسانۂ آزاد) مگر یہ لوگ جو خوشامد خورے اور نیبو نچوڑ ہیں ان کا کہنا برا معلوم ہوتا ہے۔

نئی ہانک بولنا۔ بھانت بھانت کی بولیاں۔ تعلق ؎

صندوقچہ ارگن کا ہے یا خانۂ صیاد

ہر مرغ قفس ہانک نئی بول رہا ہے

نئی کہانی گڑ سے میٹھی۔ ہر نئی بات مزیدار ہوتی ہے۔

نیت ثابت منزل آسان۔ نیک نیت اور صاف دل انسان کے سب کام بآسانی ہو جاتے ہیں۔ درج نہیں۔

حرف و

و - ا

وار پار ہونا۔ آدھا ادھر آدھا اُدھر ہونا۔ صبا ؎

نگاہ چیر کے جب اُس ترک نے کبھی دیکھا
لگا وہ تیر کلیجے کے وار پار ہوا (کذا)

اثر۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تیر کلیجا توڑ کر دوسری طرف سے نکل گیا نہ کہ آدھا ادھر آدھا ادھر۔ مگر حضرت مؤلف کی پشتی پر جلال صاحب ہیں۔

والی پر آنا۔ (ع) اپنی بات پر جم جانا۔ دل میں ٹھان لینا۔ درج نہیں۔ نواب مرزا شوق ؎

اپنی والی پہ جب آ جاؤں گی دیکھنا کیسی پھر ستاؤں گی

واہ بیر ملیا پکائی کھیر ہو گیا دلیا۔ (ع) مراد کے خلاف نتیجہ برآمد ہونا۔ درج نہیں۔

واہ واہ کی پھلیاں۔ ایک قسم کی ترکاری۔ درج نہیں۔

واہی بکنا۔ (لکھنؤ) بیہودہ بکنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں واہی تباہی بکنا بولتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ خود ہی اپنی تردید کرتے ہیں جب واہی تباہی بکنا لکھ کر سند میں قلق لکھنوی کا شعر پیش کرتے ہیں۔ ؎

اسکو واہی تباہی بکنے دے بے پیے مست ہے بہکنے دے

واہیات ہونا۔ فضول ہونا۔ جلال ؎

کیسے قصور و حور کہاں خلد تو کجا زاہد یہ سب خیال ترے واہیات ہیں

اثر۔ شعر واہیات ہونا کی مثال کیونکر ہو گیا۔ واہیات خیال کی صفت ہے اور بس۔ خالی واہیات ہونا مہمل فقرہ ہے

وائے بر ما و گرفتاریٔ ما۔ اظہار تاسف۔ درج نہیں۔

واہ منھ تو دیکھو۔ بے تکلفی میں دوست سے اس طرح خطاب کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

و - ب

وبال پیچھے لگنا۔ ایسا روگ یا مصیبت جس سے نجات مشکل ہو۔ درج نہیں۔

وبال گردن۔ جو شخص مخالف طبع ہو۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

و - ر

وردی۔ فیلن صاحب کی رائے میں یہ لفظ انگریزی آرڈر یعنی یونیفارم سے بگڑا ہوا ہے۔ مولف کی رائے میں یہ لفظ لاچینی وَرد بالفتح یعنی نیلا رنگ یا عربی وَرد بالفتح یعنی گلاب یعنی گل سرخ سے مرکب ہے۔ سیاہ کی پوشاک۔

اثر۔ مجھے پلیٹس کی تحقیق زیادہ قریں قیاس اور قابل قبول معلوم ہوتی ہے۔

ہندی وَرد (سنسکرت वर्द) کے معنی ہیں سورماؤں کا لباس۔ فوجی پوشاک یا ساز و یراق۔ تمغا جس سے عہدہ ظاہر ہو۔ حاصل یہ ہوا کہ لفظ وردی ہندی ورد اور سنسکرت ورد سے ماخوذ ہے۔

ورغلانا۔ (فارسی میں ورغلانیدن۔ بہکانا) دہلی میں ورغلانا۔ لکھنؤ میں ورغلانا۔ قلق ؎

سر اٹھایا تھا حسرت دل نے ورغلایا تھا جان بسمل نے

اثر۔ سوال یہ ہے کہ قلق لکھنوی کے شعر میں ورغلایا ورغلانا کا ماضی ہے یا ورغلانا کا۔ جب قاعدہ ورغلانا کا ماضی ورغلانا ہو گا

اور ورغلانا کا ورغلایا۔ جس طرح ماننا کا مانا۔ سانا کا سانا۔ جاننا کا جانا۔ مگر بلانا کا بلایا۔ سلانا کا سلایا۔ جھلانا کا جھلایا۔ شیطان نے اُسے ورغلا دیا لکھنؤ میں کہتے ہیں نہ کہ شیطان نے اسے ورغلان دیا۔

فیلن جس کی بنا دہلی کی زبان ہے اُس میں ورغلانا درج ہے ورغلانا کا ذکر بھی نہیں۔ مگر صاحب۔

من از بیگانگاں ہرگز ننالم کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

حضرت جلال لکھنوی جب لکھنؤ کو ورغلانا سے نوازیں تو اور کسی کو کیا کہا جائے۔ بقول سودا ؎

میں دشمن جاں ڈھونڈ کے اپنا جو نکالا
سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالیٰ

وریاں۔ آثر۔ ڈومنیاں اور گانے والی عورتیں خوشامد کی رو سے قربان جاؤں کی جگہ یہ کلمہ امیروں کے روبرو کہتی ہیں۔

آثر۔ وریاں قربان جاؤں کا بدل نہیں بلکہ واری جاؤں کا مخفف ہے۔ مگر یہاں بھی حضرت مؤلف کے پس پردہ حضرت جلال بول رہے ہیں۔

و - ق

وقت پڑے پر گدھے کو باپ بنا لیا جاتا ہے۔ جب مصیبت پڑتی ہے تو آدمی ہر کس و ناکس کی خوشامد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے

اس طرح صحیح نہیں۔

وقت پر منہ موڑ جانا۔ ضرورت کے وقت یا مصیبت میں ساتھ نہ دینا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

جب تم نے آزمایا ہمیں پایا سر بکف
منہ موڑ جانے وقت پہ ایسے تو ہم نہ تھے

و - ک

وکٹوریا گاڑی۔ فٹن جس میں ایک ہی گھوڑا جوتا جاتا ہے۔ درج نہیں۔

و - ل

ولندیزی گفتگو۔ ڈینگ کی گفتگو۔

آثر۔ حضرت مؤلف نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ولندیزی کس زبان کا لفظ ہے۔ فیلن یا پلیٹس میں یہ لفظ درج نہیں۔ میں نے اپنے ایک محترم دوست سے استفسار کیا۔ اُن کا ارشاد ہے کہ اس کا ماخذ فرانسیسی ہے ولندیز اس میں یائے نسبتی لگا کر ولندیزی بنا لیا گیا ہے۔ ہالینڈ کا فرانسیسی تلفظ اولاند ہے اسی سے لفظ اولاندیز Hallandaise بنا ہے جس کے کئی معنی ہیں۔ ہالینڈ کی رہنے والی (عورت)۔ اُردو میں لفظ ولندیزی میں عورت کی تخصیص نہیں رہی اور یہ اہلِ ہالینڈ کے مفہوم میں مستعمل ہو گیا۔ اولاند اور اولاندیز دونوں الفاظ میں نون غنہ ہے۔

حسنِ اتفاق سے مجھے شیکسپیر کی ڈکشنری دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اُس کا پورا اندراج نقل کئے دیتا ہوں۔

Port (پرتگال) ولندا walanda - n. prop. Holland (Hallis mss.)

ولندی - Walandi, adj. of Holland

ولندیز Walandez - s. m. a man of Holland.

ولندیزی Walandez-ni s. f. a woman of Holland.

بہرحال ماخذ کے اختلاف کے کہ فرانسیسی ہے یا پرتگالی ماحصل وہی ہے جو میرے محترم دوست نے متعین فرمایا۔ ہالینڈ سے منسوب۔

یہ امر پھر بھی معرضِ خفا میں رہا کہ ولندیزی کے معنی تعلّی ڈینگ وغیرہ کیونکر ہو گئے مثلاً گفتگو میں ولندیزی الفاظ لانا یعنی مشکل اور ثقیل الفاظ استعمال کرنا۔ ولندیزی نام لمبا چوڑا شان دار نام اس سلسلے پر آکسفورڈ ڈکشنری روشنی ڈالتی ہے۔

ہالینڈ کے رہنے والوں کے مزاج کی) Dutch خصوصیت یا جو اُن سے منسوب کی گئی اکثر بر بنائے مضحکہ یا حقارت۔ ۱۶۷۷ء)۔

غل اپاڑا۔ Gibberish (ایسی گفتگو جو سمجھ میں نہ آئے اور تیزی سے جلد جلد کی جائے ۱۶۶۹ء) شکسپیر نے اپنے ایک ڈرامے میں (I am a Dutch man) (میں ڈچ ہوں) استعمال کیا ہے یعنی اپنے ہوش میں نہیں ہوں۔ نشے میں ہوں۔

اردو کی وسعت اور وضع الفاظ و محاورات کا سلیقہ۔ الحمد للہ!

ولی کھنگر۔ کنایۃً حمایت کرنے والا۔

آثر۔ لکھنؤ میں دل کھنگر کہتے ہیں۔ (رادھیکا)۔

و - ہ

وہ دن لد گئے۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا۔ درج نہیں۔

ع۔ اب لد گئے وہ زمانہ گزر گیا۔

وہ بخار آیا کہ گرّیا کُرّیا ٹوٹ گئی۔ ایسا تیز بخار کہ انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے۔ درج نہیں

وہاں گردن ماریئے جہاں پانی نہ ملے۔ نہایت سخت اور سنگین سزا دینے کا کنایہ۔ (مرأۃ العروس) تو تو گھر گھر فساد ڈلواتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تجھ کو وہاں ماروں جہاں پانی نہ ملے۔ (بہار عشق)

رحم کرنا ہے تجھے نادانی وہاں مارے جہاں نہ ہو پانی

آثر۔ جیسا پیش کردہ مثالوں ہی سے ظاہر ہے لفظ گردن محاورے کا جزو نہیں۔

وہی تو کہوں۔ (دہلی) مجھے خود ہی یہ خیال ہوتا ہے

آثر۔ لکھنؤ میں اس موقع پر کہتے ہیں۔ میں جبھی کہوں۔

وہ تو ہم سمجھے ہی تھے۔ (روزمرہ) پہلے سے معلوم تھا۔ درج نہیں۔

(امراؤ جان ادا) وہ تو ہم سمجھے تھے۔ تم کیا ایسے بیوقوف ہو۔

وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں۔ وہم کا کچھ علاج نہیں۔

آثر۔ لکھنؤ میں دارو کے بجائے دوا بولتے ہیں۔

وہمی بات۔ موہوم بات۔ رشک ؎

نظر آئے کمر اس بت کی یہ ہے وہمی بات
ہم مگر باندھ کے مضمون کمر دیکھیں گے

آثر۔ وہمی بات کمل فقرہ ہے۔ وہم کی بات بول چال میں ہے۔ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ وہم کی بات کے بجائے۔

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ مقدر کا لکھا ٹلتا نہیں۔ درج نہیں

وہ اپنے دم سے اچھا ہے۔ نیک آدمی ہے۔ درج نہیں (دیکھئے فیلن)

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ۔ وہی ڈوبتے ہیں جو بہت سا بار اپنے ذمے لیتے ہیں۔ یہ مثل درج نہیں۔

و - ے

ویفر۔ (انگ میں وافر تھا) لفافہ جوڑنے کی ٹکیا۔ جان صاحب ؎

خط بند کروں کس سے میں لے بیٹھوں ہوں کب سے
الماری سے اب تک اری ویفر نہ نکالا

بحر سے ؎

لکھے گا حال دل اے بحر کب تک
بس اب ویفر لگا مکتوب کر بند

آثر۔ انگریزی لفظ بھی ویفر Wafer ہے نہ کہ (Wafer)

ویلکم۔ (انگ) مرحبا۔

آثر۔ اس کے معنی مرحبا نہیں بلکہ خوش آمدید ہیں۔ کسی کے خیر مقدم کے وقت کہتے ہیں۔

حرف ہ

ہاتھ پاؤں پھول جانا۔ گھبرا جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔ صبا ؎

دیکھ کر خوش رنگ اس گل پیرہن کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

اثر۔ غالب کے پہلے مصرع کو مسخ کرکے شعر صبا کے نام لکھ دیا!

غالب کا شعر اس طرح ہے ؎

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے

کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

یہ عرض کرنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ خالی ہاتھ پاؤں پھول جانا۔ گھبرانا بد حواس ہونا ہے مگر خوشی سے یا خوشی کے مارے ہاتھ پاؤں پھول جانا فرطِ مسرت سے پھول کے کُپّا ہو جانا۔

ہاتھ اوپر کے تلے ہو جانا۔ دونوں ہاتھ ملا کر باندھے جانا۔ مجروح کے آتش ؎ دامن کا خیال آتا ہے جب جیب دری میں

دیوانوں کے ہو جاتے ہیں اوپر کے تلے ہاتھ

اثر۔ وہی شعر کا مطلب نہ سمجھنا تاہم شعر سے محاورہ گڑھنا کوئی پوچھے کہ دیوانوں کی ہنگام جیب دری خود بخود مشکیں کیونکر کس جاتی ہیں۔ شعر کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ دیوانوں کو گریباں چاک کرتے کرتے دامن کا خیال آ گیا اور اُس طرف متوجہ ہو گئے۔ ہاتھ اوپر کے تلے ہونا کوئی محاورہ نہیں غالباً حضرت مؤلف کے ذہن میں ہاتھ آگے کے پیچھے ہو جانا چکر کھا رہا تھا جس کے معنی مجرم کے ہاتھ پس پشت لے جا کر ہتکڑیاں ڈال دینا ہے۔

ہاتھ پاؤں چلانا۔ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا۔

اثر۔ اصل مطلب لکھا نہیں۔ کام میں لگا رہنا۔ محنت مشقت کرنا۔

ہاتھ پاؤں رانگا رانگا ہوئے جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں شل ہو کر سرد ہو جانے کی جگہ۔

اثر۔ رانگا رانگا کے بدلے ایسے موقع پر رانگ رانگ فصیح سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ بریں ہاتھ پاؤں لوتھ ہوتے ہیں نہ کہ رانگا یا نگا۔ ہاتھ پاؤں لوتھ ہو جاتے ہیں یعنی شل ہونا۔ وہ درج ہی نہیں۔ دل بیشک رانگ رانگ ہوتا ہے۔ مزدور کے متعلق میرے دو شعر ہیں:-

دل رانگ رانگ ہے نہیں کچھ اپنے حال کی

تصویر اک تھکے ہوئے حزن و ملال کی

ہے صبح اس کی صبح نہ شام اس کی شام ہے

اس بد نصیب شخص کا مزدور نام ہے

ہاتھ پانی لینا۔ آبدست لینا۔

اثر۔ یہ خالی پانی لینا ہے نہ کہ ہاتھ پانی لینا۔ (فقرہ) وہ موت کے پانی نہیں لیتا۔

ہاتھ پاؤں سنبھالنا۔ ہاتھ پاؤں نکالنا۔ خوب موٹا اور قد آور ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ پاؤں نکالنا کہتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں مارنا۔ ہاتھ پاؤں چلانا۔ (کنایۃً) بے قرار ہونا تڑپنا۔

اثر۔ یہ کسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم سعی رہنا ہے نہ کہ بیقرار ہونا یا تڑپنا۔

ہاتھ پر دھرا ہوا ہونا۔ (ادبا) کسی چیز کا تیار اور موجود ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ کہتے ہیں "منہ کا نوالہ ہے"۔

ہاتھ پر سرسوں جمانا۔ کسی سخت اور مشکل کام کو فوراً انجام دے دینا طلسم اور شعبدہ بازی کر دکھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہتھیلی پر سرسوں جمانا بولتے ہیں۔ محاورے کا مطلب بھی غلط بیان کیا گیا۔ اس کا مفہوم ہے کہ کام فوراً حسب مدعا ہو جائے۔

ہاتھ پر سانپ کھلانا۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں نیز یا آستین میں سانپ پالنا کہتے ہیں۔
ہاتھ پر توتا پالنا۔ ہاتھ پر زخم یا پھوڑے پھنسی کے سبب کام کاج چھوڑ دینا۔ زخم اچھا نہ ہونے دینا۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا۔
اثر۔ محاورہ صرف توتا پالنا ہے اور اس کا مفہوم ہے کہ زخم یا پھوڑے پھنسی کا باقاعدہ علاج نہ کرنا کسی حصۂ جسم پر ہو۔
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ جو چیز عیاں ہے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔
اثر۔ مثل لفظ ہے کے اضافے کے ساتھ ہے: ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔
ہاتھ پر گنگا جلی رکھنا۔ سخت قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں گنگا یا گنگا جلی اٹھانا کہتے ہیں۔
ہاتھ پڑ جانا۔ اتفاقیہ حاصل ہو جانا بلکہ بے کوشش ہاتھ آنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ لگنا یا ہاتھ چڑھنا وغیرہ ہے۔
ہاتھ پکڑتے پہونچا (پونہچا) پکڑنا۔ تھوڑا سا سہارا پا کر زیادہ کا طالب ہونا۔ شوق قدوائی ؎

آنکھ ان کی لڑی جس سے دل چھین لیا اس کا
ہم ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا وہ پکڑتے ہیں

اثر۔ پیش کردہ شعر سے ظاہر ہے کہ محاورہ ہاتھ پکڑتے پہنچا نہ کہ ہاتھ پکڑتے پہنچا پکڑنا ہے۔ نیز ہاتھ دیتے ہوئے پہنچا پکڑنا ہے۔ (فسانۂ آزاد)
پیٹ سے پاؤں نکلے ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا پکڑا
ہاتھ پورا پڑنا۔ کامل وار پڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ بھرپور پڑنا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔
ہاتھ توڑ توڑ کے کھانا۔ مزیدار چیز کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا لذیذ چیز کے لیے مستعمل ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں انگلیاں چاٹنا کہتے ہیں۔
ہاتھ تھرکانا۔ ہاتھ نچانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ مٹکانا اور انگلیاں نچانا یا تھرکانا ہے۔

ہاتھ جھوٹا کرنا۔ (دہلی) کسی قدر کھانا۔ منھ جھٹلانا۔ آلش کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں منھ جھٹلانا یا جھٹلانا کہتے ہیں۔
ہاتھ چالاک۔ (دہلی) چور اچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ لکھنؤ میں اس جگہ دست چالاک ہے۔
اثر۔ جی نہیں۔ لکھنؤ میں اس جگہ ہاتھ کا چالاک ہے۔
ہاتھ چھوٹا ہوا۔ ہاتھ جس کو بیدھڑک مار بیٹھنے کی مشق ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ چھٹ یا مار پر ہاتھ چھوٹا ہوا کہتے ہیں۔
ہاتھ حمائل کرنا۔ گردن میں ہاتھ ڈالنا۔
اثر۔ ہاتھ گردن یا کمر میں حمائل ہوتے یا کئے جاتے ہیں۔ خالی ہاتھ حمائل کرنا بے معنی فقرہ ہے۔ اپنی ایک نظم کا شعر یاد آگیا ؎

ہاتھ گردن میں حمائل ہوگئے ۔۔۔ دو مہ نو مل کے کامل ہوگئے

(طلسم ہوشربا) دونوں ہاتھ گردن میں حمائل کئے۔
ہاتھ سے توتے اڑنا۔ (کنایۃً) ہکا بکا ہونا۔ بدحواس ہونا۔ تجربہ ؎

ہاتھ سے شاہ کے توتے اڑے ۔۔۔ آئنہ بھی دیکھ کر حیران ہوا

اثر۔ محاورہ ہاتھ کے یا ہاتھوں کے توتے اڑنا ہے نہ کہ ہاتھوں سے یا ہاتھ سے۔ یا تو بھرتی وزن کی ثقالت سے بچنے کو ہاتھ سے کہا یا سہو کاتب ہے۔ خود تجربہ کے ایک دوسرے شعر میں صحیح محاورہ نظم ہے ؎

عشق کے جال میں کب حسن خداداد آیا
اڑ گئے ہاتھوں کے توتے جو وہ جلاد آیا

ہاتھ سے ہاتھ ملنا۔ افسوس کرنا۔ بے حد پچھتانا۔
اثر۔ محاورہ ہاتھ ملنا ہے نہ ہاتھ سے ہاتھ ملنا۔
ہاتھ کا چالاک ہونا۔ دست دراز ہو جانا۔ داغ ؎

وہ رفتہ رفتہ ہاتھ کے چالاک ہوگئے
رکھ رکھ کے ہاتھ میرے دل بیقرار پر

اثر۔ شعر کا مطلب غلط سمجھے۔ ہاتھ کا چالاک وہ ہے جو بڑی صفائی سے مال چرا لے۔ شعر کا حاصل یہ ہوا کہ دل پر تسلی کو ہاتھ رکھتے رکھتے وہ آخر کار دل اڑا لے گئے۔ دل چرا لیا۔

ہاتھ دکھانا ۔ نبض دکھانا۔

اثر۔ ہاتھ نجومی کو دکھایا جاتا ہے نہ کہ طبیب کو۔ (نظام رامپوری سے

پھر بعد کو تو کیا ہی ندامت ہوئی انھیں
پنڈت سمجھ کے مجھ کو دکھا اپنا دکھا کے ہاتھ

اشعر پر غور کرتے جایئے اور تنوع معانی کا لطف اٹھایئے)

ہاتھ سے کوڑی کے دو بیر بھی نہ کھانا ۔ نہٰں نا قدری ہونا ۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ) یقین رکھو تمھارے ہاتھ سے کوڑی کے دو بیر بھی اب کوئی نہ کھائے گا۔

ہاتھ لپک ۔ چور اچکا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ لپکا کہتے ہیں۔

ہاتھوں قلم ہونا ۔ (دہلی) جہاں برائی کسی کے اختیار میں ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ میں قلم ہونا کہتے ہیں۔

ہاتھی پاؤں ۔ (دہلی) ایک مرض جس سے پاؤں نہایت موٹا ہو جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس مرض کو فیلپا کہتے ہیں۔

ہاتھی چک ۔ (رنگ میں آرتی چوک) ایک قسم کی ترکاری جس کی جڑ پکا کر کھاتے ہیں۔

اثر۔ پکا کر کھاتے نہیں۔ ابال کر رس چوس لیتے ہیں۔

ہاتھی کا پاٹھا ۔ جوان ہاتھی ۔ ہاتھی کا بچہ۔

اثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ (کنایۃً) اَٹا نَحا جوان۔

ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے ۔ نہ معلوم کیا بجوگ پڑے۔ درج نہیں۔

ہاتھ میں چکی کا پاٹ ہے ۔ کام کاج نہ کرنے کا عذر لنگ۔ درج نہیں۔

ہاتھ نہ سمٹی بلبلا اٹھی ۔ (عو) بے زری کے باعث حواس ٹھکانے نہ ہونا۔ درج نہیں۔

ہاری مانا نہ جیتی ۔ کسی طرح قائل نہ ہونا۔ درج نہیں۔

ہارے تو چلے نا نپارے ۔ بحث میں عاجز ہو کر کوئی بہانہ کر کے ٹل جانا۔ درج نہیں۔

ہالا ۔ وہ دائرہ جو چاند کے گرد نمودار ہوتا ہے۔

اثر۔ اس کا املا ہالہ ہے۔

ہاں صاحب ۔ بیشک۔

اثر۔ بطور طنز بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ہاں صاحب ہم کس گنتی میں ہیں۔ نہ خار ہیں نہ خاں کے ادنٰوں میں ہیں۔

ہال ۔ لوہے یا ربڑ کا گھیرا جو گاڑی کے پہیوں پر چڑھاتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

ہانڈنا ۔ (گنوار) آوارہ پھرنا۔

اثر۔ گنوار بننے کا خطرہ ہے مگر مجھے اعتراف ہے کہ لکھنؤ میں عورتیں بڑی آزادی سے یہ لفظ استعمال کرتی ہیں یعنی کسی کی تلاش میں پھرنا اسے ڈھونڈیا تا پھرنا بھی کہتے ہیں۔

اس کا متعدی ہنڈوانا بھی مستعمل ہے یعنی تشہیر کروانا۔ رسوا کرنا۔

ہانک لگانا ۔ بلند آواز سے کچھ کہنا۔

ہانک پکار کے کہنا ۔ علی الاعلان کہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہانکے پکارے کہنا بولتے ہیں جو دوسری جگہ درج ہے۔

ہائے تنہائی اور کنج قفس ۔ مجبوری و کس مپرسی کا عالم۔ درج نہیں۔

ہاتھ بیچے ہیں ذات نہیں بیچی ۔ یہ مقولہ خدمتگاروں کا ہے یعنی تمھاری خدمت اور نوکری بجا لائیں گے مگر گالی گلوج نہیں سنیں گے۔ جانصاحب سے

مثل ہے ہاتھ بیچا ہے نہیں کچھ ذات بیچی ہے
نہ سمجھے زم کوئی میں بھی بیٹی ہوں کرانے کی

اثر۔ مثل میں ہاتھ بیچا بصیغۂ واحد ہے نہ کہ ہاتھ بیچے ہیں۔ جانصاحب کے شعر میں بھی بصیغہ واحد ہے۔

ہاتھ میں سنیچر ہونا ۔ کوئی شخص جب ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر خراب کر دیا کرتا ہو تو کہتے ہیں کہ اس کے ہاتھ میں سنیچر ہے۔

اثر۔ سنیچر پاؤں میں ہوتا ہے نہ کہ ہاتھ میں۔ ہاتھ کے ساتھ توڑ پھوڑ کہتے ہیں۔ ہاتھ میں توڑ پھوڑ بہت ہے۔

ہاتھ میں لئے پھرنا ۔ ہاتھوں ہاتھ پھرنا۔ ۲۔ زعم اشہوت میں جناب پھرنا۔

اثر۔ سب نخلوں کی سنگھ مت۔ فاحشہ اور عصمت فروش عورت کیلئے کہتے ہیں کہ ہتیلی پر لیے پھرتی ہے۔ اس سے سوا اور کسی پر اطلاق نہیں ہوتا۔

ہاری بولنا۔ شکست کا اعتراف کرنا۔ درج نہیں۔ (فسانہ آزاد) اگر ہاری نہ بولیں تو جبھی کہنا۔

ہاتھیوں سے گنے کھانا۔ زبردست سے مقابلہ کرنا۔ (ابن الوقت) ہاتھیوں کے ساتھ گنے کھانا ایسا کوئی لڑکوں کا کھیل نہیں ہے۔ غالم ؎

انا خاطر میں کسی کو لاتی تھی ہاتھیوں سے یہ گنے کھاتی تھی

اثر۔ پڑھنے والا حیران ہوتا ہے کہ صحیح محاورہ ہاتھیوں سے گنے کھانا ہے یا ہاتھیوں کے ساتھ گنے کھانا ہے۔ لکھنؤ میں عموماً ہاتھیوں سے گنے کھانا بولتے ہیں

ہاتھی نکل گیا دُم اٹکی رہ گئی۔ جہاں سارا کام ہو کر تھوڑا کام باقی رہ جائے وہاں بولتے ہیں۔

اثر۔ یہ اس طرح ہے۔ ہاتھی نکل گیا دم رہ گئی ذکر دم اٹکی رہ گئی۔

ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ ہاتھی ہزار لٹے پھر لاکھ من کا۔ امیر آدمی کیسا ہی غریب کیوں نہ ہو جائے پھر بھی اسکی قدر باقی رہتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں مثل اس طرح بولتے ہیں۔ "ہاتھی لاکھ لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا" مہر صاحب حضرت جلال بھی "ہاتھی ہزار لٹے پھر لاکھ من کا" فرماتے ہیں۔

ہاتھ جھوالائی۔ (لکھنؤ) ۱۔ وہ روپیہ جو رہزن لوگ اپنی سرحد سے گزرنے کی بابت مسافروں سے لیتے ہیں۔ ۲۔ وہ نقدی جو زمیندار یا ملازمان سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ سے مخصوص اور لکھنؤ والوں نے سنا تک نہیں۔ پلیٹس میں درج ہے مگر معنی جو نور اللغات میں درج ہیں اُس سے بالکل مختلف مسافر کو لوٹ لینا۔ (فیلن میں درج نہیں)۔

ہاتھ میں مہندی لگی ہونا۔ کام سے معذور ہونا۔ درج نہیں طلسم ہوشربا کیا ہمارے ہاتھ میں مہندی لگی ہے۔

ہ - پ

ہپا۔ بچوں کا کھانا۔

اثر۔ اس کے ایک معنی اور ہیں جو درج نہیں۔ کھیل کے دوران میں بچے اپنے ہاتھ کی پشت ہونٹوں سے لگا کر ہپا کہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کھیل تھوڑی دیر کے لیے موقوف۔

ہ - ت

ہت تری۔ ہت تری کی۔ کلمۂ تحقیر۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہت تری کی کے بجائے ہت تیرے (یائے مجہول کی) کہتے ہیں۔ جلال نے بھی یہی لکھا ہے۔

ہتوانسنا۔ قبضہ پر ہاتھ رکھ کے تلوار ہاتھ میں لینا۔ انیس ؎

ہتوانس کے تیغ و سپر اکبر نے پکارے
کیا بکتے ہو بیہودہ سخن منہ پہ ہمارے

اثر۔ "ہتوانس کے" اصطلاح جنگ ہے یعنی سنبھال کے۔ شعر میں تیغ و سپر دونوں آئے ہیں۔ ہتوانسنا کو تیغ تک محدود کر دینا درست نہیں۔

ہتھ کٹی۔ چکن کے کام کی ایک وضع۔ درج نہیں۔

ہتھے لگنا۔ کچھ حاصل ہونا۔ پلّے پڑنا۔ درج نہیں۔

ہتھے لگانا۔ خوب ڈٹ کے کھانا۔ درج نہیں۔

ہتھ لپکی۔ وہ عورت جو چور ہو۔ ہاتھ کی چالاک ہو۔ درج نہیں۔

ہتھوں سے اکھڑ جانا۔ پتنگ کا ہاتھ پر سے اکھڑ جانا۔ ٹوٹ جانا

اثر۔ یہ ہتے پر سے اکھڑ جانا ہے نہ کہ ہتھوں پر سے بصیغۂ جمع۔ علاوہ بریں یہ تو لغوی معنی ہوئے۔ (کنایۃً) کسی بات پر راضی ہوتے ہوتے یکایک منحرف ہو جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

ہتیلی چبانا۔ غصہ ظاہر کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دانت پیسنا یا ہونٹ چبانا کہتے ہیں۔

ہتیلی سلسلانا۔ ہتیلی میں خفیف خارش ہونا۔ روپیہ ملنے کا

شگون سمجھا جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہتیلی کھجلانا کہتے ہیں۔

ہتیلی میں چور پڑنا۔ مہندی کے رنگ میں سفید دھبا رہ جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے مہندی کا چور کہتے ہیں۔

ہتیلی سے ماتھا کوٹنا۔ (عو) تعجب حیرت اور حسرت ظاہر کرنے کے لئے۔ مصحفی ؎

مصحفی مر ہی گیا دیکھ کے اُس کی یہ ادا
جب ہتیلی سے کل اُس شوخ نے ماتھا کوٹا

اثر۔ خالی ماتھا کوٹنا بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔

ہتھے پر چڑھنا۔ ہاتھ لگنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ کسی کے قابو میں آنا۔ ظفر

پہلوان عشق کا کیا پوچھتے ہو مجھ سے حال
جو چڑھا ہتھے پہ اس کے وہ پچھڑ کر رہ گیا

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر لفظ پر کا اضافہ کئے بولتے ہیں۔ ہتھے چڑھنا۔

صبا ؎ مجھ سے فضول خرچ کے ہتھے جو چڑھ گیا
دو دن میں آسمان بھی کنگال ہو گیا

ہ - ٹ

ہٹا۔ بازار جنس فروشی۔

اثر۔ مروجہ لفظ ہاٹ ہے۔ اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو ہٹا کو بازار سے کوئی ربط نہیں بلکہ وہ ظرف ہے جس سے کھیت میں نالی سے پانی الچا جاتا ہے۔ آبپاشی کی جاتی ہے۔

ہٹ پٹانا۔ (لکھنؤ) کسی کام کے لیے مضطرب ہونا۔

اثر۔ میں اس لفظ سے واقف نہیں نہ اس کی تحقیق ہو سکی۔ حضرت مؤلف نے کوئی حوالہ دیا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ جناب موصوف پٹ پٹانا (بلے فارسی ہر دو) کو ہٹ پٹانا پڑھ گئے یا لکھ گئے۔

ہٹیلے کی چھچھری۔ بڑا موذی۔ کہتے ہیں کہ رجب ہٹیلا ایک جادوگر تھا وہ چھری پڑھ کے دیتا تھا اور اس کا منتر کبھی پٹ نہیں پڑتا تھا درج نہیں۔

ہ - ج

ہجڑا۔ (بالکسر) (سنسکرت میں ہجڑا تھا) - بیشتر زبانوں پر ہجرا ہے۔ (مخنث۔ نامرد۔ زنانہ)۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں زبانوں پر بھی ہیجڑا (باضافہ یائے تحتانی) ہے۔ مثل بھی ہے "ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا"۔ عام تلفظ امثال ہی قائم کرتی ہیں)۔ جان صاحب نے بھی ہیجڑا نظم کیا ہے ؎

جو مرد کو مارا جا کے موئے ہیجڑے نے آج
نامرد میرے آگے سے مردانہ ہو گیا

حضرت مؤلف نے اسے سنسکرت سے نہ معلوم کس بنا پر منسوب کر دیا ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ فارسی ہیز (یائے معروف) سے بنایا ہے۔

ہ - چ

ہچکچاہٹ ہچکچی۔ تامل کرنا۔ ڈرنا۔ رند ؎

یا تو قالب میں آتے ڈرتی تھی اب ہچکتی ہے روح جانے سے

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ ہچکچاتی یا جھجکتی بولتے ہیں۔ ممکن ہے کہ رند کا دوسرا مصرع اس طرح ہو۔ اب جھجکتی ہے روح جانے سے۔ ہچکچانا اور جھجکنا مترادف ہیں۔ ہچکنا بہرطور لکھنؤ کی موجودہ زبان نہیں۔ جلال نے بھی ہچکچانا لکھا ہے نہ کہ ہچکنا۔

ہچکیاں ا شدت سے رونا جس سے حلق میں پھندا لگے۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

پھر کوئی خوش خرام ادھر سے نکل گیا
پھر ہچکیاں الٹ گئیں ارباب خواب میں۔

ہچکیوں کی ڈاک بیٹھنا۔ متصل ہچکیاں آنا۔ درج نہیں۔ امیر مینائی ؎

شیشوں نے ہچکیوں کی بٹھائی ہے ڈاک کیوں
مینا نے کو ارادہ ہے کس بادہ خوار کا

ہچنا۔ (بالضم) نشانہ کھینچ نہ بیٹھنا۔

اثر۔ یکسر جاسیانہ مگر اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

ہ - د

ہدی ہزار۔ اعوا کثرت سے۔ مثلاً ہدی ہزار باتیں سنا کے رکھدیں درج نہیں۔ عروج لکھنوی سے

اپنی جاں سے گئے ہیں ایسے ہدی ہزار مرتے ہیں

ہدف مارنا۔ نشانہ مارنا۔ کنایۃً کوئی بڑا کام کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تیر مارنا کہتے ہیں۔

ہد ہد کے لہو سے تعویذ لکھنا۔ جس سے محبت ہے اُسے قابو میں لانے کا ٹوٹکا۔ درج نہیں۔ انشا سے

اب کوئی ہما ہو تو اسے ذبح کریں ہم
تعویذ بہت لکھ چکے ہدہد کے لہو سے

ہ - ڈ

ہڈرا۔ بری گت۔ برا درجہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں راہڑا کہتے ہیں۔

ہڈیاں گن لینا۔ کنایہ ہے کمال لاغری سے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ایک ایک ہڈی گن لو۔

ہڈیاں چلچلاتی ہیں۔ مار کھانے کو دل چاہتا ہے۔ شامت آئی ہے۔ شامت کا اظہار۔ درج نہیں۔ فسانۂ آزاد۔ خیریت نہیں مزاج۔ ہڈیاں چلچلا رہی ہیں۔

ہڈی چچوڑنا۔ چوس کے گودا کھانا۔ درج نہیں۔

ہڈیلا۔ ہڈی دار۔ ہڈیوں کا مالا (کنایۃً) وہ جس کے بدن پر بوٹی نہ ہو۔ صرف ہڈیاں ہڈیاں ہو۔ بحر

نبرا کیا اپنے دم سے ہجر میں ہوتا تن لاغر
یہ مالا ہڈیوں کا بھی گلے کا ہار ہونا تھا

اثر۔ یہ ہڈیلا کی مثال کب ہوئی! بات یہ ہے کہ لفظ فیلن سے نقل کر دیا گیا بغیر سوچے ہوئے کہ اردو میں داخل بھی ہے۔ لکھنؤ میں اس کا بدل ہڈیوں کا ہار یا ہڈیوں کا مالا ہے۔

ہ - ر

ہُر ہو جانا۔ تلف ہو جانا۔ خرچ ہو جانا۔ منتشر ہو جانا۔ درج نہیں۔ مثلاً سال بھر میں ساری کاڑھی کمائی ہر ہو گئی۔

ہر جیسے کو تیسا۔ جیسا کوئی ہوتا ہے ویسا ہی اس کو مل جاتا ہے۔

اثر۔ مثل بغیر لفظ ہر کے جیسے کو تیسا ہے۔

ہرا باغ دکھانا۔ (تو) سبز باغ دکھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سبز باغ یا باغ سبز دکھانا ہے۔

ہرا لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے۔ بے خرچ کئے سود حاصل ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہرا کے بجائے ہینگ کے ساتھ یہ مثل بولتے ہیں۔

ہرائی جتائی۔ وہ بات جو حیران کرنے عاجز کرنے کے لیے کی جائے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہرانی جتانی کہتے ہیں۔ (ہمزہ بجائے نون)۔

ہرشتنا۔ ہٹا کٹا۔ موٹا تازہ۔ مضبوط۔ قوی۔

اثر۔ لکھنؤ میں مسٹنڈا کہتے ہیں۔

ہرن کھری جوتا۔ اونچی ایڑی کا جوتا۔ درج نہیں۔

ہرولنا۔ (بفتح اول وضم دوم) (لکھنؤ) غلہ کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اُڈرنا کہتی ہیں نہ کہ ہرولنا۔

ہربونگ۔ شورش۔ بدنظمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ ہڑبونگ ہے (راہندی)

ہر جامہ زیب کی ازار۔ ہرجائی عورت جو ہر خوش رو جواں پر پھسل پڑے۔ درج نہیں۔

ہر گنگا کرنا۔ نہاتے وقت خدا کا نام لینا۔

اثر۔ کیا مسلمان نہاتے وقت ہر گنگا کہتے ہیں یا ہندو اللہ کا نام لیتے ہیں؟ ہرگز نہیں لہٰذا لکھنا چاہئے تھا کہ ہندو نہاتے وقت

ہرگنگا کہتے ہیں۔

ہر صورت۔ ہر طرح ۔ ہر حالت میں ۔ شعور ؎

واجب ہے شعور ہر طرح پر   عاشق کے لیے رضائے معشوق

آثر۔ معلوم کہاں سے غلط سلط اشعار نقل کرکے اُن کی بنیاد پر محاوروں کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ خدا کے لیے ہر طرح پر کہاں کی زبان ہے۔ عجب نہیں کہ پہلا مصرع اس طرح ہو۔

" ہر حال میں ہے شعور واجب "

ہر سخن نکتہ و ہر نکتہ مکانے دارد ۔ ہر بات کا کوئی محل ہوتا ہے۔

آثر۔ عام طور پر یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے ؎ ہر سخن موقع ہر نکتہ مقامے دارد۔

ہر کجا ۔ ہر جگہ ۔ جہاں کہیں۔

آثر۔ یہ تنہا اردو نہیں ۔

ہر کس ۔ ہر ایک شخص

آثر۔ اس کا حال بھی ہر کجا کا سا ہے۔ اور یہی ہر کہ کی ہے ایک جگہ ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد لکھا ۔ دوسری جگہ یہی بادنیٰ تغیر (ہر کہ بجائے ہر چہ) دوبارہ درج ہے۔ حاصل یہ کہ اس سے حاصل کچھ نہیں۔

ہر کھاریوڑی ۔ ہر خاریوڑی ۔ ایک قسم کا چھوٹا پھل ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ہر فاریوڑی ہے۔

ہر دگی چھچیہ ۔ ہر جائی ۔ ہر ایک شخص کے پاس آنے جانے والا ۔ رکابی مذہب۔

آثر: اس کا صحیح مفہوم ہے اوباش ۔ بے وضع ۔ ہر عورت پہ ریجھنے والا۔ یہی مفہوم نقل کردہ شعر کا ہے ؎

دور بھی ہو موئے سودائی   موا ہردگی چھچھ ہر جائی

(فسانۂ آزاد) سچ ہے مردوے ہردگی چھچا اسی سے کہلاتے ہیں ابھی دُسرا ہی دن (شادی کو) ہے اور یہ حال ہے (غیر عورت پر نظر ڈالنا) ۔

ہرے ہرے بروے کے چکنے چکنے پات ۔ ہونہار شئے کے آثار پہلے ہی سے اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ درج نہیں۔ فسانۂ آزاد۔ وہ تمھارے بچپن ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ہرے ہرے بروے کے چکنے چکنے پات ...... بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے ۔

ہ ۔ ڑ

ہڑدنگا کھیلنا ۔ بچوں کا جست و خیز کرنا ۔ اس طرح درج نہیں۔

عالم ؎   لڑکی وہ کیا جو کھیلے ہڑدنگا

کھیلوں میں کھیل ہے تو بے ڈھنگا

ہڑدنگے لگانا ۔ اچھلنا ۔ کودنا ۔ یہ بھی درج نہیں۔

ہ ۔ ز

ہزار باتوں کی ایک بات ۔ مختصر اور عمدہ بات ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ہزار بات کی ایک بات بولتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد) ہزار بات کی ایک بات یہ ہے۔

ہزار دستاں ۔ بلبل کی ایک قسم ۔

آثر۔ فارسی میں ہزار دستاں اور ہزار داستاں دونوں ہیں اُردو میں صرف ہزار داستاں سننے میں آیا ہے۔ کم سے کم اُسے بھی ہزار دستاں کے ساتھ لکھ دینا چاہیئے تھا۔

ہزار منھ ہزار باتیں ۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہتا ہے ۔

آثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں " جتنے منھ اتنی باتیں " ۔

ہزار سمجھایا ۔ بہت یا بہتیرا سمجھایا ۔ درج نہیں ۔

ہزاروں گھڑے پانی پڑ گیا ۔ کنایہ ہے کمال شرمندگی اور خجالت کا۔

آثر۔ لکھنؤ میں گھڑوں پانی پڑ گیا ۔ بولتے ہیں۔

ہزاروں بے نقط سنانا ۔ بہت سی گالیاں دینا۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ہ ۔ ش

ہُش ہُش کان میں گھُس ۔ (مثل) پیسہ پاس نہیں ۔ مہمانداری خاطر تواضع کا بندوبست نہیں مگر کنبے بھر کو مہمان بلا لیا۔ اس بدنظمی کے

اظہار کو عورتیں یہ شل بولتی ہیں۔ درج نہیں ۔

ہُشت ۔ (بالضم) یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے اور کسی امر سے روکنے اور ہوشیار کرنے کے واسطے بولا جاتا ہے ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں بکسر اول ہے ۔ ت کی آواز بہت خفیف ۔

ہشت پہلو ۔ آٹھ کونے کا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں ہشت پہل کہتے ہیں ۔

ہُشتو ۔ وحشی ۔ وحشت زدہ ۔ جنگلی ۔ درج نہیں

ہ ۔ ف

ہف نظر ۔ (ع) ایک کلمہ ہے جو چشم بد کا اثر دفع کرنے کے لیے ماشاء اللہ کی جگہ مستعمل ہے ۔ غالب

صبر آزما وہ آنکھ نگاہیں کہ ہف نظر
طاقت ربا وہ اُنکے اشارے کہ ہائے ہائے

آثر ۔ عورتوں کی قید نہیں مرد بھی برابر بولتے ہیں ۔ عورتوں سے جو فقرہ لکھنؤ میں مخصوص ہے وہ یہ ہے ۔

ہف دیدوں ۔ آنکھوں میں خاک ۔ درج نہیں ۔

ہ ۔ ک

ہُک ۔ بالضم ۲ ۔ وہ کیل جس کو گھنڈی کی جگہ اچکن یا شیروانی میں لگاتے ہیں ۔

آثر ۔ اسے کیل نہیں کنیا کہتے ہیں ۔

ہُکّا ۔ ذکر ۔ صدمہ جو حریف کو پہنچا کر غلبہ حاصل کریں ۔ اردو میں ہکّا بکّا کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔

آثر ۔ ہکّا بالفتح نہیں بکسر اول و کاف مشدد ہے (لگانا یا دینا کے ساتھ) اور ہکّا بکّا سے کوئی ربط نہیں ۔ وہ حیران ہونا ہے جیسا کہ خود حضرت مؤلف نے تحریر کیا ہے ۔ ہکّا پہلوانوں کی ایک قسم کی ضرب ہے جس سے حریف مقابل گر پڑے ۔ (امسم نصاحت) شہزادے کا ایسا ہکّا پڑا کہ طبقۂ زمین کا اُس کے پاؤں کے نیچے سے نکل گیا ۔

ہک دک رہ جانا ۔ سکتے کے عالم میں رہ جانا ۔ حیرت میں رہ جانا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں ہکّا بکّا (دک بالضافہ ا) بولتے ہیں کیونکہ ہکّا بکّا ہو جاتا ہے نہ کہ دک سے

ہُکر ہُکر کرنا ۔

آثر ۔ لکھنؤ میں ہُقر ہُقر کرنا ہے ۔ انسان کی دھنسی ہوئی بے رونق آنکھوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پرندوں کے گرمی سے چونچ کھولے ہوئے ہانپنے کے لئے ۔

ہ ۔ ل

ہلاسی کی کھٹی میں جانا ۔ (ع) کمائی تلف ہو جانا ۔ درج نہیں

ہلاہل نمک ۔ (زہر دو ا بالفتح ہلاہل) ۔ کھانے میں نمک بہت تیز ہونا ۔ نمک زہر ہونا ۔ درج نہیں ۔ (ہلاہل بالکسر ہائے ثانی بمعنی سم قاتل ہے)

ہلاکی ۔ ہلاکت ۔ درج نہیں ۔ تیر

دل پہنچا ہلاکی کو نپٹ کھینچ کسالا ۔ لے یار مرے سلمہ اللہ تعالیٰ

اب متروک ہے ۔

ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے سکوسے (مجھے بیٹھے) کھلاؤ مفت خوری کی عادت (ع) درج نہیں ۔

ہلدی کا گابھا ۔ رنگ زرد پڑ جانا ۔ درج نہیں ۔

ہلکا گلابی جاڑا ۔ خفیف سردی کا موسم ۔

آثر ۔ خفیف سردی کے موسم ہی کو گلابی جاڑا کہتے ہیں ۔ ہلکا کا اضافہ فضول ۔

ہلکا ہونا ۔ ایک معنی ہیں جماع سے فارغ ہونا ۔ درج نہیں ۔

ہلگانا ۔ لٹکانا ۔ آویزاں کرنا ۔

آثر ۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ گنواروں کی بولی ہے ۔

ہُلسُلا کر بخار چڑھنا ۔ زور سے بخار چڑھنا جس کی شدت سے مریض کانپنے لگے ۔

اثر۔ بالضم لکھا ہے لکھنؤ میں بالفتح بولتے ہیں۔ بہار میں ہلسلانا بھی کہتے ہیں۔

ہلکڑ کا بچہ۔ لاوارث بچہ۔ ایسا بچہ جو اپنے والدین سے کسی وجہ سے چھوٹ گیا ہو۔ درج نہیں۔

ہلا پتی۔ ہلا چل۔ (ع) بھاگڑ۔ آدمیوں کی ردا دوی۔

اثر۔ یہ لفظ فیلن میں بھی نہیں ملا۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم ہلبلی۔ کھلبلی یا بھگدڑ سے ادا کرتے ہیں۔

ہلسلا اُٹھانا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ، شگوفہ چھوڑنا (نیز اشغلا چھوڑنا) یا صرف شگوفہ چھوڑنا کہتے ہیں۔

ہلکا خون۔ ہلکا لہو۔ وہ جس کو نظر بد جلد اثر کرے۔

اثر۔ ہلکا لہو یا خون یہ بھی ہے کہ خون دیکھ کر غش آ جائے۔ جان صاحب کے بہم شعر سے بجز کا یہ مفہوم صاف صاف ادا کرتا ہے۔

اس سرخ ڈوپٹے کی طرف دیکھ نہ اے
ناحق ٹپکی ہوگی لہو تیرا ہے ہلکا

ہ ۔ م

ہم ابھی سے فاتحے کو ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ جب کوئی جھوٹ موٹ مرنے کی دھمکی دیتا ہے تو عورتیں کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

ہمسایہ گھر کا جایا۔ ہمسایوں سے مثل اپنوں کے رسم و راہ رکھنا چاہیئے۔ درج نہیں۔

ہم سے سیانا سو دوانا۔ ہم سے زیادہ کوئی دانشمند نہیں۔ درج نہیں۔

فسانۂ آزاد۔ سنو جی ہم سے سیانا سو دوانا۔

ہم تو ڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے۔ اپنے ساتھ دوسروں کو مصیبت میں پھنسانا۔ درج نہیں۔

ہمارا مرا دہ پیئے۔ عورتوں کے قسم دینے کا ایک طریق۔ درج نہیں۔

ہمارا لہو پیئے۔ عورتیں اس طرح قسم دیتی ہیں۔ درج نہیں۔

ہمت مانگنا۔ خدا سے توفیق طلب کرنا۔ درج نہیں۔ تلق ؎

جمع کرنے کے لیے کیا مال و دولت مانگتا
مانگتا بھی میں تو پہلے دل کی ہمت مانگتا

ہم آورد۔ مقابل۔ حریف۔ دشمن۔

اثر۔ اردو میں رائج نہیں۔ اس کا بدل ہم نبرد ہے۔

ہم تاب۔ ہمسر۔

اثر۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ہم ترازو۔ ہم پلہ۔ ہموزن۔

اثر۔ یہ بھی اردو میں رائج نہیں۔

ہمچو۔ افادہ تشبیہ کا کرتا ہے۔

اثر۔ اردو میں تنہا داخل نہیں۔

ہمخوابہ۔ جورو۔

اثر۔ اردو نہیں۔

ہم دیوار۔ پڑوسی۔ ہمسایہ

اثر۔ اردو نہیں۔ ہمسایہ کہتے ہیں۔

نوٹ۔ اس نوع کے متعدد مرکبات ہیں جو خواہ مخواہ اردو میں داخل فرض کر لیے گئے ہیں۔ مثلاً ہمرد۔ ہمزدر۔ ہمساز وغیرہ۔

ہماں ہمانا۔ گویا۔ شاید

اثر۔ یہ اردو میں داخل نہیں۔

ہماداں۔ (ع) جمادی الثانی کا مہینہ۔

اثر۔ میں نہیں واقف۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

ہُمک ہُمک کے چلنا۔ مٹک مٹک کے چلنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اٹھلا کے چلنا کہتے۔ یا ٹھسک سے چلنا۔ بقول میر ؎

فتنہ در سر بتان حشر خرام
ہائے رے کس ٹھسک سے چلتے ہیں

ہمیں پر موقوف نہیں۔ صرف ہماری یہ روش نہیں۔ درج نہیں۔

ہمیں سے بیر کرو۔ عورتیں اس طرح قسم دیتی ہیں۔ درج نہیں (دریائے لطافت)

ہمیں گاڑو۔ حسب اندراج بالا۔

ہمارا جنازہ دیکھو۔ حسب اندراج بالا۔

ہمارا حلوا کھاؤ۔ حسب اندراج بالا۔

ہماری بھتی کھاؤ۔ حسب اندراج بالا۔

ہم آپ سے نہیں بولتے۔ دوست سے بروقت ملاقات اشتیاق اور شکایت کا اظہار۔ درج نہیں۔ (دریائے لطافت)

ہمارے ہوتے ساتھے۔ ہماری موجودگی میں۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) ہمارے ہوتے ساتھے کسی اور پہ نگاہ پڑے ستم ہے یا نہیں۔

ہ - ن

ہندی کی چُندی۔ نکتہ چینی۔ چھان بین۔

اثر۔ چندی کو صاف صاف بالضم لکھا ہے حالانکہ بکسر اول ہے۔

ہنڈولنا۔ پالنا۔ گہوارہ (دہلی)

اثر۔ لکھنؤ میں بھی اسی طرح اور اسی معنی میں مستعمل ہے۔

ہُنڈی کھری کرنا۔ ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا۔ درج کرنا۔

ہنستا چغل۔ ہنستا چُغل: ہنس مکھ۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ اس کے معنی ہیں دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے والا۔ میٹھی چھری۔ لگائی بجھائی کرنے والا۔ (اودھ پنچ) بے تمیز نہیں ہوں۔ ہنستا چغل نہیں ہوں فیلن میں بھی یہی معنی دئے ہیں:۔

چغل - 1. a tale-bearer; a tell-tale.
2. chughal - a potsherd to fill up the hole of a chilam.

فیلن میں ایک مثل بھی لکھی ہے۔ چنا اور چغل منہ لگا بُرا۔ الحاصل چغل چغلی کھانے والا ہے نہ کہ ہنس مکھ۔

ہنستی پیشانی۔ کنایہ ہے انسان کی خندہ روئی سے۔ برق

شعر
وہ پیشانی تری ہنستی مجھے اب یاد آتی ہے
نہ کیوں منہ دیکھ کر رو دیا کروں میں صبح خنداں کا

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ ضرورت شعری اور رعایت لفظی کی بنا پر صبح خنداں کے ہوتے خندہ پیشانی کا ترجمہ ہنستی پیشانی کر دیا ہے۔ نثر میں ہنس مکھ یا خندہ پیشانی کہتے ہیں۔ ہمارے آقا اور مربی ہیں ہنس مکھ خندہ پیشانی۔ (فسانۂ آزاد)

ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ ہنسی ہنسی میں کام بن جاتے ہیں۔ ذوق

شعر
سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں
ہنستے دو چارہ گر ہنستے ہی گھر بستے ہیں

اثر۔ محاورہ بغیر لفظ ہی کے ہے۔ ہنستے گھر بستے ہیں۔

ہنس خلق۔ (ع) خوش خلق۔ ملنسار۔

اثر۔ عام لفظ خوش خلق ہے۔

ہنسی سوجھنا۔ بے موقع ہنسنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں جان پر بنی ہے۔ تمھیں ہنسی سوجھی ہے۔

ہنسی ہنسی میں رو دینا۔ مذاق میں بگڑ جانا۔ خفا ہو جانا۔ درج نہیں۔

ہنکارا۔ (بروزن پکار) (دہلی)۔ ہاں کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہنکارا ہے۔ اسی طرح ہنکارا اور ہنکاری ہنکارا اور ہنکاری ہیں۔

ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر ہو جانا۔ بہت ہنسی آنا۔ اتنی ہنسی آنا۔ اتنی ہنسی آنا کہ آدمی بے اختیار لوٹنے لگے۔ درج نہیں۔

ہنسی ہنسی میں ہلسوا ہونا۔ مذاق مذاق میں مصیبت پیش آنا۔ درج نہیں۔ (فسانۂ آزاد) پریت کی طرح آن کے پٹنا ہنسی ہنسی میں ہلسوا ہو گیا۔

ہ - و

ہوا پر سوار ہونا۔ جلد باز ہونا۔ نہایت جلدی کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا کہتے ہیں۔

ہوا حبس ہونا ۔ ہوا بند ہونا۔

اثر۔ یہ خالی حبس ہونا ہے نہ کہ ہوا حبس ہونا۔

ہوا بندھنا۔ ہوا بند ہونا۔ ہوا رکنا۔ جلیل ؎

چمن میں آشیاں تو باندھنے کو باندھتے سب ہیں
مزہ تب ہے کہ اے بلبل ہوا بندھ جائے گلشن میں

اختر (شاہ اودھ) ؎

دلکش تھی عجب صدائے نغمہ
کیا بندھ گئی تھی ہوائے نغمہ

اثر۔ ان اشعار میں ہوا بندھنا کا مفہوم ساکھ قائم ہونا۔ دھاک بیٹھنا سماں بندھ جانا ہے۔

ہوا بھرانا۔ کبوتر و فاختہ اپنے بچوں کی چونچ میں ہوا دیتے ہیں اپنی چونچ سے تاکہ بچے دانا کھانے لگے۔

اثر۔ لکھنؤ میں سے دانہ بھرانا کہتے ہیں نہ کہ ہوا بھرانا۔

ہوا بھرنا۔ جوف دار چیز میں منہ یا دھونکنی سے ہوا پہنچانا تاکہ وہ پھول جائے۔

اثر۔ یہ ہوا پھونکنا ہے نہ کہ ہوا بھرنا۔ ہوا پھونکنا علیحدہ درج ہی نہیں۔

ہوا سر میں بھرنا۔ مغرور ہونا۔ اترانا۔ درج نہیں۔

ہوا بونڈل کی ہونا۔ ہوا کا کوئی خاص رخ نہ ہونا بلکہ اوپر کی طرف بلند ہونا۔ درج نہیں۔

ہوا بند ہونا۔ ہوا رکی ہونا۔ ہوا کا نہ چلنا۔ حبس ہونا۔ علیحدہ درج نہیں۔

ہوا خانیدار ہونا۔ (کنکوے بازوں کی اصطلاح) ہوا کا کہیں کم کہیں زیادہ ہونا۔ درج نہیں۔

ہوا سا۔ ذرا سا۔ خفیف سا۔ ہوا کے مانند ہلکا۔ سبک۔ لطیف۔

اثر۔ لکھنؤ میں حباب سا کہتے ہیں۔ (بضم اول)

ہوا کو خبر نہ ہونا۔ کسی کا آگاہ نہ ہونا۔ درج نہیں۔ طلسم ہوشربا۔ حضور اس معاملے کی ہوا کو بھی خبر نہیں۔

ہوا میں اڑنا۔ تعلی کی لینا۔ درج نہیں۔

ہوا سنکنا۔ ہوا کا آہستہ آہستہ چلنا۔

اثر۔ ہوا سنکنا ہوا کا تیز ہونا ہے نہ کہ آہستہ آہستہ چلنا۔

ہوا سے اڑ جانا ۔ (کنایۃً) نہایت لاغر اور ناتواں ہونا۔ ناسخ ؎

لاغر ایسا ہوں کہ میں اکثر ہوا سے اڑ گیا
میرے پیکر میں ہے عالم کاغذ تصویر کا

اثر۔ یہ محض کاغذ کی رعایت سے ہے۔ محاورہ پھونک مارتے اڑنا ہے۔

ہوا سے لڑنا۔ کنایہ ہے کسی کے کمال بدمزاج اور غصہ ور ہونے سے۔ خواہ مخواہ کسی سر ہونا۔ اس جگہ ماما ہوا سے لڑنا بھی ہے۔ شوق ؎

اور کچھ بوا تو بگڑ لی ہے
تو تو ماما ہوا سے لڑتی ہے

اثر۔ یہ حضرت مؤلف کی اپج ہے۔ شوق کے شعر میں ماما (خادمہ) مخاطب ہے۔

ہوا کے ساتھ لڑنا۔ اس کے لئے مستعمل ہے جو خواہ مخواہ لڑے الجھے۔ جلیل ؎

ایک آہ کھینچنا تھا کہ سنکر الجھ پڑے
کیا جانتا تھا میں کہ لڑینگے ہوا کے ساتھ

اثر۔ عام طور پر محاورہ ہوا سے لڑنا ہے۔

ہوا لینا۔ ہوا کھانا۔ شوق قدوائی ؎

آہ کھینچوں جو سر شام تو پہنچے شاید
بیٹھ کر چھت پہ وہ اس وقت ہوا لیتے ہیں

اثر۔ عام طور پر ہوا کھانا بولتے ہیں۔ غالباً ردیف کی قید نے ہوا لینا کہلوایا۔

ہوا کا تیز ہونا۔ ہوا کا نہایت ناگوار ہونا۔ عاشق

سہ ۔ برسات ہجر یار میں سامانِ قتل ہے
شمشیر برق ہے تو ہوا مثلِ تیر ہے

آثر۔ شعر میں ہوا کا تیز ہونا نہیں بلکہ مثلِ تیر ہونا نظم ہے۔
یہ کوئی محاورہ نہیں ۔

ہوا کرنا ۔ پنکھے سے ہوا دینا۔

آثر۔ اِن دونوں معنی میں ہوا دینا ہے نہ کہ ہوا کرنا۔

ہوا کی روٹی ۔ بنا ہوا ... روغنی روٹی ... نہیں۔

ہوا کھلنا ۔ جرأت ہو ... بڑھنا ۔ اس ... درج نہیں ۔

ہوائی قلعے بنانا ۔ ایسے منصوبے باندھنا ایسی تدبیریں سوچنا جو نا قابل عمل ہوں ۔ درج نہیں ۔

ہوا میں قلعہ تعمیر کرنا ۔ بمعنی مندرجہ بالا ۔ یہ بھی درج نہیں ۔

ہوجیو ۔ خدا کرے کہ ہو جائے ۔

آثر۔ اب متروک ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں

ہوس اڑا دینا ۔ ہوس چھوڑ دینا ۔ رشک سہ
اب رہائی کی اڑا دے ہوس اے طائرِ روح
میرے صیاد کی عادت ہے گرفتار پسند

آثر۔ وہی شعر سے محاورہ سازی ۔ ورنہ زبان ہوس ترک کرنا ہوس چھوڑ دینا ہے نہ کہ ہوس اڑا دینا جو صرف طائر کی رعایت سے لایا گیا ہے ۔

ہوش (واو معروف) وہ شخص جو آدمیت سے خارج ہو ۔ حرکات وسکنات اس کے ناشائستہ ہوں ۔

آثر۔ لکھنؤ میں بیشتر ہشو کہتے ہیں بمعنی وحشی ۔

ہوش قلابازی کھانے لگے ۔ حواس جاتے رہے ۔ درج نہیں

ہوش پیترے ہو گئے ۔ مذکورۂ بالا معنی ۔ درج نہیں ۔

ہُودا دینا ۔ (عم) واو معروف ۔ لکڑی کے سرے سے کسی کو پیچھے ڈھکیلنا یا ٹھوکا دینا ۔ ہولا دینا ۔ درج نہیں ۔

ہولا ۔ گھبرایا ہوا ۔ بوکھلایا ہوا ۔

آثر۔ عموماً ہولا خبطا کہتے ہیں جو علیحدہ درج ہے ۔

ہونا نہ ہونا ۔ موجودگی عدم موجودگی ۔ (فقرہ) استاد کا دباؤ بچوں پر نہیں ہے تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے ۔

آثر ۔ ... روزمرہ ہی "ہونا نہ ہونا برابر ہے" نہ کہ صرف ہونا نہ ہونا ۔ کسی فعل کا سرزد ہونا ۔

زمرہ سے ہونا ہوانا کچھ نہیں ۔

ہُو کا بن ۔ (واو معروف) سنسان ویران مقام ۔ درج نہیں ۔

ہونٹ بندھنا ۔ کسی چیز کا اتنا میٹھا ہونا کہ ہونٹ چپکیں درج نہیں

ہونٹ سے ہونٹ جدا نہ ہونا ۔ منھ سے بات نہ نکلنا ۔ درج نہیں

انجم سہ پیغامِ وصل کہتے زبانی رسول کی
پر ہونٹ سے نہ ہونٹ ہمارا جدا ہوا

ہونٹوں کا دودھ نہیں سوکھا ۔ بچوں کی سی باتیں کرنا ۔ نادان ۔ درج نہیں ۔ جانصاحب سے
دودھ تک جس کے نہیں ہونٹوں کا سوکھا یوسف
قدر کیا کرتا زلیخا کی یہ نادان عزیز

ہوائیں اڑانا ۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح ۔ کبوتروں کی ٹکڑی کا اڑ کر واپس آنا ۔ درج نہیں ۔ (امراؤ جان آدا) ۔ کبوتروں کو دانہ دیتے تھے ۔ ایک دو ہوائیں اڑاتے تھے ۔

ہوائی آنکھ ۔ کنایہ ڈھیٹ اور گستاخ ہونے سے ۔

آثر۔ صحیح روزمرہ ہوائی دیدہ ہے نہ کہ ہوائی آنکھ ۔

ہُونق پن ۔ وحشت ۔ (فقرہ) چہرے سے ہونق پن برستا تھا ۔ درج نہیں ۔

ہُوکا پڑنا ۔ بے انتہا خواہش ہونا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

ہ - ے

ہیاؤ ۔ ہواؤ ۔ مذکر ۔ حوصلہ ۔ ہمت ۔ جرأت ۔

آثر۔ لکھنؤ میں ہواؤ ہے ۔

ہیکڑ خانی - سرکشی - شورہ پشتی - درج نہیں -
ہیکڑی کی لینا - حکومت جتانا - درج نہیں -
ہیں - تعجب اور اضطراب ظاہر کرنے کے لئے - (گلزار نسیم)

گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گل
جھنجھلائی کہ کون دے گیا جُل

اثر - اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ ہیں ہائیں کا مخفف ہے -

حرف ے

ے - ا

یا اللہ کسی محفل یا صحبت میں جب کوئی دوست آتا ہے اور بیٹھنے لگتا ہے تو اس کو صاحب سلامت کے لئے متوجہ کرنے کو یہ کلمہ زبان پر جاری کرتے ہیں -

نماز جماعت میں شریک ہونے کے لئے بھی یہ کلمہ زبان پر جاری کرتے ہیں تاکہ امام نماز شرکت کا موقع دے -

یہ دونوں مفہوم درج نہیں -

یا اِس سرے یا اُس سرے - وارا نیارا ہو جائے - نفع ہو خواہ نقصان - درج نہیں -

یا چنے چباؤ یا شہنائی بجاؤ - دو کام مختلف نوعیت کے ایک وقت میں نہیں ہو سکتے - درج نہیں -

یابس - خشک - خشکی کرنے والا -

اثر - تنہا مستعمل نہیں - رطب و یابس کہتے ہیں -

یاراں چوری و پیراں دغا - دوستوں سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے اور نہ پیروں سے دغا زیبا ہے - اُس محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص دغا بازی دوستوں سے کرے -

اثر - مثل میں و پیراں کی جگہ نہ پیراں ہے -

یاری چھوٹ جانا - دوستی منقطع ہو جانا - درج نہیں -

یاس آ جانا - مایوس ہو جانا -

اثر - صحیح یاس ہو جانا ہے -

یاقوتی - ایک قسم کی مٹھائی -

اثر - مٹھائی کو یاقوتی کہتے ہیں - یاقوتی ایک مقوی معجون ہے - تیر سد
بے تاب ہے تو اِن یوں میں کہ ہیکو تلف ہوتا   یاقوتی ترے لب کی ملی تو سنبھل جاتا

یارانِ سرِ پُل - بے تکلف دوست - درج نہیں - (فسانۂ آزاد)
یاران سرِ پل نے خوب ہی دق کیا -

یا سر رہے یا سر وہی - مصیبت کے وقت جان پر بنے تو بنے عزت رہ جائے - درج نہیں - (اودھ پنچ) نادان دوستوں کی ہما ہمی رنگ لائے گی - یا سر رہے یا سر وہی کشتی ڈگمگا رہی ہے -

یا بے حمیتی تیرا ہی آسرا ہے - بے حیائی اختیار کر لینا - درج نہیں

یا وحشت تیرا ہی آسرا ہے - بے تکی ہانک لگانا جس سے گمان ہو کہ یہ شخص بڑا پہنچا ہوا ہے - مجذوب ہے - درج نہیں -

ے - ر

یراق - لڑائی کا سامان -

اثر - اُردو میں تنہا مستعمل نہیں - ساز و یراق کہتے ہیں -

یرغا - ایک قسم کا گھوڑے کا رنگ -

اثر - یرغا گھوڑے کا رنگ نہیں بلکہ اُس کی اُکھڑی اُکھڑی چال ہے

رنگ کے اعتبار سے شرغہ کہتے ہیں۔ سُرخی مائل رنگ۔

ے ۔ ک

یک پیری صد عیب ۔ بڑھاپا سو بیماریوں کے برابر ہے۔
آنی ۔ عام طور پر پیری و صد عیب بغیر شمول یک بولتے ہیں ۔
یکہ و تنہا ۔ علیحدہ مستقل فقرے کے طور پر یعنی اکیلا ۔ درج نہیں۔
یکے ہمی ، رود و دیگرے ہمی آید ۔ مرنے جینے ، تغیر یا انقلاب کا
سلسلہ لگا رہتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ے ۔ گ

یگانگت ۔ اُردو میں یگانگی سے بنالیا ہے یعنی یکجہتی ۔ میرے
نزدیک یگانیت کو اس پر ترجیح ہے یعنی بجائے یگانگی یگانہ سے
بنائیے ۔ لکھنؤ میں دونوں بولے جاتے ہیں ۔

ے ۔ ہ

یہ کہنے کی باتیں ہیں ۔ زبانی جمع خرچ ہے ۔ درج نہیں۔
میر ؎ اب کہتے ہیں یہ کہتے یہ کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

یہ منھ اور مسالا ۔ ایسی خواہش یا آرزو جو کسی کی حیثیت سے
بالا ہو ۔ درج نہیں ۔
یہ منھ اور ملیدہ ۔ مندرجہ بالا معنی ۔ درج نہیں ۔
یہ منھ اور چولائی ۔ وہی مطلب ہے جو یہ منھ اور مسالا کا ہے ۔
یہ آنکھ ساون وہ آنکھ بھادوں متصل پھوٹ پھوٹ کے رونا۔
درج نہیں ۔ آرزو لکھنوی ؎

یہ آنکھ اپنی ساون ہے وہ آنکھ بھادوں
لبالب ہے آنسو کی پانی کا جھالا

یہاں پر تو ہم بھی قائل ہیں ۔ اس بات کا ہمارے پاس
جواب نہیں ۔ بیشتر بطور طنز کہتے ہیں ۔ درج نہیں ۔
یہیں کا چُن یہیں کا پُن ۔ جو کچھ ہے یہیں کا اس دنیا کا
ہے ۔ درج نہیں ۔
یہاں وہاں ۔ اِدھر اُدھر ہر جگہ ۔ درج نہیں ۔
ذوق ؎

کوئی بھی دیر و حرم میں نہ داد کو پہنچا
دعائیں مانگیں بہت کی یہاں وہاں فریاد

ایک اچھا لُغت، صحیح تلفظ اور اصل معنی کی نشان دہی کے ساتھ ساتھ الفاظ میں عہد بہ عہد تبدیلی اور ان کے استعمال کی رنگارنگی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ یوں کہنا چاہیے ایک معیاری لُغت، زبان کا آئینہ اور پیمانہ ہوتا ہے۔ آئینے کی حیثیت میں وہ کسی زبان کے عمودی و افقی ارتقاء اور عروج و زوال کا سراغ دیتا ہے اور پیمانے کی صورت میں زبان کے ادبی و ثقافتی ورثے اور اس کے معیار و مقدار کا اندازہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ چنانچہ ایک معیاری لُغت کی ترتیب و تدوین کا کام، ایک لُغت نویس سے زبان اور علمِ زبان کی جملہ شاخوں، خصوصاً قواعد و علمِ بیان سے گہری واقفیت کا تقاضا کرتا ہے۔

اس تقاضے کو زبان کا سچا عاشق اور زبان کا غیر معمولی عالم ہی پورا کر سکتا ہے، لیکن لغات کا تنقیحی و تنقیدی جائزہ لے کر، ان کے حسن و قبح پر روشنی ڈالنا بھی لُغت نویسی کی منزل سے کم دشوار گزار نہیں ہے۔ اس منزل سے کامیاب گزرنے کے لیے، حضرت اثر لکھنوی جیسے ذی علم اور زبان داں عاشقِ زبان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اثر لکھنوی نے اردو کی مستند و مروجہ لُغت کا ناقدانہ جائزہ لیا اور "فرہنگِ اثر" کے نام سے شائع کر کے، اردو شاعری کے ساتھ اردو لُغت نویسی میں بھی اپنے نام کو معتبر بنا لیا۔

"مقتدرہ قومی زبان" اسلام آباد لائقِ مبارکباد ہے کہ اس نے اپنے فرضِ منصبی یعنی قومی زبان کو سرکاری و نیم سرکاری انتظامی و کاروباری اداروں میں قابلِ استعمال بنانے کے عمل میں لُغت کی اہمیت کو محسوس کیا۔ نہ صرف محسوس کیا بلکہ "فرہنگِ اثر" کی اشاعت کے ذریعے ایک نایاب مستند لُغت کو دستیاب بنا کر اس احساس کو عملی جامہ پہنا دیا۔ یقین ہے کہ "فرہنگِ اثر" کی اشاعت، قومی زبان کی ترویج و ترقی میں ہر طرح معاون ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری